

ذخیرہ خوارزم شاہی

اردو ترجمہ معشی

فن طب

معشی درجہ کی مہوط کتاب کلیات و معالجات طب میں بہت شاندار انتخاب ہے

دس حصہ ہیں اور ہر حصہ بنام ہمارا ایک کتاب کو ہے

مجلد اول

مشتمل پر چار حصہ

حصہ اول - میں تعریف و منفعت علم طب کی اور ذکر ارکان - اخلاط - اعضاء اور قوتوں کا حال اور تشریح اعضاء و اشکاء کا مفصل بیان

حصہ دوم - احوال جسم انسان کا صحت اور بیماری کی لحاظ سے اور انواع اعراض و اسباب کا ذکر اور احوال نبض و قارورہ کا اور اس کی شناخت

حصہ سوم - نگاہ رکنا قدستی کا - تدبیر ہوا - اور مکان سکونت - اور غذا اور لباس سے اور دیگر اعراض نفسانی کی مانند رنج و خوشی

حصہ چہارم - میں استخراج رطوبت و صفائی و کونسی بیماری سے اور علامات میں تشخیص اور دیگر

خبر اطوار و حکیم ہادی حسین صاحب ای طبیب آبادی و منجانب مطبع

اردو طب عام فہم میں ترجمہ فرمایا اور معشی خان معشی کیا

ماہ مارچ ۱۹۵۵ء

مطبع معشی لکھنؤ متقا لکھنؤ خط نسخ صیانت بہت ساری سال پہلے

طاب الوفا

اطلاع

اس مطبع میں ہر سال نو فن کی کتب موجود ہیں شائقین کو فہرست مطول سے جو علیحدہ موجود ہے اور درخواست کرنے سے مل سکتی ہے معلوم ہو سکتا ہے کہ قیمت اس سال میں نہایت ارزان قرار دی گئی ہے ہم صرف کتب طب اردو و کتب طب زبان فارسی و مجموعات علوم وغیرہ کتب نایاب زمانہ و کتب متفرق کچھ ذیل میں درج کرتے ہیں

کتب طب اردو و

زبدۃ الحکمت - فصول اربعہ کی روزمرہ چیزوں کے کھانے پینے کے مفید الاشیاء - مع فوائد و تجربات تجربہ بین علاج الغریب - اسکی کوئیون کی دوا قیمتی کام کرتی ہے - مخزن الادویہ - اردو و دوا و دوا ترجمہ مولوی محمد نور کریم مرحوم سے زینت النحل منظمہ - فن معالجہ کھورو میں مع تصاویر - ترجمہ طب اکبر اردو - یہ ترجمہ تمام حوالی کے مواجہہ ایک مطالبہ ہیں کو سامانہ - سخاوت زبان کے ترجمہ کیا ہے - قانون عشرت - مع فوائد و تجربات تجربہ بین صاحب سب نسخہ تجربہ بین تحفۃ الاطباء - تصنیف حکیم شریف حسین صاحب شیرازی نہایت عمدہ ہے - قرابون شفا - فن حکمت میں نہایت عمدہ اور مفید ترجمہ ہوا ہے - انیس الاطباء - اس کتاب میں علم طب کی تشریح ہر اس حکیم کو نویں بعد محمد بن زکریا خان صاحب - میرات اکبری - اردو و کتاب ایک بہت عمدہ ہے - طب نبوی - کہ جسکا ہر نسخہ ہر افیون کے فرشتہ اردو ہے - رموز الحکمت - تصنیف حکیم علیقا نہایت عمدہ ہے - سالجات احسانی - یہ کتاب طب کی آرزو و کتاب ہے	ترجمہ اردو و علاج الامراض - مشہور و جامع فن طب ہے - مرکبات احسانی - یہ کتاب مثل قرابون احسانی کے نافع و جامع از تصنیفات جناب حکیم احسان علی مرحوم - علاج احسانی - اس میں علاج بیماریاں ظہور کے عمدہ نسخہ تجربہ ہیں اور شناخت امراض ہر جامع کا اسان ہوگا مجموعہ میران الادویہ و الفاظ الادویہ و تصدیق و مخزن الادویہ - یہ ایک مجموعہ نادر طب کا ہے - مخزن الطب اردو - مع وسائل مفید تا ویرہ و دلائل بول - اکسیر القلوب - ترجمہ صفر القلوب مولوی محمد نور کریم منقولہ و حسب احوال مالک طبع ترجمہ کیا - عیال سخی - معالجہ امراض و بائی و سود مہینہ بین - ضروری الطب اردو - اس میں تمام و خواص اور دوا و مفردہ و جدول میں مجموعہ ہر موافق حکیم کتاب ما و صاحب ہر شریک - رسالہ فاروہ اردو - اس میں فہرست رنگ و صوب بول کا بیان و علاج سوال جواب تصنیف حکیم سید علامہ صاحب مطبع اردو - ہر ایک فرشتہ و کتب - کھوروں کے علاج میں کیا ہے غرضی - ترجمہ قرابون و ترجمہ مولوی حکیم نور کریم منقولہ و فاروہ کا اردو میں ترجمہ کیا	رسالہ مفید و بائی اردو - معالجہ ہر بیماریاں - ترجمہ میران الادویہ - یہ ایک مجموعہ احسانی - یہ کتاب مثل قرابون احسانی کے نافع و جامع از تصنیفات جناب حکیم احسان علی مرحوم - علاج احسانی - اس میں علاج بیماریاں ظہور کے عمدہ نسخہ تجربہ ہیں اور شناخت امراض ہر جامع کا اسان ہوگا مجموعہ میران الادویہ و الفاظ الادویہ و تصدیق و مخزن الادویہ - یہ ایک مجموعہ نادر طب کا ہے - مخزن الطب اردو - مع وسائل مفید تا ویرہ و دلائل بول - اکسیر القلوب - ترجمہ صفر القلوب مولوی محمد نور کریم منقولہ و حسب احوال مالک طبع ترجمہ کیا - عیال سخی - معالجہ امراض و بائی و سود مہینہ بین - ضروری الطب اردو - اس میں تمام و خواص اور دوا و مفردہ و جدول میں مجموعہ ہر موافق حکیم کتاب ما و صاحب ہر شریک - رسالہ فاروہ اردو - اس میں فہرست رنگ و صوب بول کا بیان و علاج سوال جواب تصنیف حکیم سید علامہ صاحب مطبع اردو - ہر ایک فرشتہ و کتب - کھوروں کے علاج میں کیا ہے غرضی - ترجمہ قرابون و ترجمہ مولوی حکیم نور کریم منقولہ و فاروہ کا اردو میں ترجمہ کیا
---	--	---

کتب طب زبان فارسی

اکسیر اعظم - یہ ہر بیماری کا دوا ہے	خلاصۃ التمارب - طب میرات حکیم علیقا	کشف الحکمت - حکیم محمد سلیم الدخان کی تصنیف سے ہے
-------------------------------------	-------------------------------------	---

۲
۳
۵
۶
۷
۹
۱۱
۱۳
۱۵
۱۵
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۳
۲۴
۲۴
۲۵
۲۶
۲۶

فہرست جلد اول ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	دیاچہ حمد و ثناء	۲۸	۱- فصل - مزاج خصلت و شناخت اور ادویہ	۵۷	جز و ووم - گفتار چہارم عضلون کی شناخت
۳	نام مولف و سبب تالیف کتاب	۲۸	تیسری گفتار - اخلاط کی شناخت میں اور	۵۷	بین اس میں تیرہ باب ہیں -
۵	فہرست اجمالی و نمونہ جلدوں کی اور ہر حصہ کا	۲۸	چہر باب ہیں -	۵۷	باب - جز و ووم گفتار چہارم سہ بیان میں
۶	بیان ایک ایک کتاب میں -	۲۸	باب - گفتار تیسری سے حقیقت اخلاط میں	۵۸	عضلہ کے تشریح اور جو اس سے متعلق ہے -
۶	کتاب پہلی میں شناخت حقیقت علم	۲۸	اور وہ کہ ہیں	۵۸	باب - ایضاً ایضاً اور عضلون کی شناخت
۶	طبیعی و طبی تعریف ہر شے کے چار گفتار پر	۲۸	باب - ایضاً شناخت خون میں حقیقت	۵۸	میں کہ جنہو چہ کہ انداموں میں حرکت ہوتی ہے -
۶	پہلی گفتار - میں تعریف اور منفعت علم	۲۹	اور سبب ان کے اور قوام کے -	۴۳	باب - ایضاً ایضاً بیان میں سرور و گردن
۶	اور اس گفتار میں تین باب ہیں	۳۰	باب - ایضاً شناخت احوال لغیم میں -	۴۳	کے عضلون کے -
۹	باب بیان میں تعریف علم طب اور ذکر میں	۳۰	باب - ایضاً شناخت احوال صفوی میں -	۴۳	باب - ایضاً ایضاً - جگرہ کے عضلون کے
۹	جز و علمی علم طب کے	۳۰	باب - ایضاً شناخت احوال سودا میں -	۴۳	تشریح و علم لامی کے عضلون کے تفصیل
۱۱	باب - معرفت علم طب میں -	۳۰	باب - ایضاً شناخت اس میں کہ اخلاط	۴۳	باب - ایضاً ایضاً معلقوم کے عضلون کی شناخت
۱۳	باب - شناخت میں بایہ ہا چار گانہ کے کہ اگر	۳۰	نیم میں کہ گونا گونا گویا میں اور ہر واسطہ و اول	۴۳	باب - ایضاً ایضاً زبان کے عضلون کی تشریح
۱۳	بقیہ - پانی نہ نکلتے ہے -	۳۰	کے کہ گونا گویا میں سے جدا ہو کر نکلتے ہیں -	۴۳	باب - ایضاً ایضاً - شانہ کے عضلون کا بیان
۱۵	دوسری گفتار - طریق بیجا و مزاج ہر	۳۰	چوتھی گفتار - شناخت میں اعضا کو اور	۴۳	باب - ایضاً ایضاً - ماتھ کے عضلون کی تشریح
۱۵	اور اس میں آٹھ باب ہیں	۳۰	اور پانچ جز ہیں	۴۳	باب - ایضاً ایضاً - شناخت عضلہ ہر جز میں
۱۵	باب - دوسری گفتار سے شناخت اس	۳۰	جز و اول چوتھی گفتار شناخت میں	۴۳	باب - ایضاً ایضاً - پشت کے عضلون کی
۱۵	میں کہ مزاج کی چیز اور کیہ کہ ظاہر ہو	۳۰	اور عضلہ کے اس جز میں بارہ باب ہیں -	۴۳	تشریح -
۲۰	باب - ایضاً ایضاً - شناخت سادہ	۳۰	باب - جز و اول گفتار چہارم شناخت	۴۳	باب - ایضاً ایضاً - شکم کے عضلون کی
۲۰	حضر طبی اور بیجا و مزاج میں -	۳۰	اور عضلہ کے ہر طریق کلی -	۴۳	تشریح -
۲۱	باب - ایضاً مزاج جسمانی کی شناخت میں	۳۰	باب - ایضاً ایضاً - شناخت میں سر کی	۴۳	باب - ایضاً ایضاً - تھیب اور معدہ
۲۱	باب - ایضاً شناخت میں مزاج مرد و عورت	۳۰	باب - ایضاً ایضاً - شناخت میں اور پر اور	۴۳	خصلتوں کے عضلون کی تشریح -
۲۱	باب - ایضاً شناخت میں مزاج فری و زنجیری	۳۰	بچے کے شکم - بچے کے ہڈیوں کے -	۴۳	باب - ایضاً ایضاً - پاؤں کے عضلون کی
۲۳	باب - ایضاً - علوتوں کو احوال میں -	۳۰	باب - ایضاً ایضاً - تشریح و دندان زیر و بال	۴۳	شناخت -
۲۳	باب - ایضاً شناخت مزاج معتدل اور غیر معتدل	۳۰	باب - ایضاً ایضاً - استخوان مرہ ہا و گردن	۴۳	جز و سوم - گفتار چہارم عضلہ ہر جز میں
۲۳	میں بطریق کلی -	۳۰	وشت و مرہ ہا سے شست گاہ کی تشریح -	۴۳	کی شناخت میں سہین چہر باب ہیں -
۲۳	باب - ایضاً شناخت مزاج صحیح و غصہ کا اور	۳۰	باب - ایضاً ایضاً - تشریح میں استخوان ہلو	۴۳	باب - جز و سوم گفتار چہارم سے چھون
۲۳	اور اس میں چھ فصل ہیں -	۳۰	باب - ایضاً ایضاً - تشریح سینہ کی ہڈیوں کی	۴۳	کی منفعت کے بیان میں بطریق کلی -
۲۳	۱- فصل - شناخت مزاج و مزاج -	۳۰	باب - جز و اول گفتار چہارم تشریح و دہری	۴۳	باب - ایضاً ایضاً - چھون کی شناخت میں
۲۳	۲- فصل - شناخت مزاج و مزاج -	۳۰	نیم گردن کی -	۴۳	جز و مانع سے اور گے ہیں -
۲۳	۳- فصل - دل کے مزاج میں -	۳۰	باب - ایضاً ایضاً - تشریح استخوان شاذ و کف میں	۴۳	باب - ایضاً ایضاً - شناخت میں اور چھون کی
۲۳	۴- فصل - جگر کے مزاج میں -	۳۰	باب - ایضاً ایضاً - تشریح ہڈیوں کی تشریح میں	۴۳	جو جہرام مغز اور مرہ گردن ہا ہر نکلے ہیں -
۲۳	۵- فصل - مرہ کے مزاج میں -	۳۰	باب - ایضاً ایضاً - تشریح کادہ کی ہڈیوں میں -	۴۳	باب - ایضاً ایضاً - شناخت میں چھون کی
۲۳		۳۰	باب - ایضاً ایضاً - تشریح ہڈیوں کی تشریح میں	۴۳	جکا نسبت جہرام مغز ہا و رشتہ کی مرہ ہا ہر نکلے ہیں

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۹۰	باب - جزو سوم گفتار چہارم سے چھون کی منفعت کے بیان میں بطریق کلی	۹۹	باب - جزو پنجم گفتار چہارم شریان بزرگ کی شناخت میں -	۱۱۵	باب - پانچویں گفتار دل کی تشریح میں
۹۰	باب - ایضاً ایضاً شناخت ٹھون میں جو عجز اور غصص کے مدوں سے باہر نکلی ہیں -	۹۹	باب - ایضاً ایضاً شریان کی شناخت میں جو اوپر کی طرف گئے ہیں -	۱۱۶	باب - ایضاً تشریح معدوں میں -
۹۱	باب - جزو چہارم - گفتار چہارم اون رگون کی شناخت میں جو طبر سے اوگی ہیں اور انہیں کو اور وہ کہتی ہیں اور اسمیں چار باب ہیں -	۱۰۰	باب - ایضاً ایضاً شریان سبائی کی شناخت میں	۱۱۹	باب - ایضاً تشریح جگر میں -
۹۱	باب - جزو چہارم گفتار چہارم شناخت میں اون رگون کی جو طبر سے اوگی ہیں بطریق کلی -	۱۰۱	باب - ایضاً ایضاً شریان میں اون شریان کے جو نیچے اوتری ہیں -	۱۲۰	باب - ایضاً زہرہ لغویہ کی تشریح میں -
۹۲	باب - ایضاً ایضاً شناخت میں اون رگون کے جو اوپر کی طرف گئی ہیں -	۱۰۲	باب - ایضاً ایضاً شریان میں اون رگون شریان کے جو وید کے ساتھ ہیں -	۱۲۱	باب - ایضاً سپر بغوی کی تشریح میں -
۹۵	باب - ایضاً ایضاً ہاتھ کی رگون غیر جندہ شناخت میں کہ اون کو اور وہ الیدیں کہتی ہیں -	۱۰۳	باب - ایضاً ایضاً شریان میں اون رگون کے جو اوپر کی طرف گئی ہیں -	۱۲۲	باب - ایضاً آنتوں کی تشریح میں -
۹۶	باب - ایضاً ایضاً اجوف رگون کی دوسری قسم کی تشریح -	۱۰۴	باب - ایضاً ایضاً شریان میں اون رگون کے جو اوپر کی طرف گئی ہیں -	۱۲۳	باب - ایضاً گردہ کی تشریح میں -
۹۸	باب - جزو پنجم - گفتار چہارم شناخت شریان میں اور اسمیں سات باب ہیں -	۱۰۵	باب - ایضاً ایضاً شریان میں اون رگون کے جو اوپر کی طرف گئی ہیں -	۱۲۴	باب - ایضاً شنانہ کی تشریح میں -
۹۸	باب - جزو پنجم گفتار چہارم شریان کا بطور کلی -	۱۰۶	باب - ایضاً ایضاً شریان میں اون رگون کے جو اوپر کی طرف گئی ہیں -	۱۲۵	باب - ایضاً خضہ اور قصبہ کی تشریح میں -
۹۸	باب - ایضاً ایضاً شریان وید کی شناخت میں	۱۰۷	باب - ایضاً ایضاً شریان میں اون رگون کے جو اوپر کی طرف گئی ہیں -	۱۲۶	باب - ایضاً رحم لغویہ دان کی تشریح میں -
		۱۰۸	باب - ایضاً ایضاً شریان میں اون رگون کے جو اوپر کی طرف گئی ہیں -	۱۲۷	باب - ایضاً چھٹی گفتار - قوتوں کے بیان میں بطریق کلی اور اسمیں پانچ باب ہیں -
		۱۰۹	باب - ایضاً ایضاً شریان میں اون رگون کے جو اوپر کی طرف گئی ہیں -	۱۲۸	باب - چھٹی گفتار سے اس بات کی شناخت میں کہ قوتیں کتنی ہیں -
		۱۱۰	باب - ایضاً ایضاً شریان میں اون رگون کے جو اوپر کی طرف گئی ہیں -	۱۲۹	باب - ایضاً طبعی قوتوں کے بیان میں
		۱۱۱	باب - ایضاً ایضاً شریان میں اون رگون کے جو اوپر کی طرف گئی ہیں -	۱۳۰	باب - ایضاً مذکرہ میں قوت حیوانی کے اور بیان لفظہ رحم کا -
		۱۱۲	باب - ایضاً ایضاً شریان میں اون رگون کے جو اوپر کی طرف گئی ہیں -	۱۳۱	باب - ایضاً قوتوں نفسانی کو بیان میں
		۱۱۳	باب - ایضاً ایضاً شریان میں اون رگون کے جو اوپر کی طرف گئی ہیں -	۱۳۲	باب - ایضاً اعضا کا افعال میں اور یہ کہ ہر فعل کتنی قوتوں میں تم ہوتا ہے -
		۱۱۴	باب - ایضاً ایضاً شریان میں اون رگون کے جو اوپر کی طرف گئی ہیں -		

فہرست جلد دوم ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۴۶	دیباچہ کتاب دوم	۱۴۳	جواب دادون سے بوراشت اولاد کو پہنچانی	۱۴۳	باب - گفتار دوسری در شناخت نشانیوں
۱۴۷	فہرست کل گفتار و ابواب بطور اجمال	۱۴۳	ہن اور وہ بیماریاں جو آدمی کو ایک دوسرے سے	۱۴۳	غلبہ سود کی اور سوداوی بیماریوں کی
۱۵۰	شامل اور نو گفتار کے -	۱۴۳	حاصل ہوتی ہیں -	۱۴۳	پہچان -
۱۵۱	گفتار پہلی - شناخت میں تندرستی و ملاقہ	۱۴۳	باب - گفتار پہلی در شناخت میں اون بیماریوں	۱۴۳	باب - ایضاً شناخت نشانیوں سردی کی
۱۵۱	در بیماری مطلق اور اجناس اور اقسام	۱۴۳	کے کہ تازہ ہوتی ہیں اور سبب دور ہو تو دوسری	۱۴۳	اور پہچان اون بیماریوں کی جو سرد ہوئی ہیں
۱۵۱	بازیوں کے اس میں بارہ باب ہیں -	۱۴۳	بیماری کا -	۱۴۳	باب - ایضاً شناخت نشانیوں ہادی
۱۵۱	باب - گفتار پہلی سے پہچ شناخت تندرستی	۱۴۳	باب - ایضاً شناخت میں اون بیماریوں	۱۴۳	پہچاری کی -
۱۵۱	در بیماری کے -	۱۴۳	کے کہ جس وقت اپنے حال سے پھر جائیں اور	۱۴۳	باب - ایضاً شناخت نشانیوں در ملاقہ
۱۵۲	باب - ایضاً فرق کرنے مرض اور سبب	۱۴۳	بیماری پیدا ہو جائے تو سال بیمار کا اعتبار	۱۴۳	باب - ایضاً تفیق احوال کی نشانیوں میں
۱۵۲	مرض کے اور شناخت میں بیماریوں کے جو سبب	۱۴۳	گفتار دوسری - شناخت میں اعراض	۱۴۳	گفتار تیسری - شناخت میں نبض
۱۵۲	شاکت اعراض پیدا ہوتی ہیں -	۱۴۳	اور علامت کے ہے اور اس میں بارہ باب ہیں	۱۴۳	کے اس میں انہیں باب ہیں -
۱۵۵	باب - ایضاً مزاجی بیماریوں کے قسموں	۱۴۳	باب - گفتار دوسری سے شناخت	۱۴۳	باب - گفتار تیسری سے اس امر میں
۱۵۵	کہ شناخت اور یہ ایک کی مثال ہے اور	۱۴۳	میں اعراض کے بطور کلی	۱۴۳	کہ نبض کیا چیز ہے -
۱۵۵	حل روح کا -	۱۴۳	باب - ایضاً اس باب میں کہ طبیعت چار	۱۴۳	باب - ایضاً شفقت نبض کی شناخت
۱۵۶	باب - ایضاً اون بیماریوں کا بیان جو	۱۴۳	کہ احوال باطن کا اعراض ظاہری سے معلوم ہو	۱۴۳	باب - ایضاً اسباب میں کہ احوال نبض
۱۵۶	مک میں ہوتی ہیں	۱۴۳	باب - ایضاً شناخت میں اصلی اور مشرک	۱۴۳	کلائی غی شریائے دریافت کریں -
۱۵۶	باب - ایضاً شناخت میں اون بیماریوں	۱۴۳	بازیوں کے -	۱۴۳	باب - ایضاً طریقہ نبض دیکھنے کا کہ
۱۵۶	جہاں فرق احوال کتب میں اور اس کی اقسام	۱۴۳	باب - ایضاً شناخت میں امتلا اور اس کی	۱۴۳	نبض کیونکر دیکھنی چاہیے
۱۵۶	باب - ایضاً - ورمون کی شناخت	۱۴۳	علامات -	۱۴۳	باب - ایضاً نبض کے کتنے اجناس میں
۱۵۶	میں اور اس کی مثالیں -	۱۴۳	باب - ایضاً شناخت میں غلبہ خون کے	۱۴۳	سبب اقوال اطباء -
۱۶۲	باب - ایضاً - اون احوال کی شناخت	۱۴۳	اور اون بیماریوں کی پہچان جو خون سے	۱۴۳	باب - ایضاً شناخت میں انواع نبض کے
۱۶۲	میں منگو بیماری شمار کرتے ہیں -	۱۴۳	پیدا ہوتی ہیں -	۱۴۳	باب - ایضاً مرکب نبضوں کے اقسام
۱۶۳	باب - ایضاً منسوب بیماریوں کی شناخت	۱۴۳	باب - ایضاً شناخت میں نشانیوں	۱۴۳	باب - ایضاً اسباب نبض کے بیان میں
۱۶۳	میں وراون کے اجناس کا بیان -	۱۴۳	بغیر کے اور بلغمی بیماریوں کی	۱۴۳	باب - ایضاً بیان میں تفسیر نبض کے
۱۶۳	باب - ایضاً - شناخت میں احوال بیماریوں	۱۴۳	پہچان -	۱۴۳	باب - ایضاً شناخت میں مختلف نبضوں
۱۶۳	کہ بیماری کی پیر حال میں -	۱۴۳	باب - ایضاً شناخت میں نشانیوں	۱۴۳	کے اور شناخت ہر ایک کی نشانیوں کی
۱۶۳	باب - ایضاً - اون بیماریوں کی شناخت	۱۴۳	اور بیماریوں صفر کی پہچان -		

پہچ

مین

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

ن

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۱۹۲	باب ۱ - گفتار تیسری سونہن سالہامو عمر کی شناخت	۲۱۲	باب ۱ - گفتار چوتھی سونہن سالہامو عمر کی شناخت	۲۱۲	باب ۱ - گفتار چوتھی سونہن سالہامو عمر کی شناخت
۱۹۳	باب ۱ - ایضاً نفس شناخت مزاجوں میں	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً نفس شناخت مزاجوں میں	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً نفس شناخت مزاجوں میں
۱۹۳	باب ۱ - ایضاً عامہ عورت کی نفس کی شناخت	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً عامہ عورت کی نفس کی شناخت	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً عامہ عورت کی نفس کی شناخت
۱۹۳	باب ۱ - ایضاً - نبض دہی اور لاغری میں	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - نبض دہی اور لاغری میں	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - نبض دہی اور لاغری میں
۱۹۳	باب ۱ - ایضاً - نفس کی شناخت میں تغیر نفس کہے	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - نفس کی شناخت میں تغیر نفس کہے	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - نفس کی شناخت میں تغیر نفس کہے
۱۹۵	باب ۱ - ایضاً - تغیر نفس کی شناخت بسبب خواب و بیداری	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - تغیر نفس کی شناخت بسبب خواب و بیداری	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - تغیر نفس کی شناخت بسبب خواب و بیداری
۱۹۵	باب ۱ - ایضاً - تغیر نفس کی شناخت بسبب ریاضت	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - تغیر نفس کی شناخت بسبب ریاضت	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - تغیر نفس کی شناخت بسبب ریاضت
۱۹۶	باب ۱ - ایضاً - تغیر نفس کی شناخت میں جو بسبب طعام و آب کے تغیر ہو	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - تغیر نفس کی شناخت میں جو بسبب طعام و آب کے تغیر ہو	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - تغیر نفس کی شناخت میں جو بسبب طعام و آب کے تغیر ہو
۱۹۶	باب ۱ - ایضاً - تغیر نفس کی شناخت میں بسبب حمام اور بیخوری یا بی سرو یا گرم کے تغیر ہو	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - تغیر نفس کی شناخت میں بسبب حمام اور بیخوری یا بی سرو یا گرم کے تغیر ہو	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - تغیر نفس کی شناخت میں بسبب حمام اور بیخوری یا بی سرو یا گرم کے تغیر ہو
۱۹۶	باب ۱ - ایضاً - تغیر نفس کی شناخت میں جو بسبب اورام کے ہو	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - تغیر نفس کی شناخت میں جو بسبب اورام کے ہو	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - تغیر نفس کی شناخت میں جو بسبب اورام کے ہو
۱۹۹	باب ۱ - ایضاً - شناخت میں تغیر نفس کے جو بسبب اعراض نفسانی کے تغیر ہو	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - شناخت میں تغیر نفس کے جو بسبب اعراض نفسانی کے تغیر ہو	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - شناخت میں تغیر نفس کے جو بسبب اعراض نفسانی کے تغیر ہو
۱۹۹	باب ۱ - ایضاً - گفتار - احوال جسم انسان کی شناخت میں از روئے تنفس اور نفس کے اس میں پانچ باب ہیں	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - گفتار - احوال جسم انسان کی شناخت میں از روئے تنفس اور نفس کے اس میں پانچ باب ہیں	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - گفتار - احوال جسم انسان کی شناخت میں از روئے تنفس اور نفس کے اس میں پانچ باب ہیں
۱۹۹	باب ۱ - ایضاً - گفتار چوتھی سونہن سالہامو عمر کی شناخت	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - گفتار چوتھی سونہن سالہامو عمر کی شناخت	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - گفتار چوتھی سونہن سالہامو عمر کی شناخت
۱۹۹	باب ۱ - ایضاً - اسباب دم زدن کی شناخت	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - اسباب دم زدن کی شناخت	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - اسباب دم زدن کی شناخت
۲۰۰	باب ۱ - ایضاً - اسباب دم زدن کی شناخت	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - اسباب دم زدن کی شناخت	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - اسباب دم زدن کی شناخت
۲۰۱	باب ۱ - ایضاً - اسباب دم زدن کی شناخت	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - اسباب دم زدن کی شناخت	۲۱۳	باب ۱ - ایضاً - اسباب دم زدن کی شناخت

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فہرست جلد چہارم ترجمہ ذخیرہ خوازمشاہی

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۵۳	کتاب چوتھی استخوان مرض میں شامل اور بیکار گفتار کے۔	۵۴۳	باب گفتار تیسری روزہای بحران کی پہچان میں۔
۵۵۴	کتاب پہلی تخصیص مرض میں اسہلین میں باب ہیں	۵۴۴	باب ایضاً روزہای خرد بندہ تین بحران سے۔
۵۵۵	باب گفتار پہلی اس امر میں کہ طبیب پر واجب ہے کہ پہچانے کہ بیماری کون سی ہے	۵۴۵	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۵۶	باب ایضاً پہچان میں جنس اور نوع اور فصل اور غاصہ اور عرض عام کے	۵۴۶	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۵۷	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۴۷	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۵۸	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۴۸	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۵۹	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۴۹	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۶۰	کتاب تیسری بحران کی شناخت میں اسہلین و سبب بیماری کی پہچان میں	۵۵۰	کتاب چوتھی بحران کی پہچان میں
۵۶۱	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۵۱	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۶۲	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۵۲	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۶۳	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۵۳	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۶۴	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۵۴	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۶۵	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۵۵	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۶۶	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۵۶	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۶۷	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۵۷	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۶۸	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۵۸	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۶۹	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۵۹	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۷۰	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۶۰	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۷۱	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۶۱	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۷۲	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۶۲	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۷۳	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۶۳	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۷۴	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۶۴	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۷۵	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۶۵	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۷۶	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۶۶	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۷۷	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۶۷	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۷۸	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۶۸	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۷۹	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۶۹	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان
۵۸۰	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان	۵۷۰	باب ایضاً اس امر میں کہ بحران کی پہچان

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۵۹۸	دریافت کرنا نشانوں کا بیماری کی آواز سے	۶۰۲	دریافت کرنا نشانوں کا صاف پیشاب	۶۰۹	باب ۱۱ گفتار چوتھی اس مضمون میں کہ نشانوں سے کون نشانی قوی زیادہ ہے اور اعتدال کس پر زیادہ کرنا چاہیے۔
۵۹۹	دریافت کرنا نشانوں کا بھوک دہان سے	۶۰۳	دریافت کرنا نشانوں کا گڑبگڑ پیشاب	۶۱۰	باب ۱۲ الفیاض دراز بیماریوں کی نشانوں کا احوال۔
۶۰۰	دریافت کرنا نشانوں کا حرکت بجا رہے۔	۶۰۴	دریافت کرنا نشانوں کا سیاہ پیشاب	۶۱۱	باب ۱۳ الفیاض اور نشانوں میں جو تندرست آدمی سے ظاہر ہوتی ہیں وہ نشان دہی ہیں کہ کوئی بیماری ہونے والی ہے۔
۶۰۱	دریافت کرنا نشانوں کا انگڑائی اور جھانک	۶۰۵	دریافت کرنا نشانوں کا سرخ پیشاب	۶۱۲	باب ۱۴ الفیاض اسباب مرگ کی شناخت۔
۶۰۲	دریافت کرنا نشانوں کا چھنیوں اور زخموں سے	۶۰۶	دریافت کرنا نشانوں کا کھنکھارے	۶۱۳	باب ۱۵ الفیاض اسباب مرگ کی شناخت۔
۶۰۳	دریافت کرنا نشانوں کا درمیان سے	۶۰۷	دریافت کرنا نشانوں کا گوناگون	۶۱۴	باب ۱۶ الفیاض اسباب مرگ کی شناخت۔
۶۰۴	دریافت کرنا نشانوں کا پینے سے	۶۰۸	دریافت کرنا نشانوں کا کھنکھارے	۶۱۵	باب ۱۷ الفیاض اسباب مرگ کی شناخت۔
۶۰۵	دریافت کرنا نشانوں کا رعات یعنی نکیرے	۶۰۹	دریافت کرنا نشانوں کا کھنکھارے	۶۱۶	باب ۱۸ الفیاض اسباب مرگ کی شناخت۔
۶۰۶	دریافت کرنا نشانوں کا چھینک سے	۶۱۰	دریافت کرنا نشانوں کا کھنکھارے	۶۱۷	باب ۱۹ الفیاض اسباب مرگ کی شناخت۔
۶۰۷	دریافت کرنا نشانوں کا براز سے	۶۱۱	دریافت کرنا نشانوں کا کھنکھارے	۶۱۸	باب ۲۰ الفیاض اسباب مرگ کی شناخت۔
۶۰۸	دریافت کرنا نشانوں کا آند بول سے	۶۱۲	دریافت کرنا نشانوں کا کھنکھارے	۶۱۹	باب ۲۱ الفیاض اسباب مرگ کی شناخت۔

یستی کا اور بول ہے
یستی کا لفت دم ہو
نشان نشانوں کی شناخت
نشانوں مضمون کے
تخت یعنی سیت ہر
نہ کا دروس ہے۔
حس اور خیال سے۔
بیت چشم سے۔
کاناک کی احوال سے
اکان کے احوال سے
دانتوں کے احوال سے
دہن اور زبان سے
کاتفس سے۔

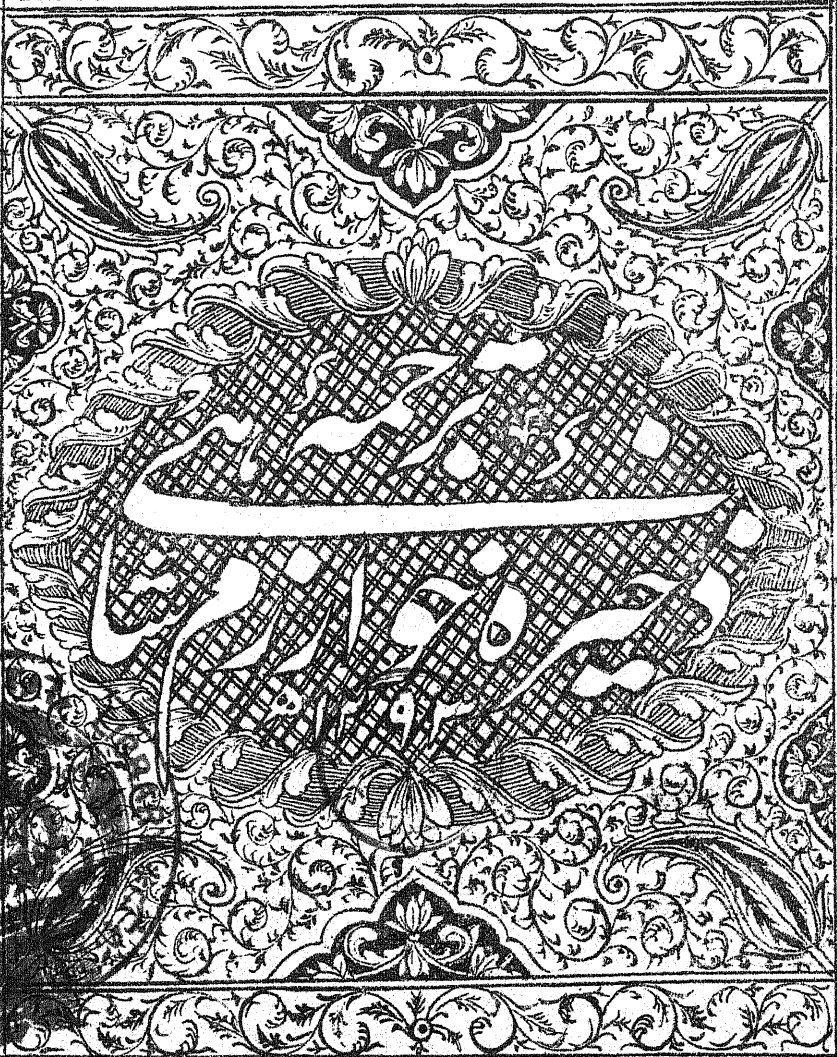
ادال خیرہ اوق

احوال فم معدنہ
سونے کی ہیئت ہے۔
پوست سے۔
کا احوال شکر اور ترش

استعد سے۔
سیب اور خضیوں سے۔
کار جسم سے۔
کا اطراف یعنی

سونے اور جانگ سے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



مَطْبَعُ مَشْرِقِيَّةِ كُتُبِ طَبْعِ مَطْبُوعِ
مَطْبَعُ مَشْرِقِيَّةِ كُتُبِ طَبْعِ مَطْبُوعِ

بجائے اور حسیا کہ لائق ہے عرض کرے اور اگرچہ یہ کتاب فارسی میں تصنیف ہوئی ہے مگر اکثر الفاظ اور لغت عربی کے
جو مشہور اور معروف ہیں اور عوام کی زبان پر جاری ہیں اور کما بھی ذکر کیا ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ جو کوئی کتاب
جس کسی علم کی تصنیف ہوئی ہو اوسمیں فائدے اور خاصیتیں اور طرح کی ہیں مگر خاصیت اس کتاب کی تالیف
اس واسطے کہ قصد کیا گیا ہے کہ طبیب کو جس بات کی تلاش ہو اور جو کچھ اوسکو چاہیے علم و عمل سے تمام و کمال بیان
کیا جاوے اور واضح ہے کہ اس طرح کی علم طب میں کوئی کتاب جامع نہیں ہے اور اگرچہ علم طب میں اکثر بڑی بڑی
کتابیں موجود ہیں مگر کوئی ایسی کتاب نہیں ہے کہ طبیب اسکو ذریعہ سے اور سب کتابوں سے بے پروا ہو جائے
اور ہر غرض و مقصود کے لیے اور کتابوں کی طرف رجوع نہ کرے اور ہر جگہ نہ ڈھونڈے اور یہ کتاب ایسی جگہ
کیجاتی ہے کہ طبیب کو کسی امر میں دوسری کتاب کی احتیاج نہ ہو و اور سب رجوع کرنے کے اور کتابوں کی طرف
خاطر پریشان نہ ہو اور خادم دعا گو جس زمانہ میں علم طب پڑھتا تھا اور طب کی کتابیں دیکھتا تھا تو اس عرصہ میں
بہت متناسق تھی کہ کوئی کتاب ایسی ہوئی کہ جو کچھ علم طب میں درکار ہے سب اس کتاب میں جمع ہو اس طرح کی کوئی
کتاب نہ پائی پس برکت ہو اس بادشاہ کے جو کچھ دل کی متناسق قصد کیا کہ پوری ہو جائے اور غرض اس دعاگو
کی اس کتاب کے تصنیف سے یہ تھی کہ زمانہ میں اس بادشاہ کے ایسی کتاب حاصل ہو جائے اور یہ یادگار خادم
کی طرف سے بدولت اسکو قائم رہے کہ حق نعمت کا اوسکی اس خدمت سے ادا ہو جائے اور فضلاء روزگار جو
اس کتاب کو ملاحظہ کریں جو فرق کہ اس کتاب میں اور طب کی کتابوں میں ہے بخوبی دریافت فرمائیں اور گواہی
دیویں کہ یہ کتاب جامع ہے اور اس علم کے انصاف کنوالاتوں نے اس کتاب میں داد دی ہے اور طریقہ پہنچا
طرف مقصود علم طب کے سب پر کوتاہ کیا ہے ساتھ اس خبر کے جو اس خطبہ میں وعدہ کیا گیا ہے وفا کیا جاوے
بجز اللہ و منہ پس معلوم کریں کہ اس کتاب کے حسن حصے ہیں ہر حصہ اسکا ایک کتاب ہے
واحد اعظم بالصواب کتاب پہلی بیاختیاری تعریف اور شفقت علم طب کو ہے اور ذکر ارکان اور چاروں
خلطوں اور اخراجات اور قوتوں اور احوال عاداتوں اور تشریح اعضا کا بھی اوسمیں ہے اور اس کتاب کی چھ
گفتار ہیں کتاب دوسری بیاختیاری احوال جسم انسان کے ہے بابت تندرستی اور بیماری اور انواع
اعراض و اسباب کی اور دریافت کرینے ہے احوال نبض اور قارورہ اور جو کچھ آدمی کے جسم سے نکلتا ہے
مانند پسینہ اور تھوک اور پیشاب اور براز کے کہ یہ آدمی کے بدن کے اعراض سے ہیں ان سب امور
کی اس کتاب میں نو گفتار ہیں کتاب تیسری نگاہ رکھنے میں تندرستی اور تندرست ہوا اور مکان سکونت کے
اور دریافت کرینے کیفیت پانیوں کے اور تندرست گمانے اور پیئے اور سونے اور جاگنے اور تندرست حرکت
اور سکون میں اور شناخت میں احوال لباس اور خوشبو و دھون کے اور نگاہ رکھنے میں روغنوں کے اور

حسب و وجہ علم
طبیعی و فطرت کا کما بھی ذکر کیا ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ جو کوئی کتاب
جس کسی علم کی تصنیف ہوئی ہو اوسمیں فائدے اور خاصیتیں اور طرح کی ہیں مگر خاصیت اس کتاب کی تالیف
اس واسطے کہ قصد کیا گیا ہے کہ طبیب کو جس بات کی تلاش ہو اور جو کچھ اوسکو چاہیے علم و عمل سے تمام و کمال بیان
کیا جاوے اور واضح ہے کہ اس طرح کی علم طب میں کوئی کتاب جامع نہیں ہے اور اگرچہ علم طب میں اکثر بڑی بڑی
کتابیں موجود ہیں مگر کوئی ایسی کتاب نہیں ہے کہ طبیب اسکو ذریعہ سے اور سب کتابوں سے بے پروا ہو جائے
اور ہر غرض و مقصود کے لیے اور کتابوں کی طرف رجوع نہ کرے اور ہر جگہ نہ ڈھونڈے اور یہ کتاب ایسی جگہ
کیجاتی ہے کہ طبیب کو کسی امر میں دوسری کتاب کی احتیاج نہ ہو و اور سب رجوع کرنے کے اور کتابوں کی طرف
خاطر پریشان نہ ہو اور خادم دعا گو جس زمانہ میں علم طب پڑھتا تھا اور طب کی کتابیں دیکھتا تھا تو اس عرصہ میں
بہت متناسق تھی کہ کوئی کتاب ایسی ہوئی کہ جو کچھ علم طب میں درکار ہے سب اس کتاب میں جمع ہو اس طرح کی کوئی
کتاب نہ پائی پس برکت ہو اس بادشاہ کے جو کچھ دل کی متناسق قصد کیا کہ پوری ہو جائے اور غرض اس دعاگو
کی اس کتاب کے تصنیف سے یہ تھی کہ زمانہ میں اس بادشاہ کے ایسی کتاب حاصل ہو جائے اور یہ یادگار خادم
کی طرف سے بدولت اسکو قائم رہے کہ حق نعمت کا اوسکی اس خدمت سے ادا ہو جائے اور فضلاء روزگار جو
اس کتاب کو ملاحظہ کریں جو فرق کہ اس کتاب میں اور طب کی کتابوں میں ہے بخوبی دریافت فرمائیں اور گواہی
دیویں کہ یہ کتاب جامع ہے اور اس علم کے انصاف کنوالاتوں نے اس کتاب میں داد دی ہے اور طریقہ پہنچا
طرف مقصود علم طب کے سب پر کوتاہ کیا ہے ساتھ اس خبر کے جو اس خطبہ میں وعدہ کیا گیا ہے وفا کیا جاوے
بجز اللہ و منہ پس معلوم کریں کہ اس کتاب کے حسن حصے ہیں ہر حصہ اسکا ایک کتاب ہے
واحد اعظم بالصواب کتاب پہلی بیاختیاری تعریف اور شفقت علم طب کو ہے اور ذکر ارکان اور چاروں
خلطوں اور اخراجات اور قوتوں اور احوال عاداتوں اور تشریح اعضا کا بھی اوسمیں ہے اور اس کتاب کی چھ
گفتار ہیں کتاب دوسری بیاختیاری احوال جسم انسان کے ہے بابت تندرستی اور بیماری اور انواع
اعراض و اسباب کی اور دریافت کرینے ہے احوال نبض اور قارورہ اور جو کچھ آدمی کے جسم سے نکلتا ہے
مانند پسینہ اور تھوک اور پیشاب اور براز کے کہ یہ آدمی کے بدن کے اعراض سے ہیں ان سب امور
کی اس کتاب میں نو گفتار ہیں کتاب تیسری نگاہ رکھنے میں تندرستی اور تندرست ہوا اور مکان سکونت کے
اور دریافت کرینے کیفیت پانیوں کے اور تندرست گمانے اور پیئے اور سونے اور جاگنے اور تندرست حرکت
اور سکون میں اور شناخت میں احوال لباس اور خوشبو و دھون کے اور نگاہ رکھنے میں روغنوں کے اور

ماہر ہوتا ہے باب دوسرا شناخت میں مزاج سالک اور مرگ طبی کے باب تیسرا اصلی
 مزاج کی شناخت میں ہر باب چوتھا شناخت میں مزاج مرد اور عورت کو باب پانچواں شناخت
 میں مزاج فرہ اور لاغر کے باب چھٹا عادتوں کی شناخت میں ہر باب ساتواں شناخت
 میں مزاج معتدل کے ہر طریق کلی باب آٹھواں شناخت میں مزاج ہر عضو کے ہر اور اس
 باب کی چھ فصلیں ہیں فصل پہلی شناخت میں مزاج دماغ کے ہر فصل دوسری آنکھوں کے
 مزاج میں ہر فصل تیسری دل کے مزاج کی شناخت میں ہر فصل چوتھی مزاج جگر کے پیمان میں ہر
 فصل پانچویں معدہ کے مزاج کی شناخت میں ہر فصل تہٹی خضیوں کی مزاج کی پیمان میں ہر
 گفتار تیسری شناخت میں جہازوں غلوں کے ہر اور اس گفتار کے چھ باب ہیں باب
 پہلا شناخت میں اس بات کو غلط کیا ہے اور کتنی غلط ہیں باب دوسرا شناخت میں
 احوال خون کے باب تیسرا شناخت میں احوال نغم کے باب چوتھا شناخت میں احوال صفرا
 باب پانچواں شناخت میں احوال سودا کے باب چھٹا اس بات کی پیمان میں ہر کہ غلط ہیں
 آدمی کے جسم میں کیونکر پیدا ہوتی ہیں اور ایک جگہ بنیں کیونکر رہتی ہیں اور وقت باہر نکلنے کے جسم انسان
 ساتھ مدد و دواؤں کے آپس سے کیونکر جدا ہوتی ہیں اور کس طرح باہر آتی ہیں گفتار چوتھی اعضای
 یکساں کی تشریح میں ہے اور اس گفتار کے پنج جزو ہیں جزو پہلا شناخت احوال استخوان یعنی ہڈی
 اور غضروف یعنی نرم ہڈی کے کہ جسکو چھٹی ہڈی کہتے ہیں اور یہ جزو بارہ باب پر شامل ہے باب پہلا
 دریافت کریمین احوال ہڈیوں اور نرم ہڈیوں کے بطریق کلی باب دوسرا تشریح میں سر کی ہڈیوں کے
 ہر باب تیسرا نیچے اور اوپر کے کلہ کی ہڈیوں میں ہر باب چوتھا دانتوں کی تشریح میں ہے
 باب پانچواں تشریح میں ہر ہڈی گردن اور پشت اور مہر ہڈی نشنگاہ میں ہر باب چھٹا
 بیانیہ ہڈیوں کی ہڈیوں کے ہر باب ساتواں سینہ کی ہڈیوں میں ہر باب آٹھواں خیزر
 گردن کی ہڈیوں میں ہر باب نواں شانہ کی ہڈیوں میں ہر باب دسواں ہاتھ کی
 ہڈیوں میں ہر باب گیارواں تہنگاہ کی ہڈیوں میں ہر باب بارہواں پاؤں کی ہڈیوں
 ہر جزو دوسرا عضلوں کی تشریح میں ہر اور اس جزو کے تیرہ باب ہیں باب پہلا عضلہ میں ہے
 اور شناخت اور منفعت اوسکی اور جو کچھ اوس سے شامل ہے بطریق کلی باب دوسرا عضلوں میں ہے
 کہ جسم کی حرکت اوسے ہر باب تیسرا سر اور گردن کے عضلوں میں ہر باب چوتھا آنکھ اور عظم
 لامی کے عضلوں میں ہر باب پانچواں حلقوم کے عضلوں میں ہر باب چھٹا زبان کے عضلوں میں ہے

باب اول در بیان کلیات
 باب دوم در بیان مزاج
 باب سوم در بیان عادتوں
 باب چهارم در بیان احوال
 باب پنجم در بیان اعضا
 باب ششم در بیان ہڈیوں
 باب ہفتم در بیان عضلہ
 باب ہشتم در بیان حلقوم
 باب نہم در بیان زبان
 باب دہم در بیان ہاتھ
 باب یازدہم در بیان پاؤں
 باب سولہم در بیان عروق
 باب ہفدهم در بیان غدد
 باب ہجدهم در بیان اعصاب
 باب نوزدهم در بیان حواس
 باب بیستم در بیان عقل

باب

یا کنگلی ہے اور کنگلی اس جگہ یا مزاجی ہے یا بھتی استحالہ مزاج ہو اور سمیت ترکیب عضو کی ہے اور اسباب
 قاطعی وہ اسباب ہیں کہ جس وقت جیسا کہ چاہیے اور جتنا کہ چاہیے جسم انسان کے احوال کو اپنے حال پر نگاہ رکھے
 اور سبب تندرستی کا ہو اور جس وقت کہ اس کے برخلاف ہو کہ چاہیے اور نہ اس قدر ہو کہ چاہیے اور نہ اس وقت کہ
 چاہیے احوال جسم انسان پیر و پست اور باعث بیمار کیا ہو اور طبیب اس کا اسباب ستہ نام رکھتے ہیں ہر جگہ
 اور جو کچھ ساتھ اس کے شامل ہے مانند احوال شہرون اور گردن اور سال کی فصلوں کے اور گمانا پینا اور
 حرکت اور سکون اور سونا جانا اور استفراغ اور احتباس و اعراض اور اسباب صوری مزاج ہیں اور ترکیب
 اور قوتیں کہ بعد مزاج کے ظاہر ہوں اور اسباب غائی کہ افعال ہیں بعد مزاج اور ترکیب کے ظاہر ہوتے ہیں اور
 معرفت افعال سے معرفت روحانی کہ ترکیب قوتوں کے ہیں حاصل ہو جیسا کہ بیان کیا جائیگا پس موضوع علم
 طب کا چونکہ نظر طبیب کی آدمی کے جسم میں واسطے تندرستی اور بیماری کے ہے طبیب کو یہ اسباب اور احوال اور
 کیفیت اور تصرف جاننا واجب ہے کہ سب سے واقف ہو جائیگا واسطہ اعظم باب دوسرا گفتار اول سے
 شناخت میں معرفت علم طب کے ہے معلوم کرنا چاہیے کہ جسم آدمی کا وہ شے ہے جو ترکیب دیا گیا ہے مادہ اور
 صورت سے اور مادہ وہ چیز ہے کہ جمع کیا گیا ہے چار مادہ ناموافق سے کہ اسپین وہ چاروں مخالف ایک دوسرے
 ہیں اور ناگنجدہ ہیں یعنی جس وقت کہ چاروں مادہ ایک دوسرے جدا ہو جائیں فعل اور طبیعت اور جگہ ہر ایک کی
 جدا ہو اور ایک دوسرے گریبان ہوں اور ایک دوسرے کو تباہ کریں پس جسم آدمی کا سبب توافقت کی اونکی کہ
 مادہ اس کا اونسے جمع ہوا ہے ناچار تباہ ہو نیوالا ہے اور اس سبب سے کہ مقام اور جگہ ہر ایک کی مخالف مقام
 دوسرے کے ہے ہمیشہ ہر ایک جو یا ہی یعنی تلاش کرنیوالا مقام اپنے کا ہے کہ اور دوسرے جدا ہو وے اور اپنے
 مقام کی طرف رجوع کرے اور صورت ایک قوت ہے کہ ہمیشہ کوشش کرنیوالی ہے کہ اس مادہ کے ساتھ رہے
 اور وہ پیوند جو باہم مادہ میں ہی ٹوٹ بجائے جس حال پر کہ رہے لیکن کام صورت کا ایک کام ہے ساتھ
 جہد اور کوشش کے اور مادہ جو ہیں اپنی طبیعت سے کشادگی اور گریز دھونڈتے ہیں پس ہرگز وہ کام جو کوشش سے
 ہو ساتھ اس کام کے جو طبعی ہو برابر نہیں ہوتا اور یہ اس سبب سے ہے کہ یہ صورت ہمیشہ اونکو بہتری اور
 پیوستگی کی حالت پر نگاہ نہیں رکھ سکتی اور ایک کام اور ہے اور وہ یہ ہے کہ جسم آدمی کا درمیان ہوا اور گرمی
 اور سردی کے اسی طرح رہے اور ساتھ پانی اور آگ اور خاک و سر و کار رکے اور غذائیں طرح طرح کی کھائے
 اور حرکت اور سکون جس طرح چاہیے کرے اور شادی اور غم کو بھی پائے اور یہ سبب تمام جسم سے باہر ہیں
 کہ و سکو ایک حال سے طرف دوسرے حال کے پیر و پست ہیں اور مددگار ہوتے ہیں اون سببوں کے جو تباہ
 کرنیوالے ہیں اندر جسم کے اور جسم اونسے جمع کیا گیا ہے جیسا کہ آئینہ مذکور ہو گا پس ضروری ہے کہ کوشش کرنا صورت کا

طبیعت تندرستی اور اس کی ترکیب
 میں کتنا ہے اور اس قدر کہ چاہیے اور جتنا کہ چاہیے جسم انسان کے احوال کو اپنے حال پر نگاہ رکھے
 انسان میں غیر ارادہ لا شعوری اسباب
 حرکت سکون و حال احوال و طبیعت قوت
 طبیعت و سبب و مصالح البدن و حال و سبب
 طبیعت و حال و سبب و مصالح البدن و حال و سبب
 ترکیب و سبب و مصالح البدن و حال و سبب
 علی حاکم النفس و سبب و مصالح البدن و حال و سبب
 اس عبارت کا ترجمہ کیا گیا ہے کہ طبیعت قوت و سبب
 و سبب و مصالح البدن و حال و سبب
 اور وہ مادہ اور صورت و سبب و مصالح البدن و حال و سبب
 و سبب و مصالح البدن و حال و سبب
 کہ نام طبیعت کا نام جاتا ہے و سبب و مصالح البدن و حال و سبب
 میں بارہ قسمیں ہیں ایک ایک نام و سبب و مصالح البدن و حال و سبب
 بدن کا سبب و سبب و مصالح البدن و حال و سبب
 ترکیب و سبب و مصالح البدن و حال و سبب
 ہے جو سبب و سبب و مصالح البدن و حال و سبب
 سبب و سبب و مصالح البدن و حال و سبب

کیفیتیں ضد ایک دوسری ہیں اور گوہر سب کا ایک ہی یعنی ہموالاتی تمامی عناصر ایک ہی گرو چاروں کیفیتوں میں مخالف ایک دوسرے کی ہیں اور کیفیتیں اثر کرنیوالی ہیں اور گوہر اثر قبول کرنیوالا ہے اور ہر ایک عناصر ساتھ کیفیت اپنی کے ایک دوسرے کے گوہر میں اثر کرنیوالا ہے اور گوہر ہر ایک کا کیفیت سے ایک دوسرے کی اثر قبول کرنیوالا ہے اور جسوقت دو ضد ایک دوسرے میں اثر کریں اگر علیہ ایک او میں سے کرے اور قوی ہو جائے تو اس غلبہ اور قوت کرنے والی کو کائن کہتے ہیں اور جسپر علیہ ہوا ہے اس کو فساد لکھتے ہیں اور جو دونوں کیفیتیں ایک دوسرے میں کوشش کریں اور ہر ایک کیفیت گوہر میں ہر ایک کی اثر کرے اور گوہر دونوں کا اپنے حال سے متغیر ہو جائے اور ایک کیفیت درمیانی ظاہر ہوا اسکو مزاج کہتے ہیں اور جو چار کیفیتوں سے کہ ایک گرم ہے اور دوسری سرد اور تیسری خشک ہے اور چوتھی تر و کیفیت ایک دوسرے میں کوشش کریں اور برابر ہیں اور دیگر دو کیفیتیں کہ باقی ہیں ایک قوی ہو جائے اور ایک ضعیف ہو تو مزاج اون دونوں کیفیتوں میں جو برابر ہیں معتدل ہو گا اور یہ دو کیفیت باقی ماندہ کہ ایک قوی ہے اور دوسری ضعیف تو اس کیفیت قوی کے ساتھ نام مزاج کا ہو گا چنانچہ اگر سردی اور گرمی میں معتدل ہو گا اور خشکی اور ترتری کے غلبہ کری تو کمین کے کہ یہ مزاج خشک ہے اور جو ترتری خشکی پر غلبہ کرے تو کمین کے یہ مزاج تر ہے اور جو ترتری اور خشکی میں معتدل ہو اور گرمی اور سردی کے غلبہ کرے تو کمین کے یہ مزاج گرم ہے اور جو سردی گرمی پر غلبہ کرے کمین کے کہ یہ مزاج سرد ہے اور اس طرح کے مزاج کو مزاج مفرد کہتے ہیں اور یہ چار مزاج مفرد ہیں جو بیان کیے گئے اور زیادہ اس سے کوئی مزاج مفرد اور نہیں ہے اس سبب سے کہ ارکان چار سے زیادہ نہیں ہیں اور جسوقت کوئی دو کیفیت ہیں سے برابر نہ ہو دی لیکن دو کیفیت غالب ہوں اور دو مغلوب تو چار مزاج مرکب ظاہر ہونگے گرم اور خشک اور گرم اور تر سرد اور خشک اور سرد اور تر پس زیادہ اس سے ممکن نہیں ہے کہ کوئی مزاج ہو اسواسطے کہ اگر مزاج پانچوں ظاہر ہو دی تو واجب کرے کہ اس مزاج میں ایک کیفیت ایک حال میں غالب ہو اور نیز مغلوب اور یہ محال اور دشوار ہے اسواسطے کہ ممکن نہیں ہے کہ کوئی مزاج ہو گرم اور سرد یا کوئی مزاج ہو خشک اور تر اور ممکن ہے کہ بعضہ سببوں میں چاروں کیفیتیں ساتھ ایک دوسرے کوشش کریں اور چاروں برابر ہیں کہ ایک کیفیت راست ظاہر ہو دی اور معتدل راستی کہتی ہیں پس اگر مزاج میں نگاہ کی جائے تو معلوم ہو گا کہ مزاج تو ہیں ایک معتدل و چار مفرد اور چار مرکب جیسا کہ مذکور ہوا اور معتدل مزاج از روی قسمت عقلی کے معتدل راستی ہے اور معتدل راستی وہ شے ہے کہ ترکیب اجزاء ارکان کی او میں بالکلیہ برابر ہو اور قوت کیفیتوں کی ساتھ ایک دوسرے کے برابر ہو اور یہ اعتدال جہاں میں ہو جو زمین ہی اور طبعیوں کے نزدیک معوا اعتدال کے حصہ ہر ایک اندام کا ہی ہر ایک کیفیت سے اور یہ اس طرح پر ہے کہ ہر ایک اندام اعضا کی یکسان سی جتنا کہ اسکو درکار ہے ایک مزاج گرمی اور

فلاح مستدل بر یابان
مستدل اندر یحقیق
وکیلین مستلوه
بر کد تمهید اسکا
کیفیات اربعه
سی سیخه خوارات
اور برود و ست اور
بجوست اور
رطوبت بین برک
هو او بر اس طریق
کسین حشام کا
نور بر کد
کد کا کیفیات
بین طرف اودنی
یکدیگر تباوی می ہو
منفج القلوب

ساتھ انواع اوسکی کے قیاس کریں اور اس قیاس میں اول معلوم کریں کہ اعتدال مزاج آدمی کو کا عرضی فراخ ہے اور اوسکی دو طرفین میں ہر طرف کی ایک حد ہے کہ اگر کوئی شخص اوس حد سے باہر نکلے من حیث المزاج تو مزاج انسانی سے خارج ہوگا اور احوال زندگانی پر زہریلا اور ان دونوں طرفوں کے درمیان وجود وسط یعنی میانہ حقیقی ضروری ہے اور یہ میانہ ساتھ قیاس اوس چیز کے جو مائل بطرف ہر معتدل ہوگا اور جو میل کسی طرف نہ کرے نسبت ساتھ اس میانہ کو معتدل نہوگا تیسرے یہ کہ ایک صنف کو انواع سے ساتھ اصناف اوس میں ع کر قیاس کریں جیسا کہ اعتدال اشخاص کا عرضی ہے اعتدال اصناف کا بھی عرضی ہے لیکن یہ عرض ساتھ اوس فراخ کے نہیں ہے اور جو اصناف کو ساتھ ایک دوسرے کے قیاس کریں بیشک دو طرف میں ایک وسط ظاہر ہوگا اور وہ صنف جو وسط میں ہوگی بقیاس ساتھ اطراف کو معتدل زیادہ ہوگی دونوں طرف سے جوتے یہ کہ ایک شخص کو ایک صنف سے ساتھ اشخاص اوس صنف کو قیاس کریں اشخاص میں اس طرح دو طرف او وسط ہوگا پس یہ وسط اس صنف سے قیاس باطراف اس صنف کو معتدل زیادہ ہوگا یا پھر یہ کہ ایک شخص کو ایک صنف سے ساتھ دوسرے شخص کے صنف اوسکی سے قیاس کریں تو مزاج اس شخص کا بقیاس جسم اوس شخص کے معتدل ہوگا اور نسبت ساتھ شخص دیگر کے معتدل نہوگا اس واسطے کہ ہر ایک شخص کا ایک اعتدال اور مزاج خاص ہے جیسا کہ بیان کیا گیا چھٹے یہ کہ اعضا کو ساتھ ایک دوسرے کے قیاس کریں تو مزاج ہر ایک عضو کو لائق اپنے معتدل ہوگا اور ساتھ قیاس اندام دوسرے کے معتدل نہوگا مثلاً اعتدال ہڈی کا یہ ہے کہ سر و اور خشک ہوا و خشکی اوسکی زیادہ سب اعضا کی خشکی سے ہو تو یہ مزاج ہڈی کا اوسکے حق میں معتدل ہوگا اور بقیاس ساتھ اعضا دیگر کے معتدل نہوگا اسی طرح اعتدال دماغ کا یہ ہے کہ سر و اور تر ہو اور تری اوسکی سب اعضا کی تری سے زیادہ ہے یہ مزاج حق دماغ میں معتدل ہوگا اور ساتھ قیاس اور اعضا کے معتدل نہوگا ساتویں یہ کہ ایک شخص ہو کہ مزاج تمامی اندام کا بطریق اعتدال ہووے اگر اس شخص کو اور اشخاص کے ساتھ قیاس کریں تو مزاج اوس شخص کا معتدل زیادہ ہوگا آٹھویں وہ کہ شخص جو اعتبار مقیم میں بیان کیا گیا ہے صنف دیگر معتدل زیادہ ہو اور معتدل زیادہ ہو ایک عمر میں روزگار عمر سے جیسا کہ مزاج سالہائے عمر میں مذکور ہوگا اور معلوم کرنا چاہیے کہ جبوقت مزاج انواع پتھروں اور بونیٹوں اور جانوروں کا باہم قیاس کریں تو مزاج انسان کا معتدل زیادہ ہوگا اور جبوقت اصناف انسان کو ساتھ ایک دوسرے کے قیاس کریں تو خط استوا کے رہنے والے آدمی معتدل زیادہ ہوں گے بشرطیکہ مزاج اونسکے مسکن کا کسی سبب اسباب زمینی سے متغیر نہوجائے مانند پہاڑ اور دریا اور سواے اوسکے اور بعد اوسکے دوسرے آدمی جو تھیں ولایت کو معتدل ہیں اور اشخاص انسان سے بہ نسبت معتدل ترین صنفی کی معتدل ترین شخصی ہیں اور

[illegible]

اور جو اعضا خشک کو ساتھ اوکو قیاس کریں پہلے بال ہر پڑی ہر غصہ و فہر باطہر و تر پہر چلی بہر ک
پہر غصہ پہر ول پہر شو جس کے اس بیان سے سمجھ سکتے ہیں کہ آدمی کے جسم میں کل گرم تر ہے اور نیم سرور اور بال
خشک ہو اور صوبت ہنا اور پوند اعضا مرکب کا مثل ہاتھ پاؤں وغیرہ کے درست ہوا اور مزاج اعضا سے
یکساں کا با اعتدال ہو تو قوت سب اعضا کی اور کام اوکا انجام کو پہونچکا اور صوبت ہنا کسی عضو کی مزاج
کسی پلٹ جائے تو خلل قوت اور کام میں اوسکے ظاہر ہوگا اور ہنا و اون اندام سے مرکب کی اوست درست
ہوگی جب مزاج اعضا یکساں کا ساتھ اعتدال کے ہوگا پس اس بیان سے معلوم کر سکتے ہیں کہ تندرستی اور
درست اندامی کو واسطے تمامی کام ہر عضو کے سبب اول یہ ہو کہ مزاج سب اعضا یکساں کا معتدل ہوتا
اعتدال خاص کے کہ ہر ایک کو حاصل ہے اور جو کوئی اوس اعتدال سے پہر جائے سستی اور نقصان اور بیماری
ظاہر ہوگی والد اعظم باب دوم دوسری گفتار سے شناخت مزاج سالہا کے عمر
اور پچانے میں مرگ طبعی کے انسان کی عمر کے چار حصہ میں ایک حصہ زمانہ پلنے اور بڑھنے کا ہو
اور یہ پندرہ سولہ برس کی عمر تک ہو دو حصہ زمانہ رسیدگی اور تازگی کا ہے یہ تیس برس کی مدت ہو
اس مدت میں بڑھنا اور پلنا ختم ہوتا ہے بعد اوسکے زمانہ کمی کا ہے کہ اوس زمانہ میں رسیدگی تمام ہو چکی ہو
اور مدت اوسکی ہینتیش برس ہیں اور بعض کو چالیس برس تک پس اس زمانہ تک ہنوز روزگار جوانی باقی رہتا
تیسرا حصہ عمر کا زمانہ کملی کا ہے اور کل کو فارسی میں دو سو اور ہندی میں ادھیر کہتے ہیں اور اس زمانہ میں
کچھ نصیبہ جوانی سے برقرار رہتا ہے مدت اسکی ساٹھ برس ہی بعد اوسکو بڑا پاپا ہو اور اس زمانہ میں سستی قوتوں کی
ظاہر ہوتی ہو آخر عمر تک جو کچھ جناب باری نے مقدر کیا ہو اور فضیلت عمر پیری کی یہ ہے کہ بعض آدمی ایسی ہوتے
ہیں کہ مدت اونکو بڑھاپے کی تباہی ساٹھ برس تک ہوتی ہے اور اسی مدت میں کودکی اور جوانی اور کملی
اونکی ختم ہو جاتی ہے اور تمام عمر اونکی ایک سو بیس برس تک پہونچتی ہے حکم باری جلشانہ لیکن مزاج آدمی
جسم کا اندر مدت عمر کودکی اور طفلی اور نار رسیدگی کے نزدیک روزگار رسیدگی تک گرم و تر ہوتا ہو اور نزدیک
مدت رسیدگی سے تری گرم ہو جاتی ہو اور گرمی بحال رہتی ہو آخر سالہا جوانی تک پس روزگار جوانی میں مزاج
اوسکا گرم و خشک ہوتا ہے اور وہ گرمی جو عمر جوانی میں ہوتی ہو اسی قدر ہوتی ہے جتنی طفلی اور کودکی
کی عمر میں ہوتی ہو لیکن زمانہ کودکی میں یہیب زیادتی تری و گرمی اونکی جقدر ہو اوتنی ہی رہتی ہو اور جتنی عمر جوانی
پہونچتا ہو تو اوس تری میں سے کچھ ہی ہو جاتی ہے اور گرمی زیادہ بڑھ جاتی اور باوصف اس بات کو آدمی عمر جوانی میں
معتدل زیادہ سب عمر و نئے ہوتا ہو لیکن بغیاں ساتھ کودکی و گرم و خشک اور بغیاں ساتھ پیری کے گرم ہو اس
سبب کہ زمانہ طفلی میں تری مادر زادی زیادہ ہوتی ہو اور زمانہ پیری میں تری مادر زادی بہت کم ہوتی ہے اور

شیخ ابو سینا نازان
میں لکھتے ہیں کہ مرگ
پانچویں ایک سن
تو ہے اور اولاد کلان
سن حلاوت ہی
ہے اور وہ سن
قریب پانچویں سن
ہے پانچویں سن
ہے اور وہ سن
شباب یا زائد
سن نہیں ہیں
بعض کی عمر
خطا و غلطی سے
تجاویز سے
و جس کو کہ
مدت اوسکی سادہ
ہے سنک ہے اور
سن خطا و غلطی
سے غلط ہو سکتا
ہے اور وہ
وقت کو کہ سن
نہیں ہو یا ختم
ہو

اونہیں تری غریبہ غالب ہوتی ہے اور پینتیس برس کے سن سے گرمی کم ہوتی ہے اور جب روزگار کملی پر پہنچتا ہے تو گرمی اور تری دونوں بہت کم ہو جاتی ہیں اور بعد ساٹھ برس کی عمر کے بڑھاپے کے زمانہ کو پہنچتا ہے باقی گرمی اور تری اصلی بالکل کم ہوتی ہے آخر عمر تک اور یہ گھٹنا گرمی کا بعد پینتیس برس کے ضرور ہے اس سبب سے کہ مایہ گرمی کا تری سے جس طرح مایہ چراغ کی روشنی کا تیل ہے جب تیل کم ہوتا ہے تو چراغ کی روشنی بھی کم ہو جاتی ہے سبب اسکا کہ اصلی تری کو کچھ ہوا اور اڑا دیتی ہے اور کچھ تری کو گرمی اصلی خراج کرتی ہے جس طرح روشنی چراغ کی تیل کو خراج کرتی ہے اور کچھ تری ساتھ حرکتوں اور کاموں کے کہ آدمی کرتے ہیں خراج ہوتی ہے اور کچھ ساتھ اندیشوں اور غموں کے خشک ہوتی ہے اور کچھ تری شادیوں میں تحلیل ہوتی ہے اور پراگندہ ہو جاتی ہے اور یہ خراج ہمیشہ ہوتا ہے اور غذاؤں سے بدل اوسکا نہیں پہنچتا اس سبب سے کہ ہر چیز عمر بڑھتی ہے اور اہونا غذا کا کم ہوتا ہے اور جب گوار بدن کم ہوتا ہے تو بدل اوس سے کا جو خراج ہو گئی ہے حاصل نہیں ہوتا لیکن تری غریبہ غالب ہوتی ہے اور سردی غریبہ بھی ترقی کرتی ہے اور گرمی کمتر ہوتی ہے پس یکبارگی اوس گرمی کو جو باقی رہی اوسو سے کہ یہ تری بہت ہے اور وہ گرمی نہایت کم ہے اور نیز اس سبب سے کہ یہ تری اس قدر زیادہ ہے کہ اوس گرمی کو کم کرتی ہے فنا کر دیتی ہے اور اسی سبب سے جسم آدمی کا ہمیشہ پایدار اور زندہ نہیں رہتا آخر کو موت آتی ہے اور اس موت کا طبیعہ نئے مرگ طبعی نام رکھا ہے باب تقسیم اگتار دوسری مزاج اصلی کی شناخت میں ہے جو وقت کہ مزاج اصلی بغیر مادہ زادی گرمی سے خشکی کی طرف مائل ہو تو جسم تمام سالہا عمر میں مثل جوانوں کے ہوگا اور اگر مزاج طرف سردی کے مائل ہو یا جانب تریکے تو جسم تمام سالہا سے عمر میں بوڑھوں کے مشابہ ہوگا اور ہر ایک جسم جوانی عمر میں اوس مدت کو پہنچے کہ مزاج اوسکا اوس سال میں مانند مزاج اصلی کے ہو تو حال اوسکا بد ہوگا اور بیمار ہو جائیگا اوسو سے کہ جب وہ مزاج ایک گونہ سے اور ایک جسم کے غالب ہو تو حد اعتدال سے خارج ہوگا مثلاً جو مزاج اصلی گرم اور خشک ہے جو وقت حد کو کی سی باہر نکلے اور حد جوانی کو پہنچے تو بد حال ہوگا اوسو سے کہ مزاج جوانی کا بھی گرم و خشک ہے اور جو وقت دو مزاج گرم اور خشک ایک بار اور کسی جسم کے ظاہر ہوں وہ جسم اعتدال سے نہایت دور ہوگا اور جو کوئی جسم کہ اپنی عمر میں اوس سال تک پہنچے کہ مخالف مزاج اصلی کے ہو تو اوس سال میں نیک حال ہوگا چنانچہ اگر مزاج اصلی سرد اور تر ہو جو وقت جوانی کی حد کو پہنچے تو معتدل ہو جائیگا اوسو سے کہ مزاج عمر جوانی کا گرم اور خشک ہوتا ہے کہ ضد سردی اور تری کی ہے اگر مثلاً مزاج اصلی گرم اور تر ہو تو سالہا کملی میں نیک حال زیادہ ہوگا اوسو سے کہ مزاج سن کملی کا بقیاس مزاج سن جوانی کے سرد اور خشک ہوتا ہے اس سبب سے معتدل ہوگا باب چوتھا دوسری گفتار سے شناخت میں مزاج مرد اور عورت کے سے معلوم کریں کہ مزاج مرد و عورت کا

فان الشیخ فی القانون الدیاجل
فی الاخلاق ان خبایا ان الذوات
ابو انترقہ من الذکوة فی الخلق
فمن عن الذکوة فی الخلق
والطیب عبد الرحمن بن یزید
فمن عن نظیر انترقہ
جو اوسو سے اس وقت تک
ہو جاتی ہے کہ مزاج
عورتوں کا سرد و زیادہ ہے
نسبت مردوں کے اور
اسی سبب سے کہ کم
مردوں سے اڑا دوسرے
غلطی کا اور طوب
زیادہ ہیں پس بسبب
سرد ہونے مزاج عورتوں کا
چھین بہت ہوتے ہیں
اور بسبب کم گرمی یا وقت
کا جو ہر دو مذاک و خشکی
مختل نہایت ہے ۱۲۰

بہ نسبت فراج عورتوں کے گرم اور خشک ہے اور اسی سبب سے قوت مردوں کی سبب موہین قوی زیادہ ہوتی ہے اور جس وقت کہ فراج گرم اور تر ہو کام قوت طبعی کے سبب انجام کو پہنچتی ہیں اور قوت طبعی قوت پائے اور برہنہ اور غذا قبول کرنے کو کہتی ہیں اور یہ قوت جگر سے متعلق ہے اور اس سبب کہ فراج لڑکوں کا طفلی اور گود کی مین گرم اور تر ہوتا ہے تو وہ اس عمر میں ابھی طرح پرورش پاتے ہیں اور خوب بڑھتی ہیں اور فراج لڑکوں کا سا لہا کے جوانی میں گرم اور تر ہوتا ہے تو وہ اس عمر میں زیادہ بڑھتے ہیں اور سبب عمروں میں کام قوت حیوانی اور نفسانی کا مردوں سے زیادہ ہوتا ہے اور قوت حیوانی قوت حرارت اور رگون کی حرکت کی قوت کو کہتی ہیں اور یہ قوت دماغ سے متعلق ہے اور قوت نفسانی قوت حس حرکت اور قوت تفکر اور تدبیر کو کہتی ہیں اور یہ قوت دماغ سے متعلق ہے اور فراج عورتوں کا بہ نسبت مردوں کے سرد اور تر ہوتا ہے اور اسی سبب کام قوت حیوانی اور نفسانی کا عورتوں سے کمتر ہوتا ہے اور رگین عورتوں کی باریک زیادہ ہوتی ہیں اور مسام اون کی بند ہوتے ہیں اور گوشت اون کی اعضا کا بیٹھا ہوا ہوتا ہے اور نازک زیادہ ہوتا ہے اسی سبب سے مایہ خام اون کی جسم میں بہت ہوتا ہے اور کم تحلیل قبول کرتا ہے یعنی کم خراج ہوتا ہے اور قوت حیوانی اور نفسانی مردوں کی اسوجہ سے کہ فراج اون کا گرم اور خشک ہے بہت زیادہ ہوتی ہے اور رگین مردوں کی کشادہ ہوتی ہیں اور مسام اون کی کھلے ہوئے ہوتی ہیں اور کام اور تدبیر اور اندیشے اون کے بہتر اور درست زیادہ ہوتے ہیں اور بدن میں بھی سخت ہوتی ہیں اور خطین خام اون کی جسم میں کم ہوتی ہیں اور ساتھ تحلیل کے زیادہ خراج ہوتی ہیں واسطہ اعلم بالصواب باب پانچواں دوسری گفتار سے شناخت میں فراج فرہی اور لاغری کے جو جسم آدمی کا فرہ ہوتا ہے اور لاغری معتدل درمیان فرہی اور لاغری کے اور اندام اون کے گندہ بھی ہوتی ہیں اور گوشت اون کا سخت ہوتا ہے اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ او قدر سخت اور گندہ نہیں ہوتے لیکن فرہی دو قسم پر ہے ایک بہت گوشت دوسرے بہت چربی سے اور جو بدن کہ سبب زیادتی گوشت کو ہوتا ہو تو فراج اون کا گرم اور تر ہوگا اور جو بدن کہ سبب زیادتی چربی کے ہوتا ہو تو فراج اون کا سرد اور تر ہوگا اور لاغری بھی دو طرح کی ہوتی ہے ایک کم گوشتی سے دوسری کم چربی سے لیکن جس بدن میں کہ گوشت کم ہو سردی اور خشکی فراج پر او سکے غالب ہوگی اور جس بدن میں کہ سردی کم ہو تو گرمی اور خشکی غالب ہوگی اور فرہی جو ہوتا یا اگر لاغری ہو تو سردی اون کے فراج پر غالب ہوگی اور رگین اون کی جسم میں باریک ہوگی اور خون اون میں تھوڑا ہوگا اور اسی سبب اس طرح آدمی ہونک پر صبر نہیں کر سکتے اور اس طرح جس کا فراج گرم ہو چربی اون کے جسم میں کم ہوگی اور رگین اون کی فراج زیادہ ہوگی اور خون اون کے جسم میں کم ہوگا اور ہونک پر صبر کر سکیگا اسوجہ سے کہ چربی اون کی سبب گرمی فراج کو غذا اون کی ہوجانے کی اور حب غذا اون کو پہنچنے کی تو اگر طعام دیر میں ملے گا تو صبر کر سکتا ہے اور جو آدمی کہ راج

قوت حیوانی نہ ہو کہ
انسان اور انسان کی دل کا اور رگین
جسندہ اور تر ہو اور فراج بجا بدن نظانی
کا آدمی سے زیادہ رگین قوت طبعی
کی اور اس سے متعلق ہے اور یہ قوت طبعی
کہ جذبہ پیچیدگی سے زیادہ جذبہ پیچیدگی
بھی لڑکوں کے کہ بڑھتی ہے اور یہی
ازدادہ متعلقہ تر این کے واسطہ
مسام بند ہون کے اس سبب سے
یعنی ہونک جو کم کو جس کو بدن
توین تک ہونک کے کہ بدن
اور فراج عورتوں کا
اس کے کہ فراج عورتوں کا
صبر اور صبر قوت طبعی سے
ہے اس سے فراج عورتوں کا
فراج اس قدر کہ
چربی سے اور یہ طبعی فراج کا
اوس سے صحت میں ہونک
اور فراج عورتوں کا فراج عورتوں کا
کے اور فراج عورتوں کا فراج عورتوں کا
اوس سے صحت میں ہونک
وقت ہونک کے فراج عورتوں کا

دل گرم میں سانس اور نبض دونوں عظیم ہوتی ہیں اور سریع اور متواتر اور مرد شجاع ہوتا ہے اور کام کرنے میں خوش ہوتا ہے سستی نہیں کرتا اور کچھ کسل نہیں رکھتا اور اگر سخت گرم ہو تو صاحب اس کا جلد باز اور بہادر اور غضبناک ہوگا اور سینہ اس کا چوڑا ہوگا اور سینہ پراور گردا گرد سینہ کے بال بہت ہوں گے اور جو باوجود چوڑا ہوئے سینہ کم ہوتا ہے تو نشان درست ہے اس بات کا کہ فراج دل کا سخت گرم ہے اور چوڑا ہونا سینہ کا ساتھ بزرگی سر کے نشان کامل ہے کہ فراج دل کا سرد ہے اور جس وقت سینہ اور سرد دونوں لائق ایک دوسرے کے ہوں تو اعتماد اور نشانوں پر کرنا چاہیے اور جس وقت دل گرم ہو تو تمام جسم گرم ہوگا اگر فراج جگہ کا سرد ہوگا اور ساتھ دل کے مقابلہ کرے گا کہ ساتھ گرمی دے لے بدن گرم نہ ہو ورنہ دل سرد میں نبض صغیر ہوتی ہے اور متفاوت اور سانس بھی اسی طرح پر ہوتی ہے اور صاحب اس کا بدل ہوتا ہے اور سب کاموں میں سستی کرتا ہے اور سینہ بالوں سے برہنہ اور فرہ ہوتا ہے اور جس وقت دل سرد ہو ورنہ تمام بدن سرد ہوگا اگر فراج جگہ کا گرم ہوگا اور ساتھ سردی دل کے برابری کرے گا اور دل خشک میں نبض صلب ہوتی ہے اور صاحب اس کا سب کاموں میں ہتنگی کرتا ہے اور جس وقت اس مزاج کا آدمی جو غصہ کرے گا تو مشکل سے خاموش ہوگا اور سب جسم اس کا خشک ہوگا اگر تری جگہ کی ساتھ خشکی دل کے برابری کرے اور دل ترین نبض نرم ہوتی ہے اور صاحب اس کا جلد ہر ایک کام سے متغیر ہوگا اور جلد غصہ اختیار کرے گا اور جلد ساکن ہوگا اور تمام جسم نرم ہوگا اگر خشکی جگہ کی ساتھ تری دل کے برابری کرے اور دل گرم اور خشک میں نبض صلب ہوتی ہے اور عظیم اور سریع اور متواتر اور سانس بھی اسی طرح پر ہوتی ہے اور سینہ پراور گردا گرد سینہ کے بال بہت ہوتے ہیں اور صاحب اس کا سب کاموں میں سبک ہوتا ہے اور جلد باز اور جلد غصہ کرتا ہے اور جلد ساکن ہوتا ہے اور جس کسی کا سینہ چوڑا ہو تو دل گرم اور خشک ہوگا اور سانس عظیم اور سرعت اور تواتر کی حد سے باہر ہوگی اور دل گرم اور ترین نبض اور سانس دونوں عظیم ہوتی ہیں اور سریع اور متواتر نہیں ہوتیں اور سبکی اور جلدی کاموں میں بہ نسبت فراج گرم و خشک کم تر ہوتی ہے اور بال سینہ پر کم ہوتے ہیں اور جلد غصہ اختیار کرتا ہے اور جلد خاموش ہوتا ہے اور دل سرد اور ترین نبض نرم ہوتی ہے اور صاحب اس کا بدل اور کسلند ہوتا ہے اور سینہ پر بال نہیں رکھتا اور سبک موافقت اور خوشامد کیا کرتا ہے اور دل سرد اور خشک میں نبض صلب ہوتی ہے اور صغیر اور سانس معتدل ہوتی ہے اور سینہ پر بال نہیں جھتے اور کسلند ہوتا ہے اگر اس درجہ نہیں ہوتا ہے جیسا کہ فراج سرد اور ترین ہوتا ہے اور سبکی ہوتی ہے اور صاحب اس کا نہایت جلد باز ہوتا ہے اور دلیں خوشی کسی نہیں رکھتا اور غصہ ہی کم کرتا ہے اور اگر کسی وقت غصہ کرتا ہے تو نہایت تیزی سے خفا ہوتا ہے

فصل چوتھی مزاج جگر کی شناخت میں ہے معلوم کرنا چاہیے کہ رگین جو جگر سے اوگی ہیں ان کو اور وہ کہتے ہیں پس جس وقت کہ فراج جگر کا گرم ہو ورنہ قرخ ہوں گے اور صفر بہت پیدا ہوگا اور

[illegible]

خون گرم ہوگا اور تمام جسم ہی گرم ہوگا اگر سردی دل اور سب کے ساتھ برابری نہ کرے اور سن کمولت میں سودا پیدا ہوگا اور ایسے مزاج والے کے شکم پر خصوصاً نصف شکم پر اپنی طرف بال بہت پیدا ہونگے اور جگر سردی میں اور وہ تنگ ہوتے ہیں اور باریک اور رطوبت اور نین بہت ہوتی ہے اور خون سرد ہوتا ہے اور سب اعضا ہی سرد ہوتی ہیں اگر دل گرم ساتھ اور سب کے برابری نہ کرے اور شکم پر بال مطلق نہیں ہوتے اور جگر خشک میں خون گاڑا ہوتا ہے اور غلیظ اور اور وہ سخت اور بدن خشک ہوتا ہے اور جگر تیز میں خون بہت ہوتا ہے اور اور وہ نرم اور سب اعضا ہی نرم ہوتے ہیں اگر خشکی دل کے ساتھ اور سب کے برابری نہ کرے اور جگر گرم اور خشک میں بال شکم پر بہت ہوتی ہیں اور خون سخت غلیظ اور تھوڑا ہوتا ہے اور صفر بہت پیدا ہوتا ہے سب مزاجوں سے زیادہ اور عمر کملی میں سودا پیدا ہوتا ہے اور اور وہ فرخ ہو جاتے ہیں اور سخت اور سب اندام ہی ایسی ہی ہوتی ہیں جاننا چاہیے کہ حرارت دل کی ساتھ سردی جگر برابری کر سکتی اور سردی دل کی ساتھ گرمی جگر کے برابری نہیں کر سکتی اور جگر گرم اور تیز میں خون سب مزاجوں سے زیادہ ہوتا ہے اور بال شکم کے نسبت مزاج گرم اور خشک کم ہوتی ہیں اور رگین میں اور سب اندام گرم اور نرم ہوتے ہیں اور کیوس میں تولد کرتا ہے بہت بیماری ہوتی ہے پس جھوٹ گرمی تری پر غالب ہے تو کیوس میں کم ہوگا جگر سرد اور تیز میں شکم اور حوالی جگر بال سے برہنہ ہوتا ہے خون ساتھ رطوبت کی ملا ہوا ہوتا ہے اور اور وہ اور سب اعضا سرد ہوتے ہیں اگر حرارت دل کی غلبہ نہ کرے جگر سرد اور خشک میں خون کم پیدا ہوگا اور اور وہ باریک ہونگی اور حوالی جگر اور شکم بالوں سے برہنہ رہتا ہے اور سب اعضا سرد ہوتے ہیں اگر حرارت دل کی غلبہ نہ کرے

فصل پانچویں شناخت میں مزاج معقدہ کے سے معقدہ گرم کی علامات سی یہ ہے کہ ہونک سے زیادہ طعام ہضم ہوگا اور وہ غذا جو اور کسی طرح کے معقدہ میں ہضم ہوتی ہو ایسی گرم معقدہ میں بخوبی ہضم ہو جائیگی جو طعام اور کسی طرح کے معقدہ میں ہضم ہوتا ہو اس معقدہ میں سوختہ ہو جائیگا اور وہ ہوان سا دھنیا اور در سرد پیدا ہوگا اور معقدہ سرد میں ہونک طعام کی زیادہ ہضم سے ہوگی اور کھانا تیز ہو جائیگا اور کھٹی ڈکاریں پیدا کریگا اور ہونک سرد چیزوں کی ہوگی اور انکو اچھی طرح صاحب اور سکا کھا سکیگا مگر اس سے رنجور ہوگا اور معقدہ تیز میں پیاس کم ہوتی ہے اور تر چیزوں کی آرزو کرتا ہے اور معقدہ خشک میں پیاس بہت ہوتی ہے اور قدر سے پانی اور سکو کفایت کرتا ہے اور اگر بہت پانی پیاجائے تو اوپر گراں ہوگا اور صاحب اور سکا خشک چیزوں کی آرزو کرے گا اور وہ خشک چیزیں اکثر نقصان دین کی اور شرق اعلیٰ اور عارضی مزاج میں یہ ہے کہ صاحب مزاج اصلی اور چیزوں کی خواہش کرے گا جو اپنے مزاج کے موافق ہونگی اور صاحب مزاج عارضی مخالف اپنے مزاج کی چیزوں کی آرزو کرے گا اگر ایک مدت گذر جائے اور مزاج عارضی مثل مزاج اصلی کے ہو جائے تو وہ بھی

معقدہ ایک جسم ہے
کول شکل کرکے ہے
گشت اور اور وہ
اور تیز میں خون
اور سب اعضا ہی نرم
زنتون کے غلبہ داخلی
پیشی دار سے اور غلبہ
خارجی جگہ سے اور
صوت معقدہ کی مثل
کود گشت دار سے
جواور سے اور تیز
میں ایک گرمی ہے
دوسرا سردی ہے
موندہ معقدہ کا ہونا
تو معقدہ فم معقدہ
انہوں میں سے ہے
غذا کی عظم الخوی کا
اور وہ مالی ہے گشت
سے اور وہ تیز طبع
ہے اس واسطے کہ ہونک
کی گاہی کر سکا
جو ان کا ہے اور سی
سے مشتق ہے

گرم زیادہ ہوتا ہے اور عربی مین اون رگوں کو شریانیں کہتے ہیں اور ایک رگ کو شریان کہتے ہیں اور خون طبعی غلظت اور قوت میں معتدل ہوتا ہے اور میٹھا اور خوشبو پس ایسا خون جگر معتدل میں ہوتا ہے اور غذا معتدل سے اور سالما سے کو دلی میں زیادہ پیدا ہوتا ہے اور فصل بہار اور بعد حرکتوں معتدل اور بعد شادیوں کے بھی خون طبعی بہت ہوتا ہے اور منفعت خون کی یہ ہے کہ بدن کو پرورش کرتا ہے اور اعضا کو بڑھاتا ہے اور سردی کے موسم اور بڑھاپے کی عمر میں جسم کو گرم رکھتا ہے اور حرارت اسکی سے قوتیں طبعی اور حیوانی مدد پاتی ہیں کہ ہر قوت کام اپنا تمام کرتی ہے اور ایسا خون پوست کو روشن کرتا ہے اور چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے اور خون غیر طبعی کی دو قسمیں ہیں ایک یہ کہ فراج اور سکا بد ہو جیسا کہ گرم اور تر ہو یا سرد اور تر بدون اسکے کہ کوئی اوسمین ملے دوسرے یہ کہ صفرا یا سودا یا بلغم افزونی اوسمین ملے اور اسکو تباہ کرے اس سبب ہمزہ اور بواور رنگ اسکو پلٹ جاتا ہے اگر صفرا ملے تو تلخ ہو جاتا ہے اور روشن اور اگر سودا ملے تو ترش ہو جاتا ہے اور سیاہ اور گارٹا اور جو بلغم ملے تو شیرینی کم ہوگی کچھ ہمزہ ہوگا اور جو ساتھ بلغم کے کچھ حرارت غلبہ کرے اور خونیں ہو تو وہ خون نسبت خون طبعی کے کم رنگ زیادہ سب خون کی شہون سے ہوگا اور گارٹا بھی ہوگا اور جو حرارت ضعیف ہو تو توام تپلا اور ہمزہ کٹا ہوگا یا ب تیسرا گفنا تیسری سے شناخت میں احوال بلغم کے سے بلغم دو طرح پر ہے طبعی اور نا طبعی لیکن طبعی ایک غذا ہے کچی کہ حرارت اور قوت معدہ نے اسکو تمام نہ ہضم کیا ہو اور یہ ہضم بلغم کی ہو سکتا ہے کہ جو حرارت اصلی اور قوت ہاضمہ کی یعنی قوت گوارزہ قوی ہو تو ہضم ہو جائیگی اور غذا ہوگی اس واسطے کہ وہ ایک خون ہو تمام ناپختہ اور رنگ اسکا سفید ہوتا ہے اور خون سے گارٹا زیادہ اور کچھ ہمزہ نہیں رکھتا اور طبیعت اسکی بقیاس اسکے ساتھ خون اور صفرا کے ہمزہ ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے بلغم کے واسطے کوئی جگہ خاص مقرر نہیں کی ہے جس طرح صفرا اور سودا کی جگہ خاص ظاہر کی ہے اور تمام جسم میں آدمی کے بلغم کو پراگندہ چھوڑ دیا ہے مانند خون کے اس واسطے کہ بلغم طبعی خون کے مشابہ ہو اور جسم کی احتیاج اس سے ضروری ہو کئی طرح سے ایک یہ کہ جس وقت کوئی ایسا سبب حارض ہو ورنہ غذا اعضا میں دیر میں پہنچو گی تو نزدیک ہر اندام کے کچھ اوسمین سے حاصل ہو کہ حرارت اصلی اور قوت ہاضمہ جو ہر ایک اندام میں ہے اوسمین توجہ کرے اور اسکو تمام پکادے اور ہضم کرے پس وہ غذا ہی بدن ہو جاتی اور یہ حاجت جو مذکور ہوئی ہے نہ صفرا میں ہی نہ سودا میں ہی کیونکہ یہ دونوں ایسی کام کو کرتی ہیں اسوجہ یہ دونوں پختہ ہیں اور تمام سے گذر گئی ہیں اور قوت ہاضمہ اوسمین تمام پختگی سے ہر نہیں عمل کر سکتی ہے دوسری مرتبہ پکاسے اور ہضم کرنے میں لیکن اس بلغم کو کہ ہمزہ خام ہے قوت ہاضمہ اسکو پکا سکتی ہے اور حاجت دوسری بلغم طبعی سے یہ ہے کہ کچھ اس بلغم سے خون میں اگر ملے تو خون اسکو

فصل بلغم
اور شہون ہوتا ہے
اور صاحب بن ہوتا ہے
کہ اسکو غیر طبعی
تھوڑے میں اس واسطے
کہ غلظت و خفایاں
کسی غذا کو ازاد
اور اس سے منبہ ہوتا ہے
عام ہے کہ بلغم
طبعی ہوا غیر طبعی ہوتا ہے
جو نا طبعی اصطلاح
میں اس بلغم کو کہتے ہیں
جو کچھ میں پیدا ہوتا ہے
بلغم اور سانس
اون اور صفت کے
جو مذکور ہو ہیں
منصف ہو تو
منصف ہونا
اور سکا ہونا
اور صاف ہونا
تازہ و مقصود
نہایت ہے ۱۷

سبب لائق غذا و اودن اعضا کی ہوگا جتنا مزاج سرد اور تر ہے مانند دماغ کی حاجت تیسری یہ ہوگا گائٹون
اور گرم ہوگا بدن کی حرکت بہت تہی ہے تر کتنا ہوتا کہ سبب اوس حرارت کے جو حرکت سے پیدا ہوتی
خشکی اور نین نظر ہونے پائے اور معدن بلغم کا معدہ ہر حیووت حرارت معدہ میں کم ہوتی ہو اور قوت
ماضیہ سخت ضعیف ہوتی ہو تو بلغم بہت پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر کھانے کی چیزیں سرد اور تر ہوں اور وہ
سردی کا ہوا اور آدمی بھی ریاضت اور حرکت کم کرے اور کوئی اندیشہ دلیر نہ ہو اور بلغم نا طبعی چار طرح ہے
ایک قسم نہایت رقیق بغیر تیلی ہے اوسکا نام بلغم مائی ہے دوسری قسم نہایت غلیظ ہو اوسکو بلغم مخاط
کہتے ہیں تیسری قسم مانند شیشہ لگے ہوئی کے ہو اوسکو بلغم زجاجی کہتے ہیں چوتھی قسم گاڑی ہے سب سے ہو اوسکو بلغم
جھی کہتے ہیں اور جھی اس واسطے ہوتا ہے کہ گائٹون اور گرم ہوں میں دیر تک رہتا ہو اور جو لطیف ہے
اوس میں سے خراج ہو جاتا ہو اور باقی شل گچ کے رہتا ہے کہ عربی میں گچ کو جس کہتے ہیں اور مزہ ہر ایک کا ساتھ
سبب دوسرے پلٹ جاتا ہو لیکن جو بلغم کہ بہت رقیق ہو مزہ اوسکا میٹھا ہوتا ہے اور جو اندک حرارت
اوس میں عمل کرے اور اوسکو جوش دیوی تو مزہ اوسکا ترش ہو جاتا جس طرح میوہ کا پانی اور دودھ کہ حرارت
ہو اسے جوش کھاتا ہو اور کھٹا ہو جاتا ہے اور پسینہ بڑھ ہوگا اور اودن آدمیوں کا پسینہ جنکو جسم میں تری غالب
اور مزاج اوسکا ازبس گرم نہ ہو اور حیووت حرارت قوی زیادہ اوس میں عمل کرے اور کوئی خیر سوختہ اوس میں
تو اوسکو شور کر دیگی چنانچہ پانی دریاؤں کے بھی اسی سبب سے کماری ہو جاتی ہیں اور جو بلغم کہ گاڑا ہو اگر سبب
گاڑی ہو نیکا خامی ہو تو کچھ مزہ ہوگا اور نہایت سرد ہوگا اور جو سبب دیر رہنے کے گاڑا ہو اور صفرائی سوختہ
اوس میں ملے اور اوس میں دخل کرے تو مزہ اوسکا تلخ ہوگا اور جو سودا اوس میں ملے تو مزہ اوسکا ترش ہوگا اور غص
یعنی کھلا اور جو ویسی ہی خالص رہے تو مزہ ترسب شمشیر ہوگا و اشد علم باب چوتھا تیسری گفتار سے
شناخت میں احوال صفرا کے ہے صفرا کی دو قسمیں ہیں طبعی اور نا طبعی لیکن صفرائی طبعی
ایک خلط ہی تیز اور بہت گرم اور سبک زیادہ خون سے اس واسطے کہ وہ جاک ہی خون کا اور رنگ خاص اوسکا
زردی اور مزاج گرم اور خشک اور مزہ تلخ اور تولد اوسکا جگر میں ہوتا ہے اور حیووت جگر سے نکلتا ہو تو کچھ سمیر
خون میں ملکر گوشتیں گذرتا ہو واسطے دو کام کے ایک یہ کہ اگر چہ خون ایک خلط روان ہو مگر صفرا اوس سے روان ہوتا
اور جسم میں گذر گا تنگ اور گین باریک بہت ہیں اس صفرا میں سو قدری اوس میں ملتا ہو کہ خون بسبب اوسکی
تیزی کے اودن گذر گا ہوں اور رگون باریک میں گذرتا ہو اور سب اعضا میں پہنچتا ہے دوسرے کہ قدری صفرا
خون میں ملکر غذا نشش کی ہوتا ہو اور شش کو عربی میں ریا اور ہندی میں پیپٹرا کہتے ہیں اور غذا اوسکی صفرا اوس
سے کہ پیپٹرا سبک ہوتا ہے اور درمیان میں اوسکے ہوا و نین ہوتا اور اوسکے اندر کشادگی بہت ہوتی ہو

اور سبب لائق غذا و اودن اعضا کی ہوگا جتنا مزاج سرد اور تر ہے مانند دماغ کی حاجت تیسری یہ ہوگا گائٹون اور گرم ہوگا بدن کی حرکت بہت تہی ہے تر کتنا ہوتا کہ سبب اوس حرارت کے جو حرکت سے پیدا ہوتی خشکی اور نین نظر ہونے پائے اور معدن بلغم کا معدہ ہر حیووت حرارت معدہ میں کم ہوتی ہو اور قوت ماضیہ سخت ضعیف ہوتی ہو تو بلغم بہت پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر کھانے کی چیزیں سرد اور تر ہوں اور وہ سردی کا ہوا اور آدمی بھی ریاضت اور حرکت کم کرے اور کوئی اندیشہ دلیر نہ ہو اور بلغم نا طبعی چار طرح ہے ایک قسم نہایت رقیق بغیر تیلی ہے اوسکا نام بلغم مائی ہے دوسری قسم نہایت غلیظ ہو اوسکو بلغم مخاط کہتے ہیں تیسری قسم مانند شیشہ لگے ہوئی کے ہو اوسکو بلغم زجاجی کہتے ہیں چوتھی قسم گاڑی ہے سب سے ہو اوسکو بلغم جھی کہتے ہیں اور جھی اس واسطے ہوتا ہے کہ گائٹون اور گرم ہوں میں دیر تک رہتا ہو اور جو لطیف ہے اوس میں سے خراج ہو جاتا ہو اور باقی شل گچ کے رہتا ہے کہ عربی میں گچ کو جس کہتے ہیں اور مزہ ہر ایک کا ساتھ سبب دوسرے پلٹ جاتا ہو لیکن جو بلغم کہ بہت رقیق ہو مزہ اوسکا میٹھا ہوتا ہے اور جو اندک حرارت اوس میں عمل کرے اور اوسکو جوش دیوی تو مزہ اوسکا ترش ہو جاتا جس طرح میوہ کا پانی اور دودھ کہ حرارت ہو اسے جوش کھاتا ہو اور کھٹا ہو جاتا ہے اور پسینہ بڑھ ہوگا اور اودن آدمیوں کا پسینہ جنکو جسم میں تری غالب اور مزاج اوسکا ازبس گرم نہ ہو اور حیووت حرارت قوی زیادہ اوس میں عمل کرے اور کوئی خیر سوختہ اوس میں تو اوسکو شور کر دیگی چنانچہ پانی دریاؤں کے بھی اسی سبب سے کماری ہو جاتی ہیں اور جو بلغم کہ گاڑا ہو اگر سبب گاڑی ہو نیکا خامی ہو تو کچھ مزہ ہوگا اور نہایت سرد ہوگا اور جو سبب دیر رہنے کے گاڑا ہو اور صفرائی سوختہ اوس میں ملے اور اوس میں دخل کرے تو مزہ اوسکا تلخ ہوگا اور جو سودا اوس میں ملے تو مزہ اوسکا ترش ہوگا اور غص یعنی کھلا اور جو ویسی ہی خالص رہے تو مزہ ترسب شمشیر ہوگا و اشد علم باب چوتھا تیسری گفتار سے شناخت میں احوال صفرا کے ہے صفرا کی دو قسمیں ہیں طبعی اور نا طبعی لیکن صفرائی طبعی ایک خلط ہی تیز اور بہت گرم اور سبک زیادہ خون سے اس واسطے کہ وہ جاک ہی خون کا اور رنگ خاص اوسکا زردی اور مزاج گرم اور خشک اور مزہ تلخ اور تولد اوسکا جگر میں ہوتا ہے اور حیووت جگر سے نکلتا ہو تو کچھ سمیر خون میں ملکر گوشتیں گذرتا ہو واسطے دو کام کے ایک یہ کہ اگر چہ خون ایک خلط روان ہو مگر صفرا اوس سے روان ہوتا اور جسم میں گذر گا تنگ اور گین باریک بہت ہیں اس صفرا میں سو قدری اوس میں ملتا ہو کہ خون بسبب اوسکی تیزی کے اودن گذر گا ہوں اور رگون باریک میں گذرتا ہو اور سب اعضا میں پہنچتا ہے دوسرے کہ قدری صفرا خون میں ملکر غذا نشش کی ہوتا ہو اور شش کو عربی میں ریا اور ہندی میں پیپٹرا کہتے ہیں اور غذا اوسکی صفرا اوس سے کہ پیپٹرا سبک ہوتا ہے اور درمیان میں اوسکے ہوا و نین ہوتا اور اوسکے اندر کشادگی بہت ہوتی ہو

اور سبب لائق غذا و اودن اعضا کی ہوگا جتنا مزاج سرد اور تر ہے مانند دماغ کی حاجت تیسری یہ ہوگا گائٹون اور گرم ہوگا بدن کی حرکت بہت تہی ہے تر کتنا ہوتا کہ سبب اوس حرارت کے جو حرکت سے پیدا ہوتی خشکی اور نین نظر ہونے پائے اور معدن بلغم کا معدہ ہر حیووت حرارت معدہ میں کم ہوتی ہو اور قوت ماضیہ سخت ضعیف ہوتی ہو تو بلغم بہت پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر کھانے کی چیزیں سرد اور تر ہوں اور وہ سردی کا ہوا اور آدمی بھی ریاضت اور حرکت کم کرے اور کوئی اندیشہ دلیر نہ ہو اور بلغم نا طبعی چار طرح ہے ایک قسم نہایت رقیق بغیر تیلی ہے اوسکا نام بلغم مائی ہے دوسری قسم نہایت غلیظ ہو اوسکو بلغم مخاط کہتے ہیں تیسری قسم مانند شیشہ لگے ہوئی کے ہو اوسکو بلغم زجاجی کہتے ہیں چوتھی قسم گاڑی ہے سب سے ہو اوسکو بلغم جھی کہتے ہیں اور جھی اس واسطے ہوتا ہے کہ گائٹون اور گرم ہوں میں دیر تک رہتا ہو اور جو لطیف ہے اوس میں سے خراج ہو جاتا ہو اور باقی شل گچ کے رہتا ہے کہ عربی میں گچ کو جس کہتے ہیں اور مزہ ہر ایک کا ساتھ سبب دوسرے پلٹ جاتا ہو لیکن جو بلغم کہ بہت رقیق ہو مزہ اوسکا میٹھا ہوتا ہے اور جو اندک حرارت اوس میں عمل کرے اور اوسکو جوش دیوی تو مزہ اوسکا ترش ہو جاتا جس طرح میوہ کا پانی اور دودھ کہ حرارت ہو اسے جوش کھاتا ہو اور کھٹا ہو جاتا ہے اور پسینہ بڑھ ہوگا اور اودن آدمیوں کا پسینہ جنکو جسم میں تری غالب اور مزاج اوسکا ازبس گرم نہ ہو اور حیووت حرارت قوی زیادہ اوس میں عمل کرے اور کوئی خیر سوختہ اوس میں تو اوسکو شور کر دیگی چنانچہ پانی دریاؤں کے بھی اسی سبب سے کماری ہو جاتی ہیں اور جو بلغم کہ گاڑا ہو اگر سبب گاڑی ہو نیکا خامی ہو تو کچھ مزہ ہوگا اور نہایت سرد ہوگا اور جو سبب دیر رہنے کے گاڑا ہو اور صفرائی سوختہ اوس میں ملے اور اوس میں دخل کرے تو مزہ اوسکا تلخ ہوگا اور جو سودا اوس میں ملے تو مزہ اوسکا ترش ہوگا اور غص یعنی کھلا اور جو ویسی ہی خالص رہے تو مزہ ترسب شمشیر ہوگا و اشد علم باب چوتھا تیسری گفتار سے شناخت میں احوال صفرا کے ہے صفرا کی دو قسمیں ہیں طبعی اور نا طبعی لیکن صفرائی طبعی ایک خلط ہی تیز اور بہت گرم اور سبک زیادہ خون سے اس واسطے کہ وہ جاک ہی خون کا اور رنگ خاص اوسکا زردی اور مزاج گرم اور خشک اور مزہ تلخ اور تولد اوسکا جگر میں ہوتا ہے اور حیووت جگر سے نکلتا ہو تو کچھ سمیر خون میں ملکر گوشتیں گذرتا ہو واسطے دو کام کے ایک یہ کہ اگر چہ خون ایک خلط روان ہو مگر صفرا اوس سے روان ہوتا اور جسم میں گذر گا تنگ اور گین باریک بہت ہیں اس صفرا میں سو قدری اوس میں ملتا ہو کہ خون بسبب اوسکی تیزی کے اودن گذر گا ہوں اور رگون باریک میں گذرتا ہو اور سب اعضا میں پہنچتا ہے دوسرے کہ قدری صفرا خون میں ملکر غذا نشش کی ہوتا ہو اور شش کو عربی میں ریا اور ہندی میں پیپٹرا کہتے ہیں اور غذا اوسکی صفرا اوس سے کہ پیپٹرا سبک ہوتا ہے اور درمیان میں اوسکے ہوا و نین ہوتا اور اوسکے اندر کشادگی بہت ہوتی ہو

اور ہمیشہ چند بغیر حرکت کرتا رہتا ہے بہت جلد جلد اور یہ سبکی اور کشاوی اور حرکت جلد جلد اسکی اسکی سبب ہے
 کہ غذا اوکی خون صفراوی ہے مگر تفصیل اس امر کی کہ پیپٹیکون سبک اور کشاوی ہے اور کسو اسطے جلد جلد ہوتا
 رہتا ہے مقام پر اپنے مذکور ہوگی اور بقیہ صفرا کے لیے کہ ساتھ خون کے ملکر کو مین باہر پہلے ایک خزانہ ہر
 جگر سے ملا ہوا اور وہ زہرہ یعنی پتہ ہے کہ اس خزانہ میں جمع رہتا ہے واسطے دو کام کے ایک یہ کہ زہرہ ایک حصہ
 ہو کہ غذا اوکی صفرا ہونا چاہی کہ اول یہ خزانہ غذا اپنی ساتھ قدری خون کے کہ او میں ملا ہو حاصل کرتا ہے دوسرے
 یہ کہ اس واسطے پتہ میں جمع رہتا ہے کہ تمام صفرا ساتھ خون کو تمام بد میں پراگندہ ہووی کیونکہ اگر ایسا ہوتا کہ تمام صفرا
 خون کے ساتھ تمام جسم میں جاتا تو وہ اعضا جنکی غذا صفرا نہیں ہر اعتدال سے باہر ہو جاتے اور ہمیشہ آدمی کا
 موخر تلخ رہت اور ہمیشہ بدن آدمیوں کے یرقان کی علت میں مبتلا رہتا اور یرقان ایک بیماری ہے اس طرح
 کی کہ وہ راہ جو در میان جگر اور پتہ کے ہے بند ہو جاتی ہے اور وہ صفرا جو پتہ کے اندر داخل ہے خونین ملکر تمام
 بد میں پہیلی تا ہر اس سبب جلد انسان کی اور سفیدی آنکھوں کی زرد ہو جاتی ہے اور مرین اسکا لاغر ہوتا ہے
 اگر کوئی تیز اور علاج نکلیا جائے تو حسبوقت اس صفرا سے مقدار زائد دل کے پاس پہنچے گا تو آدمی مر جاتی کا
 تیسرے یہ کہ وہ صفرا جو پتہ میں جمع رہتا ہے قدری او میں سے آنتوں پر گرتا ہے اور آنتوں کو لغیم اور خلطون غلیظ سو
 دہوتا ہے اور تیزی اوکی عضلہای مفعد کو خیر دیتی ہے کہ آدمی قضای حاجت کو او ٹھتا ہے اور حسبوقت وہ
 راہ جو آنتوں اور پتہ کے بیچ میں ہے بند ہو جائے تو کرم دراز اور خور اور وہ قسم جنکو کہ وہاں کتہین آنتوں میں
 پیدا ہوں گے اور قوج ہی عارض ہوگا اس واسطے کہ اوں آنتوں پر صفرا نہیں گرتا اور اس آدمی کو جسم میں
 یہ دونوں علتیں بغیر قوج اور پیدا ہونا کرم کا ہوگا جسکا فراج سردی کی طرف مائل ہو اور صفرا اوں جسم میں کم
 پیدا ہوتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے کتنی منفعتیں خلط صفرا میں رکھی ہیں کہ آدمی کا جسم صحیح اور سالم رہے اور جانا چاہے
 کہ پیدا ہونا اس خلط کا اکثر حصہ کے وقت ہوتا ہے اور گرمی کے موسم میں خصوصاً جب آدمی جوان ہو اور
 کام اور بچ کرے اور چیرن گرم اور خشک کھائے اور یہ صفرا اسقدر ہوتا ہے کہ قدری او میں سے ساتھ خون
 رگوں میں گزر کر تپا ہے اور اندام میں پہنچتا ہے اور جو باقی رہتا ہے پتہ کے اندر جا کر جمع ہوتا ہے ہر او میں سے
 قدرے آنتوں پر او ترتا ہے پس یہ صفرا طبعی ہے اور جو اس مقدار مذکورہ سے کم یا زیادہ ہو اور بیماری
 پیدا کرے وہ صفراے نا طبعی ہے اور اس طرح جب تک گرمی اور خشکی اندازہ سے بام نہویا کوئی چیز اور او میں
 نہ ملے تب تک وہ صفرا طبعی ہوگا اور جو اندازہ سے گزر جائے اور او میں کوئی شے ملے تو نا طبعی ہوگا اور
 حال اسکا دگرگون ہو جائیگا اور جو صفرا میں کسی طرح کی رطوبت ملی اور رنگ اسکا کم زرد ہو تو حرارت ہی
 اسکی کم ہو جائیگی اور اگر صفرا خون سے تمام جدا ہوا ہو تو رنگ اسکا سرخ ہوگا بلعین نے اسکا نام حمر کہا

وہ صفرا طبعی ہے کہ اس خزانہ میں جمع رہتا ہے واسطے دو کام کے ایک یہ کہ زہرہ ایک حصہ
 ہو کہ غذا اوکی صفرا ہونا چاہی کہ اول یہ خزانہ غذا اپنی ساتھ قدری خون کے کہ او میں ملا ہو حاصل کرتا ہے دوسرے
 یہ کہ اس واسطے پتہ میں جمع رہتا ہے کہ تمام صفرا ساتھ خون کو تمام بد میں پراگندہ ہووی کیونکہ اگر ایسا ہوتا کہ تمام صفرا
 خون کے ساتھ تمام جسم میں جاتا تو وہ اعضا جنکی غذا صفرا نہیں ہر اعتدال سے باہر ہو جاتے اور ہمیشہ آدمی کا
 موخر تلخ رہت اور ہمیشہ بدن آدمیوں کے یرقان کی علت میں مبتلا رہتا اور یرقان ایک بیماری ہے اس طرح
 کی کہ وہ راہ جو در میان جگر اور پتہ کے ہے بند ہو جاتی ہے اور وہ صفرا جو پتہ کے اندر داخل ہے خونین ملکر تمام
 بد میں پہیلی تا ہر اس سبب جلد انسان کی اور سفیدی آنکھوں کی زرد ہو جاتی ہے اور مرین اسکا لاغر ہوتا ہے
 اگر کوئی تیز اور علاج نکلیا جائے تو حسبوقت اس صفرا سے مقدار زائد دل کے پاس پہنچے گا تو آدمی مر جاتی کا
 تیسرے یہ کہ وہ صفرا جو پتہ میں جمع رہتا ہے قدری او میں سے آنتوں پر گرتا ہے اور آنتوں کو لغیم اور خلطون غلیظ سو
 دہوتا ہے اور تیزی اوکی عضلہای مفعد کو خیر دیتی ہے کہ آدمی قضای حاجت کو او ٹھتا ہے اور حسبوقت وہ
 راہ جو آنتوں اور پتہ کے بیچ میں ہے بند ہو جائے تو کرم دراز اور خور اور وہ قسم جنکو کہ وہاں کتہین آنتوں میں
 پیدا ہوں گے اور قوج ہی عارض ہوگا اس واسطے کہ اوں آنتوں پر صفرا نہیں گرتا اور اس آدمی کو جسم میں
 یہ دونوں علتیں بغیر قوج اور پیدا ہونا کرم کا ہوگا جسکا فراج سردی کی طرف مائل ہو اور صفرا اوں جسم میں کم
 پیدا ہوتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے کتنی منفعتیں خلط صفرا میں رکھی ہیں کہ آدمی کا جسم صحیح اور سالم رہے اور جانا چاہے
 کہ پیدا ہونا اس خلط کا اکثر حصہ کے وقت ہوتا ہے اور گرمی کے موسم میں خصوصاً جب آدمی جوان ہو اور
 کام اور بچ کرے اور چیرن گرم اور خشک کھائے اور یہ صفرا اسقدر ہوتا ہے کہ قدری او میں سے ساتھ خون
 رگوں میں گزر کر تپا ہے اور اندام میں پہنچتا ہے اور جو باقی رہتا ہے پتہ کے اندر جا کر جمع ہوتا ہے ہر او میں سے
 قدرے آنتوں پر او ترتا ہے پس یہ صفرا طبعی ہے اور جو اس مقدار مذکورہ سے کم یا زیادہ ہو اور بیماری
 پیدا کرے وہ صفراے نا طبعی ہے اور اس طرح جب تک گرمی اور خشکی اندازہ سے بام نہویا کوئی چیز اور او میں
 نہ ملے تب تک وہ صفرا طبعی ہوگا اور جو اندازہ سے گزر جائے اور او میں کوئی شے ملے تو نا طبعی ہوگا اور
 حال اسکا دگرگون ہو جائیگا اور جو صفرا میں کسی طرح کی رطوبت ملی اور رنگ اسکا کم زرد ہو تو حرارت ہی
 اسکی کم ہو جائیگی اور اگر صفرا خون سے تمام جدا ہوا ہو تو رنگ اسکا سرخ ہوگا بلعین نے اسکا نام حمر کہا

وہ صفرا طبعی ہے کہ اس خزانہ میں جمع رہتا ہے واسطے دو کام کے ایک یہ کہ زہرہ ایک حصہ
 ہو کہ غذا اوکی صفرا ہونا چاہی کہ اول یہ خزانہ غذا اپنی ساتھ قدری خون کے کہ او میں ملا ہو حاصل کرتا ہے دوسرے
 یہ کہ اس واسطے پتہ میں جمع رہتا ہے کہ تمام صفرا ساتھ خون کو تمام بد میں پراگندہ ہووی کیونکہ اگر ایسا ہوتا کہ تمام صفرا
 خون کے ساتھ تمام جسم میں جاتا تو وہ اعضا جنکی غذا صفرا نہیں ہر اعتدال سے باہر ہو جاتے اور ہمیشہ آدمی کا
 موخر تلخ رہت اور ہمیشہ بدن آدمیوں کے یرقان کی علت میں مبتلا رہتا اور یرقان ایک بیماری ہے اس طرح
 کی کہ وہ راہ جو در میان جگر اور پتہ کے ہے بند ہو جاتی ہے اور وہ صفرا جو پتہ کے اندر داخل ہے خونین ملکر تمام
 بد میں پہیلی تا ہر اس سبب جلد انسان کی اور سفیدی آنکھوں کی زرد ہو جاتی ہے اور مرین اسکا لاغر ہوتا ہے
 اگر کوئی تیز اور علاج نکلیا جائے تو حسبوقت اس صفرا سے مقدار زائد دل کے پاس پہنچے گا تو آدمی مر جاتی کا
 تیسرے یہ کہ وہ صفرا جو پتہ میں جمع رہتا ہے قدری او میں سے آنتوں پر گرتا ہے اور آنتوں کو لغیم اور خلطون غلیظ سو
 دہوتا ہے اور تیزی اوکی عضلہای مفعد کو خیر دیتی ہے کہ آدمی قضای حاجت کو او ٹھتا ہے اور حسبوقت وہ
 راہ جو آنتوں اور پتہ کے بیچ میں ہے بند ہو جائے تو کرم دراز اور خور اور وہ قسم جنکو کہ وہاں کتہین آنتوں میں
 پیدا ہوں گے اور قوج ہی عارض ہوگا اس واسطے کہ اوں آنتوں پر صفرا نہیں گرتا اور اس آدمی کو جسم میں
 یہ دونوں علتیں بغیر قوج اور پیدا ہونا کرم کا ہوگا جسکا فراج سردی کی طرف مائل ہو اور صفرا اوں جسم میں کم
 پیدا ہوتا ہو اور اللہ تعالیٰ نے کتنی منفعتیں خلط صفرا میں رکھی ہیں کہ آدمی کا جسم صحیح اور سالم رہے اور جانا چاہے
 کہ پیدا ہونا اس خلط کا اکثر حصہ کے وقت ہوتا ہے اور گرمی کے موسم میں خصوصاً جب آدمی جوان ہو اور
 کام اور بچ کرے اور چیرن گرم اور خشک کھائے اور یہ صفرا اسقدر ہوتا ہے کہ قدری او میں سے ساتھ خون
 رگوں میں گزر کر تپا ہے اور اندام میں پہنچتا ہے اور جو باقی رہتا ہے پتہ کے اندر جا کر جمع ہوتا ہے ہر او میں سے
 قدرے آنتوں پر او ترتا ہے پس یہ صفرا طبعی ہے اور جو اس مقدار مذکورہ سے کم یا زیادہ ہو اور بیماری
 پیدا کرے وہ صفراے نا طبعی ہے اور اس طرح جب تک گرمی اور خشکی اندازہ سے بام نہویا کوئی چیز اور او میں
 نہ ملے تب تک وہ صفرا طبعی ہوگا اور جو اندازہ سے گزر جائے اور او میں کوئی شے ملے تو نا طبعی ہوگا اور
 حال اسکا دگرگون ہو جائیگا اور جو صفرا میں کسی طرح کی رطوبت ملی اور رنگ اسکا کم زرد ہو تو حرارت ہی
 اسکی کم ہو جائیگی اور اگر صفرا خون سے تمام جدا ہوا ہو تو رنگ اسکا سرخ ہوگا بلعین نے اسکا نام حمر کہا

اور یہ صفرا نا طبعی نہیں ہے مگر اس قدر گرم ہی نہیں ہے جس قدر صفرا کی خالص ہے اور اگر بلغم او سمین ملے اور قوام ہی گاڑا ہو تو حرارت او سکی کم ہو جائیگی اور قوام او سکا مانند اندھے کی زردی کے ہوگا طبیب او سکو محی کتہین اور ایک قسم صفرا کی ہے کہ معدہ گرم میں پیدا ہوتی ہے اور رنگ سبز رکھتی ہے مانند گدنا طبعیوں نے او سکا نام کرائی رکھا ہے کیونکہ گدنا کو عربی میں کرات کہتے ہیں اور صفرا کے کرائی تپ نہیں پیدا کرتا اس سبب کہ طبیعت او سکو معدہ سے جلد دفع کرتی ہے یا فتنے کے وسیلہ یا دستون کی راہ او نہیں چھوڑتی کہ بہت دیر تک اتنی معدہ میں کہ عفونت پیدا کرے اور کسی ایسا ہوتا ہے کہ یہ کرائی ساتھ او کسی قسم صفرا کے جلجلی اور رنگ او طبیعت شگاک کی ہو او سکو طبیب نگاری کہتے ہیں اور بدترین مضمون صفرا کی یہ قسم ہے اور مثل طبیعت زہر کے ہو اور قتل کر دیا لا ہوتا ہے اور اگر کوئی قسم صفرا کی جلے اور گاڑی ہو جائے اور سیاہ رنگ ہو تو او سکو سودا سے صفرا وی کہتے ہیں اور رنگ او سکا سیاہ ہوتا ہے اور روشن اور تیز اور ترش اور لمبی گرد او سکے نہیں پھرتی ہے اور زمین کو جوش دیتا ہے اور ایسا صفرا جس جگہ کہ گذر کرتا ہے جلا دیتا ہے اور خراش پیدا کرتا ہے مگر باوجود اسکے صفراے زنگاری اس سے بھی تیز زیادہ ہوتا ہے اور حال ان مضمون کا اور حال زنگاری کا گمانہ حال او س لکڑی کے ہو کہ جلائی جائے اور جلکر کوئلہ ہو جائے او سوقت کہ جب کچی رہے اور قدری تری و تیز باقی رہی ہو او سوقت کہ سب جلجائے اور کچھ تری او سمین نہ رہے تو را کہ سفید ہو جائیگی ایسا ہی نہایت سوختگی سے رنگ صفرا کا بزرگ زنگار کے ہو جاتا ہے واسطہ علم باب پانچواں پیشمری گفتار سے شناخت میں احوال سودا کے ہو جاننا چاہی کہ سودا دو طرح پر ہے طبعی اور نا طبعی لیکن سودا کے طبعی گاد خون کی ہو اور اسی سبب سے قوام او سکا گاڑا اور گران زیادہ قوام خون سے ہے اور طبیعت او سکی مثل طبیعت زمین کے ہو سرد اور خشک اور رنگ سیاہ ہی اور مرہ او سکا ملا ہوا ہے کہٹائی اور مٹھائی سے اور جگر کے اندر پیدا ہوتا ہے بہر جب جگر سے باہر نکلتا ہے قدرے او سمین سے ساتھ خون کے رگوں میں جاتا ہے واسطہ دو کام کے ایک یہ کہ بعض اعضا ایسے ہیں کہ اعتدال او کا او س صورتیں قائم رہتا ہو جب کہ غذا وکی ایسا خون جو سمین حصہ تمام سودا سے او سمین ملا ہوا ہو اور وہ ہڈی ہے دوسرے یہ کہ خون بسبب سودا کے قوی ہو جاتا ہے کہ جب اعضا میں پہنچے اور غذا ہو و تو اعضا برقرار ہیں چنانچہ پیشمرے باب میں گفتار اول سے مذکور ہو چکا ہے کہ ہستی زمین کی جسم کے اندر اس واسطے ہو کہ جسم مضبوط رہے اور جس بنیاد پر کہ قائم ہے رہے اور سودا طبیعت زمین کی رکھتا ہے اور شفقت او سکی یہ ہے کہ خون ساتھ او سکے قوی ہو وی تاکہ او س خون سے ایسی غذا ہو چو بنیاد بدن کو قائم رکھے اور او س سودا سے حصہ دیگر کہ ساتھ خون کے رگوں میں نہ پہنچا ہے جس طرح صفرا کا خزانہ ہو کہ او سمین جمع رہتا ہے

قسم صفرا ایک
قسم صفرا دو قسم ہے اور زنگار
او سکا گرم اور خشک ہے اور زنگار
لچک لکڑی کے سبب اسالی میں طبعی
کدورت نقد میں کدورت اور زنگار
قوس ہوتی ہے اور تپ نہیں ہوتی
بہر حال سودا کے اور کدورت میں ہوتی
سودا ہوتی ہے اور صفرا اور زنگار
اور زنگار پیدا کرتا ہے کہ سرد اور ترش
نہایت تپ نہیں اور خاندہ صفرا کا یہ
ہوتا ہے کہ خون کا طبع کرے تو او س
خون کا رنگ میں گذر کرے
اور زنگار و سبب بلغم او سودا کے
اور زنگار و سبب صفرا کے طبع
طبیعت جگر کہین بلغم او سودا کے
زادہ ہوا و سبب بلغم او صفرا
طبعی ہوتا ہے کہ جسم قوی ہو
کو استداد کے کہ کدورت و خاندہ
راہ او سمین نقد کرے اور خاندہ
صفرا کا یہ سبب کہ صفرا و زنگار
صفرا کا مرہ و سبب بلغم او صفرا
اس سبب کہ صفرا و زنگار
فلا عضو لطیف کی ہی جاکر کہ لطیف
ہر اور صفرا ہی لطیف
ہے نہایت

اور یہ جڑیں دونوں آپس میں ملی ہوئی ہیں اس طرح کہ دونوں میں سے راستہ ہی ایک دوسرے کے گملا ہوا تاکہ جو کچھ
جانب مقعر سے جگر میں جاتا ہو اور رگوں میں گزر کر جاتا ہو اور ساتھ اس رگ کو جو جانب محدب سے آئی ہے
باہر آتا ہے پس وہ رگ جو جانب مقعر سے آئی ہے اسکو باب کتہی ہیں اور جگر کے باہر بھی ان رگوں میں سے
اور رگ میں پہنچی ہیں اور ان کا نام زبان یونانی میں ماسار تھا ہے اور بعضی ان رگوں میں سے قمر سے ملتی ہیں
میں اور بعضی رگیں آنتوں اور پر کی جانب ملی ہوئی ہیں اور جگر ساتھ ان رگوں کے جو کچھ لطیف زیادہ ہے
کیلوں سے طرف اپنی کیسختا ہے اور پکاتا ہے اور کیلوں سے جو وقت جگر میں آتا ہے تو ان رگوں میں سے
جگر کی جڑوں کے رگ سے یہ رگ آگندہ ہوتا ہے اس واسطے کہ وہ کیلوں سے بالکل ساتھ ہی جگر کے پس طے پہر جرات
جگر کی تمامی کیلوں میں اثر کرتی ہے اور اس حرارت سے پختگی اور ہضم بخوبی ہوتا ہے اس ہضم کا نام کیوس ہے
اور ہضم دوم بھی کتہی ہیں پر جگر وہاں بھی خوب پختہ ہو گیا تو اس دوسری رگ سے جو جانب محدب آئی ہے
سروں جگر سے کہ اسکو عربی میں اور وہ کتہی ہیں اور ایک کو وریڈ کتہی ہیں سب جسموں میں ان رگوں سے
گزر کرتا ہے اور تمامی اعضا میں پہنچتا ہے اور سب کو غذا دیتا ہے اور یہ کیوس جگر کے اندر تین حصہ ہوتا ہے
ایک حصہ بعضی جہاں میں وہ صفرا ہی اور بعضی کا دھن وہ سودا ہے اور بعضی خلط صاف ہے وہ خون ہے اور
جو وقت کہ جگر گرم بہت ہو تو جہاں او میں زیادہ ہونگے اور جو بہت گرم اور بھی ہو وہ صفرا سوختہ ہے
اور جو نہایت سوختہ ہو جاتے وہ سودا ہی اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ جگر ان میں گرم نہیں ہوتا اور کبھی
پلکی میں کہ اسکو ہضم دوم کتہی ہیں کچھ قصور ہوتا ہے اور کوئی شے او میں خام رہ جاتی ہے اسکو ہضم کتہی ہیں
پس اس بیان سے واضح ہوا کہ جو وقت فراج جگر کا متدل ہو تو اس وقت خون صاف ہوگا اور صفرا
اور سودا جو او میں پیدا ہوگا طبعی ہوگا اور جو فراج جگر کا مائل بگرمی ہو تو صفرا زیادہ پیدا کریگا اور جو وقت سخت
گرم ہو تو صفرا سوختہ پیدا کریگا کہ اسکو سودا کتہی ہیں اور جو وقت کہ فراج جگر کا سرد ہو تو اس وقت بلغم پیدا
کریگا اور جب کہ فراج او کا نہایت سرد ہو بلغم سرد پیدا کریگا اور اسکو بھی سودا کتہی ہیں اور فراج سرد اور
خشک سے بسبب تمام نہ ہضم ہونے طعام کے رطوبت غیر طبعی پیدا ہوگی جس طرح بوڑھوں کے بدین بسبب
سردی اور خشکی اور تمام نہ ہضم ہونے طعام کے ہو اور تولد بلغم کا اکثر متعدد میں ہوتا ہے اور اوپر کی آنتوں میں
اور جگر میں نادر ہوتا ہے اور صفرا اور سودا اکثر جگر میں پیدا ہوتا ہے اور معدہ میں شاذ نادر ہوتا ہے اور رگوں میں
بھی نادر پیدا ہوتا ہے اور نیز معلوم کرنا چاہیے کہ طعام کا معدہ سے جگر میں جانا اور رگوں باریک میں جو اندر
جگر کے ہیں گزرنا ممکن نہیں ہے جب تک کیلوں سے ہونا ممکن نہیں ہے جب تک پانی
نہ پیا جائے یا کوئی خیر تر جو پیا ہے پانی ہونے پی جاوے پس اس واسطے اللہ تعالیٰ نے پیاس کو مقرر کیا تاکہ

[illegible]

اور اس کا مقصد یہ ہے کہ غریبین کو ان کی ننگی پیٹ سے بچا دے اور ان کو طبیب اکبر

پانچ درزین ہوتی ہیں تین اون تمام میں سے درز ہائے راستین ہیں اور دو اوسمیں سے اور درزین ہیں
 شکل درزون کی اس طرح ہے کہ ایک درز سامنے ہر کے ہوا سچک کہ کنارہ ٹوپی کا جیسپر جتنا ہو اوسکو درز گیلی
 کہتی ہیں اور وہ اس شکل پر ہے اور ایک درز اور ہے پیچے سر کے مشابہ حرف دال عربی کے اور
 حرف لام یونانی کے اس طرح ۵ طبعیوں نے اسکا نام درز لامی رکھا ہے اور ایک درز اور ہے در میان
 درز اگیلی کے در میان سر سے نکلی ہوتی ہے گوشہ درز لامی تک اوسکا نام سہمی ہے اور سعو بھی کہتی
 ہیں اس طریق پر شکل اوسکی ہے  اگیلی اور ہر ایک ہڈی سر کی ہڈیوں سے حدین ہیں
 اور یہ دونوں ہڈیاں کہ ایک حد اوسکی درز اگیلی کے سامنے کی طرف سے ہے اور درز لامی کے پیچے کی طرف سے
 اور درز سہمی کے اوپر کی طرف سے جتنی اوپر سے نیچے اوتری ہے باریک زیادہ ہو اور مثل پوست کے
 معلوم ہوتی ہے اور پوست کو عربی میں قشر کہتے ہیں اور جو اس حد پر پہنچے اوس ہڈی پر جو نیچے اوسکتے
 پیوستہ ہو اور مانند ایک درز کے ظاہر ہوتی ہے کہ اوسکو درز قشری کہتے ہیں اور یہ درز نیچے کان گذرتی ہو
 اور سب درزین اس شکل کی ہیں  اور اوسکی سینا رحمتہ اللہ علیہ کتاب ہے کہ
 اس درز کو قشری اس سبب سے کہتے ہیں کہ یہ درز ہڈیوں کے نیچے سے گئی ہے اور شکل ان دونوں ہڈیوں کی
 ٹکڑوں کی کہ مذکور ہوئیں چار طرف سے نزدیک زیادہ ہیں اور چار ہڈیاں اور بھی ہیں مانند چار دیواری کا ایک
 استخوان پیشانی ہے اور شکل اوسکی نیم دائرہ ہے اور حد اوسکی درز اگیلی کے اوپر کی طرف سے ہے اور اوس
 درز کے نیچے کی طرف سے ہے جو مقام ابرو پر گذری ہوتی ہے اور دونوں کنارہ اگیلی سے ملی ہوتی ہے
 اور داتین اور باتین دو ٹکڑے اور ہیں کہ سورخ کان کا اوسمیں ہے اور یہ دونوں ٹکڑے سخت زیادہ او
 ٹکڑوں سے ہیں اس سبب ان دونوں کو عظامان الجریان کہتے ہیں اور ہر ایک کی درز قشری کے اوپر کی طرف سے
 ہو اور اوس درز کے نیچے سے ہو جو کنارہ درز لامی سے آتی ہے اور ساتھ کنارہ درز اگیلی کے ملتی ہے اور
 شکل ان دو ٹکڑوں کی جیسے اندر سورخ کان کا ہے ساتھ مثلث کی نزدیک زیادہ ہو اور پارہ چارم سر کے
 پیچے کی طرف سے ہو حد اوسکی درز لامی کے اوپر کی طرف سے ہے اور اوس درز کے نیچے کی طرف سے ہے جو کنارہ درز
 لامی سے آتی ہے اور ساتھ اوسکی کنارہ دیگر درز کا ملا ہوا ہے اور یہ ایک درز ہو کہ حد اوسکی حد استخوان
 وتدی سے ظاہر ہوتی ہو اور استخوان وتدی ایک ہڈی ہے کہ قاعدہ دماغ ہو اور تمام سر کی ہڈیاں اوپر
 رکھی ہیں اور اوس سے ملی ہوتی ہیں اس مقام سے معلوم کرنا چاہیو کہ سر ہڈیوں کو خاص چہ پارہ ہیں اور
 وتدی ہڈی جو ساتویں ہے وہ حال سر ہے اور حقتالی نے آدمی کے سر کو چندین پارہ سے اوسوٹے
 پیدا کیا ہے کہ اگر کوئی آفت پڑی تو سب ہڈیوں پر صدہتہ پہنچے چنانچہ احوال اور ہڈیوں کے سے معلوم کیا گیا

سب درزین ایک ہیں
 درز جتنی ایک اور دو ہیں
 اور وہ ساتویں ہڈی اور دونوں
 استخوان باقی کے سر کے ہوا سچک
 اوسا سکا اگیلی کے سر کے ہوا سچک
 اور یہ دونوں ہڈیاں کہ ایک حد اوسکی
 اور درز سہمی کے اوپر کی طرف سے
 معلوم ہوتی ہے اور پوست کو عربی میں
 قشر کہتے ہیں اور جو اس حد پر پہنچے
 اوس ہڈی پر جو نیچے اوسکتے پیوستہ
 ہو اور مانند ایک درز کے ظاہر ہوتی
 ہے کہ اوسکو درز قشری کہتے ہیں اور
 یہ درز نیچے کان گذرتی ہو اور سب
 درزین اس شکل کی ہیں اور اوسکی
 سینا رحمتہ اللہ علیہ کتاب ہے کہ
 اس درز کو قشری اس سبب سے کہتے
 ہیں کہ یہ درز ہڈیوں کے نیچے سے
 گئی ہے اور شکل ان دونوں ہڈیوں
 کی ٹکڑوں کی کہ مذکور ہوئیں چار
 طرف سے نزدیک زیادہ ہیں اور چار
 ہڈیاں اور بھی ہیں مانند چار دیواری
 کا ایک استخوان پیشانی ہے اور شکل
 اوسکی نیم دائرہ ہے اور حد اوسکی
 درز اگیلی کے اوپر کی طرف سے ہے اور
 اوس درز کے نیچے کی طرف سے ہے جو
 مقام ابرو پر گذری ہوتی ہے اور
 دونوں کنارہ اگیلی سے ملی ہوتی
 ہے اور داتین اور باتین دو ٹکڑے
 اور ہیں کہ سورخ کان کا اوسمیں
 ہے اور یہ دونوں ٹکڑے سخت زیادہ
 او ٹکڑوں سے ہیں اس سبب ان
 دونوں کو عظامان الجریان کہتے ہیں
 اور ہر ایک کی درز قشری کے اوپر کی
 طرف سے ہو اور اوس درز کے نیچے
 سے ہو جو کنارہ درز لامی سے آتی
 ہے اور ساتھ کنارہ درز اگیلی کے
 ملتی ہے اور شکل ان دو ٹکڑوں کی
 جیسے اندر سورخ کان کا ہے ساتھ
 مثلث کی نزدیک زیادہ ہو اور پارہ
 چارم سر کے پیچے کی طرف سے ہو
 حد اوسکی درز لامی کے اوپر کی
 طرف سے ہے اور اوس درز کے نیچے
 کی طرف سے ہے جو کنارہ درز لامی
 سے آتی ہے اور ساتھ اوسکی کنارہ
 دیگر درز کا ملا ہوا ہے اور یہ ایک
 درز ہو کہ حد اوسکی حد استخوان
 وتدی سے ظاہر ہوتی ہو اور
 استخوان وتدی ایک ہڈی ہے کہ
 قاعدہ دماغ ہو اور تمام سر کی
 ہڈیاں اوپر رکھی ہیں اور اوس
 سے ملی ہوتی ہیں اس مقام سے
 معلوم کرنا چاہیو کہ سر ہڈیوں
 کو خاص چہ پارہ ہیں اور وتدی
 ہڈی جو ساتویں ہے وہ حال سر
 ہے اور حقتالی نے آدمی کے سر کو
 چندین پارہ سے اوسوٹے پیدا کیا
 ہے کہ اگر کوئی آفت پڑی تو سب
 ہڈیوں پر صدہتہ پہنچے چنانچہ
 احوال اور ہڈیوں کے سے معلوم
 کیا گیا

جیسے
 ہڈیاں
 ہیں تہ
 پر ہڈی
 و سکو
 کہ ہڈیوں
 سے
 ہڈیاں
 اس کے
 کے اوپر
 کرنی
 معلوم
 اور نیچے
 حرکت کر
 تہ اور
 سخت
 تہ میں
 آفتوں
 طوں کی
 شکل
 تہ اور
 دریا میں
 کے
 بوقت
 شکل کی

دوسری یہ کہ بخاران درزون سے راہ باہر نکلی کی پاویں اور دماغ میں نہیں تیسرے یہ کہ غشاء دماغ سے
اکثر اجزا ان درزون میں سے باہر نکلیں اور ان غشاء وں سے ملین جو کاشہ سر کے اوپر ہیں تاکہ اندر درونی غشاء
لٹکائے رکھیں اور دماغ سے علیحدہ اوٹھائے رہیں کہ بوجہ اسکا دماغ پر نہ پڑے چارم تاکہ عصبہا یعنی بغیر
پٹھو ریشہ داران درزون میں سے باہر نکلیں اور پوست سر میں پراگندہ ہو جائیں اور استخوان وندی کہ قاعدہ
دماغ کا اوپر ہے سب ٹکڑوں سے سخت زیادہ ہو واسطے چند منفعت کے ایک یہ کہ بنیاد اور بارکش چاہے
کہ مضبوط زیادہ ہو دوسرے یہ کہ وہ راستہ جو کام سے دہن کی طرف آتا ہے اسی ہڈی میں سے ہے اور فضول جو
دماغ سے اترتی ہیں اسی راستہ سے آتی ہیں حکمت الہی سے واجب ہوا کہ وہ مقام سخت زیادہ ہو کہ یہ فضول
اوسکو تباہ نہ کرے تیسرے یہ کہ اگر آدمی کو سامنے کی طرف سے کوئی آفت اور کوئی آسیب پہونچے تو آنکھ ویدیاں
اوسکی سے کہ اوس آفت کو دیکھو اور اوس سے پرہیز کرے اور پیچھے کی طرف سے کوئی دیدہ بان نہیں ہو پس
از روی حکمت کے واجب ہوا کہ یہ ہڈی سخت زیادہ ہو کہ کسی آسیب سے شکستہ نہ ہو اور صدغ یعنی کپٹیوں کے
مقام پر دو ٹکڑے سخت ہڈیوں کے ہیں تاکہ ان پٹھوں کو جو دماغ سے آتی ہیں اور عضلہ صدغ سے ملے
ہیں پوشیدہ رکھیں اور وہ ٹکڑے اویس ہیں ایک سر او نکا پیشانی کی ہڈیوں سے ملا ہوا ہے اور دوسرا
سر ونبال ابرو تک پہونچا ہے اور ان دونوں ٹکڑوں کو زوج کہتے ہیں اور فارسی میں جفت اور بعد ان ٹکڑوں کو
گیارہ ہیں بائیں تیسرا پہلے خرو سے اور گفسار چوتھی سے بیانیہ اور پراورینچے کے
فک یعنی گلہ کے ہٹے فک کو فارسی میں زفر کہتے ہیں اور ہندی میں گلہ اور پر کے گلہ کی ہڈیوں میں
درزین ہیں مشترک اور درزین ہیں خاص اور دونوں کے بیان سے حد اوسکی ظاہر ہوگی اور شرح اوسکی
معلوم ہوگی لیکن حد اوسکی اوپر کی طرف کی درز سے ہی کہ مشترک ہے ساتھ استخوان پیشانی کے کہ کنارہ درز
اکلیلی سے آتی ہے اور مقام ابرو پر گذرتی ہے اور دوسرے کنارہ سے ملتی ہے اور پچھے کی طرف سے جگہ
رودہ دندان کی ہے اور داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے ایک درز ہے کہ وہ بنا گوش یعنی کپٹیوں کی ہے
اور یہ درز مشترک ہے ساتھ استخوان وندی کے دانتوں کے پیچھے سے کہ اوٹکو دندان آسٹیا کہتے ہیں لیکن درزین
خاص اوسکی یہ ہیں کہ ایک درز اوسمین سے درمیان دونوں ابروؤں کے آتی ہے اور آگے کے دونوں
دانتوں اور اندرون دہن سے گذری ہے اور کام کو دو نیم کئے ہوئے ہے اور دو درزین اور ہیں کہ دونوں
ابروؤں کے بیچ میں سے آتی ہیں ایک داہنی طرف سے ایک بائیں طرف سے اور دانتوں کے درمیان تک پہونچتی ہیں
کہ اوٹکو پیش دندان کہتے ہیں اور وہ دانت کہ اوٹکو ربا عیات کہتے ہیں پیش دندان کو جدا کی ہوتی ہیں اور ربا عیات
چار دانت ہیں کہ پچھو آگے کے دانتوں کے ہیں اور دونوں طرف سے دو دانت ہیں ایک نیچے اور دوسرا اوپر

فک کہ اوٹکو پیشانی
کی ہڈیوں اور
پٹھو ریشہ داران
درزون میں سے
باہر نکلیں اور
ان غشاء وں سے
ملین جو کاشہ سر
کے اوپر ہیں تاکہ
اندر درونی غشاء
لٹکائے رکھیں اور
دماغ سے علیحدہ
اوٹھائے رہیں کہ
بوجہ اسکا دماغ
پر نہ پڑے چارم
تاکہ عصبہا یعنی
بغیر پٹھو ریشہ
داران درزون میں
سے باہر نکلیں اور
پوست سر میں
پراگندہ ہو جائیں
اور استخوان وندی
کہ قاعدہ دماغ
کا اوپر ہے سب
ٹکڑوں سے سخت
زیادہ ہو واسطے
چند منفعت کے
ایک یہ کہ بنیاد
اور بارکش چاہے
کہ مضبوط زیادہ
ہو دوسرے یہ کہ
وہ راستہ جو کام
سے دہن کی طرف
آتا ہے اسی ہڈی
میں سے ہے اور
فضول جو دماغ
سے اترتی ہیں اسی
راستہ سے آتی ہیں
حکمت الہی سے
واجب ہوا کہ وہ
مقام سخت زیادہ
ہو کہ یہ فضول
اوسکو تباہ نہ
کرے تیسرے یہ کہ
اگر آدمی کو سامنے
کی طرف سے کوئی
آفت اور کوئی
آسیب پہونچے تو
آنکھ ویدیاں
اوسکی سے کہ اوس
آفت کو دیکھو اور
اوس سے پرہیز کرے
اور پیچھے کی طرف
سے کوئی دیدہ بان
نہیں ہو پس از
روی حکمت کے
واجب ہوا کہ یہ
ہڈی سخت زیادہ
ہو کہ کسی آسیب
سے شکستہ نہ ہو
اور صدغ یعنی
کپٹیوں کے مقام
پر دو ٹکڑے
سخت ہڈیوں کے
ہیں تاکہ ان
پٹھوں کو جو
دماغ سے آتی
ہیں اور عضلہ
صدغ سے ملے
ہیں پوشیدہ
رکھیں اور وہ
ٹکڑے اویس ہیں
ایک سر او نکا
پیشانی کی
ہڈیوں سے ملا
ہوا ہے اور
دوسرا سر ونبال
ابرو تک
پہونچا ہے اور
ان دونوں
ٹکڑوں کو زوج
کہتے ہیں اور
فارسی میں جفت
اور بعد ان
ٹکڑوں کو گیارہ
ہیں بائیں
تیسرا پہلے
خرو سے اور
گفسار چوتھی
سے بیانیہ اور
پراورینچے کے
فک یعنی گلہ
کے ہٹے فک کو
فارسی میں زفر
کہتے ہیں اور
ہندی میں گلہ
اور پر کے گلہ
کی ہڈیوں میں
درزین ہیں
مشترک اور
درزین ہیں
خاص اور
دونوں کے
بیان سے حد
اوسکی ظاہر
ہوگی اور
شرح اوسکی
معلوم ہوگی
لیکن حد اوسکی
اوپر کی طرف
کی درز سے
ہی کہ مشترک
ہے ساتھ
استخوان
پیشانی کے
کہ کنارہ
درز اکلیلی
سے آتی ہے
اور مقام
ابرو پر
گذرتی ہے
اور دوسرے
کنارہ سے
ملتی ہے
اور پچھے
کی طرف
سے جگہ
رودہ
دندان کی
ہے اور
داہنی
طرف سے
اور بائیں
طرف سے
ایک درز
ہے کہ وہ
بنا گوش
یعنی کپٹیوں
کی ہے اور
یہ درز
مشترک ہے
ساتھ
استخوان
وندی کے
دانتوں کے
پیچھے سے
کہ اوٹکو
دندان
آسٹیا کہتے
ہیں لیکن
درزین
خاص اوسکی
یہ ہیں کہ
ایک درز
اوسمین سے
درمیان
دونوں
ابروؤں کے
آتی ہے اور
آگے کے
دونوں
دانتوں اور
اندرون
دہن سے
گذری ہے
اور کام کو
دو نیم
کئے ہوئے
ہے اور
دو درزین
اور ہیں
کہ دونوں
ابروؤں کے
بیچ میں
سے آتی
ہیں ایک
داہنی
طرف سے
ایک بائیں
طرف سے
اور
دانتوں کے
درمیان
تک پہونچتی
ہیں کہ
اوٹکو
پیش
دندان کہتے
ہیں اور
وہ دانت
کہ اوٹکو
ربا عیات کہتے
ہیں پیش
دندان کو
جدا کی ہوتی
ہیں اور
ربا عیات
چار دانت
ہیں کہ
پچھو آگے
کے دانتوں
کے ہیں
اور
دونوں
طرف سے
دو دانت
ہیں ایک
نیچے اور
دوسرا
اوپر

اس در
ثلث کا
اور دانہ
ظاہر ہوتا
اور دو
ہڈیوں
دندان کا
ہڈیوں
اوسکی در
اور در
گرد خانہ
اند کے
بھی گئی
معلوم کہ
اور دو
دو ٹکڑے
چوٹی ج
ناک کی
رودہ و
پہلے ج
ہیں سو
اور بعد
اور سر
اور ہیں
تو نما

اس درز سے جو مذکور ہو چکی دو ندیان ظاہر ہوتی ہیں دونوں شکل مثلث ہیں اور قاعدہ اون دونوں
 مثلث کا رودہ دندان ہو لیکن پہلا اس سے کہ دانتوں کے رودہ پر پہونچو ایک چوڑی درز انہیں سے آگے آتی ہے
 اور دانتوں کے رودہ کو نیچے سے نزدیک موضع شورخ ناک کو ایک درز ہو کہ قاعدہ مثلثوں کا اس درز سے
 ظاہر ہوتا ہو اور تینوں درزوں سے اس چوڑے درز کو کاٹتی ہو اور اوپر گزرتی ہے دانتوں کے رودہ تک
 اور دونوں قاعدوں اور دونوں مثلثوں اور باقی تینوں درزوں اور رودہ دندان سے دو ٹکڑے
 ہڈیوں کے ظاہر ہوتے ہیں اور ہر ایک ٹکڑے درمیان کی درز کے نزدیک درزاویہ ہیں قائمہ نزدیک نیش
 دندان کو زاویہ حادہ ہی اور نزدیک شورخ ناک کو زاویہ متفرج ہے اور شکل دونوں مثلثوں کی اور ان دونوں
 ہڈیوں کے ٹکڑوں کی اور ان دونوں درزوں کی کہ مذکور ہوئے ہیں یہ ہی  اور خاص
 اوسکی درز و نمین سے ایک اور درز ہو کہ گپٹی یعنی صلیب کی طرح ہو اور اس مقام سے کہ درز مشترک ہو درمیان کے
 اور درمیان ہڈی و مٹی کے آتی ہو اور نیچے کا ٹکڑا خانہ چشم سے تین شاخ ہوا ہے ایک اوسمیں سے شاخ
 گر خانہ چشم کے آتی ہے اور ساتھ اس درز کے ملی ہے کہ حد تک کی ہے اور کی طرف سے اور شاخ دوسری
 اند کے خانہ چشم میں داخل ہے اور اوپر ہی ہوتی ہو اور نیز اس درز سے جا ملی ہے اور شاخ تیسری چشم خانہ میں
 بھی گتی ہے اور نیچے اوس سے گزر کر اوپر پہونچتی ہے اور اس درز سے مل گتی ہے پس ان درزوں سے
 معلوم کریں کہ عدد اوپر کی گٹھ کی ہڈیوں کے چودہ ہیں اس تفصیل سے کہ اندر ہر ایک آنکھ کے تین ٹکڑے ہیں
 اور دو ندیان دونوں حصاروں کی ہیں کہ رودہ دندان آسیا کا اوپر ہے اور یہ دو ٹکڑے بزرگ ہیں اور
 دو ٹکڑے وہ ہیں کہ چہر ناک کٹی ہوئی ہے اور اندر ہر ایک کے ایک گزر ہے ناک سے طرف دہن کے اور یہ دونوں
 چوٹی چوٹی ہیں اور دو ٹکڑے وہ ہیں کہ دندان پیشین اور رباعیات اوپر جمی ہوئی ہیں اور دو ٹکڑے
 ناک کی جڑ کے ہیں اور نیچے کی گٹھ کی ہڈیوں کے عدد دو ہیں اور یہ دونوں ٹکڑے پیوند گاہ زرخندان کے ہیں اور
 رودہ دندان زیرین انھیں کے اوپر ہے پس عدد ہر دو ٹکڑے یعنی دونوں گٹھوں کے سولہ ہیں باوجود ہوتا
 پہلے خبر و اور چوتھی گفتار سے اوپر اور نیچے کے دانتوں کی تشریح میں ہو دانت پیشین
 ہیں سولہ اور اوپر سولہ نیچے پنجاہ ان کے چار دندان پیشین ہیں دو اوپر اور دو نیچے اوٹکوعری میں بنایا کتہ ہیں
 اور بعد اوسکے چار دانت اور ہیں دو اوپر اور دو نیچے اوٹکوعری میں بنایا کتہ ہیں یہ آئندہ دانت چوڑی ہیں
 اور سر اوٹکوعری بہت ہیں کہ کہانے کی چہر و ٹکڑا آسانی کا ٹ سکین اور بعد ان رباعیات کو چار دانت
 اور ہیں وہ گول ہیں اور سر اوٹکوعری کے نزدیک ہیں دو اوپر اور دو نیچے ہر ایک طرف سے سخت چہر وں کا
 توڑنا اوسے آسان ہوتا ہے اوٹکوعری دندان اور انیاب بھی کتہ ہیں اور بعد انیاب کو آئندہ دانت

سے
 فی غشاو
 یعنی بغیر
 قاعدہ
 نا چاہی
 غول جو
 یہ فضول
 میان
 پس
 دن کو
 سے
 ر دوسرا
 ان ٹکڑوں
 کے
 و نمین
 سچ اوٹکی
 مارہ درز
 ہی جگہ
 آتی ہو
 بن زین
 و فون
 و فون
 چ نیچے
 باعیات
 را اوپر

ف
 کہ ناک کے جوت کی درمیان ہیں کہ
 منحن عبارت دندان درز و شورخ
 سے ہے اور یہ درز و شورخ ناک
 کی ایک چوڑی ہے اور درز و شورخ
 جا کر ایک ہو گئے ہیں اور اس میں
 درزہ میں نیچے دو قصبہ اور درزہ
 کے ہر سے ہیں ایک صفات
 کی ہڈی سے واسطے فروج آگے
 دماغ کے درمیان خشک ہونے
 واسطے واسطے ہونے چھٹائی
 اس کا طرف پہونچ کر اور اس سے
 نظر و طبابت علی سکا
 الف و سکون نون چہر دندان
 پیشین عجب احوال ہے

اور میں چار پچھے اور چار اوپر دونوں طرف سے سب گول ہیں اور سر اوٹ کے چوڑے ہیں اونکو دندانہا می آسیا
کتی ہیں اور عربی میں طواحن لکتی ہیں اور اضر اس بھی کتی ہیں اور بعد اضر اس کے چار دانت اور میں دو اوپر
اور دو پچھے ایک طرف سے اونکو نواخذ اور دندان خرد کتی ہیں اور خرد اس سب سے کتی ہیں کہ بعد بلوغ کے
ظاہر ہوتی ہیں اور دندان عقل بھی کتی ہیں یہ سب بتیس دانت ہیں اور بعض آدمیوں کے یہ چار دانت اخیر
جنگل و دندان عقل کتی ہیں نہیں نکلتی ہیں اور نہ کلنا اونکا عقل کو کچھ نقصان نہیں دیتا اور دندانہا سے پیشین
رباعیات اور نیش دندان کے جڑ کی ایک شاخ ہے اور دندان آسیا جو اوپر کی ہیں اونکی جڑ کے تین شاخیں
ہیں اور جو نیچے کی ہیں اونکی دو شاخیں ہیں اور وہ دانت اخیر کے جنگل و دندان عقل کتی ہیں بعضوں کے
جڑوں کی چار شاخ ہیں اور بعضوں کی تین شاخ اور کسی بڑی کو جس نہیں ہے مگر دانتوں کی ہڈیوں کو جس سے
کہ سردی اور گرمی کو دریافت کرتی ہیں اور سرد کو گرم سے تمیز دیتی ہیں اور آخرید گار تبارک و تعالیٰ فیہم کے
دانت اس سبب سے زیادہ بڑے کہ سب لٹکے ہوئے اور سرنگوں میں تاکہ سخت خیرون کے چبانے اور ٹوڑنے
سی خوف گر جائیگا نہ باب پانچواں پہلو جڑوں پر چوتھی گفتار سے مہرہا می گردن اور پشت
کی تشریح میں یہ مہرہا سے شستگاہ تک عدد مہرون کے تیس ہیں اور پانچ حصہ حصہ پہلا مہرہ
گردن ہے اور عدد اس کے سات ہیں دوم پشت کو مہرہ ہیں عدد اس کے بارہ ہیں تیسرے مہرہ کا مہرہ ہیں
اور عربی میں اس مقام کو قطن کتی ہیں اور حقوبہی کتی ہیں اور عدد اس کے پانچ ہیں چوتھے مہرہ کے
ہیں اور عدد اس کے تین ہیں اور غر کو فارسی میں سمرین کتی ہیں پانچویں وہ مہرہ ہیں کہ آدمی چیر بیٹھا ہے
اور عربی میں اونکو عصب کتی ہیں اور عدد اس کے تین ہیں اور یہ تینوں مہرہ نرم زیادہ ہڈیوں کا متعین پیڈ
ہیں اور جناب باری نے مہرون کو چار منفعتوں کے لیے پیدا کیا ہے ایک فائدہ یہ ہے کہ یہ مہرہ تاکہ بنیاد
محکم ہو آدمی کے جسم کے لیے اور سب ہڈیاں اور اعضا کی اسے پیوست رہیں دوسرے منفعت یہ ہے تاکہ
گردن اور پشت کو ہر طرف سے موڑ سکے اور گرد اپنے دیکھ سکے تیسرے منفعت تاکہ یہ مہرہ سر رہیں
اعضاہ نفس اور نازک کی کہ اس کو آگے رکھی ہوئی ہیں اور واسطے اس کام کے ان مہرون کو ساتھ ان
خارون کے جو پشت پر ہیں استوار یعنی مضبوط کیا کہ کوئی آسیب ان مہرون پر نہ پہنچے اور ان خارون کو
عربی میں سناس کتی ہیں چوتھا فائدہ یہ ہے کہ شخاع یعنی حرام مغر جو ہر دو کونج میں سے اوٹا ہے ان میں
پوشیدہ رہے کہ کوئی آفت اس کو نہ پہنچے اور جاننا چاہیے کہ جو حکمت الہی نے واجب کیا کہ آدمی کو
حسن حرکت ہو اور آغزو و نون کا دماغ سے ہی اور دماغ ایک خیر ہے نرم اور نازک اور آاحسن
حرکت بھی ہیں اور پٹھون کو حرکت کو واجب کیا کہ سخت زیادہ ہون اور سخت پٹھون کا دماغ نازک

[illegible]

۱۸۸۱
 ۱۸۸۰
 ۱۸۷۹
 ۱۸۷۸
 ۱۸۷۷
 ۱۸۷۶
 ۱۸۷۵
 ۱۸۷۴
 ۱۸۷۳
 ۱۸۷۲
 ۱۸۷۱
 ۱۸۷۰
 ۱۸۶۹
 ۱۸۶۸
 ۱۸۶۷
 ۱۸۶۶
 ۱۸۶۵
 ۱۸۶۴
 ۱۸۶۳
 ۱۸۶۲
 ۱۸۶۱
 ۱۸۶۰
 ۱۸۵۹
 ۱۸۵۸
 ۱۸۵۷
 ۱۸۵۶
 ۱۸۵۵
 ۱۸۵۴
 ۱۸۵۳
 ۱۸۵۲
 ۱۸۵۱
 ۱۸۵۰
 ۱۸۴۹
 ۱۸۴۸
 ۱۸۴۷
 ۱۸۴۶
 ۱۸۴۵
 ۱۸۴۴
 ۱۸۴۳
 ۱۸۴۲
 ۱۸۴۱
 ۱۸۴۰
 ۱۸۳۹
 ۱۸۳۸
 ۱۸۳۷
 ۱۸۳۶
 ۱۸۳۵
 ۱۸۳۴
 ۱۸۳۳
 ۱۸۳۲
 ۱۸۳۱
 ۱۸۳۰
 ۱۸۲۹
 ۱۸۲۸
 ۱۸۲۷
 ۱۸۲۶
 ۱۸۲۵
 ۱۸۲۴
 ۱۸۲۳
 ۱۸۲۲
 ۱۸۲۱
 ۱۸۲۰
 ۱۸۱۹
 ۱۸۱۸
 ۱۸۱۷
 ۱۸۱۶
 ۱۸۱۵
 ۱۸۱۴
 ۱۸۱۳
 ۱۸۱۲
 ۱۸۱۱
 ۱۸۱۰
 ۱۸۰۹
 ۱۸۰۸
 ۱۸۰۷
 ۱۸۰۶
 ۱۸۰۵
 ۱۸۰۴
 ۱۸۰۳
 ۱۸۰۲
 ۱۸۰۱
 ۱۸۰۰
 ۱۷۹۹
 ۱۷۹۸
 ۱۷۹۷
 ۱۷۹۶
 ۱۷۹۵
 ۱۷۹۴
 ۱۷۹۳
 ۱۷۹۲
 ۱۷۹۱
 ۱۷۹۰
 ۱۷۸۹
 ۱۷۸۸
 ۱۷۸۷
 ۱۷۸۶
 ۱۷۸۵
 ۱۷۸۴
 ۱۷۸۳
 ۱۷۸۲
 ۱۷۸۱
 ۱۷۸۰
 ۱۷۷۹
 ۱۷۷۸
 ۱۷۷۷
 ۱۷۷۶
 ۱۷۷۵
 ۱۷۷۴
 ۱۷۷۳
 ۱۷۷۲
 ۱۷۷۱
 ۱۷۷۰
 ۱۷۶۹
 ۱۷۶۸
 ۱۷۶۷
 ۱۷۶۶
 ۱۷۶۵
 ۱۷۶۴
 ۱۷۶۳
 ۱۷۶۲
 ۱۷۶۱
 ۱۷۶۰
 ۱۷۵۹
 ۱۷۵۸
 ۱۷۵۷
 ۱۷۵۶
 ۱۷۵۵
 ۱۷۵۴
 ۱۷۵۳
 ۱۷۵۲
 ۱۷۵۱
 ۱۷۵۰
 ۱۷۴۹
 ۱۷۴۸
 ۱۷۴۷
 ۱۷۴۶
 ۱۷۴۵
 ۱۷۴۴
 ۱۷۴۳
 ۱۷۴۲
 ۱۷۴۱
 ۱۷۴۰
 ۱۷۳۹
 ۱۷۳۸
 ۱۷۳۷
 ۱۷۳۶
 ۱۷۳۵
 ۱۷۳۴
 ۱۷۳۳
 ۱۷۳۲
 ۱۷۳۱
 ۱۷۳۰
 ۱۷۲۹
 ۱۷۲۸
 ۱۷۲۷
 ۱۷۲۶
 ۱۷۲۵
 ۱۷۲۴
 ۱۷۲۳
 ۱۷۲۲
 ۱۷۲۱
 ۱۷۲۰
 ۱۷۱۹
 ۱۷۱۸
 ۱۷۱۷
 ۱۷۱۶
 ۱۷۱۵
 ۱۷۱۴
 ۱۷۱۳
 ۱۷۱۲
 ۱۷۱۱
 ۱۷۱۰
 ۱۷۰۹
 ۱۷۰۸
 ۱۷۰۷
 ۱۷۰۶
 ۱۷۰۵
 ۱۷۰۴
 ۱۷۰۳
 ۱۷۰۲
 ۱۷۰۱
 ۱۷۰۰
 ۱۶۹۹
 ۱۶۹۸
 ۱۶۹۷
 ۱۶۹۶
 ۱۶۹۵
 ۱۶۹۴
 ۱۶۹۳
 ۱۶۹۲
 ۱۶۹۱
 ۱۶۹۰
 ۱۶۸۹
 ۱۶۸۸
 ۱۶۸۷
 ۱۶۸۶
 ۱۶۸۵
 ۱۶۸۴
 ۱۶۸۳
 ۱۶۸۲
 ۱۶۸۱
 ۱۶۸۰
 ۱۶۷۹
 ۱۶۷۸
 ۱۶۷۷
 ۱۶۷۶
 ۱۶۷۵
 ۱۶۷۴
 ۱۶۷۳
 ۱۶۷۲
 ۱۶۷۱
 ۱۶۷۰
 ۱۶۶۹
 ۱۶۶۸
 ۱۶۶۷
 ۱۶۶۶
 ۱۶۶۵
 ۱۶۶۴
 ۱۶۶۳
 ۱۶۶۲
 ۱۶۶۱
 ۱۶۶۰
 ۱۶۵۹
 ۱۶۵۸
 ۱۶۵۷
 ۱۶۵۶
 ۱۶۵۵
 ۱۶۵۴
 ۱۶۵۳
 ۱۶۵۲
 ۱۶۵۱
 ۱۶۵۰
 ۱۶۴۹
 ۱۶۴۸
 ۱۶۴۷
 ۱۶۴۶
 ۱۶۴۵
 ۱۶۴۴
 ۱۶۴۳
 ۱۶۴۲
 ۱۶۴۱
 ۱۶۴۰
 ۱۶۳۹
 ۱۶۳۸
 ۱۶۳۷
 ۱۶۳۶
 ۱۶۳۵
 ۱۶۳۴
 ۱۶۳۳
 ۱۶۳۲
 ۱۶۳۱
 ۱۶۳۰
 ۱۶۲۹
 ۱۶۲۸
 ۱۶۲۷
 ۱۶۲۶
 ۱۶۲۵
 ۱۶۲۴
 ۱۶۲۳
 ۱۶۲۲
 ۱۶۲۱
 ۱۶۲۰
 ۱۶۱۹
 ۱۶۱۸
 ۱۶۱۷
 ۱۶۱۶
 ۱۶۱۵
 ۱۶۱۴
 ۱۶۱۳
 ۱۶۱۲
 ۱۶۱۱
 ۱۶۱۰
 ۱۶۰۹
 ۱۶۰۸
 ۱۶۰۷
 ۱۶۰۶
 ۱۶۰۵
 ۱۶۰۴
 ۱۶۰۳
 ۱۶۰۲
 ۱۶۰۱
 ۱۶۰۰
 ۱۵۹۹
 ۱۵۹۸
 ۱۵۹۷
 ۱۵۹۶
 ۱۵۹۵
 ۱۵۹۴
 ۱۵۹۳
 ۱۵۹۲
 ۱۵۹۱
 ۱۵۹۰
 ۱۵۸۹
 ۱۵۸۸
 ۱۵۸۷
 ۱۵۸۶
 ۱۵۸۵
 ۱۵۸۴
 ۱۵۸۳
 ۱۵۸۲
 ۱۵۸۱
 ۱۵۸۰
 ۱۵۷۹
 ۱۵۷۸
 ۱۵۷۷
 ۱۵۷۶
 ۱۵۷۵
 ۱۵۷۴
 ۱۵۷۳
 ۱۵۷۲
 ۱۵۷۱
 ۱۵۷۰
 ۱۵۶۹
 ۱۵۶۸
 ۱۵۶۷

اور نرم سے اوگاتا مصلحت متی اس واسطے اللہ تعالیٰ نے پہلو حرام مفرک و دماغ سے اوگایا پھر پھون کو حرام
 سو اوگایا اور حرام مفرک و دماغ سے قوی زیادہ پیدا کیا اور پھون کو حرام مفرک سے قوی زیادہ بنایا اور پھون کو
 حرام مفرک سے تین فائدے حاصل ہیں ایک یہ کہ حرام مفرک مثل میاچی کے ہر درمیان پھون اور دماغ کے کہ
 اگر حرام مفرک درمیان میں نہوتا تو جو اندام کہ حرکت کرتا دماغ کو کمینچتا اور ہلا دیتا اور اسکی نصرت کو کچھ
 اندازہ نہوتا دوسرے یہ کہ اگر سب پھون دماغ سے اوگتو واجب کرتے کہ سر آدمی کا بڑا ہوتا کہ سب پھون
 اوسمیں سماتے اور جو اتنا بڑا ہوتا تو گردن پر گران گذرنا قیصر یہ کہ اگر سب پھون دماغ سے اوگتو تو وہ پھون
 جو اعضا میں پیوست ہیں اور دماغ سے دور ہیں ساتھ ان پھون کے دماغ سے اعضا کی پیوست ہیں
 میں خوت ٹوٹنے اور خطر اور کی طرح کی آفتوں کا ہوتا اور قوت اسکی ہلانے میں اعضا کی سنگین کی منفعت
 ہو جاتی پس اللہ تعالیٰ نے اس حرام مفرک مہرون کے بیچ میں دماغ سے پھون اور مانند نہر کے کہ دریا ہی
 نکالیں اور اس نہر سے شاخیں نکلیں کیواسطے زمین کے نیچا وین اسی طرح حرام مفرک سے برابر ہر عضو کے
 دونوں مہرون کے بیچیں سے دو پھون اوگاتے ایک دائیں سے اور ایک بائیں سے اور ان عضویں
 پیوست کر دیے تاکہ راہ پھون کی ان اعضا سے نزدیک ہو اور قوت اسکی تمامہ پیونچے اور خوف
 آفتوں کا نہ رہے اور جس طرح سے کہ نہر مہرون کے چوڑی زیادہ رکھنی چاہی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے راہ حرام مفرک
 کی کہ مہر تختیں سے پھون گردن کے پہلو مہرون میں سے ہر فراخ زیادہ پیدا کی تاکہ مہر حرام مفرک کا بزرگ
 اوسمیں سماوے اور اسی طرح بتدریج آخر تک پہونچے اور جس طرح کہ درخت زمین سے پیونے اور درخت
 موٹا ہوا اور سر باریک زیادہ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نیچے کے مہرون کو بزرگ اور مستحکم پیدا کیا اور جو مہرے اوپر
 ہیں اونکو کو چک اور سبک بنایا اور جو کہ مہرے گردن کے چوٹے چوٹے ہیں اور سبک زیادہ اور
 گذر حرام مفرک کی کہ اوسمیں ہر فراخ نہایت ہی توبہ دونوں سبب صغیفی کا ہیں ایسی جناب باری نے
 گوہران مہرون کے سخت زیادہ اور مہرون سے کیو اور خار جو ان مہرون کے پشت پر ہیں کو چک زیادہ
 ہیں اسواسطے جناح او سکے بزرگ زیادہ گئے اور جناح دو ہڈیاں ہیں کہ مہرون کے پہلو و ستر کلی ہوتی ہیں
 ایک دائیں سے اور ایک بائیں سے اور جناح اونکو اسواسطے کٹی ہیں کہ مانند دو بازو جانور کے ہیں کہ کشادہ
 ہوتے ہیں اور جو منفعت گردن کی حرکت کر نہیں اونکی بہت ہی اسواسطے بند کشادہ اس کے مہرون کے
 ایسی محکم نہیں کی گئی جیسو اور مہرون کے تاکہ تمام حرکتیں اسکی آسانی ہوں اور راہ پھون کی جو حرام مفرک
 سے نکلی ہے اور اعضا سے جا ملی ہے مشترک ہر درمیان دو مہرون کے اسواسطے کہ یہ راہ ناچار ان مہرون
 ہونی چاہی کیونکہ اگر راہ ایک مہرہ میں ہوتی اور جب رخنہ پڑتا تو وہ جگہ کھل جاتی اور اس کے سبب مہرہ میں ضعف

ماہی آسیا
 نادر و پور
 کے
 نتاخر
 پیشین
 شاخیں
 کے
 جس سے
 کے
 روٹنے
 پشت
 پلا مہر
 رہیں
 مہرے
 بنائے
 پھون
 لہ بنیاد
 ہی تاکہ
 رہیں
 خداون
 خار و کو
 یونین
 ی کو
 حصہ
 تازک

اور حرام مفرک سے تین فائدے حاصل ہیں ایک یہ کہ حرام مفرک مثل میاچی کے ہر درمیان پھون اور دماغ کے کہ
 اگر حرام مفرک درمیان میں نہوتا تو جو اندام کہ حرکت کرتا دماغ کو کمینچتا اور ہلا دیتا اور اسکی نصرت کو کچھ
 اندازہ نہوتا دوسرے یہ کہ اگر سب پھون دماغ سے اوگتو واجب کرتے کہ سر آدمی کا بڑا ہوتا کہ سب پھون
 اوسمیں سماتے اور جو اتنا بڑا ہوتا تو گردن پر گران گذرنا قیصر یہ کہ اگر سب پھون دماغ سے اوگتو تو وہ پھون
 جو اعضا میں پیوست ہیں اور دماغ سے دور ہیں ساتھ ان پھون کے دماغ سے اعضا کی پیوست ہیں
 میں خوت ٹوٹنے اور خطر اور کی طرح کی آفتوں کا ہوتا اور قوت اسکی ہلانے میں اعضا کی سنگین کی منفعت
 ہو جاتی پس اللہ تعالیٰ نے اس حرام مفرک مہرون کے بیچ میں دماغ سے پھون اور مانند نہر کے کہ دریا ہی
 نکالیں اور اس نہر سے شاخیں نکلیں کیواسطے زمین کے نیچا وین اسی طرح حرام مفرک سے برابر ہر عضو کے
 دونوں مہرون کے بیچیں سے دو پھون اوگاتے ایک دائیں سے اور ایک بائیں سے اور ان عضویں
 پیوست کر دیے تاکہ راہ پھون کی ان اعضا سے نزدیک ہو اور قوت اسکی تمامہ پیونچے اور خوف
 آفتوں کا نہ رہے اور جس طرح سے کہ نہر مہرون کے چوڑی زیادہ رکھنی چاہی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے راہ حرام مفرک
 کی کہ مہر تختیں سے پھون گردن کے پہلو مہرون میں سے ہر فراخ زیادہ پیدا کی تاکہ مہر حرام مفرک کا بزرگ
 اوسمیں سماوے اور اسی طرح بتدریج آخر تک پہونچے اور جس طرح کہ درخت زمین سے پیونے اور درخت
 موٹا ہوا اور سر باریک زیادہ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نیچے کے مہرون کو بزرگ اور مستحکم پیدا کیا اور جو مہرے اوپر
 ہیں اونکو کو چک اور سبک بنایا اور جو کہ مہرے گردن کے چوٹے چوٹے ہیں اور سبک زیادہ اور
 گذر حرام مفرک کی کہ اوسمیں ہر فراخ نہایت ہی توبہ دونوں سبب صغیفی کا ہیں ایسی جناب باری نے
 گوہران مہرون کے سخت زیادہ اور مہرون سے کیو اور خار جو ان مہرون کے پشت پر ہیں کو چک زیادہ
 ہیں اسواسطے جناح او سکے بزرگ زیادہ گئے اور جناح دو ہڈیاں ہیں کہ مہرون کے پہلو و ستر کلی ہوتی ہیں
 ایک دائیں سے اور ایک بائیں سے اور جناح اونکو اسواسطے کٹی ہیں کہ مانند دو بازو جانور کے ہیں کہ کشادہ
 ہوتے ہیں اور جو منفعت گردن کی حرکت کر نہیں اونکی بہت ہی اسواسطے بند کشادہ اس کے مہرون کے
 ایسی محکم نہیں کی گئی جیسو اور مہرون کے تاکہ تمام حرکتیں اسکی آسانی ہوں اور راہ پھون کی جو حرام مفرک
 سے نکلی ہے اور اعضا سے جا ملی ہے مشترک ہر درمیان دو مہرون کے اسواسطے کہ یہ راہ ناچار ان مہرون
 ہونی چاہی کیونکہ اگر راہ ایک مہرہ میں ہوتی اور جب رخنہ پڑتا تو وہ جگہ کھل جاتی اور اس کے سبب مہرہ میں ضعف

ظاہر ہوتا کہ واسطی کہ بنیاد آدمی کی جسم کی یہ مہرے ہیں اور مضبوطی بھی بدن کی اور نہیں ہے تو نہیں چاہی
کہ کوئی سبب ضعف کا اور سمین خل کرے پاتے پس خدای تعالیٰ نے جس جگہ کہ احتیاط کی حاجت تھی
یہ راہیں بشرکت مقرر کیں درمیان دو مہرون کے اس طرح کہ راہ سچے کی دو مہرون کے کناروں پر
کہ ایک نیمہ کنارہ پر ایک مہرہ کو پڑے مانند نیم دائرہ کے اور دوسرا نیمہ کنارہ پر دوسرے کو پڑے مانند
نیم دائرہ دیگر کے پس دونوں کنارے مہرہ کو آپس میں جو ایک دوسرے پر رکھ دیں مہرون کے ہیں
تاکہ راہ بخوبی ظاہر ہو اور ہر مہرہ میں نیمہ رخہ سے زیادہ نہ ہو ورنہ ضعف نہ دخل کرے اور پیدا کرے نوالے نے
عدل و حکمت اور رحمت کو خلقت جسم میں ایسا دخل دیا ہے کہ شرکت ہر مہرہ کی کہلانی میں اس راہ کے
ساتھ دوسری مہرہ کے با اندازہ قوت اور مصلحت کی رکھی ہے اور یہ راہ دونوں مہرون کے درمیان
میں کم اور بیش کمولی ہے چنانچہ راہ نیم دائرہ خورد کی ایک پر ڈالی اور راہ نیم دائرہ بزرگ کی اس کی شرکت
تاکہ دونوں سے راہ تمام حاصل ہو اور کسی مہرہ پر ضعف آتی نہ پائے اور یہ خاصیت دس مہرون میں ہے
مہرہ ہاے پشت سے اور یہ کم و بیش راہوں اور سچوں کا اس طرح پر ہے کہ حصہ زیادہ اوپر کے مہرے پر
اور حصہ کم نیچے کے مہرے پر اسی طریق پر جو اوپر کا مہرہ ہے بتدریج بڑھتا گیا ہے اور جو نیچے کا مہرہ ہے کٹتا گیا
دسویں مہرہ پر جب نوبت پہنچی ہے تو راہ تمام ہو گئی ہے یہ اس واسطے ہے کہ بوجہ اوپر کے مہرون کا نیچے کے
مہرون پر ہی پس وہ مہرے جن پر بوجہ دوسروں کا پڑتا ہو اونسے وہ قوی ہونی چاہئیں اسلیو بتدریج
نضب نیچے کے مہرون کا اس راہ سے کٹتا گیا ہے تاکہ رنج بارکشی کا ساتھ نقصان اس راہ کے اوٹا سکیں
لیکن اور مہرے جو دسویں مہرے سے نیچے ہیں وہ دو مہرے ہیں پشت کے مہرون سے اور تین مہرے
قطن کے ہیں اور تین ٹکڑے ہیں یہ راہ اندر ہر ایک کی بے شرکت ہے اس واسطے کہ حرام مفر جس قدر نیچے اور ترا
باریک زیادہ ہوتا آیا ہے اس سبب کہ سچو اوس سے پہونے ہیں اور شاخ شاخ پہلے ہیں حرام مفر جس قدر
باریک ہوتا گیا ہے یہ راہ اس کی کہ مہرون کے اندر ہے تنگ زیادہ اور باریک زیادہ ہونی چاہیے اور جس قدر
یہ راہ تنگ ہوتی گئی ہے مہرہ قوی زیادہ ہوتا گیا ہے واسطی دو سبب کے ایک یہ کہ جہاں راستہ حرام مفر کا
تنگ ہے مہرہ او س جگہ کا موٹا زیادہ ہونا چاہیے تاکہ کوئی جگہ خالی نہ رہے دوسری یہ کہ مہرہ جہاں بزرگ زیادہ
ہیں قوت بھی اونکو زیادہ ہے اور جب قوت اونکو زیادہ ہے تو از روی حکمت کے روا ہے کہ یہ راہ سچوں کی
اونکے اندر بے شرکت ہو اور اوپر کے مہرون کے پہلی مہرہ میں اکثر ایسی خاصیتیں ہیں کہ اور مہرون میں نہیں
ہیں ایک خاصیت یہ ہے کہ اوسمین دورا میں کہلی ہوتی ہیں نہ شرکت ہر دو نیمہ بالا نیچے کی طرف سے دوسرے
یہ کہ خارج طرح اور مہرون کی پشت پر ہیں اس کی پشت پر نہیں ہیں تیسرے یہ کہ جناح بھی اس کی نہیں ہیں اور

[illegible]

نہیں چاہیے
عاجت تھی
یون پر پر
رے مانند
رکے ہیں
لے نے
راہ کے
درمیان
یک شریک
نہیں ہے
رے پر
کشتا گیا
ایچو کے
مذہب
بہا سکینز
مہرے
اور تراہی
صقہ
جس قدر
منفر کا
رگ زیادہ
ون کی
نہیں
دوسرے
ن اویر

سب اس واسطے ہی کہ یہ مہرہ جو کہ عضلون اور سچون میں پوشیدہ ہی بہت گندہ ہو اور مضبوط اور جاننا چاہیے
کہ حرکتیں ہی تین طرح کی ہیں زیادہ نہیں ہیں ایک حرکت دیکھو کی ہے دائیں اور بائیں سے دوسری حرکت
موڑنے کی ہے دائیں طرف سے اور بائیں طرف سے تیسری حرکت موڑنے کی ہے بچو اور آگے کی طرف سے
لیکن حرکت دیکھو کی اور موڑنے کی دائیں اور بائیں بند کشادہ مہرہ اول سے ہی سرتگ اور یہ بند کشادہ دو
ہڈیوں کا ہے کہ سر اوٹ نوٹو یا ہر ٹکڑی ہوتی ہیں مانند دوسرے ٹکڑی اور دو ٹکڑی ہیں سرتہ اول میں اور ہر ایک ہڈی کا سر اوٹس غار
میں پیوست ہے اور مضبوط ڈورون سے بند ہا ہوا ہے اور حرکت موڑنے کی آگے بچو بند کشادہ مہرہ دوم سے
اور وہ ہڈی جو دوسرے مہرہ کی سر سے لگی ہے آگے کی طرف سے مانند دندانہ کے مہرہ اول میں پیچی ہوتی ہے
اور مضبوط ڈورون سے بند ہی ہے اور باہم پیوست ہے اور منفعت گردن کے مہرہ دیکھو یہ ہی کہ گذر گاہ نفس یعنی
مقام آنے جانے سانس کی کہ اس کو عربی میں قصبہ کہتے ہیں اور گذر گاہ طعام اور شراب یعنی مقام غذا اور
پانی کے جانے کا جسم میں کہ اس کو زبان عربی میں مری کہتے ہیں دونوں گذر گاہ اوپہن رکھی ہوتی ہیں
اور ساتھ مضبوطی کے وہ آفتیں جو پشت کی جانب سے پین اوٹو باز رکھے ہوتے ہی اور گذر گاہ نفس آگے
کی طرف رکھا ہے اور گذر گاہ طعام و شراب اوٹو بچو اور حسب وقت سر حرکت کرتا ہے آگے کی طرف سے
یا پیچھے کی طرف سے تو مہرہ اول ساتھ سر کے حرکت کرتا ہی اور حسب وقت سر حرکت کرتا ہے دائیں اور بائیں
طرف سے تو مہرہ پہلا اور دوسرا دونوں حرکت کرتے ہیں اور دونوں مثل ایک مہرہ کے ہو جاتے ہیں اور پشت کے
مہرہ سے گیارہ مہرہ ایسے ہیں کہ ان کے پشت پر خارقوی ہیں اور واہنی طرف ایک جناح ہی اور بائیں طرف
بھی ایک جناح ہی اور اس کو جناح اسلیو کہتے ہیں کہ مانند دو بازو مرغ کے ہیں کہ کھلی ہوتی ہوں اور بارہویں مہرہ
پر یہ دونوں جناح نہیں ہیں اس واسطے کہ یہ مہرہ مہرہ ہائے قطن کے مہرہ اول سے ملا ہے اور بند کشادہ قطن
مہرون کے اور مہرون کے بند و نشے مضبوط زیادہ ہیں اس سبب سے کہ اور مہرون کا بوجھ اوپر ہے واسطے
مضبوطی اس کے مہرون کے فرونی اور غار کہ مہرون کی ہڈیوں پر ہیں اور اوٹو طیب زوائد المفصلہ کہتے ہیں اور
بند مہرون کے اوٹو نہیں سے ہیں اس بارہویں مہرہ کو بھی اس کے ساتھ ملایا اور مایہ کہ جناح میں درکار ہے
اس زوائد اور اس چوڑا و میں صرف ہو گیا تاکہ چوڑا و اس کا بجائے جناح کے ہو و اور زیادہ زوائد سے
مضبوطی زیادہ رہی اور پہلو کی ہڈیاں ان بارہ مہرون سے پیوستہ ہیں اور سچا ان بارہ مہرون کے سات مہرہ
کہ اوپر ہیں خارا ونگی قوی زیادہ ہیں اور جناح بھی اوٹو کے چوڑی ہیں اس واسطے کہ دل آگے اوٹو کے رکھا
ہوا ہی تاکہ یہ پیر دل کی رہیں اور سران خارون کے سب بچو کی طرف خمیدہ ہیں مگر خار دسویں مہرہ کا
کچھ خمیدگی نہیں رکھتا اور سیدھا کھڑا ہے اور مہرے جو اوٹو کی نیچے ہیں سر اوٹو خارون کی اوپر کی طرف خمیدہ ہیں

مضبوطی اس کے مہرون کے فرونی اور غار کہ مہرون کی ہڈیوں پر ہیں اور اوٹو طیب زوائد المفصلہ کہتے ہیں اور
بند مہرون کے اوٹو نہیں سے ہیں اس بارہویں مہرہ کو بھی اس کے ساتھ ملایا اور مایہ کہ جناح میں درکار ہے
اس زوائد اور اس چوڑا و میں صرف ہو گیا تاکہ چوڑا و اس کا بجائے جناح کے ہو و اور زیادہ زوائد سے
مضبوطی زیادہ رہی اور پہلو کی ہڈیاں ان بارہ مہرون سے پیوستہ ہیں اور سچا ان بارہ مہرون کے سات مہرہ
کہ اوپر ہیں خارا ونگی قوی زیادہ ہیں اور جناح بھی اوٹو کے چوڑی ہیں اس واسطے کہ دل آگے اوٹو کے رکھا
ہوا ہی تاکہ یہ پیر دل کی رہیں اور سران خارون کے سب بچو کی طرف خمیدہ ہیں مگر خار دسویں مہرہ کا
کچھ خمیدگی نہیں رکھتا اور سیدھا کھڑا ہے اور مہرے جو اوٹو کی نیچے ہیں سر اوٹو خارون کی اوپر کی طرف خمیدہ ہیں

ہر ایک مہرہ میں ایک ہڈی ہوتی ہے اور ہر ہڈی کے سر اوٹو میں ایک ہڈی ہوتی ہے اور ہر ہڈی کے سر اوٹو میں ایک ہڈی ہوتی ہے

سرشانہ اور بازو کی ہڈی سے پیوست ہو اور ناہمواری ان دونوں ہڈیوں کی یہ ہو کہ یہ جگہ سینہ کی ہڈیوں کی
ملی ہوتی ہے اور چوڑی اور موٹی زیادہ ہے اور گول پہرتلی ہوتی گئی ہے مگر گول چلی گئی ہے جب شانہ کے
پیوند پر پہونچی ہے تو کچھ چوڑی ہو گئی ہے اور اس جگہ مضبوط ہو گئی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سران
ہڈیوں کے لئے نہیں ہیں دونوں کے بیچ میں کشادگی ہے اور رشتہ خیمہ کی اس جنبہ کی اوپر کی طرف ہو
اور آگے کی طرف مائل ہے اور اندر اس خیمہ کی کے گذر گاہ اون رگوں کی ہے جو سر کی طرف گئی ہیں اور گذر گاہ
پٹھوں کی ہے جو سر سے اترے ہیں اور ان ہڈیوں کو جنبہ سبب خیمہ کی کے کتو ہیں اور واسطے اس گز کے
جو درمیان میں اوپر ہے واللہ اعلم باب نوان پہلے جزو اور گفتار چوتھی سے تشریح
کتف میں ہے کہ کتف کو فارسی میں شانہ کہتے ہیں اور نہاد اسکی اس طریق پر ہے کہ سر چوڑا اور سکا
جانب حجامت گاہ ہو اور سر دوسرا اور سکا جگہ ہو کہ اس مقام کو عربی میں سلب اور فارسی میں دوش اور
ہندی میں گانڈا کہتے ہیں اور اس سر میں ایک غار ہو کہ بہت گہرا ہے اور بازو کی ہڈی پر ایک مہرہ
کہ اندر اس غار کے رکھا ہوا ہے اور اس مہرے اور اس غار کے گرد بند کشادہ ہیں اور گردا گرد اس غار
لب کو چھوٹی چھوٹی ہڈیاں ہیں کہ انکو عربی میں عظام السمانیہ کہتے ہیں اس عرض سے سطح اس جنو کے
باب اول میں بیان ہو چکا ہے اور کتف یعنی شانہ کے ہر طرف پیوند میں کہ حرکتوں کے سبب اپنی جگہ
باہر نہ نکلے پاویں ایک پیوند اوپر کی طرف سے ہے سر کے نیچے کی ہڈی کے ساتھ میاں نیچے عصب اور عضلہ اور ربا
اور وتر کے اور چوڑا اس سر کا اوپر نیچے کے گوشہ پر ہے اور پشت کی مہرون سے پیوست ہو میاں نیچے اس
غضروف چوڑی کو ساتھ اس کے پیوست ہو اور میاں نیچے رباط کے اور اس طرف سے کہ بند کشادہ بازو کے
سر کا ہے اوپر دو کناروں اور اس غار کے کہ مہرہ بازو کا اوپر میں رکھا ہو دو ہڈیاں کہ باہر نکلے ہیں مانس
دو منقار خرو کے ایک اوپر کی طرف اور ایک نیچے کی طرف ہو ایک جو اوپر کی طرف ہو طبیب عربی میں باو سکو
منقار الغراب کہتے ہیں اور اس منقار کے سر سے ایک رباط آگاہ ہے اور گرد سینہ کے پیوستہ ہو اور استوار
کیا گیا ہے اور یہ پیوند اسلیو ہے کہ بازو اوپر کی طرف نہ چڑھے اور اپنی مقام سے نہ گریے اور وہ منقار دوسرا
جو نیچے کی طرف ہو ایک رباط اور اوپر میں اوکا ہے اور مہرہ بازو سے ملا ہے اور استوار کیا گیا ہے اور یہ پیوند
اس واسطے ہو کہ سر بازو کی ہڈیوں کے شانہ کے گڑبے پر نہ چڑھیں اور اپنے مقام سے نہ گرین اور اس مقام کا
نام کہ شانہ سے ساتھ خیر گردن کے پیوستہ ہو قلتہ الکشف ہو اور بعض اصحاب تشریح یوں فرماتے ہیں کہ
قلتہ الکشف تیسری ہڈی ہے جزو شانہ اور خیر خیر گردن سے اور کہتے ہیں کہ یہ تیسری ہڈی سوا انسان
اور کسی حیوان میں نہیں ہو اور شانہ کی پشت پر ایک ہڈی دراز ہے سر تا سر شانہ مثل شکل کے کڑی ہو یہ ہڈی

[illegible]

شادی

شانہ کی بجائے خار ہو کہ مہرون کی پشت پر ہین تاکہ شانہ کی لیے بھی سلاح ہو کہ آفتون کو باز رکھے اور اس
ہڈی کا نام طیبیون نے زبان عربی میں حمیر الکشف رکھا ہے یعنی خرک کشف اور یہ نام اوسکا اسواسطے ہے
کہ جو کچھ شانہ پر رکھا جائے بوجھ اوسکا اوسکے اوپر رہے انشاء اللہ تعالیٰ جل شانہ نے شانہ کو دو منفعتوں
واسطے پیدا کیا ہے ایک یہ کہ ہڈیاں بازو کی ساتھ اوسکے پیوستہ ہوں تاکہ حرکتیں اور کام ہاتھ کے
ہر طرف سے تمام ہوں اور اگر شانہ نہ ہوتا تو ہڈی بازو کی سینہ کی پہلو کے ساتھ پیوستہ ہوتی اور حرکتیں تمام
نہو سکتیں اور ہاتھ فراخ نہو سکتی اور بغل نہ کھل سکتی اور دوسری منفعت یہ ہے تاکہ دل اور پیٹھ کی واسطے
اوپر پہلو کے دوسرے سپر ہو وری اور یہ احتیاط اسواسطے کی گئی کہ دل ریش اور شریف ترین اعضا کا ہے
اوسکو حق میں احتیاط تمام کرنی واجب تھی اور مقتضی حکمت اور منفعت یہ ہے کہ دیدار چشم ایک دیدبان ہے
کہ آفتون کو جو اوسکی طرف رخ کریں دیکھو اور پشت کی طرف یہ دیدہ بان نہیں ہے اس سبب حکمت الہی
اقتضا کیا کہ یہ سپر دل کی واسطے دوسری ہڈیاں و سوان پہلے جزو اور چوتھی گفتار سے
ہاتھ کی ہڈیوں کی تشریح میں سے جائینوس اور او تحقیقین اور اصحاب تشریح نے اس طرح
بیان کیا ہے کہ ہر ایک ہاتھ میں چونتیس ٹکڑے ہڈیوں کے ہیں اس تفصیل سے کہ بازو کی ہڈی بصورت
ایک ہی اور تحقیق دو ٹکڑے ہیں ایک اصل ہے اور بزرگ اور ایک پارہ اوسکے سر پر ہونڈی چنانچہ شرح
اوسکی کیجاتی ہے اور ہڈیاں کلائی کی بصورت دو ٹکڑے ہیں اور تحقیق پانچ ٹکڑے ہیں دو اصل ہیں اور
بزرگ اور سر اور چوبیس اور پر کی جانب کلائی کے دو ٹکڑے ہونڈی ہیں ایک اوپر سر کے اور ایک اوپر چوبیس
اور پنج کی طرف کلائی کے ایک پارہ ہے یہ سب پانچ پارہ ہیں پس ان تینوں پارہ ہونڈی سے دو پارہ
رشتے کے نزدیک ہیں اور ان دونوں ٹکڑوں سے ایک جو طرف انگوٹھ کے ہے اوسکو کوچ کتہ ہیں اور
دوسرا جو طرف چھوٹی انگلی کے ہے اوسکو کرسوع کتہ ہیں اور پشت دست کی ہڈیاں چار ہیں اور انکو
عربی میں مشط کتہ ہیں اور انگلیوں کی ہڈیوں کے پندرہ ٹکڑے ہیں ہر انگلی کے تین ٹکڑے ہیں اور ان
ہڈیوں کو عربی میں سلامیات کتہ ہیں اور بازو کی ہڈی کا درمیان پر مغز اور ضمدہ ہے اور خم اوسکا باہر کی
طرف ہے اور اوسکو نیچے کی سر پر کہ شانہ سے پیوستہ ہے ایک ہڈی گول مانند مہرہ کے پیوستہ ہے اور اس مہرہ
اور اوس فار سے کہ شانہ کو سر میں ہے ایک بند کشا و بہتر اور مضبوط ظاہر ہے کہ وہ رابطات سے استوار کیا
گیا ہے اور دوسری طرف اوسکو دوسرے ہیں بھی اصل اوسکی سے ایک باہر کی طرف سے دوسرا بندر کی طرف سے
وہ ہڈیاں جو اندر کی طرف ہیں باریک اور دراز ہیں اور وہ کسی اور ہڈی سے پیوستہ نہیں کیگتی ہیں اور ہم ہڈیاں
کر چکے ہیں کہ ہڈیاں کلائی کی جو اصل ہیں وہ دو ٹکڑے ہیں پہلو دونوں کے باہم رکھے ہوئے ہیں اور

کی ہڈیوں کے
 شانہ کے
 سران
 سیرت ہو
 اور گزرگا
 اوس گزر کے
 تشریح
 جوڑا اوسکا
 روشن او
 ہر ہر
 و اوس شاہ
 جن و کے
 اپنی جگہ
 ملہ اور رہا
 نجی اوس
 رو کے
 مانہ
 بن اوسکو
 استوا
 مقدار دوسرا
 یہ پیوند
 مقام کا
 بین کہ
 انسان کے
 بیہڈی

نشان

[illegible]

چوٹی چوٹی زمین سونہ اور شہ سکنتین اور گوشت یورون کا ہر ایک کام میں چوڑا ہو جائیگا اور نا طاقہ
ہو جانا اس واسطے کہ ناخن ہر ایک کام میں گھس جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس لیے اونگو بالیہ پیدا کیا کہ
ناخن ہو جائیں اور نرم پیدا کیا کہ ٹوٹ جائیں بال ہر ایک کام میں پہلے چڑو اور چوٹی گھسنا
سی مٹی گاہ کی ہڈیوں میں سے مٹی زہے کہ بچر میں دو پارہ ہڈیوں کے پوست میں ایک دہنی طرف
اور ایک بائیں طرف سے اور یہ دونوں ہڈیاں بزرگ حجم میں مگر ان ہڈیوں کے نام کچھ نہیں ہیں لیکن اس
ہڈی کو جو بچر اس سے ہے اور چوڑی زیادہ ہے عظم الخاصرہ کہتی ہیں اور حرقفہ یعنی استخوان تہیگاہ ہی کہتے ہیں
اور وہ ہڈی جو اوپر کی طرف ہے اور باہر کے جانب ہے اس کو عظم الورک کہتے ہیں یعنی استخوان سرین اور جو ہڈی
کہ آگے کی طرف ہے اور باہر ایک زیادہ ہے اور اوپر میں سورخ بھی ہے اس کو عظم العانہ کہتے ہیں یعنی استخوان زمار
کہ جس کو سرور کہتے ہیں اور پوستگی دونوں کے سروں کی زمار تک ہے اور جو کچھ اندر کی طرف ہے یو شیدہ ہے
اور اندر اس کے ایک غار ہے بزرگ اس کو حقو اور حق الفخذ کہتے ہیں یعنی حقہ ران اور مقعد اور شانہ اور
اندام مخصوص مردوں اور عورتوں کے انہیں دونوں ہڈیوں پر رکھتے ہیں اور ان میں پوست نہیں

باب بارہوان جزو پہلے اور گفتار چوٹی پانچوں کی ہڈیوں کی تشریح میں ہے
ہر ایک پانچوں میں تین پارہ ہڈیوں کے ہیں اس تفصیل سے پہلا پارہ پانچوں کی ہڈیوں میں سے ہڈی
ران کی ہے اور وہ ایک پارہ ہے اور دوسری ہڈی ہینڈلی کی ہے اور وہ دو پارہ ہیں اور رانوں کے
سر پر کہ پوند گاہ ران کی ہے ہینڈلی تک ایک پارہ ہڈی کا ہے اس کو رصفہ کہتے ہیں اور شتالنگ یعنی
شتمہ ایک پارہ ہے اور پاشتمہ یعنی اڑی ایک پارہ ہے اور کف پا ایک پارہ ہے اس کو عظم الزورقی
کہتے ہیں اور رسخ یعنی خردہ پا چار پارہ ہیں اور ہڈیاں پانچوں کے پشت کی کہ عربی میں مشط کہتے ہیں
پانچ پارہ ہیں اور اونگلیاں چودہ پارہ ہیں ہر اونگلی کے تین پارہ ہیں مگر پانچوں کے انگوٹھ کے دو پارہ ہیں
یہ عدد بحسب صوت ہیں اور جو تحقیق سے شمار کیا جائے تو چونتیس پارہ ہیں اس واسطے کہ سر اور جڑ پر ران کے
اور سر اور جڑ پر ہینڈلی کے ہڈیوں کے ایک قسم سخت ہڈی کے ہونہ کی گنتی ہے چنانچہ باب اول میں اس
گفتار کے بیان ہو چکا ہے پس چار پارہ ہونہ سب میں شمار کر لینا چاہیے جس طرح ماتحہ کے ہڈیوں میں شمار
کیا گیا ہے پس سب چونتیس پارہ ہوتے ہیں لیکن سب بڑی ہڈی ہڈی ران کی ہے اور خم نیک او میں ہے
اور پشت خم آگے کی طرف ہے اور کچھ باہر کی طرف مائل ہے اور سبز ران کا میل اندر کی طرف رکھتا ہے اور عضلہ اور
اور گین شکم میں اس خم کے رکھتے ہیں اگر اس شکل پر نہ ہوتے اور عضلہ اور پٹھے اور گین باہر رکھی ہوتیں تو
آسیب اور آفتوں سے نزدیک ہوتے اور آدمی پانچوں پہر کر نہ بیٹھ سکتا اور راہ چلنا نہ معلوم ہوتا اور شوار

ایک ہڈی کا ہونا چوٹی زمین سونہ اور شہ سکنتین اور گوشت یورون کا ہر ایک کام میں چوڑا ہو جائیگا اور نا طاقہ ہو جانا اس واسطے کہ ناخن ہر ایک کام میں گھس جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس لیے اونگو بالیہ پیدا کیا کہ ناخن ہو جائیں اور نرم پیدا کیا کہ ٹوٹ جائیں بال ہر ایک کام میں پہلے چڑو اور چوٹی گھسنا سی مٹی گاہ کی ہڈیوں میں سے مٹی زہے کہ بچر میں دو پارہ ہڈیوں کے پوست میں ایک دہنی طرف اور ایک بائیں طرف سے اور یہ دونوں ہڈیاں بزرگ حجم میں مگر ان ہڈیوں کے نام کچھ نہیں ہیں لیکن اس ہڈی کو جو بچر اس سے ہے اور چوڑی زیادہ ہے عظم الخاصرہ کہتے ہیں اور حرقفہ یعنی استخوان تہیگاہ ہی کہتے ہیں اور وہ ہڈی جو اوپر کی طرف ہے اور باہر کے جانب ہے اس کو عظم الورک کہتے ہیں یعنی استخوان سرین اور جو ہڈی کہ آگے کی طرف ہے اور باہر ایک زیادہ ہے اور اوپر میں سورخ بھی ہے اس کو عظم العانہ کہتے ہیں یعنی استخوان زمار کہ جس کو سرور کہتے ہیں اور پوستگی دونوں کے سروں کی زمار تک ہے اور جو کچھ اندر کی طرف ہے یو شیدہ ہے اور اندر اس کے ایک غار ہے بزرگ اس کو حقو اور حق الفخذ کہتے ہیں یعنی حقہ ران اور مقعد اور شانہ اور اندام مخصوص مردوں اور عورتوں کے انہیں دونوں ہڈیوں پر رکھتے ہیں اور ان میں پوست نہیں

ایک ہڈی کا ہونا چوٹی زمین سونہ اور شہ سکنتین اور گوشت یورون کا ہر ایک کام میں چوڑا ہو جائیگا اور نا طاقہ ہو جانا اس واسطے کہ ناخن ہر ایک کام میں گھس جاتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اس لیے اونگو بالیہ پیدا کیا کہ ناخن ہو جائیں اور نرم پیدا کیا کہ ٹوٹ جائیں بال ہر ایک کام میں پہلے چڑو اور چوٹی گھسنا سی مٹی گاہ کی ہڈیوں میں سے مٹی زہے کہ بچر میں دو پارہ ہڈیوں کے پوست میں ایک دہنی طرف اور ایک بائیں طرف سے اور یہ دونوں ہڈیاں بزرگ حجم میں مگر ان ہڈیوں کے نام کچھ نہیں ہیں لیکن اس ہڈی کو جو بچر اس سے ہے اور چوڑی زیادہ ہے عظم الخاصرہ کہتے ہیں اور حرقفہ یعنی استخوان تہیگاہ ہی کہتے ہیں اور وہ ہڈی جو اوپر کی طرف ہے اور باہر کے جانب ہے اس کو عظم الورک کہتے ہیں یعنی استخوان سرین اور جو ہڈی کہ آگے کی طرف ہے اور باہر ایک زیادہ ہے اور اوپر میں سورخ بھی ہے اس کو عظم العانہ کہتے ہیں یعنی استخوان زمار کہ جس کو سرور کہتے ہیں اور پوستگی دونوں کے سروں کی زمار تک ہے اور جو کچھ اندر کی طرف ہے یو شیدہ ہے اور اندر اس کے ایک غار ہے بزرگ اس کو حقو اور حق الفخذ کہتے ہیں یعنی حقہ ران اور مقعد اور شانہ اور اندام مخصوص مردوں اور عورتوں کے انہیں دونوں ہڈیوں پر رکھتے ہیں اور ان میں پوست نہیں

عضلہ آنکھ کے کنارہ سے اوگاہ ہے اور کیرٹ سے اور وتر اور سکا میا نگاہ پلک سے پیوستہ ہے اور حرکت آنکھ کے
 کولون کی اسی عضلہ سے ہے اور دو عضلے اور ہیں دونوں گوشوں میں آنکھ کے اور یہ دونوں باریک نیاہہ ہیں
 اون دونوں پہلے عضلون سے اور وتر ان دونوں کے برابر آتے ہیں اور پچی کی پلک کو میا نگاہ سے ملنے
 ہیں اور حرکت بند کرنے آنکھ کی حالت خواب یا بیدار خواہیں انہیں دونوں سے ہے اور جس وقت کہ یہ دونوں
 عضلے تشنج کرتے ہیں تو آنکھ کو بالکل بند کر دیتی ہیں اور جس وقت ایک پر آفت پہنچے آنکھ بالکل بند نہیں
 ہوتی ہے اور وہ گوشہ جس طرف سے آفت پہنچتی ہے کھلا رہتا ہے اور عضلہ دوسرا آنکھ کے اندر عصبہ مجوفہ کو
 نگاہ رکھتا ہے تاکہ جس وقت آدمی کسی چیز نگاہ کرے اور خوب اوپر نظر کرے تو وہ عصبہ مجوفہ سست نہ ہو جائے
 اور آنکھ اوپر کو نہ اٹھو اور حقیقت اس عصبہ کی پچھون کی تشریح میں بیان کیجا بیگی اور اس سبب سے کہ یہ عضلہ
 اور عضلوں کی شکل پر نہیں ہے بعض اصحاب تشریح کہتے ہیں کہ یہ دو عضلے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ یہ تین عضلے ہیں
 اور اسی جہت سے عضلوں میں آنکھ کے اور آنکھ کی پلک کو اختلاف واقع ہے اور جو اسع جالینوس میں عضلہ آنکھ کے
 اونٹیں لکھو ہوئی ہیں چنانچہ عضلہ خاص آنکھ کے چھہ میں ان چھہ میں سے چار عضلے گردا گرد آنکھ کے رکھے ہوئے
 ہیں ایک اس گوشہ پر جو کان کی طرف ہے اور دوسرا اس گوشہ پر جو ناک کی طرف ہے اور ایک اوپر اور ایک
 نیچے ہر ایک عضلہ آنکھ کو اپنی طرف حرکت دیتا ہے اور دو عضلے میں ترجیح رکھے ہوئے کہ آنکھ کو پیچھے ہیں
 اور پچی کے گلہ میں تین حرکتوں سے زیادہ نہیں ہیں ایک حرکت کولون دہن کی دوسری حرکت بند کرنے
 مومخہ کے تیسری حرکت چبانے کی اور حرکت کولون دہن کی دو عضلوں سے ہے کہ بنا گوش کی بڑی سے
 اوگے ہیں اور گدرا ونگا گردن پر بھی ہے اور وتر اور نگارندان سے ملا ہوا ہے جس وقت یہ عضلہ تشنج کرتا ہے
 ٹونک یعنی کاکھچتا ہے اور مومخہ کھلتا ہے اور حرکت بند کرنے مومخہ کی چار عضلوں سے ہے اور ان چار
 میں سے دو عضلوں کو عضلہ صدغ کہتے ہیں اور یہ دونوں عضلے نرم زیادہ اور عضلوں سے ہیں اور نازک
 نہایت ہیں اس سبب سے کہ داغ سے اوگے ہیں اور اس سے بہت نزدیک ہیں اور دماغ معلوم ہے کہ
 ایک عضو نہایت نرمی اور نازکی کے ساتھ ہے اور جو کہ یہ عضلہ ایسا نرم اور نازک ہے اور دماغ سے اس قدر
 نزدیک ہے تو جو آسیب کہ اوپر پہنچتا وہ دماغ کو دیتا اور خطر طح طرح کے متصور ہوتے اس لیے حق تعالیٰ آفریدگار
 اون دونوں بڑیوں کو کہ مقام صدغ یعنی کنپی سے پیوستہ ہیں اور نام اون کا زوج ہے دبلیز مقر فرمایا
 ایک برج کے تاکہ یہ عضلہ او میں پوشیدہ ہو اور آسیب اور آفتوں سے دور رہے اور وتر اس عضلہ کا
 نیچا وتر ہوا ہے اور گلہ کے کنارہ سے ملا ہوا پس جس وقت کہ یہ عضلہ تشنج کرتا ہے گلہ کو کھینچتا ہے اور مومخہ بند
 ہو جاتا ہے اور جو کہ عضلہ اس درجہ نازک ہے اور شمش کی حرکت کو بہت بڑی قوت درکار ہے اور اس

ترجمہ ذخیرہ خوازم شہار

نیچے اوس جفت اول کے آیا ہو اور جسوقت کہ پچھلے عضل تشنج کرین سر کو اندک اپنی طرف کھینچتا اور جفت
 تشنج نیچے سے اون دونوں جفت کو نکالے ہو اور ہر طرف سے ایک عضلہ ہو اور رباط ہر ایک کا مہرہ اول کے پہلو
 اوگاہ ہو اور ترجیا آیا ہو اور ہر طرف سے ایک عضلہ ہو اور سر کی ہڈیوں کی آخر ہڈی کسی سیاہ گاہ سے پیوستہ ہے کہ سر دونوں
 عضلوں کے باہم ملنے سے جسوقت کہ ایک عضلہ ان دو سے تشنج کرے تو سر کو ترجیا پیچھے کی طرف کھینچتا جس طرح
 کہ شانہ کی طرف سر میل کرتا ہو اور جفت چوتھا رباطات سے مہرہ دوسرے اوگاہ ہے اور ترجیا آیا ہو اور مہرہ اول
 کو پہلو سے جس سے رباط جفت دوم اوگاہ ہے پیوستہ ہو اور کبھی اس جفت چہارم کی برخلاف جزو سیوم
 کو ہو کہ جسوقت پچھلے جفت چہارم تشنج کرے میل سر کا کہ تشنج جفت سیوم سے ہو اور سراسر راست ہو جائیگا اور
 چار عضلے اور ہین کہ میل خاص سر کا دانتین اور باتین طرف سے اوٹھیں سے ہے اور اون چار عضلوں میں
 سے دو آگے کی طرف آتے ہین ایک دانتین سے اور ایک باتین سے اور دو پیچھے سے جو ہین دانتین سے ایک
 دانتین طرف سے اور ایک باتین طرف اور وہ دو عضلے جو آگے کی طرف ہین دوسرے مہرہ سے آخر ہڈی سے سر کی
 پیوستہ ہین اور وہ دو عضلے جو پیچھے سے ہین مہرہ اول سے آخر ہڈی سے سر کی پیوستہ ہین پس جسوقت وہ عضلے آگے
 کے تشنج کرتے ہین اوس حرکت کی مددگار ہوتے ہین جو سر کو آگے کی طرف حرکت ہوتی ہے اور جسوقت
 چاروں عضلے ایک بار تشنج کر لے ہین تو سر کو سیدھا رکھتے ہین اور جب کہ ان چار میں سے ایک عضلہ تشنج کرے تو سر اسی
 عضلہ کی طرف میل کرے گا کبھی کے ساتھ لیکن عضلے شترک حرکتوں کو دس ہین اون سب میں سے دو عضلے ایسے ہین کہ
 سر کو ساتھ گردن کے آگے کی طرف لاتی ہین اور نیچے مری کے کہی ہوئے ہین اور مری گزر گاہ طعام اور شراب کی ہے اور
 مہرہ اول اور دوسرے سے پیوستہ ہین پس اگر وہ سے عضلہ کا جو مری کی طرف تشنج کرے تو سر کو تنہا آگے کی طرف لایا اور
 جسوقت وہ سے عضلہ کا جو مری کی طرف تشنج کرے تو سر کو ساتھ گردن کے آگے کی طرف لایا اور چار جفت اور ہین
 کہ سر کو ساتھ گردن کے سیدھے ہین جفت چہارم سے نیچے ہر طرف سے ایک مثلث ہے اور قاعدہ مثلث سر کی آخر ہڈی
 سے پیوستہ ہے اور تمامی مثلث گردن پر اوڑھایا ہے اور وہ تین جفت جو باقی ہین ایک جفت نزدیک مہرہ گردن کے
 رکھا ہے ہر طرف سے ایک اور دوسرا جفت نزدیک چار مہروں کے ہے ہر طرف سے ایک اور تیسرا اور میان ان دونوں
 جفت کو رکھا ہوا ہے اور حرکت پھر سر اور گردن کی اور حرکت موڑ کر دیکھنے کی تشنج ان چاروں جفت کی ہے
 اور وہ عضلے جن سے خاص گردن کی حرکت ہوتی ہے چار میں دو داسنی طرف سے اور دو باتین طرف سے اور ہر طرف
 سے ایک آگے اور ایک پیچھے جسوقت ایک ان چار میں سے تشنج کرتا ہو تو گردن اوسے عضلہ کی طرف پھر جاتی ہے اور جسوقت
 کہ دو عضلے داسنی طرف سے تشنج کر لے ہین تو گردن داسنی طرف میل کرتی ہے اور جسوقت دونوں عضلے باتین طرف سے تشنج
 کرتے ہین تو گردن باتین طرف کو میل کرتی ہے اور جسوقت چاروں عضلے ایک بار تشنج کرین تو گردن سیدھے پہلی

ترجمہ و تفسیر از علامہ شمس

نگار ہے
 یاد ہے
 زبیرک
 طیف
 کا جادو
 الماسین
 نے
 خت
 سر کو
 ہے
 پیچھے
 نے سر
 کان کے
 و پھر
 ہڈیوں
 میں
 سے
 مہرہ
 ہین
 لایا اور
 ہے
 روترا
 جارت
 رات
 ہے

یاد ہے زبیرک کا جادو الماسین نے خت سر کو ہے پیچھے نے سر کان کے و پھر ہڈیوں میں سے مہرہ ہین لایا اور ہے روترا جارت رات ہے

درقی کو ساتھ کنارہ الذی لا اسم له کے جمع کر دین تاکہ خجرہ تنگ ہو جائے اور جو مناسب تھا کہ عضلہ جو خجرہ کو بند کرے
انڈون خجرہ کو ہوتا کہ جسوقت تشنج کمری درقی اور الذی لا اسم له کو طرف اپنی کھینچے اسلئے اللہ تعالیٰ فرد و عضلہ پیدا کئے
اندر حلقوم کو کوچکے یادہ اور عضلون سے اور قوی تر سے لیکن کوچکی اون کی اس غرض سے ہے تاکہ اندرون حلقوم
کا تنگ ہو وے اور قوت اون کی اس نظر سے ہے کہ جب تک آدمی چاہے سانس نہ لیوے اور دم رو کے رہے تو روک سکے
پس یہ عضلہ بھی کام کر سکتا ہے چنانچہ جسوقت آدمی کسی چیز پر گڑ کر کہ وہ ناخوش رہے رہے تو اسے پادام رو کے
اور سانس نہ لیوے تاکہ ہوائی ناخوش اس کی حلق میں نہ پہنچے اور دو عضلہ اور اندر کو نیچے غرضوں کی پیدائی تاکہ کسی
کو بھی اس طرح پکڑے رہے **باب یا نچوان دو کے جزو اور چو کھی گفتار سے حلقوم**
اور عضلون کی شناخت میں ہے عضلہ حلقوم کے چار میں دو عضلہ سینہ کی ہڈی سے نکلے ہیں ساتھ ہڈی لامی کے او
حلقوم کو سر سے پیوستہ ہیں کام ان چاروں عضلون کا بھی ہے کہ خجرہ کے غرضوں کو پکڑے ہوئے ہیں تاکہ جسوقت آدمی
آواز بلند کرے تو اس قدر کشادہ ہوں کہ آواز نکل سکے اور نگاہ رکھیں کہ سر حلق کا نیچے نہ اترے اور نہ اوپر کو چڑھے اور دو
عضلہ اور ہیں کہ حلقوم سے مخصوص ہیں قانع عربی میں ان کو کہتے ہیں حلقوم کے کنارہ پر کہ ہوئے ہیں کہ کمانا اور پانی جو
اپنی راہ سے اترتا ہے اون کو بخوبی مدد دیوین کہ طعام اور شراب جلد اور آسان اتر جائے اور سانس لینے کی راہ
مراحت نہ کرے سب اس کی چھ عضلہ ہیں **باب چہٹا دو کے جزو اور چو کھی گفتار سے زبان**
اور عضلون کی تشریح میں سے معلوم کریں کہ عضلہ زبان کے نو ہیں منجملہ اون کا دو عضلہ بنا گوش
کی ہڈی کے کناروں سے اور وہ ہیں ایک دایہنی طرف سے اور ایک بائیں طرف سے اور دونوں پہلووں زبان سے پیوستہ
ہیں اور یہ دونوں عضلہ چوڑے ہیں اور حرکت زبان کی دھن کے دونوں طرف انہیں عضلون سے ہوتی ہے جسوقت
ایک عضلہ اون دو میں سے تشنج کرتا ہے تو زبان اس سے عضلہ کی طرف کھینچ جاتی ہے اور دو عضلہ اور لامی ہڈی سے
اور وہ ہیں نیچے سے اوپر اور یہ دو عضلہ دراز ہیں اور زبان کے درمیان میں پیوستہ ہیں کہ حرکت باہر نکلتے اور پھر
جائی زبان کی انہیں دو عضلون سے ہے اور دو عضلہ اور لامی ہڈی کے دونوں پہلووں سے اور وہ ہیں سب سے
نیچے ایک دایہنی طرف سے اور ایک بائیں طرف سے اور یہ دونوں عضلہ درمیان اون پہلے دونوں عضلون کو ساتھ
زبان کو پیوستہ ہوئے ہیں کہ حرکت پھر نے زبان کی گرد دھن کے انہیں دونوں عضلون سے ہے پس جسوقت
کہ ایک عضلہ تشنج کرتا ہے تو زبان کو ترجیحی کھینچتا ہے اپنی طرف اور اس حرکت کی سے حرکت گردش زبان کی بخوبی
ہوتی ہے اور دو عضلہ اور کلہ کی ہڈی کے کنارہ سے اوپر ہیں اور نیچے ان تمام عضلون کے نظریں اور چوڑے ہو کر زبان
کو نیچے بچے ہوئے ہیں کہ حرکت اور دوسری ہونا زبان کا انہیں دونوں عضلون سے ہے اور وہ ایک عضلہ اور ہے کہ
اور کو بھی زبان کے عضلون سے شمار کیا ہے اور لامی ہڈی کے کنارہ سے اوپر سے منفعت اس کی بھی ہے کہ کھی زبان

[illegible]

کو لامی کی طرف لانا ہو اور کبھی لامی کو اندر کی طرف زبان کے لاتا ہے باک سا تو ان دوسرے جزو
 اور چوختی گفتار سے شانہ کے عضلوں کی تشریح میں ہے شانہ کے عضلے تین قسم کے ہیں ایک
 عضلے اس قسم کے ہیں کہ خاص شانہ کو حرکت اونکی سبب سے ہے دوسرے وہ عضلے ہیں جو حرکت بازو اور
 شانہ کی مشترک اونکی سبب سے ہے وہ عضلے ہیں جنکو حرکت خاص بازو کو ہوتی ہے لیکن وہ عضلے کہ خاص شانہ کو
 حرکت جنکو سبب سے ہے وہ بارہ عضلے ہیں چھ واسطے حرکت داہنی شانہ کے اور چھ واسطے حرکت بائیں شانہ کے
 منجملہ ان چھ عضلوں کے دو گردن کے پیچھے سے آتے ہیں ساتھ کچی کے اور ایک عضلہ خرک شانہ سے پیوستہ ہے
 اور سر شانہ تک پہنچا ہی خبر گردن تک اور ایک عضلہ خبر گردن کے پیچھے سے آیا ہے اور آخر شانہ سے پیوستہ ہے
 اور عضلہ تیسرا ہرہ اول سے گردن کے مہرون میں سے اوگاہے اور خرک شانہ کے سر سے پیوستہ ہے اور عضلہ
 چوتھا لامی ہڈی سے اوگاہے اور اوپر کے پہلو سے شانہ کے پیوستہ ہے نزدیک سر شانہ کو ساتھ اوس باونی
 کہ کہ اوسکو منقار کہتے ہیں اونکی حرکت سے شانہ طرف کان اور گردن کے میل کرتا ہے اور عضلہ پانچواں اور چھٹا
 ایک سر سے بارہویں خار کے مہرون کے پشت پر ہیں اوگاہے اور خرک شانہ سے پیوستہ ہے اور دوسرا پانچویں
 خار سے پیچھے کے مہرون سے پشت کے مہرون میں سے اوگاہے اور شانہ کے غضروف سے پیوستہ ہے ستراسر پس
 جسوقت کہ دونوں عضلے تشنج ایکبار کرتے ہیں تو شانہ کو اپنی طرف کہنچتے ہیں اور جسوقت پانچواں عضلہ حرکت
 کرتا ہے تو شانہ پیچھے کی طرف پیچھے سے میل کرتا ہے اور جسوقت چھٹا عضلہ تشنج کرتا ہے تو میل شانہ کا اوپر کی طرف ہوتا ہے
 اور ایک عضلہ اور مشترک درمیان بازو اور شانہ کے اور عضلہ ہرہ قطن سے اوگاہے اور ومان سے نکلکر
 شانہ کے پیچھے کے پہلووں سے ملا ہے سر شانہ تک حرکتیں اس عضلہ کو شانہ کو طرف اپنی کہنچتی ہیں اور اند کے
 میل طرف حجامت گاہ کی کرتا ہے اور بازو کو کبھی کبھار حرکت ہوتی ہے طرف پشت کو اور ان عضلوں کو بازو کے
 عضلوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے باٹ آٹھواں دوسری جزو اور چوختی گفتار سے ہاتھ کے
 عضلوں کی شناخت میں ہے ہاتھ کی حرکتوں میں پہلی حرکت بند کشا شانہ کی ہے کہ حرکت
 بازو کی اوس سے ہے اور ان حرکتوں کے چھ بیس عضلے ہیں ہر طرف سے تیرہ اور اون تیرہ میں سے ایک عضلہ سر
 پستان سے اوگاہے اور سینہ کی ہڈی تک آیا ہے اور بازو کی ہڈی کے سر سے مل گیا ہے آگے کی طرف نزدیک لب غار
 شانہ کے کہ سر بازو کی ہڈی کا اوسمیں کہا ہے اور حرکت نزدیک آؤ بازو کی ساتھ سینہ کے ایسی ہے کہ میل اوکھانچو
 کی طرف ہوتا ہے اسی عضلہ سے ہے اور شانہ کو اندر کی طرف اپنی کہنچتا ہے اور عضلہ دوسرا سینہ کی ہڈی سے اوگاہے اور
 بازو کی ہڈی کے سر سے پیوستہ ہے آگے کی طرف سے اور حرکت نزدیک آؤ بازو کی ساتھ سینہ کے اس طرح ہے کہ میل
 اوکھا اوپر کی طرف ہوتا ہے اسی عضلہ سے ہے اور عضلہ تیسرا عضلہ بزرگ ہے دو ہر یعنی دو تو کہ مثل دو عضلوں کو ہے

اس شانہ کو ہڈی کی حرکت
 کتوں میں اور وہ ایک باقی جو سورت
 مثل شکل کہ ایک عضلہ اور تیس ہوا
 جرم اوسانک اور پیلا اور تیس ہوا
 اور دوسری طرف سے کی اور پیلا ہوا
 پیچھے کی طرف سے کتوں میں کہ ایک
 شانہ آدمی کے دھڑ کی طرف سے
 میں کہ از کو فکاف کتوں میں اور
 جہاں دسویں میں خاص سے اور بزرگ
 میں نہیں کہ وہ چھوٹا ہے اور بزرگ
 اور شانہ کو اور دوسرا پیچھے کی
 میں اور اس میں دونوں بیکہ کہ سبب
 کتے ساتھ خبر گردن کے سر سے
 کہ از کو فکاف کتوں میں اور بزرگ
 ہر عضلہ کا نام میں اور بزرگ کہ ایک
 اوس سے زیادہ میں اور کتوں میں بڑا
 میں ایک کتوں اور کتوں میں بڑا
 دوسرا کتوں اور کتوں میں بڑا
 خود دونوں کا اور کتوں میں بڑا
 حقیقت میں یہ ہاتھ اور اس میں
 اوس سے کہ کتوں ہاتھ اور اس میں
 منہ سے انکوب

کو بند کرے
 عضلہ پیدائے
 و ان حلقوم
 یک سے
 رو کے
 با کتوں تاکہ
 سے حلقوم
 لامی کے او
 قت آدمی
 پیر اور دو
 و رانی جو
 سینہ کی راہ
 سے زبان
 ضابطہ گوش
 ن سے پیوستہ
 و جسوقت
 ہڈی سے
 نو اور پیر
 سب سے
 کہ ساتھ
 جسوقت
 کی بخوبی
 ہو کر زبان
 و سے کہ
 کہ کبھی زبان

حرکت حجاب کو ضروری تھی اسلئے واجب کیا کہ وقت اترنے اس سچو کے کہ اس حجاب میں پونڈ ہی احتیاط تمام کی جائے لہذا اسکو چند جڑوں سے مدد دی ہے اور ساتھ اسکے پیوستہ کیا ہے تاکہ اگر ایک جڑ میں کچھ خلل واقع ہو تو اور جڑیں صحیح اور سالم رہیں اور حرکت اسکی ٹوٹ بجائے اور نیز یہ بھی پایا ہے تھا کہ جس عضو کی حرکت پر درج ہو تو سچا بھی اسکا قوی ہوتا ضرور ہو اسواسطے جناب باری غرسمہ نے اس سچو کو تین جڑوں سے باہر نکالا ایک جڑ عصب چہارم سے کہ درمیان سے مرہ پشیری اور چوٹھو کے حرام مغز سے باہر نکلی ہے مائڈ مگرمی کے نارون کے اور جڑ دوسری پانچویں عصب سے اور جڑ تیسری چہو عصب سے ہی پران تینوں جڑوں کو ایک کر دیا اور پناہ میں اس غشاء کی کیا جوابی بیان ہو چکی ہے اور اتارا اوں کو سر حجاب تک پس جو کوئی اس صنعت الہی میں غور اور تامل کرے رحمت جناب باری کی جو خلقت میں جانوروں کے نازل ہوتی ہو بخوبی دریافت کرے فت بارک اللہ من الخالقین اور معلوم کریں کہ ان عضلون کی شمار میں بڑی شکل پڑی ہو اور نہایت شواہ واقع ہوتی ہے جو اسع جالینوس میں تفصیل ان عضلون کی ایک سوسات لکھی ہے اور مقام تعجب یہ ہے کہ سب عضلے جنت میں اور اوسمین کسی فروکاند کو نہیں کرتا کہ ایک کم رہی باز باوہ وہ بیان کرتا ہے اور خواجہ ابوالقاسم بن ابی صادق نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ کہ ہم سے پہلو لوگوں کے متاخرین میں سے ہے اسنے ایک کتاب تصنیف کی ہے شرح کتاب تشریح منافع الاعضاء جالینوس کی اور اوسمین نہایت درجہ کو اس باب میں استقصا کیا ہے وہ لکھتا ہے اپنی کتاب میں کہ اطباء و متقدمین جس جس اعضا کو عضلہ کہ جنت میں اور ان عضلون کے عدد و نمین ایک فرو بھی اضافہ فرماتے ہیں اور کہتا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ وہ تحریر اصحاب تشریح سے کیوں علیحدہ ہے اور شمار میں ان عضلون کے تفصیل کہتا ہے کہ عضلے باسط چھ جنت میں اور قابضہ چار جنت میں اور جو پہلو اندر ہیں چوالیس جنت میں بالاتفاق سب کی یہی تفصیل ہے اور نیز بالاتفاق سب کے عضلے جنت میں برابر ایک دوسرے رکھی ہوئے ایک دہنی طرف سے اور دوسرا بائیں طرف سے اور کوئی فرو عضلہ نہیں ہو تو اسصور تین اولی یہ ہے کہ اعتماد جنت عدد و نمین کیا جائے اور وہ ایک سوساٹھ میں اور دو حجاب میں سب ایک سو دس عضلے ہیں بائیں و سوان دوسرا جزو چوتھی گفتار سے پشت کو عضلون کی تشریح میں سے معلوم کریں کہ عضلے پشت کو دو طرح کے ہیں ایک یہ کہ پشت کو سچو کی طرف خم دیتی ہیں دوسری عضلے ایسے ہیں کہ پشت کو آگے کی طرف خم دیتی ہیں اور سب حرکتیں پشت کی انہیں دونوں قسم کے عضلون سے حاصل ہوتی ہیں لیکن وہ عضلے جو پشت کو سچو کی طرف خم دیتی ہیں دو عضلے ہیں ایک دائیں طرف سے اور ایک بائیں طرف سے ان دونوں عضلوں کو خاصہ پشت کہتی ہیں اور یہ دونوں عضلے تیس عضلون سے جمع کیے گئے ہیں اسواسطے کہ ہر ایک مہرہ میں سے پشت کو مہرہ ایک شاخ نکلی ہے مگر مہرہ اول سے اور پشت کو مہرہ چوبیس میں

ون کے
لغت ترین
لمست جو
ن حرکت کے
عضلہ
وہ دو
پونچے
بررسی
جسم کیا او
در میان
حجاب
ون میں
بکرتا
ہے اور
رہ کے
یہ حجاب
برابر اس
سید
کاسپی
اثرہ کا
نہ اور پہلو
پاسے
کی ہیں
اسواسط
نہ کی ہو
ت کی شاخ

عظم ہر کو
میں جانے لگتا ہے اور نہایت عجیب
الفاظ میں صحت کو کہتے ہیں کہ ایک
جسم جو ہر جڑ کی صورت اختیار اور
چند سترہ ہوتا ہے اور ہر ایک ہوتا ہے اور
پشت اور گردن و منہ کو سوتا ہے اور
دنا کیلین فقرات میں ان کے حصے
ہے کہ اسکو ان ششہ و ہر جڑ
جناح کی طرح دو حصہ ہر جڑ میں
کی ایک ہر جڑ میں تین تین
تین تین تین تین تین تین تین تین
کہ ہندی و غالی کی تین تین تین تین تین
کہ ہر مہرہ میں دو ہر مہرہ میں دو ہر مہرہ میں دو
اور ایک بائیں و گرم و گرم و گرم و گرم
ہر مہرہ میں دو ہر مہرہ میں دو ہر مہرہ میں دو
ایک بدن میں دو ہر مہرہ میں دو ہر مہرہ میں دو
گرم اور دو ہر مہرہ میں دو ہر مہرہ میں دو
گرم اور دو ہر مہرہ میں دو ہر مہرہ میں دو
ہے

زباں کی طرف میل کرتا ہو اور جس وقت ایک عضلہ کچلتا ہو تو قصبہ اسی عضلہ کی طرف میلان کرتا ہو اور عضلہ مردون کے
 خسیوں کے چارہ میں ہر طرف سے دو عضلے اور عورتوں کے خسیوں کے دو عضلے ہیں ہر طرف سے ایک عضلہ اسوجہ سے
 کہ مردون کے خصبہ لنگے ہوتے ہیں اور عین چار عضلے ہونا ضرورتاً کہ وہ عضلے اون خسیوں کو اپنی مقام پر رکھ
 ہیں اور عورتوں کے خصبہ اندر کی طرف ہیں لنگہ ہوتی نہیں ہیں اس جہت سے انکو دو عضلے کافی ہیں اور وہ نہ مثلاً ہر
 ایک عضلہ اور ہے اور لیف او سکچوری ہو کر اس دہنہ کے اندر او ترے ہیں اور اسکو خراہم کہی ہوتے ہیں کہ پیشاب کی
 آدمی رو کے رہتا ہے اور جس وقت کہ چاہتا ہو کہ پیشاب کو باہر نکالے لیف اس عضلے کو اس وقت سست ہو جائے
 ہیں اور دہنہ مثلاً نہ کا فراخ ہو جاتا ہو اور عضلہ شکم کے مدد دی ہیں تاکہ قوت دافعہ پیشاب کو باہر نکالتی ہے اور
 مقعد کے چارہ میں ایک عضلہ گوشت مقعد سے او سکچوری کہتی ہیں اور ساتھ پوست کو ملا ہوا ہو مانند گوشت ہو چھ
 اور کام اس عضلہ کا یہ ہو کہ مقعد کو بغیر لب رود یعنی آنت کو کھینچتا ہو اور دباتا ہے تاکہ بوقت حاجت ثقل یعنی گوہ کو
 باہر نکالے اور عضلہ دوسرا بھی اس آنت کی لب پر رکھا ہوا ہو نیچے اس پہلے عضلے کے کام اسکا بھی وہ ہی ہے
 کہ مقعد کچلی ہوئی ہے اور دونوں سراسر اس دوسرے عضلے کے قصبہ کو درمیان میں پوسٹہ میں اور دو عضلے
 اور تیرہ چو رکھی ہوئے ہیں سب عضلون کے اوپر اور کام ان دونوں عضلون کا یہ ہو کہ مقعد کو اپنی مقام پر قائم رکھ
 ہوئی ہیں جس وقت یہ عضلہ دونوں سست ہو جاتی ہیں تو مقعد باہر نکل آتی ہے باب تیرہ وان دوسرے
 جزو اور چوتھی گفتار سے عضلہ ہاوی پائے کی شناخت میں ہے آگاہ ہونا چاہیے
 کہ اندام ہاوی پائے ران ہو اور پٹلی اور قدم حرکت پہلی اور کی طرف سے حرکت ران کی ہے اور یہ حرکت اس
 بند کشاوی ہے جو درمیان سرین کے ہونے چوتھ کے بیچ میں ہے پس اون بند کشاوی کی حرکتوں کی باتیں
 عضلے ہیں ہر سرین کے گیارہ عضلے متجملہ اون گیارہ کے پانچ عضلے ایسی ہیں کہ او ترنا ران کا سینہ اور شکم کی طرف
 اونہیں کے سبب سے اور اس حرکت کو حرکت بسط کہتی ہیں اور ان عضلون کو عضلات باسط کہتے ہیں
 اور چار عضلے ایسی ہیں کہ چتر سنا ران کا طرف شکم اور سینہ کے اونہیں کے سبب سے اور اس حرکت کو حرکت قبض کہتے ہیں
 کہتی ہیں اور ان عضلون کو عضلات قابض کہتی ہیں اور دو عضلے ایسی ہیں کہ حرکت گردش ران کی اونکے
 وجہ سے پس پانچ عضلون باسط سے ایک عضلہ بند گاہ سرین پر رکھا ہوا ہے اور اس کے تین رباط ہیں اسوجہ
 کہ تین مقاموں سے اوگے ہیں اور دو ترین اور رباطات میں سے ایک رباط سرین کی ہڈی سے اوگا ہو
 اور ایک تھیکا سے اوگا ہو ایک عصب سے اون تینوں میں سے دو رباط گوشتی ہیں اور ایک مانند عشا کے ہو اور ہر دو
 چھو کی طرف سے ساتھ ہڈی ران کے پوسٹہ سے جس وقت کہ ایک وتر تشنج کرتا ہے تو ران نیچے او ترقی ہو اور میل
 او سکا اسی وتر کی طرف ہوتا ہو اور جس وقت دو وتر ایک بار تشنج کرتے ہیں تو ران سیدھی او ترقی ہو اور عضلہ

عضلہ تشنج کرتا ہو اور جس وقت ایک عضلہ کچلتا ہو تو قصبہ اسی عضلہ کی طرف میلان کرتا ہو اور عضلہ مردون کے
 خسیوں کے چارہ میں ہر طرف سے دو عضلے اور عورتوں کے خسیوں کے دو عضلے ہیں ہر طرف سے ایک عضلہ اسوجہ سے
 کہ مردون کے خصبہ لنگے ہوتے ہیں اور عین چار عضلے ہونا ضرورتاً کہ وہ عضلے اون خسیوں کو اپنی مقام پر رکھ
 ہیں اور عورتوں کے خصبہ اندر کی طرف ہیں لنگہ ہوتی نہیں ہیں اس جہت سے انکو دو عضلے کافی ہیں اور وہ نہ مثلاً ہر
 ایک عضلہ اور ہے اور لیف او سکچوری ہو کر اس دہنہ کے اندر او ترے ہیں اور اسکو خراہم کہی ہوتے ہیں کہ پیشاب کی
 آدمی رو کے رہتا ہے اور جس وقت کہ چاہتا ہو کہ پیشاب کو باہر نکالے لیف اس عضلے کو اس وقت سست ہو جائے
 ہیں اور دہنہ مثلاً نہ کا فراخ ہو جاتا ہو اور عضلہ شکم کے مدد دی ہیں تاکہ قوت دافعہ پیشاب کو باہر نکالتی ہے اور
 مقعد کے چارہ میں ایک عضلہ گوشت مقعد سے او سکچوری کہتی ہیں اور ساتھ پوست کو ملا ہوا ہو مانند گوشت ہو چھ
 اور کام اس عضلہ کا یہ ہو کہ مقعد کو بغیر لب رود یعنی آنت کو کھینچتا ہو اور دباتا ہے تاکہ بوقت حاجت ثقل یعنی گوہ کو
 باہر نکالے اور عضلہ دوسرا بھی اس آنت کی لب پر رکھا ہوا ہو نیچے اس پہلے عضلے کے کام اسکا بھی وہ ہی ہے
 کہ مقعد کچلی ہوئی ہے اور دونوں سراسر اس دوسرے عضلے کے قصبہ کو درمیان میں پوسٹہ میں اور دو عضلے
 اور تیرہ چو رکھی ہوئے ہیں سب عضلون کے اوپر اور کام ان دونوں عضلون کا یہ ہو کہ مقعد کو اپنی مقام پر قائم رکھ
 ہوئی ہیں جس وقت یہ عضلہ دونوں سست ہو جاتی ہیں تو مقعد باہر نکل آتی ہے باب تیرہ وان دوسرے
 جزو اور چوتھی گفتار سے عضلہ ہاوی پائے کی شناخت میں ہے آگاہ ہونا چاہیے
 کہ اندام ہاوی پائے ران ہو اور پٹلی اور قدم حرکت پہلی اور کی طرف سے حرکت ران کی ہے اور یہ حرکت اس
 بند کشاوی ہے جو درمیان سرین کے ہونے چوتھ کے بیچ میں ہے پس اون بند کشاوی کی حرکتوں کی باتیں
 عضلے ہیں ہر سرین کے گیارہ عضلے متجملہ اون گیارہ کے پانچ عضلے ایسی ہیں کہ او ترنا ران کا سینہ اور شکم کی طرف
 اونہیں کے سبب سے اور اس حرکت کو حرکت بسط کہتی ہیں اور ان عضلون کو عضلات باسط کہتے ہیں
 اور چار عضلے ایسی ہیں کہ چتر سنا ران کا طرف شکم اور سینہ کے اونہیں کے سبب سے اور اس حرکت کو حرکت قبض کہتے ہیں
 کہتی ہیں اور ان عضلون کو عضلات قابض کہتی ہیں اور دو عضلے ایسی ہیں کہ حرکت گردش ران کی اونکے
 وجہ سے پس پانچ عضلون باسط سے ایک عضلہ بند گاہ سرین پر رکھا ہوا ہے اور اس کے تین رباط ہیں اسوجہ
 کہ تین مقاموں سے اوگے ہیں اور دو ترین اور رباطات میں سے ایک رباط سرین کی ہڈی سے اوگا ہو
 اور ایک تھیکا سے اوگا ہو ایک عصب سے اون تینوں میں سے دو رباط گوشتی ہیں اور ایک مانند عشا کے ہو اور ہر دو
 چھو کی طرف سے ساتھ ہڈی ران کے پوسٹہ سے جس وقت کہ ایک وتر تشنج کرتا ہے تو ران نیچے او ترقی ہو اور میل
 او سکا اسی وتر کی طرف ہوتا ہو اور جس وقت دو وتر ایک بار تشنج کرتے ہیں تو ران سیدھی او ترقی ہو اور عضلہ

لہ تشنج
 بنت است
 ناپین چار
 لون کے
 سیر لاوی
 پوسٹہ
 تشنج کرے
 مرد کا
 بن اور
 بن سب
 لونی
 تشنج کے
 ملے اور
 بن نیچے
 رکھو ہو
 کو ہے
 شکم کو
 اس
 سی
 گرم
 واو
 اسکو
 موت
 نجان
 تشنج

دوسرا تہنگاہ کی ہڈی سے اوگا ہے چھ کی طرف سے اور اوتر کر ساتھ ہڈی ران کے اوس فرونی سے نیچے اوس مہر کے
 کہ سر ران او سکے اندر ہی پیوستہ ہے باہر کی طرف سے اور آگے کی طرف کچھ اوتر ہی پس جس وقت کہ یہ عضلہ تشنج کرتا ہے
 ران نیچے اوترتی ہے اور میل او سکا اندر کی طرف ہوتا ہے اور عضلہ تیسرا مانند دوسری عضلہ کے ہے اور او سیطرح اوگا،
 اور پیوستہ ہوا ہے اور پیوستگی کچھ زیادہ نیچے اوتری ہوتی ہے اور حرکت او سکی سے بھی وہ ہی حرکت ہے لیکن اوتر
 ران کا کچھ کمی کے ساتھ ہی او میل زیادہ ہے اور عضلہ چوتھا اسی طرح اوگا ہے اور پیوستہ ہے اور وہ ہی حرکت کرتا ہے
 اور او سیطرح میل اور عضلہ پانچواں سب عضلوں کو جسم کے برابر ہی اور سرین کی ہڈی اور ران کی ہڈی پر چاہا ہوا ہے
 چھ کی طرف سے اندر کی طرف اور زانو تک پہنچا ہے اور زمار کی ہڈی پر بھی چاہا ہوا ہے اور اس عضلہ کے چار فعل ہیں
 اس وجہ سے کہ او س کے چار سرین اور چار جگہ سے او گے ہیں ایک سر او سکا زمار کی ہڈی سے اوگا ہے او س فرونی
 کہ او س سے اوٹھا ہے اور حرکت سے اس سر کی ران اند کے اوترتی ہے اور میل طرف اندر کے رکتی ہے اور
 دوسرا بھی او س ہڈی سے اوگا ہے مگر او س سے برتر اور حرکت سے اس سر کی ران کچھ اوپر چڑھتی ہے اور
 تیسرا بھی اسی ہڈی سے اوگا ہے لیکن بہت اونچا اور حرکت سے اس سر کی ران اکثر باہر نکلتی ہے اور اندر کی طرف
 میل کرتی ہے اور سر چوتھا سرین کی ہڈی سے اوگا ہے اور حرکت سے اس سر کی ران سیدھی اوترتی ہے
 اور کسی طرف میل نہیں کرتی اور عضلہ قابضہ چارین اونین سے پہلا عضلہ دو جگہ سے اوگا ہے ایک تہنگاہ کی
 ہڈی سے اور دوسری مہرہ قطن سے اور اوتر او سکا ایک ہی اور ران کی ہڈی سے پیوستہ ہے ساتھ او س فرونی کے
 جو نیچے مہرہ ران کے ہے اور حرکت سے اس عضلہ کی ران اوپر کی طرف چڑھتی ہے اور میل او سکا اندر کی طرف ہوتا ہے
 اور عضلہ دوسرا استخوان زمار سے اوگا ہے اور اسی مقام سے پیوستہ ہے اور حرکت سے او سکی بھی ران اوپر کو
 چڑھتی ہے اور میل او سکا اندر کی طرف بہت ہوتا ہے اور عضلہ تیسرا نہایت دراز اون دونوں عضلوں سے ہے
 اور استخوان زمار سے اوگا ہے اور زانو تک اوتر ہے ساتھ پہلو عضلہ دوسری کے اند کے ترچھا اور فعل او سکا
 بھی فعل دوسرے عضلہ کا ہے اور عضلہ چوتھا تہنگاہ کی ہڈی سے اوگا ہے اور دو اوتر ہے اور اوتر او سکا بند
 زانو سے گذر گیا ہے اور حرکت او سکو سے پندلی ساتھ ران کے اوپر چڑھتی ہے اور لیکن وہ دو عضلہ کے حرکت
 کو دس ران کی اونکی وجہ سے ہے وہ دونوں عضلہ زمار کی ہڈی سے او گے ہیں اور دونوں ترچھا اوتر
 ہیں اور باہم پیوستہ ہیں اور ساتھ مہرہ بزرگ کے ران کی ہڈی کے سر سے پیوستہ ہیں اندر کی طرف ہر ایک
 عضلہ جس وقت حرکت کرتا ہے تو ران اسی طرف میل کرتی ہے اور معلوم کریں کہ ان عضلوں کو شمار میں
 بھی دشواری واقع ہوئی ہے اور نہایت مشکل پڑی ہے چنانچہ خواجہ ابوالقاسم بن الی صادق نیشابوری
 رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ جالینوس کو کتاب عمل تشریح میں ابتدا پانچویں عضلہ سے

اور تار اور وہ جسم میں کچھ نہیں
 سر عضلوں سے اور تار لٹ او تار کی
 عضلہ دوسرا سے اوگا ہے اور او سکا اندر کی طرف ہوتا ہے
 سے اعضا کی شکل میں سولہ ہوتی ہیں اور بعض
 کو گتھیں کہ پھیلتا ہے اور بعض صلب رہتا
 کی فرونی ہوں اور اس میں علما
 کہتے ہیں کہ اولیٰ قول کہ اوتر
 یہاں سے لگایا اور لگان تو ہر عضلہ
 سے دو تہنگاہ سے اوگا ہے اور بعض عضلوں
 کو تین تہنگاہ سے اوگا ہے جیسا کہ او سکا
 پہلا عضلہ ہے
 لگا دو سرین کے ساتھ اور وہ
 شمار کر او تار کی چار جگہ
 مفرد سا فاس لکھ کر وہ
 صلب رہا اور سر سے چھ کی
 پہلا عضلہ ہے اور او سکا اندر کی طرف ہوتا ہے
 و تہنگاہ سے اوگا ہے اور او سکا اندر کی طرف ہوتا ہے
 رنگ اور لیکن او سکا اندر کی طرف ہوتا ہے
 حرکت مختلف ہے اور بعض
 ہیں چھ کی طرف سے اور بعض
 کہ او صاحب سے اور حرکت میں
 دفعہ اولیٰ

کی
 او
 عض
 نشا
 کا
 عض
 سر
 پیو
 تھا
 اور
 ہین
 منشا
 قیقہ
 ح
 یقا
 لہ
 تہنگاہ
 دس
 ہین
 براہ
 لہ
 کلا
 و
 او
 کس

اور سوقت معلوم کریگا کہ قول مطلق میں اور اس میں خلافت کس مقام سے اور کس قدر ہے اور جو جامع میں جالینوس لکھا ہے کہ عددان عضلون کے چھ بیس ہیں ہر طرف سے تیرہ تو چھ بیس عدد شمار ہوگا اگر پانچویں عضلہ کو تین شمار کریں جس طرح ابوالقاسم بن ابی صادق اوس سے حکایت کرتا ہے اور اس غیر عضلہ کو چھینو حکایت کی ہے کہ مقام عضلہ ثالث پر وصف کرتا ہے تب بھی اوسکو تین عضلہ تصور کرتا ہے اور اس حدت میں چھ بیس شمار میں آتے ہیں اور معلوم کریں کہ اگرچہ شمار میں ان عضلون اور اور بعض اعضا کے عضلوں میں اضطراب واقع ہو لیکن علاج میں اعضا کے اوس اضطراب سے کچھ نقصان نہیں ہے اس جہت سے کہ فائدہ عضلون کی شناخت سے یہ ہے کہ اگر حرکت میں کسی عضو کے خلل واقع ہو مانند تشنج یا سستی یا عرشہ کو اور سوقت طیب معلوم کرے کہ حرکت اوس اندام کی کون سے مقام عضلہ سے اور کس عضلہ میں ہے پس علاج لائق اوس عضلہ کے جو سنا ہے فرمائے اگرچہ شمار میں عضلوں کی اختلاف ہو لیکن کچھ نقصان نہیں ہے اور بعد ران کی حرکتوں کے حرکت زانو کی ہو کہ حرکت پنڈلی کی اوس سے ہے اور تعداد میں ان عضلوں کو بھی اوس ہی طرح سے تفاوت اور اختلاف ہو مگر بیان سے جملہ اقوال کے سخن دراز ہوتا ہے لاکن اکثر نیکے کلام کے بموجب استھارہ عضلہ اوس میں ہیں ہر ایک میں تو عضلہ پانچ اندر کی طرف ران کے رکھ ہوئی ہیں سچے سے اور تین سر پر ران کے موضوع ہیں اور ایک ہنگامہ زانو پر نیچے گھٹنی کے جوڑ پر رکھا ہوا ہے اور اون پانچ عضلوں میں سے ایک عضلہ ہے دراز اور تھیکا کی ہڈی سے اوگا ہے اور ران کے اندر اور ترا ہے اور پنڈلی کی ہڈی کے اوپر کی طرف نصف مقام تک پہنچا ہے اور اس جگہ تک جو گھٹنی کے برہمنہ ہے اندر کی طرف ساتھ اوسکو پیوستہ ہے اور حرکت سے اس عضلہ کی پنڈلی اوپر آتی ہے اور میل اوسکا باہر کی طرف رہتا ہے مانند پنڈلی رقا صون کے یعنی ناچو والوں کے کہ ناچ کی وقت پاؤں اوپر تارے اور پنڈلی کی حرکت کو عضلوں میں کوئی عضلہ کچ اس عضلہ سے نہیں ہے اور عضلہ دوسرا ہونڈ گاہ استخوان زمار سے یعنی پیر کے ہڈی کے جوڑ سے اوگا ہے اور ران کے اندر اور ترا ہے اور پنڈلی کی ہڈی سے پیوستہ ہے اور اسی مقام پر کہ جہان عضلہ پہلا پیوستہ ہے اور حرکت اس عضلہ کی پنڈلی نیچے کی طرف میل کرتی ہے اور کچھ میلان اندر کے جانب ہوتا ہے اور حرکت سے دونوں عضلون کی کہ ایک دفعہ تشنج کریں پنڈلی سیدھی رہتی ہے اور عضلہ تیسرا سر میں کی ہڈی سے اوگا ہے باہر کی طرف ہے اور ران کے پیچھے سے اوترا ہے اور اوس جگہ پیوستہ ہے اور حرکت سے اس عضلہ کی پنڈلی اندر کی طرف میل کرتی ہے اور نیچے کے جانب بھی میلان اوسکا ہوتا ہے اور عضلہ چوتھا اور پانچواں وہ دو عضلے ایسے ہیں کہ ران کے پیچھے کی طرف سے درمیان میں اون دونوں عضلون کے جوڑ کو رہ چکے رکھ ہوئے ہیں اور یہ دونوں عضلے قاعدہ استخوان سر میں سے اوگے ہیں ایک اندر کی طرف سے اوگا ہے اور ساتھ پنڈلی کے اندر کی طرف سے پیوستہ ہے اور دوسرا باہر کی طرف سے اوگا ہے اور اسی طرف پیوستہ ہے اور حرکت سے ہر ایک کی پنڈلی کو کچھ گردش

[illegible]

اوسی قصبہ کو پہلو میں اوتر ہے اور وتر اوسکا قوی ہوا اور انگوٹھ کے نزدیک پیوستہ ہوا حرکت اوسکی سے
پاؤں اوپر آتا ہے اور عضلہ دوسرا اس قصبہ سے اوگا ہوا اور ساتھ پہلو دوسری عضلہ کو رکھا ہوا ہے اور ساتھ ہڈی
پہلی کے انگوٹھے کی ہڈیوں سے پیوستہ ہے اور اوسکو کھینچتا ہے اور عضلہ تیسرا درمیان دونوں قصبہ کو رکھا ہوا ہے
اور وتر اوسکا بھی ساتھ انگوٹھ کے پیوستہ ہوا اور کام اس عضلہ کا بھی کام دوسرے عضلہ کا ہے اور عضلہ چوتھا
سمر قصبہ بیرونی ہڈی سے اوگا ہے اندر کی طرف سے کہ ساتھ قصبہ اندرونی کے پیوستہ ہوا اور درمیان میں عضلہ کو
اوتر ہے اور اوس سے پونہ تین ترنگہ ہیں کہ چاروں انگیلیوں کو اوپر کو اوہارے تین اور عضلہ پانچواں بھی
اسی قصبہ سے اوگا ہے اور وتر اوسکا انگوٹھ سے پیوستہ ہے اور انگوٹھے کو نیچے کھینچتا ہے اور عضلہ چہٹا بھی اسی قصبہ
اوگا ہے اور یہ عضلہ باریک ہے وتر اوسکا خضر سے پیوستہ ہے پس جبوقت یہ عضلہ اور عضلہ پہلا ان ساتوں عضلوں
شیخ کرتا ہے تو قدم اوپر کی طرف آتا ہے اور جبوقت کہ ایک عضلہ کھینچتا ہے تو قدم اوسیطرت میل کرتا ہے اور دونوں
قدم بغیر دونوں پاؤں میں باؤں عضلے ہیں ہر ایک پاؤں میں چھبیس عضلے رکھے ہوئے ہیں منجملہ ان کے پانچ پشت پا
پر موضوع ہیں نزدیک انگیلیوں کے اور حرکت سے ان پانچوں عضلوں کی سب انگیلیوں کو حرکت پشت پا کی طرف
ہوتی ہے اور اکیس عضلوں کف پا سے یعنی پاؤں کے تلوی پر موضوع ہیں نزدیک استخوانہا مشط کو پانچ عضلے ان میں سے
پانچوں انگیلیوں کو اندر کی طرف موڑتی ہیں اور دو عضلے ایک انگوٹھ کو اور ایک خضر کو نیچے کی طرف کھینچتا ہے اور چار
عضلے اور نزدیک ہڈیوں خردہ کے رکھے ہوئے ہیں یہ عضلے چار انگیلیوں کے بند کشا دونوں اول کو نیچے اوتار دیتے ہیں
اور دس عضلے جو باقی رہے سامنے ہر ایک انگیلی کے دو عضلے رکھے ہوئے ہیں جبوقت دو عضلے ایک بار شیخ کر دو ہیز
تو بند کشا اول نیچے کی طرف میل کرتا ہے اور جو ایک عضلہ شیخ کرے تو او انگیلی طرف اوسی عضلہ کے میل کرتی ہے
یہ ہیں سب عضلے ران اور ہڈی اور قدم کے چنانچہ عضلے ران کی حرکتوں کے چھبیس ہیں اور عضلہ ہڈی
حرکتوں کے اٹھارہ ہیں اور عضلے قدم کی حرکتوں کے کینڈلی پر ہیں اٹھائیس ہیں اور عضلے کہ دونوں قدم پر
موضوع ہیں باؤں میں پس سب عدد ان کے اکیسواچوبیس ہیں اور تمام جسم کے سب عضلے پانسون ہیں اور جوامع
جالیئوس میں عدد سب عضلوں کو تمام جسم میں پانسون انتیس ہیں اور خواجہ ابوالقاسم بن ابی صادق لکھتا ہے
کہ صاحب جوامع اور بعض متقدمین نے چند عضلوں کو دوبار شمار کیا ہے اور چند عضلوں کو زیادہ لکھا ہے پس اس
کتاب میں وہ عضلے جو دوبارہ شمار میں آئے ہیں اور وہ عضلے جو زیادہ تصور کیے گئے ہیں سب کی شرح بیان کی گئی
واللہ اعلم بالصواب جزو تیسرا جو کئی گفتار سے اعصاب کی شناخت میں ہے باب پہلا
تیسرے جزو اور جو کئی گفتار سے بیان اور منفعت میں ہے چون کہ ہے بطریق کلی معلوم کرتا ہے
کہ حیوان گھاس نوشون اور تیزوں وغیرہ کے ساتھ دو چیز کے جدا کیا گیا ہے ایک حس اور دوسری حرکت اختیار

در سر سے اوگا کر
 ساتھ بند کشتا
 ہوا و دونوں
 دونوں فرنی
 غلطہ تعمیر فرستہ
 ساتھ بڑی
 کے وتر سے
 رکیط ف ہوتا
 ایڑی کو ہے
 کت پایہ
 سکی نگاہ کشتا
 مل سے کہ وہ
 ترسی قدم کے
 غلی وسطی اور
 منافع الا
 وسکا کف پا
 و کہ او کو دو
 پو پاشنہ ہو
 باہوا ہے
 ن ہے اور
 کی پڑی
 کتاب بنین
 نیز کو قوت
 عضلہ
 ہا ہے او

[illegible]

اور شاخ دوسری داخل ہے اوس ثقبہ میں جو خجری ہڈی میں ہو اور پچیدہ ہو اور اس ثقبہ کو اعور اور عجمی بھی کہتے ہیں
 بسبب پچیدگی کے کہ سخت پچیدہ ہو تاکہ راہ بچھو کی اوس میں دراز ہو ورنہ پچیدہ ہو کہ بسبب اس میں ری
 راہ کے پچھا سخت زیادہ ہوتا ہے پس جسوقت وہ بچھا اوس میں سے باہر نکلتا ہو تو جفت تیسری کے بچھو سے مل جاتا ہے
 اور اکثر اوس میں سے بچھا اون دونوں کے طرف رخسار کے پہونچا ہے اور ساتھ عضلہ چوڑی کے کہ اوس پر رکھا ہو پوسٹہ
 ہو گیا ہو اور قوت حرکت کی اوسکو دیتا ہو اور جو کچھ باقی رہتا ہو اون دونوں سے عضلہ حنہ یعنی کپٹیوں کے
 عضلوں پر پہونچا ہے اور معلوم کرنا چاہیو کہ پید کی گئی ہے حسن فرق کی چوٹھی ٹپھے میں اور جس شنوائی کی پانچون
 میں اس غرض سے کہ آشنوائی کا احتیاج رکھتا تھا واضح ہوئی کی غیر مسدود کہ اوس میں راہ ہوا کی کشادہ رہی اور
 سماعت بخوبی حاصل ہو بسبب گسٹری ہوا کے پس اس بچھو کو واجب کیا کہ نہایت سخت ہو اسی وجہ سے یہ بچھا جو
 دماغ سے اوگا ہے یعنی مغز کے بچھو کی طرف سے نکلا ہے اور جفت چہا بعد پانچون جفت کو اوگا ہے اور اس سے
 پیوستہ ہو اور رباطات اور عشاؤں سے مل گیا ہو گویا دونوں بچھو ایک ہو گئے ہیں پہر اوس سے عضلہ ہونہ کرتی حصہ ہوا
 تینوں حصوں اوس کے اوس ثقبہ کے اندر سے جو آخر درز لامی کو اندر ہے باہر نکلے ہیں ایک حصہ اوس کا عضلہ حلق
 اور زبان کی جڑ میں مل گیا ہو واسطے مدد گاری ساتون جفت کو اور زبان کو حرکت دیتا ہو اور حصہ دوسرا
 شانہ کے عضلوں میں اوتا ہو اور اکثر اوس میں سے ساتھ عضلہ چوڑے کو کہ اوپر شانہ کے پیوستہ ہو اور حصہ تیسرا اوس
 ثقبہ کے اندر سے نکلا ہے جس میں سے عرق سباتی نکلی ہے اور پر احشایں جا ملا ہے اور راستہ میں جسوقت خجہ
 تک پہونچا ہے تو اوس سے چند شاخیں ظاہر ہوتی ہیں اور ساتھ عضلوں خجہ کے کہ اوپر کی طرف سے اوگیا
 مل گئے ہیں اور جب خجہ سے وہ شاخیں گذر گئی ہیں تو سینہ پرانی ہیں اور چند شاخیں اور اوس میں سے ہوتی ہیں
 اور ہیکل اور پرچہ کتین ہیں اس سبب سے اوکو العصب الرابع کہتے ہیں پس بعض ان شاخوں سے اندر ہیکل اور
 دل اور مری اور قصبہ ریہ اور رگون پھر کو والی اور رگون غیر جندہ کے پر لگندہ ہوا ہو اور باقی اوتر کر اور حجاب
 سے گذر کر ساتھ اوس شاخ کو کہ پہلو اس سے بیان ہو گیا ہو کہ جفت سوم سے احشایں اوتری ہے مل گئی ہے
 اور جفت ساتون دماغ سے اوگا ہو اوس مقام سے کہ بعد اوس کے حرام مغز ہے چند حصہ ہوا ہے اکثر اوس میں
 عضلہ زبان میں پر لگندہ ہوا ہے اور باقی اوتر کر اون عضلوں میں پیوستہ ہوا ہو جو درمیان غضروف دتی
 اور لامی کے بشرکت ہو واللہ اعلم بالصواب باب تیسرا تیسرے جزو اور چوتھی گفتار سے
 اون بچھوں کی شناخت میں ہو جو حرام مغز سے اوگے ہیں اور مہرہ گردن سے باہر
 نکلے ہیں جو بچھو کہ مہرہ گردن سے باہر آتی ہیں وہ آٹھ جفت ہیں جفت پہلا ثقبہ مہرہ اول سے نکلا ہے
 چنانچہ تشریح میں ان مہرہ کا بیان مفصل ہو چکا ہے اور وہ جفت اول سر کے عضلوں میں پر لگندہ ہوا ہو

اور شاخ دوسری داخل ہے اوس ثقبہ میں جو خجری ہڈی میں ہو اور پچیدہ ہو اور اس ثقبہ کو اعور اور عجمی بھی کہتے ہیں
 بسبب پچیدگی کے کہ سخت پچیدہ ہو تاکہ راہ بچھو کی اوس میں دراز ہو ورنہ پچیدہ ہو کہ بسبب اس میں ری
 راہ کے پچھا سخت زیادہ ہوتا ہے پس جسوقت وہ بچھا اوس میں سے باہر نکلتا ہو تو جفت تیسری کے بچھو سے مل جاتا ہے
 اور اکثر اوس میں سے بچھا اون دونوں کے طرف رخسار کے پہونچا ہے اور ساتھ عضلہ چوڑی کے کہ اوس پر رکھا ہو پوسٹہ
 ہو گیا ہو اور قوت حرکت کی اوسکو دیتا ہو اور جو کچھ باقی رہتا ہو اون دونوں سے عضلہ حنہ یعنی کپٹیوں کے
 عضلوں پر پہونچا ہے اور معلوم کرنا چاہیو کہ پید کی گئی ہے حسن فرق کی چوٹھی ٹپھے میں اور جس شنوائی کی پانچون
 میں اس غرض سے کہ آشنوائی کا احتیاج رکھتا تھا واضح ہوئی کی غیر مسدود کہ اوس میں راہ ہوا کی کشادہ رہی اور
 سماعت بخوبی حاصل ہو بسبب گسٹری ہوا کے پس اس بچھو کو واجب کیا کہ نہایت سخت ہو اسی وجہ سے یہ بچھا جو
 دماغ سے اوگا ہے یعنی مغز کے بچھو کی طرف سے نکلا ہے اور جفت چہا بعد پانچون جفت کو اوگا ہے اور اس سے
 پیوستہ ہو اور رباطات اور عشاؤں سے مل گیا ہو گویا دونوں بچھو ایک ہو گئے ہیں پہر اوس سے عضلہ ہونہ کرتی حصہ ہوا
 تینوں حصوں اوس کے اوس ثقبہ کے اندر سے جو آخر درز لامی کو اندر ہے باہر نکلے ہیں ایک حصہ اوس کا عضلہ حلق
 اور زبان کی جڑ میں مل گیا ہو واسطے مدد گاری ساتون جفت کو اور زبان کو حرکت دیتا ہو اور حصہ دوسرا
 شانہ کے عضلوں میں اوتا ہو اور اکثر اوس میں سے ساتھ عضلہ چوڑے کو کہ اوپر شانہ کے پیوستہ ہو اور حصہ تیسرا اوس
 ثقبہ کے اندر سے نکلا ہے جس میں سے عرق سباتی نکلی ہے اور پر احشایں جا ملا ہے اور راستہ میں جسوقت خجہ
 تک پہونچا ہے تو اوس سے چند شاخیں ظاہر ہوتی ہیں اور ساتھ عضلوں خجہ کے کہ اوپر کی طرف سے اوگیا
 مل گئے ہیں اور جب خجہ سے وہ شاخیں گذر گئی ہیں تو سینہ پرانی ہیں اور چند شاخیں اور اوس میں سے ہوتی ہیں
 اور ہیکل اور پرچہ کتین ہیں اس سبب سے اوکو العصب الرابع کہتے ہیں پس بعض ان شاخوں سے اندر ہیکل اور
 دل اور مری اور قصبہ ریہ اور رگون پھر کو والی اور رگون غیر جندہ کے پر لگندہ ہوا ہو اور باقی اوتر کر اور حجاب
 سے گذر کر ساتھ اوس شاخ کو کہ پہلو اس سے بیان ہو گیا ہو کہ جفت سوم سے احشایں اوتری ہے مل گئی ہے
 اور جفت ساتون دماغ سے اوگا ہو اوس مقام سے کہ بعد اوس کے حرام مغز ہے چند حصہ ہوا ہے اکثر اوس میں
 عضلہ زبان میں پر لگندہ ہوا ہے اور باقی اوتر کر اون عضلوں میں پیوستہ ہوا ہو جو درمیان غضروف دتی
 اور لامی کے بشرکت ہو واللہ اعلم بالصواب باب تیسرا تیسرے جزو اور چوتھی گفتار سے
 اون بچھوں کی شناخت میں ہو جو حرام مغز سے اوگے ہیں اور مہرہ گردن سے باہر
 نکلے ہیں جو بچھو کہ مہرہ گردن سے باہر آتی ہیں وہ آٹھ جفت ہیں جفت پہلا ثقبہ مہرہ اول سے نکلا ہے
 چنانچہ تشریح میں ان مہرہ کا بیان مفصل ہو چکا ہے اور وہ جفت اول سر کے عضلوں میں پر لگندہ ہوا ہو

اور راہ
 پانی
 وہ گڑھا
 دوسرے
 تقدیر
 نہیں
 راہ
 کنارو
 سے
 اوسکی
 ہونگی
 خ تیسری
 ن کی
 جس جگہ
 میرا اوس
 وہ حصہ
 لکھا ہے
 کیا ہو
 اوس میں
 شاخ
 طابعہ
 کی طرف
 نے
 سے
 ن بچھو
 اور شاخ

آئی ہے اور نصف شانہ سی پیوستہ ہو اور ابوالقاسم بن ابی صادق شرح جالینوس میں لکھتا ہے کہ ہر ایک فرد کے دو حصہ ہیں ایک حصہ پیچھے کی طرف آیا ہو اور گردن کے پوست اور عضلہ ٹین پہیلا ہو اور حصہ دوسرا ساتھ دو شاخ کے منقسم ہو ایک شاخ اوسکی آگے کی طرف آئی ہے اور عضلہ چھٹا اور اوس عضلہ سے جو سر اور گردن کو آگے کی طرف لگاتے ہیں پیوستہ ہو اور شاخ دوسری بہت چھوٹی ہو اور درمیان میں اس شاخ اور حصہ اول کے گذر کر نصف شانہ کے پیچھے پیوستہ ہوتی ہے اور شاخ عضلہ پر پراگندہ ہو گئی ہے اور جو کچھ اس عصب باقی ہے ساتھ شاخون چھٹی اور چوتھی جفت کے شامل ہو کر اور وہاں سے اوتر کر حجاب میں پیوستہ ہو اور اوس جگہ پر پراگندہ ہے اور جفت چھٹا اور ساتواں اور آٹھواں تینوں برابر ہیں اور ایک دوسرے اوگے ہیں اور تینوں شامل ہیں اور ہر ایک فرد اوسکی ایک شاخ رہتی ہے اور ہر ایک شاخ عضلہ سر اور گردن اور حجاب کی طرف آئی ہے اور انہیں عضلون پر پہیلی گئی ہے مگر ساتویں جفت سے کوئی شاخ ان عضلون کی طرف نہیں پہونچی ہے اور ہر ایک فرد سے ایک پٹھا خاص جدا ہوا ہو اور پشت کے مہرون کے اول مہر سے کہ برابر سینہ کے ہے ایک شاخ باہر آئی ہے اور چاروں شاخیں مگر ایک عصب ہو گیا ہو اور شانہ کے شکم کی طرف اوتر کر اور وہاں سے طرف بازو اور کلائی اور کف دست کی اگر پہیلی گئی ہو پس جو شاخ کف دست کی طرف آئی ہے وہ اہون جفت سے ہے اور جو بازو کی طرف آئی ہے وہ ساتویں جفت سے ہے اور جو کلائی کی طرف آئی ہے وہ چھٹی جفت سے ہے اور شرح ان تینوں کی جوامع جالینوس میں بہت واضح اور روشن ہے اب چوتھا تیسرے جزو اور چوتھی گفتار سے اون چھٹوں کی شناخت میں ہے جو حرام مغر سے اوگے ہیں اور پشت کے مہرون سے باہر نکلے ہیں جو پیچھے کی پشت کے مہرون سے باہر آئے ہیں وہ بارہ جفت ہیں جفت پہلا اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو درمیان دوسرے اور پہلے مہر کے ہے اور ہر ایک فرد کی اوسکی دو شاخیں ہیں ایک شاخ جو بہت بڑی ہے درمیان عضلون پہلوون سینہ اور عضلون پشت کی پراگندہ ہوتی ہے اور شاخ دوسری پہلو کے اوپر گئی ہے اور آٹھویں جفت سے کہ مہر گردن سے نکلا ہو پیوستہ ہوتی ہے اور وہاں سے اوتر کر کلائی تک پہونچی ہے اور جفت دوسرا اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو درمیان مہر دوسرے اور تیسرے کے ہے اور جفت تیسرا اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو درمیان مہر تیسرے اور چوتھے کے ہے اور جفت چوتھا اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو درمیان مہر چوتھے اور پانچویں کے ہے اور جفت پانچواں اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو درمیان مہر پانچویں اور چھٹی کے ہے اور جفت چھٹا اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو چھٹی اور ساتویں مہر کے درمیان میں ہے اور جفت ساتواں اوس ثقبہ سے

وہاں سے اوتر کر کلائی تک پہونچی ہے اور جفت دوسرا اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو درمیان مہر دوسرے اور تیسرے کے ہے اور جفت تیسرا اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو درمیان مہر تیسرے اور چوتھے کے ہے اور جفت چوتھا اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو درمیان مہر چوتھے اور پانچویں کے ہے اور جفت پانچواں اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو درمیان مہر پانچویں اور چھٹی کے ہے اور جفت چھٹا اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو چھٹی اور ساتویں مہر کے درمیان میں ہے اور جفت ساتواں اوس ثقبہ سے

وہاں سے اوتر کر کلائی تک پہونچی ہے اور جفت دوسرا اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو درمیان مہر دوسرے اور تیسرے کے ہے اور جفت تیسرا اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو درمیان مہر تیسرے اور چوتھے کے ہے اور جفت چوتھا اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو درمیان مہر چوتھے اور پانچویں کے ہے اور جفت پانچواں اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو درمیان مہر پانچویں اور چھٹی کے ہے اور جفت چھٹا اوس ثقبہ سے نکلا ہے جو چھٹی اور ساتویں مہر کے درمیان میں ہے اور جفت ساتواں اوس ثقبہ سے

نکلا ہے جو ساتویں اور آٹھویں مہرہ کے درمیان میں ہے اور جفت استخوان اس ثقبہ سے نکلا ہے جو آٹھویں اور
 نویں مہرہ کے درمیان میں ہے اور جفت نوان اس ثقبہ سے نکلا ہے جو نویں اور دسویں مہرہ کے درمیان میں ہے
 اور جفت دسوان اس ثقبہ سے نکلا ہے جو دسویں اور گیارہویں مہرہ کے درمیان میں ہے اور جفت گیارہوان
 اس ثقبہ سے نکلا ہے جو گیارہویں اور بارہویں مہرہ کے درمیان میں ہے اور جفت بارہوان اس ثقبہ سے
 نکلا ہے جو نفس مہرہ بارہویں کے درمیان میں ہے لیکن جفت دوسرا دو حصہ ہو گیا ہے ایک حصہ و سکاوت
 بازو تک پہنچا ہے اور قوت حس کی اوجگہ پہنچاتا ہے اور دوسرا حصہ ساتھ ہر ایک فرو کے دسوان جفت
 سے کہ باقی ہیں شامل ہوا ہے اور شاخ شاخ نکلا بعض اوسمین سے پشت کلائی کی عضلوں سے مل گیا ہے اور
 بعض شانہ کے عضلوں میں اور بعض پشت بازو کے عضلوں میں اور بعض اون عضلوں میں جو درمیان پہلوؤں کے ہیں
 اور بعض اون عضلوں میں جو سروں پر پہلوؤں کے ہیں پر گندہ ہو گیا ہے اور قوت حرکت کی پہنچاتا ہے اور جو
 پیچھے کہ اوپر کے پہلوؤں کے مہروں سے نکلی ہیں کہ اونکو پہلو یا پشت کہتی ہیں وہ پیچھے درمیان میں اون عضلوں
 جو پہلوؤں کے بیچ میں ہیں اور شکم کے عضلوں میں جا کر ہیلگی ہیں اور ہمارے پیچوں کی شاخوں کی گین پر ہیں
 اور گین غیر ہرگز والی یعنی اور وہ اور شاخیں جاری ہو رہی ہیں اور اون سوراخوں میں جن سے پٹھے نکلے ہیں ساتھ
 حرام مغز کے جالے ہیں اور قوت حیات اور غذا کی اوسکو پہنچاتی ہیں یا باٹ یا پانچوان تیسرے جزو
 اور چوتھی گفتار سے اون پیچوں کی شناخت میں ہے جو قطن ڈھرونی یا ہرنگاہیں
 معلوم کریں کہ جو پیچہ کہ قطن کے مہروں سے نکلی ہیں اوسکے پانچ جفت ہیں ہر مہرہ سے ایک جفت اور سب یہ پیچہ مشترک
 ہیں اس بات میں کہ ہر ایک انہیں سے باہر نکلا ہے ثقبہ مخصوصہ اپنے سے پس ہر ایک سے ایک شاخ پیچہ کی طرف جوتی
 ہے وہ پشت کے عضلوں میں پر گندہ ہو گئی ہے اور جو شاخ آگے کی طرف آئی ہے شکم کے عضلوں میں ہیلگی ہے اور
 ایک شاخ پشت بازو کی عضلوں میں ہے اور تین جفت بالائی میں عصب و اعصاب شامل ہوا ہے اور دو جفت
 باقی سے دو شاخیں بزرگ نکلی ہیں اور پندلیوں تک اوتر گئی ہیں اور ایک شاخ اور بہت چھوٹی تیسری جفت
 کی ان شاخوں میں ملی ہے اور ایک شاخ اور جفت اول عجز سے شامل ہوتی ہے اور ہر دو نوں شاخیں پیچہ
 شاخ جفت تیسری کی اور شاخ اوس جفت کی جو استخوان عجز سے نکلی ہے اونسے جدا ہو رہی ہیں اور ہر ایک
 عضلوں میں ہیلگی ہیں اور وہ دو جفت پندلیوں سے بھی اوتر کر قدم تک پہنچتی ہیں اور پندلی اور قلم کے
 عضلوں میں ہیلگی ہیں یا باٹ چٹا تیسرے جزو اور چوتھی گفتار سے اون پیچوں کی
 شناخت میں ہے جو عجز اور عصص کی مہروں سے باہر نکلے ہیں جو پیچہ کہ عجز اور
 عصص کے مہروں سے نکلے ہیں چھ جفت ہیں اور ایک فرو مچلتی جفت کہ جو عجز کے مہروں سے نکلے ہیں جفت پہلا

تذریک آتی ہو اور اوس جگہ پہلی گتی ہے واسطے غذا دینے کے اور رگ تیسری اون چھ رگون بزرگ سے بائیں طرف
ساتھ رگون کے پیوستہ ہو جو گرد و معام مستقیم کہیں تاجو کچھ اوس جگہ پالی غذا طرف اپنی کینیجہ جانب جگر پہنچا
اور رگ چوتھی کی بہت شاخیں شترق ہو و ہین مانند بال کے پس بعضی اون شاخوں سے کھلا ہر شیت معدہ پر پہنچا
ہین بائیں طرف سے اور بعضی شاخیں دایہی طرف نزدیک شرب کر آئیں ہین مقابل اوس رگ کے کہ آئیں شتر
پاس اوس بائیں طرف سے پہنچی ہو تاکہ اوس کو غذا دی ہو اور رگ پانچویں اون چھ رگون بزرگ سے اوس طرح کے
رگون میں پیوستہ ہو جو گردا گرد قون انت کے ہین تاکہ جو کچھ وہاں موجود یا غذا طرف اپنے کینیجہ جانب
جگر پہنچا ہو اور رگ چھٹی بہت شاخیں رکھتی ہے اور سب شاخیں استون کے گردا گرد پراگندہ ہو رہیں کہ جو کچھ
اوس جگہ موجود یا غذا سے طرف اپنی کینیجہ جانب جگر پہنچا ہو لیکن رگ دوسری کہ نام اوس کا اجوف ہر شیت
جگر سے اوگی ہے اور جرین اوس کی پشت جگر کی طرف پہلی ہین جس طرح جرین رگ باب کی کہ نصف شکم جگر
میں پہلی ہین اور جگر کے درمیان جرین دونوں رگون کے ساتھ ایک دوسری کے پیوستہ ہین اور گزر گاہ پر
سب ایک دوسری ہین کہلی ہوئی ہین تاکہ جو غذا کہ باب اور شاخیں اوس کی طرف اپنی کینیجہ اوس کی جرین ہین
گزر کر اور اجوف کی جرین ہین جا کر اندرون جگر کے وہ غذا داخل ہوتی ہے اور یہ اجوف رگ جس وقت جگر
پر آمد ہوتی ہے تو اوس کی دو حصہ ہو گئے ہین ایک حصہ اوس رگ کا نصف جسم میں اوپر کو گیا ہو اور دوسرا
حصہ نصف جسم میں نیچے کو اور گیا ہو باب دوسرا جو تھو خیز و گفتار چہارم سے شناخت
ہین اون اجوف رگون کے ہے جو اوپر کی طرف گئی ہین اس جزو کے باب اول
آخر میں ہم لکھ چکے ہین کہ ایک حصہ اجوف رگ کا اوپر کو چڑھ گیا ہو پس جس وقت یہ حصہ اوپر کو گیا ہے
تو حجاب میں داخل ہوا ہو اور دو رگین باریک اوہیں سے نکلی ہین اور حجاب میں پہلی گتی ہین تاکہ اوس کو غذا
دیوین اور جس وقت حجاب کو اندر سے نکلی ہین اور برابر دل کے پہنچی ہین تو اوہیں سے اور بہت شاخیں
رگون کی ہوئی ہین مثل بال کے اور غلاف و لمین پہلی گتیں ہین واسطے پہنچانے غذا کے اور پھر قسم
ہوئی ہو وہ رگ اجوف چار حصہ پر ایک حصہ اوس کا نزدیک دایہی کان دل کے ٹکڑا داخل قلب ہوا ہے
اور یہ قسم رگ کی سب رگون سے بہت بڑی ہو اس وجہ سے کہ اور سب رگین ٹھنڈی ہو کینیجہ دل میں پہنچانے
ہین اور یہ رگ غذا پہنچاتی ہے کیونکہ غذا ہوا کی بہ نسبت غلیظ نہایت ہو اس واسطے منعقد اوس کا وسیع
ہونا ضرور تھا پس اسی سبب یہ رگ بڑی پیدا ہوئی اور جس وقت یہ رگ داخل قلب ہوئی ہو اوہیں
دو جہتی پیدا ہوئی ہین اور جہلیان اس رگ کی بہت سخت ہین تمام جسم کی جہلیون سے اور اوہیں دو منفعتیں
ہین ایک یہ کہ یہ رگ تحلیف راست دل سے طرف پیٹھ کے گئی ہے کہ اوس کو غذا دی ہو اور حجاب باری

بزرگ رگون کی طرف سے
اور رگ چوتھی کی بہت شاخیں
ہین بائیں طرف سے اور بعضی
پاس اوس بائیں طرف سے پہنچی
رگون میں پیوستہ ہو جو گردا
جگر پہنچا ہو اور رگ چھٹی بہت
اوس جگہ موجود یا غذا سے
جگر سے اوگی ہے اور جرین
میں پہلی ہین اور جگر کے
سب ایک دوسری ہین کہلی
گزر کر اور اجوف کی جرین
پر آمد ہوتی ہے تو اوس کی
حصہ نصف جسم میں نیچے
ہین اون اجوف رگون کے
آخر میں ہم لکھ چکے
تو حجاب میں داخل ہوا
دیوین اور جس وقت حجاب
رگون کی ہوئی ہین مثل
ہوئی ہو وہ رگ اجوف
اور یہ قسم رگ کی سب
ہین اور یہ رگ غذا
ہونا ضرور تھا پس
دو جہتی پیدا ہوئی
ہین ایک یہ کہ یہ رگ

بزرگ رگون کی طرف سے
اور رگ چوتھی کی بہت شاخیں
ہین بائیں طرف سے اور بعضی
پاس اوس بائیں طرف سے پہنچی
رگون میں پیوستہ ہو جو گردا
جگر پہنچا ہو اور رگ چھٹی بہت
اوس جگہ موجود یا غذا سے
جگر سے اوگی ہے اور جرین
میں پہلی ہین اور جگر کے
سب ایک دوسری ہین کہلی
گزر کر اور اجوف کی جرین
پر آمد ہوتی ہے تو اوس کی
حصہ نصف جسم میں نیچے
ہین اون اجوف رگون کے
آخر میں ہم لکھ چکے
تو حجاب میں داخل ہوا
دیوین اور جس وقت حجاب
رگون کی ہوئی ہین مثل
ہوئی ہو وہ رگ اجوف
اور یہ قسم رگ کی سب
ہین اور یہ رگ غذا
ہونا ضرور تھا پس
دو جہتی پیدا ہوئی
ہین ایک یہ کہ یہ رگ

اس گ کو سخت سخت جلیو نشو پوشیدہ کردیا ہوا سیلے کہ خون جو او سمین سے نکلی سخت رقیق اور لطیف ہووے
اور ہیشہ کی غذا کیواسطے ایسا ہی خون چاہی جو تھلا اور صاف ہو اور یہ عنایت ایزوی اس وجہ سے شالیال
ہوتی کہ جو خون کہ اس گ میں موجود ہے قریب القرب بالقلب ہوا اور خون و ما کما مثل خون شریان و ریدی کے
پختہ ہو گیا ہوا اور شرح شریان و ریدی کی اپنی مقام پر بیان کی جائیگی اور دوسرا حصہ اس رگ جو تھلا گرا کر
دل کے ہر کراور اندر ہی دلی چلا گیا ہوا و ہاں ہیلگیا ہوتا کہ وہ بھی اپنا اندازہ کو موافق غذا و لو کو اور حصہ تیسرا باقیین
دل کو رجوع ہوا ہوا اور طرف پانچویں مہرہ کے پشت کو مروں سے ٹکراوے پر تکیہ کیا ہوا اور آٹھواں پہلو توں سینہ اور
اوسکی عضلوں پر ہیلگیا ہے کہ غذا و نکود تیار ہوا و قسم چوتھی دل سے گذر گئی ہے اور او سمین سے بہت شاخیں
باریک بال کے برابر آدگی ہیں اور اون جلیوں کے اوپر جو سینہ کو نصف نصف گھوٹے ہیں ہیلگیتیں ہیں اور
گوشت نرم پر جو اس جگہ موجود ہے اور چنبر گردن پر پر اگندہ ہوتی ہیں پر نزدیک چنبر گردن کے دو شاخیں نکلی ہیں
اور ہر ایک شاخ کچھ ہو کر چنبر گردن تک پہونچی ہے لیکن اندرون شاخوں میں سے ہر ایک کی ایک شاخ نکلی ہے اور
دونوں شاخیں سینہ کی ہڈیوں سے اوتر آتی ہیں ایک داہنی طرف سے اور ایک بائیں طرف سے اور غرض کہ چنبر
تک پہونچی ہیں اور ان شاخوں میں سے راہ میں بہت شاخیں باریک برآمد ہوتی ہیں بعضی پہلو توں کے عضلوں میں ہیلگیتی
ہیں اور بعضی اون عضلوں میں جو باہر سینہ کے ہیں متفرق ہوتی ہیں اور جو غرض کہ چنبر تک پہونچی ہیں کچھ او سمین
اندراو سے پہلی ہیں اور کچھ اس مقام سے اوپر چڑھ گئیں ہیں اور اون عضلوں میں کہ حرکت شانہ کی جنسی ہیں پر اگندہ
ہو گئیں ہیں اور بعضی شاخیں اون رگوں کی نیچے اوتری ہیں اور عضلہ مستقیم پر جو سید با عضلہ شکم پر موضوع ہے
پر اگندہ ہوتی ہیں اور آخر اوٹھا ساتھ اون رگوں کے پوستہ پر جو ٹمرن کی ہڈی سے نکلی ہیں چنانچہ غنقریب
انشاء اللہ ذکر اسکا بھی مفصل ہوگا اور اون شاخوں کو قسم چہارم سے نکلی ہیں پانچ شاخیں پیدا ہوتی ہیں
ایک شاخ سینہ کو اندر پہیلی ہے اور چاروں اوپر کے پہلو و نکو سینہ کے غذا دیتی ہے اور شاخ دوسری دونوں شاخوں کو
غذا دیتی ہے اور شاخ تیسری گردن کی طرف آتی ہے اور اوس جگہ پہیلی ہے اور غذا اوسکو دیتی ہے اور شاخ چوتھی گردن کے
چھ اوپر کے مہرہ کے سوراخوں میں سے ٹکرا کر سر تک پہونچتی ہے اور شاخ پانچویں بہت بڑی ہے سب رگوں سے اور بغل
کی طرف یعنی کش و ست میں داخل ہوتی ہے اور وہاں بھی چار شاخیں اور پیدا ہوتی ہیں ایک شاخ اوس
عضلہ پر جو سینہ پر رکھا ہوا ہے اور شانہ کو ہلاتا ہے پہیلی ہوتی ہے اور شاخ دوسری عضلہ بزرگ میں جو نیچے بغل کے
ہے پر اگندہ ہے اور شاخ تیسری اوتری ہے اوپر سینہ کے مرق تک اور شاخ چوتھی سب سے بڑی ہے اور منقسم ہوتی ہے
طرف تین قسم کے قسم پہلی متفرق ہوتی ہے اون عضلوں پر جو شانہ کے شکم پر ہیں اور قسم دوسری متفرق ہوتی ہے
اوس عضلہ بزرگ میں جو نیچے بغل کے ہے اور قسم تیسری بڑی ہے سب سے اور بازو پر گذر کر ماتھ میں متفرق ہو گئی ہے

فہم ان کو سخت سخت جلیو نشو پوشیدہ کردیا ہوا سیلے کہ خون جو او سمین سے نکلی سخت رقیق اور لطیف ہووے
اور ہیشہ کی غذا کیواسطے ایسا ہی خون چاہی جو تھلا اور صاف ہو اور یہ عنایت ایزوی اس وجہ سے شالیال
ہوتی کہ جو خون کہ اس گ میں موجود ہے قریب القرب بالقلب ہوا اور خون و ما کما مثل خون شریان و ریدی کے
پختہ ہو گیا ہوا اور شرح شریان و ریدی کی اپنی مقام پر بیان کی جائیگی اور دوسرا حصہ اس رگ جو تھلا گرا کر
دل کے ہر کراور اندر ہی دلی چلا گیا ہوا و ہاں ہیلگیا ہوتا کہ وہ بھی اپنا اندازہ کو موافق غذا و لو کو اور حصہ تیسرا باقیین
دل کو رجوع ہوا ہوا اور طرف پانچویں مہرہ کے پشت کو مروں سے ٹکراوے پر تکیہ کیا ہوا اور آٹھواں پہلو توں سینہ اور
اوسکی عضلوں پر ہیلگیا ہے کہ غذا و نکود تیار ہوا و قسم چوتھی دل سے گذر گئی ہے اور او سمین سے بہت شاخیں
باریک بال کے برابر آدگی ہیں اور اون جلیوں کے اوپر جو سینہ کو نصف نصف گھوٹے ہیں ہیلگیتیں ہیں اور
گوشت نرم پر جو اس جگہ موجود ہے اور چنبر گردن پر پر اگندہ ہوتی ہیں پر نزدیک چنبر گردن کے دو شاخیں نکلی ہیں
اور ہر ایک شاخ کچھ ہو کر چنبر گردن تک پہونچی ہے لیکن اندرون شاخوں میں سے ہر ایک کی ایک شاخ نکلی ہے اور
دونوں شاخیں سینہ کی ہڈیوں سے اوتر آتی ہیں ایک داہنی طرف سے اور ایک بائیں طرف سے اور غرض کہ چنبر
تک پہونچی ہیں اور ان شاخوں میں سے راہ میں بہت شاخیں باریک برآمد ہوتی ہیں بعضی پہلو توں کے عضلوں میں ہیلگیتی
ہیں اور بعضی اون عضلوں میں جو باہر سینہ کے ہیں متفرق ہوتی ہیں اور جو غرض کہ چنبر تک پہونچی ہیں کچھ او سمین
اندراو سے پہلی ہیں اور کچھ اس مقام سے اوپر چڑھ گئیں ہیں اور اون عضلوں میں کہ حرکت شانہ کی جنسی ہیں پر اگندہ
ہو گئیں ہیں اور بعضی شاخیں اون رگوں کی نیچے اوتری ہیں اور عضلہ مستقیم پر جو سید با عضلہ شکم پر موضوع ہے
پر اگندہ ہوتی ہیں اور آخر اوٹھا ساتھ اون رگوں کے پوستہ پر جو ٹمرن کی ہڈی سے نکلی ہیں چنانچہ غنقریب
انشاء اللہ ذکر اسکا بھی مفصل ہوگا اور اون شاخوں کو قسم چہارم سے نکلی ہیں پانچ شاخیں پیدا ہوتی ہیں
ایک شاخ سینہ کو اندر پہیلی ہے اور چاروں اوپر کے پہلو و نکو سینہ کے غذا دیتی ہے اور شاخ دوسری دونوں شاخوں کو
غذا دیتی ہے اور شاخ تیسری گردن کی طرف آتی ہے اور اوس جگہ پہیلی ہے اور غذا اوسکو دیتی ہے اور شاخ چوتھی گردن کے
چھ اوپر کے مہرہ کے سوراخوں میں سے ٹکرا کر سر تک پہونچتی ہے اور شاخ پانچویں بہت بڑی ہے سب رگوں سے اور بغل
کی طرف یعنی کش و ست میں داخل ہوتی ہے اور وہاں بھی چار شاخیں اور پیدا ہوتی ہیں ایک شاخ اوس
عضلہ پر جو سینہ پر رکھا ہوا ہے اور شانہ کو ہلاتا ہے پہیلی ہوتی ہے اور شاخ دوسری عضلہ بزرگ میں جو نیچے بغل کے
ہے پر اگندہ ہے اور شاخ تیسری اوتری ہے اوپر سینہ کے مرق تک اور شاخ چوتھی سب سے بڑی ہے اور منقسم ہوتی ہے
طرف تین قسم کے قسم پہلی متفرق ہوتی ہے اون عضلوں پر جو شانہ کے شکم پر ہیں اور قسم دوسری متفرق ہوتی ہے
اوس عضلہ بزرگ میں جو نیچے بغل کے ہے اور قسم تیسری بڑی ہے سب سے اور بازو پر گذر کر ماتھ میں متفرق ہو گئی ہے

ان شاء اللہ ذکر اسکا بھی مفصل ہوگا اور اون شاخوں کو قسم چہارم سے نکلی ہیں پانچ شاخیں پیدا ہوتی ہیں
ایک شاخ سینہ کو اندر پہیلی ہے اور چاروں اوپر کے پہلو و نکو سینہ کے غذا دیتی ہے اور شاخ دوسری دونوں شاخوں کو
غذا دیتی ہے اور شاخ تیسری گردن کی طرف آتی ہے اور اوس جگہ پہیلی ہے اور غذا اوسکو دیتی ہے اور شاخ چوتھی گردن کے
چھ اوپر کے مہرہ کے سوراخوں میں سے ٹکرا کر سر تک پہونچتی ہے اور شاخ پانچویں بہت بڑی ہے سب رگوں سے اور بغل
کی طرف یعنی کش و ست میں داخل ہوتی ہے اور وہاں بھی چار شاخیں اور پیدا ہوتی ہیں ایک شاخ اوس
عضلہ پر جو سینہ پر رکھا ہوا ہے اور شانہ کو ہلاتا ہے پہیلی ہوتی ہے اور شاخ دوسری عضلہ بزرگ میں جو نیچے بغل کے
ہے پر اگندہ ہے اور شاخ تیسری اوتری ہے اوپر سینہ کے مرق تک اور شاخ چوتھی سب سے بڑی ہے اور منقسم ہوتی ہے
طرف تین قسم کے قسم پہلی متفرق ہوتی ہے اون عضلوں پر جو شانہ کے شکم پر ہیں اور قسم دوسری متفرق ہوتی ہے
اوس عضلہ بزرگ میں جو نیچے بغل کے ہے اور قسم تیسری بڑی ہے سب سے اور بازو پر گذر کر ماتھ میں متفرق ہو گئی ہے

ترک آتی ہیں اور شامین اوہلی کا کاسہ سر کے غشا یعنی چلی سین پر لگندہ ہوتی سن اور کچھ بوری کی اندر
آئین ہیں اور جوانی سن اور درلامی بند ہو چکی ہیں اور بوری سین والے اور اس کے غشا یعنی غشا داغ
سین پر لگندہ ہوتی ہیں تاکہ اس کو عدد دلوین اور غشا یعنی جلی کو ساتھ کہو پری کے پیوستہ کرس اور یہ غشا بہت
کالہی سے اس کو غشا یعنی شخص کتے سن اور عقیق ہی لگتے ہیں پیرور زدن سن کا سہ سہ کر باہر نکال کر
کاسہ سر کی حسا سن پیوستہ ہیں اور اس کو عدد دتے ہیں اور ساضین ہر اندر کہو پری لے ہیں اور سین سے
کچھ اندر دلی غشا سے پیوستہ ہیں اور اس غشا ما پیردنی کو غشا والے عقیق کے سن وہ اس کو غذا دیتے ہیں
پھر داغ لے اندر پہیلگی ہیں اور اس غشا کو پہلی غشا کے ساتھ ملائی ہیں اور عدد اس حجاب کے جو در بیان پہلی
اور دوسری بطن داغ کے ہی ایک بطن ہو کہ خون اوہمن اگر جمع ہوتا ہو اور اس کو حصہ کہو سن اور حصہ
یعنی کفگیر داغ ہو آخر سران رگون کی شاخوں کا حوالی میں اس حصہ کو آیا ہو اور جلی ہو پوچھا وں کو ک
اس بیدار میں سب سامین نام شامل ہوگی ہیں اور لڑن بڑی بڑی اس مقام ہو گئی ہیں اس واسطے کہ
بیان حاجت ہو رگون بزرگ کی تاکہ خون کو حصہ ہو جس کیون پر رگیں یعنی بطن اوہمن داغ سے
بطن اول تک اور وہاں حاکر شرا سن یعنی شری ہوئی رگون شامل ہو گئی ہیں اور تمام اس جلی سے حسا
نام سن کا سیمہ جو بی ہوتی ہیں اور شریخ داغ کی اپنی مقام پر بیان کی جا سکی انشا را اللہ تعالیٰ باب تفسیر
چوتھے حصہ سے ماہ کی رگون یعنی حصہ کی شناخت میں ہے کہ اوہلو اور وہاں کی
کتنے ہیں رگین جو تھلی اندر آتی ہیں دو ہیں ایک رگ شانہ کی ہے اس کو کہتی کہو ہیں فیقال
یعنی سرور رگ اور سچی کہو دوسری الی ہو کہ فیقال سے ساتھ بارو کے آتی ہے اور اس سے شاخیں بہت
کلی ہیں اور پوست لہر عضل عین بلدو کے پر لگندہ ہوتی ہیں پس حصہ کلائی کے جوڑ پر ہو چکی ہے
دہان ہو چکر بطن حصہ اس کی ہوئی ہیں ایک حصہ حیل الذراع ہو رگ حاضر زندا اعلیٰ پر پچی ہوئی سے
پر باہر لیطاف جلی کی ہوئی ہے اور زندا اسفل کے قریب ہو رگ کل اتی ہے اور ظاہر خبرہ گاہ کی پہیلگی
اور حصہ دوسرا تو جہاں پہیلگی میں ظاہر لاتی بر اور ایک شاخ ابلی کی اوہمن ملی سے اور ایک رگ
ہو گئی ہو اس کا نام محل ہے اور حصہ سراسر عیون ہے یعنی وہ رگ لڑا سن اوہتری ہے اور ایک شاخ ابلی کی
بھی اوہمن لگتی ہے وہ ماسلیق ہو اور ابلی بارو کے اندر حاضین پہیلانی ہے تو بعضی بارو کے عضلو عین
پر لگندہ ہیں اور بعضی کلائی تک پہیلگی ہیں اور ابلی جب سز گاہ طانی یعنی کئی کے جوڑ پر ہو چکی ہے تو اس کی
دو قسمیں ہو گئیں سن ایک قسم رگ کی ست گراو سن سے اور ساتھ اس شاخ کے جو سرور رگ ہو کہو سن
پہیلگی ہے پیوستہ ہو اور اند کے ساتھ اس کے کئی سے پھر اپس سے جدا ہو گئی ہے اور اس کے اندر لیطاف میل

ان تین ہیں اور جوانی سن اور درلامی بند ہو چکی ہیں اور بوری سین والے اور اس کے غشا یعنی غشا داغ سین پر لگندہ ہوتی ہیں تاکہ اس کو عدد دلوین اور غشا یعنی جلی کو ساتھ کہو پری کے پیوستہ کرس اور یہ غشا بہت کالہی سے اس کو غشا یعنی شخص کتے سن اور عقیق ہی لگتے ہیں پیرور زدن سن کا سہ سہ کر باہر نکال کر کاسہ سر کی حسا سن پیوستہ ہیں اور اس کو عدد دتے ہیں اور ساضین ہر اندر کہو پری لے ہیں اور سین سے کچھ اندر دلی غشا سے پیوستہ ہیں اور اس غشا ما پیردنی کو غشا والے عقیق کے سن وہ اس کو غذا دیتے ہیں پھر داغ لے اندر پہیلگی ہیں اور اس غشا کو پہلی غشا کے ساتھ ملائی ہیں اور عدد اس حجاب کے جو در بیان پہلی اور دوسری بطن داغ کے ہی ایک بطن ہو کہ خون اوہمن اگر جمع ہوتا ہو اور اس کو حصہ کہو سن اور حصہ یعنی کفگیر داغ ہو آخر سران رگون کی شاخوں کا حوالی میں اس حصہ کو آیا ہو اور جلی ہو پوچھا وں کو ک اس بیدار میں سب سامین نام شامل ہوگی ہیں اور لڑن بڑی بڑی اس مقام ہو گئی ہیں اس واسطے کہ بیان حاجت ہو رگون بزرگ کی تاکہ خون کو حصہ ہو جس کیون پر رگیں یعنی بطن اوہمن داغ سے بطن اول تک اور وہاں حاکر شرا سن یعنی شری ہوئی رگون شامل ہو گئی ہیں اور تمام اس جلی سے حسا نام سن کا سیمہ جو بی ہوتی ہیں اور شریخ داغ کی اپنی مقام پر بیان کی جا سکی انشا را اللہ تعالیٰ باب تفسیر چوتھے حصہ سے ماہ کی رگون یعنی حصہ کی شناخت میں ہے کہ اوہلو اور وہاں کی کتنے ہیں رگین جو تھلی اندر آتی ہیں دو ہیں ایک رگ شانہ کی ہے اس کو کہتی کہو ہیں فیقال یعنی سرور رگ اور سچی کہو دوسری الی ہو کہ فیقال سے ساتھ بارو کے آتی ہے اور اس سے شاخیں بہت کلی ہیں اور پوست لہر عضل عین بلدو کے پر لگندہ ہوتی ہیں پس حصہ کلائی کے جوڑ پر ہو چکی ہے دہان ہو چکر بطن حصہ اس کی ہوئی ہیں ایک حصہ حیل الذراع ہو رگ حاضر زندا اعلیٰ پر پچی ہوئی سے پر باہر لیطاف جلی کی ہوئی ہے اور زندا اسفل کے قریب ہو رگ کل اتی ہے اور ظاہر خبرہ گاہ کی پہیلگی اور حصہ دوسرا تو جہاں پہیلگی میں ظاہر لاتی بر اور ایک شاخ ابلی کی اوہمن ملی سے اور ایک رگ ہو گئی ہو اس کا نام محل ہے اور حصہ سراسر عیون ہے یعنی وہ رگ لڑا سن اوہتری ہے اور ایک شاخ ابلی کی بھی اوہمن لگتی ہے وہ ماسلیق ہو اور ابلی بارو کے اندر حاضین پہیلانی ہے تو بعضی بارو کے عضلو عین پر لگندہ ہیں اور بعضی کلائی تک پہیلگی ہیں اور ابلی جب سز گاہ طانی یعنی کئی کے جوڑ پر ہو چکی ہے تو اس کی دو قسمیں ہو گئیں سن ایک قسم رگ کی ست گراو سن سے اور ساتھ اس شاخ کے جو سرور رگ ہو کہو سن پہیلگی ہے پیوستہ ہو اور اند کے ساتھ اس کے کئی سے پھر اپس سے جدا ہو گئی ہے اور اس کے اندر لیطاف میل

ان تین ہیں اور جوانی سن اور درلامی بند ہو چکی ہیں اور بوری سین والے اور اس کے غشا یعنی غشا داغ سین پر لگندہ ہوتی ہیں تاکہ اس کو عدد دلوین اور غشا یعنی جلی کو ساتھ کہو پری کے پیوستہ کرس اور یہ غشا بہت کالہی سے اس کو غشا یعنی شخص کتے سن اور عقیق ہی لگتے ہیں پیرور زدن سن کا سہ سہ کر باہر نکال کر کاسہ سر کی حسا سن پیوستہ ہیں اور اس کو عدد دتے ہیں اور ساضین ہر اندر کہو پری لے ہیں اور سین سے کچھ اندر دلی غشا سے پیوستہ ہیں اور اس غشا ما پیردنی کو غشا والے عقیق کے سن وہ اس کو غذا دیتے ہیں پھر داغ لے اندر پہیلگی ہیں اور اس غشا کو پہلی غشا کے ساتھ ملائی ہیں اور عدد اس حجاب کے جو در بیان پہلی اور دوسری بطن داغ کے ہی ایک بطن ہو کہ خون اوہمن اگر جمع ہوتا ہو اور اس کو حصہ کہو سن اور حصہ یعنی کفگیر داغ ہو آخر سران رگون کی شاخوں کا حوالی میں اس حصہ کو آیا ہو اور جلی ہو پوچھا وں کو ک اس بیدار میں سب سامین نام شامل ہوگی ہیں اور لڑن بڑی بڑی اس مقام ہو گئی ہیں اس واسطے کہ بیان حاجت ہو رگون بزرگ کی تاکہ خون کو حصہ ہو جس کیون پر رگیں یعنی بطن اوہمن داغ سے بطن اول تک اور وہاں حاکر شرا سن یعنی شری ہوئی رگون شامل ہو گئی ہیں اور تمام اس جلی سے حسا نام سن کا سیمہ جو بی ہوتی ہیں اور شریخ داغ کی اپنی مقام پر بیان کی جا سکی انشا را اللہ تعالیٰ باب تفسیر چوتھے حصہ سے ماہ کی رگون یعنی حصہ کی شناخت میں ہے کہ اوہلو اور وہاں کی کتنے ہیں رگین جو تھلی اندر آتی ہیں دو ہیں ایک رگ شانہ کی ہے اس کو کہتی کہو ہیں فیقال یعنی سرور رگ اور سچی کہو دوسری الی ہو کہ فیقال سے ساتھ بارو کے آتی ہے اور اس سے شاخیں بہت کلی ہیں اور پوست لہر عضل عین بلدو کے پر لگندہ ہوتی ہیں پس حصہ کلائی کے جوڑ پر ہو چکی ہے دہان ہو چکر بطن حصہ اس کی ہوئی ہیں ایک حصہ حیل الذراع ہو رگ حاضر زندا اعلیٰ پر پچی ہوئی سے پر باہر لیطاف جلی کی ہوئی ہے اور زندا اسفل کے قریب ہو رگ کل اتی ہے اور ظاہر خبرہ گاہ کی پہیلگی اور حصہ دوسرا تو جہاں پہیلگی میں ظاہر لاتی بر اور ایک شاخ ابلی کی اوہمن ملی سے اور ایک رگ ہو گئی ہو اس کا نام محل ہے اور حصہ سراسر عیون ہے یعنی وہ رگ لڑا سن اوہتری ہے اور ایک شاخ ابلی کی بھی اوہمن لگتی ہے وہ ماسلیق ہو اور ابلی بارو کے اندر حاضین پہیلانی ہے تو بعضی بارو کے عضلو عین پر لگندہ ہیں اور بعضی کلائی تک پہیلگی ہیں اور ابلی جب سز گاہ طانی یعنی کئی کے جوڑ پر ہو چکی ہے تو اس کی دو قسمیں ہو گئیں سن ایک قسم رگ کی ست گراو سن سے اور ساتھ اس شاخ کے جو سرور رگ ہو کہو سن پہیلگی ہے پیوستہ ہو اور اند کے ساتھ اس کے کئی سے پھر اپس سے جدا ہو گئی ہے اور اس کے اندر لیطاف میل

مهم تر اوس سے اور کوئی کام نہیں ہے ایک یہ کہ ساتھ حرکت انبساطی کے موافق اوسکی پہونچتی ہے اور وہ ہوا کو باہر سے طرف اپنی پہونچتی ہے اور معتدل کرتی ہے اور ہر دل کے پاس پہونچاتی ہے تاکہ اوس ہوا کو سرد و سرد دل راحت پاتا ہے اور حرارت غریزی بہرکتی ہے جس طرح کوئی آگ کو جو دہی ہو دیکھو اور وہ روشن ہو جائے دوسری یہ کہ ساتھ حرکت انقباض کے اوس ہوا کو سرد و سرد کو جو دہی پہونچتی ہے اور سبب حرارت دل کی سوختہ اور دوناک ہو جاتی ہے اوس سے باہر کرتی ہے اور جو عضو ایسا ہو کہ ایسی دو کام بزرگ کہ مصلحت تمام جسم کی اوس سے وابستہ ہے اوس سے وقوع میں آئیں تو اس طرح کے عضو کی غذا کے لیے ایسا خون ہونا ضروری ہو اور انداموں میں بخوبی پختہ ہو جائے اور پختگی کمال کو پہونچا ہو کہ پھر دوسری مرتبہ اوس خون کو حاجت پختگی کی نہ ہے تاکہ وہ عضو ان دو کاموں سے باز رہے اور دوسرے یہ کہ جو عضو ہمیشہ متحرک ہو اوس میں کوئی شے پختہ نہیں ہو سکتی اس واسطے کہ جناب باری نے اس شریان کو نرم پیدا کیا کہ حرکت انبساط اور انقباض اوسکی سبک اور آسان ہو اور وہ خون جو غذا اوسکی ہے اول دل کے اندر نیک پختہ ہوتا ہے پھر وسیلہ اس رک کہ اوس تک پہونچتا ہے اور ساتھ حرارت زائد کے کہ دوسرے طرف اوسکے پہونچتی ہے یہ خون جلد غذا اوسکی ہو جاتا ہے اور جس طرح سو کہ پیپڑہ دل کو یہ دو فتنیں پہونچاتا جو نہ کو رہتین سطح دوسرے بھی دو مکافات طرف اوسکی پہونچتی ہیں ایک یہ کہ غذا سب اعضا کی وہ خون جو جگر میں نیم پختہ ہو کر رگوں کی راہ سے اعضا میں پہونچتا ہے اور اعضا اوسکو بخوبی کا دیتی ہیں تاکہ اوس سے غذا اپنی اپنی پاتے ہیں مگر غذا پیپڑہ کی ایسا خون ہو جو دل کے اندر پکتا ہے اور اس گ کی راہ سے پاس اوسکے پہونچتا ہے اور دوسری یہ کہ ساتھ اوس حرارت زائد کے جو دل طرف اوسکی پہونچتا ہے خون بخوبی پکتا ہے اور جلد غذا اوسکی ہو جاتا ہے پس جیسے جسم کہ وہ آخرے گرم دل سے باہر کرتا ہے اور ہوا تازہ اندر پہونچتا دل بھی اسی طرح رخ اور شغولی غذا پکانے کی اوس سے اٹھتا ہے اور غذا پکی ہوتی تیار طرف اوسکی پہونچتا چنانچہ عدل معاملہ میں ہر عضو کے نگاہ رکھا گیا ہے باب تیسرا یا بخوبی خبر و اور چوتھی گفتار ہے شریان بزرگ کی شناخت میں ہے اس شریان بزرگ کا نام ارسطاطالیس نے اور طی رکھا ہے اور جہوقت یہ رگ لیسو برآمد ہوتی ہے تو اوس سے دو شاخیں نکلی ہیں جو بڑی شاخ ہے وہ گرد دل کے گشت کی ہوتی ہے اور اوسکے اندر پہیلی ہوتی ہے اور شاخ دوسری تجوین راست دل کی طرف آتی ہے اور اسی جگہ پہیلی گئی ہے اور باقی ساتھ دو بخش کے منقسم ہے ایک بخش اوسکا بزرگ ہو اور پھر کی طرف اوترتا ہے اور دوسرے بخش چھوٹا ہو اور اوپر کی طرف چڑھ گیا ہے والیہ علم باب چوتھا یا بخوبی خبر و اور چوتھی گفتار اوس شریان کی شناخت میں ہے جو اوپر کی طرف گئی ہے اس شریان کی بھی

بہرہ کو پہونچتی ہے اور
خارجی شش کو پہونچتی ہے اور
خون کو تازہ اور معتدل کرتی ہے
اور حرارت غریزی بہرکتی ہے
اور سبب حرارت دل کی سوختہ
اور دوناک ہو جاتی ہے
اور جو عضو ایسا ہو کہ
ایسی دو کام بزرگ کہ
مصلحت تمام جسم کی
اوس سے وابستہ ہے
اوس سے وقوع میں
آئیں تو اس طرح کے
عضو کی غذا کے لیے
ایسا خون ہونا
ضروری ہو اور
انداموں میں
بخوبی پختہ
ہو جائے اور
پختگی کمال
کو پہونچا ہو کہ
پھر دوسری
مرتبہ اوس
خون کو حاجت
پختگی کی
نہ ہے تاکہ
وہ عضو
ان دو کاموں
سے باز رہے
اور دوسرے
یہ کہ جو
عضو ہمیشہ
متحرک ہو
اوس میں
کوئی شے
پختہ نہیں
ہو سکتی
اس واسطے
کہ جناب
باری نے
اس شریان
کو نرم
پیدا کیا
کہ حرکت
انبساط اور
انقباض
اوسکی
سبک اور
آسان ہو
اور وہ
خون جو
غذا اوسکی
ہو جاتا
ہے اور
جس طرح
سو کہ
پیپڑہ
دل کو
یہ دو
فتنیں
پہونچاتا
جو نہ
کو رہتین
سطح
دوسرے
بھی
دو
مکافات
طرف
اوسکی
پہونچتی
ہیں
ایک
یہ
کہ
غذا
سب
اعضا
کی
وہ
خون
جو
جگر
میں
نیم
پختہ
ہو
کر
رگوں
کی
راہ
سے
اعضا
میں
پہونچتا
ہے
اور
اعضا
اوسکو
بخوبی
کا
دیتی
ہیں
تاکہ
اوس
سے
غذا
اپنی
اپنی
پاتے
ہیں
مگر
غذا
پیپڑہ
کی
ایسا
خون
ہو
جو
دل
کے
اندر
پکتا
ہے
اور
اس
گ
کی
راہ
سے
پاس
اوسکے
پہونچتا
ہے
اور
دوسری
یہ
کہ
ساتھ
اوس
حرارت
زائد
کے
جو
دل
طرف
اوسکی
پہونچتا
ہے
خون
بخوبی
پکتا
ہے
اور
جلد
غذا
اوسکی
ہو
جاتا
ہے
پس
جیسے
جسم
کہ
وہ
آخرے
گرم
دل
سے
باہر
کرتا
ہے
اور
ہوا
تازہ
اندر
پہونچتا
دل
بھی
اسی
طرح
رخ
اور
شغولی
غذا
پکانے
کی
اوس
سے
اٹھتا
ہے
اور
غذا
پکی
ہوتی
تیار
طرف
اوسکی
پہونچتا
چنانچہ
عدل
معاملہ
میں
ہر
عضو
کے
نگاہ
رکھا
گیا
ہے
باب
تیسرا
یا
بخوبی
خبر
و
اور
چوتھی
گفتار
ہے
شریان
بزرگ
کی
شناخت
میں
ہے
اس
شریان
بزرگ
کا
نام
ارسطاطالیس
نے
اور
طی
رکھا
ہے
اور
جہوقت
یہ
رگ
لیسو
برآمد
ہوتی
ہے
تو
اوس
سے
دو
شاخیں
نکلی
ہیں
جو
بڑی
شاخ
ہے
وہ
گرد
دل
کے
گشت
کی
ہوتی
ہے
اور
اوسکے
اندر
پہیلی
ہوتی
ہے
اور
شاخ
دوسری
تجوین
راست
دل
کی
طرف
آتی
ہے
اور
اسی
جگہ
پہیلی
گئی
ہے
اور
باقی
ساتھ
دو
بخش
کے
منقسم
ہے
ایک
بخش
اوسکا
بزرگ
ہو
اور
پھر
کی
طرف
اوترتا
ہے
اور
دوسرے
بخش
چھوٹا
ہو
اور
اوپر
کی
طرف
چڑھ
گیا
ہے
والیہ
علم
باب
چوتھا
یا
بخوبی
خبر
و
اور
چوتھی
گفتار
اوس
شریان
کی
شناخت
میں
ہے
جو
اوپر
کی
طرف
گئی
ہے
اس
شریان
کی
بھی

دو شاخیں ہو گئی ہیں ایک ہڈی ہو اور سینہ کی طرف آتی ہے پھر داہنی طرف کو ترچی ہو گئی ہو اور وہاں
 تین شاخیں و سین سے پہوٹی ہیں دو شاخوں کو شریان سبائی کہتے ہیں ایک دائیں طرف سے آتی ہو
 اور دوسری بائیں طرف سے اور ہر ایک نزدیک و واج اندرونی کے پہونچی ہے چنانچہ تشریح اور وہ کے
 باب میں بیان ہو چکا ہو اور جسطور سے و واج میں پراگندہ ہیں سبائیں بھی پراگندہ ہوتی ہیں اور شاخ
 تیسری بائیں طرف درمیان ہڈیوں اور پہلو بائیں سینہ اور حوالی چیمبر گردن میں پراگندہ ہو اور وہ جگہ
 سے سر شانہ پر پہونچی ہے اور ہر ہاتھ کے انداموں تک گئی ہے اور بخش دوم یعنی دوسری شاخ اوس
 شریان کی جو اوپر چڑھ گئی ہے وہ دوسری شاخ اوس کی کش دست کی طرف ہو اور جس طرح شاخ تیسری بخش
 اول سے پراگندہ ہوئی ہے یہ بھی بائیں جانب سے پراگندہ ہو باب یا پخوان یا پخوانی خبر و او
 چوتھی گفتار سے شریان سبائی کی شناخت میں ہے شریان سبائی دو ٹو
 میں سے ہر ایک جس وقت گردن کے پاس پہونچی ہے تو ساتھ دو قسم کے منقسم ہوتی ہے ایک قسم
 آگے کی طرف آتی ہے اور دوسری قسم جو کی طرف گئی ہے اور جو قسم کہ آگے کی طرف آتی ہو اوسکی دو شاخیں
 ہیں ایک شاخ اندر کی طرف گئی ہے اور اندر زبان اور نچر کے جہرہ کے عضلوں میں پہلی ہوتی ہے اور
 اور شاخ دوسری ظاہر کی طرف نکلی ہے اور سامان کان اور کپٹی کے عضلوں کے اندر آتی ہے اور یہ کہ ان
 شاخوں میں سے ان عضلوں میں رہ کر باقی شاخیں سر کے بیچ میں پہلی ہیں اور موخہ گردن کے جو
 دائیں طرف سے آتیں ہیں ساتھ موخہ گردن گردن کے جو بائیں طرف سے آتیں ہیں پیوستہ ہیں اور اندر
 ایک دوسری کے کشادہ ہیں اور وہ بخش یعنی وہ قسم شریان کی جو چھ کی طرف گئی ہو اوسکی بھی دو شاخیں
 ہیں چوتھی شاخ اوس میں کی کچھ اوس سے برآمد ہو کر ان عضلوں میں جو حوالی بندک دسر کہ میں
 پراگندہ ہوتی ہے اور کچھ اندر اوس ثقبہ کے جو نزدیک در زلامی کے ہے داخل ہو اور تیری شاخ
 اوس میں کی اوس سوراخ میں داخل ہے جو ثقبہ کہ اسخوان حیمری میں ہے اور اس شاخ بزرگ کی بہت
 شاخیں نکلی ہیں اور شبکہ دماغ تک پہونچے ہیں بلکہ شبکہ اوٹھیں شاخوں سے بنا ہوا ہے اور آخر ان
 شاخوں کا ساتھ آخر شاخوں درید کے جو دماغ کی طرف آتے ہیں پیوستہ اور موخہ گردن کے اندر
 ایک دوسری کی کھلی ہوئی ہیں تاکہ قوت روح اور حرارت غریزی شریان کی شاخوں سے طرف شاخوں کی
 کہ پہونچی ہے اور شاخیں دریدی کی شریان شاخوں کو غذا پہونچاتی ہیں اسی سبب سے شریان کی
 شاخوں کے اوپر چڑھنے والی ہے اور قوت روح اور قوت حرارت غریزی کی بھی چڑھنے والی ہوتی
 اور دونوں ساتھ قوت ایسی کے طرف شاخوں دریدی کے پہونچ سکتے ہیں اور سنا د دریدی کے

شاخوں

شاخوں کی طرف سے آتی ہے پھر داہنی طرف کو ترچی ہو گئی ہو اور وہاں
 تین شاخیں و سین سے پہوٹی ہیں دو شاخوں کو شریان سبائی کہتے ہیں ایک دائیں طرف سے آتی ہو
 اور دوسری بائیں طرف سے اور ہر ایک نزدیک و واج اندرونی کے پہونچی ہے چنانچہ تشریح اور وہ کے
 باب میں بیان ہو چکا ہو اور جسطور سے و واج میں پراگندہ ہیں سبائیں بھی پراگندہ ہوتی ہیں اور شاخ
 تیسری بائیں طرف درمیان ہڈیوں اور پہلو بائیں سینہ اور حوالی چیمبر گردن میں پراگندہ ہو اور وہ جگہ
 سے سر شانہ پر پہونچی ہے اور ہر ہاتھ کے انداموں تک گئی ہے اور بخش دوم یعنی دوسری شاخ اوس
 شریان کی جو اوپر چڑھ گئی ہے وہ دوسری شاخ اوس کی کش دست کی طرف ہو اور جس طرح شاخ تیسری بخش
 اول سے پراگندہ ہوئی ہے یہ بھی بائیں جانب سے پراگندہ ہو باب یا پخوان یا پخوانی خبر و او
 چوتھی گفتار سے شریان سبائی کی شناخت میں ہے شریان سبائی دو ٹو
 میں سے ہر ایک جس وقت گردن کے پاس پہونچی ہے تو ساتھ دو قسم کے منقسم ہوتی ہے ایک قسم
 آگے کی طرف آتی ہے اور دوسری قسم جو کی طرف گئی ہے اور جو قسم کہ آگے کی طرف آتی ہو اوسکی دو شاخیں
 ہیں ایک شاخ اندر کی طرف گئی ہے اور اندر زبان اور نچر کے جہرہ کے عضلوں میں پہلی ہوتی ہے اور
 اور شاخ دوسری ظاہر کی طرف نکلی ہے اور سامان کان اور کپٹی کے عضلوں کے اندر آتی ہے اور یہ کہ ان
 شاخوں میں سے ان عضلوں میں رہ کر باقی شاخیں سر کے بیچ میں پہلی ہیں اور موخہ گردن کے جو
 دائیں طرف سے آتیں ہیں ساتھ موخہ گردن گردن کے جو بائیں طرف سے آتیں ہیں پیوستہ ہیں اور اندر
 ایک دوسری کے کشادہ ہیں اور وہ بخش یعنی وہ قسم شریان کی جو چھ کی طرف گئی ہو اوسکی بھی دو شاخیں
 ہیں چوتھی شاخ اوس میں کی کچھ اوس سے برآمد ہو کر ان عضلوں میں جو حوالی بندک دسر کہ میں
 پراگندہ ہوتی ہے اور کچھ اندر اوس ثقبہ کے جو نزدیک در زلامی کے ہے داخل ہو اور تیری شاخ
 اوس میں کی اوس سوراخ میں داخل ہے جو ثقبہ کہ اسخوان حیمری میں ہے اور اس شاخ بزرگ کی بہت
 شاخیں نکلی ہیں اور شبکہ دماغ تک پہونچے ہیں بلکہ شبکہ اوٹھیں شاخوں سے بنا ہوا ہے اور آخر ان
 شاخوں کا ساتھ آخر شاخوں درید کے جو دماغ کی طرف آتے ہیں پیوستہ اور موخہ گردن کے اندر
 ایک دوسری کی کھلی ہوئی ہیں تاکہ قوت روح اور حرارت غریزی شریان کی شاخوں سے طرف شاخوں کی
 کہ پہونچی ہے اور شاخیں دریدی کی شریان شاخوں کو غذا پہونچاتی ہیں اسی سبب سے شریان کی
 شاخوں کے اوپر چڑھنے والی ہے اور قوت روح اور قوت حرارت غریزی کی بھی چڑھنے والی ہوتی
 اور دونوں ساتھ قوت ایسی کے طرف شاخوں دریدی کے پہونچ سکتے ہیں اور سنا د دریدی کے

شاخون کو نیچے اوترنی والی ہوتا کہ غذا اوس سے اولن شریان نمین جاتی ہے اور منہ او ہر ایک کی موافق تھی
ہی جو بیان ہو چکی کیونکہ اگر شاخین شریان کی نیچو اوترنے والی ہونین اور شاخین وریدی کی اوپر چڑھنے والی
تو ہر غذا شاخہا شریان کو نہ پہونچتی اور قوت حرارت اور روح کی جو اونین شراتین کے آگے پہرائی ہو
خیز کو واپس پیر دیتی اور دفع کرتی ہے اور وہ شاخین غذا سے بے نصیب رہتین اور خشک جائین
اور مضرت اونکی گردا کر دیتی ہے اونکے پہونچتی اور شبکہ نیچو دماغ کے مفروش ہی در میان ہڈیوں اور درمیان
غشا جصلب یعنی چھلی سخت کرتا کہ خون شریانی اوس شبکہ میں جاوی اور موافق مزاج دماغ کے اوسجگہ نفع
پاوی ہر تدریج دماغ کے اندر پہونچو کیونکہ پہونچنا خون شریان کا طرف دماغ کو کہ مخالف اوسکو مزاج کے ہو
محکم نمین ہوتا والد اعلم بالصواب باب چہٹا یا پچون خبر و اور جو تھی گفتار سے اوس
شریان کی شناخت میں ہے جو نیچے اوتری ہے لیکن شریان بزرگ جو نیچو اوتری ہے
اور طی کی قسموں سے وہ پہلو سیدھی آتی ہے پشت کو یا پچون مہرہ تک اور یہ مہرہ مقابل یعنی برابر دل کے
ہی اور مقام ہیپہ کا اوس جگہ ہے اور حائل درمیان شریان اور پشت کی ہڈیوں کے ہیپہ ہے اور جسوقت
اس مہرہ تک پہونچی ہے تو وائسوی اوتر کر مرین کی ہڈی تک پہونچی ہے اور راہ میں ایک شاخ چھوٹی اوتی
نکلی ہے اور سینہ میں پراگندہ ہوتی ہے اور آخر اسکا مقبضہ ریہ سولہا ہوا ہے اور اوس جگہ پراگندہ ہے اور اسی طرح
برابر مہرہ کی پشت کو مہرہ وائسوی ایک شاخ اوس سے برآمد ہوتی ہے اور دو بخش یعنی دو تہیں پیدا کی ہو گئی ہیں ایک
قسم دایمن طرف کو آتی ہے اور دوسری شاخ بائین جانب کو گئی ہے اور وہ شاخین پہلوؤں اور حزام فقر
کو اندر جا کر پہلی گتین ہیں ہر جسوقت برابر سینہ کو گذرا و سکا ہوا ہے تو دو شریان اور اوس سے نکلی ہیں اور
دونوں حجاب میں داخل ہو گئی ہیں اور دایمن اور بائین طرف سے اوس میں پراگندہ ہیں اور بعد اوسکے دو
شریان اور اوس سے برآمد ہوتی ہیں اور ہر ایک کی بہت شاخین نکلی ہیں اور بعدہ اور جگر اور تلی میں پراگندہ
ہوتی ہیں اور ایک شاخ اور جگر سے نکلی ہے اور شانہ میں پہلی گتی ہے اور بعد اوسکے ایک شریان گرد آنتوں
باریک اور قولون کے پراگندہ ہے اور تین شریان اور اوس میں سے اوتھی ہیں ایک چھوٹی شریان بائین گرد
کی طرف آتی ہے اور اوس جگہ اور اوسکو جو گرد پہلی گتی ہے اور دو شراتین بائین جو ہیں وہ بھی دونوں گرد کی طرف
گئی ہیں ایک اس گرد کی طرف اور ایک اوس گرد کی طرف تاکہ جذب کرے گردہ اولن و دونوں سے مائیت
خون کو یعنی قدری بانی جو خون میں شریان کے ہوتا ہے اونین سے گردہ چوستا ہے کیونکہ گردہ اکثر اوقات
خون غیر خالص کو متعدد اور آنتوں سے جذب کرتا ہے اور شریان اور اوس سے اوتھی ہیں ایک دایمن
خصیہ کی طرف گئی ہے اور دوسری بائین خصیہ کی جانب پس جو شریان کہ بائین خصیہ کی طرف آتی ہے ہمیشہ ایک

[illegible]

چھوٹے حصے کے اکثر اوس سے اوگے ہیں خصوصاً پٹھانوں اور میانوں کا اور پھر کاجرو دماغ کا سخت زیادہ ہوتا ہے
 کہ پھر حرکت کو اکثر اویسی مقام سے اوگو ہیں تو سبب حرکت کو پٹھانوں کا ناچار سخت ہونا چاہیو اس واسطے کہ پھر حرکت
 کو قوی زیادہ ہیں اور سچ میں دماغ کے آگے اور پھر کے جزو کے ایک حجاب سے لطیف تعبیه کیا ہوتا کہ جزو نرم جزو
 سخت سے جدا رہے اور تاکہ رگین کے دماغ میں اور تری میں اس حجاب پر اعتماد کریں اور اوپر جزو آخرین دماغ کے
 معطر ہے اور یہ معصرہ ایک تجلیف ہے مانند حوض کے کہ خون اور وہ سے جو دماغ میں آتا ہے اولیٰ و سیمین جمع ہوتا ہے
 تاکہ مزاج دماغ کا قبول کری اور اوس جگہ شاخیں اور وہ کی ہیں کہ وہ خون اولیٰ شاخوں میں گذر کر تا ہے اور دماغ
 میں پہنچتا ہے اور جو ہر دماغ کے مانند ہوتا ہے اور دو رنگین جمع ہوتا ہے کہ مذکور ہو گا اور دماغ کے آگے مانند سر
 پستان عورت کے دو فرونی ہیں یعنی دو زیادتی گوشت کی باہر نکلی ہوتی ہیں کہ او کو طبیب حلتی اللہی لکھتے ہیں اور
 جس کو گھٹنوں کی انہیں خلستان سے ہے اور دو غشا یعنی دو جلیان تامی دماغ میں پوشیدہ ہیں ایک جلی باریک
 اور پتلی بہت ہے اور ماس دماغ سے یعنی دماغ کو مس کی ہوئی ہے اور دوسری جلی ضعیف یعنی گاڑھی نہایت ہے
 اور ماس تحف ہے یعنی کو پڑی کو مس کی ہوئی ہے کہ دونوں جلیان درمیان جرم دماغ اور کو پڑی کی ہڈی کی حامل
 ہیں اس واسطے کہ دماغ کو جو حرکت انسا ط اور انقباض یعنی حرکت فراخی اور تنگی کی ضروری ہے اگر وہ جلیان بھین
 نہ تو تین تو جو ہر دماغ خواہ مخواہ حالت انسا ط میں ماس تحف ہوتا اور جس وقت کہ جو ہر دماغ زیادہ ہوتا اور جس وقت
 کہ آدمی آواز بلند کرتا یا غصہ ہوتا تو حرکت انسا ط کی زیادہ ہوتی اور جو ہر دماغ ماس تحف ہوتا یعنی چھوٹا کو پڑی کا
 ہوتا اند اجنباب باری نے اولیٰ و دونوں جلیوں کو حجاب بنایا تاکہ جو ہر دماغ کہ نرم اور نازک ہے ساتھ کو پڑی کے کہ ہڈی
 سخت اور خشک ہے کہ ماس نہ یعنی چھوٹا کو پڑی کا ہوتا اور اسب او سکے سے دور رہے اور دو جلیان اسلئے پیدا کیے کہ ایک جلی
 ملاقات جو ہر دماغ اور ملاقات تحف یعنی کو پڑی کے لیے سزا دار ہو سکے اس واسطے حکمت الہی نے یوں اقتضا فرمایا کہ
 ایک جلی جو ملاقات تحف کو ضروری وہ سخت زیادہ ہونی چاہیو اور دوسری جلی جو ملاقات جو ہر دماغ کے لائق ہے
 وہ نرم اور پتلی ہونی چاہیو اور یہ دونوں جلیان وقایہ یعنی پناہ دماغ کی ہیں اور مانند تکیہ گاہ کے ہیں کہ تسک یعنی
 قرار کرنا اور وہ اور شرائین کا جو دماغ کے اندر آتی ہیں اوپر ہے اور دونوں مثل مشیمہ کے ہیں کہ رگون کو سیدھا او
 درست رکھتی ہیں اور غشا صلب یعنی جلی سوئی جو کو پڑی کو مس کی ہوئے ہے پتلی جلی پر کہ پھر او سکے سے رکھی ہوئی ہے
 اور بوجہ اوسکا اوپر نہیں ہے بلکہ اوس سے جدا ہے اور آزاد اور دماغ کے اندر رگین میں کر رہ دوز تحف سے اور تری میں
 دونوں جلیوں کے اندر گذری ہیں اور غشا ضعیف سے شاخیں باریک آوگی ہیں اور تسک غشا کا تحف پر سبب
 اولیٰ شاخوں کے ہے تاکہ گرانی او سکے دوسری غشا سو اٹھ جائے یعنی ایک جلی کا بوجہ دوسری جلی پر نہ پڑے اور باقی
 پٹھانوں کو پڑی کی دوسری باہر نکلی ہیں اور ظاہر کو پڑی پر اوس سے ایک غشا بنی ہوئی ہے اور تحف میں دلی ہوئی ہے اور دوسری

[illegible]

خجوبی داخل ہون اور بعد اس طوبت جلدیہ کے ایک رطوبت اور صاف اور قوام اور سکا غلیظ ہی مانند کچھ
پکلائی ہوتی کے اس سبب سے اسکو زجاجیہ کہتے ہیں رنگ اور سکا سرخ ہی لیکن صاف اسوجہ سے کہ غدار رطوبت
جلدیہ کی اوس سے ہو اور سرخ اس سبب سے کہ گوہر خون سے ہو اور پہلو ہونے لکھدیا ہو کہ شکل رطوبت
جلدیہ کی گول ہے اور یہ رطوبت زجاجیہ پشت کی طرف سے جلدیہ کے گرد اوسکے حاوی ہے اور پشت
کی طرف اسوجہ سے کہ وہ غذا ہو کہ دماغ سے آتی ہے واسطے جلدیہ کے بمیانجی طبقہ شبکیہ کے اور ساتھ
جلدیہ کو ایک رطوبت اور ہے مانند سپیدہ بیضہ مرغ کے اس جهت سے اسکو رطوبت بیضیہ کہتے ہیں
اور سامنے اوسکے اسلی سے کہ تابش آفتاب اور سخت روشن چیزیں الیکارگی اور جلدیہ کو نہ پڑیں پس مانند
ایک سپر کو ہے تاکہ عکس ایسی چیزوں کا بتیج طرف اوسکو پہونچے جیسے ہین رطوبتیں آنکھ کی آب میان طبقا
ہوتا ہو معلوم کریں کہ پھلا طبقہ آنکھ کا کنارہ غشائی سلب یعنی جہلی سخت ہو گا ہو اور گرد طبقہ مشیمیہ کے کہ وہ
اوسکا بھی مفصل مذکور ہو چکا اندر اوسکے حاوی ہے اس طبقہ کا نام طبقہ صلیبیہ ہے اور طبقہ صقیقیہ بھی اوسکا
نام ہو اور ایک گردہ طبعیو نما اسکو طبقہ سنہن شمار کرتا ہے بلکہ اوسکو غشائی جہلی کے سے کہتے ہیں اس جهت
سے بعض کہتے ہیں کہ طبقات آنکھ کے جیسے ہین اور طبقہ دوسرے طبقہ مشیمیہ ہے اور کنارہ غشائی رقیق یعنی بتلی جہلی کے
اوگا ہو اور جرم سے اس جہلی اور اون رگوں سے جو اندر اوسکی ہین جیسے مشیمیہ بنا گیا ہو اور اوسکو مشیمیہ اس وجہ
سے کہتے ہیں کہ حسب طرح پچھلے مادہ میں مشیمیہ کے اندر ہوتا ہو اس طرح طبقہ مشیمیہ بھی شبکیہ طبقہ پر مشتمل ہوتا ہے
اور جیسے طبقہ شبکیہ کو غذا چھوچھا تا ہو اور شبکیہ اوس غذا سے حصہ اپنا حاصل کرتی ہو اور باقی کو صاف
کر کر جلدیہ کو چھوچھا تا ہے اور طبقہ شبکیہ ہے اور کنارہ عصبیہ محفوظ ہے اوگا ہے اور گرد رطوبت خارجہ
کو ناشی ہو اسی پشت کی طرف سے اوس جگہ تک جو نہایت زجاجیہ ہو اور وہ حد ترک ہو درمیان زجاجیہ
اور بیضیہ اور شبکیہ کو فارسی میں دام کہتے ہیں یعنی جال اور اس طبقہ کو شبکیہ اس سبب سے کہتے ہیں کہ مثل
جال کے گرد رطوبت زجاجیہ اور جلدیہ کے محتوی ہو اور اونکو خوب گرفت کرتے ہو ہو ہو اور طبقہ جو تھا عنکبوتیہ
ہو وہ کنارہ شبکیہ ہو اوگا ہو اور شاخین اوسکی سخت باریک ہین مانند مکرئی کے جالہ کو بنی ہو ہین ہین ا
اوسکو عنکبوتیہ کہتے ہیں اور شاخین باریک طبقہ مشیمیہ سے ساتھ اس عنکبوتیہ کے ملی ہو ہی ہین اور جیسے عنکبوتیہ
ایک پردہ محائل درمیان رطوبت جلدیہ اور بیضیہ کے اور جیسے طبقت لطیف اس وجہ سے کہ نور گاہ کو مانع نہ ہو
اور طبقہ پانچواں عنبیہ ہر کنارہ مشیمیہ ہو اوگا ہو اور اوس سے صفاق غلیظ پیدا ہوا ہو رنگ اوس صفاق کا آسمان
گون ہو دو مطلب کیواسطے ایک جیسے کہ نور گاہ کا اوسمیں جمع ہو ہو اور رنگ نہیں معتدل زیادہ کوئی رنگ
سوا ہی آسمان گون کے نہیں ہے کہ واسطے نور لہر کے بہتر اوس سے اور موافق تر اوس سے اور نہیں ہے

اس سبب کہ سفیدی نور بصر کو پریشان کرتی ہے اور سیاہی اس کو جمع کرتی ہے اور آسمان گون یعنی نلنگ
 جو کہ معتدل ہے لہذا نوزگاہ کو باعتماد جمع کرتا ہے اور دوسرا مطلب یہ ہے تاکہ چمک روشن خیزون کی
 اوسمین معتدل ہو جائے اور غلظت اوس طبقہ میں اس غرض سے ہے تاکہ میاں بجی رہے درمیان رطوبتوں اور
 طبقہ صلب کے جو آگے اوسکے ہونے طبقہ قرنیہ پس قرنیہ غذا اس غنیمت سے پاتا ہے اور طبقہ غنیمت کو اسوج سے
 موسوم کرنے ہیں کہ بیچ میں مقابل موضع نگاہ کے ایک ثقبہ ہے یعنی سورخ مانند سورخ انگور کے جنسوت کہ
 خوشہ سے جدا کرتے ہیں تاکہ نوزگاہ عصبہ مجوزہ رطوبت جلید یہ پر گذر کرے اور اس سورخ سے باہر نکالے پس جنسوت
 ایسورخ بند ہو جاتا ہے تو نظر باطل ہوتی ہے یعنی آدمی اندھا ہو جاتا ہے اور اندرون اس طبقہ کا نرم ہے اور ذی خلل
 واسطی تین کاموں کے ایک یہ کہ فضلہ جو آنکھ میں گرتا ہے حمل میں ٹہر جائے اور سورخ پر نہ پڑے یعنی ثقبہ غنیمت
 پر گرنے نہ پائے دوسری یہ کہ رطوبت بیضیہ کہ صاف اور لرزہ ہے بسبب ہمسایگی جسم ذی جنول کے اپنی جگہ پر
 قائم رہے اور سائل نہ ہو ورنہ تیسری یہ کہ جنسوت پانی اور تر ہے اور پر غنیمت کے اور قاصح یعنی آنکھ بنانی والا اوس
 پانی کو ساتھ دستکاری کے نکالنا چاہتا تھا تو اس جنول میں وہ پانی جمع کرتا ہے پس آب نزول اوسمین بند
 ہوتا ہے اور ثقبہ کے آگے سے کیسہ ہو جاتا ہے اور یہ جنول اوس آب نزول کو نہیں چھوڑتا کہ پھر سورخ غنیمت
 کی طرف رجوع کرے اور روی ظاہر اس طبقہ کا سخت ہے خصوصاً گردا گرد واسطے دو کام کے ایک یہ کہ روے
 اوسکا حماس قرنیہ ہی اوسکی سختی سے یہ ایذا پائے دوسری یہ کہ کنارہ ثقبہ راست کڑی رہیں اور ثقبہ یعنی سورخ
 غنیمت کا کشادہ نہ ہو ورنہ کیونکہ اگر یہ سخت اور نرم ہوتا تو ثقبہ اپنی حال پر نہ رہتا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ طبقہ دو تو ہے یعنی
 دوسرا ہے ایک تو یعنی ایک پرت جو طرف باطن کے ہے نرم نہایت ہے اور دوسرا پرت جو ظاہر کی جانب ہے
 سخت زیادہ ہے اور طبقہ چٹا غشا صلب کے کنارہ و نسو نکلا ہے اور غنیمت پر محیط ہے اوسکا نام قرنیہ ہے پس یہ طبیعت
 نہایت شفاف ہے اور شفاف اس شے کو کہتے ہیں کہ باہر اوسکے سے جو چیز کہ اندر اوسکے ہو دیکھ سکیں اور اندر
 جو چیز کہ باہر ہو اوسکو دیکھ سکیں اور صاف اور سخت ہے مانند سفید سنگ تراشے ہوئے کے مشابہ ہے
 لیکن صفائی اور شفافی اوسکی اسوجہ ہے کہ نور بصر کو حجاب نکرے یعنی مانع نہ ہو اور سخت اسلیو سے تاکہ سب آنکھ کے
 اجزا کو مضبوط رکھے اور مقام ثقبہ غنیمت پر ڈھکا ہوا ہے اور یہ طبقہ چارے تو ہے یعنی چار پرت اوسکے ہیں اسوجہ
 کہ اگر ایک پرت ہوتا تو آنکھ ادنی آفت سے بگڑ جاتی اور اب اگر ایک پرت پر کوئی آفت پہنچے تو اوپر پرت صحیح سالم
 رہیں اور طبقہ سا توان ملحقہ ہے اور وہ ایک طبقہ ہے لا ہوا گوشت سفید اور چرب سے ساتھ اون عضلون کے
 جو حرکت دینے والے آنکھ کے ہیں اور شروع نکلنے یعنی آغاز جنس اس طبقہ کا یا ایک شاخوٹے ہے کہ وہ شاخین
 غشا صلب سے اوگی ہیں اور آنکھ کے آگے وہ طبقہ موٹا ہو گیا ہے اور سب اجزا پر آنکھ کے محتوی ہے مگر

اس سبب کہ سفیدی نور بصر کو پریشان کرتی ہے اور سیاہی اس کو جمع کرتی ہے اور آسمان گون یعنی نلنگ
 جو کہ معتدل ہے لہذا نوزگاہ کو باعتماد جمع کرتا ہے اور دوسرا مطلب یہ ہے تاکہ چمک روشن خیزون کی
 اوسمین معتدل ہو جائے اور غلظت اوس طبقہ میں اس غرض سے ہے تاکہ میاں بجی رہے درمیان رطوبتوں اور
 طبقہ صلب کے جو آگے اوسکے ہونے طبقہ قرنیہ پس قرنیہ غذا اس غنیمت سے پاتا ہے اور طبقہ غنیمت کو اسوج سے
 موسوم کرنے ہیں کہ بیچ میں مقابل موضع نگاہ کے ایک ثقبہ ہے یعنی سورخ مانند سورخ انگور کے جنسوت کہ
 خوشہ سے جدا کرتے ہیں تاکہ نوزگاہ عصبہ مجوزہ رطوبت جلید یہ پر گذر کرے اور اس سورخ سے باہر نکالے پس جنسوت
 ایسورخ بند ہو جاتا ہے تو نظر باطل ہوتی ہے یعنی آدمی اندھا ہو جاتا ہے اور اندرون اس طبقہ کا نرم ہے اور ذی خلل
 واسطی تین کاموں کے ایک یہ کہ فضلہ جو آنکھ میں گرتا ہے حمل میں ٹہر جائے اور سورخ پر نہ پڑے یعنی ثقبہ غنیمت
 پر گرنے نہ پائے دوسری یہ کہ رطوبت بیضیہ کہ صاف اور لرزہ ہے بسبب ہمسایگی جسم ذی جنول کے اپنی جگہ پر
 قائم رہے اور سائل نہ ہو ورنہ تیسری یہ کہ جنسوت پانی اور تر ہے اور پر غنیمت کے اور قاصح یعنی آنکھ بنانی والا اوس
 پانی کو ساتھ دستکاری کے نکالنا چاہتا تھا تو اس جنول میں وہ پانی جمع کرتا ہے پس آب نزول اوسمین بند
 ہوتا ہے اور ثقبہ کے آگے سے کیسہ ہو جاتا ہے اور یہ جنول اوس آب نزول کو نہیں چھوڑتا کہ پھر سورخ غنیمت
 کی طرف رجوع کرے اور روی ظاہر اس طبقہ کا سخت ہے خصوصاً گردا گرد واسطے دو کام کے ایک یہ کہ روے
 اوسکا حماس قرنیہ ہی اوسکی سختی سے یہ ایذا پائے دوسری یہ کہ کنارہ ثقبہ راست کڑی رہیں اور ثقبہ یعنی سورخ
 غنیمت کا کشادہ نہ ہو ورنہ کیونکہ اگر یہ سخت اور نرم ہوتا تو ثقبہ اپنی حال پر نہ رہتا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ طبقہ دو تو ہے یعنی
 دوسرا ہے ایک تو یعنی ایک پرت جو طرف باطن کے ہے نرم نہایت ہے اور دوسرا پرت جو ظاہر کی جانب ہے
 سخت زیادہ ہے اور طبقہ چٹا غشا صلب کے کنارہ و نسو نکلا ہے اور غنیمت پر محیط ہے اوسکا نام قرنیہ ہے پس یہ طبیعت
 نہایت شفاف ہے اور شفاف اس شے کو کہتے ہیں کہ باہر اوسکے سے جو چیز کہ اندر اوسکے ہو دیکھ سکیں اور اندر
 جو چیز کہ باہر ہو اوسکو دیکھ سکیں اور صاف اور سخت ہے مانند سفید سنگ تراشے ہوئے کے مشابہ ہے
 لیکن صفائی اور شفافی اوسکی اسوجہ ہے کہ نور بصر کو حجاب نکرے یعنی مانع نہ ہو اور سخت اسلیو سے تاکہ سب آنکھ کے
 اجزا کو مضبوط رکھے اور مقام ثقبہ غنیمت پر ڈھکا ہوا ہے اور یہ طبقہ چارے تو ہے یعنی چار پرت اوسکے ہیں اسوجہ
 کہ اگر ایک پرت ہوتا تو آنکھ ادنی آفت سے بگڑ جاتی اور اب اگر ایک پرت پر کوئی آفت پہنچے تو اوپر پرت صحیح سالم
 رہیں اور طبقہ سا توان ملحقہ ہے اور وہ ایک طبقہ ہے لا ہوا گوشت سفید اور چرب سے ساتھ اون عضلون کے
 جو حرکت دینے والے آنکھ کے ہیں اور شروع نکلنے یعنی آغاز جنس اس طبقہ کا یا ایک شاخوٹے ہے کہ وہ شاخین
 غشا صلب سے اوگی ہیں اور آنکھ کے آگے وہ طبقہ موٹا ہو گیا ہے اور سب اجزا پر آنکھ کے محتوی ہے مگر

نور بصر کو پریشان کرتی ہے اور سیاہی اس کو جمع کرتی ہے اور آسمان گون یعنی نلنگ
 جو کہ معتدل ہے لہذا نوزگاہ کو باعتماد جمع کرتا ہے اور دوسرا مطلب یہ ہے تاکہ چمک روشن خیزون کی
 اوسمین معتدل ہو جائے اور غلظت اوس طبقہ میں اس غرض سے ہے تاکہ میاں بجی رہے درمیان رطوبتوں اور
 طبقہ صلب کے جو آگے اوسکے ہونے طبقہ قرنیہ پس قرنیہ غذا اس غنیمت سے پاتا ہے اور طبقہ غنیمت کو اسوج سے
 موسوم کرنے ہیں کہ بیچ میں مقابل موضع نگاہ کے ایک ثقبہ ہے یعنی سورخ مانند سورخ انگور کے جنسوت کہ
 خوشہ سے جدا کرتے ہیں تاکہ نوزگاہ عصبہ مجوزہ رطوبت جلید یہ پر گذر کرے اور اس سورخ سے باہر نکالے پس جنسوت
 ایسورخ بند ہو جاتا ہے تو نظر باطل ہوتی ہے یعنی آدمی اندھا ہو جاتا ہے اور اندرون اس طبقہ کا نرم ہے اور ذی خلل
 واسطی تین کاموں کے ایک یہ کہ فضلہ جو آنکھ میں گرتا ہے حمل میں ٹہر جائے اور سورخ پر نہ پڑے یعنی ثقبہ غنیمت
 پر گرنے نہ پائے دوسری یہ کہ رطوبت بیضیہ کہ صاف اور لرزہ ہے بسبب ہمسایگی جسم ذی جنول کے اپنی جگہ پر
 قائم رہے اور سائل نہ ہو ورنہ تیسری یہ کہ جنسوت پانی اور تر ہے اور پر غنیمت کے اور قاصح یعنی آنکھ بنانی والا اوس
 پانی کو ساتھ دستکاری کے نکالنا چاہتا تھا تو اس جنول میں وہ پانی جمع کرتا ہے پس آب نزول اوسمین بند
 ہوتا ہے اور ثقبہ کے آگے سے کیسہ ہو جاتا ہے اور یہ جنول اوس آب نزول کو نہیں چھوڑتا کہ پھر سورخ غنیمت
 کی طرف رجوع کرے اور روی ظاہر اس طبقہ کا سخت ہے خصوصاً گردا گرد واسطے دو کام کے ایک یہ کہ روے
 اوسکا حماس قرنیہ ہی اوسکی سختی سے یہ ایذا پائے دوسری یہ کہ کنارہ ثقبہ راست کڑی رہیں اور ثقبہ یعنی سورخ
 غنیمت کا کشادہ نہ ہو ورنہ کیونکہ اگر یہ سخت اور نرم ہوتا تو ثقبہ اپنی حال پر نہ رہتا اور حقیقت یہ ہے کہ یہ طبقہ دو تو ہے یعنی
 دوسرا ہے ایک تو یعنی ایک پرت جو طرف باطن کے ہے نرم نہایت ہے اور دوسرا پرت جو ظاہر کی جانب ہے
 سخت زیادہ ہے اور طبقہ چٹا غشا صلب کے کنارہ و نسو نکلا ہے اور غنیمت پر محیط ہے اوسکا نام قرنیہ ہے پس یہ طبیعت
 نہایت شفاف ہے اور شفاف اس شے کو کہتے ہیں کہ باہر اوسکے سے جو چیز کہ اندر اوسکے ہو دیکھ سکیں اور اندر
 جو چیز کہ باہر ہو اوسکو دیکھ سکیں اور صاف اور سخت ہے مانند سفید سنگ تراشے ہوئے کے مشابہ ہے
 لیکن صفائی اور شفافی اوسکی اسوجہ ہے کہ نور بصر کو حجاب نکرے یعنی مانع نہ ہو اور سخت اسلیو سے تاکہ سب آنکھ کے
 اجزا کو مضبوط رکھے اور مقام ثقبہ غنیمت پر ڈھکا ہوا ہے اور یہ طبقہ چارے تو ہے یعنی چار پرت اوسکے ہیں اسوجہ
 کہ اگر ایک پرت ہوتا تو آنکھ ادنی آفت سے بگڑ جاتی اور اب اگر ایک پرت پر کوئی آفت پہنچے تو اوپر پرت صحیح سالم
 رہیں اور طبقہ سا توان ملحقہ ہے اور وہ ایک طبقہ ہے لا ہوا گوشت سفید اور چرب سے ساتھ اون عضلون کے
 جو حرکت دینے والے آنکھ کے ہیں اور شروع نکلنے یعنی آغاز جنس اس طبقہ کا یا ایک شاخوٹے ہے کہ وہ شاخین
 غشا صلب سے اوگی ہیں اور آنکھ کے آگے وہ طبقہ موٹا ہو گیا ہے اور سب اجزا پر آنکھ کے محتوی ہے مگر

رکھتی ہے اسوجہ سے کہ باہر نکلنا آواز کا اسی رطوبت سے ہوتا ہے معلوم کریں کہ جس کسی کو تپ محرقہ عارض ہو اور
 یہ رطوبت سوختہ ہو جاتی اور خشک ہو جاتی تو آواز نکال نہیں سکتا اور ہوا گرم کی شکل میں بھی یہی کیفیت
 ہوتی ہے پس جب تک حلق تر نہ رہے آواز نہ نکل سکے اور فائدہ چربی اور لہر جہت کا اس رطوبت کو یہ ہے
 کہ جلد خشک نہ ہو دی اور سیلان بھی نہ کرے اور حرکت نرم ہڈیوں کی سہل اور نرم ہے اور حلق نام اوں
 مقام کا ہے جسکو اندر راہ کھانے اور پیو اور سانس لینے کی ہے اور روزانہ اور غصہ اور لہات متجملہ حلق
 میں لیکن لہات ایک گوشت ہے کہ نیچے حنجرہ کے لٹکا ہوا ہے چنانچہ اسکو صفت ملک میں ملا ذہ کہتی ہیں
 اور منفعت اسکی سے ایک یہ ہے کہ بیان ہو چکی ہے یعنی وہ تصرف حنجرہ کو حالت درستی پر قائم رکھتا ہے
 تاکہ آواز موافق انداز کے اور راستہ نکلا اور دوسری منفعت یہ ہے کہ ہوا سرد کو باز رکھتا ہے تاکہ گرمی اور
 یکایک پیپیرہ کو نہ پہنچے اور دوسرا یہ کہ اس سطح پیپیرہ سے باز رکھتا ہے سبب اسکا یہ ہے کہ وہ آواز اور پیپیرہ
 کو نقصان پہنچاتی ہے اور لوزتان دو ٹکڑے گوشت پٹھو دار کے ہیں سخت کہ اوپر زبان کی جڑ کے دونوں
 طرف سواوٹھی ہوئے ہیں مانند دو کان کے اور راستہ طعام اور شراب کا کہ مری میں اور تراہی انہیں
 دونوں کے بیچ میں ہے اور منفعت اس لوزتین کی یہ ہے کہ ہوا کو جو حلق میں جاتی ہے اند کو باز رکھتی ہے
 تاکہ بسبب حرکت انبساط کے دل اور انتہائی دم زدوں ہوا بہت ایکبار کی نپائین اور منفذ ہوا کا ایکبار
 بند نہ ہو جائے اس سبب کہ جسطورے کھانا اور پانی اتر کر حلق میں رہ جائے اور آدمی اس کے رکنے سے
 بچ اور تکلیف پائے اور خطرناک ہو اس سطح بہت ہوا ہے کہ ایکبار کی حلق میں پہنچانے میں ہی تکلیف
 اور ویسا ہی حال ہوگا اور غصہ ایک گوشت ہے مانند صفاق کے یعنی جلد کے مثل اور کانکڑی تالو سی پوتہ
 ہو اور حلق کے ہر قبضہ پر کہا ہوا ہے اس مطلب کو لے تاکہ گرو اور وہوان اور شند ہی ہوا اتفاقاً ایکبار
 حلق میں نہ جاوے اور پیپیرہ نہ پہنچے بابک سا تو ان یا چوہن گفتار سے قصیدہ حلق اور شش
 یعنی پیپیرہ کی شرح میں ہے قصیدہ حلق آدہ اندر جانے اور باہر نکلنے ہوا کا ہے کہ آدمی اسکو سانس کے
 وسیلہ سے کھینچتا ہے اور چھوڑتا ہے اور سوراخ اوں کا چوڑا کھلا ہوا ہے اور غرض وہ یعنی چینی ہڈیاں بہت
 ہیں بعضی شکل وا ترہ اور بعضی بصورت نیم وا ترہ اور یہ ہڈیاں نرم برہم کی ہوتی ہیں مانند شمارے اور
 ہر ایک کو ساتھ ایک دوسرے کے بباطنی مضبوط کیا ہے اور ہر ایک سے دوسری تک اندر کے فرج ہے
 یعنی سوراخ تنگ ہے اور غشاء بھی جلی اور ان غضاریٹ یعنی نرم ہڈیوں پر بھی ہوتی ہیں اور اندر اس کے
 اور ایک جلی ہے سخت نہایت اور نرم زیادہ اور حنجرہ اس کے سر پر کہا ہوا ہے اور ساتھ اسکو پیپیرہ
 اور مری منفذ یعنی راستہ کھانا اور پانی کا ہے کہ اس کے نیچے ہے اور اوں غرض و فون و طو شکل نیم وا ترہ کی ہیں

[illegible]

عوارض غلط است، در صورتی که اگر کسی به باطنی که در وقتان "سرخ" را طے مقوی آب که در آن اندر ۱۲ حقین مقدار ۱۰۰۰

۱۶۱

وہ طرف مری کے ہیں اور تمامی دائرہ غشاء نرم سے ہے کہ وہ حماس مری ہے تاکہ بروقت نکلے کھانا اور پانی کے کہ مری فراخ ہو جاتی ہے حلقہ یعنی دائرہ غضاریت کا اور سکو تکلیف نذیوی اور آخر اس مضار کا ساتھ دیکھنے کے منقسم ہے ایک بخش پیپیڑ کے اندر بہت شاخیں ہو کر ہیل گیا ہے اور غصروف یعنی نرم پٹیاں ان بخشوں کی سبب درست دائرہ ہیں اس سبب سے کہ اونکو ساتھ کسی شے کو فراحت نہیں ہے اور وہ دائرہ چھوٹے چھوٹے ہیں اور باندازہ موضع اور بقدر حاجت کی ہیں اور منفعت غضاریت یعنی نرم پٹیوں قصبہ کی یہ ہے کہ ہمیشہ کھانا ہے اور بند ہو جائے مانند جلی اور پوست وغیرہ کے تاکہ ہوا اندر جائے اور باہر آئے اور سختی غصروف سے اسکی قوت میں مدد پہنچے اور منفعت اس قصبہ کی جو ربا طات سے پیوستہ ہے اور غشاء اوپر بھی ہوتی ہے یہ ہے کہ بروقت دم لینیو کے فراخ ہو سکے اور کنج سکو اور جس طرح کہ بروقت کھانا اترنے کو پہلی قصبہ کی کہ مری سے ملی ہوتی ہے مری کے ساتھ رہتی ہے تاکہ مری فراخ ہو جائے اور کھانا اتر جائے اسی طرح مری بھی بروقت دم لینیو کے ہمراہ غشاء قصبہ کے کہ حماس اسکی ہے مدد ہوتی تاکہ فراخ ہو جائے اور بہت ہو اخلق میں داخل ہوا معلوم کریں کہ سانس لینا اور کھانا اور پانی خلق میں اترنا ایک حالت پتہ ہے اور غشاء یعنی جلی جو اندرون قصبہ کو ہے سخت زیادہ اسوجہ سے ہے کہ مایہ تیز خورہ سے اور ترا او سکو نہ جلائے اور تباہ نہ کرے اور منفعت قصبہ کی شاخوں کی جو پیپیڑ میں بہت پہلی ہوتی ہیں یہ ہے کہ بیشمار اور جرم پیپیڑ کا بھی بسبب نرمی گوشت اور تخلخل مقام کے مانند ایک خزانہ کو ہے زیادتی ہوا کے کیو کہ آدمی سانس ذریعہ سے کھیتا ہے تاکہ جسوقت چاہے کہ آواز دراز کیے یا سر پانی میں لیجائے یعنی غوطہ لگائے یا بسبب کسی غبار یا بو ناخوش کے یا بسبب دھوئین کے سانس اپنی رو کے اور ہوا کو اندر کھینچے ہوا تازہ اس خزانہ میں آمادہ ہوا اور دل تک پہنچے اور روح او میں سوختہ نہو دی اور مدد و پیار روح کا ساتھ ہوا کے ایسا نہیں ہے جیسا کہ ایک گروہ نے گمان کیا ہے کہ ہوا روح ہو جاتی ہے لیکن جسطح سے کہ پانی جو آدمی پیتا ہے مرکب غذا کا ہے اور اسکو با یک رگو میں پہنچتا ہے اور تمام بدن میں جاری کرتا ہے اسی طرح ہوا بھی مرکب روح حیوانی کی ہے کہ اسکو تمام جسم میں پہنچاتی ہے اور اجزاء و شش یعنی پیپیڑ کے اجزاء میں سے قصبہ ہے کہ او میں پر گندہ ہے اور شاخیں و رید شریانی اور شاخیں شریانی و ریدی کی اور گوشت متخلخل اور سپیدی مائل اور غشاء یعنی ایک جلی ہے جو اس کے اندر گہبی ہوتی ہے اور سب اسکو دیکھنے ہیں یعنی پیپیڑ کے دو حصہ ہیں ایک دائیں طرف سے اور ایک بائیں طرف سے لیکن وہ جو دائیں طرف ہے اس کے تین حصہ ہیں اور جو بائیں طرف ہے اسکو دیکھنے ہیں اسوجہ سے کہ دل بائیں طرف سیلان رکھتا ہے اور میدان سینہ سے کہ بائیں طرف ہے دل کو اپنی طرف مشغول کیو ہونے سے اور میدان سینہ کا جو دائیں طرف ہے فارغ ہے اسوجہ سے دائیں طرف ایک حصہ زیادہ بڑا ہا گیا واسطے دو کام کے ایک یہ کہ مقام حالی نرمی پائے اور دوسرا مطلب یہ ہے تاکہ بخش سوم کے کیونکہ گاہ ہوا کی رگ جو ف سے جو اوپر کی طرف آتی ہے

[illegible]

اور اس میدان سینہ میں گذر کرتی ہے اور منفعت غشا یعنی جہلی کے جو پیپڑہ کے اندر ہے یہ کہ او سکوانی وضع پر رکھتی ہے اور گوشت نرم اور تخلل او سکاجد انہیں ہونی دیتی دوسری یہ کہ غشا او سکوحسن دیتی ہے اور تشریح شریان و ریدی کی اس گفتار میں دوسری باب میں پانچویں جزو میں بیان کی گئی ہے اور تشریح و رید شریانی کی بھی اسی گفتار میں دوسری باب نوع چہارم سے مذکور ہو چکی ہے اور میدان سینہ کے دو حصہ ہیں اور پچیس دونوں حصوں کے ایک غشا ہو اور دونوں حصوں میں سے کسی میں کوئی راستہ نہیں ہوا اس لیے کہ اس جہلی میں راستہ نہیں ہے اور منفعت اس امر کی کہ میدان سینہ ساتھ دو بخش کے ہو یہ کہ اگر ایک بخش یعنی ایک حصہ پر کوئی آفت پہونچے تو دوسرے حصہ سلامت رہے اور سانس لینے کے کام سے عاجز نہ رہے اور مری اور پیپڑہ اور آلہ ہاضمہ سینہ سب اس غشا کے ساتھ پیوستہ ہیں باب آٹھواں پانچویں گفتار سے دل کی تشریح میں ہر دل مرکب ہے گوشت اور تھوڑا جہلی اور چینی ہڈی اور رگون شریانیں سے جو اس سے اوگی ہیں اور تجویفین اور جو کچھ اون تجویفون میں ہے ان سب اجزا کی ترکیب پائی ہے لیکن گوشت او سکاسخت ہو اور موٹا اور قویٰ جاذبہ اور ماسک اور آفت ریشہ گوشت میں او سکے ہیں کہ وہ ریشہ یعنی لیفین گوشت کی تین طرح کی ہیں یعنی اور چوڑی اور ترچھی اور شکل دل کی صنوبری ہے اور طرف بزرگ او سکی کہ جڑ او سکی ہے اوپر کی جانب ہو اور شریانات اس طرف سے او گے ہیں اور باطیات کہ او سکوانی مقام پر رکھتی ہیں ساتھ اس طرف کو پیوستہ ہیں اور نرم ہڈی او سکی یعنی غضروف دل کی قوی زیادہ سب غضروفوں سے ہے اور اسی جانب ہوا اس لیے کہ بنیاد دل کی وہی ہے اور منفعت غضروف کی یہ کہ بنیاد مضبوط ہو و اور غشا او سکی سخت ہو کہ ایسے غشا سخت کسی عضو کی نہیں ہے اسوہ ہو کہ دل عضو شریف ہو اور نہایت لطیف اور یہ غشا او سکے لیو ایک سپر ہے تاکہ آفتیں اور آسیب او سکو نہ پہونچیں اور غشا اس سے جدا ہے واسطے دو کام کے ایک یہ کہ اگر کسی وقت کوئی آفت اس غشا پر پڑے تو دل او اس آفت سے علیحدہ رہے اور کوئی آفت او سپر نہ پہونچے اور دوسری یہ کہ غشا ساتھ حرکت انبساط کے او سکے اندر فسرہ نہ ہو و اور دل کے اندر تین تجویفین ہیں یعنی تین مقام خالی ہیں دو مقام بڑی ہیں اور ایک درمیان میں جو چھوٹا ہے جالینوس اس تجویف سوم کو دہلیز اور منفذ لگتا ہے اس لیے کہ دونوں تجویفین اس منفذ میں کشادہ ہیں اور قاعدہ تجویف راست یعنی دائیں تجویف کا قاعدہ بچہ کی طرف ہوتا کہ راہ غذا کی ساتھ او سکے نزدیک ہو اور شریانات بائیں طرف سے او گے ہیں اس لیے کہ دائیں طرف واسطے جذب غذا کے مشغول ہے اور اور دائیں تجویف دل میں خون کارٹا ہے اس لیے کہ گوشت دل کا بہت سخت ہو اور او سکی غذا کے واسطے کارٹا ہی خون لائق ہے اور تجویف بائیں میں خون پتلا ہے اس لیے کہ ساتھ روح کے ملا ہوا ہے اور دائیں تجویف بڑی بہت ہوتا کہ غذا بکثرت او میں تیار ہو اور گوشت اس طرف کا بہت لطیف ہو اسوہ ہو کہ خون کارٹا او سپر

یہ غشا کہ اس میں دو حصہ ہیں
 ایک حصہ جس میں شریانیں ہیں
 دوسرا حصہ جس میں ریدی ہیں
 اور اس غشا کے اندر تین مقام خالی ہیں
 دو مقام بڑی ہیں اور ایک درمیان میں
 جو چھوٹا ہے جالینوس اس تجویف سوم کو دہلیز اور منفذ لگتا ہے
 اس لیے کہ دونوں تجویفین اس منفذ میں کشادہ ہیں
 اور قاعدہ تجویف راست یعنی دائیں تجویف کا قاعدہ بچہ کی طرف ہوتا کہ راہ غذا کی ساتھ او سکے
 نزدیک ہو اور شریانات بائیں طرف سے او گے ہیں اس لیے کہ دائیں طرف واسطے جذب غذا کے مشغول ہے
 اور اور دائیں تجویف دل میں خون کارٹا ہے اس لیے کہ گوشت دل کا بہت سخت ہو اور او سکی غذا کے واسطے کارٹا ہی خون لائق ہے
 اور تجویف بائیں میں خون پتلا ہے اس لیے کہ ساتھ روح کے ملا ہوا ہے اور دائیں تجویف بڑی بہت ہوتا کہ غذا بکثرت او میں تیار ہو اور گوشت اس طرف کا بہت لطیف ہو اسوہ ہو کہ خون کارٹا او سپر

یہ کہ
 ایک
 اور
 بل
 س
 سکو
 خزانہ
 دینی
 زنا
 ترا
 جہلی
 شریانات
 اور
 ایک
 غشی
 من
 ہے
 وہ
 ص
 ت
 نکات
 م
 قی
 ہر

اور غلیظ ہوتا ہے جو کہانا کہ آنتوں پر اوترتا ہے وہ کچا ہوا اور ختم کیا ہوا اور رقیق اوترتا ہے اور جرم معدہ کے
وہ طبقے ہیں اور اندر کے طبقہ کے ریشہ بعضی لنبے لنبے ہیں اس لیے کہ قوت جاذبہ دراز لیفوئین ہوتی ہے اور پہلا کام
معدہ کا جذب ہے یعنی کینچنا اسوجہ سے بہتر ہوا کہ یہ لیفین جو آک جذب ہیں اندر کی طرف ہوتیں تاکہ کہانا اور پانی ملاقی
اوسکے ہوا اور جذب بہتر کرے اور بعضی لیفین اس طبقہ کی ترجیحی کچی کے ساتھ ہیں اور قوت ماسکے موب لیفوئین
یعنی ترجیحی لشیوئین ہے اور بہتر ہوا کہ آک ماساک کا ساتھ آک جذب کے شامل ہے اس لیے کہ کام دوسرا معدہ کے
کاموئین سے ماساک ہے یعنی روکنا اور تھما مٹانا کہ جو کچھ قوت جاذبہ سے کینچے ماسکے اوسکو لیوی اور روکے کے
اور نگاہ رکھو اور لیفنہا یہ طبقہ بیرونی یعنی باہر کے طبقہ کے ریشہ چور چور چور چور ہیں اس لیے کہ قوت دفعہ چور سے
لیفوئین ہوتی ہے اور بہتر ہوا کہ آک دفع کا باہر کی طرف ہوا اس لیے کہ اخیر کا کام معدہ کا دفع ہے اور مری میں کوئی
لیف موب یعنی ترجیحی ریشہ نہیں ہے اسوجہ سے کہ ماساک کام اوسکا نہیں ہے اور شکل معدہ کی گول ہے اور قوت
اوسکی معلوم ہے اور پشت معدہ کی جو مہرہ ہاں پشت کی طرف ہی چور او کی طرف مائل ہے تاکہ ملنا اوسکا ساتھ
مہرہ کے آسان ہوا اور باہر کے طبقہ میں او سجدہ جہاں قعر معدہ سے گوشت بہت ہے تاکہ سردی کم رہے اور ختم بہتر
کرے اس لیے کہ قعر معدہ کا ہمسائیگی دل اور جگر سے کہ اوسکو گرم رکھتیں دور تر ہے اور ایک شاخ عصب حس کی یعنی
حس کے پٹھر کی شاخ فم معدہ یعنی معدہ کے منہ پر آتی ہے اور اوپر بھی ہوتی ہے تاکہ حس نقصان غذا کی ساتھ
اوس آک کے جلد طرف اوسکے پہونچے جناب باری نے جیسو فم معدہ کو حس ہی ہے اجزای معدہ سے کسی خبر
اتنی حس نہیں دی بلکہ اور کسی عضو کو تمام جسم سے ایسی حس نہیں عنایت فرمائی اس لیے متقاضی غذا کافی ہوا
کیونکہ معدہ تقاضا غذا کا یعنی خواہش غذا کی اور مضغ اوسکو واسطے تمام جسم کے کرنا ہے اگر تمامی اعضا کو حس ہونک
کی حسب طرح فم معدہ نے پانی ہے عنایت ہوتی تو روزہ دار آدمی تمام دن کسب ہونک کر سچ اوٹھاتے اور
سب اعضا ہونکوں کے خارش اور سورش میں آتے اور کوئی آدمی طاقت اس امر کی نہ رکھتا کہ ایک مرتبہ
کہانا اوسکے لیے کافی ہوا اور ایک رگ بڑی جگر کی طرف سے معدہ کی طرف آتی ہے اور معدہ کی درازی میں شاخیں
باریک پھیلی ہوتی ہیں اور اوسکے اوپر بھی ہوتی ہیں اور اسی طرح وہ شریان کہ دل سے آتی ہے اس رگ سے
پوستہ ہوا اور شاخیں اوسکی رگ کی شاخوئین لگتیں ہیں اور اصل ثرب کی اوس سے بنی ہوتی ہے اور
شاخیں صفائی کے مذکور ہونگی اور ایک رطوبت لہج یعنی چستنے والی اور چکنی اوس میں جمع ہو کر چربی ہو گئی ہے اور
ظاہر معدہ کا اور آنتیں اور ماسا لیفین اور او را حشا اس ثرب میں چھپی ہوئے ہیں اور اوسکو گرم رکھتی ہے ایلو کہ
چربی ایک رطوبت چرب ہے اور رطوبت چکنی حرارت کو بہتر نگاہ رکھتی ہے اور شاخیں درید اور شریان کی کہ
اصل ثرب ہے ساتھ حرارت روح اور حرارت خون کے اوسکو مدد دیتی ہیں اور دایین طرف سے جگر نیمہ معدہ کے

اور کچا ہوا اور ختم کیا ہوا اور رقیق اوترتا ہے اور جرم معدہ کے
وہ طبقے ہیں اور اندر کے طبقہ کے ریشہ بعضی لنبے لنبے ہیں اس لیے کہ قوت جاذبہ دراز لیفوئین ہوتی ہے اور پہلا کام
معدہ کا جذب ہے یعنی کینچنا اسوجہ سے بہتر ہوا کہ یہ لیفین جو آک جذب ہیں اندر کی طرف ہوتیں تاکہ کہانا اور پانی ملاقی
اوسکے ہوا اور جذب بہتر کرے اور بعضی لیفین اس طبقہ کی ترجیحی کچی کے ساتھ ہیں اور قوت ماسکے موب لیفوئین
یعنی ترجیحی لشیوئین ہے اور بہتر ہوا کہ آک ماساک کا ساتھ آک جذب کے شامل ہے اس لیے کہ کام دوسرا معدہ کے
کاموئین سے ماساک ہے یعنی روکنا اور تھما مٹانا کہ جو کچھ قوت جاذبہ سے کینچے ماسکے اوسکو لیوی اور روکے کے
اور نگاہ رکھو اور لیفنہا یہ طبقہ بیرونی یعنی باہر کے طبقہ کے ریشہ چور چور چور چور ہیں اس لیے کہ قوت دفعہ چور سے
لیفوئین ہوتی ہے اور بہتر ہوا کہ آک دفع کا باہر کی طرف ہوا اس لیے کہ اخیر کا کام معدہ کا دفع ہے اور مری میں کوئی
لیف موب یعنی ترجیحی ریشہ نہیں ہے اسوجہ سے کہ ماساک کام اوسکا نہیں ہے اور شکل معدہ کی گول ہے اور قوت
اوسکی معلوم ہے اور پشت معدہ کی جو مہرہ ہاں پشت کی طرف ہی چور او کی طرف مائل ہے تاکہ ملنا اوسکا ساتھ
مہرہ کے آسان ہوا اور باہر کے طبقہ میں او سجدہ جہاں قعر معدہ سے گوشت بہت ہے تاکہ سردی کم رہے اور ختم بہتر
کرے اس لیے کہ قعر معدہ کا ہمسائیگی دل اور جگر سے کہ اوسکو گرم رکھتیں دور تر ہے اور ایک شاخ عصب حس کی یعنی
حس کے پٹھر کی شاخ فم معدہ یعنی معدہ کے منہ پر آتی ہے اور اوپر بھی ہوتی ہے تاکہ حس نقصان غذا کی ساتھ
اوس آک کے جلد طرف اوسکے پہونچے جناب باری نے جیسو فم معدہ کو حس ہی ہے اجزای معدہ سے کسی خبر
اتنی حس نہیں دی بلکہ اور کسی عضو کو تمام جسم سے ایسی حس نہیں عنایت فرمائی اس لیے متقاضی غذا کافی ہوا
کیونکہ معدہ تقاضا غذا کا یعنی خواہش غذا کی اور مضغ اوسکو واسطے تمام جسم کے کرنا ہے اگر تمامی اعضا کو حس ہونک
کی حسب طرح فم معدہ نے پانی ہے عنایت ہوتی تو روزہ دار آدمی تمام دن کسب ہونک کر سچ اوٹھاتے اور
سب اعضا ہونکوں کے خارش اور سورش میں آتے اور کوئی آدمی طاقت اس امر کی نہ رکھتا کہ ایک مرتبہ
کہانا اوسکے لیے کافی ہوا اور ایک رگ بڑی جگر کی طرف سے معدہ کی طرف آتی ہے اور معدہ کی درازی میں شاخیں
باریک پھیلی ہوتی ہیں اور اوسکے اوپر بھی ہوتی ہیں اور اسی طرح وہ شریان کہ دل سے آتی ہے اس رگ سے
پوستہ ہوا اور شاخیں اوسکی رگ کی شاخوئین لگتیں ہیں اور اصل ثرب کی اوس سے بنی ہوتی ہے اور
شاخیں صفائی کے مذکور ہونگی اور ایک رطوبت لہج یعنی چستنے والی اور چکنی اوس میں جمع ہو کر چربی ہو گئی ہے اور
ظاہر معدہ کا اور آنتیں اور ماسا لیفین اور او را حشا اس ثرب میں چھپی ہوئے ہیں اور اوسکو گرم رکھتی ہے ایلو کہ
چربی ایک رطوبت چرب ہے اور رطوبت چکنی حرارت کو بہتر نگاہ رکھتی ہے اور شاخیں درید اور شریان کی کہ
اصل ثرب ہے ساتھ حرارت روح اور حرارت خون کے اوسکو مدد دیتی ہیں اور دایین طرف سے جگر نیمہ معدہ کے

اور کچا ہوا اور ختم کیا ہوا اور رقیق اوترتا ہے اور جرم معدہ کے
وہ طبقے ہیں اور اندر کے طبقہ کے ریشہ بعضی لنبے لنبے ہیں اس لیے کہ قوت جاذبہ دراز لیفوئین ہوتی ہے اور پہلا کام
معدہ کا جذب ہے یعنی کینچنا اسوجہ سے بہتر ہوا کہ یہ لیفین جو آک جذب ہیں اندر کی طرف ہوتیں تاکہ کہانا اور پانی ملاقی
اوسکے ہوا اور جذب بہتر کرے اور بعضی لیفین اس طبقہ کی ترجیحی کچی کے ساتھ ہیں اور قوت ماسکے موب لیفوئین
یعنی ترجیحی لشیوئین ہے اور بہتر ہوا کہ آک ماساک کا ساتھ آک جذب کے شامل ہے اس لیے کہ کام دوسرا معدہ کے
کاموئین سے ماساک ہے یعنی روکنا اور تھما مٹانا کہ جو کچھ قوت جاذبہ سے کینچے ماسکے اوسکو لیوی اور روکے کے
اور نگاہ رکھو اور لیفنہا یہ طبقہ بیرونی یعنی باہر کے طبقہ کے ریشہ چور چور چور چور ہیں اس لیے کہ قوت دفعہ چور سے
لیفوئین ہوتی ہے اور بہتر ہوا کہ آک دفع کا باہر کی طرف ہوا اس لیے کہ اخیر کا کام معدہ کا دفع ہے اور مری میں کوئی
لیف موب یعنی ترجیحی ریشہ نہیں ہے اسوجہ سے کہ ماساک کام اوسکا نہیں ہے اور شکل معدہ کی گول ہے اور قوت
اوسکی معلوم ہے اور پشت معدہ کی جو مہرہ ہاں پشت کی طرف ہی چور او کی طرف مائل ہے تاکہ ملنا اوسکا ساتھ
مہرہ کے آسان ہوا اور باہر کے طبقہ میں او سجدہ جہاں قعر معدہ سے گوشت بہت ہے تاکہ سردی کم رہے اور ختم بہتر
کرے اس لیے کہ قعر معدہ کا ہمسائیگی دل اور جگر سے کہ اوسکو گرم رکھتیں دور تر ہے اور ایک شاخ عصب حس کی یعنی
حس کے پٹھر کی شاخ فم معدہ یعنی معدہ کے منہ پر آتی ہے اور اوپر بھی ہوتی ہے تاکہ حس نقصان غذا کی ساتھ
اوس آک کے جلد طرف اوسکے پہونچے جناب باری نے جیسو فم معدہ کو حس ہی ہے اجزای معدہ سے کسی خبر
اتنی حس نہیں دی بلکہ اور کسی عضو کو تمام جسم سے ایسی حس نہیں عنایت فرمائی اس لیے متقاضی غذا کافی ہوا
کیونکہ معدہ تقاضا غذا کا یعنی خواہش غذا کی اور مضغ اوسکو واسطے تمام جسم کے کرنا ہے اگر تمامی اعضا کو حس ہونک
کی حسب طرح فم معدہ نے پانی ہے عنایت ہوتی تو روزہ دار آدمی تمام دن کسب ہونک کر سچ اوٹھاتے اور
سب اعضا ہونکوں کے خارش اور سورش میں آتے اور کوئی آدمی طاقت اس امر کی نہ رکھتا کہ ایک مرتبہ
کہانا اوسکے لیے کافی ہوا اور ایک رگ بڑی جگر کی طرف سے معدہ کی طرف آتی ہے اور معدہ کی درازی میں شاخیں
باریک پھیلی ہوتی ہیں اور اوسکے اوپر بھی ہوتی ہیں اور اسی طرح وہ شریان کہ دل سے آتی ہے اس رگ سے
پوستہ ہوا اور شاخیں اوسکی رگ کی شاخوئین لگتیں ہیں اور اصل ثرب کی اوس سے بنی ہوتی ہے اور
شاخیں صفائی کے مذکور ہونگی اور ایک رطوبت لہج یعنی چستنے والی اور چکنی اوس میں جمع ہو کر چربی ہو گئی ہے اور
ظاہر معدہ کا اور آنتیں اور ماسا لیفین اور او را حشا اس ثرب میں چھپی ہوئے ہیں اور اوسکو گرم رکھتی ہے ایلو کہ
چربی ایک رطوبت چرب ہے اور رطوبت چکنی حرارت کو بہتر نگاہ رکھتی ہے اور شاخیں درید اور شریان کی کہ
اصل ثرب ہے ساتھ حرارت روح اور حرارت خون کے اوسکو مدد دیتی ہیں اور دایین طرف سے جگر نیمہ معدہ کے

اور آلا و سکا بھجی مین اوس کے کہین مین کہ جانب پشت جگر سے اوگی مین اور پانی کو پشت کی طرف سو دور گو مین جو
 دونوں گردن سے ملی ہوئی مین ہیجتا ہو اور خون کے جھاگ کو کہ صفر ہے جانب مقعر یعنی شکم جگر سے اوس آگ
 جو بائیں اوپر ہے طرف زہرہ یعنی پتے کے ہیجتا ہے اور خون کے گاؤ کو کہ سودا ہے شکم جگر سے اوس راہ سے
 جوتی سے پیوستہ طرف تلی کے ہیجتا ہو اور ایک جہلی تھجے سو ہے اوس مین پوشیدہ ہوا سطلے تین مطلب کے
 ایک یہ کہ جگر کے گوشت مین جس مطلق نہیں ہے اگر اس جہلی مین جگر پوشیدہ نہوتا تو درد اور ورم جو او سکر
 اندر عارض ہوتا کوئی آکا ہی اوس سے پناہ اور علت اور بیماری بدستور اوس مین قائم رہتی اسلیے کہ جب انسان
 درد کو نہ دریافت کرتا تو واسطے علاج کے نہ مشغول ہوتا اسی بہت سے پیدا کر نیوالے فی جہلی اوس مین پیدا کی
 تاکہ حص ورم اور درد کی ظاہر ہو دوسرا مطلب اس جہلی سے یہ ہے کہ گوشت جگر اور کہین جو اوس مین پر لگندہ
 مین سب اس جہلی کے اندر اپنی وضع اور اپنی شکل پر قائم رہیں تیسرا مطلب یہ کہ جگر بسبب اس جہلی کے معدہ
 اور آنتوں سے پیوستہ ہو اور اس طرح ساتھ رابطہ مضبوط کے حجاب سے بھی پیوستہ ہو اور بذریعہ رابطات
 باریک کو پشت کی پہلوؤں سے بھی پیوستہ ہو اور جگر کے اندر تجویف فرخ ہو یعنی ایک مقام خالی بہت کشادہ
 اسلیے کہ کیلوس جو معدہ سے جگر مین جاویں اوس تجویف مین جمع ہو و لیکن تمامی جگر مین کہین باریک باریک بہت لگندہ
 مین چنانچہ کیلوس اون رگو مین آتا ہے اسطورے کہ سب اجزا کیلوس کے تمامی اجزا کیلوس سے ملاتی ہونے
 مین تاکہ قوت حرارت جگر کی سب اجزا کیلوس کو احوال اوسکو سے بہرہ دیتی ہے اور خون بنا دیتی ہے
 اور جگر سے ایک گڈ لگو ساتھ بھی ملی ہوئی ہے اور ایک گروہ طبیبوں کا لکھتا ہے کہ یہ رگ دل سے اوگی ہو
 اور جگر سے ملگتی ہے بہر حال پیوستگی جگر کے ساتھ دل کو اسی رگ کو سبب ہے اور جہلی اس رگ کی جگر کی جہلی
 ملی ہوئی ہو اور ایک پٹھا باریک معدہ سے ساتھ جگر کے پیوستہ ہو اور بسبب باریکی اس پٹھو کے معدہ اور جگر مین
 بیماری بشرکت ایک دوسری کے نہیں ہوتی مگر بسبب در و قوی کے اور جلن جو اندر جگر کے ہوا اور جگر کے اوپر
 فرو نیان بہت مین اور اوس سے ٹکرا بر ہو مین مانند اوٹلیوں کے اور گردان فرو نیوں کے معدہ اندر رکھا گیا ہے
 جیسے کوئی کسی شے کو اوٹلیوں مین لیوے اور ان فرو نیوں کو عربی مین زوائد کہتے مین مگر بعض آدمیوں کو چار ہوتی مین اور
 بعض کو جسم مین پانچ اور پتہ کی طرف ایک بڑا ٹکڑا اون زوائد کا پہونچا ہے اور اوس سے جاملتا ہے اور بعض آدمیوں
 جسم مین پشت جگر کی پشت کی پہلوؤں سے چونیوالی ہے اور بعض شخصوں کو بد مین ایسا حال نہیں ہے اور باریان بشرکت
 جگر کے ساتھ حجاب اور پہلوؤں کے باذراہ ماست ہوتی مین یعنی چھوٹا پشت جگر ساتھ حجاب اور اون پہلوؤں کے
 جس اندازہ پر ہو گا بیماری ہی از روی کمی اور بیشی کے ہوگی و اندر علم بالصواب باب کیا ہو ان پانچوں
 گفتار سے زہرہ کی تشریح مین ہے زہرہ یعنی پتہ ایک کیسہ ہے لیفون دراز اور چورسی اوکچ اور

اور آلا و سکا بھجی مین اوس کے کہین مین کہ جانب پشت جگر سے اوگی مین اور پانی کو پشت کی طرف سو دور گو مین جو
 دونوں گردن سے ملی ہوئی مین ہیجتا ہو اور خون کے جھاگ کو کہ صفر ہے جانب مقعر یعنی شکم جگر سے اوس آگ
 جو بائیں اوپر ہے طرف زہرہ یعنی پتے کے ہیجتا ہے اور خون کے گاؤ کو کہ سودا ہے شکم جگر سے اوس راہ سے
 جوتی سے پیوستہ طرف تلی کے ہیجتا ہو اور ایک جہلی تھجے سو ہے اوس مین پوشیدہ ہوا سطلے تین مطلب کے
 ایک یہ کہ جگر کے گوشت مین جس مطلق نہیں ہے اگر اس جہلی مین جگر پوشیدہ نہوتا تو درد اور ورم جو او سکر
 اندر عارض ہوتا کوئی آکا ہی اوس سے پناہ اور علت اور بیماری بدستور اوس مین قائم رہتی اسلیے کہ جب انسان
 درد کو نہ دریافت کرتا تو واسطے علاج کے نہ مشغول ہوتا اسی بہت سے پیدا کر نیوالے فی جہلی اوس مین پیدا کی
 تاکہ حص ورم اور درد کی ظاہر ہو دوسرا مطلب اس جہلی سے یہ ہے کہ گوشت جگر اور کہین جو اوس مین پر لگندہ
 مین سب اس جہلی کے اندر اپنی وضع اور اپنی شکل پر قائم رہیں تیسرا مطلب یہ کہ جگر بسبب اس جہلی کے معدہ
 اور آنتوں سے پیوستہ ہو اور اس طرح ساتھ رابطہ مضبوط کے حجاب سے بھی پیوستہ ہو اور بذریعہ رابطات
 باریک کو پشت کی پہلوؤں سے بھی پیوستہ ہو اور جگر کے اندر تجویف فرخ ہو یعنی ایک مقام خالی بہت کشادہ
 اسلیے کہ کیلوس جو معدہ سے جگر مین جاویں اوس تجویف مین جمع ہو و لیکن تمامی جگر مین کہین باریک باریک بہت لگندہ
 مین چنانچہ کیلوس اون رگو مین آتا ہے اسطورے کہ سب اجزا کیلوس کے تمامی اجزا کیلوس سے ملاتی ہونے
 مین تاکہ قوت حرارت جگر کی سب اجزا کیلوس کو احوال اوسکو سے بہرہ دیتی ہے اور خون بنا دیتی ہے
 اور جگر سے ایک گڈ لگو ساتھ بھی ملی ہوئی ہے اور ایک گروہ طبیبوں کا لکھتا ہے کہ یہ رگ دل سے اوگی ہو
 اور جگر سے ملگتی ہے بہر حال پیوستگی جگر کے ساتھ دل کو اسی رگ کو سبب ہے اور جہلی اس رگ کی جگر کی جہلی
 ملی ہوئی ہو اور ایک پٹھا باریک معدہ سے ساتھ جگر کے پیوستہ ہو اور بسبب باریکی اس پٹھو کے معدہ اور جگر مین
 بیماری بشرکت ایک دوسری کے نہیں ہوتی مگر بسبب در و قوی کے اور جلن جو اندر جگر کے ہوا اور جگر کے اوپر
 فرو نیان بہت مین اور اوس سے ٹکرا بر ہو مین مانند اوٹلیوں کے اور گردان فرو نیوں کے معدہ اندر رکھا گیا ہے
 جیسے کوئی کسی شے کو اوٹلیوں مین لیوے اور ان فرو نیوں کو عربی مین زوائد کہتے مین مگر بعض آدمیوں کو چار ہوتی مین اور
 بعض کو جسم مین پانچ اور پتہ کی طرف ایک بڑا ٹکڑا اون زوائد کا پہونچا ہے اور اوس سے جاملتا ہے اور بعض آدمیوں
 جسم مین پشت جگر کی پشت کی پہلوؤں سے چونیوالی ہے اور بعض شخصوں کو بد مین ایسا حال نہیں ہے اور باریان بشرکت
 جگر کے ساتھ حجاب اور پہلوؤں کے باذراہ ماست ہوتی مین یعنی چھوٹا پشت جگر ساتھ حجاب اور اون پہلوؤں کے
 جس اندازہ پر ہو گا بیماری ہی از روی کمی اور بیشی کے ہوگی و اندر علم بالصواب باب کیا ہو ان پانچوں
 گفتار سے زہرہ کی تشریح مین ہے زہرہ یعنی پتہ ایک کیسہ ہے لیفون دراز اور چورسی اوکچ اور

۱۲۰

صغیراوس راہ سے طرف رودہ کے آتا ہے اور رودہ کو نقل سے دھوتا ہے اور اوسکو دفع کرتا ہے اسی آنت میں
 گملا ہوا ہے کہ اول اوس میں پہنچتا ہے اور وہاں صفرا کی خالص ہوتا ہے کہ اوسکو جلد جلد دھوتا ہے پس بوجہ ان سببوں کو
 ہمیشہ یہ آنت نقل سے خالی رہتی ہے اور حالت بیماری میں تنگ ہو جاتی ہے اور بند ہوتی ہے اور رودہ وفات
 یعنی آنت باریک ساتھ اوس آنت کی جوابی مذکور ہو چکی ملی ہوتی ہے اور یہ آنت لبنی ہے اور آپس میں لپٹی ہوتی
 اور چار ہوا کی دو منفعتیں ہیں ایک یہ کہ نقل جو اوس میں اوتری تو درازی میں اوسکی ہزار ہے اور دیر تک
 ٹھہرے تاکہ جو کچھ نقل میں سے واسطے غذا کی بدن کے درکار ہو ماساریکا کی شاخیں جو آنتوں سے پوستہ ہیں
 اوسکو جذب کریں اور دوسری منفعت یہ کہ اگر یہ آنت اس شکل اور اس درازی کی ہوتی تو نقل سیدھا اور بجا کرتا
 اور جلد باہر نکلتا پس جو نقل لائق غذا کے ہوتا ساتھ اوس نقل ناکارہ کے کھلیا کرتا اور اس سبب آدمی کو جلد
 طرف غذا کے حاجت ہوتی اور حسب وقت کھانا کھانا اوس وقت واسطے حاجت کو اوسٹھ کھاتا ہوتا اور کھانا کھانے
 اور واسطے حاجت کو اوسٹھ سے اور کام دنیا کے کر سکتا اور طرف مہات اور مصالح عالم کے نہ پہنچ سکتا کام
 اوسکا مانند کام ڈھوریلون کے کھانا اور کھانا ہمیشہ رہا کرتا اور ان تینوں آنتوں کو امعاء وفاق کہتی ہیں اور
 گوہر ان آنتوں کا نہایت لطیف ہے اور رقیق اسوجہ سے کہ جو نقل ان آنتوں میں اترتا ہے ہنوز اوس میں وہ کیلو جس غذا کی
 لائق ہے بہت ہوتا ہے جناب باری نے ان آنتوں کو اسی واسطے رقیق پیدا کیا تاکہ حرارت اور احشاک کی اوس میں تپانہ
 پہنچے اور باقی غذا جو اوس میں ہی مضمت ہو جائے اور جو کہ ان آنتوں میں حرارت بہت ہے اور رقیق ہیں اوسکو ظاہر پر
 چربی نہیں ہے اور اندر کے مقامات میں اون آنتوں کی رطوبت ہی چینی والی مشابہ لعاب گاڑی سرینٹ کو
 تاکہ تیر خیزین اوکو نہ چیلین اور بعد ان تینوں قسموں کے کہ بیان ہو چکے ہیں اور نوع آنتوں کی ہے کہ اوکو امعاء غلاظ
 کہتے ہیں یعنی ہوتی آنتیں اور اگرچہ کیلوں کے واسطے غذا کی بدن کے سر اور اسے ان آنتوں میں کم اترتا ہے مگر اوس سے
 خالی بھی نہیں ہیں اور رگین ماساریکا کی اند کے اوس میں ملی ہیں تاکہ اوسکو اوس سے جدا کریں پس ان کوئی
 آنتوں سے پہلی آنت اعور ہے یعنی یک چشم اور اعور اوسکا نام اسلٹ ہے کہ ایک منفذ سے زیادہ نہیں ہے کہ اوس
 منفذ میں جاتا ہے اوسے منفذ سے نکل آتا ہے یعنی واسطے مدخل اور مخرج کے ایک ہی آنت ہے اور وہ آنت مانند
 ایک تیلی کے ہے اور نہاد اوسکی دائیں طرف ہے اور اند کے سیل اوسکا پشت کی طرف ہے اور اوس میں دو منفذ
 ہیں ایک منفعت ہے کہ فرونی نقل کو بچھ کیسہ مانند خزانہ کو ہے اور دوسری منفعت ہے کہ بچھ کیسہ
 مانند سبد دیگر کی ہے اور آنتوں کے لیے جو اوسکی نیچے ہیں اور نسبت اوسکے ساتھ اور آنتوں کے مانند نسبت
 معدہ کی ہے ساتھ تمام آنتوں کے اسواسطہ کہ وہ مانند معدہ دیگر کے ہے اور جو چیز کہ معدہ کو اندر چھی رہ گئی
 ہو اوس آنت میں جا کر پک جاتی ہے بوسیلہ حرارت جگر کو اس سبب سے بہتر ہے کہ میلان اوسکا

صغیراوس راہ سے طرف رودہ کے آتا ہے اور رودہ کو نقل سے دھوتا ہے اور اوسکو دفع کرتا ہے اسی آنت میں
 گملا ہوا ہے کہ اول اوس میں پہنچتا ہے اور وہاں صفرا کی خالص ہوتا ہے کہ اوسکو جلد جلد دھوتا ہے پس بوجہ ان سببوں کو
 ہمیشہ یہ آنت نقل سے خالی رہتی ہے اور حالت بیماری میں تنگ ہو جاتی ہے اور بند ہوتی ہے اور رودہ وفات
 یعنی آنت باریک ساتھ اوس آنت کی جوابی مذکور ہو چکی ملی ہوتی ہے اور یہ آنت لبنی ہے اور آپس میں لپٹی ہوتی
 اور چار ہوا کی دو منفعتیں ہیں ایک یہ کہ نقل جو اوس میں اوتری تو درازی میں اوسکی ہزار ہے اور دیر تک
 ٹھہرے تاکہ جو کچھ نقل میں سے واسطے غذا کی بدن کے درکار ہو ماساریکا کی شاخیں جو آنتوں سے پوستہ ہیں
 اوسکو جذب کریں اور دوسری منفعت یہ کہ اگر یہ آنت اس شکل اور اس درازی کی ہوتی تو نقل سیدھا اور بجا کرتا
 اور جلد باہر نکلتا پس جو نقل لائق غذا کے ہوتا ساتھ اوس نقل ناکارہ کے کھلیا کرتا اور اس سبب آدمی کو جلد
 طرف غذا کے حاجت ہوتی اور حسب وقت کھانا کھانا اوس وقت واسطے حاجت کو اوسٹھ کھاتا ہوتا اور کھانا کھانے
 اور واسطے حاجت کو اوسٹھ سے اور کام دنیا کے کر سکتا اور طرف مہات اور مصالح عالم کے نہ پہنچ سکتا کام
 اوسکا مانند کام ڈھوریلون کے کھانا اور کھانا ہمیشہ رہا کرتا اور ان تینوں آنتوں کو امعاء وفاق کہتی ہیں اور
 گوہر ان آنتوں کا نہایت لطیف ہے اور رقیق اسوجہ سے کہ جو نقل ان آنتوں میں اترتا ہے ہنوز اوس میں وہ کیلو جس غذا کی
 لائق ہے بہت ہوتا ہے جناب باری نے ان آنتوں کو اسی واسطے رقیق پیدا کیا تاکہ حرارت اور احشاک کی اوس میں تپانہ
 پہنچے اور باقی غذا جو اوس میں ہی مضمت ہو جائے اور جو کہ ان آنتوں میں حرارت بہت ہے اور رقیق ہیں اوسکو ظاہر پر
 چربی نہیں ہے اور اندر کے مقامات میں اون آنتوں کی رطوبت ہی چینی والی مشابہ لعاب گاڑی سرینٹ کو
 تاکہ تیر خیزین اوکو نہ چیلین اور بعد ان تینوں قسموں کے کہ بیان ہو چکے ہیں اور نوع آنتوں کی ہے کہ اوکو امعاء غلاظ
 کہتے ہیں یعنی ہوتی آنتیں اور اگرچہ کیلوں کے واسطے غذا کی بدن کے سر اور اسے ان آنتوں میں کم اترتا ہے مگر اوس سے
 خالی بھی نہیں ہیں اور رگین ماساریکا کی اند کے اوس میں ملی ہیں تاکہ اوسکو اوس سے جدا کریں پس ان کوئی
 آنتوں سے پہلی آنت اعور ہے یعنی یک چشم اور اعور اوسکا نام اسلٹ ہے کہ ایک منفذ سے زیادہ نہیں ہے کہ اوس
 منفذ میں جاتا ہے اوسے منفذ سے نکل آتا ہے یعنی واسطے مدخل اور مخرج کے ایک ہی آنت ہے اور وہ آنت مانند
 ایک تیلی کے ہے اور نہاد اوسکی دائیں طرف ہے اور اند کے سیل اوسکا پشت کی طرف ہے اور اوس میں دو منفذ
 ہیں ایک منفعت ہے کہ فرونی نقل کو بچھ کیسہ مانند خزانہ کو ہے اور دوسری منفعت ہے کہ بچھ کیسہ
 مانند سبد دیگر کی ہے اور آنتوں کے لیے جو اوسکی نیچے ہیں اور نسبت اوسکے ساتھ اور آنتوں کے مانند نسبت
 معدہ کی ہے ساتھ تمام آنتوں کے اسواسطہ کہ وہ مانند معدہ دیگر کے ہے اور جو چیز کہ معدہ کو اندر چھی رہ گئی
 ہو اوس آنت میں جا کر پک جاتی ہے بوسیلہ حرارت جگر کو اس سبب سے بہتر ہے کہ میلان اوسکا

صغیراوس راہ سے طرف رودہ کے آتا ہے اور رودہ کو نقل سے دھوتا ہے اور اوسکو دفع کرتا ہے اسی آنت میں
 گملا ہوا ہے کہ اول اوس میں پہنچتا ہے اور وہاں صفرا کی خالص ہوتا ہے کہ اوسکو جلد جلد دھوتا ہے پس بوجہ ان سببوں کو
 ہمیشہ یہ آنت نقل سے خالی رہتی ہے اور حالت بیماری میں تنگ ہو جاتی ہے اور بند ہوتی ہے اور رودہ وفات
 یعنی آنت باریک ساتھ اوس آنت کی جوابی مذکور ہو چکی ملی ہوتی ہے اور یہ آنت لبنی ہے اور آپس میں لپٹی ہوتی
 اور چار ہوا کی دو منفعتیں ہیں ایک یہ کہ نقل جو اوس میں اوتری تو درازی میں اوسکی ہزار ہے اور دیر تک
 ٹھہرے تاکہ جو کچھ نقل میں سے واسطے غذا کی بدن کے درکار ہو ماساریکا کی شاخیں جو آنتوں سے پوستہ ہیں
 اوسکو جذب کریں اور دوسری منفعت یہ کہ اگر یہ آنت اس شکل اور اس درازی کی ہوتی تو نقل سیدھا اور بجا کرتا
 اور جلد باہر نکلتا پس جو نقل لائق غذا کے ہوتا ساتھ اوس نقل ناکارہ کے کھلیا کرتا اور اس سبب آدمی کو جلد
 طرف غذا کے حاجت ہوتی اور حسب وقت کھانا کھانا اوس وقت واسطے حاجت کو اوسٹھ کھاتا ہوتا اور کھانا کھانے
 اور واسطے حاجت کو اوسٹھ سے اور کام دنیا کے کر سکتا اور طرف مہات اور مصالح عالم کے نہ پہنچ سکتا کام
 اوسکا مانند کام ڈھوریلون کے کھانا اور کھانا ہمیشہ رہا کرتا اور ان تینوں آنتوں کو امعاء وفاق کہتی ہیں اور
 گوہر ان آنتوں کا نہایت لطیف ہے اور رقیق اسوجہ سے کہ جو نقل ان آنتوں میں اترتا ہے ہنوز اوس میں وہ کیلو جس غذا کی
 لائق ہے بہت ہوتا ہے جناب باری نے ان آنتوں کو اسی واسطے رقیق پیدا کیا تاکہ حرارت اور احشاک کی اوس میں تپانہ
 پہنچے اور باقی غذا جو اوس میں ہی مضمت ہو جائے اور جو کہ ان آنتوں میں حرارت بہت ہے اور رقیق ہیں اوسکو ظاہر پر
 چربی نہیں ہے اور اندر کے مقامات میں اون آنتوں کی رطوبت ہی چینی والی مشابہ لعاب گاڑی سرینٹ کو
 تاکہ تیر خیزین اوکو نہ چیلین اور بعد ان تینوں قسموں کے کہ بیان ہو چکے ہیں اور نوع آنتوں کی ہے کہ اوکو امعاء غلاظ
 کہتے ہیں یعنی ہوتی آنتیں اور اگرچہ کیلوں کے واسطے غذا کی بدن کے سر اور اسے ان آنتوں میں کم اترتا ہے مگر اوس سے
 خالی بھی نہیں ہیں اور رگین ماساریکا کی اند کے اوس میں ملی ہیں تاکہ اوسکو اوس سے جدا کریں پس ان کوئی
 آنتوں سے پہلی آنت اعور ہے یعنی یک چشم اور اعور اوسکا نام اسلٹ ہے کہ ایک منفذ سے زیادہ نہیں ہے کہ اوس
 منفذ میں جاتا ہے اوسے منفذ سے نکل آتا ہے یعنی واسطے مدخل اور مخرج کے ایک ہی آنت ہے اور وہ آنت مانند
 ایک تیلی کے ہے اور نہاد اوسکی دائیں طرف ہے اور اند کے سیل اوسکا پشت کی طرف ہے اور اوس میں دو منفذ
 ہیں ایک منفعت ہے کہ فرونی نقل کو بچھ کیسہ مانند خزانہ کو ہے اور دوسری منفعت ہے کہ بچھ کیسہ
 مانند سبد دیگر کی ہے اور آنتوں کے لیے جو اوسکی نیچے ہیں اور نسبت اوسکے ساتھ اور آنتوں کے مانند نسبت
 معدہ کی ہے ساتھ تمام آنتوں کے اسواسطہ کہ وہ مانند معدہ دیگر کے ہے اور جو چیز کہ معدہ کو اندر چھی رہ گئی
 ہو اوس آنت میں جا کر پک جاتی ہے بوسیلہ حرارت جگر کو اس سبب سے بہتر ہے کہ میلان اوسکا

اور کوئی شے گزر کرے اور دو عدد گردوں کے اس لیے پورا ہوئے کہ جسم انسان کا اگرچہ ایک ہی لاکھ اکثر حصا
 دو گنا بھی ہیں اور بڑیاں اور پٹھو اور عضل اور رگین اور شریانیں اور دماغ و دود و قسم میں بعض داتین طرف ہی اور
 بعض بائین طرف مانند جسم کے ہیں اس سبب سے واجب کیا کہ گردہ بھی دو ہوں تاکہ ہر ایک ایک طرف سے کام
 اپنا کام کرے اگر ایک گردہ ہوتا تو بزرگی سے بچند دو کے معلوم ہوتا تھا وہ واسطے کام اپنے کے قیام نہ کر سکتا اور جگہ
 اوسکی یاد میان میں پشت کو مہر کے ہوتی یا داتین طرف یا بائین طرف اگر در میان مہر پشت کو ہوتی تو
 وہ گردہ معدہ اور آنتوں کو تکلیف دیتا اور آدمی پیچھے ٹھہری نہ کر سکتا اور جس وقت خم دیتا تو گردہ درد کرتا اور اگر وہ
 گردہ داتین طرف ہوتا اور حجم ایک کا مانند حجم دو کے ہوتا تو ساتھ جگر اور آنت کو مزاحم ہوتا اور اسی طرح اگر
 بائین طرف ہوتا تو قولون آنت سے مزاحمت کرتا عرض کہ جس طرف سے ہوتا جسم آدمی کا اوسکی وجہ سے سیدھا نہ ہو سکتا
 اور گردہ کی طرف جسم کا میلان رہا کرتا اور معلوم کریں کہ دایان گردہ بائین گردہ سے اونچا ہے واسطے دو کام کی ایک
 کام یہ کہ آنت اعور داتین طرف رکھی ہوتی ہے تو واجب ہوا کہ گردہ دایان اونچا ہو ورنہ واسطے دو کام کی ایک
 یہ کہ ساتھ جگر کے نزدیکی رہے اور اپنے کام میں قیام کرے اور دوسری تاکہ جگہ آنت اعور کی کشادہ رہی ہو اسکو
 یہ اعور آنت ہی کہ کسی خالی ہوتی ہے اور کسی بھری ہو ورنہ جس وقت بھرتی ہے تو بضرورت جگہ اوسکی کشادہ ہونی چاہیے
 اس وجہ سے واجب ہوا کہ گردہ دایان بائین گردہ سے اونچا ہو اور دوسری یہ کہ تلی جو بائین طرف ہے اور خزانہ سودا کا اور
 سودا کا خون کی ہے اور سفد او سکائی کی جانب سے اونچا ہے تشریح میں جگر کے مذکور ہو چکا ہے پس واجب ہوا کہ
 مقام تلی کا جگر کے برابری سے اونچا ہو ورنہ تاکہ خلط سودا جگر سے تلی میں آسکے اور مقام تلی کا واسطے جگر کے نیچے ہونا
 چاہیے اور قولون بھی نیچے کی تلی کے ہی تو مصلحت بخراؤ کے مذکور کہ جگہ بائین گردہ کے نیچے ہوتا کہ تکلیف تلی اور قولون
 آزاد رہی اور آثار رحمت اسی سے ایک بات یہ بھی ہے کہ آدمی اور اور جانوروں کے بدن میں گردہ پیدا کیا اور اسکو
 قوت جدا کرنے پانی کی خون سے عطا فرماتی تاکہ اوس پانی کو اپنی طرف کھینچی اور طرف شانہ کے بھیجے اور شانہ باہر
 دفع کرے اس لیے کہ پانی غذا نہیں ہے لیکن مرکب غذا کا ہے اور فائدہ پانی کا یہ ہے کہ کھانا جو معدہ میں ہوتا ہے او
 اوس میں پکنا ہے اور کیلوس بنتا ہے صحبت سے پانی کے شاخون ماساریقا اور رگون باریک سے جو جگر کے اندر ہیں گزر کر
 جگر سے باہر نکلتا ہے اور پھر احتیاج اور ضرورت پانی کی نہیں رہتی اور جگر اوس پانی کو ساتھ مدد قوت جاذبہ کے
 اون دور کو منسوب گردہ سے ساتھ جگر کے پیوستہ ہیں خون سے جدا کرتا ہے اور یہ دونوں رگین اوس پانی کو جو جستی
 ہیں اور گردہ کی طرف لاتی ہیں اور گردہ اوسکو ساتھ قوت دفعہ کے طرف شانہ کے دفع کرتا ہے اور اگر گردہ میں
 قوت جدا کرنے اور کھینچنے اور دفع کرنے اوس پانی کے نہوتی تو غذا پانی میں ملکر حصا میں پہنچتی ہے آدمی تمسیتی
 رہتا اور اسوجہ سے کہ شریف ترین اعضا دل ہے اور پیچھے بھی شریف ہے کیونکہ خدمت دل کی کرتا ہے اور حصا میں ملتا ہے

نہایت کثرت اور وہ دو عدد گردوں کے اس لیے پورا ہوئے کہ جسم انسان کا اگرچہ ایک ہی لاکھ اکثر حصا
 دو گنا بھی ہیں اور بڑیاں اور پٹھو اور عضل اور رگین اور شریانیں اور دماغ و دود و قسم میں بعض داتین طرف ہی اور
 بعض بائین طرف مانند جسم کے ہیں اس سبب سے واجب کیا کہ گردہ بھی دو ہوں تاکہ ہر ایک ایک طرف سے کام
 اپنا کام کرے اگر ایک گردہ ہوتا تو بزرگی سے بچند دو کے معلوم ہوتا تھا وہ واسطے کام اپنے کے قیام نہ کر سکتا اور جگہ
 اوسکی یاد میان میں پشت کو مہر کے ہوتی یا داتین طرف یا بائین طرف اگر در میان مہر پشت کو ہوتی تو
 وہ گردہ معدہ اور آنتوں کو تکلیف دیتا اور آدمی پیچھے ٹھہری نہ کر سکتا اور جس وقت خم دیتا تو گردہ درد کرتا اور اگر وہ
 گردہ داتین طرف ہوتا اور حجم ایک کا مانند حجم دو کے ہوتا تو ساتھ جگر اور آنت کو مزاحم ہوتا اور اسی طرح اگر
 بائین طرف ہوتا تو قولون آنت سے مزاحمت کرتا عرض کہ جس طرف سے ہوتا جسم آدمی کا اوسکی وجہ سے سیدھا نہ ہو سکتا
 اور گردہ کی طرف جسم کا میلان رہا کرتا اور معلوم کریں کہ دایان گردہ بائین گردہ سے اونچا ہے واسطے دو کام کی ایک
 کام یہ کہ آنت اعور داتین طرف رکھی ہوتی ہے تو واجب ہوا کہ گردہ دایان اونچا ہو ورنہ واسطے دو کام کی ایک
 یہ کہ ساتھ جگر کے نزدیکی رہے اور اپنے کام میں قیام کرے اور دوسری تاکہ جگہ آنت اعور کی کشادہ رہی ہو اسکو
 یہ اعور آنت ہی کہ کسی خالی ہوتی ہے اور کسی بھری ہو ورنہ جس وقت بھرتی ہے تو بضرورت جگہ اوسکی کشادہ ہونی چاہیے
 اس وجہ سے واجب ہوا کہ گردہ دایان بائین گردہ سے اونچا ہو اور دوسری یہ کہ تلی جو بائین طرف ہے اور خزانہ سودا کا اور
 سودا کا خون کی ہے اور سفد او سکائی کی جانب سے اونچا ہے تشریح میں جگر کے مذکور ہو چکا ہے پس واجب ہوا کہ
 مقام تلی کا جگر کے برابری سے اونچا ہو ورنہ تاکہ خلط سودا جگر سے تلی میں آسکے اور مقام تلی کا واسطے جگر کے نیچے ہونا
 چاہیے اور قولون بھی نیچے کی تلی کے ہی تو مصلحت بخراؤ کے مذکور کہ جگہ بائین گردہ کے نیچے ہوتا کہ تکلیف تلی اور قولون
 آزاد رہی اور آثار رحمت اسی سے ایک بات یہ بھی ہے کہ آدمی اور اور جانوروں کے بدن میں گردہ پیدا کیا اور اسکو
 قوت جدا کرنے پانی کی خون سے عطا فرماتی تاکہ اوس پانی کو اپنی طرف کھینچی اور طرف شانہ کے بھیجے اور شانہ باہر
 دفع کرے اس لیے کہ پانی غذا نہیں ہے لیکن مرکب غذا کا ہے اور فائدہ پانی کا یہ ہے کہ کھانا جو معدہ میں ہوتا ہے او
 اوس میں پکنا ہے اور کیلوس بنتا ہے صحبت سے پانی کے شاخون ماساریقا اور رگون باریک سے جو جگر کے اندر ہیں گزر کر
 جگر سے باہر نکلتا ہے اور پھر احتیاج اور ضرورت پانی کی نہیں رہتی اور جگر اوس پانی کو ساتھ مدد قوت جاذبہ کے
 اون دور کو منسوب گردہ سے ساتھ جگر کے پیوستہ ہیں خون سے جدا کرتا ہے اور یہ دونوں رگین اوس پانی کو جو جستی
 ہیں اور گردہ کی طرف لاتی ہیں اور گردہ اوسکو ساتھ قوت دفعہ کے طرف شانہ کے دفع کرتا ہے اور اگر گردہ میں
 قوت جدا کرنے اور کھینچنے اور دفع کرنے اوس پانی کے نہوتی تو غذا پانی میں ملکر حصا میں پہنچتی ہے آدمی تمسیتی
 رہتا اور اسوجہ سے کہ شریف ترین اعضا دل ہے اور پیچھے بھی شریف ہے کیونکہ خدمت دل کی کرتا ہے اور حصا میں ملتا ہے

نہایت کثرت اور وہ دو عدد گردوں کے اس لیے پورا ہوئے کہ جسم انسان کا اگرچہ ایک ہی لاکھ اکثر حصا
 دو گنا بھی ہیں اور بڑیاں اور پٹھو اور عضل اور رگین اور شریانیں اور دماغ و دود و قسم میں بعض داتین طرف ہی اور
 بعض بائین طرف مانند جسم کے ہیں اس سبب سے واجب کیا کہ گردہ بھی دو ہوں تاکہ ہر ایک ایک طرف سے کام
 اپنا کام کرے اگر ایک گردہ ہوتا تو بزرگی سے بچند دو کے معلوم ہوتا تھا وہ واسطے کام اپنے کے قیام نہ کر سکتا اور جگہ
 اوسکی یاد میان میں پشت کو مہر کے ہوتی یا داتین طرف یا بائین طرف اگر در میان مہر پشت کو ہوتی تو
 وہ گردہ معدہ اور آنتوں کو تکلیف دیتا اور آدمی پیچھے ٹھہری نہ کر سکتا اور جس وقت خم دیتا تو گردہ درد کرتا اور اگر وہ
 گردہ داتین طرف ہوتا اور حجم ایک کا مانند حجم دو کے ہوتا تو ساتھ جگر اور آنت کو مزاحم ہوتا اور اسی طرح اگر
 بائین طرف ہوتا تو قولون آنت سے مزاحمت کرتا عرض کہ جس طرف سے ہوتا جسم آدمی کا اوسکی وجہ سے سیدھا نہ ہو سکتا
 اور گردہ کی طرف جسم کا میلان رہا کرتا اور معلوم کریں کہ دایان گردہ بائین گردہ سے اونچا ہے واسطے دو کام کی ایک
 کام یہ کہ آنت اعور داتین طرف رکھی ہوتی ہے تو واجب ہوا کہ گردہ دایان اونچا ہو ورنہ واسطے دو کام کی ایک
 یہ کہ ساتھ جگر کے نزدیکی رہے اور اپنے کام میں قیام کرے اور دوسری تاکہ جگہ آنت اعور کی کشادہ رہی ہو اسکو
 یہ اعور آنت ہی کہ کسی خالی ہوتی ہے اور کسی بھری ہو ورنہ جس وقت بھرتی ہے تو بضرورت جگہ اوسکی کشادہ ہونی چاہیے
 اس وجہ سے واجب ہوا کہ گردہ دایان بائین گردہ سے اونچا ہو اور دوسری یہ کہ تلی جو بائین طرف ہے اور خزانہ سودا کا اور
 سودا کا خون کی ہے اور سفد او سکائی کی جانب سے اونچا ہے تشریح میں جگر کے مذکور ہو چکا ہے پس واجب ہوا کہ
 مقام تلی کا جگر کے برابری سے اونچا ہو ورنہ تاکہ خلط سودا جگر سے تلی میں آسکے اور مقام تلی کا واسطے جگر کے نیچے ہونا
 چاہیے اور قولون بھی نیچے کی تلی کے ہی تو مصلحت بخراؤ کے مذکور کہ جگہ بائین گردہ کے نیچے ہوتا کہ تکلیف تلی اور قولون
 آزاد رہی اور آثار رحمت اسی سے ایک بات یہ بھی ہے کہ آدمی اور اور جانوروں کے بدن میں گردہ پیدا کیا اور اسکو
 قوت جدا کرنے پانی کی خون سے عطا فرماتی تاکہ اوس پانی کو اپنی طرف کھینچی اور طرف شانہ کے بھیجے اور شانہ باہر
 دفع کرے اس لیے کہ پانی غذا نہیں ہے لیکن مرکب غذا کا ہے اور فائدہ پانی کا یہ ہے کہ کھانا جو معدہ میں ہوتا ہے او
 اوس میں پکنا ہے اور کیلوس بنتا ہے صحبت سے پانی کے شاخون ماساریقا اور رگون باریک سے جو جگر کے اندر ہیں گزر کر
 جگر سے باہر نکلتا ہے اور پھر احتیاج اور ضرورت پانی کی نہیں رہتی اور جگر اوس پانی کو ساتھ مدد قوت جاذبہ کے
 اون دور کو منسوب گردہ سے ساتھ جگر کے پیوستہ ہیں خون سے جدا کرتا ہے اور یہ دونوں رگین اوس پانی کو جو جستی
 ہیں اور گردہ کی طرف لاتی ہیں اور گردہ اوسکو ساتھ قوت دفعہ کے طرف شانہ کے دفع کرتا ہے اور اگر گردہ میں
 قوت جدا کرنے اور کھینچنے اور دفع کرنے اوس پانی کے نہوتی تو غذا پانی میں ملکر حصا میں پہنچتی ہے آدمی تمسیتی
 رہتا اور اسوجہ سے کہ شریف ترین اعضا دل ہے اور پیچھے بھی شریف ہے کیونکہ خدمت دل کی کرتا ہے اور حصا میں ملتا ہے

اگر شانہ نہوتا تو دوسرے چارہ نہوتا ایک یہ کہ گردہ بہت بڑا ہونا چاہیے تھا تاکہ پانی اوسکی تجویف میں جمع ہوتا
اور یہ ممکن نہوسکتا اسلیو کہ معدہ اور جگر اور تلی اور آنتوں کو جگہ نہوتی اور دوسری یہ کہ پانی جس طرح بتفاریق
خون سے جدا ہوتا ہی تو بتفاریق ہی دفع بھی ہوتا اور آدمی ہمیشہ چنگ پیشاب کی علت میں مبتلا رہتا اسلیو
جناب باری عز اسمہ شانہ کو واسطے دو مصلحت بزرگ کے خلون فرمایا ایک جگہ اوپر اور اسٹاک کے تنگ نہواور
دوسری مصلحت یہ کہ آدمی چنگ پیشاب کی علت سے محفوظ رہی پس جو کوئی ان دونوں باتوں میں تامل کرے
بزرگی نعمت اور اثر رحمت الہی کو بخوبی دریافت کرے بتارک بعد احسن الخالقین اور شکل شانہ کی بلوط کی صورت
ہی اور دونوں رگین گردہ کی کہ اوکو براخ کتہ ہیں شانہ کے اندر آتی ہیں اور ایسا حال نہیں ہے کہ جہاں تنگ وہ
برخ رگین شانہ میں گتی ہیں راہ پانی کی سیدی شانہ میں کشادہ ہو بلکہ اول جرم صفاق سے دو منفذ کشادہ ہیں
پہرہ دونوں منفذ در میان صفاق اور عصب کے کٹے ہوئے ہیں اوپر درازی شانہ کے آخر اوسکے تاکہ نزدیک
منفذ باہر نکلنے کی ہے اوسجگہ دونوں منفذ ایک ہو گئے ہیں اور اندر کے طبقہ میں کشادہ ہو گئے ہیں کہ پانی اوسجگہ
شانہ میں داخل ہوتا ہے اور یہ منفذ یعنی یہ راہ پوشیدہ واسلو اسٹے کہ شانہ کے اندر ایک جلی ہے چھوٹی اور پیرس
راہ کے پیوستہ ہی اور موصفہ پر راستہ کو تنگی ہوئی ہے پس جسوقت پانی شانہ میں جاتا ہے قوت اندر نیچا
اوس جلی کو دور کرتی ہے اور جتنا شانہ اونچا اور بلند ہوتا جاتا ہے راہ پانی کے نکلنے کی بند ہوتی جاتی ہے
دوسبب دوسری ایک سبب یہ کہ جب شانہ بھر جاتا ہی تو تنجاتا ہے اور کمپتتا ہی اور جسقدر کمپتتا جاتا ہے بقدر اندرونی
بند ہوتا جاتا ہی اور دوسرا سبب یہ کہ وہ جلی بھی موصفہ پر منفذ کے پڑتی ہے پھر ممکن نہیں کہ ایک قطرہ پانی کا
نکل سکے اور شانہ کی ایک گردن ہی کہ پانی اوس گردن میں ہو کہ شانہ سے نکلتا ہی اور مردوں کو شانہ کی گردن
میں تین خم ہیں اور عورتوں کو شانہ کی گردن میں ایک خم سے زیادہ نہیں ہے اور یہی سبب ہے کہ مرد پیشاب سے
اسقدر جلد فراغت نہیں پاتی ہیں جسقدر جلد عورتیں اور تشریح شانہ کی عضلوں کی اپنی مقام پر بیان ہو چکی ہے
واللہ اعلم بالصواب باب سولہ اوان پانچون گفتار سے خصیہ اور قضیب کی تشریح
میں ہے خصیتی کو پیدلہ نیکیا الہی اور منی اوس خوشی پیدا ہوتی ہے جو سب انداموں سے آتا ہے
اور اوسمیں پہونچتا ہی اور اوسمیں یعنی خصیہ میں پکتا ہی اور راہ اس خون کی اون رگون اور شریانوں کی شاخوں
ہی جو سب انداموں میں ہیں اور موصفہ اون رگون اور شریانوں کے بہت اوس حجر میں جو اوسکے اوپر کشادہ
پیوستہ ہیں تاکہ جسوقت ایک رگ کو جو نزدیک اس حجر کے ہی اگر کاٹیں تو ایسا اثر اوسکا ہو جیسو بہت گین
کاٹی ہوں پس اسی سبب سے کہ حیل آدمی کو کہ خسی کریں وہ قوت جو پہلے خسی کرنے سے تھی کم ہو جائے اور
چال اوسکی اور حرکت اوسکی جسکو خسی کیا ہے مانند حرکت عورتوں کے ہو جائے اور جرم خصیہ کا جنس غدود ہے

[illegible]

اور رنگ اوسکا سفید ہو مانند گوشت عورت کی چہایتون کے اور خون جو اوس میں جاتا ہے اسی کے رنگ پر تغیر
 ہوتا ہے یعنی سفید ہو جاتا ہے سبب سفید ہونے دودھ اور تری کا یہ ہے اور وہ مجری کہ موخہ رنگون اور شریانوں کے
 اوس میں ہوتے ہیں صفاق کے اندر ہے کہ پیڑ کی ہڈی پر پوشیدہ ہے اور وہ جہلی جو صفاق سے آتی ہے دونوں
 خصوصیتیں ہیں اور مجری مٹی کا اگرچہ ماس خایہ ہے ایسا ہی کہ گویا اوس میں پوست ہے اور نوع اوسکو جرم کی
 نوع جرم خصیہ سے نہیں ہے بلکہ مانند موری کہ ہے درمیان خصیہ اور جڑ ذکر کے کہ عری میں اوسکو اوعیہ
 کہتے ہیں اور جو کچھ اس اوعیہ سے ماس خایہ ہر اند کے فراخ ہے اور پر کچھ تنگ ہو گیا ہے اور پر کشادہ ہو گیا
 پر تنگ نہایت ہو گیا ہے اور یہ اوعیہ خصیہ کو نزدیک سے اند کے اوپر چڑھ گیا ہے ہر طرف گردن شانہ وکیل
 کی ہوئی ہے اور ذکر کے اندر آیا ہے اور پھر مجری پیشاب کے ہر لیکن قضیب یعنی ذکر ایک عضو ہر رابط
 اور مچھون اور رنگون اور وہ اور شریانیں سے مرکب ہے اور اوس میں کچھ گوشت بھی ہے اور جڑ اوسکی ایک رابط
 ہے کہ پیڑ سے اوگی ہے اور اس رابط میں تجو فیض بہت ہیں جسوقت اون تجو فیض یعنی خالی مقام نہیں ہوا
 بہرتی ہے تو ذکر کھڑا ہوتا ہے اور جسوقت وہ عضو مر خاستہ نہیں ہوتا تو تجو فیض بند ہو جاتی ہیں اور پچھ
 اس رابط کو شاخیں شریانیں کی ہیں اور پچھ اوسکے مجری کے مرد و نسو آتی ہیں اور ان پچھونکو حص نہیں ہے
 کیونکہ یہ پچھ قسم رابط سے ہیں اور اندر قضیب کے تین مجری ہیں ایک مجری پیشاب کا دوسرے مجری مٹی کا تیسرے
 مجری ودی کا اور یہ ودی پانی ہے کہ بعض آدمیوں کے جسم سے بعد پیشاب کے تھوڑا تھوڑا نکلتا ہے اور قوت
 کھڑے ہونے ذکر کی دل سے ہے اور جس اوسکی حرام منفر کے پچھ سے ہے کہ اصل اوسکی دماغ سے ہے اور غلظت
 اوسکی جگر سے آتی ہے اور شہوت مباشرت یعنی خواہش جمع کی جگر اور گردہ کی شرکت سے ظاہر ہوتی ہے
 بخلاف اور اصل سبب کی دل ہے اور ذکر اور خصیہ کو اپنی اپنی جگہ بیان ہو چکا ہے واعد الموفق **باب**
شہوان یا پچھون گفتار سے رحم کی تشریح میں ہے اصل خلقت میں رحم آ کہ تولد سے
 ہے جسے قضیب مرد کہ جسم میں الہ اوسکا ہے اور شکل رحم کی مانند شکل قضیب اور خصیہ مرد کے ہے لیکن
 قضیب اور خصیہ ایک آلہ ہے ظاہر تمام باہر نکلا ہوا اور رحم آ کہ ہوتا قص اندر کے طرف کو یا رحم مانند قضیب
 منقول ہے ہے یعنی جسے شکل اوسکی قضیب کی ہوتی ہے ایسی صورت رحم کی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
 رحم بجای کیسے خصیہ کے ہے اور گردن رحم کی بجای ذکر ہے اسلئے کہ قضیب ایک کالبد کے مانند ہے خاص گردن
 رحم کے لئے اور گردن رحم مثل غلاف کو ہے خاص قضیب کی اسطو گویا دونوں یعنی قضیب اور رحم باہر
 ایک دوسرے کے ہیں اور جو ایسا اتفاق ہو کہ باندہ ایک دوسرے کے نہون تو دشمنی اور صداوت
 باہر ظاہر ہو اور شرح اوسکی معالجہ میں اوسکو مذکور ہوگی اور خصیہ عورت کا مانند خصیہ مرد کی ہے

عقربا

پت کثیر بخاریت

اور ہر کارکن قضیب کا سبب

کی کہ اوسکو جو اصل ہو واصلت

اور ہر کارکن اور شریانوں کا سبب

اور ہر کارکن اور شریانوں کا سبب

اور ہر کارکن اور شریانوں کا سبب

اور ہر کارکن اور شریانوں کا سبب

اور ہر کارکن اور شریانوں کا سبب

اور ہر کارکن اور شریانوں کا سبب

اور ہر کارکن اور شریانوں کا سبب

اور ہر کارکن اور شریانوں کا سبب

لیکن خصیہ مرد کا بڑا اور گول ہوتا ہے اور کچھ درازی کی طرف میلان رکھتا ہے اور باہر نکلا ہوا ہو اور دونوں
 اسی صورت کو ایک کیسے اندھین اور خصیہ عورت کا جھوٹا اور گول ہے کہ ہناتی کی طرف میل رکھتا ہے یعنی چپٹا
 ہوتا ہے اور اندر کی طرف پوشیدہ ہو اور اسی صورت کے دونوں خصیہ دونوں طرف فرج کے رکھی ہوتے ہیں اور
 ہر ایک خصیہ پر عشاوی جدا گانہ پوشیدہ ہو مگر ایک دوسری جدا ہو اور سطح مرد کے خصیہ اور قضیب کی جڑ کے
 بیچ میں ایک منفردی والا ترانہ موری کے کہ او سکوا و عیہ منی کہتے ہیں اسی طرح عورت کی بھی او عیہ منی کا ہے
 لیکن منفرد مرد کا خصیہ کی طرف سے اوپر چڑھا ہوا ہے اور ساتھ اس منفرد کے کہ لیکن اور معالین خصیہ وترے
 میں نیچے اترتا ہے پر خم یعنی ٹیڑھا ہو گیا ہے اور قضیب کی اوڑھتا ہے اور عورت کی جسم میں اس او عیہ نے
 خصیہ سے میل طرف تہنگاہ کے کیا ہے اور پشت خم تہنگاہ کی طرف ہی اور موخہ طرف گردن رحم کے ہوتا کہ
 منی اس سے رحم میں داخل ہوتی ہے اور وقت مباشرت کو گردن رحم کی سیدی ہوتی ہے اور گوہر
 رحم کا ایک شہ ہے سفید اور نرم اور جیس مانند عصب کے اس لیے کہ اصل اس کے گوہر کی عصبی ہے یعنی پتھر دار ہے
 کہ او سکوا جس نہیں ہو اور حسب درایام حمل میں بچہ بڑھتا جاتا ہے رحم اس کے اندازہ کے موافق فراخ ہوتا جاتا
 ہے اور کھینچا جاتا اور اس بچہ کے بڑھنے سے رنجور نہیں ہوتا ہے اور حسب وقت حمل سے فراغت ہوتی ہے تو رحم سکڑتا جاتا ہے
 اور عصب دماغی سے اند کے اوسمین شامل ہوا ہے اور مشارکت اس کی ساتھ دماغ کے اسی عصب یعنی اسی
 ٹیچے کو سبب سے ہے اور رحم نارسیدہ و دوشیرہ کا یعنی لڑکی نابالغ کا رحم چھوٹا ہوتا ہے اور جب تک جوان بالغ
 نہ ہوئی ہو اس کی تمام نہیں ہوتی ہے جس طرح پستان یعنی جب تک پوری جوان عورت نہیں ہوتی ہے
 بزرگی اس کی چھاتیوں کی جیسی چاہی کمال نہیں ہوتی اور رحم دوشیرہ عورت کا یعنی نابالغ کا مثانہ سے چھوٹا ہوتا ہے
 اور جب وقت حیض کا آتا ہے رحم اس کا مثانہ کے بچہ ہوتا ہے اور حسب وقت بچہ جنتی ہے رحم مثانہ سے
 بڑا ہو جاتا ہے اور امام حمل میں موخہ مثانہ کا سکڑتا ہے اور بچہ جننے کو ہنگام میں کھینچتا ہے اور شکل رحم کی مانند
 شکل مثانہ کے ہے اور قعر و سکا فراخ زیادہ ہے اور اندرون لب اس میں ایک طوق ہے عصب سے یعنی پتھر سے
 اور چین اس کے بھی طوق دوسرا ہے عصب سے پتھر کی طرح اس کے اور یوقین اور دیو فلس لکھتے ہیں کہ اندر رحم کے
 چار فرونی ہیں مانند پستان سے دو دائیں طرف سے اور دو بائیں طرف سے اور جڑ اس کی چکلی اور سر اس کا تیل
 ہوتا ہے اور دیو فلس لکھتا ہے کہ یہ فرونیان مانند بواسیر کے ہیں اور رحم درمیان میں مثانہ اور آنت مستقیم
 رکھا ہوا ہے کہ آنت طرف مہرہ پشت کے ہے اور رحم آگے اس کے ہے اور مثانہ آگے رحم کے ہے اور یہ تین
 عضو رابطات سے مضبوط پیوستہ ہیں اور اصل اون رابطات کی اوپر مہرہ پشت اور صفاق شکم کے ہے
 اور اوپر پیر کی ہڈی کے استوار ہیں اور رحم اوپر کی جانب سے مثانہ سے افرون ہے اور مثانہ پتھر کی طرف سے فزون

خانیہ کو فتنہ بکشت ۹۹

اور نہایت اوس کی دوسری دوسری

یہ مانی ہو اور ان کی استیسا نہیں

خانیہ کو فتنہ بکشت ۹۹

اور نہایت اوس کی دوسری دوسری

یہ مانی ہو اور ان کی استیسا نہیں

خانیہ کو فتنہ بکشت ۹۹

اور نہایت اوس کی دوسری دوسری

یہ مانی ہو اور ان کی استیسا نہیں

خانیہ کو فتنہ بکشت ۹۹

اور نہایت اوس کی دوسری دوسری

یہ مانی ہو اور ان کی استیسا نہیں

رحم سے ہو اور یہ قزوئی گردن مثانہ کی ہے اور درازی رحم کی نزدیک ناف کہے نزدیک منفذ
فرج تک اور یہ منفذ فرج کا گردن رحم کی ہے اور درازی اوس گردن رحم کی چھ اوگل سو کم نہیں ہوتی
اور گیارہ اوگل سو زیادہ نہیں ہوتی اور کوتاہی اور درازی اوسکی مرد کے آلت کو اندازہ کے موافق
ہوتی ہے اور سبب کثرت جماع کے بھی دراز ہو جاتی ہے اور آلت مرد کا بھی کثرت مباشرت سے دراز
ہو جاتا ہے اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ آخر رحم کا بالائی آنتوپر ہو جاتا ہے اور رحم دو طبقہ رکھتا ہے
ظاہری اور باطنی طبقہ باطنی یعنی اندرونی طبقہ بہت رگین رکتا ہے کہ موصفہ اون رگون کے ہر ایک
مانند مٹاک کے ہے یعنی گڑھے کی طرح ہو چنانچہ اون گڑھوں کو یعنی اون رگون کے دھنوں کو نظر الرحم کہتے ہیں
غشاء جنین اون نہیں سو مرتبط ہوتی ہے یعنی جلتی اوس بچہ کی جو رحم میں ہو انہیں گڑھوں سے سو مستم ہوتی ہے اور
حیض اسی جگہ سے نکلتا ہے اور غذا بچہ کی رحم میں اسی مقام سے پہنچتی ہے اور طبقہ ظاہری یعنی باہر کا
طبقہ رحم کائنات ایک غلاف کو کہ اوس کی ایک تجویف سو زیادہ نہیں ہے اور اندر کے طبقہ رحم کی دو تجویف ہیں یعنی
دو خانہ ہیں کو یاد و رحم میں گرد و خون کی گردن ایک ہے پس اسی سبب سو عورتیں بعضی ایک شکم سے
دو بچہ جنتی ہیں اور رحم میں اور جانوروں کے تجویفین یعنی خانہ رحم دیگر حیوانات کی موافق عدد و کثرت
ہوتی ہیں اور اوس قدر چھ جنتی ہیں اور کتابوئین اکثر مطالعہ کیا گیا ہے کہ یونان میں ایک عورت کو چھ بچے تھے
اور وہ سب بچے اوس عورت کو چار دفعہ جنم تھے ہر شکم میں پانچ پانچ اور طبقہ اندر کا جاذبہ اور ماسک اور دفعہ
لیفون ہی بنا ہوا ہے پس جس وقت حیض کا وقت آتا ہے رحم موٹا اور چوڑا ہو جاتا ہے کو یا فریب ہو گیا ہے اور
جس وقت عورت پاک چھیں سو ہوتی ہے تو رحم سکڑتا ہے اور بند ہو جاتا ہے اور وقت جماع کے جرم رحم
گردن رحم کے پاس آ جاتا ہے بسبب خواہش طبعی کے کہ وہ جذب منی کا شائق ہے اور گردن رحم کی
مانند عضلہ کے ہے لیکن باطن اوس کا نرم اور گوشت دار ہوتا کہ قیض کو آسیت پہنچ اور یہ گردن رحم کی دینچ
واقع ہو کہ اوسکے سبب سو دراز ہو سکتی ہے اور اندرون اوس کا نرم ہے اور جتنا فریب ہوتا ہے نرمی اوسکی
کم ہوتی ہے اور گردن رحم میں تلی تلی باریک جلیان ہیں سخت سخت رگوں سے بنی ہوئیں ہیں کہ دوشیزکی
عبارت اوس سے ہے اور اقصا ص بکارت اونہیں جلیون کے پھٹنے سے مراد ہے گفتار چھٹی کتاب
اول سے قوتون کے بیان میں ہے بطریق کلی باب پہلا چھٹی گفتار سے
اس بات کی شناخت میں ہے کہ قوتین کتنی ہیں پوشیدہ ہے کہ آدمی کے
جسم میں قوتین میں او فسل کہ دونوں کو ساتھ ایک دوسرے کے پچان سکتی ہیں اس جہت سے کہ
ہر ایک فعل ایک قوت سے ظاہر ہوتا ہے اور فعل تین قسم ہیں طبعی حیوانی نفسانی اور حیب فعل تین قسم ہیں

[illegible]

بهر چه که در
 مغنیه و الفیض
 اسکناف و منی
 بهر چه که در
 کماله و اسکناف
 بهر چه که در
 بهر چه که در

تو سمجھنا چاہیو کہ قوتیں بھی تین قسم ہیں اول قوت طبعی ہے دوسری قوت حیوانی تیسری قوت نفسانی بالذات
اور دیگر اطباء جو قوتیں نے اس طرح بیان کیا ہے کہ ان قوتوں کے اعضا خاصہ ہیں کہ ہر ایک عضو معدن قوت
ہو اور ان اعضا کو اعضا ترسیہ کہتے ہیں اور قوت طبعی دو قسم ہے ایک قسم کا کام یہ ہے کہ غذا میں اپنا تصرف
کرتی ہو اور بدن کو ساتھ غذا کے پرورش کرتی ہے جس طرح اور جان تک کہ ممکن ہو اور معدن اس قوت کا
جگر ہے اور دوسری قسم کا کام یہ ہے کہ گوہر سنی کو خلطوں سے جدا کرتی ہے اور پکاتی ہے اور لائق تولد فرزند کو اس کی
کرتی ہے اور معدن اس قوت کا دونوں خصبہ انسان کے ہیں اور آلہ ان دونوں قسموں کا ان دونوں کا منبر
رگین ہیں کہ جگر سے اوگی ہیں اور تمام جسم میں پرگندہ ہو گئی ہیں اور قوت حیوانی کی ایک قسم ہے اور کام اس کا یہ ہے
کہ قوت زندگی اور قوت حرارت غریزی کو کہ مرکب جس حرکت ہے تمام جسم میں پہنچاتی ہے اور جو کچھ اس قوت سے
طرف دماغ کے پہنچتی ہے اس کے اندر پذیرا جس حرکت کی ہوتی ہے اور پھر اس سے ساری بدن میں پہنچتی ہے اور
معدن اس قوت حیوانی کا دل ہے اور آلہ اس کا شریان ہیں جو دل سے اوگی ہیں اور تمام جسم میں پہنچتی ہیں
اور قوت نفسانی کی دو قسمیں ہیں ایک حس ہے اور قوت حرکت اور تیز کی اور معدن اس کا دماغ ہے اور آلہ اس کا
پٹھو ہیں کہ اس سے اوگے ہیں اور حرام مغز سے اوگے ہیں جو خلیفہ اس کا ہے اور سب جسم میں پرگندہ ہیں اور اسطو طیار
کتا ہے کہ معدن ان سب قوتوں کا دل ہے لیکن فعل ان کے اور اعضا میں ظاہر ہوتے ہیں جس طرح سے کہ
طیب کہتے ہیں کہ معدن جس کا دماغ ہے لیکن دیکھنا اور سننا اور سو گھننا اور چکھنا اور چھونا ہر ایک اندام میں
ظاہر ہوتا ہے اور درست یہ ہے جو اسطو طالیس کہتا ہے باٹ ووسر اچھی گفتاری طبعی
قوتوں کے بیان میں ہے طبعی قوتیں بعضی خادمہ ہیں اور بعضی مخدومہ ہیں یعنی بعضی ایسی ہیں
کہ کام واسطے اور قوتوں کے کرتی ہیں اور اس کا نام قوت خادمہ ہے اور بعضی ایسی ہیں کہ اور قوتیں کام اس کا
کرتی ہیں اور اس کا نام مخدومہ ہے اور مخدومہ کی دو قسمیں ہیں ایک قسم ایسی ہے کہ تصرف غذا میں کرتی ہے
واسطے بقایا جسم کے اس کی دو قسمیں ہیں ایک غاذیہ ہے اور ایک نامیہ ہے اور مخدومہ کی قسم دوسری یہ ہے
کہ تصرف کرتی ہے غذا میں واسطے تولد فرزند کے کہ بقایا نوع اس سے ہے اور اس کی بھی دو قسمیں ہیں ایک
قوت موکہ کہتے ہیں اور دوسری کو قوت مصور نام کہتے ہیں لیکن قوت غاذیہ یعنی قوت پرورش کرنیوالی
وہ ایک قوت ہے کہ غذا کو اس کے احوال سے پھرتی ہے اور مشابہ اور مانند اعضا کے کر دیتی ہے تاکہ جو
کچھ ہر ایک سے تحلیل ہو گیا ہو اس کو عرض میں قائم ہو جائے اور قوت نامیہ قوت ہے کہ غذا کو اعضا کو اندر
بڑھاتی ہے تاکہ ہر ایک اندام ساتھ اس انداز سے کہ چاہی ہو بڑھے اور فرونی درازی اور چوڑائی میں اس کی
ظاہر آوے کہ جس طرح بڑھنا چاہی ہو بڑھے اور تمام ہو اور اس فرونی اور بالیدگی کو نشوونما کہتے ہیں اور قوت

قوتیں تین قسم ہیں اول قوت طبعی ہے دوسری قوت حیوانی تیسری قوت نفسانی بالذات
اور دیگر اطباء جو قوتیں نے اس طرح بیان کیا ہے کہ ان قوتوں کے اعضا خاصہ ہیں کہ ہر ایک عضو معدن قوت
ہو اور ان اعضا کو اعضا ترسیہ کہتے ہیں اور قوت طبعی دو قسم ہے ایک قسم کا کام یہ ہے کہ غذا میں اپنا تصرف
کرتی ہو اور بدن کو ساتھ غذا کے پرورش کرتی ہے جس طرح اور جان تک کہ ممکن ہو اور معدن اس قوت کا
جگر ہے اور دوسری قسم کا کام یہ ہے کہ گوہر سنی کو خلطوں سے جدا کرتی ہے اور پکاتی ہے اور لائق تولد فرزند کو اس کی
کرتی ہے اور معدن اس قوت کا دونوں خصبہ انسان کے ہیں اور آلہ ان دونوں قسموں کا ان دونوں کا منبر
رگین ہیں کہ جگر سے اوگی ہیں اور تمام جسم میں پرگندہ ہو گئی ہیں اور قوت حیوانی کی ایک قسم ہے اور کام اس کا یہ ہے
کہ قوت زندگی اور قوت حرارت غریزی کو کہ مرکب جس حرکت ہے تمام جسم میں پہنچاتی ہے اور جو کچھ اس قوت سے
طرف دماغ کے پہنچتی ہے اس کے اندر پذیرا جس حرکت کی ہوتی ہے اور پھر اس سے ساری بدن میں پہنچتی ہے اور
معدن اس قوت حیوانی کا دل ہے اور آلہ اس کا شریان ہیں جو دل سے اوگی ہیں اور تمام جسم میں پہنچتی ہیں
اور قوت نفسانی کی دو قسمیں ہیں ایک حس ہے اور قوت حرکت اور تیز کی اور معدن اس کا دماغ ہے اور آلہ اس کا
پٹھو ہیں کہ اس سے اوگے ہیں اور حرام مغز سے اوگے ہیں جو خلیفہ اس کا ہے اور سب جسم میں پرگندہ ہیں اور اسطو طیار
کتا ہے کہ معدن ان سب قوتوں کا دل ہے لیکن فعل ان کے اور اعضا میں ظاہر ہوتے ہیں جس طرح سے کہ
طیب کہتے ہیں کہ معدن جس کا دماغ ہے لیکن دیکھنا اور سننا اور سو گھننا اور چکھنا اور چھونا ہر ایک اندام میں
ظاہر ہوتا ہے اور درست یہ ہے جو اسطو طالیس کہتا ہے باٹ ووسر اچھی گفتاری طبعی
قوتوں کے بیان میں ہے طبعی قوتیں بعضی خادمہ ہیں اور بعضی مخدومہ ہیں یعنی بعضی ایسی ہیں
کہ کام واسطے اور قوتوں کے کرتی ہیں اور اس کا نام قوت خادمہ ہے اور بعضی ایسی ہیں کہ اور قوتیں کام اس کا
کرتی ہیں اور اس کا نام مخدومہ ہے اور مخدومہ کی دو قسمیں ہیں ایک قسم ایسی ہے کہ تصرف غذا میں کرتی ہے
واسطے بقایا جسم کے اس کی دو قسمیں ہیں ایک غاذیہ ہے اور ایک نامیہ ہے اور مخدومہ کی قسم دوسری یہ ہے
کہ تصرف کرتی ہے غذا میں واسطے تولد فرزند کے کہ بقایا نوع اس سے ہے اور اس کی بھی دو قسمیں ہیں ایک
قوت موکہ کہتے ہیں اور دوسری کو قوت مصور نام کہتے ہیں لیکن قوت غاذیہ یعنی قوت پرورش کرنیوالی
وہ ایک قوت ہے کہ غذا کو اس کے احوال سے پھرتی ہے اور مشابہ اور مانند اعضا کے کر دیتی ہے تاکہ جو
کچھ ہر ایک سے تحلیل ہو گیا ہو اس کو عرض میں قائم ہو جائے اور قوت نامیہ قوت ہے کہ غذا کو اعضا کو اندر
بڑھاتی ہے تاکہ ہر ایک اندام ساتھ اس انداز سے کہ چاہی ہو بڑھے اور فرونی درازی اور چوڑائی میں اس کی
ظاہر آوے کہ جس طرح بڑھنا چاہی ہو بڑھے اور تمام ہو اور اس فرونی اور بالیدگی کو نشوونما کہتے ہیں اور قوت

غذایہ قوت نامیہ کی خدمت کرتی ہے اور غذا کو اعضا میں پہنچاتی ہے تاکہ نامیہ کام اپنا بخوبی کرے اور غذایہ قوت نامیہ کو اس
چیز کے برابر جو کچھ تحلیل ہو رہی ہے اور اس کا پہنچاتی ہے اور کبھی کبھار دس سے پچاس گریڈ اور کبھی زیادہ دس تحلیل سے پہنچاتی
ہے پس اگر زیادہ پہنچاتی ہے اور اس سے نشوونما غیر جسم کا نہیں ہوتا بلکہ لجنہ اور کچھ اعضا تمام ہو گیا ہو اگرچہ زیادہ پہنچا ہو
پھر نہ ہو ورنہ لافریظی ظاہر ہوتا ہے جس وقت کہ اس تحلیل کے کچھ قوتوں میں ظاہر ہوئی اعضا کا کھانا اور کچھ مراد ہے جس کو کام میں
سے کتنی بہت ہے اور قوت برابر دس تحلیل شدہ کا پہنچ کر تو بدن بہت قوت قائم ہے اور کام قوت غذایہ کاتین طرح ہے ایک کہ قوت چھ
غذا کا حاصل کرتی ہے اور وہ خون ہے کہ جگر میں پیدا ہوتا ہے اور دوسرا کام یہ ہے کہ غذا کو اندام میں پہنچانے کی
اور تیسرا کام یہ کہ جب اعضا میں پہنچتا ہے تو غذا کو مشابہ اور مانند ان اعضا کے کرتی ہے اور چار قوتیں
پہنچا دس قوت غذایہ کے ہیں اور کام ان چاروں کا بھی مہنا ضروری ہے تاکہ کام اول تینوں تینوں کا تمام ہو
اور ان چار قوتوں میں سے جو چھ قوت غذایہ کے ہیں ایک جائزہ ہے اور وہ قوت ہے کہ غذا کو جذب
کرتی ہے اور دوسری قوت اس کے ہواور وہ قوت ہے کہ غذا کو نگاہ کرتی ہے اور تیسری قوت ہاضمہ ہے اور مغیرہ
بھی کتنی ہیں اور وہ قوت ہے کہ غذا اس کے احوال سے پیرتی ہے اور چوتھی قوت و آغہ ہے اور وہ قوت ہے کہ فضول غذا کو
جسم سے باہر کرتی ہے اور ہر ایک اندام میں اعضا کیسیان غیر اندامی مغیرہ سے چاروں قوتیں ہیں لیکن جائزہ
ہر اندام کی جو کچھ اس کو چاہیو غذا سے طرٹ اپنی کیجی ہے اور اس کے او سکون گاہ کرتی ہے اور و آغہ فضول کو
اعضا سے نکالتی ہے پس جس وقت کہ یہ چاروں قوتیں کام اپنا تمام کرتی ہیں کام قوت غذایہ کی تینوں قوتوں
تمام ہوتے ہیں لیکن تینوں طرح سے نوع اول حاصل کرنا کہ ہر غذا کا ہے اور وہ خون ہے اور تیس اوقات
ان کاموں میں کچھ قصور ہوتا ہے اور وہ تقصیر تین مقاموں سے سرزد ہوتی ہے ایک قوت مغیرہ معرہ سے کہ طعام
ہضم کر سکے اور کیلوس کو جیسا کہ چاہیو درست کر سکے اور دوسری قوت مغیرہ جگر سے کہ کیلوس کو تغیر کر سکے
اور خون کو جھڑک کر چاہیو اور جرح کا کہ چاہیو نہ بنا سکے اور یہ دونوں کام ان دونوں اعضا سے ایک کام
عام ہے واسطے سب اعضا کے اور تیسری قوت جائزہ اور اندام سے انداموں کو غذا کو سکون میں پہنچانی
اور اس سبب سے کوئی علت عارض ہو کہ اس کو زبان یونانی میں اطروغیا کہتے ہیں اور عربی میں عدم غذا
یعنی نہ پانا غذا کا اور نوع دوسری اور غذا کو جو اندام میں پہنچتی ہے اور نہیں پہنچ کر رہتی ہے پس جس وقت کہ کام
نسق واجب پر ظاہر نہ ہو تو استقامت کجی عارض ہوگا اور تقصیر اس کام میں قوت مغیرہ سے ہوتی ہے اور
واقفہ سے بھی اس وجہ سے کہ اس علت میں حاصل ہونا غذا کا ہے اور اندام میں پہنچنا اس کا ہے لیکن پیوستہ
ہونا اور مشابہ اور مانند ان اعضا کے ہونا نہیں ہے اور باہر کرنا بھی فضول کا اور سمین نہیں ہے اور
نوع تیسری غذا کو جو اعضا میں پیوستہ ہوتی ہو مانند اور مشابہ اس کے کرتی ہے اور اگر اس کام میں کچھ

جگر کی خدمت کرتی ہے اور اس کا پہنچاتی ہے اور کبھی کبھار دس سے پچاس گریڈ اور کبھی زیادہ دس تحلیل سے پہنچاتی ہے اور اس سے نشوونما غیر جسم کا نہیں ہوتا بلکہ لجنہ اور کچھ اعضا تمام ہو گیا ہو اگرچہ زیادہ پہنچا ہو پھر نہ ہو ورنہ لافریظی ظاہر ہوتا ہے جس وقت کہ اس تحلیل کے کچھ قوتوں میں ظاہر ہوئی اعضا کا کھانا اور کچھ مراد ہے جس کو کام میں سے کتنی بہت ہے اور قوت برابر دس تحلیل شدہ کا پہنچ کر تو بدن بہت قوت قائم ہے اور کام قوت غذایہ کاتین طرح ہے ایک کہ قوت چھ غذا کا حاصل کرتی ہے اور وہ خون ہے کہ جگر میں پیدا ہوتا ہے اور دوسرا کام یہ ہے کہ غذا کو اندام میں پہنچانے کی اور تیسرا کام یہ کہ جب اعضا میں پہنچتا ہے تو غذا کو مشابہ اور مانند ان اعضا کے کرتی ہے اور چار قوتیں پہنچا دس قوت غذایہ کے ہیں اور کام ان چاروں کا بھی مہنا ضروری ہے تاکہ کام اول تینوں تینوں کا تمام ہو اور ان چار قوتوں میں سے جو چھ قوت غذایہ کے ہیں ایک جائزہ ہے اور وہ قوت ہے کہ غذا کو جذب کرتی ہے اور دوسری قوت اس کے ہواور وہ قوت ہے کہ غذا کو نگاہ کرتی ہے اور تیسری قوت ہاضمہ ہے اور مغیرہ بھی کتنی ہیں اور وہ قوت ہے کہ غذا اس کے احوال سے پیرتی ہے اور چوتھی قوت و آغہ ہے اور وہ قوت ہے کہ فضول غذا کو جسم سے باہر کرتی ہے اور ہر ایک اندام میں اعضا کیسیان غیر اندامی مغیرہ سے چاروں قوتیں ہیں لیکن جائزہ ہر اندام کی جو کچھ اس کو چاہیو غذا سے طرٹ اپنی کیجی ہے اور اس کے او سکون گاہ کرتی ہے اور و آغہ فضول کو اعضا سے نکالتی ہے پس جس وقت کہ یہ چاروں قوتیں کام اپنا تمام کرتی ہیں کام قوت غذایہ کی تینوں قوتوں تمام ہوتے ہیں لیکن تینوں طرح سے نوع اول حاصل کرنا کہ ہر غذا کا ہے اور وہ خون ہے اور تیس اوقات ان کاموں میں کچھ قصور ہوتا ہے اور وہ تقصیر تین مقاموں سے سرزد ہوتی ہے ایک قوت مغیرہ معرہ سے کہ طعام ہضم کر سکے اور کیلوس کو جیسا کہ چاہیو درست کر سکے اور دوسری قوت مغیرہ جگر سے کہ کیلوس کو تغیر کر سکے اور خون کو جھڑک کر چاہیو اور جرح کا کہ چاہیو نہ بنا سکے اور یہ دونوں کام ان دونوں اعضا سے ایک کام عام ہے واسطے سب اعضا کے اور تیسری قوت جائزہ اور اندام سے انداموں کو غذا کو سکون میں پہنچانی اور اس سبب سے کوئی علت عارض ہو کہ اس کو زبان یونانی میں اطروغیا کہتے ہیں اور عربی میں عدم غذا یعنی نہ پانا غذا کا اور نوع دوسری اور غذا کو جو اندام میں پہنچتی ہے اور نہیں پہنچ کر رہتی ہے پس جس وقت کہ کام نسق واجب پر ظاہر نہ ہو تو استقامت کجی عارض ہوگا اور تقصیر اس کام میں قوت مغیرہ سے ہوتی ہے اور واقفہ سے بھی اس وجہ سے کہ اس علت میں حاصل ہونا غذا کا ہے اور اندام میں پہنچنا اس کا ہے لیکن پیوستہ ہونا اور مشابہ اور مانند ان اعضا کے ہونا نہیں ہے اور باہر کرنا بھی فضول کا اور سمین نہیں ہے اور نوع تیسری غذا کو جو اعضا میں پیوستہ ہوتی ہو مانند اور مشابہ اس کے کرتی ہے اور اگر اس کام میں کچھ

غذایہ قوت نامیہ کی خدمت کرتی ہے اور غذا کو اعضا میں پہنچاتی ہے تاکہ نامیہ کام اپنا بخوبی کرے اور غذایہ قوت نامیہ کو اس چیز کے برابر جو کچھ تحلیل ہو رہی ہے اور اس کا پہنچاتی ہے اور کبھی کبھار دس سے پچاس گریڈ اور کبھی زیادہ دس تحلیل سے پہنچاتی ہے پس اگر زیادہ پہنچاتی ہے اور اس سے نشوونما غیر جسم کا نہیں ہوتا بلکہ لجنہ اور کچھ اعضا تمام ہو گیا ہو اگرچہ زیادہ پہنچا ہو پھر نہ ہو ورنہ لافریظی ظاہر ہوتا ہے جس وقت کہ اس تحلیل کے کچھ قوتوں میں ظاہر ہوئی اعضا کا کھانا اور کچھ مراد ہے جس کو کام میں سے کتنی بہت ہے اور قوت برابر دس تحلیل شدہ کا پہنچ کر تو بدن بہت قوت قائم ہے اور کام قوت غذایہ کاتین طرح ہے ایک کہ قوت چھ غذا کا حاصل کرتی ہے اور وہ خون ہے کہ جگر میں پیدا ہوتا ہے اور دوسرا کام یہ ہے کہ غذا کو اندام میں پہنچانے کی اور تیسرا کام یہ کہ جب اعضا میں پہنچتا ہے تو غذا کو مشابہ اور مانند ان اعضا کے کرتی ہے اور چار قوتیں پہنچا دس قوت غذایہ کے ہیں اور کام ان چاروں کا بھی مہنا ضروری ہے تاکہ کام اول تینوں تینوں کا تمام ہو اور ان چار قوتوں میں سے جو چھ قوت غذایہ کے ہیں ایک جائزہ ہے اور وہ قوت ہے کہ غذا کو جذب کرتی ہے اور دوسری قوت اس کے ہواور وہ قوت ہے کہ غذا کو نگاہ کرتی ہے اور تیسری قوت ہاضمہ ہے اور مغیرہ بھی کتنی ہیں اور وہ قوت ہے کہ غذا اس کے احوال سے پیرتی ہے اور چوتھی قوت و آغہ ہے اور وہ قوت ہے کہ فضول غذا کو جسم سے باہر کرتی ہے اور ہر ایک اندام میں اعضا کیسیان غیر اندامی مغیرہ سے چاروں قوتیں ہیں لیکن جائزہ ہر اندام کی جو کچھ اس کو چاہیو غذا سے طرٹ اپنی کیجی ہے اور اس کے او سکون گاہ کرتی ہے اور و آغہ فضول کو اعضا سے نکالتی ہے پس جس وقت کہ یہ چاروں قوتیں کام اپنا تمام کرتی ہیں کام قوت غذایہ کی تینوں قوتوں تمام ہوتے ہیں لیکن تینوں طرح سے نوع اول حاصل کرنا کہ ہر غذا کا ہے اور وہ خون ہے اور تیس اوقات ان کاموں میں کچھ قصور ہوتا ہے اور وہ تقصیر تین مقاموں سے سرزد ہوتی ہے ایک قوت مغیرہ معرہ سے کہ طعام ہضم کر سکے اور کیلوس کو جیسا کہ چاہیو درست کر سکے اور دوسری قوت مغیرہ جگر سے کہ کیلوس کو تغیر کر سکے اور خون کو جھڑک کر چاہیو اور جرح کا کہ چاہیو نہ بنا سکے اور یہ دونوں کام ان دونوں اعضا سے ایک کام عام ہے واسطے سب اعضا کے اور تیسری قوت جائزہ اور اندام سے انداموں کو غذا کو سکون میں پہنچانی اور اس سبب سے کوئی علت عارض ہو کہ اس کو زبان یونانی میں اطروغیا کہتے ہیں اور عربی میں عدم غذا یعنی نہ پانا غذا کا اور نوع دوسری اور غذا کو جو اندام میں پہنچتی ہے اور نہیں پہنچ کر رہتی ہے پس جس وقت کہ کام نسق واجب پر ظاہر نہ ہو تو استقامت کجی عارض ہوگا اور تقصیر اس کام میں قوت مغیرہ سے ہوتی ہے اور واقفہ سے بھی اس وجہ سے کہ اس علت میں حاصل ہونا غذا کا ہے اور اندام میں پہنچنا اس کا ہے لیکن پیوستہ ہونا اور مشابہ اور مانند ان اعضا کے ہونا نہیں ہے اور باہر کرنا بھی فضول کا اور سمین نہیں ہے اور نوع تیسری غذا کو جو اعضا میں پیوستہ ہوتی ہو مانند اور مشابہ اس کے کرتی ہے اور اگر اس کام میں کچھ

خلل واقع ہو تو بیماری برص اور چھپ کی ظاہر ہوگی اور یہ بھی تقصیر قوت مغیرہ کی سب سے اسلیمو کہ
 کہ اس علت میں حامل نہونا غذا کا ہے اور اندام میں بھی پیوستہ ہونا ہے لیکن مانند اسکو نہیں ہوتی ہے اور
 معلوم کرنا چاہیے کہ نشوونما اعضا کے بڑھنے سے ہوتا ہے سب طرف سے جس طرح کوئی حیوان کہ مادر زاد ہو یا کوئی درخت
 جو جایا گیا ہو اور وہ پرورش پائی اور بڑھی اور ہر روز اندام اس کے متغیر ہوں اور بڑھنا و رازی اور چوڑا ہونا
 اور موٹاپے میں بھی اور یہ امر بجز عنایت الہی کے نہیں ظہور پاتا ہے کہ طبیعت کو یہ قوت عطا فرماتی ہے
 کہ ان اجسام طبعی کو اس طریق پر پالتی ہے آگاہ ہیں سب اس بات کو صنایع دنیا جس وقت چاندی یا سونے
 لکڑے کو بڑا بنا چاہیے اور اسکو خوب کوٹے تو بڑی مشقت سے دراز اور چوڑا ہوگا لیکن موٹاپا اس نگرہ کو کا
 بہت کم ہوگا اور یہ کسی صنایع میں قدرت نہیں ہے کہ قوتی سب چیزوں میں سب طرفوں سے ظاہر ہو تو یعنی لنبانہ
 اور چوڑا اور موٹاپے میں سب طرح بڑھیں یہ قوت سوائے طبیعت کو کسی میں نہیں ہے کہ ساتھ مدد
 اور عنایت صنایع چون کہ اس طرح پرورش کرتی ہے اور یوں بڑھاتی ہے اور اسی طرح معلوم کریں کہ
 جاذبہ اور آسکہ اور مغیرہ اور دافعہ قوتوں کو جو مذکور ہو چکے ہیں چار کیفیتیں درکار ہیں کہ کام ان قوتوں کا تمامی
 کو پہنچو اور وہ کیفیتیں سردی اور گرمی اور تری اور خشکی ہے اور رازی بعض متقدمین کی یوں ہے کہ قوت جاذبہ
 کو گرمی اور خشکی مدد دیتی ہے اور قوت ماسکہ کو سردی اور خشکی اور ماضیہ یعنی مغیرہ کو گرمی اور تری اور دافعہ کو
 سردی اور تری اور رازی جالینوس کی باطل ہے اسلیمو کہ طبیعت حیوان کی سردی سے مدد نہیں چاہتی
 اور سردی سے افعال طبعی ظاہر نہیں ہوتی ہیں اور وہ کتنا ہے یعنی جالینوس کہ قوت جاذبہ جذب ساتھ
 گرمی اور خشکی کے کرتی ہے اور قوت ماسکہ ماسک ساتھ گرمی اور خشکی کے کرتی ہے لیکن ماسکہ کو حاجت
 ساتھ خشکی کے زیادہ جاذبہ سے ہے کہ ماسک اسکی جہت سے کرتی ہے اور جاذبہ کو حاجت گرمی کی زیادہ
 کہ اس کے سبب سے جذب کرتی ہے اور ماضیہ اور دافعہ کو حاجت گرمی اور تری کی ہے لیکن ماضیہ کو
 حاجت گرمی کی بہت ہے اور دافعہ کو حاجت تری کی زیادہ ہے اور خلاصہ ان قوتوں کا یہ ہے کہ
 گرمی ایک کیفیت ہے کہ سب قوتوں کو مدد دیتی ہے اور سردی بعضی قوتوں کو بعض صفت مدد دیتی ہے اسلیمو
 کہ کام سردی کا یہ ہے کہ سب قوتوں کو کام سے باز رکھتی ہے کیونکہ وہ ضد سب قوتوں کی ہے اسلیمو کہ
 کام سب قوتوں کا ساتھ حرکتوں کے تمام ہوتا ہے اور یہ قوت جاذبہ اور دافعہ میں ظاہر ہے اور
 قوت ماضیہ میں کہ اسکو مغیرہ کہتے ہیں کام اسکا یہ ہے کہ جو کچھ غذا میں سے خلط یعنی گاڑنا ہو اسکو
 لطیف کرتی ہے اور اجزا اس کے آپس سے جدا کرتی ہے اور اس شے میں جو لطیف نہایت ہی لطیف
 اور جو غذا نہایت لطیف اور تیلی اور روان ہوا اسکو ساتھ اس غذا کے جو گاڑی بہت ہی شامل کر دیتی

[illegible][illegible]

اور پکاتی ہو اور قوام درست کرتی ہو اور کام ہاضمہ کا سوا حرکت غذا کے تمام نہیں ہوتا اور ماسک
 کہ غذا کو نگاہ رکھتی ہے کام اور سکا بھی حرکت کرنے لیفون سے یہ کہ ترجیحی رکھی ہوتی ہیں اون لیفون کو
 ہلاتی ہے اور گرد غذا کے لاتی ہے تاکہ او سکون نگاہ رکھے اور سردی وہ کیفیت ہے کہ عضو میں خدر پیدا
 کرتی ہے یعنی جس دور کرتی ہو اور قوت کو مارتی ہے کہ وہ عضو شش ہو جاتا ہے پس وہ سردی سب
 کاموں اور حرکتوں سے باز رکھتی ہے اور وہ ماسک میں فعل کرتی ہو بعض اور وہ یہ ہے کہ جب قوت ترجیحی
 بعضین کہ آگ ماسک کی ہیں گرد غذا کے آتی ہیں تو کچھ سردی اونکی یاری کرتی ہے تاکہ یہ بعضین اپنی سہولت
 قائم رہتی ہیں اور یہ فعل ایسا فعل نہیں ہے کہ قوت ماسک کے سب کاموں میں مداخلت کرے بلکہ او سکون نگاہ کو غذا
 نگاہ رکھنے کی ہمت نہ تھامے رکھتا ہو اور آگہ واقعہ کچھ سردی سے یاری ہے مگر بعض اور وہ یہ ہے کہ سردی باو اور
 سب کو تحلیل سے مانع ہوتی ہو کیونکہ سب اور باو مدد و کار دفع فر و نہونکی ہے اور نیز سردی مدد کار اون لیفونکی ہے
 جو چوڑی چوڑی ہیں اور آگہ واقعہ کی ہیں اور خشکی ایک کیفیت ہے کہ جاوہ اور واقعہ اور ماسک کے کام آتی
 لیکن جاوہ اور واقعہ کے لیے اس واسطے درکار ہے کہ کام جاوہ کا بچتا ہے اور کام واقعہ کا باہر کرنا ہے
 پس نہ دونوں کام ساتھ قوت کو تمام ہوتے ہیں کہ خشکی مدد کار اونکی ہوتی ہے پس خشکی ان دونوں
 کاموں کے لیے تری سے زیادہ ہونی چاہیو اسوجہ سے کہ تری سے سستی بڑھتی ہو اور ماسک کو بھی کچھ خشکی ضرور
 اور ہاضمہ کو بھی گرمی اور تری کام آتی ہے اور تری بہت درکار ہے اور سردی اور خشکی کچھ نہیں چاہیے
 اس بیان سے خوب واضح اور تحقیق ہوا کہ ماسک کے لیے خشکی بہت چاہیو بہت گرمی کے واسطے کہ شدت حرکت
 او سکے لیفونکی کو تمام ہو اور حرارت واسطے حرکت کی ضروری ہے اور مدت سکون او سکے لیفونکی ہیات
 اساک پر سخت دراز ہے اور خشکی واسطے اساک کو ضرور ہوا سو جہ سے کہ بچوں کے مزاجوں پر تری جو کباب
 ہوتی ہے تو ماسک اونکی ضعیف ہوتی ہے اور جاوہ کو حرارت زیادہ درکار ہے اور جذب طبعی کی تین
 قسمیں ہیں ایک ساتھ قوت جذب کہ ہے جس طرح مقناطیس میں ہے کہ وہ جذب کرتا ہے لوہے کو اور دوسرے
 واسطے ضرورت خلا کے ہے خشکی جذب کہ ہے پانی کے زراقات میں اور تیسرے ساتھ قوت حرارت
 جو سطح روشنی فیتلہ چراغ کی تیل کو جذب کرتی ہے اور نزدیک اہل تحقیق کے یہ بھی رجوع کرتی ہے
 بضرورت خلا اور حرارت مدد دینے والی ہے پس جب قوت ساتھ قوت جاوہ کے حرارت مدد کار
 ہو وی تو جذب قوی اور تمام اور کامل ہو گا اور واقعہ کو خشکی زیادہ درکار ہے لیکن کچھ اور سب سے
 چاہیو جتنی جاوہ اور ماسک کے لیے درکار ہوتی ہو اور جس دوسری قوتوں محدودہ سے قوت مولد
 ہو اور او سکے ہی دو قسمیں ہیں ایک قسم ایسی ہے کہ پیدا کرتی ہو مٹی کو نرا اور فادہ میں اور قسم دوسری جلد

اور پکاتی ہو اور قوام درست کرتی ہو اور کام ہاضمہ کا سوا حرکت غذا کے تمام نہیں ہوتا اور ماسک
 کہ غذا کو نگاہ رکھتی ہے کام اور سکا بھی حرکت کرنے لیفون سے یہ کہ ترجیحی رکھی ہوتی ہیں اون لیفون کو
 ہلاتی ہے اور گرد غذا کے لاتی ہے تاکہ او سکون نگاہ رکھے اور سردی وہ کیفیت ہے کہ عضو میں خدر پیدا
 کرتی ہے یعنی جس دور کرتی ہو اور قوت کو مارتی ہے کہ وہ عضو شش ہو جاتا ہے پس وہ سردی سب
 کاموں اور حرکتوں سے باز رکھتی ہے اور وہ ماسک میں فعل کرتی ہو بعض اور وہ یہ ہے کہ جب قوت ترجیحی
 بعضین کہ آگ ماسک کی ہیں گرد غذا کے آتی ہیں تو کچھ سردی اونکی یاری کرتی ہے تاکہ یہ بعضین اپنی سہولت
 قائم رہتی ہیں اور یہ فعل ایسا فعل نہیں ہے کہ قوت ماسک کے سب کاموں میں مداخلت کرے بلکہ او سکون نگاہ کو غذا
 نگاہ رکھنے کی ہمت نہ تھامے رکھتا ہو اور آگہ واقعہ کچھ سردی سے یاری ہے مگر بعض اور وہ یہ ہے کہ سردی باو اور
 سب کو تحلیل سے مانع ہوتی ہو کیونکہ سب اور باو مدد و کار دفع فر و نہونکی ہے اور نیز سردی مدد کار اون لیفونکی ہے
 جو چوڑی چوڑی ہیں اور آگہ واقعہ کی ہیں اور خشکی ایک کیفیت ہے کہ جاوہ اور واقعہ اور ماسک کے کام آتی
 لیکن جاوہ اور واقعہ کے لیے اس واسطے درکار ہے کہ کام جاوہ کا بچتا ہے اور کام واقعہ کا باہر کرنا ہے
 پس نہ دونوں کام ساتھ قوت کو تمام ہوتے ہیں کہ خشکی مدد کار اونکی ہوتی ہے پس خشکی ان دونوں
 کاموں کے لیے تری سے زیادہ ہونی چاہیو اسوجہ سے کہ تری سے سستی بڑھتی ہو اور ماسک کو بھی کچھ خشکی ضرور
 اور ہاضمہ کو بھی گرمی اور تری کام آتی ہے اور تری بہت درکار ہے اور سردی اور خشکی کچھ نہیں چاہیے
 اس بیان سے خوب واضح اور تحقیق ہوا کہ ماسک کے لیے خشکی بہت چاہیو بہت گرمی کے واسطے کہ شدت حرکت
 او سکے لیفونکی کو تمام ہو اور حرارت واسطے حرکت کی ضروری ہے اور مدت سکون او سکے لیفونکی ہیات
 اساک پر سخت دراز ہے اور خشکی واسطے اساک کو ضرور ہوا سو جہ سے کہ بچوں کے مزاجوں پر تری جو کباب
 ہوتی ہے تو ماسک اونکی ضعیف ہوتی ہے اور جاوہ کو حرارت زیادہ درکار ہے اور جذب طبعی کی تین
 قسمیں ہیں ایک ساتھ قوت جذب کہ ہے جس طرح مقناطیس میں ہے کہ وہ جذب کرتا ہے لوہے کو اور دوسرے
 واسطے ضرورت خلا کے ہے خشکی جذب کہ ہے پانی کے زراقات میں اور تیسرے ساتھ قوت حرارت
 جو سطح روشنی فیتلہ چراغ کی تیل کو جذب کرتی ہے اور نزدیک اہل تحقیق کے یہ بھی رجوع کرتی ہے
 بضرورت خلا اور حرارت مدد دینے والی ہے پس جب قوت ساتھ قوت جاوہ کے حرارت مدد کار
 ہو وی تو جذب قوی اور تمام اور کامل ہو گا اور واقعہ کو خشکی زیادہ درکار ہے لیکن کچھ اور سب سے
 چاہیو جتنی جاوہ اور ماسک کے لیے درکار ہوتی ہو اور جس دوسری قوتوں محدودہ سے قوت مولد
 ہو اور او سکے ہی دو قسمیں ہیں ایک قسم ایسی ہے کہ پیدا کرتی ہو مٹی کو نرا اور فادہ میں اور قسم دوسری جلد

اور ماسک

اور پکاتی ہو اور قوام درست کرتی ہو اور کام ہاضمہ کا سوا حرکت غذا کے تمام نہیں ہوتا اور ماسک
 کہ غذا کو نگاہ رکھتی ہے کام اور سکا بھی حرکت کرنے لیفون سے یہ کہ ترجیحی رکھی ہوتی ہیں اون لیفون کو
 ہلاتی ہے اور گرد غذا کے لاتی ہے تاکہ او سکون نگاہ رکھے اور سردی وہ کیفیت ہے کہ عضو میں خدر پیدا
 کرتی ہے یعنی جس دور کرتی ہو اور قوت کو مارتی ہے کہ وہ عضو شش ہو جاتا ہے پس وہ سردی سب
 کاموں اور حرکتوں سے باز رکھتی ہے اور وہ ماسک میں فعل کرتی ہو بعض اور وہ یہ ہے کہ جب قوت ترجیحی
 بعضین کہ آگ ماسک کی ہیں گرد غذا کے آتی ہیں تو کچھ سردی اونکی یاری کرتی ہے تاکہ یہ بعضین اپنی سہولت
 قائم رہتی ہیں اور یہ فعل ایسا فعل نہیں ہے کہ قوت ماسک کے سب کاموں میں مداخلت کرے بلکہ او سکون نگاہ کو غذا
 نگاہ رکھنے کی ہمت نہ تھامے رکھتا ہو اور آگہ واقعہ کچھ سردی سے یاری ہے مگر بعض اور وہ یہ ہے کہ سردی باو اور
 سب کو تحلیل سے مانع ہوتی ہو کیونکہ سب اور باو مدد و کار دفع فر و نہونکی ہے اور نیز سردی مدد کار اون لیفونکی ہے
 جو چوڑی چوڑی ہیں اور آگہ واقعہ کی ہیں اور خشکی ایک کیفیت ہے کہ جاوہ اور واقعہ اور ماسک کے کام آتی
 لیکن جاوہ اور واقعہ کے لیے اس واسطے درکار ہے کہ کام جاوہ کا بچتا ہے اور کام واقعہ کا باہر کرنا ہے
 پس نہ دونوں کام ساتھ قوت کو تمام ہوتے ہیں کہ خشکی مدد کار اونکی ہوتی ہے پس خشکی ان دونوں
 کاموں کے لیے تری سے زیادہ ہونی چاہیو اسوجہ سے کہ تری سے سستی بڑھتی ہو اور ماسک کو بھی کچھ خشکی ضرور
 اور ہاضمہ کو بھی گرمی اور تری کام آتی ہے اور تری بہت درکار ہے اور سردی اور خشکی کچھ نہیں چاہیے
 اس بیان سے خوب واضح اور تحقیق ہوا کہ ماسک کے لیے خشکی بہت چاہیو بہت گرمی کے واسطے کہ شدت حرکت
 او سکے لیفونکی کو تمام ہو اور حرارت واسطے حرکت کی ضروری ہے اور مدت سکون او سکے لیفونکی ہیات
 اساک پر سخت دراز ہے اور خشکی واسطے اساک کو ضرور ہوا سو جہ سے کہ بچوں کے مزاجوں پر تری جو کباب
 ہوتی ہے تو ماسک اونکی ضعیف ہوتی ہے اور جاوہ کو حرارت زیادہ درکار ہے اور جذب طبعی کی تین
 قسمیں ہیں ایک ساتھ قوت جذب کہ ہے جس طرح مقناطیس میں ہے کہ وہ جذب کرتا ہے لوہے کو اور دوسرے
 واسطے ضرورت خلا کے ہے خشکی جذب کہ ہے پانی کے زراقات میں اور تیسرے ساتھ قوت حرارت
 جو سطح روشنی فیتلہ چراغ کی تیل کو جذب کرتی ہے اور نزدیک اہل تحقیق کے یہ بھی رجوع کرتی ہے
 بضرورت خلا اور حرارت مدد دینے والی ہے پس جب قوت ساتھ قوت جاوہ کے حرارت مدد کار
 ہو وی تو جذب قوی اور تمام اور کامل ہو گا اور واقعہ کو خشکی زیادہ درکار ہے لیکن کچھ اور سب سے
 چاہیو جتنی جاوہ اور ماسک کے لیے درکار ہوتی ہو اور جس دوسری قوتوں محدودہ سے قوت مولد
 ہو اور او سکے ہی دو قسمیں ہیں ایک قسم ایسی ہے کہ پیدا کرتی ہو مٹی کو نرا اور فادہ میں اور قسم دوسری جلد

اور معلوم کریں مٹی جو رحم میں حاصل ہوتی ہے اور سکون عربی میں لطفہ کہتی ہیں اور اس پر چند روز گزریں جس طرح
خیر نرم کو ایک ساعت رکھ چھوڑیں اور اس خیر کے موٹے پرانند پوست کے ظاہر ہو سکے ورمیان سے سخت یا
اسی طرح لطفہ کے اوپر بھی ایک پوست پیدا ہوتا ہے اور سکون غشا کہتی ہیں یعنی چمکی اور بعد ظاہر ہونے اس غشا کو حلقہ
کہتی ہیں اور جب چند روز اس پر گزریں اور رانند گوشت کو ہو جائے اور وقت اور سکون مضنہ کہتی ہیں اور محل بھی
نام اس کا ہے اور حسب وقت شکلین اور صورتیں اور خطوط اعضا کو سب ظاہر ہوں اور وقت میں نام اس کا جنین
ہو گا اور جب جس حرکت ظاہر ہو اور سکون حیوان کہتی ہیں تبارک اللہ احسن الی القین باب فیہ تفسیر اچھی گفتا
سی تذکرہ میں قوت حیوانی کے ہے اور بیان لطفہ رحم کا معلوم کریں کہ آدمی جب تک
زندہ ہو دل کو اور شریانون کو جو اس سے اوکی ہیں دو حرکتیں ہیں ایک کو حرکت انقباض کہتی ہیں اور
دوسرے کو حرکت انقباض اور حرکت انبساط ایک حرکت ہے کہ دل اور شریانون کو باہر کی طرف اوہارتی ہے
اور حرکت انقباض ایک حرکت ہے کہ دل اور شریانون کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور سمیٹتی ہے اور قوت حیوانی
وہ قوت ہے کہ یہ دونوں حرکتیں اس سے متعلق ہیں پس جس عضو میں قوت حیوانی پہنچتی ہے اس کو جس
حرکت بخشی ہے اور غصہ اور خوف کی حرکتیں بھی اسی قوت کے تابع ہیں اس لیے کہ روح کو خوف کی حالت میں
حرکت انقباض ہوتی ہے اور غصہ کے عالم میں حرکت انبساط ہوتی ہے کیونکہ رنگ چہرہ کا غصہ کی حالت میں
بسیب حرکت انبساط کے سرخ ہو جاتا ہے اور خوف کی حالت میں بسیب حرکت انقباض کے زرد ہو جاتا ہے
اور واضح رہے کہ جس طرح طعام کے اجزاء میں سے لطیف زیادہ وہ جزو ہے جو اندر جگر کے خون ہو جاتا ہے
اسی طرح لطیف زیادہ جزو خون کا دل میں جا کر روح ہو جاتا ہے پس قیاس روح کا ساتھ خون کے
مثل قیاس خون کے ہے ساتھ طعام کے یعنی حسب طرح سے کہ خون لطافت طعام سے پیدا ہوتا ہے اس طور سے روح
بھی لطافت خون سے بنتی ہے اور جس وقت روح پیدا ہوتی ہے تو اسی وقت قبول کرنی والی قوت کی
ہوتی ہے اور ساتھ اس قوت کو قبول کرنے والی قوتوں نفسانی وغیرہ کی ہوتی ہے اور روح اور اندام اور
قوت نفسانی نہیں قبول کرتے ہیں جب تک پہلے وہ قوت نہ ہو اور اگر نفسانی قوتیں کسی عضو سے دور ہوں جن
اور وہ قوت حیوانی نہ دور ہو ہی ہو تو وہ عضو زندہ رہے گا سب جانتے ہیں اس بات کو کہ صاحب فالج
کہ جسم میں قوت جس حرکت کی نہیں ہوتی ہے مگر وہ عضو زندہ اور سلامت رہتا ہے اور تباہ نہیں
ہوتا اور عضو مردہ باوجودیکہ جس حرکت کی نہیں ہوتی جلد تباہ ہو جاتا ہے پس ظاہر ہے یہ بات
کہ عضو مفلوج میں ایک قوت ہے کہ زندگی اور حیات نکالے تاکہ حسب وقت بیماری اور علت دور ہو
جس و حرکت یہ آوی اور حالت فالج میں اس وجہ سے کہ قوت اس کی ہمراہ ہوتی ہے تو وہ شالیت

کیفیتوں کی خاص باتوں کو
تو ان کے سبب سے ہر ایک کا
ہو گا اور جس حرکت ظاہر ہو اور سکون حیوان کہتی ہیں تبارک اللہ احسن الی القین باب فیہ تفسیر اچھی گفتا
سی تذکرہ میں قوت حیوانی کے ہے اور بیان لطفہ رحم کا معلوم کریں کہ آدمی جب تک
زندہ ہو دل کو اور شریانون کو جو اس سے اوکی ہیں دو حرکتیں ہیں ایک کو حرکت انقباض کہتی ہیں اور
دوسرے کو حرکت انقباض اور حرکت انبساط ایک حرکت ہے کہ دل اور شریانون کو باہر کی طرف اوہارتی ہے
اور حرکت انقباض ایک حرکت ہے کہ دل اور شریانون کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور سمیٹتی ہے اور قوت حیوانی
وہ قوت ہے کہ یہ دونوں حرکتیں اس سے متعلق ہیں پس جس عضو میں قوت حیوانی پہنچتی ہے اس کو جس
حرکت بخشی ہے اور غصہ اور خوف کی حرکتیں بھی اسی قوت کے تابع ہیں اس لیے کہ روح کو خوف کی حالت میں
حرکت انقباض ہوتی ہے اور غصہ کے عالم میں حرکت انبساط ہوتی ہے کیونکہ رنگ چہرہ کا غصہ کی حالت میں
بسیب حرکت انبساط کے سرخ ہو جاتا ہے اور خوف کی حالت میں بسیب حرکت انقباض کے زرد ہو جاتا ہے
اور واضح رہے کہ جس طرح طعام کے اجزاء میں سے لطیف زیادہ وہ جزو ہے جو اندر جگر کے خون ہو جاتا ہے
اسی طرح لطیف زیادہ جزو خون کا دل میں جا کر روح ہو جاتا ہے پس قیاس روح کا ساتھ خون کے
مثل قیاس خون کے ہے ساتھ طعام کے یعنی حسب طرح سے کہ خون لطافت طعام سے پیدا ہوتا ہے اس طور سے روح
بھی لطافت خون سے بنتی ہے اور جس وقت روح پیدا ہوتی ہے تو اسی وقت قبول کرنی والی قوت کی
ہوتی ہے اور ساتھ اس قوت کو قبول کرنے والی قوتوں نفسانی وغیرہ کی ہوتی ہے اور روح اور اندام اور
قوت نفسانی نہیں قبول کرتے ہیں جب تک پہلے وہ قوت نہ ہو اور اگر نفسانی قوتیں کسی عضو سے دور ہوں جن
اور وہ قوت حیوانی نہ دور ہو ہی ہو تو وہ عضو زندہ رہے گا سب جانتے ہیں اس بات کو کہ صاحب فالج
کہ جسم میں قوت جس حرکت کی نہیں ہوتی ہے مگر وہ عضو زندہ اور سلامت رہتا ہے اور تباہ نہیں
ہوتا اور عضو مردہ باوجودیکہ جس حرکت کی نہیں ہوتی جلد تباہ ہو جاتا ہے پس ظاہر ہے یہ بات
کہ عضو مفلوج میں ایک قوت ہے کہ زندگی اور حیات نکالے تاکہ حسب وقت بیماری اور علت دور ہو
جس و حرکت یہ آوی اور حالت فالج میں اس وجہ سے کہ قوت اس کی ہمراہ ہوتی ہے تو وہ شالیت

قبول حسن حرکت اختیاری ہوتی ہے اور یہ قوت قوت فائزہ نہیں ہے اس لیے کہ اگر قوت غائر و جھڑا لانا
قبول قوت حسن حرکت اختیاری کا کرتی تو چاہیے تاکہ نباتات میں گھاس پھوس کو قبول حرکت اختیار
ہوتی پس بخوبی واضح ہو کہ وہ قوت اور ہر اور جسم وقت ایک مزاج ظاہر ہو کہ لائق قبول حسن حرکت کا ہو
وہ قوت قوتین ظاہر ہوگی اوس قوت کو قوت حیوانی کہتے ہیں اور جسم وقت کہ روح ظاہر ہوتی ہے قبول قوت
حسن حرکت اختیاری کو کرتی ہے اور وہ پہلی ایک قوت ہے کہ اوس میں پیدا ہوتی ہے پس روح ساتھ
اوس قوت کو قبول کرینوالی نفسانی قوتوں کی ہوتی ہے کہ سب قوتین اوس سے اوہتی ہیں مگر فعل
قوتوں کا اول حال میں روح سے ظاہر نہیں ہوتا ہے جس طرح طبیعیون کے نزدیک قوت نفسانی سے
کہ محل اوس کا دماغ ہو جو اس اندر دماغ کے ظاہر نہیں ہوتے ہیں جب تک قوتین دماغ سے جو اس کو مقام
تک نہ پہنچیں مانتا آنگے اور کان اور ناک اور زبان کے سوا اوس کے اور جسم وقت ایک جزو روح کا
تجوید دماغ میں حاصل ہو اوس جگہ ایک مزاج کو قبول کرے کہ لائق اوس کے ہوتا کہ فعل اوس قوت
حیوانی کے کہ اوس میں ہیں ظاہر ہوں اور جو کچھ دلیں ہو اسی طرح پھر جس اعضا سے شناسا
میں ہو اسی طرح ہر ایک جزو کہ اوس عضو میں ہو ایک مزاج قبول کرے اور اوس جگہ فعل اوس قوت
پہلی کا ظاہر ہو اور نزدیک طبیعیون کے جب تک روح دماغ میں اور مزاج کو قبول نہ کرے شایستہ قبول
قوت نفسانی کی کہ مبدی حسن حرکت ہو نہ ہو اگر ہر مزاج اول نے قوت اول کو کہ قوت حیوانی ہے
قبول کیا ہے اور اسی طرح جگر میں اور اور انداموں میں ہر جس کو افعال سے طبیعیون کے نزدیک نفس
دیگر ہے اور ایک نفس نہیں ہے کہ سب قوتین اوس سے ظاہر ہوں لیکن سب کو مجموعہ کو نفس
کہتے ہیں اور اگر ہر روح نے ساتھ مزاج اول کے قوت اول کو قبول کیا ہے اور پایا ہے مگر تنہا ساتھ
اس قوت کو اور دوسری قوتوں کو قبول نہیں کر سکتی ہے جب تک ہر ایک عضو میں اوس کے لیے
ایک مزاج خاص ظاہر نہ ہو اور طیب کہتے ہیں کہ قوت حیوانی اس سبب سے کہ بدن کو اور اعضا کو
لائق قبول حیات کا کرتی ہے اس لیے آغاز پہونچو روح کا تمامی حصا میں اوسی سے ہی اور آغاز حرکت انبساط
اور انقباض کا بھی اوسی سے ہی پس یہ قوت حیوانی زندگی تک انداموں کو فعل پذیر کرتی ہے اوس کا نام
عربی میں انفعال ہے اور وہ قوت حیوانی شریا نو کو ملاتی ہے اور سانس کی آمد و شد برقرار رکھتی ہے یہ دو
کام عمل میں لاتی ہے اس کا نام فعل ہے اور یہ قوت حیوانی ایک وجہ مشابہ قوت نفسانی کے ہے اس لیے
کہ اوس سے کام اور حرکتیں متضاد ظاہر ہوتی ہیں مثل حرکت انبساط اور انقباض کے اور ایک وجہ سے قوت
طبعی کے مانند ہے اس لیے کہ کام اوس کے مقصد اوس کے ظاہر ہوتی ہیں اور فیلسوف کہتے ہیں کہ وہ ایک قوت ہے کہ

قبول قوت حسن حرکت اختیاری ہوتی ہے اور یہ قوت قوت فائزہ نہیں ہے اس لیے کہ اگر قوت غائر و جھڑا لانا

قبول

قبول قوت حسن حرکت اختیاری ہوتی ہے اور یہ قوت قوت فائزہ نہیں ہے اس لیے کہ اگر قوت غائر و جھڑا لانا
قبول قوت حسن حرکت اختیاری کا کرتی تو چاہیے تاکہ نباتات میں گھاس پھوس کو قبول حرکت اختیار
ہوتی پس بخوبی واضح ہو کہ وہ قوت اور ہر اور جسم وقت ایک مزاج ظاہر ہو کہ لائق قبول حسن حرکت کا ہو
وہ قوت قوتین ظاہر ہوگی اوس قوت کو قوت حیوانی کہتے ہیں اور جسم وقت کہ روح ظاہر ہوتی ہے قبول قوت
حسن حرکت اختیاری کو کرتی ہے اور وہ پہلی ایک قوت ہے کہ اوس میں پیدا ہوتی ہے پس روح ساتھ
اوس قوت کو قبول کرینوالی نفسانی قوتوں کی ہوتی ہے کہ سب قوتین اوس سے اوہتی ہیں مگر فعل
قوتوں کا اول حال میں روح سے ظاہر نہیں ہوتا ہے جس طرح طبیعیون کے نزدیک قوت نفسانی سے
کہ محل اوس کا دماغ ہو جو اس اندر دماغ کے ظاہر نہیں ہوتے ہیں جب تک قوتین دماغ سے جو اس کو مقام
تک نہ پہنچیں مانتا آنگے اور کان اور ناک اور زبان کے سوا اوس کے اور جسم وقت ایک جزو روح کا
تجوید دماغ میں حاصل ہو اوس جگہ ایک مزاج کو قبول کرے کہ لائق اوس کے ہوتا کہ فعل اوس قوت
حیوانی کے کہ اوس میں ہیں ظاہر ہوں اور جو کچھ دلیں ہو اسی طرح پھر جس اعضا سے شناسا
میں ہو اسی طرح ہر ایک جزو کہ اوس عضو میں ہو ایک مزاج قبول کرے اور اوس جگہ فعل اوس قوت
پہلی کا ظاہر ہو اور نزدیک طبیعیون کے جب تک روح دماغ میں اور مزاج کو قبول نہ کرے شایستہ قبول
قوت نفسانی کی کہ مبدی حسن حرکت ہو نہ ہو اگر ہر مزاج اول نے قوت اول کو کہ قوت حیوانی ہے
قبول کیا ہے اور اسی طرح جگر میں اور اور انداموں میں ہر جس کو افعال سے طبیعیون کے نزدیک نفس
دیگر ہے اور ایک نفس نہیں ہے کہ سب قوتین اوس سے ظاہر ہوں لیکن سب کو مجموعہ کو نفس
کہتے ہیں اور اگر ہر روح نے ساتھ مزاج اول کے قوت اول کو قبول کیا ہے اور پایا ہے مگر تنہا ساتھ
اس قوت کو اور دوسری قوتوں کو قبول نہیں کر سکتی ہے جب تک ہر ایک عضو میں اوس کے لیے
ایک مزاج خاص ظاہر نہ ہو اور طیب کہتے ہیں کہ قوت حیوانی اس سبب سے کہ بدن کو اور اعضا کو
لائق قبول حیات کا کرتی ہے اس لیے آغاز پہونچو روح کا تمامی حصا میں اوسی سے ہی اور آغاز حرکت انبساط
اور انقباض کا بھی اوسی سے ہی پس یہ قوت حیوانی زندگی تک انداموں کو فعل پذیر کرتی ہے اوس کا نام
عربی میں انفعال ہے اور وہ قوت حیوانی شریا نو کو ملاتی ہے اور سانس کی آمد و شد برقرار رکھتی ہے یہ دو
کام عمل میں لاتی ہے اس کا نام فعل ہے اور یہ قوت حیوانی ایک وجہ مشابہ قوت نفسانی کے ہے اس لیے
کہ اوس سے کام اور حرکتیں متضاد ظاہر ہوتی ہیں مثل حرکت انبساط اور انقباض کے اور ایک وجہ سے قوت
طبعی کے مانند ہے اس لیے کہ کام اوس کے مقصد اوس کے ظاہر ہوتی ہیں اور فیلسوف کہتے ہیں کہ وہ ایک قوت ہے کہ

قبول قوت حسن حرکت اختیاری ہوتی ہے اور یہ قوت قوت فائزہ نہیں ہے اس لیے کہ اگر قوت غائر و جھڑا لانا
قبول قوت حسن حرکت اختیاری کا کرتی تو چاہیے تاکہ نباتات میں گھاس پھوس کو قبول حرکت اختیار
ہوتی پس بخوبی واضح ہو کہ وہ قوت اور ہر اور جسم وقت ایک مزاج ظاہر ہو کہ لائق قبول حسن حرکت کا ہو
وہ قوت قوتین ظاہر ہوگی اوس قوت کو قوت حیوانی کہتے ہیں اور جسم وقت کہ روح ظاہر ہوتی ہے قبول قوت
حسن حرکت اختیاری کو کرتی ہے اور وہ پہلی ایک قوت ہے کہ اوس میں پیدا ہوتی ہے پس روح ساتھ
اوس قوت کو قبول کرینوالی نفسانی قوتوں کی ہوتی ہے کہ سب قوتین اوس سے اوہتی ہیں مگر فعل
قوتوں کا اول حال میں روح سے ظاہر نہیں ہوتا ہے جس طرح طبیعیون کے نزدیک قوت نفسانی سے
کہ محل اوس کا دماغ ہو جو اس اندر دماغ کے ظاہر نہیں ہوتے ہیں جب تک قوتین دماغ سے جو اس کو مقام
تک نہ پہنچیں مانتا آنگے اور کان اور ناک اور زبان کے سوا اوس کے اور جسم وقت ایک جزو روح کا
تجوید دماغ میں حاصل ہو اوس جگہ ایک مزاج کو قبول کرے کہ لائق اوس کے ہوتا کہ فعل اوس قوت
حیوانی کے کہ اوس میں ہیں ظاہر ہوں اور جو کچھ دلیں ہو اسی طرح پھر جس اعضا سے شناسا
میں ہو اسی طرح ہر ایک جزو کہ اوس عضو میں ہو ایک مزاج قبول کرے اور اوس جگہ فعل اوس قوت
پہلی کا ظاہر ہو اور نزدیک طبیعیون کے جب تک روح دماغ میں اور مزاج کو قبول نہ کرے شایستہ قبول
قوت نفسانی کی کہ مبدی حسن حرکت ہو نہ ہو اگر ہر مزاج اول نے قوت اول کو کہ قوت حیوانی ہے
قبول کیا ہے اور اسی طرح جگر میں اور اور انداموں میں ہر جس کو افعال سے طبیعیون کے نزدیک نفس
دیگر ہے اور ایک نفس نہیں ہے کہ سب قوتین اوس سے ظاہر ہوں لیکن سب کو مجموعہ کو نفس
کہتے ہیں اور اگر ہر روح نے ساتھ مزاج اول کے قوت اول کو قبول کیا ہے اور پایا ہے مگر تنہا ساتھ
اس قوت کو اور دوسری قوتوں کو قبول نہیں کر سکتی ہے جب تک ہر ایک عضو میں اوس کے لیے
ایک مزاج خاص ظاہر نہ ہو اور طیب کہتے ہیں کہ قوت حیوانی اس سبب سے کہ بدن کو اور اعضا کو
لائق قبول حیات کا کرتی ہے اس لیے آغاز پہونچو روح کا تمامی حصا میں اوسی سے ہی اور آغاز حرکت انبساط
اور انقباض کا بھی اوسی سے ہی پس یہ قوت حیوانی زندگی تک انداموں کو فعل پذیر کرتی ہے اوس کا نام
عربی میں انفعال ہے اور وہ قوت حیوانی شریا نو کو ملاتی ہے اور سانس کی آمد و شد برقرار رکھتی ہے یہ دو
کام عمل میں لاتی ہے اس کا نام فعل ہے اور یہ قوت حیوانی ایک وجہ مشابہ قوت نفسانی کے ہے اس لیے
کہ اوس سے کام اور حرکتیں متضاد ظاہر ہوتی ہیں مثل حرکت انبساط اور انقباض کے اور ایک وجہ سے قوت
طبعی کے مانند ہے اس لیے کہ کام اوس کے مقصد اوس کے ظاہر ہوتی ہیں اور فیلسوف کہتے ہیں کہ وہ ایک قوت ہے کہ

اور آپس سے علیحدہ کرتی ہو اور اسکا تحلیل کرتی ہے مانتہ سبب تن کے اور مثل اس کے اور قوت مخیلہ اور جانوں کو
 بجای قوت مفکرہ کہ ہے اور او مین مفکرہ نہیں ہوتی ہر بلکہ مخیلہ بھی او کی ضعیف ہوتی ہو اور جس کی گیشین صو تو کو
 اتنی نگاہ نہیں کہتی جس قدر مخیلہ انسان کی نگاہ کہتی ہے اور چوتھی قوت وہم ہر اور قوت مفکرہ آلہ اس کی ہے
 اور حیوان بسبب اس قوت کو حکم کرتا ہر کہ بہر یا دشمن ہر اور چھ دوست ہر اور جو کوئی کمانے کو دیتا ہر وہ بھی
 دوست ہر اور اس سے نہیں دڑتا ہر اور نہیں گزرتا اور دشمنی بہر ہے اور دوستی بھی سو کچھ محسوس نہیں ہے
 لیکن یہ قوت حکم کرتی ہے اور دشمنی اور درندگی گرگ کی بغیر دیکھ ہوئے پہچانتی ہے اور یہ شناخت لفظی
 اور عقلی نہیں ہر لیکن یہ قوت شخص محسوس سے معنی نام محسوس کے دریافت کرتی ہر جس طرح دشمنی بہر ہے کی
 پہچانتی ہے اور آدمی بھی اکثر جگہ اس قوت کو کام میں لاتا ہر اور معدن اس قوت کی آخر طین و سطو باغ
 ہر یعنی مقام اسکا دماغ کے درمیان کو خانہ مین سے اخیر کا خانہ ہر چھ کی طرف ہر اور عضو آدمی اس قوت کو
 مخیلہ کہتے ہیں اور فرق اس قوت مین اور قوت خیال مین یہ ہر کہ خیال صورتوں دریافت کی ہوتی ہر نگاہ
 رکھتی ہے اور یہ قوت اور وہم حکم کرتی ہے محسوسات مین معنی غیر محسوسہ یعنی محسوس سے معنی نام محسوس کے
 شناخت کرتی ہے اور نام مین قوتوں کے اختلاف نہیں ہر مگر طبیب کو ان امور کی تحقیق سو کچھ کام میں
 لیکن طبیب کو ان قوتوں کا دریافت کرنا ضرور ہے اور کام ہر ایک کا معلوم کرنا لازم ہر کیونکہ اگر کام مین کسی
 قوت کو کچھ خلل پیدا ہو و ہر تو طبیب علاج مین اس عضو کے کہ محل اس قوت کا ہر مشغول ہووے
 اور قوت پانچویں جو اس باطنی سے حافظہ ہے اور اسکو مذکرہ بھی کہتے ہیں اور جگہ اسکی اور محل اسکا
 دماغ کے اخیر کے خانہ مین سے آگے کا خانہ ہے اور یہ قوت حافظہ خزانہ ہر وہم کا یعنی یہ قوت حفظ کرتی ہر
 اور نگاہ رکھتی ہے معنی اون صورتوں کے کہ قوت وہم نے اسکو سپرد کی ہیں اور لیکن قوت حرکت کی
 ایک قوت ہر کہ وہ تابع حکم وہم ہے اور اوپر ہم کہ چکے ہیں کہ وہم چیزوں محسوس سو معنی نام محسوس کے پہچانتی ہے
 اور حکم کرتی ہے کہ فلان چیز سود مند ہر اور فلان چیز زیانکار اور جسوقت وہم یہ حکم کرتی ہے تو نفس مین قصد
 تلاش شے سود مند اور غم دور کرنے شے زیانکار کا پیدا ہوتا ہر اور قوت محرکہ اسی وقت عضلون اور
 وتر و نگو ہلاتی ہے اور کبھی اس طریق پر کہ فائدہ مند کو تلاش کرتی ہے اور کبھی اس طرح پر کہ زیانکار کو دور
 کرتی ہے تاکہ اس سے بہاگے اور بچے اور خوف کرے اور معدن اس قوت کی دماغ کے اخیر خانہ مین سے
 پیچو کا خانہ ہے اور آلہ اس قوت کا پیچے ہیں کہ ستم عضلون کے پوستہ مین کیونکہ پیچے سو عضلہ مین پہونچتی
 ہر اور اسکو ہلاتی ہے یا ہر پانچویں جہتی گفتار سے اعضا کے افعال مین ہے
 اور دریافت کرنے مین اس بات کو کہ ہر فعل کتنی قوتوں مین تمام ہوتا ہے

فہم معلوم کرتی ہے
 قوت حرکت وہم ہر باعث اور فائدہ
 لیکن باطنی قوت ہر او شالی ہے
 فائدہ کو ستم حرکت اقبال کے مین
 شے تابع کر فی الحقیقت تابع ہوا
 گمان کر کہ فاعل ہر او شالی ہر فائدہ کو
 مین اس کو کہ موزا کو فاعل ہر
 فی الحقیقت باطنی کو کہ وہ سرخ
 موزا کو فاعل کو کہ فاعل اور موزا
 بچا کہ مین اور قوت مذکور سوای
 مخیلہ اور وہم ہر سبب ہے
 مین القلب

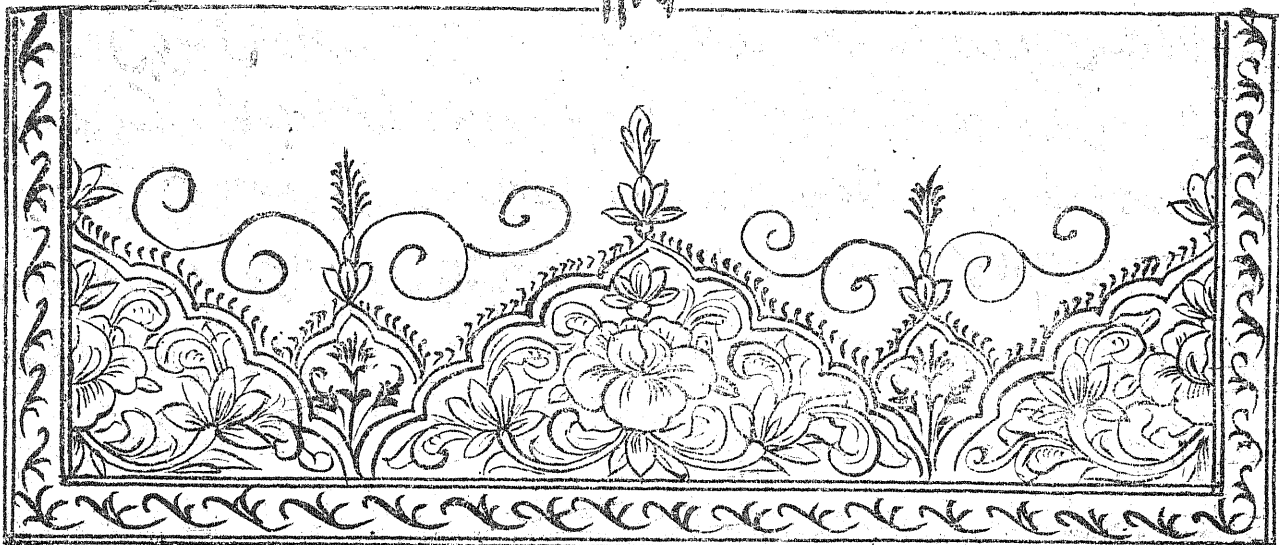
معلوم کریں کہ فعل اول فعل معده کا ہے خواہش طعام میں اور یہ کام ساتھ دو قوتوں کے تمام ہوتا ہے
 اس واسطے کہ اس کام میں قوت جاذبہ طبعی اور قوت حسن کام میں آتی ہے تاکہ جب قوت جاذبہ طبعی
 کو کہ آلہ اولیٰ ہے واسطے خواہش اوس چیز کے جسکو جذب کرتی ہے ہلاتی ہے اور نیز جب قوت قدری سودا سے
 تلی کے اندر سے معدی کے موخہ پر پہنچتا ہے شہوت کو تیز کرتا ہے اور حرکت دیتا ہے اوس وقت ہونک
 کھانے کی قوی ہوتی ہے جس طرح قیصری گفتار میں سودا کے حال کی شناخت میں لکھا گیا ہے اور دلیل
 اس امر کی کہ یہ کام دو قوتوں سے تمام ہوتا ہے یہ کہ اگر گذر اوس قدر سودا کا جو بیان ہو چکا ہو بستہ ہو جا
 اور اوس سے کچھ بھی معده کے موخہ پر نہ پہنچا اگرچہ حاجت طعام کی ہو آدمی ہو کھانا ہو وری اور خواہش
 طعام کی ہرگز نہ ظاہر ہو اور کھانا جو کھایا جاتا ہے نگلنا بھی اوسکا دو قوتوں سے تمام ہوتا ہے ایک قوت
 جاذبہ طبعی سے اور دوسری قوت اختیاری سے اور کام قوت جاذبہ کا ساتھ لیفون کے ہو کہ درازی
 میں رکھی ہوئی ہیں اور کام قوت اختیاری کا ساتھ عضلہ حلقوم کے ہو اور جب قوت کہ ایک آلہ کام اپنا
 نکرے ہر خیر کا نگلنا حلق کے اندر د شوار ہو وری سبکو یہ بات معلوم ہے کہ جو خیر بد مزہ ہوتی ہے اور ناخوش مانند
 دواؤں کے اور مثل اوسکا اوس وقت اگرچہ قوت اختیاری کام اپنا کرتی ہے مگر جو کہ قوت جاذبہ طبعی
 اوس سے گزیر کرتی ہے لہذا حلق میں جانا ہر ایک چیز کا د شوار ہوتا ہے اور اگرچہ آلہ جذب معده کا دراز
 لیفون ہیں مگر مری میں اور چوڑی چوڑی لیفون ہیں پس جس شی کو دراز لیفون جذب کرتی ہیں چوڑی لیفون
 اوس خیر کو دفع کرتی ہیں اور بہت نیچا اوتا رہتی ہیں پس اگر خوب غور کیا جائے تو یہ کام بعد میں تو
 انجام کو پہنچتا ہے ایک ساتھ قوت لیفون دراز کے دوسری ساتھ قوت چوڑی لیفون کے او
 قیصرے قوت عضلہ حلقوم کے کہ آلہ قوت اختیاری کا ہے اور اسی وجہ سے ہے کہ تے کرنا اور کوئی خیر
 معہ ہو او گلنا د شوار اور شکل زیادہ ہوتا ہے اس بات سے کہ کوئی خیر حلق میں اوتا رہی یعنی کلین
 اس جہت سے کہ نگلنا یعنی حلق میں اوتا رہنا تین قوتوں کی یاری سے ہو اور او گلنا دو قوتوں کی امداد
 سے ایک قوت چوڑی لیفون کی دوسری قوت اختیاری اور قوت اختیاری اس کام میں نہایت
 نسبت اور ضعیف ہے بہ نسبت نگلنے کے کام کے اس سبب کہ او گلنا طبعی کام نہیں ہے اور اوپر
 طبعی کے تھکرنا ہی مگر جب قوت کوئی بڑی خلط معده کی اندر موجود ہو اور معده کو اوستی تکلیف دہی ہو
 اوس وقت قوت دفع معده کی طرف دوری ہے اور اوس خلط کو کسی نے کے ذریعہ سے دفع کرتی ہے اور
 کسی آنتوں کی طرف لیجاتی ہے اور گذرنا غذا کا رگوں میں ساتھ دو قوت کے تمام ہوتا ہے ایک قوت دفع
 اس عضو کی کہ جسم میں سے جاتی ہے دوسری جاذبہ اوس عضو کی کہ جسم میں آتی ہے اور باہر جانا فعل کا آنتوں میں سے

معدہ ایک آلہ
 قوت جاذبہ طبعی اور قوت حسن کام میں آتی ہے تاکہ جب قوت جاذبہ طبعی
 کو کہ آلہ اولیٰ ہے واسطے خواہش اوس چیز کے جسکو جذب کرتی ہے ہلاتی ہے اور نیز جب قوت قدری سودا سے
 تلی کے اندر سے معدی کے موخہ پر پہنچتا ہے شہوت کو تیز کرتا ہے اور حرکت دیتا ہے اوس وقت ہونک
 کھانے کی قوی ہوتی ہے جس طرح قیصری گفتار میں سودا کے حال کی شناخت میں لکھا گیا ہے اور دلیل
 اس امر کی کہ یہ کام دو قوتوں سے تمام ہوتا ہے یہ کہ اگر گذر اوس قدر سودا کا جو بیان ہو چکا ہو بستہ ہو جا
 اور اوس سے کچھ بھی معده کے موخہ پر نہ پہنچا اگرچہ حاجت طعام کی ہو آدمی ہو کھانا ہو وری اور خواہش
 طعام کی ہرگز نہ ظاہر ہو اور کھانا جو کھایا جاتا ہے نگلنا بھی اوسکا دو قوتوں سے تمام ہوتا ہے ایک قوت
 جاذبہ طبعی سے اور دوسری قوت اختیاری سے اور کام قوت جاذبہ کا ساتھ لیفون کے ہو کہ درازی
 میں رکھی ہوئی ہیں اور کام قوت اختیاری کا ساتھ عضلہ حلقوم کے ہو اور جب قوت کہ ایک آلہ کام اپنا
 نکرے ہر خیر کا نگلنا حلق کے اندر د شوار ہو وری سبکو یہ بات معلوم ہے کہ جو خیر بد مزہ ہوتی ہے اور ناخوش مانند
 دواؤں کے اور مثل اوسکا اوس وقت اگرچہ قوت اختیاری کام اپنا کرتی ہے مگر جو کہ قوت جاذبہ طبعی
 اوس سے گزیر کرتی ہے لہذا حلق میں جانا ہر ایک چیز کا د شوار ہوتا ہے اور اگرچہ آلہ جذب معده کا دراز
 لیفون ہیں مگر مری میں اور چوڑی چوڑی لیفون ہیں پس جس شی کو دراز لیفون جذب کرتی ہیں چوڑی لیفون
 اوس خیر کو دفع کرتی ہیں اور بہت نیچا اوتا رہتی ہیں پس اگر خوب غور کیا جائے تو یہ کام بعد میں تو
 انجام کو پہنچتا ہے ایک ساتھ قوت لیفون دراز کے دوسری ساتھ قوت چوڑی لیفون کے او
 قیصرے قوت عضلہ حلقوم کے کہ آلہ قوت اختیاری کا ہے اور اسی وجہ سے ہے کہ تے کرنا اور کوئی خیر
 معہ ہو او گلنا د شوار اور شکل زیادہ ہوتا ہے اس بات سے کہ کوئی خیر حلق میں اوتا رہی یعنی کلین
 اس جہت سے کہ نگلنا یعنی حلق میں اوتا رہنا تین قوتوں کی یاری سے ہو اور او گلنا دو قوتوں کی امداد
 سے ایک قوت چوڑی لیفون کی دوسری قوت اختیاری اور قوت اختیاری اس کام میں نہایت
 نسبت اور ضعیف ہے بہ نسبت نگلنے کے کام کے اس سبب کہ او گلنا طبعی کام نہیں ہے اور اوپر
 طبعی کے تھکرنا ہی مگر جب قوت کوئی بڑی خلط معده کی اندر موجود ہو اور معده کو اوستی تکلیف دہی ہو
 اوس وقت قوت دفع معده کی طرف دوری ہے اور اوس خلط کو کسی نے کے ذریعہ سے دفع کرتی ہے اور
 کسی آنتوں کی طرف لیجاتی ہے اور گذرنا غذا کا رگوں میں ساتھ دو قوت کے تمام ہوتا ہے ایک قوت دفع
 اس عضو کی کہ جسم میں سے جاتی ہے دوسری جاذبہ اوس عضو کی کہ جسم میں آتی ہے اور باہر جانا فعل کا آنتوں میں سے

اور دافعہ خون کو تمامی اعضا میں پہنچاتی ہے پس تحقیق یہ ہے کہ معدہ اور جگر میں یہ قوتیں ہر ایک دو قسم میں
 کہ شہار میں آٹھ قوتیں ہوتی ہیں ایک قوت جاذبہ معدہ کی کہ غذا کو باہر سے جذب کرتی ہے واسطے تمام جسم
 دوسری قوت جاذبہ خاصہ اسکی کہ غذا کو راہ جگر سے جذب کرتی ہے واسطے اپنی اور قوت ماسکہ اسی طرح دو قسم کی ایک قسم یہ
 کہ واسطے تمام جسم کے طعام کو معدہ میں نگاہ رکھتی ہے کہ کیلوس تیار ہو اور دوسری قسم ایسی ہے کہ ماسکہ خاصہ اسکی کہ غذا کو
 نگاہ رکھتی جب تک کہ مائع اور سکیم ہو اور قوت مغیرہ بھی دو قسم کی ایک قسم یہ ہے کہ طعام کو کیلوس کو دیتی ہے واسطے تمام بدن کے
 دوسری قوت مغیرہ خاص اسکی کہ غذا کو جو جگر سے اسکی طرف پہنچتی ہے اسکو مائع اور مشابہ اسکو کرتی ہے
 اور قوت دافعہ بھی دو قسم ہے ایک یہ کہ کیلوس کو معدہ سے دفع کرتی ہے اور طرف جگر کے بھیجتی ہے اور
 قسم دوسری دافعہ کی خاص اسکی ہے کہ فضول کو دفع کرتی ہے اور احوال جگر کا بھی اسی
 قیاس کریں اس واسطے کہ یہ دونوں عضو کام ساری بدن کا کرتے ہیں اور اور اعضا بجز
 اپنی کام کے اور کسی دوسرے کام نہیں کرتے ہیں اور معلوم کریں کہ کام انداموں کے بعض مرکب میں تو
 حسی اور طبعی سے اور بعض طبعی مجرد ہیں اور بعض مرکب میں اختیاری اور طبعی سے اور بعض اختیاری
 مجرد ہیں لیکن وہ اعضا جنکا کام حسی اور طبعی سے مرکب ہے وہ معدہ اور رحم ہے اسلیے کہ جسوقت موی
 معدہ کا ہونک کی حس پاتا ہے تو جاذبہ یفین حرکت میں آتی ہیں بالطبع اور لائق اپنی شے کو ڈھونڈتی
 ہیں اسطرح کہ جب آدمی اوس خیر کو کھاتا ہے جس شے کو اوسکا جی چاہتا ہے اور جو مرغوب ہے تو معدہ اسکو
 بجز جلد اوتار دیتا ہے اور نیک ہضم کرتا ہے اور پیٹ بھرے کی حالت میں جسوقت گرانی کی حس کو پاتا ہے
 تو اوسوقت دافعہ حرکت میں آتی ہے اور کام اپنا بالطبع کرتی ہے اور رحم بھی اسی قیاس سے کہ جسوقت
 حس مباشرت کی پاتا ہے تو جاذبہ یفین بالطبع حرکت کرتی ہیں اور جب فرزند تمام ہوتا ہے تو حس گرانی کو
 پاتا ہے اور دافعہ مشغول بدفع ہوتی ہے اور وہ اعضا جنکا کام طبعی مجرد ہے وہ کلی اور پیٹیرہ اور گردہ ہے
 اور سب سفرد اعضا میں پس یہ اندام اگرچہ گہرے ہون میں جو حاجت مند ہو وہیں واسطے بدلے اوس سے
 کو جو اوسو خرچ ہو گئی ہے مگر حس گرانی کی نہیں پاتی ہیں اور قوتیں حاجت کیوقت ہر ایک کام اپنا
 بالطبع نہیں کرتی ہیں جب تک اپنی لائق شے کو نہیں پاتی ہیں مثلاً ہڈی جب تک کہ کوئی خلط سرد اور
 خشک نہ ہو کہ مزاج اوسکا اوسکو لائق ہو اوسکو تب تک جذب نہیں کرتی ہے اور گوشت جب تک
 کوئی خلط گرم اور تر نہ ہو کہ لائق اوسکے مزاج کو ہے جذب نہیں کرتا ہے اور اور اندام کو بھی اسی پر
 قیاس کریں اور پتہ اسی طرح کہ صفرا سے جذب نہیں کرتا ہے جب تک قدری خون جو اسکی غذا کے
 لائق ہے اوس صفرا میں ملا نہ ہو اور گردہ بھی پانی کو جذب نہیں کرتا جب تک قدری خون جو اسکی

میں تمام بدن میں پہنچاتی ہے پس تحقیق یہ ہے کہ معدہ اور جگر میں یہ قوتیں ہر ایک دو قسم میں
 کہ شہار میں آٹھ قوتیں ہوتی ہیں ایک قوت جاذبہ معدہ کی کہ غذا کو باہر سے جذب کرتی ہے واسطے تمام جسم
 دوسری قوت جاذبہ خاصہ اسکی کہ غذا کو راہ جگر سے جذب کرتی ہے واسطے اپنی اور قوت ماسکہ اسی طرح دو قسم کی ایک قسم یہ
 کہ واسطے تمام جسم کے طعام کو معدہ میں نگاہ رکھتی ہے کہ کیلوس تیار ہو اور دوسری قسم ایسی ہے کہ ماسکہ خاصہ اسکی کہ غذا کو
 نگاہ رکھتی جب تک کہ مائع اور سکیم ہو اور قوت مغیرہ بھی دو قسم کی ایک قسم یہ ہے کہ طعام کو کیلوس کو دیتی ہے واسطے تمام بدن کے
 دوسری قوت مغیرہ خاص اسکی کہ غذا کو جو جگر سے اسکی طرف پہنچتی ہے اسکو مائع اور مشابہ اسکو کرتی ہے
 اور قوت دافعہ بھی دو قسم ہے ایک یہ کہ کیلوس کو معدہ سے دفع کرتی ہے اور طرف جگر کے بھیجتی ہے اور
 قسم دوسری دافعہ کی خاص اسکی ہے کہ فضول کو دفع کرتی ہے اور احوال جگر کا بھی اسی
 قیاس کریں اس واسطے کہ یہ دونوں عضو کام ساری بدن کا کرتے ہیں اور اور اعضا بجز
 اپنی کام کے اور کسی دوسرے کام نہیں کرتے ہیں اور معلوم کریں کہ کام انداموں کے بعض مرکب میں تو
 حسی اور طبعی سے اور بعض طبعی مجرد ہیں اور بعض مرکب میں اختیاری اور طبعی سے اور بعض اختیاری
 مجرد ہیں لیکن وہ اعضا جنکا کام حسی اور طبعی سے مرکب ہے وہ معدہ اور رحم ہے اسلیے کہ جسوقت موی
 معدہ کا ہونک کی حس پاتا ہے تو جاذبہ یفین حرکت میں آتی ہیں بالطبع اور لائق اپنی شے کو ڈھونڈتی
 ہیں اسطرح کہ جب آدمی اوس خیر کو کھاتا ہے جس شے کو اوسکا جی چاہتا ہے اور جو مرغوب ہے تو معدہ اسکو
 بجز جلد اوتار دیتا ہے اور نیک ہضم کرتا ہے اور پیٹ بھرے کی حالت میں جسوقت گرانی کی حس کو پاتا ہے
 تو اوسوقت دافعہ حرکت میں آتی ہے اور کام اپنا بالطبع کرتی ہے اور رحم بھی اسی قیاس سے کہ جسوقت
 حس مباشرت کی پاتا ہے تو جاذبہ یفین بالطبع حرکت کرتی ہیں اور جب فرزند تمام ہوتا ہے تو حس گرانی کو
 پاتا ہے اور دافعہ مشغول بدفع ہوتی ہے اور وہ اعضا جنکا کام طبعی مجرد ہے وہ کلی اور پیٹیرہ اور گردہ ہے
 اور سب سفرد اعضا میں پس یہ اندام اگرچہ گہرے ہون میں جو حاجت مند ہو وہیں واسطے بدلے اوس سے
 کو جو اوسو خرچ ہو گئی ہے مگر حس گرانی کی نہیں پاتی ہیں اور قوتیں حاجت کیوقت ہر ایک کام اپنا
 بالطبع نہیں کرتی ہیں جب تک اپنی لائق شے کو نہیں پاتی ہیں مثلاً ہڈی جب تک کہ کوئی خلط سرد اور
 خشک نہ ہو کہ مزاج اوسکا اوسکو لائق ہو اوسکو تب تک جذب نہیں کرتی ہے اور گوشت جب تک
 کوئی خلط گرم اور تر نہ ہو کہ لائق اوسکے مزاج کو ہے جذب نہیں کرتا ہے اور اور اندام کو بھی اسی پر
 قیاس کریں اور پتہ اسی طرح کہ صفرا سے جذب نہیں کرتا ہے جب تک قدری خون جو اسکی غذا کے
 لائق ہے اوس صفرا میں ملا نہ ہو اور گردہ بھی پانی کو جذب نہیں کرتا جب تک قدری خون جو اسکی

میں تمام بدن میں پہنچاتی ہے پس تحقیق یہ ہے کہ معدہ اور جگر میں یہ قوتیں ہر ایک دو قسم میں



بسم الله الرحمن الرحيم

احمد سعد و صده شروع ہوتی ہے دوسری کتاب ذخیرہ خوارزم شاہی سے پہلے کتابیں احوال دمی کی جسم کامیات
کیا جاتا ہے تندرستی اور بیماری اور اعراض بیماریوں سے اور مذکور ہوئی ہیں اسباب اور احوال انقباض کا اور احوال ہر ایک
چیز کا جو کچھ آدمی کے بدنی مسامات اور مجاری یعنی گذر گاہوں اور ستون اور رگون اور جوفوں سے جسم کے باہر نکلتی ہے مانند
پسینہ اور متوک اور شیب اور گوہ کیہ سب اعراض احوال بدن انسان سے ہیں اور یہ کتاب نے سری تو گفتار پر تقسیم کی گئی ہے
گفتار پہلی شناخت میں تندرستی مطلق اور بیماری مطلق اور اجناس اور انواع بیماریوں کو ہے اور اس گفتار کو بارہ باب ہیں
باب پہلا تندرستی اور بیماری اور اسکی قسموں کی شناخت میں ہر باب دوسرا بیان میں فرق در میان سبب اور عرض
اور بیان احوال مرکبہ ریونگی کہ سبب شاکت اعضا کی پیدا ہون یا سبب تسمیر کی شناخت میں ہے ہر ایک بیماریوں کی قسم میں ہر باب
چوتھا شناخت میں اور بیماریوں کی قسموں کو ہے جو ترکیب اعضا سے شوق میں ہر باب پانچواں اور بیماریوں کی بیان میں ہر جنکو
تفرق اتصال کہتے ہیں ہر باب چھٹا احوال ورم کے بیان میں ہر باب ساتواں اور احوالوں کی بیان میں ہر جنکو بیماریوں سے
شرا کرتے ہیں ہر باب آٹھواں بیماریوں منسوب کی شناخت میں ہر باب نوں احوال بیماریوں کی بیان میں ہے
باب دسواں اور بیماریوں کی شناخت میں ہے جو باطنی اور بیرونی ہر باب گیارہواں شناخت میں
اور بیماریوں کو ہے جو تازہ پیدا ہوتی ہیں اور سابق کی بیماریوں کو دور کرتی ہیں ہر باب بارہواں بیان میں دن بیماریوں کو
کہ جفت وہ اپنے احوال سے متغیر ہوتی ہیں اور دوسری بیماریوں کی سبب قائم ہوتی ہے تو احوال بیمار کا اتر ہوتا ہے گفتار دوسری
اعراض کی چھ بیان میں اور اس گفتار کے بھی بارہ باب ہیں ہر باب پہلا اعراض کی شناخت میں طریق کلی ہر باب دوسرا
اس بیان میں ہے کہ جو کوئی چاہے کہ اعراض ظاہر سے اعراض باطنی کو پہچانے تو پہلا اسکو لازم کہ تشریح اعضا مفردہ اور ترکیب اعضا مرکب کی اور
خاصیت اور مشارکت فضل و رقت کی ہر ایک کو بخوبی دریافت کرے یہ سبب سے شناخت میں انیون کی اصل کی کہ ہر ایک کو ہر ایک کو

بعض ایک حرکت ہے
ملکین یعنی جوانی سے حرکت کہلاتا ہے
نہ پورے اور بعض ایک حرکت کہلاتا ہے
اور رگون سے اس واسطے کہ ہر ایک
سبب سے اور انقباض سے اور حرکت متغیر
اس واسطے کہ جب کوئی چیز کوئی باطنی حرکت
کرتی ہے اور اوپر بیان کرنا ہوتا ہے کہ ہر ایک
پہلے اور در میان اور وہ حرکت متغیر
ہو جائے اگر اسکو ہر ایک کو ہر ایک کو
بالکل بیان کرنا ہو تو ہر ایک کو ہر ایک کو
جہاں سے ہر ایک کو ہر ایک کو ہر ایک کو
کوئی ایک حرکت کہلاتا ہے
سبب سے اور انقباض سے اور حرکت متغیر
اس واسطے کہ جب کوئی چیز کوئی باطنی حرکت
کرتی ہے اور اوپر بیان کرنا ہوتا ہے کہ ہر ایک
پہلے اور در میان اور وہ حرکت متغیر
ہو جائے اگر اسکو ہر ایک کو ہر ایک کو
بالکل بیان کرنا ہو تو ہر ایک کو ہر ایک کو
جہاں سے ہر ایک کو ہر ایک کو ہر ایک کو

باب دوم سر اسبہا و دم زردن کی شناخت میں ہر باب تیسرا شناخت انواع و فردن میں ہے سبب نا طبعی کے باب چوتھا شناخت میں سببوں و فردنہا و مرکب نا طبعی کے ہر باب پانچواں شناخت میں نشانیوں و فردن کے ہر حرکتوں سینہ سو گفتار یا چھوٹے باب کی پہچان میں ہر اور طبیب کو قفسہ اور دلیل کتہہ میں اور عربی میں بول کتہہ میں اور اس گفتار کے اوٹیش باب میں باب پہلا اس بات کی معلوم کرنی ہے کہ دلیل کس چیز سے نشان دیتی ہے باب دوم شناخت میں اس بات کو ہے کہ سبب نشان دینے والے کا ان احوال سے کیا ہے باب تیسرا اس بات میں ہے کہ پیشاب شیشو کے اندر کس قدر کرا چاہیو اور شیشی کو کس طرح کرا چاہیو چوتھا اس بات میں ہے کہ پیشاب کو سالیٹا چاہیو یا پانچواں اور خیر و نکی شناخت میں ہے جو پیشاب کی رنگت کو بدلتی ہیں باب چھٹا شناخت میں اس بات کو ہے کہ پیشاب کو کس طرح اور کس وقت ملاحظہ کریں باب ساتواں فرق میں ہے درمیان پیشاب و درمیان اور خیر و نکی کے کہ طبیعت جس سے آزماتے ہیں باب آٹھواں اس امر میں ہے کہ طبیعت کو پیشاب میں کتنی خیر و نکی تلاش ضرور ہے باب نواں پیشاب کی رنگتوں کے شمار میں باب دسواں احوال بدن انسان کی شناخت میں سفیدی پیشاب کے باب گیارہواں احوال بدن انسان کی شناخت میں ہر زردی پیشاب سے یا پانچواں احوال بدن انسان کی شناخت میں سرخی پیشاب سے یا پانچواں احوال بدن انسان کی شناخت میں ہر خف پیشاب کی رنگتوں اور رنگوں مرکب سے یا پانچواں پندرہواں پیشاب کے تمام کی شناخت میں ہر باب سولہواں شناخت میں احوال بدن انسان کے ہر زیادتی اور کمی پیشاب سے یا پانچواں سترہواں احوال بدن انسان کی شناخت میں ہر ہاگون سے پیشاب کے باب اٹھارہواں پیشاب کی گاد کی شناخت میں ہر جسکو رسوب بول کتہہ میں باب اوٹیسواں فرق میں ہے درمیان گاد بڑی اور اچھی کے باب بیسواں احوال جسم انسان کی شناخت میں ہر سو بہا و نا طبعی سے باب اکیسواں احوال جسم انسان کی شناخت میں ہر کمی اور زیادتی پیشاب سے یا پانچواں احوال جسم انسان کی شناخت میں ہر پیشاب کی گاد کی رنگتوں سے یا پانچواں بیسواں احوال جسم انسان کی شناخت میں ہر پیشاب کی گاد کی رنگتوں سے یا پانچواں چوبیسواں احوال جسم انسان کی شناخت میں ہر پیشاب کی گاد کے قرار کی جگہ سے یا پانچواں پچیسواں احوال جسم انسان کی شناخت میں ہر وقت ظاہر ہونے پیشاب کی گاد سے

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

باب اول چھپسوان احوال بنیادی کی شناخت میں ہو دی پیشانیہ باب اول استخوان پشانیہ
 حال کی شناخت میں ہو سالما و عمر میں باب اول استخوان پشانیہ فرق کی شناخت میں ہو در میان
 پیشانیہ عورتوں اور مردوں کے باب اول استخوان پشانیہ فرق کی شناخت میں ہو در میان
 بدن انسان کی شناخت میں ہو اجابت طبع سے اور اس گفتار کے گیارہ باب ہیں باب پہلا
 اس باب میں ہو کہ نشانیاں احوال جسم انسان کی اجابت طبع میں کتنی چیزوں سے دریافت کریں باب دوم
 شناخت میں نشانیاں جسم انسان کے ہو زیادتی اور کمی اجابت طبع سے باب تیسرا شناخت میں احوال
 جسم انسان کے ہو تری نقل سے باب چوتھا شناخت میں احوال جسم کے ہو خشکی نقل سے
 باب پانچواں احوال جسم کی شناخت میں ہو رنگ و نقل و مہر گوہ کی باب چھٹا نقل و مہر گوہ
 اور رنگ کی شناخت میں ہو باب ساتواں احوال بدن کی پہچان میں ہو بوی و نقل سے
 باب آٹھواں گوہ کے ہواگون سے شناخت احوال بدن کریں باب نواں شناخت میں
 احوال بدن کے ہو باہر آنے سے نقل کے باب دسواں احوال بدن کی شناخت میں ہو چربی اور
 لڑھی نقل سے باب گیارہواں شرح میں اس قول بقراط کو ہے ومن کان بطنہ فی شاربہ لینا فانه
 اذا شاخ نہیں بطنہ ومن کان فی سائبہ یا بس فانه اذا شاخ لان بطنہ گفتار ساتواں پسینہ
 احوال جسم کے دریافت کریں ہو اور اس گفتار کے پانچ باب ہیں باب پہلا دریافت میں اس امر کو
 کہ پسینہ کیا چیز ہے اور کس سے بنتا ہے باب دوم شناخت میں حالما و جسم کی زیادتی اور کمی
 پسینہ سے باب تیسرا احوال جسم کی شناخت میں ہے رنگ اور بو اور مزہ سے پسینہ کے باب چوتھا
 احوال بدن کی پہچان میں ہو پسینہ کی گرمی اور سردی سے باب پانچواں احوال جسم کی شناخت
 میں ہے قوام پسینہ سے گفتار آٹھویں احوال جسم انسان کی شناخت میں ہو حال و طوبت سے جو
 کما نسی کی حرکت سے سینہ سے نکلتی ہے اور اسکو عربی میں نفت اور ہندی میں تھوک اور کما نسی کو
 عربی میں سعال اور فارسی میں سرفہ کہتے ہیں اور اس گفتار کے چھ باب ہیں باب پہلا اس بات کو
 بیان میں ہو کہ نشانیاں تھوک کی کتنی وجہ سے تلاش کریں باب دوم احوال جسم کی شناخت
 میں ہو زیادتی اور کمی سے تھوک کی باب تیسرا احوال جسم انسان کی شناخت میں تھوک کی
 رنگتوں سے باب چوتھا احوال بدن کی شناخت میں ہے تھوک کے اور بو اور مزہ سے باب
 پانچواں احوال جسم انسان کی شناخت میں ہو قوام اور نقل سے تھوک کو باب چھٹا بیان میں
 وقت و مگن و طوبت کو ہے اور آسانی اور دشواری سے اسکی گفتار نویں احوال جسم انسان کے

باب اول چھپسوان احوال بنیادی کی شناخت میں ہو دی پیشانیہ
 باب اول استخوان پشانیہ فرق کی شناخت میں ہو در میان
 پیشانیہ عورتوں اور مردوں کے باب اول استخوان پشانیہ فرق کی شناخت میں ہو در میان
 بدن انسان کی شناخت میں ہو اجابت طبع سے اور اس گفتار کے گیارہ باب ہیں باب پہلا
 اس باب میں ہو کہ نشانیاں احوال جسم انسان کی اجابت طبع میں کتنی چیزوں سے دریافت کریں باب دوم
 شناخت میں نشانیاں جسم انسان کے ہو زیادتی اور کمی اجابت طبع سے باب تیسرا شناخت میں احوال
 جسم انسان کے ہو تری نقل سے باب چوتھا شناخت میں احوال جسم کے ہو خشکی نقل سے
 باب پانچواں احوال جسم کی شناخت میں ہو رنگ و نقل و مہر گوہ کی باب چھٹا نقل و مہر گوہ
 اور رنگ کی شناخت میں ہو باب ساتواں احوال بدن کی پہچان میں ہو بوی و نقل سے
 باب آٹھواں گوہ کے ہواگون سے شناخت احوال بدن کریں باب نواں شناخت میں
 احوال بدن کے ہو باہر آنے سے نقل کے باب دسواں احوال بدن کی شناخت میں ہو چربی اور
 لڑھی نقل سے باب گیارہواں شرح میں اس قول بقراط کو ہے ومن کان بطنہ فی شاربہ لینا فانه
 اذا شاخ نہیں بطنہ ومن کان فی سائبہ یا بس فانه اذا شاخ لان بطنہ گفتار ساتواں پسینہ
 احوال جسم کے دریافت کریں ہو اور اس گفتار کے پانچ باب ہیں باب پہلا دریافت میں اس امر کو
 کہ پسینہ کیا چیز ہے اور کس سے بنتا ہے باب دوم شناخت میں حالما و جسم کی زیادتی اور کمی
 پسینہ سے باب تیسرا احوال جسم کی شناخت میں ہے رنگ اور بو اور مزہ سے پسینہ کے باب چوتھا
 احوال بدن کی پہچان میں ہو پسینہ کی گرمی اور سردی سے باب پانچواں احوال جسم کی شناخت
 میں ہے قوام پسینہ سے گفتار آٹھویں احوال جسم انسان کی شناخت میں ہو حال و طوبت سے جو
 کما نسی کی حرکت سے سینہ سے نکلتی ہے اور اسکو عربی میں نفت اور ہندی میں تھوک اور کما نسی کو
 عربی میں سعال اور فارسی میں سرفہ کہتے ہیں اور اس گفتار کے چھ باب ہیں باب پہلا اس بات کو
 بیان میں ہو کہ نشانیاں تھوک کی کتنی وجہ سے تلاش کریں باب دوم احوال جسم کی شناخت
 میں ہو زیادتی اور کمی سے تھوک کی باب تیسرا احوال جسم انسان کی شناخت میں تھوک کی
 رنگتوں سے باب چوتھا احوال بدن کی شناخت میں ہے تھوک کے اور بو اور مزہ سے باب
 پانچواں احوال جسم انسان کی شناخت میں ہو قوام اور نقل سے تھوک کو باب چھٹا بیان میں
 وقت و مگن و طوبت کو ہے اور آسانی اور دشواری سے اسکی گفتار نویں احوال جسم انسان کے

۱۲۹

اور بقیاس ساتھ درمون کے کہ بعد اوس کے ظاہر ہو سبب ہوگی اور جسطرح در و سرحت کہ عرض تپ کا موجب مستحکم
ہو جائے تو وہ مرض ہوگا اور سبب سختی در و سرحت کے مواد طرف دماغ کے میل کرتا ہے اور سبب مہر سام کا ہوتا ہے
اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیماری ایک عضوی سبب بیماری دوسرے عضو کی ہو سبب مشارک کی کہ در میان دونوں اعضا
کی ہو تو اس صورت میں طبیب کو چاہیے کہ سمجھے کہ اصل بیماری کونسی عضو سے ہوتی ہے اور عضو مشارک اس کا کون ہے تاکہ
ساتھ علاج بیماری عضو اول کے مشغول ہو کہ سبب ہر پس حسب وقت سبب دور ہو جائیگا تو بیماری عضو مشارک
بھی دور ہو جائیگی اور بیماری عضوی سبب مشارک عضو دوسری کے ساتھ طریق پر ہے ایک یہ کہ دو عضو اگر ایک
دوسری سے دور ہوں بعض ایسا ہو کہ ساتھ ایک دوسری کے پوسہ ہو اور سبب اس پرستیگی کے دونوں ساتھ
ایک دوسری کے مشارک ہوں جس طرح معدہ کہ ساتھ دماغ کے مشارک ہو اور مشارک دونوں کی ساتھ
ایک دوسری کے ایک شاخ ہو جس سے یعنی پٹھے سے کہ دماغ سے طرف معدہ کی اور تری ہے شاخون جفت ششم سے
کہ پہلی کتاب میں انہی جگہ بیان ہو چکی ہے پس اس سبب دماغ اور معدہ دونوں شرکت ایک دوسری کے بیمار ہو جائے
ہیں آگاہ ہیں اس بات کی کہ جب آدمی بوی ناخوش کو دریافت کرتا ہے تو اس وقت جی متلاتا ہے اور زیر اشتب
سوجھی مشارکت ہوتی ہے کہ حسب وقت آدمی شہد اپانی پیتا ہے تو جس و سکی دماغ تک پہنچتی ہے دوسری کے کہ ہر ایک
عضو کا اپنی ذات میں ضعیف ہو اور ہوا ہو دوسری عضو سے آتا ہے اور پھر گزر کر تو وہ عضو ضعیف الگو ہر شرکت اس
دوسری عضو کے بیمار ہو گا جس طرح مذکورہ دونوں کی جڑوں کے ہیں اس لیے کہ گوہر اور ناخست اور مواد کو قبول کرنا لایا ہے
اوس مواد کو جو اوپر سے پاؤں کی طرف آتا ہے اور اوپر گزر کر تا ہے اور اس سبب گرم کو قبول کرتا ہے اور درو
اوتہا ہے اور تیسری کے دو عضو ساتھ ایک دوسری کے نزدیک ہیں اور ایک عضو دوسری عضو کے نیچے ہوا اور ہوا
کہ اوپر کے عضو سے اوترتا ہے نیچے کے عضو پر گرتا ہے پس نیچے کا عضو اس سبب بیمار ہو جاتا ہے جیسی کہ ہمیشہ ہر ہوا و نزلہ کا
دماغ سے اوترتا ہے اور اوس سبب سے کہ نفس اور ضیق نفس یعنی تنگی سانس کی علت سئل کی ظاہر ہوتی ہے جو چھوٹے
دو عضو ایسے ہوں کہ ایک عضو ہمسایہ دوسری عضو کا ہو اور ایک عضو ضعیف زیادہ ہو اور وہ عضو ضعیف دوسرے
عضو کو فضول کو قبول کرے جیسی بغل دل کے فضلہ کو اور ران کی جڑ کی فضلہ کو قبول کرتی ہے یا پھر یہ کہ دو عضو
ایک عضو مبداء اور اصل کا دوسری عضو کا ہو کہ کام اوس عضو کا تمام ہوسکے مگر ساتھ مدد اوس عضو کو پس مواد
کہ عضو اول ہی جو مبداء ہر طرف اوس کا گرتا ہے تو اوس عضو پر آفت ظاہر ہوتی ہے اور حسب وقت اوس عضو میں جو
مبداء ہی کہ آفت ظاہر ہو تو وہ عضو مبداء مدد دینے سے اوس عضو دوسری کے عاجز ہوتا ہے اور کام عضو دوسرے کا یا آفت
ہوتا ہے جیسی ہمیشہ کہ فعل اوس کا و مزون ہی اور مبداء اوس کی فعل کا حجاب ہی پس حسب وقت کہ حجاب میں کوئی آفت پہنچے تو
مضرت اوس کی و مزون کے کام میں ظاہر ہوگی جو چھوٹے کہ کام اوس کا آواز کرتا ہے اور ہوا و اوس کا ہوا ہی ہے کہ حرکت

نقص اتصال ہوا و دوسری عضو سے
دماغ ہوا و دوسری عضو سے
آفت ہوا و دوسری عضو سے
اوس سبب سے کہ حجاب آتی ہیں
اور دماغ سے اوس سبب سے کہ حجاب آتی ہیں
اوس سبب سے کہ حجاب آتی ہیں
ضیق نفس اور سخت سانس کی
جاتی ہے اور انجام کا وقت ضعیف ہوا
ہوا و دوسری عضو سے
جاتی ہے اور انجام کا وقت ضعیف ہوا
اوس سبب سے کہ حجاب آتی ہیں
اوس سبب سے کہ حجاب آتی ہیں

سینہ کی طرف جگر کے پہنچتا ہے پس جس وقت کہ سینہ میں کوئی آفت پڑی اور اس کے نوا کو دفع کرنا اور طرف جگر کے
پہنچنا ممکن نہ ہو سکے تو آواز اس کی باطل ہوگی چہرہ کہ در عضو ہر ایک خادم ہوا و در و سرانحدوم تو خادم بشرکت
مخدوم کے پیادہ کا جیسے دماغ اور عصب کہ آگ دماغ کا ہے حضرت آفت دماغ کی فعل عصب میں ظاہر ہوتی ہے
ساتویں یہ کہ ایک عضو مشارک ایک عضو کا ہوا و بیانی عضو دوم کے عضو اول کے ساتھ عضو تیسری کے شرکت ہو سکے
جیسو دماغ کو ساتھ جگر کے مشارکت ہو ساتھ اون رگون کے جو دماغ کی طرف پہنچی ہیں اور غذا دماغ کو پہنچاتی ہیں
اور ساتھ اس منفذ کے جو جگر سے طرف گردہ کے آتا ہے اور غذا پہنچاتا ہے اور ساتھ اون منفذ کو جو گردہ سے
طرف جگر کے پوستہ میں اور پانی کو خون سے جدا کرتی ہیں اور ساتھ قوت جاذبہ کے جگر سے طرف گردہ کے آتا ہے
پس بیانی جگر کے دماغ کو ساتھ گردہ کے مشارکت ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مشارکت عضو اول پر وبال ہوتی ہے
جس طرح اگر دماغ پر کوئی آفت ہو چو تو سر و بشرکت دماغ کے ضعف ہو جائیگا اور کمانا ہضم نہ کرے گا اور اس سبب
جگرہ بد دماغ پر مدد سے چڑھیں گے اور آفت دماغ کی زیادہ ہوگی یا اس قسم افرامی بیماریوں کی شمولی
شناخت میں ہے معلوم کریں کہ ترکیب آدمی کے جسم کی دو قسم ہے ایک ترکیب اعضا مفردہ کی ہے
کہ یا گرم اور سرد اور تر اور خشک سے فراہم ہو چو ہیں اور مزاج اعضا مفردہ کی آمیزش گرم اور سرد اور خشک
اور تر سے حاصل ہو چو ہیں پس باہر آنا کسی مزاج کا اعتدال ہو یا ایسا ہو کہ ایک کیفیت میں اعتدال ہو خارج ہو
جیسا کہ یا گرم ہو وہ معتدل یا سرد ہو یا تر ہو یا خشک ہو تو اسکو سور مزاج مفرد کہتے ہیں یا ایسا ہو کہ دو کیفیتوں میں
اعتدال ہو یا تر ہو جیسا کہ یا گرم اور خشک ہو یا گرم اور تر یا سرد اور خشک ہو یا سرد اور تر ہو اسکو سور مزاج مرکب
کہتے ہیں پس زیادہ ان مزاجوں سے کوئی اور مزاج نہیں ہے جیسا کہ مذکور ہوا ہے سو امی اس کے ممکن نہیں ہو سکتے
مزاج گرم اور سرد اور تر اور خشک ممکن نہیں ہے پس معلوم ہوا کہ یہ سور مزاج آٹھ قسم میں جو مذکور ہو چو ہیں چار
مفرد اور چار مرکب اور سور مزاج یا بی مادہ ہوتا ہے یا با مادہ پس سور مزاج بے مادہ کو سور مزاج سادہ کہتے ہیں
اور یا مادہ کو سور مزاج مادی کہتے ہیں پس اس حساب سے سور مزاج کی فیضین سولہ ہوتی ہیں اس تفصیل سے کہ
چار سور مزاج مفرد بے مادہ ہیں اور چار سور مزاج مفرد با مادہ ہیں اور چار سور مزاج مرکب بے مادہ ہیں اور چار
سور مزاج مرکب با مادہ ہیں مثال سور مزاج گرم بے مادہ کی تپ دق ہو اور مثال سور مزاج
گرم با مادہ کی تپ کے خون کو غلبہ ہو یا صفرا کے غلبہ سے پیدا ہوتی ہے اور مثال سور مزاج سرد کی
جو بے مادہ ہو مرض جو وہی کہ سرد پانی یا سرد ہوا سے پیدا ہوتا ہے اور مثال سور مزاج سرد با مادہ کی بیماری
خارج ہو اور مثال تر بے مادہ کی نرمی گوشت اور پوست کی ہو کہ عری میں اسکو تر کہتے ہیں اور مثال
سور مزاج تر با مادہ کی استنقاہ لحمی ہو اور مثال سور مزاج خشک بے مادہ کی تشنج ہو کہ جگر اسکو تر کہتے ہیں

سور مزاج کی تفسیر میں
مشتق اور مختلف اور تفسیر میں
دفع کرنا اور طرف جگر کے
پہنچنا ممکن نہ ہو سکے تو
آواز اس کی باطل ہوگی چہرہ
کہ در عضو ہر ایک خادم
ہوا و در و سرانحدوم تو
خادم بشرکت
مخدوم کے پیادہ کا جیسے
دماغ اور عصب کہ آگ
دماغ کا ہے حضرت آفت
دماغ کی فعل عصب میں
ظاہر ہوتی ہے
ساتویں یہ کہ ایک عضو
مشارک ایک عضو کا ہوا
و بیانی عضو دوم کے
عضو اول کے ساتھ عضو
تیسری کے شرکت ہو سکے
جیسو دماغ کو ساتھ جگر
کے مشارکت ہو ساتھ اون
رگون کے جو دماغ کی طرف
پہنچی ہیں اور غذا
دماغ کو پہنچاتی ہیں
اور ساتھ اس منفذ کے جو
جگر سے طرف گردہ کے
آتا ہے اور غذا پہنچاتا
ہے اور ساتھ اون منفذ
کو جو گردہ سے
طرف جگر کے پوستہ میں
اور پانی کو خون سے
جدا کرتی ہیں اور ساتھ
قوت جاذبہ کے جگر سے
طرف گردہ کے آتا ہے
پس بیانی جگر کے
دماغ کو ساتھ گردہ کے
مشارکت ہو اور اکثر
ایسا ہوتا ہے کہ
مشارکت عضو اول پر
وبال ہوتی ہے
جس طرح اگر دماغ پر
کوئی آفت ہو چو تو
سر و بشرکت دماغ کے
ضعف ہو جائیگا اور
کمانا ہضم نہ کرے گا
اور اس سبب
جگرہ بد دماغ پر مدد
سے چڑھیں گے اور آفت
دماغ کی زیادہ ہوگی
یا اس قسم افرامی
بیماریوں کی شمولی
شناخت میں ہے
معلوم کریں کہ
ترکیب آدمی کے جسم کی
دو قسم ہے ایک
ترکیب اعضا مفردہ کی
ہے کہ یا گرم اور سرد
اور تر اور خشک سے
فراہم ہو چو ہیں اور
مزاج اعضا مفردہ کی
آمیزش گرم اور سرد
اور تر اور خشک سے
حاصل ہو چو ہیں پس
باہر آنا کسی مزاج کا
اعتدال ہو یا ایسا ہو
کہ ایک کیفیت میں
اعتدال ہو خارج ہو
جیسا کہ یا گرم ہو وہ
معتدل یا سرد ہو یا تر
ہو یا خشک ہو تو اسکو
سور مزاج مفرد کہتے
ہیں یا ایسا ہو کہ دو
کیفیتوں میں اعتدال
ہو یا تر ہو جیسا کہ
یا گرم اور خشک ہو یا
گرم اور تر یا سرد اور
خشک ہو یا سرد اور تر
ہو اسکو سور مزاج
مرکب کہتے ہیں پس
زیادہ ان مزاجوں سے
کوئی اور مزاج نہیں ہے
جیسا کہ مذکور ہوا ہے
سو امی اس کے ممکن
نہیں ہو سکتے
مزاج گرم اور سرد
اور تر اور خشک
ممکن نہیں ہے پس
معلوم ہوا کہ یہ سور
مزاج آٹھ قسم میں
جو مذکور ہو چو ہیں
چار مفرد اور چار
مرکب اور سور مزاج
یا بی مادہ ہوتا ہے
یا با مادہ پس سور
مزاج بے مادہ کو سور
مزاج سادہ کہتے ہیں
اور یا مادہ کو سور
مزاج مادی کہتے ہیں
پس اس حساب سے سور
مزاج کی فیضین سولہ
ہوتی ہیں اس تفصیل
سے کہ چار سور مزاج
مفرد بے مادہ ہیں
اور چار سور مزاج
مفرد با مادہ ہیں
اور چار سور مزاج
مرکب بے مادہ ہیں
اور چار سور مزاج
مرکب با مادہ ہیں
مثال سور مزاج گرم
بے مادہ کی تپ دق
ہو اور مثال سور
مزاج گرم با مادہ
کی تپ کے خون کو
غلبہ ہو یا صفرا کے
غلبہ سے پیدا ہوتی
ہے اور مثال سور
مزاج سرد کی جو بے
مادہ ہو مرض جو وہی
کہ سرد پانی یا سرد
ہوا سے پیدا ہوتا ہے
اور مثال سور مزاج
سرد با مادہ کی
بیماری خارج ہو اور
مثال تر بے مادہ کی
نرمی گوشت اور پوست
کی ہو کہ عری میں
اسکو تر کہتے ہیں
اور مثال سور مزاج
تر با مادہ کی
استنقاہ لحمی ہو
اور مثال سور مزاج
خشک بے مادہ کی
تشنج ہو کہ جگر
اسکو تر کہتے ہیں

پیدا ہوا اور مثال سو، مزاج خشک با مادہ کی سرطان ہو اور جس وقت تک کہ مزاج اعضا کے طبعی ہون تک
تندرستی اور صحت رہیگی اور جس وقت نا طبعی ہون تو سبب بیماری کا ہوگی اور جو کوئی خلط مقدار میں زیادہ ہو جائے
یا کم ہو جائے یا کیفیت اس کی قوی زیادہ ہو یا ضعیف زیادہ ہو تو وہ خلط باعث مرض کا ہوگی اس واسطے کہ جو کوئی خلط مقدار میں زیادہ
ہو جائے یا کیفیت اس کی قوی ہو جائے تو قزونی اس کی اور قوت کیفیت کی اس کی جسم میں یا ایک عضو پر غلبہ کرے تو وہ
عضو اعتدال سے خارج ہو جائیگا اور جس وقت کہ وہ خلط کم مقدار میں ہو یا کیفیت اس کی ضعیف ہو تو ضد اس خلط کی
غلبہ کریگی اور عضو پر مستولی ہوگی اور حال روح کا احوال اخلاط کے برخلاف ہر اس لیے کہ زیادتی روح کی سبب
بیماری کا نہیں ہوتی ہر کیونکہ گوہر اس روح کا ضد تندرستی کی نہیں ہے لیکن جس وقت کہ مزاج روح کا اعتدال سے باہر
اور سو وقت البتہ باعث بیماری کا ہوگی اور یہ سولہ قسمیں کہ مذکور ہوئیں کہیں ایسا ہوتا ہے کہ تمام جسم میں ہوتی ہیں اور کہیں
ایک عضو میں اور جس وقت سو، مزاج سرد بے مادہ دماغ پر مستولی ہو تو بیماری سکتے کی عارض ہوگی کیونکہ حسن حرکت اس
علت میں تمام جسم سے باطل ہوتی ہے بسبب رکبت تمام بدن کے ساتھ دماغ کے اور حرارت غریزی سرودہ ہو جاتی
ہو اور کہیں ایسا ہوتا ہے کہ سو، مزاج سرد سادہ کسی عضو پر غالب ہو کہ دماغ سرد و عضو درہماتند ساتھ پاؤں کی انگلیوں
کہ سردی پائین اور تباہ ہوں اور جس وقت کہ سو، مزاج گرم سادہ دل پر مستولی ہو تو جی متلائیگا اور تپ اور تپ پیدا
ہوگی اور اگر سو، مزاج گرم سادہ روح پر کہ تحویف دل میں ہر غالب ہو نہ جرم دل پر تو اس وقت تپ یک روزہ
عارض ہوگی کہ عربی میں اس تپ کو حسی یوم کہتے ہیں اور معلوم کریں کہ سو، مزاج گرم سے کہ خون میں ظاہر ہو جی مری
یعنی تپ خونی پیدا ہوگی اور عفونت خوشبو بھی تپ خونی پیدا ہوتی ہے لیکن اور خلطوں میں جو سو، مزاج ہو تو کوئی تپ
پیدا نہیں ہوتی جب تک کہ عفونت خلط میں نہ پیدا ہوا اور عفونت گندہ ہونے کو کہتے ہیں اور خلطوں آخرین کو خایت
اور بھی ہے کہ وہ خاصیت خون میں نہیں ہے اور وہ خاصیت یہ ہے کہ اور خلطیں سوائے خون کے تجاویف میں ہوں
ہوتی ہیں اور نیز باہر تجاویف رگون سے بھی ہوتی ہیں اور عفونت کو بھی اندر تجاویف رگون کے قبول کرتی ہیں اور
نیز باہر تجاویف رگون کے بھی عفونت قبول کرتی ہیں پس جس وقت کہ عفونت خلط میں ظاہر ہوتی ہے تو تپ پیدا
ہوتی ہے اور خون نیز اندر تجاویف رگون کے باہر نہیں رہتا ہے اور تپ خونی قوت کیفیت خون سے پیدا ہوتی ہے اور
عفونت اس کی سے بھی ہوتی ہے اور ہشون سو، مزاج سفرد یا مرکب سے ایک قسم اندر تمام جسم کے یا اندر ایک عضو کے
ظاہر ہوا و سو، مزاج کتہ میں جب تک اعتدال سے چندان دور ہو کہ فعل اس عضو کا متغیر اور تباہ اور بافت
ہوا و مرضت اس کی ظاہر ہوا اور جس وقت کہ اس حد کو پہنچے تو وہ درجہ پہلا ہوگا سو، مزاج سے اور درجہ آخرین اور سو
ہوگا کہ سو، مزاج اس حد کو پہنچے کہ عضو کی طبیعت کو متغیر کرے یعنی پیر دیو یا ہائیک کہ وہ عضو اعتدال خاصہ سے خارج
ہو و اور فعل اس کا تباہ ہو جائے یا تپ چوتھا اون بیماریوں کی قسموں میں ہے جو اندام ہا

[illegible]

مرکب میں ہوتی ہیں بیماریاں جو اعضا مرکب میں عارض ہوتی ہیں آئندہ طرح کی ہوتی ہیں پہلی قسم ہے
 کہ شکوہ میں انداموں کے آفت پڑے اور اس سبب شکل طبعی سے وہ عضو پر جائے اور فعل اس اندام کا بالکل
 جس طرح بڑی کہ پڑی اور خداری ہوئی چاہی سیدھی ہو جائے مانند پڑی بازو اور ران اور پہلو کی اور مانند اس کے
 یا جو عضو سیدھا ہونا چاہی تو چھلکا اور خندہ ہو جائے اور جو چھوٹا ہونا چاہی بڑا ہو جائے اور جو بڑا ہونا چاہی چھوٹا ہو جائے
 اور جو گول ہونا چاہی چھپٹا ہو جائے اور جو چھپٹا ہونا چاہی گول ہو جائے مانند کہ پڑی دماغ کے کہ سست چاہی اور سست
 حدقہ کے کہ مفرط چاہی اور محدقہ کے گول ہونا چاہی اور حسب وقت کوئی عضو شکل طبعی اپنی سے بگڑاوی و فضل میں
 بھی اس عضو کو شکل پیدا ہوگا اور دوسری قسم سوز ترکیب کی یہ ہے کہ منفذ ریشہ اور گذر گاہوں میں بدن کے کوئی آفت
 ظاہر ہو یعنی جو راستہ کہ تنگ زیادہ ہونا چاہی وہ بہت کشادہ ہو جائے جسے علت انتشار اور سہل میں ہوتا ہے آنکھوں کی
 بیماریوں میں ہے اور جیسو دوائی کہ پاؤں کی رگوں میں ہوتی ہے اور یا جو منفذ یعنی جو راستہ فراخ اور بہت کشادہ ہونا
 ضرورتاً وہ نہایت تنگ ہو جائے جسے خناق کی بیماری میں کہ راہ و مزدن اور راہ طعام اور شراب کی تنگ ہو جاتی
 اور جیسو شدہ کہ ثقبہ غبیتہ میں پڑتا ہے آنکھ کے اندر اور رگون اور منفذ و مین جگر کے بھی شدہ پڑتا ہے اور جیسو منفذ
 دماغ کا حالت مرگی میں بسبب خلط بد کو تنگ ہو جائے اور حالت سکینہ میں کہ منفذ سبب بند ہو جاتین تیسری
 قسم یہ ہے کہ بسبب کسی آفت کی تجویف بعض اندام یا جوف کی خالی ہو جائے مانند تجویف دل کو کہ وقت خوف
 عظیم اور بہت ڈر کی خون کی خالی ہو جائے اور آدمی اسکی وجہ سے مفاہم مر جائے اور وقت لذت بہت اور
 نہایت خوشی کے بھی ایسا ہی حال ہوتا ہے کہ تجویف دل روح سے خالی ہوتی ہے اور آدمی فوراً مر جاتا ہے
 جو تھوڑے کہ آفت ظاہر ہو بہت خردی اور بزرگی اعضا سے مانند زبان کے کہ بزرگ ہو کہ بات اچھی طرح نہ کہ سکے
 اور مانند جہاتیوں عورت کی اور خیموں مردوں کی اور مانند گوشت کی جو کہ شہ چشم میں ہوتا ہے اگر بزرگ ہو تو آستو
 اور فضول کو جو آنکھ سے اترتے ہیں باز کیگا اور اگر خرد ہو تو ہمیشہ آنسو جاری رہیں گے اور مانند وار الفیل کے
 اور یہ ایک علت ہے کہ پاؤں آدمی کا موتا ہوتا ہے اور مانند علت فرسوس کی اور یہ بیماری ہے کہ قضیب انسان کا
 سخت بڑا ہوتا ہے اور کہ ریشہ چنانچہ ملک یونان میں ایک آدمی کو یہ بیماری عارض ہوئی تھی سب اعضا اسکی
 بزرگ ہو گئے تھے یہاں تک کہ وہ آدمی حرکتوں سے باز رہتا تھا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معدہ چھوٹا ہو جاتا ہے اور اس کے
 سبب کھانے اور پانی کو آدمی جیسا کہ چاہی نہیں کھا سکتا اور بوجہ اس کے علت زبول کی حامل ہوتی ہے اور
 زبول کو فارسی میں کاہن کہتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ بیماری تنہا اندر زبان یا آنکھ میں پیدا ہوتی ہے
 یا تھوڑے آفت ہی کہ جہت عددی عارض ہوتی ہے مانند دانت کی اور سوای اس کے یا عدد جو جلد کے پھر ظاہر ہو
 اور سکوہی میں سلعہ کئی ہیں یعنی رسولی اور خندہ کہ آنکھ میں ہوا اور مانند پتھری کے کہ گردہ اور مثانہ میں ظاہر ہوا اور مانند

قسم اول ترکیب
 کہ جو قسمیں ہیں مرض خلقت
 مرض مقدار اور عدد و مفرط و فاضل
 اور مرض خلقت جگہ اور سبب
 مرض شکل مرض جاری مرض غائب
 مرض مصلح یعنی علاج و سبب
 ج ۲
 مقدار کی دو قسمیں ہیں اور مرض
 عدد کی دو قسمیں ہیں اور مرض
 مرض کی دو قسمیں ہیں اور مرض
 مرضی میں اور در و مختلف ہو جائے
 سبب کہ ہیں انفرج القلوب

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ورم یا گرم ہیں یا سرد تو یہ نکتہ جانی کہ جملہ ورم گرم یا خون سے ہوتی ہیں یا صفر سے لیکن بعض ورم سبب
خفوت مواد گرم کے لائق ہوتے ہیں چنانچہ شرح اس کی کتاب مسالجات میں یاد کیا جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ
اور طبیب ہر ایک ورم کو جو خون سے ہو قلعہ فونی کہتی ہیں اور جو صفر سے ہو حمرہ نام کہتی ہیں
اور ورم صفرائی خالص جو یا ہر پوست کی ہو اور صفرائی سوختہ ہو او سکوا مشرا کہتی ہیں اور حمرہ او ورم
نام ہے جو پوست اور گوشت کا اندر ہو اور جو ورم کہ مرکب خون اور صفر سے ہو او ورم میں ملاحظہ کریں اگر خون
غلبہ رکھے قلعہ فونی حمرہ کہتی ہیں اور اگر صفر غالب ہو حمرہ قلعہ فونی کہتی ہیں اور جو پوست ورم میں پیپ ہر جگہ
خراج کہتی ہیں اور جو ورم کہ گوشت کا اندر ہو اور پوشیدہ مقامات میں مانند گوشت کی کہ کان کے
پچھو ہے اور وہ گوشت جو ان کی جڑ میں ہو اور مواد او سکوا ورم سخت ہو او سکوا طاعون کہتی ہیں اور
جو ورم کہ بلغم رقیق سے ہو نرم اور پیپ ہوتا ہے اور جو بلغم غلیظ سے ہو سخت اور پیپ ہوتا ہے اور جو ورم کہ
سخت اور تیرہ ہو اور گین سیر کردہ او سکے کٹری ہوں اور اند کے حرارت اور ضربان بھی ہو او سکوا سرطان
کہتی ہیں اور ورم سرطان تمام اندام میں ہو سکتا ہے اور خنزیر حوالی گردن اور نبل اور ران میں
ایسا ہوتا ہے اور سخت ہوتا ہے اور سکوا غور سولی گوشت سے جدا ہوتی ہے کہ سر انگشت سے پکڑ سکتے ہیں اور
فرق در میان سرطان اور خنزیر اور سکوا کے یہ ہے کہ سکوا غور سولی پوست اور گوشت دونوں سے
جدا ہوتی ہے اور خنزیر گوشت سے جدا ہوتا ہے پوست سے جدا نہیں ہوتا اور سرطان گوشت اور پوست
دونوں میں ملا ہوتا ہے اور فرق در میان سرطان ورم صلب ساکن ہوتا ہے اور عضو کی حس
باطل کرتا ہے یا کم کرتا ہے اور بے درد ہوتا ہے اور سرطان ساتھ درد کے ہوتا ہے اور جڑیں اور شاخیں
رکتا ہے یا نہ سرطان بھی مثل اوس جانور کے جسکو کھینک اٹھیں میں کہتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد
ایک مدت گوشت عضو کا مردہ ہوتا ہے اور جس اوس عضو سے جاتی رہتی ہے اور خراج جو نعل دست
میں ہو او سکوا غورس کہتی ہیں اور وہ خراج جو دیا میں سوراخ کرے او سکوا شندی کہتی ہیں کہ طوبت مانند شدہ کے
اوس میں سے ہوتی ہے اور جو ورم گرم کہ جلد بخیمہ ہو ورم اور سر نہ او بہاری اور بخیمہ جاتے اور رنگ او سکوا تغیر نہ ہو
قرحہ ہو جاتے اور کشادہ ہو جاتے او سکوا کلہ کہتی ہیں اور فارسی میں خورہ نام کہتی ہیں اور ورم صلب کہ ناخن
تو ہو او سکوا و احس کہتی ہیں اور قرحہ کہ پیسیدو عین ہو کہ باہم پیوستہ ہوں اور چ کہ ہو او سکوا رتس بلخی
کہتی ہیں ایسا زخم گرگان کے نواح میں بہت پیدا ہوتا ہے اور ہر ایک ورم میں کہ بڑا آبلہ ہو اور پانی سے بہر ہو او سکوا
عربی میں تنفظ کہتی ہیں اور چوٹی چوٹی پھنسیان کہ حوالی او سکوا سرخ ہو اور ورم کہ ہو او ورم حذر زخم کروین اور فراخ
ہو جائیں اور اکثر ہاتھ میں ظاہر ہوں اور چھینا او سکوا مانند جیونی کے کاشو کے ہو تو ان کو عربی میں عک کہتی ہیں

ورم یا گرم ہیں یا سرد تو یہ نکتہ جانی کہ جملہ ورم گرم یا خون سے ہوتی ہیں یا صفر سے لیکن بعض ورم سبب
خفوت مواد گرم کے لائق ہوتے ہیں چنانچہ شرح اس کی کتاب مسالجات میں یاد کیا جیسا کہ انشاء اللہ تعالیٰ
اور طبیب ہر ایک ورم کو جو خون سے ہو قلعہ فونی کہتی ہیں اور جو صفر سے ہو حمرہ نام کہتی ہیں
اور ورم صفرائی خالص جو یا ہر پوست کی ہو اور صفرائی سوختہ ہو او سکوا مشرا کہتی ہیں اور حمرہ او ورم
نام ہے جو پوست اور گوشت کا اندر ہو اور جو ورم کہ مرکب خون اور صفر سے ہو او ورم میں ملاحظہ کریں اگر خون
غلبہ رکھے قلعہ فونی حمرہ کہتی ہیں اور اگر صفر غالب ہو حمرہ قلعہ فونی کہتی ہیں اور جو پوست ورم میں پیپ ہر جگہ
خراج کہتی ہیں اور جو ورم کہ گوشت کا اندر ہو اور پوشیدہ مقامات میں مانند گوشت کی کہ کان کے
پچھو ہے اور وہ گوشت جو ان کی جڑ میں ہو اور مواد او سکوا ورم سخت ہو او سکوا طاعون کہتی ہیں اور
جو ورم کہ بلغم رقیق سے ہو نرم اور پیپ ہوتا ہے اور جو بلغم غلیظ سے ہو سخت اور پیپ ہوتا ہے اور جو ورم کہ
سخت اور تیرہ ہو اور گین سیر کردہ او سکے کٹری ہوں اور اند کے حرارت اور ضربان بھی ہو او سکوا سرطان
کہتی ہیں اور ورم سرطان تمام اندام میں ہو سکتا ہے اور خنزیر حوالی گردن اور نبل اور ران میں
ایسا ہوتا ہے اور سخت ہوتا ہے اور سکوا غور سولی گوشت سے جدا ہوتی ہے کہ سر انگشت سے پکڑ سکتے ہیں اور
فرق در میان سرطان اور خنزیر اور سکوا کے یہ ہے کہ سکوا غور سولی پوست اور گوشت دونوں سے
جدا ہوتی ہے اور خنزیر گوشت سے جدا ہوتا ہے پوست سے جدا نہیں ہوتا اور سرطان گوشت اور پوست
دونوں میں ملا ہوتا ہے اور فرق در میان سرطان ورم صلب ساکن ہوتا ہے اور عضو کی حس
باطل کرتا ہے یا کم کرتا ہے اور بے درد ہوتا ہے اور سرطان ساتھ درد کے ہوتا ہے اور جڑیں اور شاخیں
رکتا ہے یا نہ سرطان بھی مثل اوس جانور کے جسکو کھینک اٹھیں میں کہتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد
ایک مدت گوشت عضو کا مردہ ہوتا ہے اور جس اوس عضو سے جاتی رہتی ہے اور خراج جو نعل دست
میں ہو او سکوا غورس کہتی ہیں اور وہ خراج جو دیا میں سوراخ کرے او سکوا شندی کہتی ہیں کہ طوبت مانند شدہ کے
اوس میں سے ہوتی ہے اور جو ورم گرم کہ جلد بخیمہ ہو ورم اور سر نہ او بہاری اور بخیمہ جاتے اور رنگ او سکوا تغیر نہ ہو
قرحہ ہو جاتے اور کشادہ ہو جاتے او سکوا کلہ کہتی ہیں اور فارسی میں خورہ نام کہتی ہیں اور ورم صلب کہ ناخن
تو ہو او سکوا و احس کہتی ہیں اور قرحہ کہ پیسیدو عین ہو کہ باہم پیوستہ ہوں اور چ کہ ہو او سکوا رتس بلخی
کہتی ہیں ایسا زخم گرگان کے نواح میں بہت پیدا ہوتا ہے اور ہر ایک ورم میں کہ بڑا آبلہ ہو اور پانی سے بہر ہو او سکوا
عربی میں تنفظ کہتی ہیں اور چوٹی چوٹی پھنسیان کہ حوالی او سکوا سرخ ہو اور ورم کہ ہو او ورم حذر زخم کروین اور فراخ
ہو جائیں اور اکثر ہاتھ میں ظاہر ہوں اور چھینا او سکوا مانند جیونی کے کاشو کے ہو تو ان کو عربی میں عک کہتی ہیں

طب الیم

تو در و ہر جاتا ہیگا بسبب استفراغ اور انتقال مواد کے اور اگر پرانے دستوں و مال کو قے بغیر اس کے قصد کے آدھے تو
دست سب بند ہو جائیں گے بسبب انتقال مادہ کے اور مانچو لیا اور دیوانگی ساتھ دوائی اور بواسیر کے
دور ہو جاتی ہے اسلئے کہ وہ فون کا سبب زیادتی خلط سوداوی کی ہے دماغ میں پس جسوقت سر گون کے
کلبجائیں اور بواسیر یا دوائی ظاہر و خون سوداوی دماغ سے نیچے اترے تو وہ فون علتیں بسبب انتقال مادہ کے
رائل ہوگی اور خضی آدمی کو اصلع اور نقرس نہیں ہوتا ہی اور عورتوں کو نقرس نہیں ہوتا ہی مگر اسوقت کہ غذائیں
ناموافق اور بے ترتیب کھائیں تو البتہ انکو بھی نقرس ہوگا اسلئے کہ جسم انکا ساتھ خضی کے مادہ بدر ہوتا ہے
عجب نہیں ہی جو نقرس لاحق ہو اور سبب صلح ہونے خضی کا یہ ہی کہ مزاج انکا مثل مزاج عورتوں کے ہوتا ہے
اور نقرس بھی اسی سبب سے اسکو نہیں ہوتا لیکن وہی طریق سے مگر عورت کو اگر غذائی ناموافق اور بے ترتیب کھا
نقرس لاحق ہوگا اور اگر خضی بھی ایسی ہی بے ترتیبی کرے تو اسکو بھی ماض ہوگا اور نقرس ایک بیماری کہ بسبب
ضعیفی پاؤں کو ہوتی ہے جس طرح مرگی ایک علت ہے کہ بسبب ضعیفی دماغ کے ہوتی ہے لیکن اگرچہ پاؤں یا دماغ
ضعیف ہو جب تک کہ مادہ تبسم میں جمع نہ ہو ورنہ اور گونہیں جاری نہ ہوں طرف پاؤں یا طرف دماغ کے رجوع نہ کرے
اسوقت تک نہ مرگی ہوگی نہ نقرس اور جالینوس کہتا ہے کہ خضی صاحب نقرس میری نظر سے گزرا ہی اور سچہ کو دو کٹ
ہرگز صاحب نقرس نہیں دیکھا ہی اور جو کسی کو دک کو نقرس عارض ہو تو وہ وجہ مفاصل کے اقسام سے تصور
لیا جائیگا اور وہ دروزہ انوار و تہذیب و عین ہوگا اور سبب اسکا غذائی بد اور ترتیب بد اور ہضم نہ ہونا طعام کا ہی اور جو کہ
معلوم ہے کہ خضی اور کو دک کو نقرس نہیں ہوتا ہی اور اگر ہوتا ہی تو کو دک کو نادر ہوتا ہے تو اس بیان سے یقین
کر لینا ضرور ہے کہ جماعت کو قول نقرس میں اثر قوی ہے اور در و جگر سخت ساتھ تپ کو دور ہو جاتا ہی لیکن
جاننا چاہیے کہ درد جگر یا درم گرم سے ہوتا ہی یا با غلیظ سی یا سہ سے لیکن جو درد جگر کہ سہ کے سبب ہو ورنہ اسکا
سخت نہوگا مگر گرانی درد سے زائد ہوگی اور جو درد جگر کہ درم کے سبب سے ہو وہ بدون تپ کو نہوگا اور جو درد جگر
کہ ہوا ہی غلیظ سی ہو ورنہ اسکا سخت اور خلدہ ہوگا پس وہ باغیورج ساتھ حرارت تپ گرم کے ٹوٹ جائیگی اور
اور جس کسی شخص کے سر پہلو کے درد گرین اور درم نہو تو وہ درد ساتھ تپ گرم کے جاتا ہی ہیگا اور نقرس اور در و
اور وجہ مفاصل اور گنگ اور خارش ساتھ تپ چوتھیا کے دور ہوتی ہے اور شخ استلانی تپ گرم سے جاتا ہی
لیکن آگاہ ہونا چاہیے کہ یہ نقرس اور درد مفاصل اکثر طوبتون جام او خلط غلیظ سوداوی سے ہوتا ہی اور گنگ اور
خاموش یا رطوبت شور سے ہوتی ہے یا خلط سوداوی سے لیکن جو کہ خام رطوبتوں سے ہو ساتھ حرارت تپ گرم کے
پختہ ہوگا اور جو کہ سوداوی خلطوں سے ہو ساتھ نو تپوں چوتھیا کے تحلیل ہوگا اور شخ استلانی کا حال بھی ایسا ہی
اسو لے کہ مواد شخ کا ساتھ حرارت تپ گرم کے پکھلتا ہے اور شخ ور ہو جاتا ہی اور جسوقت کہ بحران برقانی ظاہر

الشیخ کے ہر اور تحقیق میں وہ سچی نہیں ہے اور بعض ایسے فعل ہیں کہ طبعی فعلوں میں قصد اختیاری کا بھی دخل ہوتا ہے
 جس طرح حرکت اجزائی سینہ کی اور اجزائی جگر کے واسطے کہانسی کے اور حرکت مثانہ اور شرج کی واسطے استفرغ کے اسی طرح
 ہو مگر بعض وقتوں میں کہ آنت مستقیم اور مثانہ پر ہوجانے اور پیشاب و رگوں میں حرارت اور جلن بھی ہو اگر حرکت اختیاری
 اور سکون نکرے تو حرکت طبعی پیشہ دستی کرے اور بعض فعل طبیعت محض کے ہیں اور قصد اختیاری کو او میں کہہ رہے ہیں
 مثل حرکت لرزہ کے کہ شروع تب میں ظاہر ہوتا ہے اور مانند حرکت اختلاج کی اور یہ حرکتیں کہ سب بیان ہو چکی ہیں
 مختلف ہیں اور اختلاف بعض حرکتوں کا اس لیے ہے کہ ایک قوی زیادہ ہے اور ایک ضعیف زیادہ اور بعضی کر لیو حرکتیں
 انداموں کی بہت چاہی کہ تمام ہوں اور بعضی ساتھ حرکت ایک اندام کے تمام ہوتی ہے اور بعضی خطرناک زیادہ
 اور بعضی ساتھ مدد اوس عضو کے ہوتی ہے جو عضو اوس سے نزدیک ہے اور بعضی مدد گاری اوس جگر کے ہے
 جو اوس سے نزدیک ہے اور بعضی کو مخالفت بہت فاعل سے ہے اور بعضی کو بہت مادہ سے ہے لیکن جو اختلاف اس وجہ سے
 کہ بعضی قوی اور بعضی ضعیف تر ہیں مثل حرکت کہانسی اور حرکت اختلاج کے ہر اس لیے کہ حرکت کہانسی کی قوی ہے
 اور حرکت اختلاج کی ضعیف اور جو کچھ اختلاف اس سبب سے ہے کہ بعضی ساتھ حرکت اکثر اعضا کے تمام ہوتی ہے
 مثل اجزائی سر کے ہے ساتھ حرکت اندامی و مزدون کے اور بعضی ساتھ حرکت اندامی کثیر کے مثل حرکت چنک
 اور حرکت کہانسی کی تمام ہوتی ہے اور جو کچھ اختلاف اوس کا سبب خطرناکی اور کم خطری کے ہے مثل حرکت سچی
 خشک اور حرکت کہانسی کے کہ سچی خشک خطرناک ہے اور حرکت کہانسی کو ساتھ اوس خطرناکی کے نہیں ہے اور
 جو کچھ اختلاف اوس کا سبب مدد گاری کے ہے حرکت مثانہ اور شرج کی ہے اور باہر نکالنا پیشاب اور گوہ کا کہ ساتھ
 مدد عضلون شکم کے تمام ہوتا ہے اور حرکت کہانسی کی کہ ساتھ مدد ہوا کو تمام ہوتی ہے اور جو کچھ اختلاف اوس کا بہت فاعل
 مثل حرکت کہانسی کے ہے کہ فاعل اوس اجزائی سینہ و جگر کے ہیں در حرکت قوی کہ فاعل اوس اجزائی معدہ اور جگر کے ہیں اور جو کچھ
 اختلاف اوس کا سبب مادہ کے ہے مثل حرکت کہانسی اور حرکت اختلاج کے ہر اس لیے کہ مادہ کہانسی کا رطوبت ہے اور مواد اختلاج کا جگر ہے اور سوا
 ان اعراض کے جو بیان ہو چکی بہت اعراض ظاہر ہیں کہ اوپر احوال باطن کے نشان تو ہیں مانند سرخی رخسار کے کہ نشان خیم
 پیسہ کا ہے کہ اوس کو سل کہتے ہیں اور مانند کوتاہی او نگلیوں کے کہ نشان کو چکی جگر کا ہے باب دوسرا
 گفتار دوسری سے اس باب میں ہے کہ طبیب جو چاہے کہ احوال باطن کا اعراض ظاہر
 معلوم کرے جس وقت طبیب قصد کرے کہ اعراض ظاہر احوال باطن کا پہچانے تو اول اوس کو چاہیے کہ کثیر
 اعضا مفردہ اور کثیر اعضا مفردہ اور ترکیب اعضا مرکبہ کی اور ہمسایگی اور مشارکت ہر ایک عضو کی ساتھ
 دوسرے عضو کے اور خاصیت اور قوت ہر ایک کی بخوبی معلوم کر لیو اور شکل اور ہند ہر ایک عضو کی
 پہچان لیو تو بعد اوس کو یہ مطلب اوس کو حاصل ہوگا کہ اگر کثیر اعضا اور انداموں کی شکلوں سے مطلع نہ ہوگا تو

یہ اور کئی طرح کا حال دریافت ہو سکتا ہے مثلاً اگر شکم کی دانتیں ملت درم دیکھو تو نہ معلوم کس کھانک درم ہو سکتا ہے
 یا عضلہ شکم میں البتہ جس وقت تفریح ہوگا اور شکلون پر درمون کے مطلع ہوگا تو حکم کرسکتا ہے کہ درم کون سے
 عضو میں ہو اس کے شکل درم جگر کی ہلکی ہوتی ہے شکل جگر کے اور شکل درم عضلہ شکم کی دراز ہوتی ہے اور شکل
 اور ہذا اور اس عضلہ کے تفریح اس طرح اگر اوہ نے آنتوں میں قرار پایا ہو تو شناخت خاصیت آنتوں سے معلوم
 کرسکتا ہے کہ کون سے آنت میں ہو کیونکہ خاصیت صائم آنت کی یہ ہے کہ ہمیشہ خالی رہتی ہے اور کچھ اوس میں دیر تک
 نہیں ٹھہر سکتا اور خاصیت آخر آنت اور قوتون آنت کی یہ ہے کہ طفل اوس میں دیر تک رہتا ہے اور قوتون لچ اکثر قوتون
 میں عارض ہوتا ہے اور شناخت کرنی گوہر اعضا سے معلوم کرسکتا ہے کہ جو پیشاب یا گوہر میں نکلتا ہے یا کماشی میں
 نکلتا ہے کوئی عضو کا گوہر ہے مثلاً جس وقت دیکھو کہ پرانی کماشی میں حلقہ یا کمن غصرونی کو چپ نکلتی ہیں تو حکم کرو
 کہ وہ پیپٹہ ہے نکلتی ہیں اور قصبہ شش خردہ ہو گیا ہے اور اگر دستوں میں آنتوں کے جرم کا دست باہر نکلتا ہے کہ اوہ
 عربی میں خراطہ اور جرودہ کہتے ہیں خراطہ بارہ ماہے پوست میں مانند زخم کے چھلکوں کے کہ عربی میں قشور القرحہ اور
 فارسی میں خشک شدہ کہتے ہیں پس جس وقت طبیب بارہ ماہ پوست بزرگ سے ملاحظہ کرو تو حکم کرے کہ زخم آنت میں
 اوپر کی آنتوں میں سے اور جو خراطہ قشور دیکھو حکم کرے کہ تیز مواد آنتوں پر گرا ہے یا گرتا ہے اور آنت کو کھاتا ہے اور جو
 پیشاب میں رنگ سرخ یا کوئی خیر مانند گوشت و کٹڑے کو شرح نکلتی ہے تو حکم کرے کہ بچہ کی آنت سے ہے اور جس وقت
 خرد خراطہ دیکھو اور باریک حکم کرے کہ قرحہ آنت میں ہو کہ گردہ سے خراطہ نکلتا ہے اور اگر رنگ سپید ہو اور خراطہ خرد اور
 سپید نکلی تو حکم کرے کہ متانہ سے نکلتا ہے اور موضع درو سے عضو درمند کو دریافت کرنا چاہیے اور شناخت
 فعلوں اور قوتون انداموں سے دریافت کریں کہ اگر کسی فعل میں فعلوں سے کوئی آفت ظاہر ہو تو حکم کریں
 کہ بیماری کون سے عضو میں ہے اور یہ سب کتاب اول میں ہم لکھ چکے ہیں اور غرض بیان کرنے ان مثالوں کو
 یہ ہے کہ معلوم ہو طبیب کو یہ بات کہ اعراض ظاہر سے نشانیاں احوال باطن کی کیونکہ دھونڈنا چاہیے یا سب
 تفسیر الفتار دوسری سے مشترک اور اصلی بیماریوں کی نشانیوں کی شناخت نہیں
 یہ نشانیاں اور جگہ دھونڈنی چاہئیں کہ بیماری اوس عضو میں عارض ہو جو بشرکت عضو دیگر کے ہو اور ظاہر
 ہو کہ اصل بیماری کون سے عضو سے پیدا ہوتی ہے اور کیا بیماری ہے پس وہ بیماریاں جو بشرکت اور انداموں
 ہوں گفتار اول میں اس کتاب سے بیان ہو چکے ہیں لیکن فرق درمیان بیماری اصلی اور شرکتی کے یہ ہے کہ
 طبیب نگاہ کرے کہ پہلا آفت اور خلل فعل اور قوت میں کون سے عضوی ظاہر ہوا ہے تاکہ ساتھ اس طریق کے پہچانے کہ اصل بیماری
 کون سے عضو میں ہے پس جس عضو میں اصل بیماری علاج میں وکرا اول مشغول ہووے کہ دونوں رائل ہونگی اور اس طرح نگاہ
 کرے کہ اہم کون سے عضو میں ہو اور کونسا عضو کہ کسی فائز ہو اور کبھی قوی تر ہو تو اس طریق سے پہچانے کہ جو کچھ لازم اصلی ہے

یہ اور کئی طرح کا حال دریافت ہو سکتا ہے
 یا عضلہ شکم میں البتہ جس وقت تفریح ہوگا اور شکلون پر درمون کے مطلع ہوگا تو حکم کرسکتا ہے کہ درم کون سے
 عضو میں ہو اس کے شکل درم جگر کی ہلکی ہوتی ہے شکل جگر کے اور شکل درم عضلہ شکم کی دراز ہوتی ہے اور شکل
 اور ہذا اور اس عضلہ کے تفریح اس طرح اگر اوہ نے آنتوں میں قرار پایا ہو تو شناخت خاصیت آنتوں سے معلوم
 کرسکتا ہے کہ کون سے آنت میں ہو کیونکہ خاصیت صائم آنت کی یہ ہے کہ ہمیشہ خالی رہتی ہے اور کچھ اوس میں دیر تک
 نہیں ٹھہر سکتا اور خاصیت آخر آنت اور قوتون آنت کی یہ ہے کہ طفل اوس میں دیر تک رہتا ہے اور قوتون لچ اکثر قوتون
 میں عارض ہوتا ہے اور شناخت کرنی گوہر اعضا سے معلوم کرسکتا ہے کہ جو پیشاب یا گوہر میں نکلتا ہے یا کماشی میں
 نکلتا ہے کوئی عضو کا گوہر ہے مثلاً جس وقت دیکھو کہ پرانی کماشی میں حلقہ یا کمن غصرونی کو چپ نکلتی ہیں تو حکم کرو
 کہ وہ پیپٹہ ہے نکلتی ہیں اور قصبہ شش خردہ ہو گیا ہے اور اگر دستوں میں آنتوں کے جرم کا دست باہر نکلتا ہے کہ اوہ
 عربی میں خراطہ اور جرودہ کہتے ہیں خراطہ بارہ ماہے پوست میں مانند زخم کے چھلکوں کے کہ عربی میں قشور القرحہ اور
 فارسی میں خشک شدہ کہتے ہیں پس جس وقت طبیب بارہ ماہ پوست بزرگ سے ملاحظہ کرو تو حکم کرے کہ زخم آنت میں
 اوپر کی آنتوں میں سے اور جو خراطہ قشور دیکھو حکم کرے کہ تیز مواد آنتوں پر گرا ہے یا گرتا ہے اور آنت کو کھاتا ہے اور جو
 پیشاب میں رنگ سرخ یا کوئی خیر مانند گوشت و کٹڑے کو شرح نکلتی ہے تو حکم کرے کہ بچہ کی آنت سے ہے اور جس وقت
 خرد خراطہ دیکھو اور باریک حکم کرے کہ قرحہ آنت میں ہو کہ گردہ سے خراطہ نکلتا ہے اور اگر رنگ سپید ہو اور خراطہ خرد اور
 سپید نکلی تو حکم کرے کہ متانہ سے نکلتا ہے اور موضع درو سے عضو درمند کو دریافت کرنا چاہیے اور شناخت
 فعلوں اور قوتون انداموں سے دریافت کریں کہ اگر کسی فعل میں فعلوں سے کوئی آفت ظاہر ہو تو حکم کریں
 کہ بیماری کون سے عضو میں ہے اور یہ سب کتاب اول میں ہم لکھ چکے ہیں اور غرض بیان کرنے ان مثالوں کو
 یہ ہے کہ معلوم ہو طبیب کو یہ بات کہ اعراض ظاہر سے نشانیاں احوال باطن کی کیونکہ دھونڈنا چاہیے یا سب
 تفسیر الفتار دوسری سے مشترک اور اصلی بیماریوں کی نشانیوں کی شناخت نہیں
 یہ نشانیاں اور جگہ دھونڈنی چاہئیں کہ بیماری اوس عضو میں عارض ہو جو بشرکت عضو دیگر کے ہو اور ظاہر
 ہو کہ اصل بیماری کون سے عضو سے پیدا ہوتی ہے اور کیا بیماری ہے پس وہ بیماریاں جو بشرکت اور انداموں
 ہوں گفتار اول میں اس کتاب سے بیان ہو چکے ہیں لیکن فرق درمیان بیماری اصلی اور شرکتی کے یہ ہے کہ
 طبیب نگاہ کرے کہ پہلا آفت اور خلل فعل اور قوت میں کون سے عضوی ظاہر ہوا ہے تاکہ ساتھ اس طریق کے پہچانے کہ اصل بیماری
 کون سے عضو میں ہے پس جس عضو میں اصل بیماری علاج میں وکرا اول مشغول ہووے کہ دونوں رائل ہونگی اور اس طرح نگاہ
 کرے کہ اہم کون سے عضو میں ہو اور کونسا عضو کہ کسی فائز ہو اور کبھی قوی تر ہو تو اس طریق سے پہچانے کہ جو کچھ لازم اصلی ہے

یہ اور کئی طرح کا حال دریافت ہو سکتا ہے

قسم امتلا کی طرح کی ہو کہ اگر غلطین زائد بدخین ہوں لیکن سطح کی ہوں کہ بدی نے ان کو بدن کو تباہ
 کر رکھا ہو پس اس قسم کے امتلا کو الامتلا بحسب القوۃ کہتے ہیں اس واسطے کہ بدی اور تباہی غلطوں نے
 آدمی کی قوتوں پر ہر کیا ہے اور قوت باصمہ پکانے اور اصلاح پر لانے سے عاجز ہو گئی ہے جسوقت ایسا
 امتلا ظاہر ہو وہ تو اس سے وہ بیماریاں پیدا ہونگی جو عفویت اخلاط سی ہوتی ہیں اور سطح کے امتلا
 میں گرائی انداموہین اور کسندی ہوتی ہے اور ہونک کمانے کی گم ہو جاتی ہے مگر گین سرخ نہیں ہوتی
 ہیں اور رنگ چہرہ کا بھی اس قسم کے امتلا میں سرخ نہیں ہوتا اور اس امتلا اگر کچھ حرکت کی جائے تو جلد
 ماندگی اور رخ ظاہر ہوتا ہے اور صاحب اس کا خواب شوریدہ دیکھتا ہے اور نبض ضعیف ہوتی ہے اور
 پیشا اور پسینہ گندہ ہوتا ہے اور جو کوئی شخص وقت حرکت کی معلوم کرے کہ اعضا اس کے زخمی ہو گئے ہیں تو
 نشان اس بات کا سمجھنا چاہیے کہ غلطین اس کو بدخین تباہ ہو گئی ہیں اور جس کسی کے بدخین ایک حسلط
 اخرون ہوں اور باقی غلطین اپنے اندازہ پر ہوں تو کھانا چاہیے کہ فلان خلط نے غلبہ کیا ہے اور نشانیاں
 خلطوں کے غلبہ کی آئندہ مذکور ہوتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وحدہ باث یا پخوان دوسری
 گفتار سے شناخت میں غلبہ خون کی نشانیوں کے ہے اور اون بیمار یوں کی پہچان
 میں ہے جو خون سے پیدا ہو تین ہیں نشانیاں غلبہ خون کی گرائی انداموں کی ہے
 اور گرائی سر اور گرائی اندرون چشم کی اور آنکھ لاتی لینا اور جھپاتی لینا اور نیک اور اونگھنا اور ملا
 اور ماندگی بغیر سبب ظاہر کے اور میٹھا ہونا مومخہ کا اور سرخی چہرہ اور زبان کی اور ظاہر ہونا دملوں اور
 پھوڑہ پھنسیوں کا اور بہر اہٹ چہرہ کی اور خون آناک اور دانتوں کی جڑ سے اور مقعد سے اور سرخ چہرہ
 خواب میں دیکھنا اور اپنی جسم کو خنیں بہا ہوا خواب دیکھنا اور کھانا مقام رگ زردن اور موضع حجامت
 یہ سب نشانیاں خون کے غلبہ کی ہیں اور جوانی اور فصل بہار اور تن گوشت آلود اور بہت کھانا
 گوشت اور مٹھائی کا ان نشانیوں کو درست کرتا ہے کہ غلبہ خون کا ہے یا ب پٹا دوسری
 گفتار سے نشانیوں بلغم کی شناخت میں ہے اور بلغمی بیمار یوں کی پہچان میں ہے
 نشانیاں غلبہ بلغم کی سپیدی رنگ چہرہ کی ہے اور نبض کو چاک اور نرم اور متفاوت اور بطنی ہونا
 اور سردی اور تری ظاہر پوست کی اور کستی گوشت انداموں کی اور کسندی اور کھٹکنا توک
 اور رال کا مومخہ سے اور گارٹا ہونا توک کا اور کم مضم ہونا طعام کا اور کستی و کارین اور سپیدی پیشاب
 کی اور خواب میں خیرین پیدا و سرما اور پانی اور برف اور میٹھہ بر سنا دیکھنا اور بہت سونا اور
 پیاس ہونا بلغم کی نشانیوں سے ہے لیکن اگر بلغم شور ہو تو البتہ پیاس ہوگی اور وہ پیاس سرویانی سے

قسم امتلا کی طرح کی ہو کہ اگر غلطین زائد بدخین ہوں لیکن سطح کی ہوں کہ بدی نے ان کو بدن کو تباہ
 کر رکھا ہو پس اس قسم کے امتلا کو الامتلا بحسب القوۃ کہتے ہیں اس واسطے کہ بدی اور تباہی غلطوں نے
 آدمی کی قوتوں پر ہر کیا ہے اور قوت باصمہ پکانے اور اصلاح پر لانے سے عاجز ہو گئی ہے جسوقت ایسا
 امتلا ظاہر ہو وہ تو اس سے وہ بیماریاں پیدا ہونگی جو عفویت اخلاط سی ہوتی ہیں اور سطح کے امتلا
 میں گرائی انداموہین اور کسندی ہوتی ہے اور ہونک کمانے کی گم ہو جاتی ہے مگر گین سرخ نہیں ہوتی
 ہیں اور رنگ چہرہ کا بھی اس قسم کے امتلا میں سرخ نہیں ہوتا اور اس امتلا اگر کچھ حرکت کی جائے تو جلد
 ماندگی اور رخ ظاہر ہوتا ہے اور صاحب اس کا خواب شوریدہ دیکھتا ہے اور نبض ضعیف ہوتی ہے اور
 پیشا اور پسینہ گندہ ہوتا ہے اور جو کوئی شخص وقت حرکت کی معلوم کرے کہ اعضا اس کے زخمی ہو گئے ہیں تو
 نشان اس بات کا سمجھنا چاہیے کہ غلطین اس کو بدخین تباہ ہو گئی ہیں اور جس کسی کے بدخین ایک حسلط
 اخرون ہوں اور باقی غلطین اپنے اندازہ پر ہوں تو کھانا چاہیے کہ فلان خلط نے غلبہ کیا ہے اور نشانیاں
 خلطوں کے غلبہ کی آئندہ مذکور ہوتی ہیں انشاء اللہ تعالیٰ وحدہ باث یا پخوان دوسری
 گفتار سے شناخت میں غلبہ خون کی نشانیوں کے ہے اور اون بیمار یوں کی پہچان
 میں ہے جو خون سے پیدا ہو تین ہیں نشانیاں غلبہ خون کی گرائی انداموں کی ہے
 اور گرائی سر اور گرائی اندرون چشم کی اور آنکھ لاتی لینا اور جھپاتی لینا اور نیک اور اونگھنا اور ملا
 اور ماندگی بغیر سبب ظاہر کے اور میٹھا ہونا مومخہ کا اور سرخی چہرہ اور زبان کی اور ظاہر ہونا دملوں اور
 پھوڑہ پھنسیوں کا اور بہر اہٹ چہرہ کی اور خون آناک اور دانتوں کی جڑ سے اور مقعد سے اور سرخ چہرہ
 خواب میں دیکھنا اور اپنی جسم کو خنیں بہا ہوا خواب دیکھنا اور کھانا مقام رگ زردن اور موضع حجامت
 یہ سب نشانیاں خون کے غلبہ کی ہیں اور جوانی اور فصل بہار اور تن گوشت آلود اور بہت کھانا
 گوشت اور مٹھائی کا ان نشانیوں کو درست کرتا ہے کہ غلبہ خون کا ہے یا ب پٹا دوسری
 گفتار سے نشانیوں بلغم کی شناخت میں ہے اور بلغمی بیمار یوں کی پہچان میں ہے
 نشانیاں غلبہ بلغم کی سپیدی رنگ چہرہ کی ہے اور نبض کو چاک اور نرم اور متفاوت اور بطنی ہونا
 اور سردی اور تری ظاہر پوست کی اور کستی گوشت انداموں کی اور کسندی اور کھٹکنا توک
 اور رال کا مومخہ سے اور گارٹا ہونا توک کا اور کم مضم ہونا طعام کا اور کستی و کارین اور سپیدی پیشاب
 کی اور خواب میں خیرین پیدا و سرما اور پانی اور برف اور میٹھہ بر سنا دیکھنا اور بہت سونا اور
 پیاس ہونا بلغم کی نشانیوں سے ہے لیکن اگر بلغم شور ہو تو البتہ پیاس ہوگی اور وہ پیاس سرویانی سے

ورم کی گرانی سے ہوتی ہے اور فرق درمیان درم اور سدہ کو یہ ہے کہ درم جب شروع ہوتا ہے تو اول غار
 میں تپ چڑھتی ہے اور سدہ بدون تپ کی بھی ہوتا ہے چنانچہ حسبوقت اوس سے تپ ظاہر ہوتی ہے تو پہلے
 نشانیاں سدہ کی نمودار ہوتی ہیں اور تپ اوس کے بعد ہوتی ہے اور جو سدہ کہ منفذ بگڑ میں ہوا اوس میں
 گرانی کمتر ہوتی ہے لیکن نہ گزرنا خون کارگوئیں اور نہ پہونچنا اوسکا انداموں میں ظاہر ہوتا ہے اور رنگ آدمی کا
 زرد ہوتا جاتا ہے اسلئے کہ خون باریک اور گندہ رگوئیں جاری نہیں ہو سکتا ہے اور ظاہر تن پر نہیں پہونچتا
 پس صاحب سدہ اسوجہ سے زرد رنگ ہوتا ہے بابک دسوان دوسری گفتار اور دوسری
 کتاب سے بادی بیماریوں کی نشانیوں کی شناخت میں ہے معلوم کریں کہ عضا
 میں سے جس عضو میں کہ جس ہے اور اوس میں بادی بیماری ہو وہ عضو با درد ہوگا اور حسبجس اندام کی قوت
 ہوگی درد سخت قوی ہوگا پس شدت درد کا سبب اوس میں یہ ہے کہ بادی ریح درمیان اجزای گوشت اور پوست
 کو اوڑجاتی ہے اور سبکو کہینچتی ہے پس اگر ریح اون اعضا میں ہو کہ جنکو جس نہیں ہے مانند گوشت غدودی
 اور ہڈی کے اومیں درد کمتر ہوگا اور کبھی درد مطلق ہوگا اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ریح ہڈی کو توڑتی ہے اور پارہ
 پارہ کرتی ہے اور کچھ درد محسوس نہیں ہوتا مگر البتہ اگر ہڈی ٹوٹی ہوئی عضلہ اور غشا اور گوشت میں کہ اوس سے
 پیوستہ ہے چھو تو اس کے چھینوسے درد پیدا ہوگا اور نشان ریح کا یہ ہے کہ درد اوسکا منتقل ہوتا ہے یعنی بدن
 ایک جگہ سے دوسری جگہ پرتا ہے اور اگر ریح درمیان گوشت اور پوست اور عضلون کے ہو تو اختلاج
 ہوگا یعنی وہ عضو پڑکیگا اور جو احشائیں ہو تو قراقرم ہوگا اور نشان درست ریح کا یہ ہے کہ اگرچہ درد سخت ہو
 اور عضو ترنخیدہ ہو یعنی پھولا اور تنہا ہو لیکن عضو میں گرانی مطلق نہ ہوگی جس طرح خلطون کے غلبہ میں مٹی ہو
 اور ریح کی بیماری کو آواز سے پہچاننا چاہیے جیسے استسقا و طبل کو پہچانتے ہیں کہ ہاتھ شکم پر مارتے ہیں سوچ
 آواز نقارہ کی سی معلوم ہوتی ہے اور شکم پھولا ہو اور تنہا ہو مانند مشک کے ہوتا ہے جسکو ہونک کہہ لیا
 اور تلی میں جو ریح اڑ جائے ہاتھ اوپر لیں اور اوس میں قراقرم ہو تو معلوم کریں کہ تلی میں ریح ہے اور حال ریح
 حس لمس سے بھی معلوم کر سکتے ہیں یعنی ہاتھ سے چھونے کو سبب سے کہ حسبوقت اوس عضو پر ہاتھ رکھیں تو ریح
 ہاتھ کو تلے سے پراگندہ ہوگی اور حسبوقت ہاتھ اوٹھاویں تو پھر جلد اپنی مقام پر موجود ہو جاوے گی اور حسبوقت
 دیکھیں کہ کوئی عضو پھولا اور تنہا ہوا ہے تو فرق حس لمس سے دریافت کریں درمیان اوس شے کے کہ
 ریح سے ہے اور اوس شے میں کہ اور کسی مواد سے ہے بابک گیارہوان دوسری گفتار اور
 دوسری کتاب سے درمیان ظاہر اور درمیان باطن کی نشانیوں میں ہے ظاہر درم
 مشاہدہ سے معلوم کریں اور باطن درم اگر گرم ہوں تو نشانی اونکی تپ ہے اور گرانی مقام درم پر معلوم ہوگی

اور اوس میں ظلال کہیں اور وہ ایک عضو
 کی گوشت اور پوست سے شریان سے مراد ہے
 اور اسکا گوشت متخلل ہے یعنی مسام دار
 اور جاکے نسبت اسکا رنگ تیرہ اور سیاہ
 ہے اور بڑا نہ اور میں جس میں لیکن خوش
 اور جھپٹ کر اوس میں زیادہ درد اور اسی
 جگہ سے کہ باطن میں درد اور اوس میں
 ہوتی ہے اور اگر درد توڑی سے باریک معلوم
 دراز ظاہر ہو کہ ریح میں کد ریح
 ج ۲
 اور طبع اوسکو طحال کی گونج کہیں
 اور طبع سے سوکھنے کی وجہ سے
 اور اسکی طرف سوکھنے کی وجہ سے
 جا کر کہیں ریح اور طحال کے
 کراٹے سے ریح اور طحال کے
 اندر کی جانب سے کہیں ریح اور طحال کے
 میں کہلا ہو اور تاکہ تو اسکا سوکھ
 زاید اسی راستے سے کہیں اور
 فہم کہ کجلائی اور ترشی اور
 سلیم کے ریح کے خلاف ہے
 یہ جگہ ہے

اگر عضو کو جس نہوا ورجو عضو صاحب ہر تو تب کہ ساتھ درد اور جلن بھی ہوگی اور جو ورم اور جو الم اور
جو آفت کہ کسی عضو میں ہوتی ہے تو فصل اور قوت میں اوس عضو کی آفت ظاہر ہوتی ہے اور نشان ورم
بلغی کا یہ ہر کہ نشانیاں غلبہ بلغم کی ظاہر ہوگی اور گرانی اوس عضو میں ہوگی اور اگر باوجود گرانی کے نشانیاں
علیہ سودا کی ظاہر ہوں اور موضع ورم کا سخت ہو تو حکم کرنا چاہی کہ ورم سوداوی ہے اور جو ورم بچے دار
عضو میں ہو تو درد اور سکا سخت ہوگا اور تب سخت گرم ہوگی اور خطر اس بات کا ہوگا کہ جلد تشنج اور اختلاط
ذہن ظاہر ہوا و نشانیاں سب قسم کی ورموں کی احتشائیت ہوں وہ ہیں کہ گوشت شکم کے عضلوں کا کلیگا اور
پوست شکم کا لاغر ہوگا اور جس وقت ورم نچتہ ہو ورم تو درد و شدت ہوگا اور تب جلتی ہوتی ہوگی اور نیند
نہ آویگی اور گرانی مقام ورم پر زیادہ ہوگی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس حال میں جلد لاغر ہوا و ریب پر جانے
تو آنکھیں اندر گر جائیں اور جس وقت ورم پک جائے اور ریب پر جو حرارت تپ کی شکستہ ہوگی اور ضربان
اور درد موقوف ہو جائیگا اور جس وقت ورم سر اور بہاری تو اسی وقت تپ لرزہ ظاہر ہوگا۔ سبب جلن ریب کے
اور نبض بسبب استفراغ کے عریض اور ضعیف اور صغیر اور بطی ہوگی اور سبب تپ و مختلف اور متفاوت کی
اور بہونک جاتی رہی اور اکثر اوقات ہاتھ پاؤں سرد ہو جائیں گے اور جب ورم سر اور بہار ہو تو مواد او سکا
نزدیک طریق سے دفع ہوگا یا پیشاب کی راہ یا دستون کی راہ اور بہتر یہ ہے کہ بعد سر اور بہار نے کی تپ جاتی
اور ورم لینا آسان ہو اور قوت آجائے اور مواد راست طریق اور نزدیک راہ سے دفع ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ باطن ورمونین مواد او سکا ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے پہنچتا ہے پس جس وقت مواد ورم کا عضو
شریف سے طرف عضو خفیس کے پہنچے تو حال بیمار کا نیک ہوگا جیسے مادہ ورم دماغ کا کان کے پیچھے اترے اور
مواد ورم جگر کا ران کی جڑ پر اترتا ہے اور جو مواد ورم کا کمینہ عضو سے طرف شریف اور خفیس عضو کے پہنچے
تو حال بیمار کا اتر ہوگا جیسے ذات الحجب ذات الریہ ہو جائے یا مواد ذات الحجب کا نواحی دل تک پہنچے
اور منتقل ہونے ورمون باطن کے مواد کی نشانیاں یہ ہیں مثلاً اگر کسی ورم کا اوپر کی طرف چڑھے تو
سانس تنگ اور دشوار ہوگا اور گرد و سینہ کے جلن معلوم ہوگی اور گردا گرد چنبر گردن کے گرانی محسوس ہوگی
اور درد سر ہوگا اور اکثر اوقات بازو اور کلائی میں الم ظاہر ہوتا ہے اور اگر مواد دماغ کی طرف رجوع
کرے تو سخت خطرناک ہے اور جو کان کے پیچھے رجوع کرے امید خلاصی کی ہے اور خون ناک سے جاری ہونا
تامی ورمون احتشائین سخت نیک ہے اور اگر مواد ورم باطن کا پیچھے اترے تو شرییف میں بوجھ اور
کشش ظاہر ہوگی باب بارہوان دوسری گفتار اور دوسری کتاب سے تفرق اتصال
کی نشانیوں میں ہے تفرق اتصال اگر ظاہر ہو تو مشاہدہ سے معلوم کر سکتے ہیں لیکن جو تفرق اتصال

۱۴۵
اگر عضو کو جس نہوا ورجو عضو صاحب ہر تو تب کہ ساتھ درد اور جلن بھی ہوگی اور جو ورم اور جو الم اور
جو آفت کہ کسی عضو میں ہوتی ہے تو فصل اور قوت میں اوس عضو کی آفت ظاہر ہوتی ہے اور نشان ورم
بلغی کا یہ ہر کہ نشانیاں غلبہ بلغم کی ظاہر ہوگی اور گرانی اوس عضو میں ہوگی اور اگر باوجود گرانی کے نشانیاں
علیہ سودا کی ظاہر ہوں اور موضع ورم کا سخت ہو تو حکم کرنا چاہی کہ ورم سوداوی ہے اور جو ورم بچے دار
عضو میں ہو تو درد اور سکا سخت ہوگا اور تب سخت گرم ہوگی اور خطر اس بات کا ہوگا کہ جلد تشنج اور اختلاط
ذہن ظاہر ہوا و نشانیاں سب قسم کی ورموں کی احتشائیت ہوں وہ ہیں کہ گوشت شکم کے عضلوں کا کلیگا اور
پوست شکم کا لاغر ہوگا اور جس وقت ورم نچتہ ہو ورم تو درد و شدت ہوگا اور تب جلتی ہوتی ہوگی اور نیند
نہ آویگی اور گرانی مقام ورم پر زیادہ ہوگی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس حال میں جلد لاغر ہوا و ریب پر جانے
تو آنکھیں اندر گر جائیں اور جس وقت ورم پک جائے اور ریب پر جو حرارت تپ کی شکستہ ہوگی اور ضربان
اور درد موقوف ہو جائیگا اور جس وقت ورم سر اور بہاری تو اسی وقت تپ لرزہ ظاہر ہوگا۔ سبب جلن ریب کے
اور نبض بسبب استفراغ کے عریض اور ضعیف اور صغیر اور بطی ہوگی اور سبب تپ و مختلف اور متفاوت کی
اور بہونک جاتی رہی اور اکثر اوقات ہاتھ پاؤں سرد ہو جائیں گے اور جب ورم سر اور بہار ہو تو مواد او سکا
نزدیک طریق سے دفع ہوگا یا پیشاب کی راہ یا دستون کی راہ اور بہتر یہ ہے کہ بعد سر اور بہار نے کی تپ جاتی
اور ورم لینا آسان ہو اور قوت آجائے اور مواد راست طریق اور نزدیک راہ سے دفع ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ باطن ورمونین مواد او سکا ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے پہنچتا ہے پس جس وقت مواد ورم کا عضو
شریف سے طرف عضو خفیس کے پہنچے تو حال بیمار کا نیک ہوگا جیسے مادہ ورم دماغ کا کان کے پیچھے اترے اور
مواد ورم جگر کا ران کی جڑ پر اترتا ہے اور جو مواد ورم کا کمینہ عضو سے طرف شریف اور خفیس عضو کے پہنچے
تو حال بیمار کا اتر ہوگا جیسے ذات الحجب ذات الریہ ہو جائے یا مواد ذات الحجب کا نواحی دل تک پہنچے
اور منتقل ہونے ورمون باطن کے مواد کی نشانیاں یہ ہیں مثلاً اگر کسی ورم کا اوپر کی طرف چڑھے تو
سانس تنگ اور دشوار ہوگا اور گرد و سینہ کے جلن معلوم ہوگی اور گردا گرد چنبر گردن کے گرانی محسوس ہوگی
اور درد سر ہوگا اور اکثر اوقات بازو اور کلائی میں الم ظاہر ہوتا ہے اور اگر مواد دماغ کی طرف رجوع
کرے تو سخت خطرناک ہے اور جو کان کے پیچھے رجوع کرے امید خلاصی کی ہے اور خون ناک سے جاری ہونا
تامی ورمون احتشائین سخت نیک ہے اور اگر مواد ورم باطن کا پیچھے اترے تو شرییف میں بوجھ اور
کشش ظاہر ہوگی باب بارہوان دوسری گفتار اور دوسری کتاب سے تفرق اتصال
کی نشانیوں میں ہے تفرق اتصال اگر ظاہر ہو تو مشاہدہ سے معلوم کر سکتے ہیں لیکن جو تفرق اتصال

۱۴۵
اگر عضو کو جس نہوا ورجو عضو صاحب ہر تو تب کہ ساتھ درد اور جلن بھی ہوگی اور جو ورم اور جو الم اور
جو آفت کہ کسی عضو میں ہوتی ہے تو فصل اور قوت میں اوس عضو کی آفت ظاہر ہوتی ہے اور نشان ورم
بلغی کا یہ ہر کہ نشانیاں غلبہ بلغم کی ظاہر ہوگی اور گرانی اوس عضو میں ہوگی اور اگر باوجود گرانی کے نشانیاں
علیہ سودا کی ظاہر ہوں اور موضع ورم کا سخت ہو تو حکم کرنا چاہی کہ ورم سوداوی ہے اور جو ورم بچے دار
عضو میں ہو تو درد اور سکا سخت ہوگا اور تب سخت گرم ہوگی اور خطر اس بات کا ہوگا کہ جلد تشنج اور اختلاط
ذہن ظاہر ہوا و نشانیاں سب قسم کی ورموں کی احتشائیت ہوں وہ ہیں کہ گوشت شکم کے عضلوں کا کلیگا اور
پوست شکم کا لاغر ہوگا اور جس وقت ورم نچتہ ہو ورم تو درد و شدت ہوگا اور تب جلتی ہوتی ہوگی اور نیند
نہ آویگی اور گرانی مقام ورم پر زیادہ ہوگی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس حال میں جلد لاغر ہوا و ریب پر جانے
تو آنکھیں اندر گر جائیں اور جس وقت ورم پک جائے اور ریب پر جو حرارت تپ کی شکستہ ہوگی اور ضربان
اور درد موقوف ہو جائیگا اور جس وقت ورم سر اور بہاری تو اسی وقت تپ لرزہ ظاہر ہوگا۔ سبب جلن ریب کے
اور نبض بسبب استفراغ کے عریض اور ضعیف اور صغیر اور بطی ہوگی اور سبب تپ و مختلف اور متفاوت کی
اور بہونک جاتی رہی اور اکثر اوقات ہاتھ پاؤں سرد ہو جائیں گے اور جب ورم سر اور بہار ہو تو مواد او سکا
نزدیک طریق سے دفع ہوگا یا پیشاب کی راہ یا دستون کی راہ اور بہتر یہ ہے کہ بعد سر اور بہار نے کی تپ جاتی
اور ورم لینا آسان ہو اور قوت آجائے اور مواد راست طریق اور نزدیک راہ سے دفع ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ باطن ورمونین مواد او سکا ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے پہنچتا ہے پس جس وقت مواد ورم کا عضو
شریف سے طرف عضو خفیس کے پہنچے تو حال بیمار کا نیک ہوگا جیسے مادہ ورم دماغ کا کان کے پیچھے اترے اور
مواد ورم جگر کا ران کی جڑ پر اترتا ہے اور جو مواد ورم کا کمینہ عضو سے طرف شریف اور خفیس عضو کے پہنچے
تو حال بیمار کا اتر ہوگا جیسے ذات الحجب ذات الریہ ہو جائے یا مواد ذات الحجب کا نواحی دل تک پہنچے
اور منتقل ہونے ورمون باطن کے مواد کی نشانیاں یہ ہیں مثلاً اگر کسی ورم کا اوپر کی طرف چڑھے تو
سانس تنگ اور دشوار ہوگا اور گرد و سینہ کے جلن معلوم ہوگی اور گردا گرد چنبر گردن کے گرانی محسوس ہوگی
اور درد سر ہوگا اور اکثر اوقات بازو اور کلائی میں الم ظاہر ہوتا ہے اور اگر مواد دماغ کی طرف رجوع
کرے تو سخت خطرناک ہے اور جو کان کے پیچھے رجوع کرے امید خلاصی کی ہے اور خون ناک سے جاری ہونا
تامی ورمون احتشائین سخت نیک ہے اور اگر مواد ورم باطن کا پیچھے اترے تو شرییف میں بوجھ اور
کشش ظاہر ہوگی باب بارہوان دوسری گفتار اور دوسری کتاب سے تفرق اتصال
کی نشانیوں میں ہے تفرق اتصال اگر ظاہر ہو تو مشاہدہ سے معلوم کر سکتے ہیں لیکن جو تفرق اتصال

اور مس کان اور ناک اور میل سب جسم کا اور رتہ بال اور ناخن کا اور اندا بخرون کی کہ بالونکی جو رو
جنگو مسام کتو ہین خرج ہو تے ہین اسوچہ سو سب جاندار حاجت مند ہین اوس عضو کے جو کچھ اوس خرج ہو گیا ہے
اور ہونک اوسی کا نام ہے کہ جسم حیوان کو تبدیل غذا کی احتیاج ہوتی ہے پس جس صورت میں کہ بدن کثیف
سو اتنی خیرین خرج ہوتی ہین اور بدن اونکے نکلنے سے گھلتا ہی تو روح متحرک اولی تر اون سببوں سے گھٹلیگی اور
جلد کھٹلیگی اور نپانے سے عوض اور بدل کے ناشکیبا ہوگی اور جسوقت ایسا اتفاق پڑے کہ بدن کثیف ہو اون
خیر و نکاح خرج ہونا جو مذکور ہو تین کمتر ہو تو خطین فرونی جسم میں جمع ہوگی اور حاجت آدمی کو واسطے ریاضت
اور حمام وغیرہ کے اسی سبب سے ہے تاکہ بدن خلطون فرونی سے پاک ہو پس جس طرح جسم کو حاجت ہے کہ
خلطون فرونی سے پاک ہو اسی طرح روح کو بھی حاجت ہے کہ بخار و دوناں اور سوختہ اوس سے جدا ہون اسلئے کہ
روح لطیف ہو اور وہ صبر جو بدن خلطون سے کر سکتا ہے روح نہیں کر سکتی ہے پس ضرورت حاجت ہوتی ہے کہ
بخار و دوناں اوس سے جدا ہون اور جس طرح سے کہ پانی جسم کی غذا کو جسم میں روان کرتا ہی اور فضول کو
بدن سے باہر کرتا ہے اسی طرح ہوا روح کی غذا کو روح کی طرف لیجاتی ہے اور فضول کو بدن سے باہر نکالتی ہے
پس منفعت نبض یہ ہے کہ ساتھ حرکت انقباض کے تھنہ پھیلاؤ اور تازہ اور پاکیزہ اندر دل کے پہونچاتی ہے
اور ساتھ حرکت دل انقباض کے ہوا و دوناں کو دل سے باہر نکالتی ہے جس طرح لہار ہوا کو کھینچتا ہی
اور چھوڑتا ہے اسی طرح دل اور شریانیں ساتھ حرکت انقباض کے ہوا کو کھینچتی ہین اور خلی ہوا کی اور عدو
روح کی طرف روح کے پہونچاتی ہین اور ساتھ حرکت انقباض کے فضلہ بخار و دوناں کو روح سے
جدا کرتے ہین اور باہر نکالتے ہین تاکہ روح صافی اور معتدل ہو اور یہ دو منفعت بزرگ ایک اندر لیجانا
ہوا و تازہ اور روح کی غذا کا دوسرا ہر نکالنا ہوا و دوناں اور صافی کرنا روح کا جملہ شفعون نبض سے ہے اور غذا و
روح کا ہوا و تازہ سے اس طریق پر نہیں جو جس طرح ایک قوم ڈگمان کیا ہی کہ ہوا روح ہو جاتی ہے لیکن جس طرح
کہ پانی آدمی پیتا ہی اور مرکب غذا کا ہوتا ہی کہ اوس غذا کو باریک باریک رگوں میں پہونچاتا ہی اور تمام جسم میں
روان کرتا ہے اسی طرح ہوا بھی مرکب روح کا ہے کہ اوس کو تمام جسم میں پہونچاتی ہی اگرچہ یہ معنی باب سنا توین
میں نوع چہی گفتار جو تھی کتاب اول سے بیان ہو چکیں ہین اسجگہ بھی واجب ہی پر بیان کرنا اور حقیقت یہ کہ
ہوا و تازہ کی طرف دل کے اور سبب و دوناں ہو فی ہوا کا اندرون دل کے نوع پانچوین اور گفتار جو تھی
دوسری باب میں تشریح شریان و ریدی میں بیان ہو چکا ہی اور معلوم کریں کہ دل مثل مانند شریان و ریدی
ہو اور ایک شریان مثل مانند دل ایک عضو کے ہے اور جس طرح سو کہ اوس روح کو کہ دل میں ہی حاجت و مزون
راہ ہمیشہ ہی اسی طرح اس روح کو جو شریان میں ہی حاجت و مزون ہی راہ مسام اور اوس کشادگی سے جسکو

روح و دوناں کا نام ہے کہ جسم حیوان کو تبدیل غذا کی احتیاج ہوتی ہے پس جس صورت میں کہ بدن کثیف ہو اتنی خیرین خرج ہوتی ہین اور بدن اونکے نکلنے سے گھلتا ہی تو روح متحرک اولی تر اون سببوں سے گھٹلیگی اور جلد کھٹلیگی اور نپانے سے عوض اور بدل کے ناشکیبا ہوگی اور جسوقت ایسا اتفاق پڑے کہ بدن کثیف ہو اون خیر و نکاح خرج ہونا جو مذکور ہو تین کمتر ہو تو خطین فرونی جسم میں جمع ہوگی اور حاجت آدمی کو واسطے ریاضت اور حمام وغیرہ کے اسی سبب سے ہے تاکہ بدن خلطون فرونی سے پاک ہو پس جس طرح جسم کو حاجت ہے کہ خلطون فرونی سے پاک ہو اسی طرح روح کو بھی حاجت ہے کہ بخار و دوناں اور سوختہ اوس سے جدا ہون اسلئے کہ روح لطیف ہو اور وہ صبر جو بدن خلطون سے کر سکتا ہے روح نہیں کر سکتی ہے پس ضرورت حاجت ہوتی ہے کہ بخار و دوناں اوس سے جدا ہون اور جس طرح سے کہ پانی جسم کی غذا کو جسم میں روان کرتا ہی اور فضول کو بدن سے باہر کرتا ہے اسی طرح ہوا روح کی غذا کو روح کی طرف لیجاتی ہے اور فضول کو بدن سے باہر نکالتی ہے پس منفعت نبض یہ ہے کہ ساتھ حرکت انقباض کے تھنہ پھیلاؤ اور تازہ اور پاکیزہ اندر دل کے پہونچاتی ہے اور ساتھ حرکت دل انقباض کے ہوا و دوناں کو دل سے باہر نکالتی ہے جس طرح لہار ہوا کو کھینچتا ہی اور چھوڑتا ہے اسی طرح دل اور شریانیں ساتھ حرکت انقباض کے ہوا کو کھینچتی ہین اور خلی ہوا کی اور عدو روح کی طرف روح کے پہونچاتی ہین اور ساتھ حرکت انقباض کے فضلہ بخار و دوناں کو روح سے جدا کرتے ہین اور باہر نکالتے ہین تاکہ روح صافی اور معتدل ہو اور یہ دو منفعت بزرگ ایک اندر لیجانا ہوا و تازہ اور روح کی غذا کا دوسرا ہر نکالنا ہوا و دوناں اور صافی کرنا روح کا جملہ شفعون نبض سے ہے اور غذا و روح کا ہوا و تازہ سے اس طریق پر نہیں جو جس طرح ایک قوم ڈگمان کیا ہی کہ ہوا روح ہو جاتی ہے لیکن جس طرح کہ پانی آدمی پیتا ہی اور مرکب غذا کا ہوتا ہی کہ اوس غذا کو باریک باریک رگوں میں پہونچاتا ہی اور تمام جسم میں روان کرتا ہے اسی طرح ہوا بھی مرکب روح کا ہے کہ اوس کو تمام جسم میں پہونچاتی ہی اگرچہ یہ معنی باب سنا توین میں نوع چہی گفتار جو تھی کتاب اول سے بیان ہو چکیں ہین اسجگہ بھی واجب ہی پر بیان کرنا اور حقیقت یہ کہ ہوا و تازہ کی طرف دل کے اور سبب و دوناں ہو فی ہوا کا اندرون دل کے نوع پانچوین اور گفتار جو تھی دوسری باب میں تشریح شریان و ریدی میں بیان ہو چکا ہی اور معلوم کریں کہ دل مثل مانند شریان و ریدی ہو اور ایک شریان مثل مانند دل ایک عضو کے ہے اور جس طرح سو کہ اوس روح کو کہ دل میں ہی حاجت و مزون راہ ہمیشہ ہی اسی طرح اس روح کو جو شریان میں ہی حاجت و مزون ہی راہ مسام اور اوس کشادگی سے جسکو

ج

روح و دوناں کا نام ہے کہ جسم حیوان کو تبدیل غذا کی احتیاج ہوتی ہے پس جس صورت میں کہ بدن کثیف ہو اتنی خیرین خرج ہوتی ہین اور بدن اونکے نکلنے سے گھلتا ہی تو روح متحرک اولی تر اون سببوں سے گھٹلیگی اور جلد کھٹلیگی اور نپانے سے عوض اور بدل کے ناشکیبا ہوگی اور جسوقت ایسا اتفاق پڑے کہ بدن کثیف ہو اون خیر و نکاح خرج ہونا جو مذکور ہو تین کمتر ہو تو خطین فرونی جسم میں جمع ہوگی اور حاجت آدمی کو واسطے ریاضت اور حمام وغیرہ کے اسی سبب سے ہے تاکہ بدن خلطون فرونی سے پاک ہو پس جس طرح جسم کو حاجت ہے کہ خلطون فرونی سے پاک ہو اسی طرح روح کو بھی حاجت ہے کہ بخار و دوناں اور سوختہ اوس سے جدا ہون اسلئے کہ روح لطیف ہو اور وہ صبر جو بدن خلطون سے کر سکتا ہے روح نہیں کر سکتی ہے پس ضرورت حاجت ہوتی ہے کہ بخار و دوناں اوس سے جدا ہون اور جس طرح سے کہ پانی جسم کی غذا کو جسم میں روان کرتا ہی اور فضول کو بدن سے باہر کرتا ہے اسی طرح ہوا روح کی غذا کو روح کی طرف لیجاتی ہے اور فضول کو بدن سے باہر نکالتی ہے پس منفعت نبض یہ ہے کہ ساتھ حرکت انقباض کے تھنہ پھیلاؤ اور تازہ اور پاکیزہ اندر دل کے پہونچاتی ہے اور ساتھ حرکت دل انقباض کے ہوا و دوناں کو دل سے باہر نکالتی ہے جس طرح لہار ہوا کو کھینچتا ہی اور چھوڑتا ہے اسی طرح دل اور شریانیں ساتھ حرکت انقباض کے ہوا کو کھینچتی ہین اور خلی ہوا کی اور عدو روح کی طرف روح کے پہونچاتی ہین اور ساتھ حرکت انقباض کے فضلہ بخار و دوناں کو روح سے جدا کرتے ہین اور باہر نکالتے ہین تاکہ روح صافی اور معتدل ہو اور یہ دو منفعت بزرگ ایک اندر لیجانا ہوا و تازہ اور روح کی غذا کا دوسرا ہر نکالنا ہوا و دوناں اور صافی کرنا روح کا جملہ شفعون نبض سے ہے اور غذا و روح کا ہوا و تازہ سے اس طریق پر نہیں جو جس طرح ایک قوم ڈگمان کیا ہی کہ ہوا روح ہو جاتی ہے لیکن جس طرح کہ پانی آدمی پیتا ہی اور مرکب غذا کا ہوتا ہی کہ اوس غذا کو باریک باریک رگوں میں پہونچاتا ہی اور تمام جسم میں روان کرتا ہے اسی طرح ہوا بھی مرکب روح کا ہے کہ اوس کو تمام جسم میں پہونچاتی ہی اگرچہ یہ معنی باب سنا توین میں نوع چہی گفتار جو تھی کتاب اول سے بیان ہو چکیں ہین اسجگہ بھی واجب ہی پر بیان کرنا اور حقیقت یہ کہ ہوا و تازہ کی طرف دل کے اور سبب و دوناں ہو فی ہوا کا اندرون دل کے نوع پانچوین اور گفتار جو تھی دوسری باب میں تشریح شریان و ریدی میں بیان ہو چکا ہی اور معلوم کریں کہ دل مثل مانند شریان و ریدی ہو اور ایک شریان مثل مانند دل ایک عضو کے ہے اور جس طرح سو کہ اوس روح کو کہ دل میں ہی حاجت و مزون راہ ہمیشہ ہی اسی طرح اس روح کو جو شریان میں ہی حاجت و مزون ہی راہ مسام اور اوس کشادگی سے جسکو

اور بطی اور طویل اور قصیر وغیرہ ظاہر ہوں باب پانچواں تیسری گفتار اور دوسری کتاب
اس باب کی میانین ہے کہ نبض کی گنتی اجناس میں بحسب ظاہر قول طبیوں کے
حرکت نبض کی دس جنس ہو ہے ایک مقدار حرکت اور سکون کی دوسری سرعت اور بطوی تیسری توازن اور تفاوت
چوتھی قوت اور ضعف پانچویں نرمی اور سختی رگ کی چھو گرمی اور سردی رگ کی ساتویں بہا ہونا اور خالی ہونا رگ کا
اٹھویں استواء اور اختلاف حرکت کا نوٹن نظام حرکات اور سکون کا استواء اور اختلاف میں اور بی نظامی اور
دسویں وزن زمان حرکت و سکون کا اگر یہ ظاہر قول اجناس نبض کی یہ دس جنس ہیں جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں
مگر تحقیق یہ ہے کہ نو جنس سے زیادہ نہیں ہر اس لیے کہ جنس نوین کے نظام اور بی نظامی کی ہے مانند ایک نوع کو دو تحت نوع
اٹھویں کے کہ جنس استواء اور اختلاف کو ہے اور اجناس نبض کو ایک طریق سے بھی نسبت دی ہو اور یوں بیان کیا ہو کہ
اجناس نبض کے پانچ ہیں ایک جنس کو حرکت رگ سے ڈھونڈیں اور وہ دو نوع ہے کہ پھر ہر ایک نوع کے انواع بہت ہیں
لیکن ایک نوع کو مقدار حرکت سے ڈھونڈیں یعنی اندازہ حرکت رگ نبض طویل اور عرض اور قصیر اور دقیق اور عظیم اور
اور معتدل سے اور جو کچھ ترکیب ان انواع سے حاصل ہو بخلاف انہیں کے ہوگی اور نوع دوسری کو چگونگی حرکت رگ سے
ڈھونڈیں کہ نبض سریع اور بطی اور معتدل اور نبض مستوی اور مختلف اور منتظم اور نامنتظم اور نبض موزون انہیں تمام
میں سے ہے اور جنس دوسری کو سکون رگ سے ڈھونڈیں کہ درمیان دو حرکتوں کے پڑتا ہے اور یہ نبض متواتر اور متفاوت
میں ظاہر ہوتا ہے اور جنس تیسری قوت حیوانی سے ڈھونڈیں اور یہ نبض قوی اور ضعیف میں معلوم ہوتی ہے اور جنس
چوتھی چگونگی آلت سے ڈھونڈیں یعنی حقیقت شریان سے اور یہ دو نوع ہے ایک سختی اور نرمی شریان کی
دوسری سردی اور گرمی شریان کی اور جنس پانچویں یہ ہے کہ جو کچھ تجویف میں شریان کے ہے ڈھونڈیں اور یہ پُری
اور یہی یعنی ہری اور خالی ہونے رگ سے ظاہر ہوتا ہے والہ اعلم بالصواب باب چھٹا تیسری گفتار اور
دوسری کتاب سے انواع نبض کی شناخت کہیں ہے پانچ مقدار اور اسکی اندازہ حرکت رگ سے
ملائش کریں یا درازی اور بھلی اور اندازہ شکی رگ سے ڈھونڈیں سلیو کہ جسم میں اندازہ سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور
عمق تپس اسوجہ سے انواع نبض بسط کی جو ماتحت اس جنس کی ہیں نو ہیں تین نوع درازی رگ سے ظاہر ہوتی ہیں اور
وہ طویل اور قصیر اور معتدل ہے لیکن طویل وہ حرکت ہے کہ درازی رگ میں سب انگلیوں کو خبر دیتی ہے اور قصیر وہ حرکت
کہ بعض انگلیوں کو خبر دیتی ہے اور معتدل درمیان طویل اور قصیر کے ہے اور اسکو معتدل فی الطول کہتے ہیں اور تین
انواع چوڑاؤ یعنی عرض میں رگ کو پیدا ہوتی ہیں اور وہ عرض اور ضیق اور معتدل ہے لیکن عرض اسی نبض ہے کہ عرض
میں انگلیوں کے زیادہ اور نبضوں کو محسوس ہوتی ہے اور ضیق برعکاس اور معتدل وہ ہے جو درمیان میں
عرض اور ضیق کے ہوا اور اسکو معتدل فی العرض کہتے ہیں اور ضیق کو ضیق بھی کہتے ہیں اور دقیق کو فارسی میں

[illegible]

دوبنی ہو اور صلب نبض اگرچہ اونگلی پر سخت معلوم ہوتی ہو لیکن اونگلی کے دبائے سے نیچے بیٹھ جاتی ہو اور فرق دوسرا یہ ہو کہ ممکن ہے یہ کہ نبض صلب عرض کہتی ہے اور متواتر دقیق ہوتی ہے اور جو کچھ حال بہری ہونے اور خالی ہونے رگ سے ڈھونڈہیں اور سکو تین نوع ہیں ایک نبض ایسی ہوتی ہے کہ اونگلی سے معلوم کر سکتے ہیں کہ رگ خالی نہیں ہے اور دوسرے کچھ طو بے اسکو نبض اور عربی میں ممٹکی کہتے ہیں اور دوسری نبض خالی ہے وہ برخلاف ممٹکی کے ہوتی سیری معتدل ہے درمیان دونوں کے اور جو کچھ زمان سکون رگ سے ڈھونڈہیں وہ بھی تین نوع ہے ایک متواتر ہو اور وہ ایسی نبض ہو کہ زمان سکون کا اوسکے بہت کوتاہ ہوتا ہو اسکو نبض متدار کہتے ہیں دوسری نبض متفاوت ہے وہ برخلاف متواتر کے ہے یعنی زمانہ اسکو سکون کا بہت دراز ہوتا ہے تیسری نبض معتدل درمیان دونوں کے ہے اور بہت ایسا ہوتا ہو کہ سریع اور متواتر مشتبہ ہوتی ہیں پس فرق اون دونوں کے درمیان میں یہ ہو کہ سریع میں زمانہ حرکت کا نہایت کوتاہ ہوتا ہو اور متواتر میں زمانہ سکون کا کوتاہ ہوتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہو کہ کصغیر اور سریع مشتبہ ہوتی ہو بسبب کوتاہی زمانہ حرکت کی پس فرق اون دونوں میں یہ ہو کہ کوتاہی زمانہ حرکت کی نبض صغیر میں بسبب کوتاہی مسافت کو ہے اور سریع میں بسبب سرعت کو کوتاہی زمانہ حرکت کی ہے اور جو کچھ استواء اور اختلاف سے ڈھونڈہیں وہ بظاہر قول طیبیوں کے دو نوع ہو لیکن حقیقت میں تین نوع ہو جسکو آگے بیان کیجاتی ہے لیکن نبض مستوی وہ نبض ہے کہ جمیع قراءت میں برابر ہوتی ہے یعنی سب کٹھکون میں اونگیوں پر مساوی ہوتی ہے دوسری نبض مختلف ہو وہ برخلاف مستوی کے ہو اور تحقیق کلام کی نبض مستوی اور نبض مختلف میں ہم باب اول میں کہہ چکے ہیں کہ ہر ایک جزو شریان سے بالطلع متحرک ہو یعنی ساتھ طبیعت اپنی کے حرکت کرتا ہو واسطے حاجت اپنی کے جسے بیان کر چکے ہیں کہ جسوقت کہ کسی عضو میں سبب کسی زخم یا دمل یا سوا اسکو کی حرارت زیادہ ہو گئی ہو تو حرکت شریان اس عضو کی جلد تر اور زیادہ تر حرکت دل اور جڑکٹوں اور شریان میں سے ہوگی پس اس اعتبار پر ممکن ہو کہ حرکت ایک جزو کی ایک شریان سے مخالف حرکت جزو دوسری کے ہو ایک ہی کٹھکے میں جو اونگلی پر پہنچا سلیسے کہ حال اس جزو کا برخلاف حال دوسرے جزو کے ہو اور جس طرح یہ حال طریق اعتبار اور قیاس سے درست ہو طریق تجربہ سے بھی درست ہو پس اختلاف دوشہیں ہیں ایک اختلاف درمیان دو نبض کے دوسری اختلاف درمیان ایک نبض کے اور یہ دوسری قسم ایسی ہے کہ ایک نبض میں ایک اونگلی سے دوسری اونگلی تک حرکت رگ کی پہری ہوتی ہوتی ہے اور اس سے بھی زیادہ اختلاف ایک اور ہو اور وہ ایسا اختلاف ہو کہ ایک ہی اونگلی میں ہوتا ہے یعنی کٹھک اسکی آدھی اونگلی پر چٹا دوسری آدھی کے ہوتی ہے پس اسوجہ سے نبض مختلف کی تین قسمیں ہیں ایک وہ نبض ہو کہ کٹھکا پیچو کا مخالف آگے ہو دوسری وہ نبض ہے کہ کٹھکا ایک اونگلی پر مخالف دوسری اونگلی کے ہوتی ہے یہ کہ اختلاف ایک اونگلی میں ہو پس جو کچھ استواء اور اختلاف سے ڈھونڈہیں چار نوع تصور کریں ایک مستوی اور تین مختلف اور معلوم کریں کہ جو کچھ نظام اور بنی نظامی

عالمیہ کہ سبب کی مسامتہ ہوا در پہلو کی کرب قبر زمانا کا سرچنے کے وہ یہ پتہ دکھانے میں اس قدر نشان ہو جو حال نہ دوسری کو اور میں قید میں آگشتا ہی مہر افروز شاہ ۱۲ صفر الحکامیہ

[illegible]

آغاز کرے اور طرف صغر کے پہونچ کر جو ذکر ہے ہر طرف عظم کے لیکن ساتھ اس عظم کے کہ آغاز میں تھی نہ پہونچا ہو سکو
 ذنب متراج ناقص الرجوع کہتے ہیں اور جو کہ ایک نبض میں مجہد ایسی ہوتی ہے کہ مثلاً اونگلی خنصر کی نبض کو قوی یا قوی تا بتدریج
 کہ آغاز اسکا ہے اور حرکت دوسری نبض کی ضعیف پاتے اور اسی طرح وسطی اور سبجہ اور ہر اسی نسق پر لوٹ آکر
 دوسری نبض مستطی ہے اور یہ وہ نبض ہے کہ ظاہر ہوتی ہے قوت میں یا عظم میں یا سرعت میں یا سوا اسکو میں پہونچا ہوا
 ہوتی ہے اور بتدریج قوت میں یا غیر اس کے میں زیادہ ہوتی ہے پہونچ کر تھی ہے زیادتی سے طرف نقصان کی اور یہ
 مانند دو ذنب الفار کے ہے یعنی نبض مستطی مانند دو دم موش کے ہے مثال اس نبض کی یہی ہو اسلیے کہ حالت انسا
 میں ابتدا اونگلی پہلی سے منتہا ثانی تک بترتیب زیادتی میں ہوتی ہے پہونچا ہوا اس جگہ سے تا منتہا انگشت چہام
 نقصان میں ہوتی ہے تیسری نبض غزالی ہے اور وہ ایسی ہے کہ پہونچتی ہے اونگلیوں پر ایک بار پہونچتی ہے
 اونگلیوں پر دوسری بار ساتھ سرعت کو اس طرح کہ محسوس نہیں ہوتا ہے اور سبجہ اور سکون یعنی درمیان حرکت اول کے
 سکون نہیں ہوتا ہے چوتھی نبض دو قریبین ہے اور یہ بھی ایک نبض میں ہوتی ہے گویا منقطع ہو گئی ہے اور اندک زمانہ میں
 پہونچتی ہے اور پہونچا ہوا تمام پہونچ کر پہلی تمام ہوتی ہو کہ حرکت دوسری پہونچتی ہے حقیقت یہ ہے کہ درمیان
 حرکت پہلی اور دوسری کے اتنا زمانہ نہ ہو کہ حرکت انقباض ہو سکے اور فرق آئین اور نبض غزالی میں یہ کہ اس نبض
 میں حرکت دوسری ضعیف تر حرکت اول سے ہوتی ہے اور نبض غزالی میں حرکت دوسری کی قوی ہوتی ہے یا چون
 نبض مختلف القرمہ ہے اور وہ نبض ایسی ہے کہ آغاز حرکت انقباض کا ضعیف ہوتا ہے اور آخر اسکا قوی یا آغاز اسکا قوی
 ہوتا ہے اور آخر اسکا ضعیف پہونچتی نبض موجی ہے کہ حرکت اسکی درازی اور عرض میں مانند موج دریا کے ہوتی ہے
 یعنی ایک نبض چند جزو میں بعد ایک دوسری کے حرکت کرتی ہے اور معلوم کریں کہ نبض موجی بعد حمام اور پیسے شراب بکتر
 اور حالت استسقا اور بیماری فاج اور سکتہ اور زوات الری میں ہوتی ہے اور اگر نبض تپ میں ظہور کرے تو علامت یسینہ
 کی ہے شاتوین نبض مودی ہے اور یہ نبض مثلاً نبض موجی کی ہے لیکن یہ ضعیف ہوتی ہے اور متواتر مانند حرکت دو دیو کی
 کہ اور نیز نبض ایک نبض میں ہوتی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ سیرج ہو مگر سیرج میں ہے اور دلیل اس نبض کی اوپر
 دور ہونے قوت کی ہے آٹھویں نبض غلی ہے اور یہ متواتر اور صغیر زیادہ دودی سے ہوتی ہے اور مشابہ نبض اس
 بچہ کے ہوتی ہے جو نو زادہ ہو اور یہ نبض غلی باللائق وقت یقوتی اور نہایت ضعیفی اور نزدیک موت کی ہوتی ہے
 اور یہ بھی ایک نبض میں ہوتی توین نبض متشاری ہے اور وہ مشابہ موجی کے ہے اسلیے کہ اجزاء کے بلندی اور افتاد
 اور پہناتی میں نا ہوا ہوتے ہیں اور فرق درمیان دونوں کے یہ ہے کہ انتشاری نبض صلب اور متواتر یا سیرج ہوتی ہے
 اور انتشاری اسکو اسواسطے کہتے ہیں کہ اجزاء کے بلندی اور غمی میں نا ہوا ہوتے ہیں سبب اسکا گرم گرم ہوتا
 کہ بعض بختہ ہو اور بعض عام ہیں سبب نیم بختہ کے بعض اجزاء کے گرم ظاہر ہوتے ہیں اور بعض سخت اور سبب درم کی سیرج

بالرغم من ذلك
 نبض من سبب

غزالی

ذات تین

مختلف القرمہ

ج ۲

منشأ

اور متواتر ہوتے ہیں اور یہ نبض فشاری ذات الجنب میں اکثر ہوتی ہے سبب ورم کے کہ غشاء عصبانی میں ہوتا ہے
و سونچن متخلل ہے اور وہ دو طرح پر ہوا ایک یہ کہ جہاں توقع حرکت کی ہو وہ جگہ ساکن ہو اور یہ نشان دور ہونے
قوت کا ہو اور سکون و انقباض کہتے ہیں دوسری یہ کہ جگہ سکون کی امید ہو اور وقت حرکت ہو و اور یہ نشان پہ آنے
قوت کا ہو اور نشان سختی حاجت کا اور اسکو واقع فی الوسط کہتے ہیں کیا ہو بین انواع نبض و شمشج اور متواتر اور ملوکی
ہو ان سبب انواع میں رگ مانند رشتہ کشیدہ ہوتی ہو اور نبض ملتوی اپنے اوپر بٹتی ہے اور یہ اختلاف ہمارے رگ
میں ہوتا ہو اور متواتر وہ نبض ہے کہ او میں انبساط کمتر اور پوشیدہ ہوتا ہو اور کشیدگی رگ کی ظاہر ہوتی ہے
ایسے سبب انواع خشک بیمار یونہی ظاہر ہوتی ہیں اور ایک نبض اور جو کہ سبب بیمار یونہی خشک تی ہو مانند
وقت اور زبول کے اور سکون ثابت کہتے ہیں اور نبض ہر ایک در صلب اور کشیدہ اور اگر مختلف نہیں ہوتی ہے
ایسے کہ خشک بیمار یونہی ہوتی ہے بارہویں نبض متعیش ہو اور اسکو نبض مرتعد بھی کہتے ہیں اور وہ ایسی نبض ہے
کہ رگ ساتھ حرکتوں کے لرزان ہوتی ہے اور حرکت اسکی مثل حرکت رشتہ کے ہوتی ہو اور نشان اس بلجھا
کہ سبب زبادی خلط کے گرا تیار ہے تیرہویں نبض مطرقی ہو اور وہ ایسی ہے کہ حرکت اسکی مانند حرکت مطرقہ کے ہوتی ہو
اور مطرقہ کو ہندی میں ہتھوڑا کہتے ہیں جو جس طرح ہتھوڑا اسندان پر بارتی ہیں اور وہ اوپر ہو چکر گھٹکا دوسرا ظاہر
کرتا ہے اسی طرح یہ نبض حرکت کرتی ہو لینے کٹکا کرتی ہو اول پورون پر اور عود کرتی ہے اند کے بجانب مرکز اور
قبل ہو چوچ کے غایت مرکز سے پہر پور و کٹکا دیکر حرکت انبساطی تمام کرتی ہے اور مطرقی کو ذوق عین بھی کہتے ہیں
مطرقی خاص ہے اور ذوق عین عام ہے باب اسخوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب
اسباب نبض کے بیان میں ہے بلکہ ضروری اور اصلی اور ذاتی اسباب ہیں وہ تین
ہیں کہ جب تک وہ اسباب ہوں نبض موجود نہ ہو و اور انکو اسباب ماسکہ کہتے ہیں پہلے دل ہے اور شریانیں و
اور سکون آتہ کہتے ہیں دوسری قوت حیوانی ہے اور اسکو قاعل کہتے ہیں تیسری وہ سبب جو ہوا یا تازہ اور خشک
کو اندر پہنچاتا ہے اور گرم ہوا و دواک شدہ کو باہر نکالتا ہو اس سبب کو حاجت کہتے ہیں پس اسباب ماسکہ
اسباب ظاہر کرنے نبض کے ہیں اور اسباب تغیر نبض کے تین جنس پر ہیں ایک اسباب طبعی اور لازم ہیں
اور انکو اسباب الطبیعیۃ الاولیہ کہتے ہیں اور نرمی اور مادی اور ساکما و عمر اور فصل سال اور بدن ہو دوسری اسباب
اعراض ہیں اور انکو اسباب الطبیعیۃ الثانیہ کہتے ہیں تیسری وہ اسباب ہیں جو در میان میں اسکے اور انکو ہیں اور انکو اسباب
بین الاسباب الطبیعیۃ و غیر الطبیعیۃ کہتے ہیں اور وہ کہانا اور پٹیا اور سونا اور جالنا اور حرکت اور سکون اور استفراغ اور
اجتماع اس و احوال مسکنون اور جام کا اور اعراض نفسانی مانند شادی اور غمی اور سوا و اسکے میں اور ان اسباب
متوسط کو الاسباب الثانیہ کہتے ہیں اور طبعی اسکو کہتے ہیں کہ حیوت اور کو جیسا کہ چاہیے اور بقدر اوجس طرح کہ چاہیے

۱۸۴
کہ حرات غشیہ اعضا اصلی ہیں
خاص گرون میں جیٹ جاو اور یک
طوبات ثلثہ طبعیہ کہتے ہیں ان میں ایک
چاہیے کہ حیات ان میں ایک
طوبہ کہ حیات ان میں ایک
خفج ہو جاتی ہے و ذوق عین عام
اور ذوق عین خاص میں ہوتا
نہال میں نبض کن اور نرم ہوتا
اور دوسرا اس سبب اس
مطرقی
۱۸۴
اور دوسرا اس سبب اس
نہال میں نبض کن اور نرم ہوتا
اور دوسرا اس سبب اس
مطرقی

کام میں لاوین سبب تندستی کا ہونگے اور نا طبعی اس لیے کہ تھوہین کہ جس وقت اور نہ اس قدر اور ناوس طبع کہ چاہی کام میں
وہ سبب بیماری کا ہونگے باب نوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب میں بیان میں تفسیر نبض کی
سبب تغیر اسباب ماسک کے پس معلوم کریں کہ حرکت انبساط کی جس قدر کہ ہو عظیم یا صغیر سبب حاجت کی ہوتی ہے کہ ساتھ حاجت
کو توانائی قوت اور مطاوعت آلت یعنی نرمی رگ کی باقی ہر تاکہ حرکت تمامی کو پہنچتی ہے اور اگرچہ فاعل حرکت کی قوت ہر اور
توانائی لیکن ایسا ہوتا ہے کہ قوت اپنی جگہ رہتی ہے اور حرکت باندازہ حاجت اور تابعداری آگ کے حاصل ہوتی ہے اور سطح
اگرچہ آگ مطاوع یعنی تابعدار ہو قوت اور تمامی حاجت کو پائی تاکہ حرکت تمام حاصل ہو اور ممکن نہیں ہے کہ جو حاجت بہت یا تر
معتدل سے ہو یا آلت سخت زیادہ یا نرم زیادہ معتدل سے ہو قوت اپنی حال پر ہر اور حال قوت اور آگ کا اور بیان
ہو چکا ہے پس جس وقت نبض احوال طبعی پر ہو عظیم یا صغیر یا سرچ یا بقی یا اور کسی حال پر ہوگی اور سبب اس کا یا زیادتی حاجت
کی ہر یا کمی حاجت کی اس لیے کہ اسباب ماسک کے سوا ہر اور تین اسباب کے نہیں ہیں اور اسباب فرونی حاجت کو
تین جنس پر ہیں ایک زیادتی حرارت کی ہے کہ سبب اس کی ہوا کی تازہ اور خشک کیطرت حاجت زیادہ ہوتی ہے اور
سبب فرونی حرارت کا یا ریاضت ہر یا عضویا طعام اور شراب گرم یا دوا گرم یا وہ حرارت ہر جو بیماری سے ہوتی ہے
مانند تپ اور سو مزاج گرم کے اور جنس دوسری نقصان روح ہر کہ سبب اس کو قوت ضعیف ہوتی ہر یا آدمی کوئی
رج کھینچے یا کوئی درد کہ روح کو تحلیل کر دے اور قوت کو ضعیف کر دے یا لذت با فراط اور ہوا کی روح افراط سے اور نہ تو
تحلیل قبول کرے اور جنس تیسری زیادتی انجرون دخانی کی ہے کہ عفونت احتملاط سے پیدا ہوں اور اوس عفونت سے
بیماریاں اور تپ عارض ہو اور بہت قسم کے مواد گرم اور سوختہ اور وہ ورم اور وہ زخم جو پھیرے اور ہسیا دل میں
اور یہ انجروہ بعد طعام کے بہت اوٹھتی ہیں اور خواب کی حالت میں بھی زیادہ ہوتے ہیں پس ان تینوں جنسوں کو
سرعت نبض سے معلوم کر سکتے ہیں یعنی جس وقت کہ حرکت انقباض کی سریع زیادہ ہوتی ہے اور زمانہ سکون کا کہ بعد حرکت
انبساط ہوتا ہے کہ تھوہا ہے اس وقت حاجت باہر کرنے ہوا کی گرم اور دوناک شدہ کہ زیادہ ہوتی ہے اور جس وقت
کہ حرکت انبساط کی جلد تر ہوتی ہے اور زمانہ سکون کا کہ بعد حرکت انقباض کے ہوتا ہے کہ تازہ زیادہ ہوتا ہے اور
اس وقت حاجت داخل ہوتی ہوا کی تازہ اور خشک کی زیادہ ہوتی ہے اور جس وقت دونوں حرکتیں سرچ ہوں اور دونوں
سکون لنگ سبب اس کا نقصان روح کا ہے اور حاجت مدد روح کی زیادہ ہر اور فرق درمیان فرونی حاجت کو
سبب حرارت کسی عارض کے ہو یا مانی عضویا ریاضت اور حمام وغیرہ کے اور درمیان فرونی حاجت کو کہ
سبب حرارت ثابت کی ہو مانند تپ یا سو مزاج گرم وغیرہ کے دو وجہ سے معلوم ہو سکتا ہے ایک اس وجہ سے
کہ جو تغیر سبب کسی حرارت عارض کے ہو بعد ایک گشتہ و احوال طبعی پر ہو اور چکا اور جو تغیر کہ سبب حرارت ثابت
کو ہو اوی طرح قائم رہتا ہے اور نبض متغیر اور نا طبعی ہوتی ہے اور وجہ دوسری یہ کہ سبب حرارت کسی عارض کے

اور اس سبب سے تندستی کا ہونگے اور نا طبعی اس لیے کہ تھوہین کہ جس وقت اور نہ اس قدر اور ناوس طبع کہ چاہی کام میں
وہ سبب بیماری کا ہونگے باب نوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب میں بیان میں تفسیر نبض کی
سبب تغیر اسباب ماسک کے پس معلوم کریں کہ حرکت انبساط کی جس قدر کہ ہو عظیم یا صغیر سبب حاجت کی ہوتی ہے کہ ساتھ حاجت
کو توانائی قوت اور مطاوعت آلت یعنی نرمی رگ کی باقی ہر تاکہ حرکت تمامی کو پہنچتی ہے اور اگرچہ فاعل حرکت کی قوت ہر اور
توانائی لیکن ایسا ہوتا ہے کہ قوت اپنی جگہ رہتی ہے اور حرکت باندازہ حاجت اور تابعداری آگ کے حاصل ہوتی ہے اور سطح
اگرچہ آگ مطاوع یعنی تابعدار ہو قوت اور تمامی حاجت کو پائی تاکہ حرکت تمام حاصل ہو اور ممکن نہیں ہے کہ جو حاجت بہت یا تر
معتدل سے ہو یا آلت سخت زیادہ یا نرم زیادہ معتدل سے ہو قوت اپنی حال پر ہر اور حال قوت اور آگ کا اور بیان
ہو چکا ہے پس جس وقت نبض احوال طبعی پر ہو عظیم یا صغیر یا سرچ یا بقی یا اور کسی حال پر ہوگی اور سبب اس کا یا زیادتی حاجت
کی ہر یا کمی حاجت کی اس لیے کہ اسباب ماسک کے سوا ہر اور تین اسباب کے نہیں ہیں اور اسباب فرونی حاجت کو
تین جنس پر ہیں ایک زیادتی حرارت کی ہے کہ سبب اس کی ہوا کی تازہ اور خشک کیطرت حاجت زیادہ ہوتی ہے اور
سبب فرونی حرارت کا یا ریاضت ہر یا عضویا طعام اور شراب گرم یا دوا گرم یا وہ حرارت ہر جو بیماری سے ہوتی ہے
مانند تپ اور سو مزاج گرم کے اور جنس دوسری نقصان روح ہر کہ سبب اس کو قوت ضعیف ہوتی ہر یا آدمی کوئی
رج کھینچے یا کوئی درد کہ روح کو تحلیل کر دے اور قوت کو ضعیف کر دے یا لذت با فراط اور ہوا کی روح افراط سے اور نہ تو
تحلیل قبول کرے اور جنس تیسری زیادتی انجرون دخانی کی ہے کہ عفونت احتملاط سے پیدا ہوں اور اوس عفونت سے
بیماریاں اور تپ عارض ہو اور بہت قسم کے مواد گرم اور سوختہ اور وہ ورم اور وہ زخم جو پھیرے اور ہسیا دل میں
اور یہ انجروہ بعد طعام کے بہت اوٹھتی ہیں اور خواب کی حالت میں بھی زیادہ ہوتے ہیں پس ان تینوں جنسوں کو
سرعت نبض سے معلوم کر سکتے ہیں یعنی جس وقت کہ حرکت انقباض کی سریع زیادہ ہوتی ہے اور زمانہ سکون کا کہ بعد حرکت
انبساط ہوتا ہے کہ تھوہا ہے اس وقت حاجت باہر کرنے ہوا کی گرم اور دوناک شدہ کہ زیادہ ہوتی ہے اور جس وقت
کہ حرکت انبساط کی جلد تر ہوتی ہے اور زمانہ سکون کا کہ بعد حرکت انقباض کے ہوتا ہے کہ تازہ زیادہ ہوتا ہے اور
اس وقت حاجت داخل ہوتی ہوا کی تازہ اور خشک کی زیادہ ہوتی ہے اور جس وقت دونوں حرکتیں سرچ ہوں اور دونوں
سکون لنگ سبب اس کا نقصان روح کا ہے اور حاجت مدد روح کی زیادہ ہر اور فرق درمیان فرونی حاجت کو
سبب حرارت کسی عارض کے ہو یا مانی عضویا ریاضت اور حمام وغیرہ کے اور درمیان فرونی حاجت کو کہ
سبب حرارت ثابت کی ہو مانند تپ یا سو مزاج گرم وغیرہ کے دو وجہ سے معلوم ہو سکتا ہے ایک اس وجہ سے
کہ جو تغیر سبب کسی حرارت عارض کے ہو بعد ایک گشتہ و احوال طبعی پر ہو اور چکا اور جو تغیر کہ سبب حرارت ثابت
کو ہو اوی طرح قائم رہتا ہے اور نبض متغیر اور نا طبعی ہوتی ہے اور وجہ دوسری یہ کہ سبب حرارت کسی عارض کے

اور اس سبب سے تندستی کا ہونگے اور نا طبعی اس لیے کہ تھوہین کہ جس وقت اور نہ اس قدر اور ناوس طبع کہ چاہی کام میں
وہ سبب بیماری کا ہونگے باب نوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب میں بیان میں تفسیر نبض کی
سبب تغیر اسباب ماسک کے پس معلوم کریں کہ حرکت انبساط کی جس قدر کہ ہو عظیم یا صغیر سبب حاجت کی ہوتی ہے کہ ساتھ حاجت
کو توانائی قوت اور مطاوعت آلت یعنی نرمی رگ کی باقی ہر تاکہ حرکت تمامی کو پہنچتی ہے اور اگرچہ فاعل حرکت کی قوت ہر اور
توانائی لیکن ایسا ہوتا ہے کہ قوت اپنی جگہ رہتی ہے اور حرکت باندازہ حاجت اور تابعداری آگ کے حاصل ہوتی ہے اور سطح
اگرچہ آگ مطاوع یعنی تابعدار ہو قوت اور تمامی حاجت کو پائی تاکہ حرکت تمام حاصل ہو اور ممکن نہیں ہے کہ جو حاجت بہت یا تر
معتدل سے ہو یا آلت سخت زیادہ یا نرم زیادہ معتدل سے ہو قوت اپنی حال پر ہر اور حال قوت اور آگ کا اور بیان
ہو چکا ہے پس جس وقت نبض احوال طبعی پر ہو عظیم یا صغیر یا سرچ یا بقی یا اور کسی حال پر ہوگی اور سبب اس کا یا زیادتی حاجت
کی ہر یا کمی حاجت کی اس لیے کہ اسباب ماسک کے سوا ہر اور تین اسباب کے نہیں ہیں اور اسباب فرونی حاجت کو
تین جنس پر ہیں ایک زیادتی حرارت کی ہے کہ سبب اس کی ہوا کی تازہ اور خشک کیطرت حاجت زیادہ ہوتی ہے اور
سبب فرونی حرارت کا یا ریاضت ہر یا عضویا طعام اور شراب گرم یا دوا گرم یا وہ حرارت ہر جو بیماری سے ہوتی ہے
مانند تپ اور سو مزاج گرم کے اور جنس دوسری نقصان روح ہر کہ سبب اس کو قوت ضعیف ہوتی ہر یا آدمی کوئی
رج کھینچے یا کوئی درد کہ روح کو تحلیل کر دے اور قوت کو ضعیف کر دے یا لذت با فراط اور ہوا کی روح افراط سے اور نہ تو
تحلیل قبول کرے اور جنس تیسری زیادتی انجرون دخانی کی ہے کہ عفونت احتملاط سے پیدا ہوں اور اوس عفونت سے
بیماریاں اور تپ عارض ہو اور بہت قسم کے مواد گرم اور سوختہ اور وہ ورم اور وہ زخم جو پھیرے اور ہسیا دل میں
اور یہ انجروہ بعد طعام کے بہت اوٹھتی ہیں اور خواب کی حالت میں بھی زیادہ ہوتے ہیں پس ان تینوں جنسوں کو
سرعت نبض سے معلوم کر سکتے ہیں یعنی جس وقت کہ حرکت انقباض کی سریع زیادہ ہوتی ہے اور زمانہ سکون کا کہ بعد حرکت
انبساط ہوتا ہے کہ تھوہا ہے اس وقت حاجت باہر کرنے ہوا کی گرم اور دوناک شدہ کہ زیادہ ہوتی ہے اور جس وقت
کہ حرکت انبساط کی جلد تر ہوتی ہے اور زمانہ سکون کا کہ بعد حرکت انقباض کے ہوتا ہے کہ تازہ زیادہ ہوتا ہے اور
اس وقت حاجت داخل ہوتی ہوا کی تازہ اور خشک کی زیادہ ہوتی ہے اور جس وقت دونوں حرکتیں سرچ ہوں اور دونوں
سکون لنگ سبب اس کا نقصان روح کا ہے اور حاجت مدد روح کی زیادہ ہر اور فرق درمیان فرونی حاجت کو
سبب حرارت کسی عارض کے ہو یا مانی عضویا ریاضت اور حمام وغیرہ کے اور درمیان فرونی حاجت کو کہ
سبب حرارت ثابت کی ہو مانند تپ یا سو مزاج گرم وغیرہ کے دو وجہ سے معلوم ہو سکتا ہے ایک اس وجہ سے
کہ جو تغیر سبب کسی حرارت عارض کے ہو بعد ایک گشتہ و احوال طبعی پر ہو اور چکا اور جو تغیر کہ سبب حرارت ثابت
کو ہو اوی طرح قائم رہتا ہے اور نبض متغیر اور نا طبعی ہوتی ہے اور وجہ دوسری یہ کہ سبب حرارت کسی عارض کے

لی ہے اور دوسری خالی ہونا گ کا ہر کہ طبقہ اور کچھ کے طبقہ پر افتادہ ہوتا ہے اور اس سبب کہ پستانی میں باؤ
ہوتی ہے اور سبب نبض قصیر کا بعینہ سبب نبض غیر کا ہر باب و سوال تیسری گفتار اور دوسری
کتاب سے شناخت میں مختلف نبضوں کے سے اور شناخت ہر ایک
کی جو کچھ نشان دیوے سے معلوم کریں کہ سور مزاج کہ دل اور کلا میں میں لای ہو تو فصل اور
قوت کو نبض کی متغیر کہ بتا ہے اور استلا اور سندہ اور اعراض نفسانی کا فراطہ اور جو کچھ کہ قوت میں سے
گرا بنا ہر فصل قوت کو متغیر کر گیا اور نبض اسکی وجہ سے مختلف ہوگی اور حالہای مختلف کہ اتفاقیہ آدمی پر
طنہ ہر موئے میں ہر ایک قوت میں اثر کرتے ہیں اور نبض ساتھ اس سبب کے مختلف ہوتی ہے اگر
اسباب قوی زیادہ ہوں اختلاف ایک نبض میں ہوگا اور اگر ضعیف زیادہ ہوں بہت نبض میں ہوگا اور طبیعت قوت
زیادہ اور مقہور نبضیں خاص یا بعض زیادہ ہوگی اور جو قوت زیادہ ہو اور نبض مختلف سبب اور اسکا اگر باسی طبیعت کا
کماؤ سے یا کچھ پیو سے یا خلطوشی اختلاف نبض کا ساتھ ضعف قوت کو ہو سبب اور اسکا کو شش کرا طبیعت کا
ساتھ علت کو اور جو قوت کہ قوت قوی ہو اور نبض مختلف ہو ساتھ استفرغ کے زائل ہو اور جو کچھ گرائی طعام
اور شراب سے موجب معده سبک ہو و زائل ہوگی اور جو معده میں اخلاط ہوں اختلاف آئینہ نبض میں ہوگا اور
انجام کو خفقان عارض ہوگا اور نبض خفقی ظاہر ہوگی اور حالات اسباب نبض مختلف کہ اگر ایکبارگی آدمی بظاہر نبض
اور نبض انکی سبب سے مختلف ہو جائے اندر غصہ کہ ہے کہ ساتھ خوف اور درد کے شامل ہو اور یا خوف کو ساتھ امید کے
شامل ہو تو ہر ایک حال قوت کو ایسا کر گا کہ حرکتیں لائق اس احوال کے ہوگی اور نبضوں مختلف ہو کہ باب نویں میں
بیان کی گئی ہیں ایک ذنب الفار سے سبب اور اسکا ضعف قوت ہر مگر قوت بالکلہ ساقط نہیں ہوتی ہے اور جسقدر
طاقت کہ رہتی ہے جہد کرتی ہے تاکہ جسقدر حرکت کہ ممکن ہو سکتی ہے کرتی ہے یا قوت ساتھ اس جہد کے آغاز
کسی حرکت قوی کا کرے اور اس سے پنج میں پڑے اور تدریج آسودہ ہو یعنی اندر ہر ایک حرکت کو اس سے جہد کرتے کرے
اور ساتھ اس تدریج کے ضعیف ہو جائے نہایت کہ منقطع ہو اور سبب حرکت اولین یا سبب حرکتوں سابقین
اور سبب حرکت آخرین کے نسبت مخروط کی رہتی ہے اور سبب مخروطی کا جہد قوت ہر کہ اول حرکت میں گرتی
ہے اور تدریج آسودہ ہوتی ہے پس نبض ذنب الفار نشان اس بات کا دیتی ہے کہ قوت میں سے کچھ ہو اور نشان
نبض ثابت کا اور پر ضعف قوت کو زیادہ نشان دیوے سے ذنب الفار کے ہو اور انواع نبض ذنب الفار
ذنب راجح قوی زیادہ ہو اور ذنب الفار کہ جس نبض میں ہوتی ہے وہ نبض بد ہوتی ہے اور نشان قوت کی
سخت ضعیفی کا دیتی ہے اور نبض سبلی مانند نبض ذنب الفار کے ہو یعنی ذنب الفار نشان دیتی ہے کہ قوت کچھ
باقی ہے سبلی نشان دیتی ہے کہ قوت دو بار چند ہو ایسے کہ سبب سبلی کا قوت ہو کہ اگر ضعیف ہو رخ طرف

وہاں کہ نبض کی قوت میں سے کچھ ہو اور نشان قوت کی سخت ضعیفی کا دیتی ہے اور نبض سبلی مانند نبض ذنب الفار کے ہو یعنی ذنب الفار نشان دیتی ہے کہ قوت کچھ باقی ہے سبلی نشان دیتی ہے کہ قوت دو بار چند ہو ایسے کہ سبب سبلی کا قوت ہو کہ اگر ضعیف ہو رخ طرف

اور نبض سبلی نشان دیتی ہے کہ قوت دو بار چند ہو ایسے کہ سبب سبلی کا قوت ہو کہ اگر ضعیف ہو رخ طرف

وہاں کہ نبض کی قوت میں سے کچھ ہو اور نشان قوت کی سخت ضعیفی کا دیتی ہے اور نبض سبلی مانند نبض ذنب الفار کے ہو یعنی ذنب الفار نشان دیتی ہے کہ قوت کچھ باقی ہے سبلی نشان دیتی ہے کہ قوت دو بار چند ہو ایسے کہ سبب سبلی کا قوت ہو کہ اگر ضعیف ہو رخ طرف

نہ گشتی ہے مگر باندازہ گرافی حل کے اور سبب عظیمی اور میری کالبیاری حاجت ہو اور سبب بسیاری حاجت کا یہ ہر کہ
ایام حل میں حاجت واسطے وجہ کے ہوتی ہو اسلئے کہ سچہ ساتھ حاملہ کے طلب نسیم ہوا میں مشارک ہو یا سبب
چوہو ہوان تیسری گفتار اور دوسری کتاب سے نبض فرہی اور لاغری میں سے
نبض لاغری کی عظیم اور بطنی زیادہ نبض آدمی فرہی ہوتی ہو پس سبب عظیمی کا واسمیں یہ ہر کہ حرکت رگ کو لیے درازی اور
پہنائی میں کوئی مانع نہیں ہو اور موخہ پر بھی رگ کو گوشت نہیں ہو کہ اوٹھانا اور سکا قوت پر گران گذر اس سبب سے
عظیم ہوتی ہو اور بطنی اس سبب سے ہوتی ہو کہ مسافت حرکت کی درازی اور پہنائی اور لمبندی میں زیادہ مسافت
حرکت اور انواع سے ہوتی ہے اور سبب سخت قوی نہونیکا یہ ہر کہ مزاج اور سکا اندک کے اعتدال سے خارج ہو گیا ہے
اور باہر ہونا مزاج کا اعتدال سے سبب نقصان قوت کو ہے پس قوت آدمی لاغری ساتھ اس اندازہ کے کہ
مزاج اور سکا اعتدال سے باہر ہو نقصان قبول کرتی ہو اور نبض آدمی فرہی کی صغیر زیادہ اور سریع زیادہ اور ضعیف
زیادہ نبض مردم لاغر سے ہوتی ہو سبب مخالفت مزاج کے لیکن حسب وقت فرہی گوشت سے ہو تو سرعت اور قوت
زیادہ ہوگی اور اگر چربی سے ہو تو کمتر اور سبب ہوگی باب پندرہ ہوان گفتار تیسری اور کتاب دوسری
شناخت میں تغیر نبض کو ہے فصل ہائے سال میں معلوم کریں کہ فصل ربیع یعنی فصل بہار میں نبض معتدل
ست باہر سے ہوتی ہو سبب اعتدال ہوا کی اور معتدل شہر وغینہ ہی اسطرح ہوتی ہو اور فصل تابستان یعنی صیف میں کہ موسم گرمی کا ہوتا ہے
نبض سریع اور متواتر اور صغیر اور ضعیف ہوتی ہے لیکن سبب سرعت اور تواتر کالبیاری حاجت ہو اور سبب
بہت حاجت کا زیادتی گرمی ہوا کی ہے اور سبب صغیری اور ضعیفی کالبیاری تحلیل ہو اور بہت پسینہ اور
گرم شہر وغینہ بھی اسی طرح کی نبض ہوتی ہو اور فصل خزان میں یعنی خریف میں نبض مختلف ہوتی ہے اور اہل الضعیفی
باجل سبب متغیر ہونے کو ہوگی گرم ہوا اور کہیں سرد اسی سبب سے اہل الضعیفی ہوتی ہے کیونکہ فصل خزان برحکم
طبیعت زندگی کے ہو اسلئے کہ حرارت اس فصل میں ضعیف ہوتی ہے اور خشکی زیادہ غالب ہوتی ہو اور سبب
سبب قوی ہو ضعیفی نبض کے لہذا وجہ شہر وغینہ کہ ہوا اونکی متغیر ہو اسی طرح کی نبض ہوتی ہو اور فصل شتائے موسم
زمستان میں کہ جائز کا موسم ہے نبض متفاوت اور بطنی اور صغیر ہوتی ہے اسلئے کہ حاجت کم ہوتی ہو سبب
ہوا کے لیکن نبض گرم مزاج والوں کی سردی کے موسم میں قوی ہوتی ہو کیونکہ حرارت اونکی ساتھ سردی ہوا کے
کوشش کرتی ہو اسوجہ سے کہ حرارت غریبی اونکی جسم میں جمع ہوتی ہے اور قوت یکڑتی ہے اور سرد شہر وغینہ بھی
نبض اسی طرح کی ہوتی ہے اور طبیعت آخر فصل بہار کی اول فصل خزان سے نزدیک ہوتی ہے اسلئے کہ آخر
بہار میں تری کم ہو جاتی ہو اور خشکی ہوا میں ظاہر ہوتی ہے اور طبیعت آخر فصل تابستان کی مانند طبیعت
اول تابستان کے ہوتی ہو اور طبیعت اول زمستان کی مانند طبیعت آخر زمستان کے ہوتی ہے اور

[illegible]

اور حکیم زیادتی اور کمی پانی کا مانند حکم زیادتی اور کمی طعام کے ہر باب ۱۹ و نیسوان تیسری گفتار اور
دوسری کتاب سے تغیر نبض کی شناخت میں ہی جو بسبب حمام اور بیٹھنے کی پانی نہ
اور گرم میں متغیر ہوتی ہے جو شخص غسل کرے یا آئین تو نبض پانی گرم سوا دل عظیم اور قوی اور نرم اور سریع اور متواتر
ہوتی ہے اسلئے کہ قوت اور حرارت غریزی گرمی اسکی سے اول قوت پانی ہے پس اگر افرات او سمین کیما
تو بسبب شدت گرم پانی کے قوت اور حرارت تحلیل ہوتی ہے اور نبض صغیر اور ضعیف اور متفاوت اور بلی ہوتی ہے
اور اگر پانی سرد استعمال کریں اور سردی اسکی قہر بنیں پہونچو و حرارت غریزی پر اسکو سردی غالب ہو تو نبض صغیر
اور ضعیف اور متفاوت اور بلی ہوگی اور اگر ظاہر جسم کو سرد کریں اور حرارت باطن میں جمع ہو اور سام بند ہوں تو نبض
قوی ہوگی اور اگر طرف ظاہر جسم کے میل کرے نبض قوی اور عظیم اور سریع اور متواتر ہوگی اور پانی معدنیات کے جو
خشکی بڑھائیں وہاں ہین مانند شبی اور زاجی وہ نبض کو صلب کرتے ہین اور جو گرمی زیادہ کنوالی ہین مانند کبریتی کے
نبض کو سریع کرتے ہین اور جو پانی قوت کو تحلیل کرتے ہین نبض صغیر اور ضعیف او سمین ہوتی ہے باب ۲۰ بیسوان
گفتار تیسری اور کتاب دوسری سے تغیر نبض کی شناخت میں ہی جو بسبب اوجاع
یعنی درون کے متغیر ہوتی ہے معلوم کریں کہ بسبب درون کے جو تغیر نبض میں ہوتا ہے یا شدت
دردی ہوتا ہے یا درازی مدت درد سے یا بسبب حادث ہونے درد کے اعضا شریفہ میں لیکن شروع درون
کہ منور کمر ہو نبض قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اسلئے کہ قوت دافعہ اسکی دفع کیواسطے اوٹتی ہے اور کام
سب قوتوں کے ساتھ قوت حرارت غریزی کے ہوتے ہین پس اس سبب سے حرارت غریزی حرکت
کرتی ہے اور بسبب حرکت کرنی حرارت کی نبض قوی اور سریع ہوتی ہے اور جبوقت کہ در سخت ہو قوت کو ضعیف
کرتا ہے اور نبض بسبب ضعیفی قوت کو صغیر اور ضعیف اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور جبقدر مدت دردی بڑھتی ہے
تغیر نبض کا قوی اور زیادہ ہوتا ہے اور جبوقت درد ساتھ نہایت ضعیفی کے پہونچو قوت ضعیف ہوگی اور سا
ہوگی اور نبض آخر میں غلی ہو باب ۲۱ کیسوان گفتار تیسری اور کتاب دوسری سے تغیر
نبض کی شناخت میں ہی جو بسبب ورمون کے ہو تغیر نبض کا درمونیہ و حال
باہر نہیں ہے ایک یہ کہ بسبب غلی اور گرمی ورم کے یا بسبب اسکو کہ ورم عضو شریف میں ہوا وہ تپ کو پیدا کرے
اور نبض سبب جسم کی رگون کی بسبب تپ کی متغیر ہوں دوسری یہ کہ ورم سخت عظیم ہو یا عضو شریف میں ہوا اور
اس سے تپ پیدا نہ ہو مگر سب رگون کی نبض متغیر ہو اور یہ تغیر بسبب ورم خاص کے نہو لیکن بسبب شدید
ہو کہ سنجہ اعراض ورم کے ہی پس تغیر نبض کا بسبب ورمون کی پانچ وجہ سے ہوتا ہے ایک یہ کہ ہر ایک نوع میں انواع
ورم سے تغیر نبض کا دوسری احوال یہ ہوں دوسری یہ کہ مدت ورم میں ہر ایک وقت نشان مختلف ہو دوسری

اسطلاح علیہ السلام اور اس طرح
فوج سے اور اس کے درمیں ہر ایک کی
عظمت اور قوت کے ہر ایک کی
آواز اور دلیق سے ہر ایک کی
انقلابات کے نام جن میں ہر ایک کی
کوئی نام نہ ہو اور اس کا نام نہ ہو
میں نبض میں ہر ایک کی
قوت کو ضعیف اور قوت کو عظیم
پانی کی شناخت اور اس کا نام نہ ہو
اور اس کا نام نہ ہو اور اس کا نام نہ ہو
ج ۲
گفتار تیسری اور کتاب دوسری سے تغیر نبض کی شناخت میں ہی جو بسبب اوجاع
یعنی درون کے متغیر ہوتی ہے معلوم کریں کہ بسبب درون کے جو تغیر نبض میں ہوتا ہے یا شدت
دردی ہوتا ہے یا درازی مدت درد سے یا بسبب حادث ہونے درد کے اعضا شریفہ میں لیکن شروع درون
کہ منور کمر ہو نبض قوی اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اسلئے کہ قوت دافعہ اسکی دفع کیواسطے اوٹتی ہے اور کام
سب قوتوں کے ساتھ قوت حرارت غریزی کے ہوتے ہین پس اس سبب سے حرارت غریزی حرکت
کرتی ہے اور بسبب حرکت کرنی حرارت کی نبض قوی اور سریع ہوتی ہے اور جبوقت کہ در سخت ہو قوت کو ضعیف
کرتا ہے اور نبض بسبب ضعیفی قوت کو صغیر اور ضعیف اور سریع اور متواتر ہوتی ہے اور جبقدر مدت دردی بڑھتی ہے
تغیر نبض کا قوی اور زیادہ ہوتا ہے اور جبوقت درد ساتھ نہایت ضعیفی کے پہونچو قوت ضعیف ہوگی اور سا
ہوگی اور نبض آخر میں غلی ہو باب ۲۱ کیسوان گفتار تیسری اور کتاب دوسری سے تغیر
نبض کی شناخت میں ہی جو بسبب ورمون کے ہو تغیر نبض کا درمونیہ و حال
باہر نہیں ہے ایک یہ کہ بسبب غلی اور گرمی ورم کے یا بسبب اسکو کہ ورم عضو شریف میں ہوا وہ تپ کو پیدا کرے
اور نبض سبب جسم کی رگون کی بسبب تپ کی متغیر ہوں دوسری یہ کہ ورم سخت عظیم ہو یا عضو شریف میں ہوا اور
اس سے تپ پیدا نہ ہو مگر سب رگون کی نبض متغیر ہو اور یہ تغیر بسبب ورم خاص کے نہو لیکن بسبب شدید
ہو کہ سنجہ اعراض ورم کے ہی پس تغیر نبض کا بسبب ورمون کی پانچ وجہ سے ہوتا ہے ایک یہ کہ ہر ایک نوع میں انواع
ورم سے تغیر نبض کا دوسری احوال یہ ہوں دوسری یہ کہ مدت ورم میں ہر ایک وقت نشان مختلف ہو دوسری

یہ کہ باعتبار مقدار ورم کے نشانیان مختلف ہوں چوتھی یہ کہ موافق ہر عضو ورم کی علامات مختلف ہوں پانچویں یہ کہ
سبب طبیعت اور حس انداموں کے جنمیں ورم ہوں نشانیان مختلف ہوں لیکن وہ تغیر جو موافق انواع ورم کے ہو
پس اگر ورم گرم ہو تو نبض منشاری اور قش اور سریع اور متواتر ہوگی اور ہر چند ورم سخت زیادہ ہو منشاریت
نبض کی ظاہر زیادہ ہوگی اور جو ورم نرم ہو نبض موی ہوگی اور جو سرد ہوگی متفاوت اور بطی ہوگی اور جس وقت ورم
بخت ہو جائے نبض منشاریت بدل جائیگی اور موی ہوگی بسبب نرمی خراج کے اور اختلافت اوسمین زیادہ ہوگا
بسبب کثرت مواد کے اور اکثر اوقات سرعت اور تواتر کتر ہوگا بسبب سختی کے اور ساکن ہو و حرارت کے
لیکن تغیر کہ مدت ورم میں ہو پس شروع میں یعنی ابتدا ورم میں نبض عظیم زیادہ اور قوی زیادہ اور سریع زیادہ اور
متواتر ہوگی جس طرح شروع در ورم میں ہوتی ہو اور وقت تریڈ میں یعنی ورم کے بڑھنے کے زمانہ میں نبض عظم اور قوت
اور سرعت اور تواتر اور صلابت میں زیادہ ہوگی اسلئے کہ بڑھنے کے زمانہ میں در زیادہ ہوگا پس اس سبب سختی
اور لرزنا رگ کا زیادہ ہوگا اور جس وقت ورم انتہا کو پہنچے سختی اور لرزنا رگ کا زیادہ ہوگا اور اندک کے ضعیف ہوگی
اسلئے قوت بھی ضعیف ہوگی اور جس وقت مدت ورم کی بہت بڑھ جائے اور طول کینچہ تو ورم سخت ہوگا اور نبض
صلب اور دقیق اور ضعیف اور سریع اور متواتر ہوگی اور اگر درازی مدت بہت زیادہ ہو تو سرعت زائل ہوگی
اور نبض غلی ہو جائیگی اور جس وقت ورم ختم ہو جائے اور سرد و بیماری اور کشادہ ہو اور علت نقصان میں پڑے
تو قوت پر آویگی اور نبض قوی زیادہ ہوگی اور جو تغیر کہ بسبب مقدار ورم کے ہو وہ ایسا ہو کہ اگر ورم بزرگ ہو
اعراض بھی تباہ افزوں ہوں گے اور اگر کوچک ہو اعراض بھی کتر ہوں گے لیکن تغیر حسب اعضا ایسا ہوتا ہے کہ جس وقت
ورم عضو عصبانی میں ہو مانند معدہ اور آنت قولون اور مثانہ اور عشا کے کہ اندر پہلو کے پوشیدہ ہو نبض صلب
اور منشاری زیادہ ہوگی اور جو ورم ایسے عضویں ہو کہ اور درہ اور شراٹین اوسمین بہت ہوں نبض عظیم اور مختلف
ہوگی اور اگر اس عضویں ورم ہو جسین شراٹین بکثرت ہو وین مانند تلی اور پیپیڑہ کے اوسمین نبض عظیم زیادہ
اور مختلف زیادہ ہوگی اور اگر اس عضویں ورم ہو جسین اور درہ رگین بکثرت ہوں مانند جگر کے اوسمین نبض
عظمی اور اختلافتی میں چندان نہ ہوگی لیکن تغیر موافق طبیعت اور حس عضو کے ایسا ہوتا ہے کہ اگر ورم حجاب یا معدہ
میں ہو نبض مانند صاحب غشی اور صاحب تشنج کے ہوگی اسلئے کہ طبیعت حجاب کے مانند طبعی عصب یعنی پیچھے
ہو اور معدہ عصبانی ہے اس سبب سرد و دون عضویں کتہین اور در و سوا گاہی زیادہ پاتے ہیں اور اگر ورم
پیپیڑہ میں ہو تو نبض مانند نبض صاحب خناق کے ہوگی اس واسطے کہ جس طرح سوا خناق میں پہونچنا ہوا کا طرف
دل کے دشوار ہوتا ہے ورم پیپیڑہ میں بھی دشوار ہوگا اور اگر ورم جگر میں ہو نبض مانند نبض خداوند ذبول کے ہوگی
اسلئے کہ جب ورم جگر میں ہوتا ہے تو کیموس کو غذا امین کر سکتا ہے کہ جو ورم بدن ہو پس ذبول ظاہر ہوتا ہے بسبب

یہ کہ باعتبار مقدار ورم کے نشانیان مختلف ہوں چوتھی یہ کہ موافق ہر عضو ورم کی علامات مختلف ہوں پانچویں یہ کہ
سبب طبیعت اور حس انداموں کے جنمیں ورم ہوں نشانیان مختلف ہوں لیکن وہ تغیر جو موافق انواع ورم کے ہو
پس اگر ورم گرم ہو تو نبض منشاری اور قش اور سریع اور متواتر ہوگی اور ہر چند ورم سخت زیادہ ہو منشاریت
نبض کی ظاہر زیادہ ہوگی اور جو ورم نرم ہو نبض موی ہوگی اور جو سرد ہوگی متفاوت اور بطی ہوگی اور جس وقت ورم
بخت ہو جائے نبض منشاریت بدل جائیگی اور موی ہوگی بسبب نرمی خراج کے اور اختلافت اوسمین زیادہ ہوگا
بسبب کثرت مواد کے اور اکثر اوقات سرعت اور تواتر کتر ہوگا بسبب سختی کے اور ساکن ہو و حرارت کے
لیکن تغیر کہ مدت ورم میں ہو پس شروع میں یعنی ابتدا ورم میں نبض عظیم زیادہ اور قوی زیادہ اور سریع زیادہ اور
متواتر ہوگی جس طرح شروع در ورم میں ہوتی ہو اور وقت تریڈ میں یعنی ورم کے بڑھنے کے زمانہ میں نبض عظم اور قوت
اور سرعت اور تواتر اور صلابت میں زیادہ ہوگی اسلئے کہ بڑھنے کے زمانہ میں در زیادہ ہوگا پس اس سبب سختی
اور لرزنا رگ کا زیادہ ہوگا اور جس وقت ورم انتہا کو پہنچے سختی اور لرزنا رگ کا زیادہ ہوگا اور اندک کے ضعیف ہوگی
اسلئے قوت بھی ضعیف ہوگی اور جس وقت مدت ورم کی بہت بڑھ جائے اور طول کینچہ تو ورم سخت ہوگا اور نبض
صلب اور دقیق اور ضعیف اور سریع اور متواتر ہوگی اور اگر درازی مدت بہت زیادہ ہو تو سرعت زائل ہوگی
اور نبض غلی ہو جائیگی اور جس وقت ورم ختم ہو جائے اور سرد و بیماری اور کشادہ ہو اور علت نقصان میں پڑے
تو قوت پر آویگی اور نبض قوی زیادہ ہوگی اور جو تغیر کہ بسبب مقدار ورم کے ہو وہ ایسا ہو کہ اگر ورم بزرگ ہو
اعراض بھی تباہ افزوں ہوں گے اور اگر کوچک ہو اعراض بھی کتر ہوں گے لیکن تغیر حسب اعضا ایسا ہوتا ہے کہ جس وقت
ورم عضو عصبانی میں ہو مانند معدہ اور آنت قولون اور مثانہ اور عشا کے کہ اندر پہلو کے پوشیدہ ہو نبض صلب
اور منشاری زیادہ ہوگی اور جو ورم ایسے عضویں ہو کہ اور درہ اور شراٹین اوسمین بہت ہوں نبض عظیم اور مختلف
ہوگی اور اگر اس عضویں ورم ہو جسین شراٹین بکثرت ہو وین مانند تلی اور پیپیڑہ کے اوسمین نبض عظیم زیادہ
اور مختلف زیادہ ہوگی اور اگر اس عضویں ورم ہو جسین اور درہ رگین بکثرت ہوں مانند جگر کے اوسمین نبض
عظمی اور اختلافتی میں چندان نہ ہوگی لیکن تغیر موافق طبیعت اور حس عضو کے ایسا ہوتا ہے کہ اگر ورم حجاب یا معدہ
میں ہو نبض مانند صاحب غشی اور صاحب تشنج کے ہوگی اسلئے کہ طبیعت حجاب کے مانند طبعی عصب یعنی پیچھے
ہو اور معدہ عصبانی ہے اس سبب سرد و دون عضویں کتہین اور در و سوا گاہی زیادہ پاتے ہیں اور اگر ورم
پیپیڑہ میں ہو تو نبض مانند نبض صاحب خناق کے ہوگی اس واسطے کہ جس طرح سوا خناق میں پہونچنا ہوا کا طرف
دل کے دشوار ہوتا ہے ورم پیپیڑہ میں بھی دشوار ہوگا اور اگر ورم جگر میں ہو نبض مانند نبض خداوند ذبول کے ہوگی
اسلئے کہ جب ورم جگر میں ہوتا ہے تو کیموس کو غذا امین کر سکتا ہے کہ جو ورم بدن ہو پس ذبول ظاہر ہوتا ہے بسبب

انتہا

یہ کہ باعتبار مقدار ورم کے نشانیان مختلف ہوں چوتھی یہ کہ موافق ہر عضو ورم کی علامات مختلف ہوں پانچویں یہ کہ
سبب طبیعت اور حس انداموں کے جنمیں ورم ہوں نشانیان مختلف ہوں لیکن وہ تغیر جو موافق انواع ورم کے ہو
پس اگر ورم گرم ہو تو نبض منشاری اور قش اور سریع اور متواتر ہوگی اور ہر چند ورم سخت زیادہ ہو منشاریت
نبض کی ظاہر زیادہ ہوگی اور جو ورم نرم ہو نبض موی ہوگی اور جو سرد ہوگی متفاوت اور بطی ہوگی اور جس وقت ورم
بخت ہو جائے نبض منشاریت بدل جائیگی اور موی ہوگی بسبب نرمی خراج کے اور اختلافت اوسمین زیادہ ہوگا
بسبب کثرت مواد کے اور اکثر اوقات سرعت اور تواتر کتر ہوگا بسبب سختی کے اور ساکن ہو و حرارت کے
لیکن تغیر کہ مدت ورم میں ہو پس شروع میں یعنی ابتدا ورم میں نبض عظیم زیادہ اور قوی زیادہ اور سریع زیادہ اور
متواتر ہوگی جس طرح شروع در ورم میں ہوتی ہو اور وقت تریڈ میں یعنی ورم کے بڑھنے کے زمانہ میں نبض عظم اور قوت
اور سرعت اور تواتر اور صلابت میں زیادہ ہوگی اسلئے کہ بڑھنے کے زمانہ میں در زیادہ ہوگا پس اس سبب سختی
اور لرزنا رگ کا زیادہ ہوگا اور جس وقت ورم انتہا کو پہنچے سختی اور لرزنا رگ کا زیادہ ہوگا اور اندک کے ضعیف ہوگی
اسلئے قوت بھی ضعیف ہوگی اور جس وقت مدت ورم کی بہت بڑھ جائے اور طول کینچہ تو ورم سخت ہوگا اور نبض
صلب اور دقیق اور ضعیف اور سریع اور متواتر ہوگی اور اگر درازی مدت بہت زیادہ ہو تو سرعت زائل ہوگی
اور نبض غلی ہو جائیگی اور جس وقت ورم ختم ہو جائے اور سرد و بیماری اور کشادہ ہو اور علت نقصان میں پڑے
تو قوت پر آویگی اور نبض قوی زیادہ ہوگی اور جو تغیر کہ بسبب مقدار ورم کے ہو وہ ایسا ہو کہ اگر ورم بزرگ ہو
اعراض بھی تباہ افزوں ہوں گے اور اگر کوچک ہو اعراض بھی کتر ہوں گے لیکن تغیر حسب اعضا ایسا ہوتا ہے کہ جس وقت
ورم عضو عصبانی میں ہو مانند معدہ اور آنت قولون اور مثانہ اور عشا کے کہ اندر پہلو کے پوشیدہ ہو نبض صلب
اور منشاری زیادہ ہوگی اور جو ورم ایسے عضویں ہو کہ اور درہ اور شراٹین اوسمین بہت ہوں نبض عظیم اور مختلف
ہوگی اور اگر اس عضویں ورم ہو جسین شراٹین بکثرت ہو وین مانند تلی اور پیپیڑہ کے اوسمین نبض عظیم زیادہ
اور مختلف زیادہ ہوگی اور اگر اس عضویں ورم ہو جسین اور درہ رگین بکثرت ہوں مانند جگر کے اوسمین نبض
عظمی اور اختلافتی میں چندان نہ ہوگی لیکن تغیر موافق طبیعت اور حس عضو کے ایسا ہوتا ہے کہ اگر ورم حجاب یا معدہ
میں ہو نبض مانند صاحب غشی اور صاحب تشنج کے ہوگی اسلئے کہ طبیعت حجاب کے مانند طبعی عصب یعنی پیچھے
ہو اور معدہ عصبانی ہے اس سبب سرد و دون عضویں کتہین اور در و سوا گاہی زیادہ پاتے ہیں اور اگر ورم
پیپیڑہ میں ہو تو نبض مانند نبض صاحب خناق کے ہوگی اس واسطے کہ جس طرح سوا خناق میں پہونچنا ہوا کا طرف
دل کے دشوار ہوتا ہے ورم پیپیڑہ میں بھی دشوار ہوگا اور اگر ورم جگر میں ہو نبض مانند نبض خداوند ذبول کے ہوگی
اسلئے کہ جب ورم جگر میں ہوتا ہے تو کیموس کو غذا امین کر سکتا ہے کہ جو ورم بدن ہو پس ذبول ظاہر ہوتا ہے بسبب

جو درمیان پہلو اور سینہ کو ہین اور حاجت داخل کرنا ہوا تازہ کا ہے اور باہر کرنا ہوا سرد و دما کی اور حسب وقت تینوں اسباب احوال طبعی پر ہون تو نفس متدل اور طبعی ہوگا اور جو ایک سبب یا دو سبب احوال طبعی سے پہر جاوین تو نفس اوس طرح پہر جائیگا اور نا طبعی ہوگا یا عظیم یا صغیر یا سریع یا متواتر یا متفاوت یا بطی ہوگا یا اوس نوع سے ہوگا جو بسبب ترکیب اور انواع کے ہو پس ج اسباب ان انواع کے اور نشانیاں او نکی شناخت کی جائیں اسباب انواع مرکب کو اور نشانیاں او نکی بھی اس طریق سے دریافت کی جائیں پس حسب وقت کے ساتھ سو، مزاج گرم کے تپ ہو اور سو اے او سکے نفس صبی ہو دلیل اس بات کی ہے کہ آلتا و دفر دن اندام ہا اندرونی مانند معدہ اور جگر اور تلی کے سب سالم اور صحیح ہین اور ان اعضا میں کچھ درم اور درد اور کسی طرح کی حرارت نا طبعی نہیں ہو اور حرارت غریزی اپنے حال پر ہو اور قوت سیاق نہین ہو اور دفر دن نا طبعی دلیل سختی مرض اور شدت درد اور حرارت اعضا باطنی کی ہو

باب بیسرا چوتھی گفتار اور دوسری کتاب سے اسباب دفر دن ہا بیضا طبعی کی شناخت

میں سے باب گذشتہ میں ہم بیان کر چکے ہیں کہ اسباب دفر دن تین ہین فاعل اور آلت اور حاجت پس حسب وقت فاعل ضعیف ہو اور آلت اور حاجت احوال طبعی پر ہون تو نفس صغیر ہوگا اور جو فاعل تمامی فعل سے عاجز آوی اور سرعت میں زیادہ ہو یا مقدار حاجت کی نہایت سرعت پر ہو تو نفس صغیر ہوگا اور تواتر زیادہ ہوگا اور جو فاعل ضعیف زیادہ ہو تو نفس نہایت تواتر پر ہوگا اور جو حاجت زیادہ ہو یعنی حرارت بہت ہو اور فاعل اور آلت احوال طبعی پر ہون نفس عظیم ہوگا اور جو حاجت بہت زیادہ ہوگی سرعت زیادہ ہوگی اسلیے کہ فاعل جو کچھ عظیم نہ بڑھ سکیگا ساتھ سرعت کو تلافی کرے گا اور جو حاجت اس سے بھی زیادہ ہو تلافی ساتھ تواتر کے کرے گا یا تنگ کہ نفس ساتھ نہایت عظیمی اور سریعی اور متواتری کے ہوگا اور زیادہ اوس سے کوئی چارہ نہیں ہو اور کسی اور چیز تلافی نہ کر سکیگا اور جو حاجت کمتر ہو اور فاعل اور آلت احوال طبعی پر ہون نفس متفاوت ہوگا اور جو حاجت کمتر اوس ہو نفس بطی ہوگا اور جو حاجت نہایت کم ہو نفس صغیر ہوگا اور جو آلت مطاوع نہ ہو اور فاعل اور حاجت احوال طبعی پر ہون نفس صغیر یا سریع ہوگا اور صغیری اور سریعی یا اندازہ فرامانی آلت کی ہوگی اور جو آلت نا فرمانبردار زیادہ اوس سے ہو نفس متواتر ہوگا اور اسی طرح نہایت متواتری پر ہو چیکا اور معلوم کرنا چاہیے کہ سبب نفس عظیم کا قوت فاعل اور مطاوعت آلت اور بسیاری حاجت ہو اسلیے کہ اگرچہ قوت قوی ہو جبکہ حاجت بہت نہ ہو اور آلت مطاوع نہ ہو تو فاعل آلت کو ساتھ اندازہ فرمانبرداری اور اندازہ حاجت کی حرکت دیکھا اور اسی طرح اگرچہ حاجت بہت ہو فاعل آلت کو با اندازہ قوت اپنی اور ساتھ اندازہ فرمانبرداری آلت کی حرکت دیکھا اور اگرچہ آلت فرمانبردار ہو قوت فاعل اور بسیاری حاجت کو پا دیکھا پس معلوم ہوا کہ عظمی نفس کے تین سبب ہین تمامی قوت اور بسیاری حاجت اور فرمانبرداری آلت اور صغیری کو ایک سبب کافی ہو اسلیے کہ حسب وقت حاجت کم ہو اگرچہ

[illegible]

فَاعِل قُوٰی ہوا آلت کو با نذرہ حاجت ہلا دیکھا اور جو فاعل ضعیف ہوا اگرچہ حاجت بہت ہو تو فاعل آلت کو با نذرہ قوت اپنی کے ہلا سیکھا اور اگر فاعل قوی ہوا اور حاجت بھی بہت ہو مگر آتہ تا بعد ازہو تو فاعل آلت کو با نذرہ تلبید حرکت دیکھا پس معلوم ہوا کہ صغیر نفس کو ایک سبب کافی ہے اور عظیمی کے لیے تینوں ہونے چاہئیں اور جاننا چاہیے کہ نفس سریع میں حاجت بہت ہوتی ہے اور قوت سخت ضعیف نہیں ہوتی اور آلت بھی سخت فرمانبردار نہیں ہوتا اور جو حاجت ہوائی تازہ داخل کرنے کی زیادہ ہوائی دھوناک سے ہونے متواتر ہوگا اس لیے کہ ممکن نہیں ہے کہ حرکت انبساط عظیم زیادہ حرکت انقباض سے ہو اس واسطے کہ حرکت انبساط اور انقباض دونوں حرکتیں ایک مسافت میں ہوتی ہیں پس ممکن نہیں ہے کہ ایک حرکت زیادہ ہو اور ایک حرکت کم ہو پس واجب ہوگا کہ نفس متواتر ہو اس لیے کہ حرکت انبساط اس حالت میں زیادہ کوشش کرے گی اور مدت سکون کی جو بعد حرکت انقباض کے ہوتا ہے کوتاہ زیادہ ہوگی تاکہ نفس سریع اور متواتر ہو اور جو حاجت باہر کرنے ہوائی گرم دھوناک شدہ کی زیادہ زیادہ حاجت داخل کرنے ہوائی تازہ سے ہو طالی برخلاف اولیٰ ہوگا یعنی سرعت حرکت انقباض میں ہوگی اور تواتر اس سکون میں ہوگا جو سکون بعد حرکت انبساط کے ہوتا ہے یا یک چوتھا چوتھی گتیا اور دوسری کتاب سے اسباب و مردنہای مرکب نا طبعی کی شناخت میں سبب و مردن صغیر اور متواتر کا درجہ بعضی آلتہای تنفس میں یا اون اعضا میں کہ ساتھ اونکو پیوستہ ہیں اور سبب نفس متواتر کا کہ عظیمی میں کوشش کرے حرارت عظیم ہے آلتہای تنفس میں یا اون اعضا میں جو اونشی پیوستہ ہیں یا نقصان روح ہے پس اگر سبب زیادتی حرارت ہو تو نفس گرم باہر نکلیگا اور اگر نقصان روح ہو تو نفس گرم نہوگا اور سبب نفس سرد کا ٹھنڈا حرارت دل کا ہے اور یہ نشان سخت بد ہے اور سبب نفس متواتر کہ عظیمی کی طرف مائل ہو اختلاط عقل ہے یعنی بے آگاہی احوال اپنی سے اور سبب نفس متواتر اور صغیر کا کہ حاجت اور افسردہ ہونا حرارت دل کا ہے اور سبب نفس منقطع کا یا تشنج ہے عضلات سینہ میں یا دور ہونا قوت اور منقطع اس نفس کو کہ تھوہین کہ حرکت انبساط دو دفعہ میں تمام ہوا اور حرکت انقباض بھی دو دفعہ میں تمام ہو اور قوت بحال خود ہے سبب و سکا سختی آتہ کا ہے اور غلبہ خشکی اور ایسا حال تپ محرقہ اور تیز پیاریو نہیں ہوتا اور صاحب خناق جس قدر ہوائی تازہ اوکو کفایت کرے او کے داخل ہونے سے عاجز آوے اس سبب سے تنفس او سکا مدت دراز میں ہوگا اور سبب او سکا تنگی گذرگا ہونکی ہے اور جب وقت کہ خناق میں مدت تنفس کی کوتاہ ہو نشان کشادہ ہونے گذرگا ہونکا ہے اس سبب سے نفس متواتر ہوگا اور جب وقت نفس سریع اور متواتر ہو نشان ناکل ہونے علت کا ہے اور صاحب سکتہ میں حرکت انبساط اور انقباض کی رک جائیگی بے ظاہر اور محسوس اور دشواری سے سانس باہر ہونے کا اور صاحب ضیق النفس کا تنفس بھی اسی طرح پر ہوگا

٢٤

[illegible]

کرتی ہو یعنی قابل اسکو کرتی ہے کہ قوت جگر کی اوسمین تصرف کر سکے اور ہضم جگر کا یہ ہے کہ قوت جگر کی کیلوں کیلوس کرتی ہے اور مشابہ غذا کے کہرتی ہو یعنی خون بناتی ہے اور ہضم اعضا میں اس طریق پر ہے کہ جسوقت خون اعضا میں پہونچتا ہے تو حالت خون ہو متغیر ہوتا ہے اور مشابہ اعضا کے ہو جاتا ہے اور پیوستہ او نہیں ہوتا ہے اور جانا چاہیے کہ حال اعضا کا بسبب چند ہی اور جگہوں کی غذا کے متغیر ہوتا ہے یعنی بسبب زیادتی اور کمی اور نیکی اور بدی اور موافقی اور ناموافقی اور اس غذا کے پس اس سبب سے قوام بدن کو جامعندی غذا کی ساتھ قوت جگر کے ہے اور جسوقت طبیب احوال ہضم سے جگر میں ہوتا ہے مطلع ہو احوال غذا کا بھی جو اعضا میں پہونچتی ہے اور احوال فضول کا جو خون سے جدا ہوتی ہیں اور احوال تمامی بدن کا بخوبی اوسکو معلوم ہو گا اور یہ حالات دلیل سے شناخت ہو سکتی ہیں اسلیو کہ کیلوں جانب مقعر جگر میں خون ہوتا ہے اور اکثر صفرا اور سودا سے جو خونیں پیدا ہوتا ہے اور جبکہ خون سے جدا ہوتا ہے اور جو پانی کہ آدمی نوش کرتا ہے وہ خون کے ہمراہ اعضا میں پہونچتا ہے اور قوام خون کا پتلا کرتا ہے کہ بصحبت پانی خون باریک باریک رگوں میں داخل ہوتا ہے اور جسوقت پشت جگر کی طرف آتا ہے تو اس جگہ اکثر پانی اور اس سے جدا ہوتا ہے اور اس راہ سے جسکو اجوف کتھو میں طرف گروہ کے آتا ہے اور ایک مدت ومان ٹھہرتا ہے یہاں تک کہ جسقدر خون کہ اوسمین شامل ہوتا ہے اور اس سے جدا ہو جاتا ہے کہ وہ خون گروہ کی غذا ہے اور بانی خالص دونوں گروہوں طرف مشانہ گزرتا ہے اور اس راہ سے جسکو براخ کتھو میں اور مشانہ میں اتنی دیر ٹھہرتا ہے کہ آدمی اوسکو بقوت اختیاری دفع کرے اور اسوجہ گروہ پانی اس صفت کا ہوتا ہے کہ حال ہضم جگر سے مطلع کرتا ہے اور احوال خون سے جو اس جگر میں پیدا ہوتا ہے اور حال صفرا اور سودا سے کہ خون کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں خبر دار کرتا ہے اسلیو کہ سبب تھ ایک دوسرے کے شامل ہوتی ہیں پس جسوقت ایک دوسرے سے جدا ہوں ہر ایک سے کچھ جزو اور کچھ اثر پانی میں رہ جاتا ہے اس سبب سے اس پانی میں نگاہ کرنے سے احوال جگر اور ہضم جگر اور اخلاط کا بخوبی معلوم ہو جاتا ہے اور اسی طرح اسوجہ سے کہ کچھ پانی میں خون کے ساتھ رگوں میں جاتا ہے اور اسی راہ سے ٹوٹتا ہے اور طرف گروہ اور مشانہ کو آتا ہے اس سبب سے طبیب کتھو میں کہ دلیل تمامی حالات بدن اور حال ہضم جگر اور پیدا ہونے والی خلطون اور احوال سے اور اعضا کے کہ اوسمین گذر کرتا ہے اور خلطون اور موادون سے جو رگوں میں ہوتی ہیں نشان دیتی ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ نشان دینا دل حالات جگر اور رگوں اور خلطون اور موادون سے جو رگوں میں ہوتے ہیں ظاہر تر اور قوی تر ہے اور نشان دینا احوال ہماروں سینہ اور دماغ اور اوجاع مفاصل سے پوشیدہ تر اور ضعیف تر ہے یہ بات تیسرا پانچویں گفتار اور دوسری کتاب سے اس بات کو معلوم کہ تینمین سے کہ پیشاب شیشی کے اندر کس قدر کرنا چاہیے اور شیشی کس طرح کی چاہیے اور اوسکو کس طرح راننا چاہیے جو پیشاب کہ طبیب کو دکھلا دین وہ چاہیے کہ سبب پیشاب شیشی میں ڈالین اور شیشی بڑی اور سفید اور صافی اور

حاجت پیشاب کی ہو تو بڑا مال
خانج ہونا چاہیے کہ رگوں کا فضول
کاجت خیر کرنا چاہیے چشتی
شرح قانون میں لکھتا ہے کہ بے
اوقات بسبب اشتغال زیادہ
کو دیر تک صبر بول کیا گیا
مخاطبہ جاری ہوا اور وہ
پیشاب جگہ سے اسی روز اور ایک
پاک ہو گئے اور پیشاب روکنا
شخص نے جو پیشاب روکنا
تو چند مقامات سے اس
پیشاب نکلا اور بعد اس کے چند
مرت زائد رہا اور ایسا حال تھا
کہ جسوقت حاجت پیشاب آتی
ہوتی تھی تو پیشاب قطن سے
اول جاری ہوتا تھا بعد
اوس سے کچھ سہاگ
سہاگ سے ۱۵
سہاگ سے ۱۵
سہاگ سے ۱۵

و ہوتی ہوئی ہو اور شانہ کی شکل کی ہو لیکن بڑی شیشی اس واسطے چاہی کہ تمام پیشاب او میں سماوے اور تمامی پیشاب
 شیشی میں سلو رکھنا چاہی تاکہ جو کچھ پیشاب میں ہے ظاہر ہو و اور شانہ کی شکل شیشی اسلئے تجویز کی گئی ہے کہ پیشاب او میں
 اسی طرح رہی جس طرح شانہ میں ہوتا ہو اور پیشاب کو ہوا گرم اور سرد اور سوچ ہو گاہ رکھنا ضروری کہ حالت
 اصلی پر ہو اس واسطے کہ گرم ہو اور سوچ او کو سوختہ کرنا ہو اور گاہ کو او کو سلکی بکھلانا ہو اور سرد ہو اور سوکھنا ہو
 باب چوتھا یا پچون گفتار اور دوسری کتاب سے اس بات کو معلوم کرے میں
 کہ پیشاب کو سوخت کا لینا چاہیے پیشاب جو حکیم کو ملاحظہ کر آئین او سوخت کا مقبرہ کہ آدمی خواب
 مستل ہو بیدار ہو اور سوخت زبانی اور کھانا کچھ کھانا ہو اور اس سے پہلے بھی کوئی خیر ایسی نکھائی ہو کہ پیشاب کو رنگین
 کرے اور جو پیشاب کہ ہونک کی حالت میں کریں یا بعد رنج اور ماندگی کے یا بعد بخوابی کے یا بعد جماعت کے
 او سپر اعتما ذکر ناچا ہے اسلئے کہ بعد کھانا اور پانی اور بعد ان حالات کو رنگ پیشاب کا بدل جاتا ہو لیکن
 بعد کھانا اور پانی کے اس واسطے متغیر ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی شورخیر کھائی جائے تو حرارت غریزی اندر جسم کے
 او سکے ہضم کے لیس مشغول ہوتی ہو اور اسوجہ رنگ پیشاب کا کم ہوتا ہو اور اکثر ایسا اتفاق پڑتا ہے کہ بیماری
 گرم میں بھی پیشاب سفید ہوتا ہو اور طبیب کو غلطی میں ڈالتا ہے اور بعد ہونک اور بخوابی اور اندیشہ اور
 غصہ کو رنگ پیشاب کا اسلئے بدل جاتا ہے کہ حرارت ان حالات میں حرکت کرتی ہو اور پیشاب او سلکی جود
 رنگین ہوتا ہو اور اکثر اوقات پیشاب بسبب بخوابی کے سفید ہوتا ہو یا کم رنگ اسلئے کہ حرارت کو بخوابی تحلیل کرتی ہو
 و لیکن پیشاب مکر ہوتا ہو صاف اور روشن نہیں ہوتا اسلئے کہ خدا بسبب بخوابی کے اچھی طرح ہضم نہیں
 ہونے پاتی اور غذا نام رہ جاتی ہے پس بسبب او سکے پانی غذای خام سے تیرہ اور خام نکلتا ہو اور بعد
 جماع کے پیشاب کھنا ہوتا ہو اور او میں ثقل سفید شکل سوت کو ظاہر ہوتا ہو اور بعد دایقے اور دوا مہل کے
 بسبب استفراغ کے رنگ اور قوام پیشاب کا بدلتا ہو وہ بھی لائق اعتبار نہیں ہے باب یا پچون
 دوسری کتاب سے او ان چیزوں کی شناخت میں جو پیشاب کی رنگت کو بدلتی
 ہیں زعفران اور املناس اور ایلو پیشاب کا رنگ زرد کرتا ہو اور ساگ ترکاری رنگ پیشاب کا
 سبز کرتی ہیں اور آبگامہ سیاہ ہوتا ہو اور شراب بہت پیو سے بھی پیشاب متغیر ہوتا ہو اگر سفید شراب
 پینے پیشاب بھی سفید اور تریکا اور اگر سرخ یا سیاہ اور گارٹھی شراب ہو تو پیشاب کی رنگت بھی موافق
 اسی رنگ کو ہوگی اور شراب سرخ پیرانی پیشاب کو زرد کرتی ہو اور صندی کے خضاب سے پیشاب مائل
 سرخی ہوتا ہو خصوصاً نازک بدن کے جسم میں اور بدن کے گہلو سے بھی رنگ پیشاب کا بدلتا ہے اور
 اور ہونک او اس عضو کو ہوتا ہے اور جو عضو کھلتا ہو اور حیض و نفاس میں بھی رنگ بدلتا ہے اسلئے کہ مواد و نوک

فصل چوتھی در کرات

بکھلانا اور رات کو کھانا کھانا

اور دن کو سوچ اور رات

فصل چوتھی در وقت شام و صبح

حق میں حکم صبح و شام کا کرات

بکھلانا چاہیے اور صبح و شام

بکھلانا چاہیے اور صبح و شام

بکھلانا چاہیے اور صبح و شام

بکھلانا چاہیے اور صبح و شام

بکھلانا چاہیے اور صبح و شام

بکھلانا چاہیے اور صبح و شام

بکھلانا چاہیے اور صبح و شام

بسیا ہی ہو چنانچہ علت لیرقان مین ہوتی ہو دوسری نوع سیاہ مطلق ہی اور سب رنگتو مین جو بیان ہو چکین کمی بیشی بہت ہوتی ہو چنانچہ مولف فرماتی ہین کہ میو اپنے شہر مین ایک آدمی بیمار دیکھا تھا اور سکے پیشاب کارنگ سیاہ ہوتا شروع ہوا تھا اور زردی سے مائل بسیا ہی کے ہنوز محکم ہوا تھا اور رنگ اسکا مانند عود یعنی اگر کے تھانہ روشن اور اس بیمار مین ہنوز قوت اوٹھو بیٹھنے کی تھی اور ناطقت تھا اور بیماری نے بھی طول نہ کینچا تھا پھر بعد ایک ہفتہ کو سنا میو کہ وہ بیمار مر گیا معلوم کیا میو کہ جو رنگ اوکو پیشاب کا کہ اول ملاحظہ کیا تھا وہ شروع کرنا رنگ سیاہ کاف ہو جانا حرارت غریزی کا تھا اور مرکب رنگ پیشاب کہ بہت ہین کہتی ایسا ہوتا ہے کہ شامل ہو فی سے دو اصلی رنگتوں کے ہوتا ہو اور کہی تین رنگتوں کے ملنے سے او کہی چار رنگتوں اصلی کے ملنے سے ہوتا ہے اس سبب سے ہر ایک رنگ مرکب کا ایک نام جدا گانہ ہی چنانچہ مرکب رنگ پیشاب کی پانچویں قرص مثلاً اور آسمانگون اور زیتی اور گرائی اور نیلی اور خسانی ہے اور وہ سنایت سربہر باٹ دسوان پانچویں گفتا اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت مین ہی سفیدی پیشاب سے اسباب سفیدی قارورہ کے دس مین ایک یہ کہ صفرا اور حرارت سر اور دماغ کی طرف چڑھ جائی دوسری زیادتی بلغم کی تیسرے کیلنا چربی کا چوتھو زیادتی رطوبت خام کی پانچویں قرص مثلاً اور آلتھائے بول چٹو بجران یعنی بیماریوں کا ساتویں صفین جگر اور نہ ہضم ہونا کیلوس کا آٹھویں سترہ نوین سید فراج سر دسواہ و تسوین گرمی کردہ اور غلبہ پیاس کا اور جلد باہر نکلتا پیشاب کا ہے اور اس علت کو ذیابیطس کہتے ہین لیکن سبب سفیدی کا اگر چہ پسنا صفرا اور حرارت کا اور سر اور دماغ کے ہو تو نشان او سکایہ ہی کہ پیشاب مین کم گاد ہو کی یا کچھ بھی ہوگی اور قوام پیشاب کا پتلا اور لطیف ہوگا اور اکثر اوقات سفیدی او سکی خالص ہوگی اور کہی خالص بھی ہوتی ہو اور یہ تجربہ بالحمد سفید ہونا قارورہ کا سبب چڑھنے حرارت اور صفرا کے طرف سر اور دماغ کے سخت بد ہوتا ہی اور نشان اختلاط عقل کا ہی خصوصاً گرم بیمار یو مین اسلیے کہ حرارت جسم کی تمامہ دماغ پر معدود کرتی ہو اور حسبوقت اختلاط عقل ظاہر ہو اور پیشاب سفید ہو وی بیمار جلد ہلاک ہوگا اسلیے کہ آفت سب دماغ مین ہوگی اور قوی ہوگی اور مواد بیمار یکا دماغ سے نیچے نہ اوتر گیا اسلیے آدمی مر جائی اور حسبوقت صفرا وی پتون مین پیشاب سفید ہو وی اور دماغ سالم ہو تو نشان اس بات کا ہی کہ صفرا نے آنتون کی طرف توجہ کی ہو اور سبب گذر ذی خلط صفرا کا طرف آنتون کے صفرا وی دست اور سچ ہو اور نیز حسبوقت شروع مرض شوصہ اور ذات الجنب مین بہت مدت تک سفید پیشاب آوی اور ساتھ اوکو حیوانی ہو نشان اختلاط عقل اور بدی حال بیمار کا ہے اسلیے کہ یہ علت بسیاری حرارت اور خلط تیز پیدا ہوتی ہو اور قبل ازین معلوم ہو چکا ہی کہ حسبوقت حرارت بہت ہو اور قارورہ سفید نشان چڑھنے

[illegible][illegible]

۱- کربلا ۲- کربلا ۳- کربلا ۴- کربلا ۵- کربلا ۶- کربلا ۷- کربلا ۸- کربلا ۹- کربلا ۱۰- کربلا ۱۱- کربلا ۱۲- کربلا ۱۳- کربلا ۱۴- کربلا ۱۵- کربلا ۱۶- کربلا ۱۷- کربلا ۱۸- کربلا ۱۹- کربلا ۲۰- کربلا ۲۱- کربلا ۲۲- کربلا ۲۳- کربلا ۲۴- کربلا ۲۵- کربلا ۲۶- کربلا ۲۷- کربلا ۲۸- کربلا ۲۹- کربلا ۳۰- کربلا ۳۱- کربلا ۳۲- کربلا ۳۳- کربلا ۳۴- کربلا ۳۵- کربلا ۳۶- کربلا ۳۷- کربلا ۳۸- کربلا ۳۹- کربلا ۴۰- کربلا ۴۱- کربلا ۴۲- کربلا ۴۳- کربلا ۴۴- کربلا ۴۵- کربلا ۴۶- کربلا ۴۷- کربلا ۴۸- کربلا ۴۹- کربلا ۵۰- کربلا ۵۱- کربلا ۵۲- کربلا ۵۳- کربلا ۵۴- کربلا ۵۵- کربلا ۵۶- کربلا ۵۷- کربلا ۵۸- کربلا ۵۹- کربلا ۶۰- کربلا ۶۱- کربلا ۶۲- کربلا ۶۳- کربلا ۶۴- کربلا ۶۵- کربلا ۶۶- کربلا ۶۷- کربلا ۶۸- کربلا ۶۹- کربلا ۷۰- کربلا ۷۱- کربلا ۷۲- کربلا ۷۳- کربلا ۷۴- کربلا ۷۵- کربلا ۷۶- کربلا ۷۷- کربلا ۷۸- کربلا ۷۹- کربلا ۸۰- کربلا ۸۱- کربلا ۸۲- کربلا ۸۳- کربلا ۸۴- کربلا ۸۵- کربلا ۸۶- کربلا ۸۷- کربلا ۸۸- کربلا ۸۹- کربلا ۹۰- کربلا ۹۱- کربلا ۹۲- کربلا ۹۳- کربلا ۹۴- کربلا ۹۵- کربلا ۹۶- کربلا ۹۷- کربلا ۹۸- کربلا ۹۹- کربلا ۱۰۰- کربلا

حرارت کا ہر طرف دماغ کے در حرارت کو دماغ پر چڑھنے سے اختلاط عمل کا پیدا ہوتا ہے اور سفید ہوتا قارورہ کا بہت
 دنون نشان زیادتی مادہ کا ہے اور بخوابی نشان آفت دماغ کا ہے سبب اشتراک حجاب کے ساتھ دماغ پس اگر
 در میان میں پسینہ بہت آتی اور نکیر جاری ہو نشان سلامتی کا ہے اسلئے کہ طبیعت مواد پر غالب آتی ہے اور اسکو
 ساتھ پسینہ اور نکیر کے دفع کیا ہے اور جو قارورہ کہ سبب کثرت بلغم کے سفید ہوتا ہے گا داوسمین بہت ہوتی ہے اور
 قوام گاڑا اور سفیدی او سلی مانند سفیدی آب مینی یعنی رینٹ کی ہوتی ہے یا شل سفیدی فقاع کے اور یہ سبب نشان
 بلغمی سیاریون کے ہیں مانند سکنہ اور فالج وغیرہ کے اور اگر بہت دنون تک پیشاب ہی رنگ اور قوام کا آتا ہے اور
 بلغمی سیاریون میں کوئی معلوم نہ ہو تو نشان استفراغ مواد کا ہے بطریق جاری ہونی پیشاب کے اور نشان سلامت ہے
 اور سفیدی پیشاب کی سبب کچھ تجربی کے اگر ہو نشان فسرہ ہو حرارت کا ہے اور اس طرح کے پیشاب کے ساتھ تپ
 بھی ہو تو علامت ظاہر ہو ذوق کی ہے یا نشان بدی حال بیماری کا اور نزدیک ہو ذوق کا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے
 کہ یہ کچھ لپٹنا چربی کا دست اور ضعیفی آنتوں کی پیدا کرتا ہے اور اگر سفیدی قارورہ کی سبب خفشانہ اور مجری بول کے
 ہو تو سفیدی پیشاب کی مانند سفیدی فقاع کی ہوگی اور قوام اسکا پتلا ہوگا اور وسوسہ پھیلے گی اور اگر ایسی قارورہ میں پیپ نہ ہو
 تو وہ نشان زیادتی بلغم خام کا ہے یا نشان سنگ نشانہ کا اور جو کچھ نشان سنگ نشانہ کا ہے اور وسوسہ پھیلے گی اور اگر ایسی قارورہ میں پیپ نہ ہو
 سو پیش ہوگی یا چر قصب کی کجاوگی اور اگر سبب سفیدی قارورہ کا بھران بلغمی بیماریوں کا ہو تو سفیدی او سلی مانند
 سفیدی مٹی کے ہوگی اور قوام اسکا گاڑا اور گا داوسمین بہت ہوگی اور نقل او سمین مقدار کامل ہوگا اور اگر سبب اسکا
 ضعیفی جگر اور نہ ہضم ہونا کیلو س کا ہو تو قوام اسکا مانند کشکاب کی پتلا ہوتا ہے اور اگر سبب سفیدی بول کا شدہ ہو
 پیشاب پتلا ہوگا اسلئے کہ سبب سدہ و گذرگا ہیں بند ہوتی ہیں اور اجزا خلطون کے جو پیشاب کے ساتھ آیا کرتے ہیں
 ان گذرگا ہونین اور تنکین کے پس اوسیکہ وہ ٹھہر جائیں گے اور پیشاب صاف نکلیگا اسوجہ سے سفید اور پتلا ہوگا
 اور اگر سبب سفیدی بول کا سور مزاج سرد ہو تو مانند آب خالص کے پیشاب ہوگا اور اگر سبب اسکا دیا بیٹس ہو
 اسی طرح صاف آوگا مانند پانی سادہ کے اور معلوم کریں کہ جسوقت بیماری بھران کرے اور پیشاب بیمار کا جلد
 سفید ہو جائے تو وہ نشان نکس یعنی نوٹھی مرض کا ہے اور پھر آتا تپ اور لرزہ کا اور قارورہ سفید یا قوام بہتر
 پتلا پیشاب سے ہے اور گرم بیماریون میں قارورہ رنگین بہتر سفید پیشاب سے ہے اور اگر شروع روز تپ سے پیشاب سفید
 آتا شروع ہوا اور عرصہ تک اسی سفیدی پر رہی تو بعد اس بات کی ہو کہ وہ تپ چوتھیا سے بدل جائیگی اور اگر
 گرم ہو تو میں قارورہ سفید ہو پھر گاڑا اور گدلا ہو جائے اور اسی سفیدی پر رہی دلیل مرگ کی ہے اور جو ایک
 مدت تک پیشاب سفید اور پتلا آوے مانند پانی سادہ کے اور دماغ میں کوئی نشان بد ظاہر نہ ہو تو دلیل
 اس بات کی ہے کہ آخر مرض میں نیچ حجاب کو کسی طرح کا درم اور زخم پیدا ہوگا اسلئے کہ جو بیماری کہ بھج اسکا بدیر ہو

نکس کا ہر طرف دماغ کے در حرارت کو دماغ پر چڑھنے سے اختلاط عمل کا پیدا ہوتا ہے اور سفید ہوتا قارورہ کا بہت
 دنون نشان زیادتی مادہ کا ہے اور بخوابی نشان آفت دماغ کا ہے سبب اشتراک حجاب کے ساتھ دماغ پس اگر
 در میان میں پسینہ بہت آتی اور نکیر جاری ہو نشان سلامتی کا ہے اسلئے کہ طبیعت مواد پر غالب آتی ہے اور اسکو
 ساتھ پسینہ اور نکیر کے دفع کیا ہے اور جو قارورہ کہ سبب کثرت بلغم کے سفید ہوتا ہے گا داوسمین بہت ہوتی ہے اور
 قوام گاڑا اور سفیدی او سلی مانند سفیدی آب مینی یعنی رینٹ کی ہوتی ہے یا شل سفیدی فقاع کے اور یہ سبب نشان
 بلغمی سیاریون کے ہیں مانند سکنہ اور فالج وغیرہ کے اور اگر بہت دنون تک پیشاب ہی رنگ اور قوام کا آتا ہے اور
 بلغمی سیاریون میں کوئی معلوم نہ ہو تو نشان استفراغ مواد کا ہے بطریق جاری ہونی پیشاب کے اور نشان سلامت ہے
 اور سفیدی پیشاب کی سبب کچھ تجربی کے اگر ہو نشان فسرہ ہو حرارت کا ہے اور اس طرح کے پیشاب کے ساتھ تپ
 بھی ہو تو علامت ظاہر ہو ذوق کی ہے یا نشان بدی حال بیماری کا اور نزدیک ہو ذوق کا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے
 کہ یہ کچھ لپٹنا چربی کا دست اور ضعیفی آنتوں کی پیدا کرتا ہے اور اگر سفیدی قارورہ کی سبب خفشانہ اور مجری بول کے
 ہو تو سفیدی پیشاب کی مانند سفیدی فقاع کی ہوگی اور قوام اسکا پتلا ہوگا اور وسوسہ پھیلے گی اور اگر ایسی قارورہ میں پیپ نہ ہو
 تو وہ نشان زیادتی بلغم خام کا ہے یا نشان سنگ نشانہ کا اور جو کچھ نشان سنگ نشانہ کا ہے اور وسوسہ پھیلے گی اور اگر ایسی قارورہ میں پیپ نہ ہو
 سو پیش ہوگی یا چر قصب کی کجاوگی اور اگر سبب سفیدی قارورہ کا بھران بلغمی بیماریوں کا ہو تو سفیدی او سلی مانند
 سفیدی مٹی کے ہوگی اور قوام اسکا گاڑا اور گا داوسمین بہت ہوگی اور نقل او سمین مقدار کامل ہوگا اور اگر سبب اسکا
 ضعیفی جگر اور نہ ہضم ہونا کیلو س کا ہو تو قوام اسکا مانند کشکاب کی پتلا ہوتا ہے اور اگر سبب سفیدی بول کا شدہ ہو
 پیشاب پتلا ہوگا اسلئے کہ سبب سدہ و گذرگا ہیں بند ہوتی ہیں اور اجزا خلطون کے جو پیشاب کے ساتھ آیا کرتے ہیں
 ان گذرگا ہونین اور تنکین کے پس اوسیکہ وہ ٹھہر جائیں گے اور پیشاب صاف نکلیگا اسوجہ سے سفید اور پتلا ہوگا
 اور اگر سبب سفیدی بول کا سور مزاج سرد ہو تو مانند آب خالص کے پیشاب ہوگا اور اگر سبب اسکا دیا بیٹس ہو
 اسی طرح صاف آوگا مانند پانی سادہ کے اور معلوم کریں کہ جسوقت بیماری بھران کرے اور پیشاب بیمار کا جلد
 سفید ہو جائے تو وہ نشان نکس یعنی نوٹھی مرض کا ہے اور پھر آتا تپ اور لرزہ کا اور قارورہ سفید یا قوام بہتر
 پتلا پیشاب سے ہے اور گرم بیماریون میں قارورہ رنگین بہتر سفید پیشاب سے ہے اور اگر شروع روز تپ سے پیشاب سفید
 آتا شروع ہوا اور عرصہ تک اسی سفیدی پر رہی تو بعد اس بات کی ہو کہ وہ تپ چوتھیا سے بدل جائیگی اور اگر
 گرم ہو تو میں قارورہ سفید ہو پھر گاڑا اور گدلا ہو جائے اور اسی سفیدی پر رہی دلیل مرگ کی ہے اور جو ایک
 مدت تک پیشاب سفید اور پتلا آوے مانند پانی سادہ کے اور دماغ میں کوئی نشان بد ظاہر نہ ہو تو دلیل
 اس بات کی ہے کہ آخر مرض میں نیچ حجاب کو کسی طرح کا درم اور زخم پیدا ہوگا اسلئے کہ جو بیماری کہ بھج اسکا بدیر ہو

حجاب

بھران اوسکا ساتھ گرم اور زخم کے ہو گا اور جو کسی عضو میں سوا می او ن اعضا کے جوالت لڑل ہیں کسی قسم کا
ورم ہو تو پیشاب بیمار کا سفید اور بے رنگ ہو گا ایسے ک حرارت اوس عضو میں متوجہ ہوتی ہے اسی وجہ سے او ن پون
میں جو ایسی گرمی پیدا ہوتی ہیں قارورہ سفید ہوتا ہے خصوصاً اوس تب میں جو ران کو جڑ کے ورم سے ہو اور
پیشاب سفید اور پتلا اور کٹا اور پختہ ہونے کے قائل چھایا ہو جہاں ملا ہوا وہ سخت بد اور پر خطر ہے ایسے کہ جہاں
نشان بیماری کا ہے وہ جہاں نائل ہندوی ہوں نہایت خطرناک ہیں ایسے کہ زردی علامت اوس حرارت
کی ہے جو داغ پر چڑھتی ہے اور اگر اس مالین کیسے جاری ہو وکیل قرب موت کی ہے ایسے کہ وہ وکیل تیزی خون اور
اتراق رگون داغ کی ہے نہ وکیل بھران کی اور بول سفید مرطوبی خصوصاً عورتوں کا کم خطرناک ہے اس وجہ سے کہ
وہ مزاج او کو سے بید ہر یا سیک گیا رہو ان پانچویں گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن
انسان کی شناخت میں ہر زردی پیشاب کے انواع زردی پیشاب سے پہلی نوع تہنی فیض
کا ہی ہے اور وہ وکیل آرمید کی صفرا اور حرارت کی ہے اور وکیل مزاج معتدل کی اور تہنی بھی وکیل اعتدال کی ہے
مگر اند کو وکیل طوط گرمی کو کہ کتاب ہے اور اگر تہنی کا قوام پتلا ہو تو رنگ اوس کا وکیل جھگی کی ہے اور قوام اوس کا وکیل غالی کی
اس سبب سے ایک طریق سے وکیل اس مری کی ہے کہ طبیعت مخم کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور ایک طریق سے وکیل ہے کہ طعام ہنوز خام ہے اور
بضم تہنی ہے اور قارورہ ناری بھی وکیل اسی بات کی ہے اور وکیل اس کا اثر وقوع کر کے کثرت لاندہر کا کوئی اور طرح کی کا پسندیدہ ہے
ہو گا اور جو کوئی رنگ کہ زیادہ تر تہنی ہے وکیل غلیظ صفرا اور حرارت کی ہے جو محذور کیا کہ کتاب ہے کہ بہت تیز جہاں ناریاں ہندوی ہیں کہ اول روز
تب شروع ہوتی وکیل تہنی کی تہی اور اسی طرح پر قارورہ رہا اور بیمار چودہویں دسویں پہلے مر گیا اور وہ کتاب ہے کہ
جھگو کثرت تہنی سے بخوبی معلوم ہو گیا ہے کہ پیشاب زرد میں بہ نسبت پیشاب سرخ ک حرارت بہت ہوتی ہے اور جب قدر
پیشاب زرد زیادہ ہو گا گرم زیادہ ہو گا ایسے اشتق ناری نہایت گرم ہوتا ہے اور حیوقت ناری سرخ زیادہ ہو گا کہ نائل
بسرخی ہو حرارت کم ہوگی اس وجہ سے کہ اصل رنگ سرخ میں اور تہنی اور خالی کے زیادہ اصل رنگ زردی ہوتی ہے اور
اصل رنگ زرد میں اجڑا ہوئی اور آتش زیادہ اصل رنگ سرخ سے ہوتے ہیں پس اسی بیان سے معلوم کریں کہ اشتق
ناری سب نکتوں سے کمتر ہے اور وہ کتاب ہے کہ سب سے شام گرم کشندہ میں کہ نہایت گرمی اور خشکی کہ کتاب ہے
ہمیشہ قارورہ اشتق ناری ہو را ویکہا ہے پس صاحب اس قارورہ کا نہایت سرد اور تر علاج کا محتاج ہوتا ہے
اور حیوقت قارورہ اشتق ناری اور بدون گاون کے ہو حال بیمار کا بدتر سمجھنا چاہیے اور معلوم کریں کہ تندرست کا
پیشاب سرخ کرنے اور کامون محنت اور ناشقت اور کم کھانے غذا سے زرد ہوتا ہے سب اوس کا غلیظ صفرا کا ہے وکیل علم
و حکم یا بک بار ہوان پانچویں گفتار سے احوال بدن کی شناخت میں ہر سرخی پیشاب
معلوم کریں کہ جس طرح گرم بیمار یونین پیشاب ہوتا ہے او ن سبوں سے جہاں ہو چکا اسی طرح سرد بیمار یونین بھی قارورہ

و گرمی کے ساتھ کہ پیشاب سفید اور بے رنگ ہو گا ایسے کہ حرارت اوس عضو میں متوجہ ہوتی ہے اسی وجہ سے او ن پون میں جو ایسی گرمی پیدا ہوتی ہیں قارورہ سفید ہوتا ہے خصوصاً اوس تب میں جو ران کو جڑ کے ورم سے ہو اور پیشاب سفید اور پتلا اور کٹا اور پختہ ہونے کے قائل چھایا ہو جہاں ملا ہوا وہ سخت بد اور پر خطر ہے ایسے کہ جہاں نشان بیماری کا ہے وہ جہاں نائل ہندوی ہوں نہایت خطرناک ہیں ایسے کہ زردی علامت اوس حرارت کی ہے جو داغ پر چڑھتی ہے اور اگر اس مالین کیسے جاری ہو وکیل قرب موت کی ہے ایسے کہ وہ وکیل تیزی خون اور اتراق رگون داغ کی ہے نہ وکیل بھران کی اور بول سفید مرطوبی خصوصاً عورتوں کا کم خطرناک ہے اس وجہ سے کہ وہ مزاج او کو سے بید ہر یا سیک گیا رہو ان پانچویں گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت میں ہر زردی پیشاب کے انواع زردی پیشاب سے پہلی نوع تہنی فیض کا ہی ہے اور وہ وکیل آرمید کی صفرا اور حرارت کی ہے اور وکیل مزاج معتدل کی اور تہنی بھی وکیل اعتدال کی ہے مگر اند کو وکیل طوط گرمی کو کہ کتاب ہے اور اگر تہنی کا قوام پتلا ہو تو رنگ اوس کا وکیل جھگی کی ہے اور قوام اوس کا وکیل غالی کی اس سبب سے ایک طریق سے وکیل اس مری کی ہے کہ طبیعت مخم کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور ایک طریق سے وکیل ہے کہ طعام ہنوز خام ہے اور بضم تہنی ہے اور قارورہ ناری بھی وکیل اسی بات کی ہے اور وکیل اس کا اثر وقوع کر کے کثرت لاندہر کا کوئی اور طرح کی کا پسندیدہ ہے ہو گا اور جو کوئی رنگ کہ زیادہ تر تہنی ہے وکیل غلیظ صفرا اور حرارت کی ہے جو محذور کیا کہ کتاب ہے کہ بہت تیز جہاں ناریاں ہندوی ہیں کہ اول روز تب شروع ہوتی وکیل تہنی کی تہی اور اسی طرح پر قارورہ رہا اور بیمار چودہویں دسویں پہلے مر گیا اور وہ کتاب ہے کہ جھگو کثرت تہنی سے بخوبی معلوم ہو گیا ہے کہ پیشاب زرد میں بہ نسبت پیشاب سرخ ک حرارت بہت ہوتی ہے اور جب قدر پیشاب زرد زیادہ ہو گا گرم زیادہ ہو گا ایسے اشتق ناری نہایت گرم ہوتا ہے اور حیوقت ناری سرخ زیادہ ہو گا کہ نائل بسرخی ہو حرارت کم ہوگی اس وجہ سے کہ اصل رنگ سرخ میں اور تہنی اور خالی کے زیادہ اصل رنگ زردی ہوتی ہے اور اصل رنگ زرد میں اجڑا ہوئی اور آتش زیادہ اصل رنگ سرخ سے ہوتے ہیں پس اسی بیان سے معلوم کریں کہ اشتق ناری سب نکتوں سے کمتر ہے اور وہ کتاب ہے کہ سب سے شام گرم کشندہ میں کہ نہایت گرمی اور خشکی کہ کتاب ہے ہمیشہ قارورہ اشتق ناری ہو را ویکہا ہے پس صاحب اس قارورہ کا نہایت سرد اور تر علاج کا محتاج ہوتا ہے اور حیوقت قارورہ اشتق ناری اور بدون گاون کے ہو حال بیمار کا بدتر سمجھنا چاہیے اور معلوم کریں کہ تندرست کا پیشاب سرخ کرنے اور کامون محنت اور ناشقت اور کم کھانے غذا سے زرد ہوتا ہے سب اوس کا غلیظ صفرا کا ہے وکیل علم و حکم یا بک بار ہوان پانچویں گفتار سے احوال بدن کی شناخت میں ہر سرخی پیشاب معلوم کریں کہ جس طرح گرم بیمار یونین پیشاب ہوتا ہے او ن سبوں سے جہاں ہو چکا اسی طرح سرد بیمار یونین بھی قارورہ

و گرمی کے ساتھ کہ پیشاب سفید اور بے رنگ ہو گا ایسے کہ حرارت اوس عضو میں متوجہ ہوتی ہے اسی وجہ سے او ن پون میں جو ایسی گرمی پیدا ہوتی ہیں قارورہ سفید ہوتا ہے خصوصاً اوس تب میں جو ران کو جڑ کے ورم سے ہو اور پیشاب سفید اور پتلا اور کٹا اور پختہ ہونے کے قائل چھایا ہو جہاں ملا ہوا وہ سخت بد اور پر خطر ہے ایسے کہ جہاں نشان بیماری کا ہے وہ جہاں نائل ہندوی ہوں نہایت خطرناک ہیں ایسے کہ زردی علامت اوس حرارت کی ہے جو داغ پر چڑھتی ہے اور اگر اس مالین کیسے جاری ہو وکیل قرب موت کی ہے ایسے کہ وہ وکیل تیزی خون اور اتراق رگون داغ کی ہے نہ وکیل بھران کی اور بول سفید مرطوبی خصوصاً عورتوں کا کم خطرناک ہے اس وجہ سے کہ وہ مزاج او کو سے بید ہر یا سیک گیا رہو ان پانچویں گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت میں ہر زردی پیشاب کے انواع زردی پیشاب سے پہلی نوع تہنی فیض کا ہی ہے اور وہ وکیل آرمید کی صفرا اور حرارت کی ہے اور وکیل مزاج معتدل کی اور تہنی بھی وکیل اعتدال کی ہے مگر اند کو وکیل طوط گرمی کو کہ کتاب ہے اور اگر تہنی کا قوام پتلا ہو تو رنگ اوس کا وکیل جھگی کی ہے اور قوام اوس کا وکیل غالی کی اس سبب سے ایک طریق سے وکیل اس مری کی ہے کہ طبیعت مخم کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور ایک طریق سے وکیل ہے کہ طعام ہنوز خام ہے اور بضم تہنی ہے اور قارورہ ناری بھی وکیل اسی بات کی ہے اور وکیل اس کا اثر وقوع کر کے کثرت لاندہر کا کوئی اور طرح کی کا پسندیدہ ہے ہو گا اور جو کوئی رنگ کہ زیادہ تر تہنی ہے وکیل غلیظ صفرا اور حرارت کی ہے جو محذور کیا کہ کتاب ہے کہ بہت تیز جہاں ناریاں ہندوی ہیں کہ اول روز تب شروع ہوتی وکیل تہنی کی تہی اور اسی طرح پر قارورہ رہا اور بیمار چودہویں دسویں پہلے مر گیا اور وہ کتاب ہے کہ جھگو کثرت تہنی سے بخوبی معلوم ہو گیا ہے کہ پیشاب زرد میں بہ نسبت پیشاب سرخ ک حرارت بہت ہوتی ہے اور جب قدر پیشاب زرد زیادہ ہو گا گرم زیادہ ہو گا ایسے اشتق ناری نہایت گرم ہوتا ہے اور حیوقت ناری سرخ زیادہ ہو گا کہ نائل بسرخی ہو حرارت کم ہوگی اس وجہ سے کہ اصل رنگ سرخ میں اور تہنی اور خالی کے زیادہ اصل رنگ زردی ہوتی ہے اور اصل رنگ زرد میں اجڑا ہوئی اور آتش زیادہ اصل رنگ سرخ سے ہوتے ہیں پس اسی بیان سے معلوم کریں کہ اشتق ناری سب نکتوں سے کمتر ہے اور وہ کتاب ہے کہ سب سے شام گرم کشندہ میں کہ نہایت گرمی اور خشکی کہ کتاب ہے ہمیشہ قارورہ اشتق ناری ہو را ویکہا ہے پس صاحب اس قارورہ کا نہایت سرد اور تر علاج کا محتاج ہوتا ہے اور حیوقت قارورہ اشتق ناری اور بدون گاون کے ہو حال بیمار کا بدتر سمجھنا چاہیے اور معلوم کریں کہ تندرست کا پیشاب سرخ کرنے اور کامون محنت اور ناشقت اور کم کھانے غذا سے زرد ہوتا ہے سب اوس کا غلیظ صفرا کا ہے وکیل علم و حکم یا بک بار ہوان پانچویں گفتار سے احوال بدن کی شناخت میں ہر سرخی پیشاب معلوم کریں کہ جس طرح گرم بیمار یونین پیشاب ہوتا ہے او ن سبوں سے جہاں ہو چکا اسی طرح سرد بیمار یونین بھی قارورہ

سرخ ہوتا ہے اور سببوں سے جو اسی باب میں بیان کی جانیں گی اور وہ چار سبب ہیں ایک در سخت ہر چنانچہ
قوت میں ہوتا ہے پس جس وقت در سخت ہو تو جگر گرم ہو جاتا ہے اور صفرا پیدا کرتا ہے اور قارورہ اسوجہ سے سرخ ہو جاتا
دوسرا سبب سرخی کا سبب ہے کہ اوس منفذ میں ہوجس سے اس صفرا آتا تو نہیں جاتا ہے پس سبب سبب کا سبب پشیا کی
راہ نکلتا ہے اور قارورہ اسوجہ سے رنگین ہو جاتا ہے تیسرا سبب ضعیفی جگر کی ہے اور ماخیزی او کی قوت کی جدا
کرنے پانی کی خون سے جس طرح استقامت سرد میں اور اکثر جگر کی بیماریوں میں اسی سبب سے پشیا مانند عسالہ گوشت کو
ہوتا ہے یعنی اوس پانی کے جسم میں گوشت تازہ دھویا ہو چو تھا سبب سرخی پشیا کا سبب ہے جو رگوں میں پرتا ہے
اور اوس سبب سے رگوں میں رگوں میں رہ جاتی ہیں اور سڑتی ہیں اور احوال سے متغیر ہو کر رنگین ہوتی ہیں پس قارورہ
اوس سبب سے سرخ ہوتا ہے لیکن ایسا قارورہ روشن نہیں ہوتا اور سواہی ان چار سببوں کے دوسبب اور ہیں کہ
پشیا کو سرخ کرتی ہیں ایک قوت حرارت در و شرا ضعیفی کو کہ پس جلا سبب کہ پشیا کو سرخ کرتے ہیں چھ
میں اوس تفصیل سے جو ذکر ہو چکا اور معلوم کریں کہ سرخ پشیا سلیم اور بہتر نزد پشیا ہے ہوتا ہے اس لیے کہ سرخی دلیل
علیہ خون کی ہے اور خون سبب خلطوں سے جسم میں بہتر خلط ہے اور دلیل اس بات کی ہے کہ حرارت با فراط میں
کیونکہ حرارت اگر با فراط ہوتی تو خون صفراوی ہوتا اور پشیا مائل برزدی معلوم ہوتا اور اگر ساتھ سرخی کے
پشیا ہو تو دلیل ہے اس بات کی کہ طبیعت رطوبت رقیق اور مائی کو جو خون میں شامل ہے دفع کرتی ہے اور خمیں
چوڑتی کہ سڑنے پانے لیکن دلیل درازی مرض کی ہے اس لیے کہ پشیا پشیا اگرچہ سرخ ہو دلیل خامی کی ہے اور
ایک مدت درکار ہے کہ نچہ ہو اور اگر سرخ پشیا میں گاڑی سرخ آتی ہو دلیل سلامتی کی ہے اور پانی سرخ اور گاڑا کہ گاد
اوس میں ہوا اور صاف بھی ہو سخت بد ہے اور نشان ہلاکت کا ہے اسوجہ سے کہ مواد اوس میں گاڑا بہت ہوتا ہے او
طبیعت سبب ماخیزی کے اوس مادہ میں تصرف نہیں کرتی اور اگر سرخ پشیا میں سفید گاد ہو دلیل مواد خونی
کی ہے کہ طبیعت اوس کو پکاتی ہے اور جدا کرتی ہے اور امید سلامتی کی قوی ہے اور محمد ذکر یا لکنا ہو کہ پشیا سرخ
اور گاڑا کہ اوس میں گاد سفید ہو دلیل زیادتی خلط خام کی ہے اور جو امراض حادہ یعنی اگر تیرہ یا یونین ابتدا
میں پشیا سرخ ہو اور گاد اوس میں ہوا اور اسی طرح سرخی قائم رہو دلیل خطرناکی کی ہے اور نشان اس بات کا
ہے کہ جگر ضعیف ہے اور اوس میں کسی قسم کا درم گرم ہے اور جو پتوں محرقہ اور بیماریوں تیز میں خون محض آتی
دلیل ہلاکت عاجل کی ہے یعنی وہ مریض جلد مر گیا اس لیے کہ وہ دلیل علیہ خون اور قوت حرارت کی ہے اور
وہ در حال سے باہر نہیں ہے یا جو تھین دلی بہر جاوین یا مواد داغ کی طرف چرہ جاتے اور داغ کی بخونوں
بہر دیوے اور اوسکی وجہ سے گدرا کہ ہیں قوت جگر کی کہ داغ کو تمام جسم کو جاتی ہے ہند ہو جائیں اور حرکت خستہ
حالت کی باطل ہو جائے اور اگر تیرہ یا یونین پشیا سرخ اور گاڑا اور بد بو اور قطرہ قطرہ آوی خطرناک ہوگا

بہار صفا اور درم ہوتا ہے اسوجہ سے کہ اوس صفرا پیدا کرتا ہے اور قارورہ اسوجہ سے سرخ ہو جاتا
دوسرا سبب سرخی کا سبب ہے کہ اوس منفذ میں ہوجس سے اس صفرا آتا تو نہیں جاتا ہے پس سبب سبب کا سبب پشیا کی
راہ نکلتا ہے اور قارورہ اسوجہ سے رنگین ہو جاتا ہے تیسرا سبب ضعیفی جگر کی ہے اور ماخیزی او کی قوت کی جدا
کرنے پانی کی خون سے جس طرح استقامت سرد میں اور اکثر جگر کی بیماریوں میں اسی سبب سے پشیا مانند عسالہ گوشت کو
ہوتا ہے یعنی اوس پانی کے جسم میں گوشت تازہ دھویا ہو چو تھا سبب سرخی پشیا کا سبب ہے جو رگوں میں پرتا ہے
اور اوس سبب سے رگوں میں رگوں میں رہ جاتی ہیں اور سڑتی ہیں اور احوال سے متغیر ہو کر رنگین ہوتی ہیں پس قارورہ
اوس سبب سے سرخ ہوتا ہے لیکن ایسا قارورہ روشن نہیں ہوتا اور سواہی ان چار سببوں کے دوسبب اور ہیں کہ
پشیا کو سرخ کرتی ہیں ایک قوت حرارت در و شرا ضعیفی کو کہ پس جلا سبب کہ پشیا کو سرخ کرتے ہیں چھ
میں اوس تفصیل سے جو ذکر ہو چکا اور معلوم کریں کہ سرخ پشیا سلیم اور بہتر نزد پشیا ہے ہوتا ہے اس لیے کہ سرخی دلیل
علیہ خون کی ہے اور خون سبب خلطوں سے جسم میں بہتر خلط ہے اور دلیل اس بات کی ہے کہ حرارت با فراط میں
کیونکہ حرارت اگر با فراط ہوتی تو خون صفراوی ہوتا اور پشیا مائل برزدی معلوم ہوتا اور اگر ساتھ سرخی کے
پشیا ہو تو دلیل ہے اس بات کی کہ طبیعت رطوبت رقیق اور مائی کو جو خون میں شامل ہے دفع کرتی ہے اور خمیں
چوڑتی کہ سڑنے پانے لیکن دلیل درازی مرض کی ہے اس لیے کہ پشیا پشیا اگرچہ سرخ ہو دلیل خامی کی ہے اور
ایک مدت درکار ہے کہ نچہ ہو اور اگر سرخ پشیا میں گاڑی سرخ آتی ہو دلیل سلامتی کی ہے اور پانی سرخ اور گاڑا کہ گاد
اوس میں ہوا اور صاف بھی ہو سخت بد ہے اور نشان ہلاکت کا ہے اسوجہ سے کہ مواد اوس میں گاڑا بہت ہوتا ہے او
طبیعت سبب ماخیزی کے اوس مادہ میں تصرف نہیں کرتی اور اگر سرخ پشیا میں سفید گاد ہو دلیل مواد خونی
کی ہے کہ طبیعت اوس کو پکاتی ہے اور جدا کرتی ہے اور امید سلامتی کی قوی ہے اور محمد ذکر یا لکنا ہو کہ پشیا سرخ
اور گاڑا کہ اوس میں گاد سفید ہو دلیل زیادتی خلط خام کی ہے اور جو امراض حادہ یعنی اگر تیرہ یا یونین ابتدا
میں پشیا سرخ ہو اور گاد اوس میں ہوا اور اسی طرح سرخی قائم رہو دلیل خطرناکی کی ہے اور نشان اس بات کا
ہے کہ جگر ضعیف ہے اور اوس میں کسی قسم کا درم گرم ہے اور جو پتوں محرقہ اور بیماریوں تیز میں خون محض آتی
دلیل ہلاکت عاجل کی ہے یعنی وہ مریض جلد مر گیا اس لیے کہ وہ دلیل علیہ خون اور قوت حرارت کی ہے اور
وہ در حال سے باہر نہیں ہے یا جو تھین دلی بہر جاوین یا مواد داغ کی طرف چرہ جاتے اور داغ کی بخونوں
بہر دیوے اور اوسکی وجہ سے گدرا کہ ہیں قوت جگر کی کہ داغ کو تمام جسم کو جاتی ہے ہند ہو جائیں اور حرکت خستہ
حالت کی باطل ہو جائے اور اگر تیرہ یا یونین پشیا سرخ اور گاڑا اور بد بو اور قطرہ قطرہ آوی خطرناک ہوگا

بہار صفا اور درم ہوتا ہے اسوجہ سے کہ اوس صفرا پیدا کرتا ہے اور قارورہ اسوجہ سے سرخ ہو جاتا
دوسرا سبب سرخی کا سبب ہے کہ اوس منفذ میں ہوجس سے اس صفرا آتا تو نہیں جاتا ہے پس سبب سبب کا سبب پشیا کی
راہ نکلتا ہے اور قارورہ اسوجہ سے رنگین ہو جاتا ہے تیسرا سبب ضعیفی جگر کی ہے اور ماخیزی او کی قوت کی جدا
کرنے پانی کی خون سے جس طرح استقامت سرد میں اور اکثر جگر کی بیماریوں میں اسی سبب سے پشیا مانند عسالہ گوشت کو
ہوتا ہے یعنی اوس پانی کے جسم میں گوشت تازہ دھویا ہو چو تھا سبب سرخی پشیا کا سبب ہے جو رگوں میں پرتا ہے
اور اوس سبب سے رگوں میں رگوں میں رہ جاتی ہیں اور سڑتی ہیں اور احوال سے متغیر ہو کر رنگین ہوتی ہیں پس قارورہ
اوس سبب سے سرخ ہوتا ہے لیکن ایسا قارورہ روشن نہیں ہوتا اور سواہی ان چار سببوں کے دوسبب اور ہیں کہ
پشیا کو سرخ کرتی ہیں ایک قوت حرارت در و شرا ضعیفی کو کہ پس جلا سبب کہ پشیا کو سرخ کرتے ہیں چھ
میں اوس تفصیل سے جو ذکر ہو چکا اور معلوم کریں کہ سرخ پشیا سلیم اور بہتر نزد پشیا ہے ہوتا ہے اس لیے کہ سرخی دلیل
علیہ خون کی ہے اور خون سبب خلطوں سے جسم میں بہتر خلط ہے اور دلیل اس بات کی ہے کہ حرارت با فراط میں
کیونکہ حرارت اگر با فراط ہوتی تو خون صفراوی ہوتا اور پشیا مائل برزدی معلوم ہوتا اور اگر ساتھ سرخی کے
پشیا ہو تو دلیل ہے اس بات کی کہ طبیعت رطوبت رقیق اور مائی کو جو خون میں شامل ہے دفع کرتی ہے اور خمیں
چوڑتی کہ سڑنے پانے لیکن دلیل درازی مرض کی ہے اس لیے کہ پشیا پشیا اگرچہ سرخ ہو دلیل خامی کی ہے اور
ایک مدت درکار ہے کہ نچہ ہو اور اگر سرخ پشیا میں گاڑی سرخ آتی ہو دلیل سلامتی کی ہے اور پانی سرخ اور گاڑا کہ گاد
اوس میں ہوا اور صاف بھی ہو سخت بد ہے اور نشان ہلاکت کا ہے اسوجہ سے کہ مواد اوس میں گاڑا بہت ہوتا ہے او
طبیعت سبب ماخیزی کے اوس مادہ میں تصرف نہیں کرتی اور اگر سرخ پشیا میں سفید گاد ہو دلیل مواد خونی
کی ہے کہ طبیعت اوس کو پکاتی ہے اور جدا کرتی ہے اور امید سلامتی کی قوی ہے اور محمد ذکر یا لکنا ہو کہ پشیا سرخ
اور گاڑا کہ اوس میں گاد سفید ہو دلیل زیادتی خلط خام کی ہے اور جو امراض حادہ یعنی اگر تیرہ یا یونین ابتدا
میں پشیا سرخ ہو اور گاد اوس میں ہوا اور اسی طرح سرخی قائم رہو دلیل خطرناکی کی ہے اور نشان اس بات کا
ہے کہ جگر ضعیف ہے اور اوس میں کسی قسم کا درم گرم ہے اور جو پتوں محرقہ اور بیماریوں تیز میں خون محض آتی
دلیل ہلاکت عاجل کی ہے یعنی وہ مریض جلد مر گیا اس لیے کہ وہ دلیل علیہ خون اور قوت حرارت کی ہے اور
وہ در حال سے باہر نہیں ہے یا جو تھین دلی بہر جاوین یا مواد داغ کی طرف چرہ جاتے اور داغ کی بخونوں
بہر دیوے اور اوسکی وجہ سے گدرا کہ ہیں قوت جگر کی کہ داغ کو تمام جسم کو جاتی ہے ہند ہو جائیں اور حرکت خستہ
حالت کی باطل ہو جائے اور اگر تیرہ یا یونین پشیا سرخ اور گاڑا اور بد بو اور قطرہ قطرہ آوی خطرناک ہوگا

زیادہ ہو یا زرد و غلیظ ہوا وہ سب ہلاک ہو گئے اور ہر چند پیشاب کم سیاہ ہو ورنہ حال بیمار کا اتنا تر ہو گا خصوصاً تیز ہوا تو
اور اسی طرح ہر چند گار یا زیادہ ہو بدتر ہو گا اور اگر اس کے ساتھ قوت بھی ضعیف ہو جائے تو بیمار جلد ہلاک ہو گا اور بول
سیاہ اتر دہے کہ جو بیماریوں کی ابتدا میں ظاہر ہوا اور جو آخر بیماریوں میں ظاہر ہو اکثر یہ سبیل بحران ہوتا ہے اور معلوم
کریں کہ حسب قوت تیز بیماریوں میں پیشاب سیاہ سر پر گا دھوا مندا بر کے سرخ دلیل اس بات کی ہے کہ دماغ میں کسی طرح کا
ورم گرم ہے اور بیمار جلد ہلاک ہو جائیگا اور جو تیز بیماریوں میں نفل معلق ہو اور بول پیشاب کی تیر اور قوام لطیف ہو
در و سر اور ہڈیاں کی ہے اس لیے کہ نفل معلق ہو ممکن ہے کہ مواد دماغ کے اوپر چڑھے اور پسینہ یا نکسیر کی راہ تحلیل
ہو ورنہ حسب قوت پیشاب اور پسینہ صاحب تشنج کا بہت سیاہ ہو اور بول اس کی تیر نہ ہو وہ سخت بدتر اس لیے کہ حسب
قادر و تیز بول بولے تو وہ دلیل نقصان حرارت کی ہے اور اس حال میں دلیل اس بات کی ہے کہ حرارت
غریزی مغرور ہو گئی ہے اور پسینہ اس حالت میں دلیل اس کی ہے کہ طبیعت معتور ہو اس واسطے کہ پسینہ تحلیل ہونا
مواد کا ہے اور اس عالم میں حاجت تحلیل کی کچھ نہیں ہے پس سبب پسینہ کا بے ضعف اور مقہوری قوت کے
نہیں ہے اور حسب قوت تپ محرقہ میں پیشاب سیاہ اور لطیف ہو اور نفل اس کا پرانہ اور معلق ہو اور بیمار کو
غینہ آتی ہو اور کان بہرے ہو گئے ہوں تو وہ دلیل اس بات کی ہے کہ نکسیر جاری ہو گئی اس لیے کہ تپ محرقہ خون
سے ہوتی ہے اور سیاہی قارورہ کی نشان قوت حرارت اور سوختہ ہو ورنہ مواد کا تر اور نفل پرانہ اور معلق دلیل
بخل آب اور چھوٹے مواد کے اوپر دماغ کے اور جوانی اور گناہ کا ہوتا ہے سبب بخل آب اور چھوٹے مواد کے
اوپر دماغ کے اور خون ناک سے جاری اس لیے ہو گا کہ طبیعت مواد نزدیک مہینہ راہ کی طرف دفع کرتی ہے اور
مواد چھوٹے والا خون ہے اور وہ نزدیک راستہ مجری ناک کا ہے اور اگر پیشاب کا نا پتلا ہو پھر بہرہ اور گار کا
ہو جائے اور اس سے عین آرام نہ ہو تو وہ دلیل اس بات کی ہے کہ جگر میں سہہ یا زخم ہے اس لیے کہ
بدلتا پیشاب کا اس سے ناک سے دلیل ضعف حرارت غریبہ اور دلیل نفج کی ہے اور بعد نفج اور بعد نقصان حرارت
غریب کی چاہیے کہ بیمار راحت پائے پس نہانا راحت کا اس حالت میں بھی دلیل اس امر کی ہے کہ جگر میں
نقصان عظیم ہے اور نقصان غلیظ سبب سہہ کا ہو پس یہ فصل اگر زیادہ تر ہو تو خراج پیدا کر گیا اور پیشاب سیاہ یا گھٹیا
اور ضعیف النفس سے دلیل موت کی ہے اور پیشاب پتلا کہ مائل سیاہی ہو دلیل درازی مرض اور دلیل بد حالی
کی ہے اس لیے کہ پتلا ہونا قارورہ کا نشان خامی کا ہے اور سیاہی دلیل نقصان حرارت غریبہ کی اور اگر
مرکز یرقان میں پیشاب سرخی سے مائل سیاہی ہو جائے اور گار کا اور گدلا ہو بیمار جلد مرے اور سالم
ہو گا اس لیے کہ وہ دلیل اس بات کی ہے کہ سہہ کھل گیا ہے اور خلطین پیشاب میں آتی ہیں اور اگر پیشاب
صاحب طحال کا سیاہ اور تیل یا سرخ اور پتلا ہو اور نفل و سکا کہ ہو وہ سخت بدتر اس لیے کہ سرخی نشان حرارت

[illegible]

10

کہ ہنوز اول محل ہو اور وہ پیشاب جو بزرگ شراب بد کے ہو یا بزرگ نخود اب و اکثر اوقات حاملہ عورتوں کو ہوتا ہے
اور نیز اگر احشائیں درم گرم ہو تو پیشاب شراب بد کی رنگت کا یا بزرگ نخود اب و گامح ذکر یا کتنا ہو کہ پیشاب
ستھستی کا اکثر اوقات مانند کشاکش و کھسکیا ہے لیکن بعضو کا سرخ اور بعضو کا کم سرخ مینو دیکھا ہو اور وہ کتنا ہو کہ ایک
شخص کو چند روز ماہ الجین مینو دیا ایک دن اس کا پیشاب مانند پیپ کو دیکھا اور واضح رہی کہ اگر ہر روز پیشاب طرح طرح کا
متغیر ہو تو وہ نشان اس بات کا ہو کہ پیشاب غلیظین طرح طرح کی ہیں یا شاید ہندو ہوان یا چوہن گفتار سے
اوال بدن انسان کی شناخت میں ہو پیشاب کو قوام سے معلوم کریں کہ قوام پیشاب
دو طرح کا ہوتا ہے ایک قوام راستی ہے اور وہ تین اوال سے باہر نہیں ہو یا گارہ ماہو گایا پتلا یا معتدل دونوں میں دوسری
قسم قوام کی وہ قوام ہے جو آئینہ سرخ غلطون کا اثر کے ظاہر ہو کہ وہ پیشاب میں شامل ہو وین تاکہ سبب و سبب غلیظین
گارہ ماہو جانے اور یہ بھی تین حال سے باہر نہیں ہے یا گارہ ماہو یا صافی یا معتدل درمیان دونوں کے اور فرق و فرق
طرح کے قواموں میں اندر آئینہ سرخ اس گفتار سے بیان ہو چکا ہے لیکن قیق پیشاب کو اسباب بغیر سبب پتلا ہونے
پیشاب کے آئینہ میں ایک قسم ہونا اور نہ دیکھا سواد و کا خواہ تندرستی میں خواہ بیماری میں دوسرا سبب شدہ تھیں تھیں گروہ
اور ضعیفی راستون اور منفذون گروہ کی کہ او کی دوسرا و ن غلطو نکو چانی میں ملی ہوئی ہیں گروہ نہ کیچ سیکھا یا اگر کینچ کا تو دفع
نکر سیکھا چھتھا سبب بہت پانی مینا یا چوٹان مزاج سرد اور خشک پتلا یا ضعیفی سبب قوتون کی اور عجزی انصرن کر فست
پانی میں تاکہ سبب او کو چوٹان کی کیا مینا سے او طرح بہت زیادہ ہونے یا قوتان سبب ضعیفی قوت سبب غریزی اور
خامی ہوا کی خصوصیات یا یون تیر میں آئینہ آن سبب پیشاب کو پتلا ہونیکا پیدا ہونا گروہ اور شانہ کی پتلا ہو اور معلوم
کریں کہ چوٹان یا گروہ میں گدڑا ہے اور اسی طرح سے پتلا اور صاف یا ہر گدڑا ہے حال او کا مانند تھمہ سدرہ کہ ہے
اوس میں کدنا نہیں ہوتا ہے اور صوبت کہ پیشاب پتلا اور صید اور جلد یا بر آتے وہ نشان سلس البول کا ہو اور حال کو کا اس
علت میں مانند حال آئینہ بتو یا دستون و مرض میں کہ او سکوزنق الامعا تھو میں و اس علت میں قوت ماسکے اور غیرہ دونوں
ضعیف ہوتی ہیں یا باطل ہو چاتی ہیں اور یہ بدترین پیشاب کی ہر طاق نفع ہو اور اس سے گدڑا گروہ پیشاب ہو جو خام بھی لیکن
یا ہر گدڑا اس کا اس بلدی و نہ کیونکہ سبب قوت مغیرہ ضعیف ہو تھنا اور سلس البول میں ماسکے اور غیرہ دونوں سبب پتلا ہو
پیشاب کو وک کا بدترین پیشاب کا پیشاب پتلا اور صاف ہو کہ مانند پانی کے باہر نکلتا ہو اس لیے کہ کو وک کا پیشاب طبعی گارہ ماہو ہوا ہو
اوس میں ثقل بہت ہوتا ہے سبب بہت پیدا ہو و رطوبت خام و او کو بدین سبب بی ترتیب کدنا کدنا کے پسچ کچھ طبعی سے دور ہوتا ہو
سخت بد ہوتا ہو اور بالکھی پتلا پیشاب بدی خصوصیات تیر یا یونین علی الخصوص اگر اوسی طرح پتلا ہو پس اگر ایک مدت
اوسی طرح پتلا آتا رہے اور کوئی نشان ظاہر ہو و اور اور نشانیاں سب صحیح و سالم ہوں اور قوت بخال خود ہو تو وہ
دلیل اس بات کی ہے کہ آخر بیماری میں خلیج حوالی جگر میں پیدا ہو گا اس لیے کہ وہ سیاریاں جنکا نفع دشواری سے ہو کر ان

لادادن ساس مقام پرینت جو پرین
کی و کثرت او سکی و م عن سبب ان
بالطو سبب ان سبب ان سبب ان
طبعی کو نہیں اور وہ دو ہیں بدن میں ان
اور ایک بائیں طرف اور ایک ایک
باید اس سبب ان سبب ان سبب ان
چھپا ہو یا ہو اور گشت اور پتلا ہو
رگت اور پتلا ہو سبب ان سبب ان
خود و سبب ان سبب ان سبب ان
جگر میں پیدا ہو گا اس لیے کہ وہ سیاریاں
جنکا نفع دشواری سے ہو کر ان

پتلا ہو اور صاف ہو کہ مانند پانی کے باہر نکلتا ہو اس لیے کہ کو وک کا پیشاب طبعی گارہ ماہو ہوا ہو
اوس میں ثقل بہت ہوتا ہے سبب بہت پیدا ہو و رطوبت خام و او کو بدین سبب بی ترتیب کدنا کدنا کے پسچ کچھ طبعی سے دور ہوتا ہو
سخت بد ہوتا ہو اور بالکھی پتلا پیشاب بدی خصوصیات تیر یا یونین علی الخصوص اگر اوسی طرح پتلا ہو پس اگر ایک مدت
اوسی طرح پتلا آتا رہے اور کوئی نشان ظاہر ہو و اور اور نشانیاں سب صحیح و سالم ہوں اور قوت بخال خود ہو تو وہ
دلیل اس بات کی ہے کہ آخر بیماری میں خلیج حوالی جگر میں پیدا ہو گا اس لیے کہ وہ سیاریاں جنکا نفع دشواری سے ہو کر ان

بستر غصہ اور بیماری سے خبر دیتا ہے پتلا پیشاب اس امر کی کہ جسم میں حرارت بہت ہو جیسے تو نہیں ہوتا ہے اور جب وقت
فریق پیشاب میں اجزائی رنگہ دریافت کریں زرد اور سرخ تو معلوم کریں کہ وہ نشان حرارت قوی کا ہے کہ سرخ سو
پیدا ہوتی ہے اور اگر پیشاب میں شل مانند گیونگی ہوئی کے ہو اور نشانہ اس حال میں سالم ہو ورنہ وہ نشانہ بلغم
سوختہ کا ہے محو ذکر کتاب حادی میں لکھتا ہے کہ ممکن نہیں ہے کہ پیشاب سرخ پتلا ہو ورنہ اس لیے کہ سرخی قارورہ کی
خون کی وجہ سے ہوتی ہے اور جب تک قوت ہاضمہ قوی ہو خون پیدا نہیں ہو سکتا پس جب وقت قوت ہاضمہ قوی
ہوتی ہے اور کام اپنا تمام کرتی ہے تو قارورہ گارہا ہوتا ہے جس طرح بیان ہو چکا ہے کہ بھنگی خلط رفیق کی وہ
کہ غلیظ زیادہ ہو اور ممکن نہیں ہے کہ پیشاب سیاہ پتلا ہو ورنہ اس لیے کہ سیاہی پیشاب کی یا بلغم سے اجزائی سودا کے
ہوتی ہے ساتھ پیشاب کی یا باطل ہونے حرارت سے یا فراط حرارت سے سیاہی ہوتی ہے کہ خلط کو سوختہ کرتی ہے
پس یہ تینوں سبب گاہی ہونے پیشاب کہ ہیں اور اگر در دس پہلو کے مرض میں پیشاب پتلا پانی کی طرح آوے
نشان اس بات کا ہے کہ جسم میں طوبت بہت ہے اور جب وقت پیشاب پتلا حاجت کی وقت زرد و نشانہ در دس
اور در چشم اور ضیق نفس اور در نشانہ کا ہے اور اگر پیشاب بعد سرخ ہونے کے پتلا ہو جائے تو وہ نشانہ در دس کا
اور اگر پیشاب کہی صاف آتا ہو اور گاہی گدلا معلوم ہو ورنہ تو سمجھنا چاہیے کہ بیماری نہایت دراز اور سخت خطرناک
ہوگی اس لیے کہ وہ نشانہ اس بات کا ہے کہ خلطیں بعضی نچتے ہیں اور بعضی خام ہیں اور طبیعت مجاہدہ میں ہے اور علت
پر غالب نہیں ہے اور اگر بیماری میں بحران سے پیشاب پتلا آنا شروع ہو تو وہ نشانہ پہلے ہی بیماری کا ہے اور اگر
بعد بھنگی کے آثار ظاہر ہونے کے پیشاب پتلا ہو ورنہ ایک مدت تک اسی حال پر رہے اور مرض میں کوئی علامت
بہتری کی پانی بجائے نشانہ اس بات کا ہو گا کہ بیماری ایک نوع کی نہیں ہے اور جو پیشاب پتلا سیاہی مائل ہو
دلیل طول مرض کی ہے اس سبب سے کہ رقت نشانہ حامی کی ہے اور سیاہی علامت بد حالی کی اور جو تون
میں اور تیر بیماریوں میں پیشاب پتلا سیاہ معلوم ہو ورنہ اور قطرہ قطرہ اور جلد جلد آوے اور ہمراہ اس کے در دس اور در
کردن بھی ہو وہ نشانہ اختلاط عقل کا ہے اس لیے کہ رقت پیشاب کی ساتھ در دس کے نشانہ اس امر کا ہے کہ
مواد داغ کے اوپر چڑھتا ہے لیکن خطر کمتر ہے اس لیے کہ تقطیر سے مواد خارج ہوتا ہے اور حالی عورتوں کا اس حالت
بہتر ہو گا اس لیے کہ ان کو عادت رقت کی ہے کہ مواد ان کی بیماریوں کا پیشاب اور حوضہ ذریعہ سے نکلتا رہتا ہے
اور محو ذکر کتاب حادی میں لکھتا ہے کہ ممکن نہیں ہے کہ پیشاب سیاہ اور سرخ پتلا ہو ورنہ اس لیے کہ اگر تپا ہی کسی
جگہ ملاحظہ کریں تو او میں تامل کرنا ضروری ہے کہ اس رنگ کا موجب سوائی بیماری کے کوئی اور سبب بھی ہے
مانند مندی لگانے اور کمانے زعفران یا آگاہ یا الماس کے اور اگر پتلا پیشاب رنگ ازیز ہو ورنہ سخت بد
خصوصاً زیادہ ہو اس پانی سے جو آدمی نوش کرے اور یا کسی عضو میں کہ الم ہو یا اور وقت حاجت کے آوے

این علامت میں شل مانند گیونگی ہوئی کے ہو اور نشانہ اس حال میں سالم ہو ورنہ وہ نشانہ بلغم سوختہ کا ہے محو ذکر کتاب حادی میں لکھتا ہے کہ ممکن نہیں ہے کہ پیشاب سرخ پتلا ہو ورنہ اس لیے کہ سرخی قارورہ کی خون کی وجہ سے ہوتی ہے اور جب تک قوت ہاضمہ قوی ہو خون پیدا نہیں ہو سکتا پس جب وقت قوت ہاضمہ قوی ہوتی ہے اور کام اپنا تمام کرتی ہے تو قارورہ گارہا ہوتا ہے جس طرح بیان ہو چکا ہے کہ بھنگی خلط رفیق کی وہ کہ غلیظ زیادہ ہو اور ممکن نہیں ہے کہ پیشاب سیاہ پتلا ہو ورنہ اس لیے کہ سیاہی پیشاب کی یا بلغم سے اجزائی سودا کے ہوتی ہے ساتھ پیشاب کی یا باطل ہونے حرارت سے یا فراط حرارت سے سیاہی ہوتی ہے کہ خلط کو سوختہ کرتی ہے پس یہ تینوں سبب گاہی ہونے پیشاب کہ ہیں اور اگر در دس پہلو کے مرض میں پیشاب پتلا پانی کی طرح آوے نشانہ اس بات کا ہے کہ جسم میں طوبت بہت ہے اور جب وقت پیشاب پتلا حاجت کی وقت زرد و نشانہ در دس اور در چشم اور ضیق نفس اور در نشانہ کا ہے اور اگر پیشاب بعد سرخ ہونے کے پتلا ہو جائے تو وہ نشانہ در دس کا اور اگر پیشاب کہی صاف آتا ہو اور گاہی گدلا معلوم ہو ورنہ تو سمجھنا چاہیے کہ بیماری نہایت دراز اور سخت خطرناک ہوگی اس لیے کہ وہ نشانہ اس بات کا ہے کہ خلطیں بعضی نچتے ہیں اور بعضی خام ہیں اور طبیعت مجاہدہ میں ہے اور علت پر غالب نہیں ہے اور اگر بیماری میں بحران سے پیشاب پتلا آنا شروع ہو تو وہ نشانہ پہلے ہی بیماری کا ہے اور اگر بعد بھنگی کے آثار ظاہر ہونے کے پیشاب پتلا ہو ورنہ ایک مدت تک اسی حال پر رہے اور مرض میں کوئی علامت بہتری کی پانی بجائے نشانہ اس بات کا ہو گا کہ بیماری ایک نوع کی نہیں ہے اور جو پیشاب پتلا سیاہی مائل ہو دلیل طول مرض کی ہے اس سبب سے کہ رقت نشانہ حامی کی ہے اور سیاہی علامت بد حالی کی اور جو تون میں اور تیر بیماریوں میں پیشاب پتلا سیاہ معلوم ہو ورنہ اور قطرہ قطرہ اور جلد جلد آوے اور ہمراہ اس کے در دس اور در کردن بھی ہو وہ نشانہ اختلاط عقل کا ہے اس لیے کہ رقت پیشاب کی ساتھ در دس کے نشانہ اس امر کا ہے کہ مواد داغ کے اوپر چڑھتا ہے لیکن خطر کمتر ہے اس لیے کہ تقطیر سے مواد خارج ہوتا ہے اور حالی عورتوں کا اس حالت بہتر ہو گا اس لیے کہ ان کو عادت رقت کی ہے کہ مواد ان کی بیماریوں کا پیشاب اور حوضہ ذریعہ سے نکلتا رہتا ہے اور محو ذکر کتاب حادی میں لکھتا ہے کہ ممکن نہیں ہے کہ پیشاب سیاہ اور سرخ پتلا ہو ورنہ اس لیے کہ اگر تپا ہی کسی جگہ ملاحظہ کریں تو او میں تامل کرنا ضروری ہے کہ اس رنگ کا موجب سوائی بیماری کے کوئی اور سبب بھی ہے مانند مندی لگانے اور کمانے زعفران یا آگاہ یا الماس کے اور اگر پتلا پیشاب رنگ ازیز ہو ورنہ سخت بد خصوصاً زیادہ ہو اس پانی سے جو آدمی نوش کرے اور یا کسی عضو میں کہ الم ہو یا اور وقت حاجت کے آوے

اور اگر پیشاب پتلا ہو ورنہ اس لیے کہ سیاہی پیشاب کی یا بلغم سے اجزائی سودا کے ہوتی ہے ساتھ پیشاب کی یا باطل ہونے حرارت سے یا فراط حرارت سے سیاہی ہوتی ہے کہ خلط کو سوختہ کرتی ہے پس یہ تینوں سبب گاہی ہونے پیشاب کہ ہیں اور اگر در دس پہلو کے مرض میں پیشاب پتلا پانی کی طرح آوے نشانہ اس بات کا ہے کہ جسم میں طوبت بہت ہے اور جب وقت پیشاب پتلا حاجت کی وقت زرد و نشانہ در دس اور در چشم اور ضیق نفس اور در نشانہ کا ہے اور اگر پیشاب بعد سرخ ہونے کے پتلا ہو جائے تو وہ نشانہ در دس کا اور اگر پیشاب کہی صاف آتا ہو اور گاہی گدلا معلوم ہو ورنہ تو سمجھنا چاہیے کہ بیماری نہایت دراز اور سخت خطرناک ہوگی اس لیے کہ وہ نشانہ اس بات کا ہے کہ خلطیں بعضی نچتے ہیں اور بعضی خام ہیں اور طبیعت مجاہدہ میں ہے اور علت پر غالب نہیں ہے اور اگر بیماری میں بحران سے پیشاب پتلا آنا شروع ہو تو وہ نشانہ پہلے ہی بیماری کا ہے اور اگر بعد بھنگی کے آثار ظاہر ہونے کے پیشاب پتلا ہو ورنہ ایک مدت تک اسی حال پر رہے اور مرض میں کوئی علامت بہتری کی پانی بجائے نشانہ اس بات کا ہو گا کہ بیماری ایک نوع کی نہیں ہے اور جو پیشاب پتلا سیاہی مائل ہو دلیل طول مرض کی ہے اس سبب سے کہ رقت نشانہ حامی کی ہے اور سیاہی علامت بد حالی کی اور جو تون میں اور تیر بیماریوں میں پیشاب پتلا سیاہ معلوم ہو ورنہ اور قطرہ قطرہ اور جلد جلد آوے اور ہمراہ اس کے در دس اور در کردن بھی ہو وہ نشانہ اختلاط عقل کا ہے اس لیے کہ رقت پیشاب کی ساتھ در دس کے نشانہ اس امر کا ہے کہ مواد داغ کے اوپر چڑھتا ہے لیکن خطر کمتر ہے اس لیے کہ تقطیر سے مواد خارج ہوتا ہے اور حالی عورتوں کا اس حالت بہتر ہو گا اس لیے کہ ان کو عادت رقت کی ہے کہ مواد ان کی بیماریوں کا پیشاب اور حوضہ ذریعہ سے نکلتا رہتا ہے اور محو ذکر کتاب حادی میں لکھتا ہے کہ ممکن نہیں ہے کہ پیشاب سیاہ اور سرخ پتلا ہو ورنہ اس لیے کہ اگر تپا ہی کسی جگہ ملاحظہ کریں تو او میں تامل کرنا ضروری ہے کہ اس رنگ کا موجب سوائی بیماری کے کوئی اور سبب بھی ہے مانند مندی لگانے اور کمانے زعفران یا آگاہ یا الماس کے اور اگر پتلا پیشاب رنگ ازیز ہو ورنہ سخت بد خصوصاً زیادہ ہو اس پانی سے جو آدمی نوش کرے اور یا کسی عضو میں کہ الم ہو یا اور وقت حاجت کے آوے

اور پیشاب پتلا جو رنگ لکڑی ہو نہیں ہر لیکن دلیل درازی مرض کی ہے اور پیشاب پتلا اندر پانی کے ساتھ اس کے
کمر گاہ میں در دھبی ہو اور پتلا لیون پر ضعف ہو نشان ورم سخت گردہ کا ہے اور اگر پیشاب اول بیماری سے سولہویں
دن تک پتلا آتا رہے نشان درازی مرض کا ہے اور جو وقت پیشاب سرسبز ہو دن پتلا ہو جاتے وہ دلیل بیسویں روز
بحران کی ہے اور جو وقت آدمی گرانی جسم میں معلوم کرے اور طعام اور شراب کی جانب رغبت اور بہو گانے دے
اور پیشاب پتلا بکثرت آویز وہ دلیل بہتری کی ہے ایسے کہ گرانی اور ٹوٹا ہوا پتلا پان کا اور گرم ہونا ہونک کا نشان
امتلا کا ہے اور کثرت پیشاب کی اگرچہ پتلا ہو نشان پاک ہونے کا ہے اور ممکن نہیں ہے کہ قیق پیشاب میں کوئی خیر
غلطی اور خچتہ ہو اس سبب بول رقیق میں گاد کی امید نہ کنی چاہی اور اسباب بول غلیظ یعنی سبب گارہی پیشاب کے
دش میں ایک خچتہ ہونا مواد کا در شر حرارت اور قوت اولی کہ مواد غلیظ میں اثر کرے اور اسکو کچا دیوی شیر بھرا
اور دفع فضلہ اور پاک ہونا بدن کا چوتھا خچتہ ہونا کسی ورم یا کسی زخم کا کہ حوالی آلتہای بول میں ہو یا پختہ سبب
ضعیفی قوت اور باطل ہونا حرارت کا چھٹا کوشش کرنا طبیعت کا ساتھ مواد کو اور اضطراب کہ جسم میں ظاہر ہو سبب
اوسکے شاتوان سبب گارہی ہونے پیشاب کا کھلنا اور پھلنا بدن کا ہے آٹھواں سبب بہت کھانا غذا کا اور ربا
نکرنا نوٹان کھانا سہ کا دشوان پیدا ہونا بہتری کا گردہ اور نشانہ میں لیکن وہ پیشاب گارہا جو سبب اوسکا خچتہ ہونا
مواد کا ہے وہ نشان توانائی قوت اور دفع مواد کا ہے اور بہتری ہے کہ ایکبار مقدار کثیر یا معتدل آوے اور قوام میں
معتدل ہو اور بیمار بعد اس کے راحت پائے اور جو مقدار قلیل پیشاب کا گارہا آوے دلیل ضعف قوت اور بیماری
غلطی ہے اور سود مند وہ ہے کہ پلور رقیق ہو پھر گارہا آویز لیکن اول میں جو گارہا آوے گاد کے ساتھ وہ سود مند
نہیں ہے ایسے کہ قوام اوسکا تیرگی سے ہو نہ قوام راستی سے اور مقدار میں بہت نہیں ہے اور یہ تیرگی دلیل بیماری
مواد کی ہے اور نشان اس امر کا بھی کہ مواد طریق نفع میں ہے لاکن ہنوز تمامی نفع کو نہیں پہونچا ہے اور مثال تیرگی
بول یعنی مثال گدلا ہونے پیشاب کی مانند تیرگی شیرہ انگور کے ہے کہ جو ش کی وقت ظاہر ہوتی ہے ایسے کہ جوش دینا
طریق پکڑی اور کمال کو پہونچو کا ہے کیا نہیں دیکھو میں کہ جو وقت تمام و کمال خچتہ ہو جاتا ہے تو جوش سوٹھ جاتا ہے
اور تیرگی پانی سے جدا ہوتی ہے اور باد وغیرہ اوس سے دفع ہو جاتی ہے اور پانی میں معتدل قوام پایا جاتا ہے
پس پیشاب گارہا اسوجہ سے کہ مواد طریق نفع میں ہے دلیل خیر کی ہے اسوجہ سے کہ نیم خام ہے دلیل بدی کی ہے اور
اعتماد حال بیمار پر ہوتا ہے اگرچہ پیشاب گارہا ہو نیکی کے ساتھ حال بیمار کا بہتر ہو تو سبب غلیظی بول کا آغاز نفع ہے یعنی نفع
کرین کہ مواد کھانا شروع ہو ہے اور جو کچہ بہتری حال پر بیمار کے پانی جاتے تو سبب گارہی ہونے پیشاب کا بہت ہونا مواد
اور ضعف قوت کا ہے اور دلیل اس بات کی کہ نفع دیر میں ہو گا یا نہ ہو گا اور جو باعث بول غلیظ کا حرارت غلیظ ہو گا کہ
مواد میں اثر کرے تو وہ پیشاب ایسا ہو گا جس طرح بقراط کہتا ہے من کان بوزکہ خاترا مثل بول بخیر فیہ ضائع و سبب

[illegible]

گاڑ ہوئی پیشاب کا ضعیفی قوت اور باطل ہوئی حرارت کا ہو تو اگر حرارت تپ کی ساکن ہوگی حال بیمار کا ابتر ہوگا
 اور مقدار بول کی کم ہوگی اور گاد او سکی ناہمواری ہوگی اور جو کہ سبب گار ناہمواری پیشاب کا اضطراب اور مجاہدہ طبیعت
 ہو تب گرم ہوگی اور مقدار بول زیادہ ہوگی اور اگر سبب اوسکا گھٹنا جسم کا ہو تو گرمی گاد ہمزنگ اوس عضو کے ہوگی
 جو عضو گھٹنا ہو اور اکثر اوقات جو تیر ہمارے یونین بدن بیمار کا گھٹنا ہو تو علامت اوسکی یہ ہو کہ پیشاب بعد ایک ساعت
 کی آفسردہ ہو جائیگا اور گار ناہمواری کا سبب گار ناہمواری پیشاب کا بسیاری غذا اور ریاضت نہ کرنا ہو تو پیشاب
 مثل ریم کے آویگا یا مانند زرداب کا اور یہ نیک ہو اسلئے کہ مفصلہ خام خارج ہوتا ہے اور بدن پاک ہوتا ہے
 اور اگر سبب گار ناہمواری پیشاب کا گھٹنا سہدہ کا ہو بعد اوسکے راحت اور سبکی ظاہر ہوگی اور اکثر ایسا ہوتا ہے
 کہ گاد او سکی مشابہ ریم کے ہوتی ہو اور اگر سبب گار ناہمواری پیشاب کا پیدا ہونا پتھری اور ریک کا ہو تو گاد بہت
 ہونگی اور تنگاہ اور گرد پڑو کے گرانی معلوم ہوگی اور اگر گرانی جگر اور تہنگاہ میں ہو اور درد دران اور پٹ لیون پر
 اور تڑائی تو معلوم کرنا چاہیے کہ گردہ میں ریک اور پتھری ہو اور اگر قصب کی جڑ کجاو اور درد کر اور پٹ وینن گرانی ہو تو معلوم کرنا چاہیے
 کہ مثانہ میں ریک پتھری ہو اور واضح ہو کہ بول تیرہ بیٹھکا لا پیشاب میں ٹال ہو باہر نہیں تیرہ باہر نکلا اور جلد صاف ہو جائے تیرہ باہر
 نکلتے اور بدستور اسی طرح ہو یا صاف باہر نکلا اور پتھری ہو جائے پس ان تینوں تیرہ قسم کو کہ تیرہ باہر نکلا اور جلد صاف ہو جائے
 اور بدستور قسم کو کہ صاف باہر نکلا اور پتھری ہو جائے اور ایسا پیشاب کہ تیرہ نکلتے اور تیرہ ہی بدستور قائم رہے وہ دیر مین
 اوسکے اور اسکے ہو کیونکہ وہ پیشاب جو تیرہ باہر نکلتے اور جلد صافی ہو جائے تو وہ دلیل اس امر کی ہے کہ ہنوز کچھ
 اضطراب ہو لیکن امید وار ہے کہ جلد زائل ہو اور پیشاب کا اسی طرح تیرہ رہے نشان بدی حال اور اضطراب
 بیمار کا ہو اور جو پیشاب کہ صافی باہر نکلتے اور پتھری ہو جائے تو وہ نشان اس بات کا ہو کہ ہنوز طبیعت و حرکت
 تمام نہیں کی ہے اور اضطراب ہنوز قوی تر ہے اور دلیل اس امر کی کہ علت اگر کو حرکت زیادہ کرگی اور بیماری
 دراز ہوگی اور نیز ایسا قارورہ گواہی دیتا ہے کہ صاحب بول دیوانہ ہو گا اور دیوانگی کی حالت میں بدیر رہیگا
 اور پیشاب پتلا اور روشن جو پانی کے مانند باہر نکلتے اور تیرہ ہنوز اس طرح کا پیشاب اون تینوں قسموں
 بدستور ہو جو کہ جو کہ تیرہ باہر نکلتے ہو طریق تفسیح میں ہو اور جو کہ روشن باہر نکلتا ہو اور تیرہ ہوتا ہو نزدیک ہو کہ تفسیح
 پانچ گیارہ جو کہ روشن باہر نکلتا ہے اور گاد وینن ہوتی ہو اور تیرہ بھی تین ہوتا طریق تفسیح ہو نہایت دور ہے
 اور درہ نقان یعنی اور خارجی طبیعت کا تصور کرنا چاہیے اور پیشاب کا گار ناہمواری نشان بسیاری رطوبت
 ہو اور پیشاب گار ناہمواری نشان غلیظ ہونا اور پھولنا لازم ہے اور پیشاب کا لاد و حال سو خور و لیا ہے
 ایک ایک کہ غلاظ ہو خلد ہوگی میں و تیرہ ہو کہ بدن مواد ہو وادی سے پاک ہوتا ہو صیبا کا خردیون جو تیرہ
 اور آہن و وادی بیمار یونین ہوتا ہے اور پیشاب گار ناہمواری مقدار میں قلیل ہونے کی علامت یہ ہوتا ہے

خصوصاً اگر طبع نرم ہو اور پیشاب گاڑنا اور سرخ ساتھ در و منہ اور خارش اعضا کے دلیل یرقان اور کثرت صفرا کی ہے اور گدلا پیشاب مانند گدہ کے موت کو دلیل اس بات کی ہے کہ خلطین بدین تباہ ہو گئی ہیں اور پیشاب گاڑنا اور سرخ پتوں لازم میں دلیل خامی کی ہے اور اگر در و گدہ میں پیشاب گدلا اور سرخ ہو دلیل خامی اور دلیل اس بات کی ہے کہ علت زیادہ ہوگی اور حسب وقت چوتھیا تب میں کہ عربی میں ربع کتبہ میں پیشاب گاڑنا ہو ویرا گدا اور ثقل پراگندہ ہونشان بہتری کا ہے اسلیو کہ غلیظی اور ثقل دفع طبیعت سے ہے اور پراگندگی ثقل اسوجہ سے ہے کہ مواد بعض پختہ ہو گیا ہے اور بعض ہنوز خام پختہ نہیں ہوا ہے مگر متوجہ تمام خنگی پر ہے اور اگر پیشاب گاڑنا اور سرخ ہو ویرا و سی طرح قائم رہی دلیل درم جگر کی ہے اور جو تیز بجا رہی نہیں پیشاب گدلا اور گندہ ہو اور ضعف پیدا کرے دلیل سقوط قوت کی ہے اور خطرناک ہے اور حسب وقت پیشاب تندرست کا گاڑنا ہو اور با وجہ او سکے ٹوٹنا یا تھکا اور در و سرخ مقدمہ تب کا ہے اور اکثر اوقات تب پیدا ہوتی ہے اور بدن پاک ہوتا ہے یا بل سولہوان یا چو گھنٹا اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت میں ہے زیادتی اور کمی پیشاب سے اسباب بسیاری ہوں گے دوہین ایک گھنٹا بدن کا دوشرا استفراغ فضول زائدہ اور بد خلطون کا بدن سے اور فرق دونوں کے درمیان میں یہ ہے کہ جو زیادتی پیشاب کی بدن گھنٹے کو سبب ہو قوت کو ضعیف کرتا ہے اور جو استفراغ بد خلطون کا سبب اور سکا ہو ہر روز قوت زیادہ ہوگی اور حسب وقت کثرت پیشاب کو ساتھ سپینہ بھی بہت آوی اور تب ساکن ہو وہ بد ہے اور سخت خطرناک اسلیو کہ وہ نشان گھٹنے رطوبتون کا ہے اور اگر کثرت پیشاب میں پیاس ہو ویرا دلیل زیادتی بلغم کی ہے اور جو قولنج آدمی کا پیشاب بکثرت جاری ہو اور گاڑنا اور باسانی خارج ہو قولنج سے بخوف رہیگا اور اگر پیشاب مردم تنعم اور کم رنج کا کثرت ہو نکلے اور رنگین ہو بلکہ سپید ہو ویرا وہ سود مند ہے خصوصاً پیشاب صاحب طحال اور صاحب فقس دموی کا خاصہ اوہین گاد بہت اور لرج ہو اور جس کسی کا پیشاب کہ مقدار میں قلیل اور سفید ہو بد ہے اور بول بد رنگ حسب زیادہ آتے بہتر ہے اور اگر تیز پتوں میں گاڑنا پیشاب زیادہ آدمی اور کسی کم دلیل کثرت مواد اور غلیظی اور خامی کی ہے اور نشان مجاہدہ طبیعت اور درازی مرض کا اور قطرہ قطرہ آنا پیشاب کا تیز بجا رہی نہیں خصوصاً بلا درخواست باہر اور سخت بد ہے کیونکہ وہ دلیل اس بات کی ہے کہ دماغ اور پچو نہیں کوئی آفت ہے اور نشان اختلاط عقل کا بھی ہے اور اگر تب ساکن اور ب نشان سلامت ہوں دلیل جاری ہونے لگیں ہے اور پیشاب تھوڑا دلیل ضعف قوت کی ہے اور پیشاب قلیل اور سیاہ ساتھ در و سر اور گردن کے تیز پتوں میں دلیل سوختہ ہو ویرا خلطون کی اور کمی رطوبت کی ہے اور خوف اختلاط عقل کا ہے اور اگر پیشاب کم آوی یا آوی جو سیاہی دلیل تحلیل بہت اور سردی ہو ویرا مستقلا

اگر پیشاب گدلا اور سرخ پتوں لازم میں دلیل خامی کی ہے اور اگر در و گدہ میں پیشاب گدلا اور سرخ ہو دلیل خامی اور دلیل اس بات کی ہے کہ علت زیادہ ہوگی اور حسب وقت چوتھیا تب میں کہ عربی میں ربع کتبہ میں پیشاب گاڑنا ہو ویرا گدا اور ثقل پراگندہ ہونشان بہتری کا ہے اسلیو کہ غلیظی اور ثقل دفع طبیعت سے ہے اور پراگندگی ثقل اسوجہ سے ہے کہ مواد بعض پختہ ہو گیا ہے اور بعض ہنوز خام پختہ نہیں ہوا ہے مگر متوجہ تمام خنگی پر ہے اور اگر پیشاب گاڑنا اور سرخ ہو ویرا و سی طرح قائم رہی دلیل درم جگر کی ہے اور جو تیز بجا رہی نہیں پیشاب گدلا اور گندہ ہو اور ضعف پیدا کرے دلیل سقوط قوت کی ہے اور خطرناک ہے اور حسب وقت پیشاب تندرست کا گاڑنا ہو اور با وجہ او سکے ٹوٹنا یا تھکا اور در و سرخ مقدمہ تب کا ہے اور اکثر اوقات تب پیدا ہوتی ہے اور بدن پاک ہوتا ہے یا بل سولہوان یا چو گھنٹا اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت میں ہے زیادتی اور کمی پیشاب سے اسباب بسیاری ہوں گے دوہین ایک گھنٹا بدن کا دوشرا استفراغ فضول زائدہ اور بد خلطون کا بدن سے اور فرق دونوں کے درمیان میں یہ ہے کہ جو زیادتی پیشاب کی بدن گھنٹے کو سبب ہو قوت کو ضعیف کرتا ہے اور جو استفراغ بد خلطون کا سبب اور سکا ہو ہر روز قوت زیادہ ہوگی اور حسب وقت کثرت پیشاب کو ساتھ سپینہ بھی بہت آوی اور تب ساکن ہو وہ بد ہے اور سخت خطرناک اسلیو کہ وہ نشان گھٹنے رطوبتون کا ہے اور اگر کثرت پیشاب میں پیاس ہو ویرا دلیل زیادتی بلغم کی ہے اور جو قولنج آدمی کا پیشاب بکثرت جاری ہو اور گاڑنا اور باسانی خارج ہو قولنج سے بخوف رہیگا اور اگر پیشاب مردم تنعم اور کم رنج کا کثرت ہو نکلے اور رنگین ہو بلکہ سپید ہو ویرا وہ سود مند ہے خصوصاً پیشاب صاحب طحال اور صاحب فقس دموی کا خاصہ اوہین گاد بہت اور لرج ہو اور جس کسی کا پیشاب کہ مقدار میں قلیل اور سفید ہو بد ہے اور بول بد رنگ حسب زیادہ آتے بہتر ہے اور اگر تیز پتوں میں گاڑنا پیشاب زیادہ آدمی اور کسی کم دلیل کثرت مواد اور غلیظی اور خامی کی ہے اور نشان مجاہدہ طبیعت اور درازی مرض کا اور قطرہ قطرہ آنا پیشاب کا تیز بجا رہی نہیں خصوصاً بلا درخواست باہر اور سخت بد ہے کیونکہ وہ دلیل اس بات کی ہے کہ دماغ اور پچو نہیں کوئی آفت ہے اور نشان اختلاط عقل کا بھی ہے اور اگر تب ساکن اور ب نشان سلامت ہوں دلیل جاری ہونے لگیں ہے اور پیشاب تھوڑا دلیل ضعف قوت کی ہے اور پیشاب قلیل اور سیاہ ساتھ در و سر اور گردن کے تیز پتوں میں دلیل سوختہ ہو ویرا خلطون کی اور کمی رطوبت کی ہے اور خوف اختلاط عقل کا ہے اور اگر پیشاب کم آوی یا آوی جو سیاہی دلیل تحلیل بہت اور سردی ہو ویرا مستقلا

اگر پیشاب گدلا اور سرخ پتوں لازم میں دلیل خامی کی ہے اور اگر در و گدہ میں پیشاب گدلا اور سرخ ہو دلیل خامی اور دلیل اس بات کی ہے کہ علت زیادہ ہوگی اور حسب وقت چوتھیا تب میں کہ عربی میں ربع کتبہ میں پیشاب گاڑنا ہو ویرا گدا اور ثقل پراگندہ ہونشان بہتری کا ہے اسلیو کہ غلیظی اور ثقل دفع طبیعت سے ہے اور پراگندگی ثقل اسوجہ سے ہے کہ مواد بعض پختہ ہو گیا ہے اور بعض ہنوز خام پختہ نہیں ہوا ہے مگر متوجہ تمام خنگی پر ہے اور اگر پیشاب گاڑنا اور سرخ ہو ویرا و سی طرح قائم رہی دلیل درم جگر کی ہے اور جو تیز بجا رہی نہیں پیشاب گدلا اور گندہ ہو اور ضعف پیدا کرے دلیل سقوط قوت کی ہے اور خطرناک ہے اور حسب وقت پیشاب تندرست کا گاڑنا ہو اور با وجہ او سکے ٹوٹنا یا تھکا اور در و سرخ مقدمہ تب کا ہے اور اکثر اوقات تب پیدا ہوتی ہے اور بدن پاک ہوتا ہے یا بل سولہوان یا چو گھنٹا اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت میں ہے زیادتی اور کمی پیشاب سے اسباب بسیاری ہوں گے دوہین ایک گھنٹا بدن کا دوشرا استفراغ فضول زائدہ اور بد خلطون کا بدن سے اور فرق دونوں کے درمیان میں یہ ہے کہ جو زیادتی پیشاب کی بدن گھنٹے کو سبب ہو قوت کو ضعیف کرتا ہے اور جو استفراغ بد خلطون کا سبب اور سکا ہو ہر روز قوت زیادہ ہوگی اور حسب وقت کثرت پیشاب کو ساتھ سپینہ بھی بہت آوی اور تب ساکن ہو وہ بد ہے اور سخت خطرناک اسلیو کہ وہ نشان گھٹنے رطوبتون کا ہے اور اگر کثرت پیشاب میں پیاس ہو ویرا دلیل زیادتی بلغم کی ہے اور جو قولنج آدمی کا پیشاب بکثرت جاری ہو اور گاڑنا اور باسانی خارج ہو قولنج سے بخوف رہیگا اور اگر پیشاب مردم تنعم اور کم رنج کا کثرت ہو نکلے اور رنگین ہو بلکہ سپید ہو ویرا وہ سود مند ہے خصوصاً پیشاب صاحب طحال اور صاحب فقس دموی کا خاصہ اوہین گاد بہت اور لرج ہو اور جس کسی کا پیشاب کہ مقدار میں قلیل اور سفید ہو بد ہے اور بول بد رنگ حسب زیادہ آتے بہتر ہے اور اگر تیز پتوں میں گاڑنا پیشاب زیادہ آدمی اور کسی کم دلیل کثرت مواد اور غلیظی اور خامی کی ہے اور نشان مجاہدہ طبیعت اور درازی مرض کا اور قطرہ قطرہ آنا پیشاب کا تیز بجا رہی نہیں خصوصاً بلا درخواست باہر اور سخت بد ہے کیونکہ وہ دلیل اس بات کی ہے کہ دماغ اور پچو نہیں کوئی آفت ہے اور نشان اختلاط عقل کا بھی ہے اور اگر تب ساکن اور ب نشان سلامت ہوں دلیل جاری ہونے لگیں ہے اور پیشاب تھوڑا دلیل ضعف قوت کی ہے اور پیشاب قلیل اور سیاہ ساتھ در و سر اور گردن کے تیز پتوں میں دلیل سوختہ ہو ویرا خلطون کی اور کمی رطوبت کی ہے اور خوف اختلاط عقل کا ہے اور اگر پیشاب کم آوی یا آوی جو سیاہی دلیل تحلیل بہت اور سردی ہو ویرا مستقلا

کمی اور بیشی پر او کی تیسری گارہی اور تیلی گاد پر جو تھوڑی رنگ پر او کے پانچویں قرار گاہ پر او کے شیشی میں تھوڑی وقت
ظاہر ہونے کا وہ کے ساتویں چکونگی او کی لٹو کی پانی میں باب او سیوان پانچویں گفتار او دوسری
کتاب سو فرق میں سے درمیان کا داچی اور بری کے رسوب نیک یعنی نیک گادو
کہ نشان خچگی کا دیوی اور وہ ایسی گادہ کی شیشی کی جڑ میں بیٹھی ہے اور رنگ او کا سفید اور قوام ہموار اور چٹا
اور رقیق ہوتا ہے اور جب وقت او سکولادین تو مثل مخروطی کی پور گندہ ہو جاتے اور بہتر وہ ہے کہ مخروطی ہو سستہ ہو
اور ایسی گادو وقت نصیج تیز بیماریوں کے ہوتی ہے اور رسوب خام غلیظ ہوتی ہے اور اجزا او کے برہم معلوم ہوتے
ہیں اور جب وقت او سکولادین تو جملہ پر گندہ و اجزا او کے آپس سے جدا ہو جائیں اور مانند ایک دوسری کے
نہوں اس لیے کہ قوام او کا ہموار نہیں ہوتا ہے اور رسوب خام دلیل اس بات کی ہے کہ اضطراب اور بیماری
قوت طبیعت سے زیادہ ہے اور معلوم کریں کہ ہمواری قوام رسوب کی دلیل قوی ہے اور سلامتی مرض کے
اس لیے کہ اکثر فارورہ دیگو گئے ہیں کہ گاد او کی سرخ یا زردی لیکن قوام او کا ہموار نہ تھا اور بیماریوں نے
آخر کو دنیا سو حلت کی اور اکثر پیشاب معائنہ کی گئے ہیں کہ گاد او کی سرخ یا زردی لیکن چٹنی اور ہموار
اور بیماریوں نے مرض سے رمانی پائی پس معلوم ہوا کہ قوام بچر نشان خچگی کے اور نشان نہیں دیتا او
رسوب اکثر ہرنگ بول ہوتی ہے اور جو کچھ ہرنگ پیشاب کے نہو سرخ بہتر ہے پر زرد پھر ترنجی اور رسوب
یعنی بری گادو کا قوام اگرچہ ہموار ہوا اور اجزا او کے مختلف ہوں بہتر ہے اور جو کہ قوام او کا ہموار زیادہ ہو
بہتر ہے اور پر گندگی بہتر گادو کی نشان ریخون اور نہ ہضم ہو غذا کا ہے اور فرق درمیان رسوب نیک
اور درمیان ریم کے یہ ہے کہ ریم گندہ ہوتی ہے اور گاد گندہ نہیں ہوتی ہے اور فرق او میں اور خلط خام میں ہے
کہ گاد و سبک اور لطیف ہوتی ہے اور خلط خام غلیظ اور گران ہوتی ہے اور اجزا او کے ریم ہوتے ہیں اور
رسوب بدناطبی کی تیرہ قسمیں ہیں ایک خراطی ہے دوسری خالی تیسری سویقی چوتھی کر سنی پانچویں لحمی چھٹی
دسمی ساتویں مدی آٹھویں مخاطی نوین شعری دسویں رملی گیارہویں رمادی بارہویں دسویں تیرہویں
خمسویں باب بیسوان پانچویں گفتار اور دوسری کتاب سو احوال انسان
کی شناخت میں ہے رسوب ہاے نا طبعی سے سابق مذکور ہو چکا ہے کہ رسوب نا طبعی کی
تیرہ قسمیں ہیں اسکا تفصیل ہر ایک کی بیان کی جاتی ہے لیکن خراطی کا دشابہ پارہ پوست کو ہوتی ہے
اور وہ سرخ ہوتی ہے یا سفید اور دونوں طرح کی گاد آلتہا بول سے آتی ہے لیکن گاد سفید مثانہ سے آتی ہے
اور سبب او کا یا اجرات مثانہ کی ہے یا قرحہ اور سرخ گاد و گروہ سے آتی ہے اور بعض اوس گاد میں سرخہ اور سلی
ہوتی ہے اور وہ دلالت کرتی ہے اور خراش اعضا صلی کے اور یہ بدترین انواع رسوب ہے یعنی خراطی سلیکو

کتاب سو فرق میں سے درمیان کا داچی اور بری کے رسوب نیک یعنی نیک گادو
کہ نشان خچگی کا دیوی اور وہ ایسی گادہ کی شیشی کی جڑ میں بیٹھی ہے اور رنگ او کا سفید اور قوام ہموار اور چٹا
اور رقیق ہوتا ہے اور جب وقت او سکولادین تو مثل مخروطی کی پور گندہ ہو جاتے اور بہتر وہ ہے کہ مخروطی ہو سستہ ہو
اور ایسی گادو وقت نصیج تیز بیماریوں کے ہوتی ہے اور رسوب خام غلیظ ہوتی ہے اور اجزا او کے برہم معلوم ہوتے
ہیں اور جب وقت او سکولادین تو جملہ پر گندہ و اجزا او کے آپس سے جدا ہو جائیں اور مانند ایک دوسری کے
نہوں اس لیے کہ قوام او کا ہموار نہیں ہوتا ہے اور رسوب خام دلیل اس بات کی ہے کہ اضطراب اور بیماری
قوت طبیعت سے زیادہ ہے اور معلوم کریں کہ ہمواری قوام رسوب کی دلیل قوی ہے اور سلامتی مرض کے
اس لیے کہ اکثر فارورہ دیگو گئے ہیں کہ گاد او کی سرخ یا زردی لیکن قوام او کا ہموار نہ تھا اور بیماریوں نے
آخر کو دنیا سو حلت کی اور اکثر پیشاب معائنہ کی گئے ہیں کہ گاد او کی سرخ یا زردی لیکن چٹنی اور ہموار
اور بیماریوں نے مرض سے رمانی پائی پس معلوم ہوا کہ قوام بچر نشان خچگی کے اور نشان نہیں دیتا او
رسوب اکثر ہرنگ بول ہوتی ہے اور جو کچھ ہرنگ پیشاب کے نہو سرخ بہتر ہے پر زرد پھر ترنجی اور رسوب
یعنی بری گادو کا قوام اگرچہ ہموار ہوا اور اجزا او کے مختلف ہوں بہتر ہے اور جو کہ قوام او کا ہموار زیادہ ہو
بہتر ہے اور پر گندگی بہتر گادو کی نشان ریخون اور نہ ہضم ہو غذا کا ہے اور فرق درمیان رسوب نیک
اور درمیان ریم کے یہ ہے کہ ریم گندہ ہوتی ہے اور گاد گندہ نہیں ہوتی ہے اور فرق او میں اور خلط خام میں ہے
کہ گاد و سبک اور لطیف ہوتی ہے اور خلط خام غلیظ اور گران ہوتی ہے اور اجزا او کے ریم ہوتے ہیں اور
رسوب بدناطبی کی تیرہ قسمیں ہیں ایک خراطی ہے دوسری خالی تیسری سویقی چوتھی کر سنی پانچویں لحمی چھٹی
دسمی ساتویں مدی آٹھویں مخاطی نوین شعری دسویں رملی گیارہویں رمادی بارہویں دسویں تیرہویں
خمسویں باب بیسوان پانچویں گفتار اور دوسری کتاب سو احوال انسان
کی شناخت میں ہے رسوب ہاے نا طبعی سے سابق مذکور ہو چکا ہے کہ رسوب نا طبعی کی
تیرہ قسمیں ہیں اسکا تفصیل ہر ایک کی بیان کی جاتی ہے لیکن خراطی کا دشابہ پارہ پوست کو ہوتی ہے
اور وہ سرخ ہوتی ہے یا سفید اور دونوں طرح کی گاد آلتہا بول سے آتی ہے لیکن گاد سفید مثانہ سے آتی ہے
اور سبب او کا یا اجرات مثانہ کی ہے یا قرحہ اور سرخ گاد و گروہ سے آتی ہے اور بعض اوس گاد میں سرخہ اور سلی
ہوتی ہے اور وہ دلالت کرتی ہے اور خراش اعضا صلی کے اور یہ بدترین انواع رسوب ہے یعنی خراطی سلیکو

کتاب سو فرق میں سے درمیان کا داچی اور بری کے رسوب نیک یعنی نیک گادو
کہ نشان خچگی کا دیوی اور وہ ایسی گادہ کی شیشی کی جڑ میں بیٹھی ہے اور رنگ او کا سفید اور قوام ہموار اور چٹا
اور رقیق ہوتا ہے اور جب وقت او سکولادین تو مثل مخروطی کی پور گندہ ہو جاتے اور بہتر وہ ہے کہ مخروطی ہو سستہ ہو
اور ایسی گادو وقت نصیج تیز بیماریوں کے ہوتی ہے اور رسوب خام غلیظ ہوتی ہے اور اجزا او کے برہم معلوم ہوتے
ہیں اور جب وقت او سکولادین تو جملہ پر گندہ و اجزا او کے آپس سے جدا ہو جائیں اور مانند ایک دوسری کے
نہوں اس لیے کہ قوام او کا ہموار نہیں ہوتا ہے اور رسوب خام دلیل اس بات کی ہے کہ اضطراب اور بیماری
قوت طبیعت سے زیادہ ہے اور معلوم کریں کہ ہمواری قوام رسوب کی دلیل قوی ہے اور سلامتی مرض کے
اس لیے کہ اکثر فارورہ دیگو گئے ہیں کہ گاد او کی سرخ یا زردی لیکن قوام او کا ہموار نہ تھا اور بیماریوں نے
آخر کو دنیا سو حلت کی اور اکثر پیشاب معائنہ کی گئے ہیں کہ گاد او کی سرخ یا زردی لیکن چٹنی اور ہموار
اور بیماریوں نے مرض سے رمانی پائی پس معلوم ہوا کہ قوام بچر نشان خچگی کے اور نشان نہیں دیتا او
رسوب اکثر ہرنگ بول ہوتی ہے اور جو کچھ ہرنگ پیشاب کے نہو سرخ بہتر ہے پر زرد پھر ترنجی اور رسوب
یعنی بری گادو کا قوام اگرچہ ہموار ہوا اور اجزا او کے مختلف ہوں بہتر ہے اور جو کہ قوام او کا ہموار زیادہ ہو
بہتر ہے اور پر گندگی بہتر گادو کی نشان ریخون اور نہ ہضم ہو غذا کا ہے اور فرق درمیان رسوب نیک
اور درمیان ریم کے یہ ہے کہ ریم گندہ ہوتی ہے اور گاد گندہ نہیں ہوتی ہے اور فرق او میں اور خلط خام میں ہے
کہ گاد و سبک اور لطیف ہوتی ہے اور خلط خام غلیظ اور گران ہوتی ہے اور اجزا او کے ریم ہوتے ہیں اور
رسوب بدناطبی کی تیرہ قسمیں ہیں ایک خراطی ہے دوسری خالی تیسری سویقی چوتھی کر سنی پانچویں لحمی چھٹی
دسمی ساتویں مدی آٹھویں مخاطی نوین شعری دسویں رملی گیارہویں رمادی بارہویں دسویں تیرہویں
خمسویں باب بیسوان پانچویں گفتار اور دوسری کتاب سو احوال انسان
کی شناخت میں ہے رسوب ہاے نا طبعی سے سابق مذکور ہو چکا ہے کہ رسوب نا طبعی کی
تیرہ قسمیں ہیں اسکا تفصیل ہر ایک کی بیان کی جاتی ہے لیکن خراطی کا دشابہ پارہ پوست کو ہوتی ہے
اور وہ سرخ ہوتی ہے یا سفید اور دونوں طرح کی گاد آلتہا بول سے آتی ہے لیکن گاد سفید مثانہ سے آتی ہے
اور سبب او کا یا اجرات مثانہ کی ہے یا قرحہ اور سرخ گاد و گروہ سے آتی ہے اور بعض اوس گاد میں سرخہ اور سلی
ہوتی ہے اور وہ دلالت کرتی ہے اور خراش اعضا صلی کے اور یہ بدترین انواع رسوب ہے یعنی خراطی سلیکو

گوشت کو گملا دیو تو پہلے ہی گھٹنے گوشت دل کے بیمار ہلاک ہو جائیگا جالینوس لکتا ہے کہ جو کوئی مریض کہ گاد او کے
پیشاب کی سوختی ہو ورنہ اکثر ہلاک ہو جائیگا اور اگر بعض بیمار اس گاد کے سالم بھی رہیں گے تو بیماری او کی طول کسبوتی
اور لحمی رسوب اکثر گردہ سے آتی ہے گوشت راستی اوس میں ہوتا ہے اور جو گردہ سے نہ آوے گوشت راستی نہیں ہوتا
کیونکہ گوشت اعضا کا کم گھلتا ہے گردہ کہ لطیف ہو اور رسوب دسمی یعنی چرب نشان گھلتی چربی اور گھلتی گوشت
کا ہے اور کسی ایسا ہوتا ہے کہ رنگ دسمی گاد کا مانند زرد آبی ہوتا ہے اور جو گاد دسمی کہ بکثرت آوے اور پیشاب سے جدا
ہو ورنہ تصور کریں کہ حوالی گردہ سے آتی ہے اور جو کم کم آوے اور پیشاب میں ملی ہوئی ہو وہ تصور کریں کہ کسی عضو سے
آتی ہے اور رسوب مدی ریم ہوتی ہے اور ریم کو عربی میں مدہ کہتے ہیں نشان سر اور بھارنے قرعہ کا ہے خصوصاً جگر
بول میں اور فرق درمیان ریم اور رطوبت خام کے معلوم ہے اسلئے کہ ریم گندہ ہوتی ہے اور باسانی آپس سے
جلد ہوتی ہے اور بہر صورت ہو جاتی ہے اور اکثر اوقات ریم پیشاب میں شامل ہوتی ہے اور اوسکی سبب سر رنگ پیشاب کا سفید
مانند دودھ کے ہوتا ہے اور قوام اوسکا گاڑا ہوتا ہے اور لیکن رسوب مخاطی گاڑی اور سفید ہوتی ہے اور عربی میں
اوس گاڑی رطوبت کو جو سر سے اترتی ہے مخاطی ہیں اور سبب رسوب مخاطی کا چار قسم ہے پہلے ایک کثرت خلط
خام کی بنین دوسری رطوبت خام کہ مجری بول میں ہوتی ہے اور طبیعت اوسکو دفع کرتی ہے تیسری سردی مزاج کی
چوتھی بکران عرق النساء اور مزاج مفاصل کا لیکن نشان بکران کا یہ ہے کہ بیمار بعد اوسکے اوس علت سے راحت
پاتا ہے اور رسوب شعری بعضی سفید ہوتی ہے اور بعضی سرخ مشابہ بال کے اور پیدائش اوسکی اوس رطوبت ہے
جو بالون کی شکل ہو گئی ہے اور حرارت کے اوس میں اثر کیا ہے اور خشک کو یا ہے اور عضون نے کہا ہے کہ تولد اوسکا
گردہ میں ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اس طرح کی رسوب باریک اور تنگ مجاری میں پیدا ہوتی ہے اور اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ درازی اوسکی آدہ گرتک ہوتی ہے جالینوس لکتا ہے کہ اوس سے کچھ خوف نکرنا چاہیے اور رسوب
رملی بعضی سرخ ہوتی ہے اور بعضی سفید اور رمل کو فارسی میں ریک کہتے ہیں اور ریک پیشاب میں علامت
پتھری کی ہے گردہ اور مثانہ میں پس جو سرخ ہوتی ہے گردہ سے آتی ہے اور جو سفید ہوتی ہے مثانہ سے آتی ہے
اور رسوب رماومی یعنی گاد کا کستری دلالت کرتی ہے تین چیزوں پر ایک بلغم ہے کہ مدت تک عضون میں رہے
اور سبب دیر ہونے کے رنگ اوسکا بد بجا ہے اور اجزاء اوسکے مانند خاک تر کے آپس سے جدا ہو جائیں دوسری
ریم ہے کہ حرارت اوسکو جلا کر اکھ کر دے اور مثل بلغم کے ریم بھی مدت تک عضون میں رہتی ہے تیسری وقوع
احراق سے ریم میں بڑا طالت مکت یعنی گہبی ایسا ہوتا ہے کہ ریم بدیر عضون میں رہے لیکن سبب احراق کے کمتر
ہو جائے اور ایسی گاد درمیان سپیدی اور زفت کی ہوتی ہے اور رسوب دسمی یعنی گردہ گاد جو خون کے
ساتھ ہو ورنہ پس اگر خون پیشاب میں نیک شامل ہو نشان صغیفی جگر کا ہے اور جو نیک شامل ہو نشان زخم جری

ف جالینوس لکھا ہے
کہ خفیت پیشاب میں غلبہ سید
نہا ہے و خوار دان لکھ کر دہل
میکھ کر دہل کر دہل کر دہل
اگر کوئی اعراض کرے کہ چربی کا
کی خارج کی جانب سے اور جی بول
کا داخل کی جانب سے نفوذ
اسفند زردی کا رنگ میں
کیونکہ کتنا ہے تو جابل و سکا
میں کہ نفوذ نقطہ جاد کا خاٹ
سردی و طبعیات کی حالت میں
۲۷
پیشاب اوسکی پیدائش اوسکی اوس رطوبت ہے
جو بالون کی شکل ہو گئی ہے اور حرارت کے اوس میں اثر کیا ہے اور خشک کو یا ہے اور عضون نے کہا ہے کہ تولد اوسکا
گردہ میں ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ اس طرح کی رسوب باریک اور تنگ مجاری میں پیدا ہوتی ہے اور اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ درازی اوسکی آدہ گرتک ہوتی ہے جالینوس لکتا ہے کہ اوس سے کچھ خوف نکرنا چاہیے اور رسوب
رملی بعضی سرخ ہوتی ہے اور بعضی سفید اور رمل کو فارسی میں ریک کہتے ہیں اور ریک پیشاب میں علامت
پتھری کی ہے گردہ اور مثانہ میں پس جو سرخ ہوتی ہے گردہ سے آتی ہے اور جو سفید ہوتی ہے مثانہ سے آتی ہے
اور رسوب رماومی یعنی گاد کا کستری دلالت کرتی ہے تین چیزوں پر ایک بلغم ہے کہ مدت تک عضون میں رہے
اور سبب دیر ہونے کے رنگ اوسکا بد بجا ہے اور اجزاء اوسکے مانند خاک تر کے آپس سے جدا ہو جائیں دوسری
ریم ہے کہ حرارت اوسکو جلا کر اکھ کر دے اور مثل بلغم کے ریم بھی مدت تک عضون میں رہتی ہے تیسری وقوع
احراق سے ریم میں بڑا طالت مکت یعنی گہبی ایسا ہوتا ہے کہ ریم بدیر عضون میں رہے لیکن سبب احراق کے کمتر
ہو جائے اور ایسی گاد درمیان سپیدی اور زفت کی ہوتی ہے اور رسوب دسمی یعنی گردہ گاد جو خون کے
ساتھ ہو ورنہ پس اگر خون پیشاب میں نیک شامل ہو نشان صغیفی جگر کا ہے اور جو نیک شامل ہو نشان زخم جری

اور اسی وجہ سے نشان درازی مرض کا ہے لیکن اکثر سالم ہو اور حبس وقت سرخ گاہ پیشاب سرخ اور گارہی میں ہونشان
 بیماری گرم کا ہو اور رسوب زیتی علامت سل کی ہو اور رسوب زرد علامت کثرت صفرا اور غلبہ حرارت اور بدی مرض
 کی ہو اور رسوب سفید نفع کو وقت میں ہو اور قوام اوسکا ہموار ہونشان سلامتی کا ہے جیسا کہ تشریح میں اور اٹھا ہون
 باب میں بیان کیا گیا ہے یا سبب تیسواں پانچویں گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن
 انسان کی شناخت میں ہر گاہ کے قوام سے گاونیک جو قوام اوسکا ہموار اور معتدل اور
 چکنا ہو بہتر ہو اور گادبری جو ناہموار اور پرلکندہ اور نامعتدل ہو بدتر ہے یا سبب چوبیسواں پانچویں گفتار
 اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت میں ہر گادتی قرار لی
 جگہ سے شیشی میں سابق مذکور ہو چکا ہے کہ قرار گاہ رسوب یا تلی میں شیشی کے ہوا یا بچھن شیشی کے یا اور پیشاب
 کو پس جاننا چاہیے کہ معلق سپید اور چکنی پختہ اور بہتر غما سے ہے اور رسوب معلق بہتر وہ ہے کہ خل او سکے سر طرف شیشی کی جز
 کو کہیں اور خل کو فارسی میں کیسہ کہیں اور اگر او سکے خل سر اوپر کی جانب کہیں وہ بد ہے اور نشان بدیر پکنے مواد اور
 دلیل درازی مرض کی ہے یا نشان اختلاط عقل کا اسلیم کہ جو او سکے خل سر اوپر کی طرف کہیں نشان حرارت اور چرخ
 مواد کا ہو اور پردماغ کے اور رسوب سفید اور چکنی کہ شیشی کی تہ میں ہو پسندیدہ تر ہے اور رسوب خام اور بدیر خلاط او سکے
 ہو پس اسی قیاس پر غما تہ بدامید وار اور کم خطر رسوب معلق سے ہے اور معلق کم خطر زیادہ راست ہے اور اطباء متقدمین نے
 کہا ہے کہ سوداوی اور بلغمی بیماریوں میں ہر چند رسوب پیشاب میں بیٹھی ہوئی ہو وہ بدتر ہے اور جو اوپر پیشاب کے ہو بہتر ہے
 اور صفراوی بیماریوں میں بر خلاط او سکے ہو یعنی جو چرخ بیٹھی ہوئی ہو بہتر ہے اور جو اوپر پیشاب کو ہو بدتر ہے اسلیم کہ مواد
 بلغمی اور سوداوی بیماری ہوتا ہے اور چرخ او تر تا ہی پس حبس وقت کہ طبیعت بیماری کی طبیعت مادہ مرض کو پھر دیوے
 اور اوپر کو او بہار سے نشان قوت طبیعت کا ہے اور نشان اس بات کا ہے کہ طبیعت مواد کو پکا دیا ہو اور ہلکا
 کر دیا ہے اور مواد صفراوی سبک اور گرم اور آشفته ہوتا ہے اور میل اوپر کی طرف رکھتا ہو اور حبس وقت میل او سکے
 نیچے کی جانب کو نشان قوت طبیعت اور سکون علت اور نقصان حرارت کا ہے اس سبب سے نشان سلامتی کا
 اور حبس وقت کہ رسوب مواد بلغمی اور سوداوی کی سبب فرونی حرارت غریب یا سبب ریحون کے اوپر کی طرف
 سیلان کر چر تپ اور اور نشان یون سے خالی نہیں ہو اور اگر ایسا ہوتا ہے کہ پیشاب گارہا ہو اور رسوب اگر چہ پختہ
 اور متمیز ہو بسبب گارہی ہو فی پیشاب کو اوپر مٹری ہے خصوصاً اگر تھوڑی ہو اور اسی قیاس پر اگر ایسا ہوتا ہو
 کہ پیشاب پتلا ہو اور گاد اگر چہ خام ہو بسبب رقیق ہو فی پیشاب کہ شیشی کی تہ میں بیٹھی ہو چاہے طبیعت کو کہ ان
 رموز سے خوب واقف ہو ورنہ اور حبس وقت رسوب دسمی طانی ہو یا معلق یعنی اوپر پیشاب کو ہوا یا چ میں اور مثل
 خانہ مکرئی کے ہو سخت بد ہو اور بہت ایسا ہوتا ہو کہ گادماندہ بر کے ظاہر ہو اور طبیعت او سے خوف کرے مگر کچھ

اور اسی وجہ سے نشان درازی مرض کا ہے لیکن اکثر سالم ہو اور حبس وقت سرخ گاہ پیشاب سرخ اور گارہی میں ہونشان
 بیماری گرم کا ہو اور رسوب زیتی علامت سل کی ہو اور رسوب زرد علامت کثرت صفرا اور غلبہ حرارت اور بدی مرض
 کی ہو اور رسوب سفید نفع کو وقت میں ہو اور قوام اوسکا ہموار ہونشان سلامتی کا ہے جیسا کہ تشریح میں اور اٹھا ہون
 باب میں بیان کیا گیا ہے یا سبب تیسواں پانچویں گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن
 انسان کی شناخت میں ہر گاہ کے قوام سے گاونیک جو قوام اوسکا ہموار اور معتدل اور
 چکنا ہو بہتر ہو اور گادبری جو ناہموار اور پرلکندہ اور نامعتدل ہو بدتر ہے یا سبب چوبیسواں پانچویں گفتار
 اور دوسری کتاب سے احوال بدن انسان کی شناخت میں ہر گادتی قرار لی
 جگہ سے شیشی میں سابق مذکور ہو چکا ہے کہ قرار گاہ رسوب یا تلی میں شیشی کے ہوا یا بچھن شیشی کے یا اور پیشاب
 کو پس جاننا چاہیے کہ معلق سپید اور چکنی پختہ اور بہتر غما سے ہے اور رسوب معلق بہتر وہ ہے کہ خل او سکے سر طرف شیشی کی جز
 کو کہیں اور خل کو فارسی میں کیسہ کہیں اور اگر او سکے خل سر اوپر کی جانب کہیں وہ بد ہے اور نشان بدیر پکنے مواد اور
 دلیل درازی مرض کی ہے یا نشان اختلاط عقل کا اسلیم کہ جو او سکے خل سر اوپر کی طرف کہیں نشان حرارت اور چرخ
 مواد کا ہو اور پردماغ کے اور رسوب سفید اور چکنی کہ شیشی کی تہ میں ہو پسندیدہ تر ہے اور رسوب خام اور بدیر خلاط او سکے
 ہو پس اسی قیاس پر غما تہ بدامید وار اور کم خطر رسوب معلق سے ہے اور معلق کم خطر زیادہ راست ہے اور اطباء متقدمین نے
 کہا ہے کہ سوداوی اور بلغمی بیماریوں میں ہر چند رسوب پیشاب میں بیٹھی ہوئی ہو وہ بدتر ہے اور جو اوپر پیشاب کے ہو بہتر ہے
 اور صفراوی بیماریوں میں بر خلاط او سکے ہو یعنی جو چرخ بیٹھی ہوئی ہو بہتر ہے اور جو اوپر پیشاب کو ہو بدتر ہے اسلیم کہ مواد
 بلغمی اور سوداوی بیماری ہوتا ہے اور چرخ او تر تا ہی پس حبس وقت کہ طبیعت بیماری کی طبیعت مادہ مرض کو پھر دیوے
 اور اوپر کو او بہار سے نشان قوت طبیعت کا ہے اور نشان اس بات کا ہے کہ طبیعت مواد کو پکا دیا ہو اور ہلکا
 کر دیا ہے اور مواد صفراوی سبک اور گرم اور آشفته ہوتا ہے اور میل اوپر کی طرف رکھتا ہو اور حبس وقت میل او سکے
 نیچے کی جانب کو نشان قوت طبیعت اور سکون علت اور نقصان حرارت کا ہے اس سبب سے نشان سلامتی کا
 اور حبس وقت کہ رسوب مواد بلغمی اور سوداوی کی سبب فرونی حرارت غریب یا سبب ریحون کے اوپر کی طرف
 سیلان کر چر تپ اور اور نشان یون سے خالی نہیں ہو اور اگر ایسا ہوتا ہے کہ پیشاب گارہا ہو اور رسوب اگر چہ پختہ
 اور متمیز ہو بسبب گارہی ہو فی پیشاب کو اوپر مٹری ہے خصوصاً اگر تھوڑی ہو اور اسی قیاس پر اگر ایسا ہوتا ہو
 کہ پیشاب پتلا ہو اور گاد اگر چہ خام ہو بسبب رقیق ہو فی پیشاب کہ شیشی کی تہ میں بیٹھی ہو چاہے طبیعت کو کہ ان
 رموز سے خوب واقف ہو ورنہ اور حبس وقت رسوب دسمی طانی ہو یا معلق یعنی اوپر پیشاب کو ہوا یا چ میں اور مثل
 خانہ مکرئی کے ہو سخت بد ہو اور بہت ایسا ہوتا ہو کہ گادماندہ بر کے ظاہر ہو اور طبیعت او سے خوف کرے مگر کچھ

ف سبب اور اس میں جو پیشاب اسفل کی طرف سے
 نہیں جیسا کہ تشریح میں ہے کہ اگر حرارت قوی
 اور اس میں اگر زیادہ ہو تو پیشاب کی شیشی
 لطافت کو متاثر کر دیتی ہے جیسا کہ کتاب
 انجمن اور دوسری میں ہے کہ اگر اسفل
 نزدیک ہو تو شیشی میں شیشی کے ہوا یا بچھن شیشی کے یا اور پیشاب
 میں جو قابل حصول ہو وہ بدتر ہے اور رسوب معلق بہتر وہ ہے کہ خل او سکے سر طرف شیشی کی جز
 ہو کہ جسکی کہیں اوپر کی جانب کہیں وہ بد ہے اور نشان بدیر پکنے مواد اور
 گادماندہ بر کے ظاہر ہو اور طبیعت او سے خوف کرے مگر کچھ
 اور اس میں اگر زیادہ ہو تو پیشاب کی شیشی
 لطافت کو متاثر کر دیتی ہے جیسا کہ کتاب
 انجمن اور دوسری میں ہے کہ اگر اسفل
 نزدیک ہو تو شیشی میں شیشی کے ہوا یا بچھن شیشی کے یا اور پیشاب
 میں جو قابل حصول ہو وہ بدتر ہے اور رسوب معلق بہتر وہ ہے کہ خل او سکے سر طرف شیشی کی جز
 ہو کہ جسکی کہیں اوپر کی جانب کہیں وہ بد ہے اور نشان بدیر پکنے مواد اور
 گادماندہ بر کے ظاہر ہو اور طبیعت او سے خوف کرے مگر کچھ

ف سبب اور اس میں جو پیشاب اسفل کی طرف سے
 نہیں جیسا کہ تشریح میں ہے کہ اگر حرارت قوی
 اور اس میں اگر زیادہ ہو تو پیشاب کی شیشی
 لطافت کو متاثر کر دیتی ہے جیسا کہ کتاب
 انجمن اور دوسری میں ہے کہ اگر اسفل
 نزدیک ہو تو شیشی میں شیشی کے ہوا یا بچھن شیشی کے یا اور پیشاب
 میں جو قابل حصول ہو وہ بدتر ہے اور رسوب معلق بہتر وہ ہے کہ خل او سکے سر طرف شیشی کی جز
 ہو کہ جسکی کہیں اوپر کی جانب کہیں وہ بد ہے اور نشان بدیر پکنے مواد اور
 گادماندہ بر کے ظاہر ہو اور طبیعت او سے خوف کرے مگر کچھ

نیک تیر ہوئی ہو اور بوی تیر کو عربی میں حریف کہتے ہیں اور ترشی پیشاب کی دلیل اس امر کی ہے کہ حرارت عورت
خلطون سرد پر غالب ہو گئی ہے اور او ر خلطون سرد کو سرد دیا ہے اور تیر بیمار یونین ترش پیشاب ہونا دلیل
بہتر حرارت غریزی کی ہے اور نشان غالب ہو کر حرارت غریبہ کا ہے اور جو نشانیاں سودا کی اور بوی ہوا ہوں
دلیل غلبہ سودا کی ہو اور بوی زہر موت پیشاب میں آنا دلیل اس بات کی ہے کہ حرارت غریبہ رطوبت
لج میں اثر کیا ہو اور اس کو تباہ کر دیا ہے جس طرح مہلی میں جب گرمی اثر کرتی ہے تو بوی زہر موت دیتی ہے
اور اگر پیشاب بوی شیرینی دیوی دلیل غلبہ خون کی ہے اور تلخی بول کی دلیل گرمی اور خشکی اور غلبہ صفرا کی ہے
اور اگر بوی پیشاب کی نہایت گندہ ہو دلیل صفرا کی ہے اور اگر تیار یون سرد اور ترشچ میں بوی بول گندہ اور
تیر ہو دلیل قوت حرارت اور بیماری عفونت کی ہے اور حسب وقت پیشاب میں بد بو بیت ہوا اور سفید اور
پتلا پیشاب ہو دلیل اختلاط عقل اور نشان مرگ کا ہے اور اگر تیر تو یونین بول گندہ ہو گیا ہو اور پھر ایک بارگی بوی
جاتی رہے اور حال بیمار کا بہتر نہ ہو دلیل اس بات کی ہے کہ قوت عاجز ہوئی ہے اور طبیعت کام سے تنگ کی
باب ۲۲ ستائیسواں پانچویں گفتار اور دوسری کتاب سے پیشاب و حال کی
شناخت میں ہے کہ اس کے عمر میں معلوم کریں کہ بول طفل یعنی بچوں کا پیشاب سفید
ہوتا ہے اور سفیدی اس کی مثل سپیدی دودھ کے مائل ہوگی اور بول کو دکھان کہ زمانہ طفلی سے تجاوز کریں گاڑا
ہوتا ہے اور سابق میں مذکور ہو چکا ہے کہ بول کو دک پر اعتماد نہ کرنا چاہیے کیونکہ طبیعت اس کی ضعیف ہوتی ہے
کہ سوب کو پیشاب سے جدا نہیں کر سکتی اور مزاج اس کا تیر اور پیشاب اس کا تیر ہوتا ہے اور صفرا جسم میں کو دک
بہت ضعیف ہوتا ہے اور اندیشاں اس کا رنگین نہیں ہوتا اور معلوم کریں کہ اگر پیشاب کا اوپر اسرہا چھایا ہو مضطرب
اور پر گندہ تو یقین کریں کہ وہ پیشاب کو دک کا ہے اور پیشاب مرموم کل یعنی او میٹر آدمی کا مائل بسپی اور قوت
ہوتا ہے اور اکثر اوقات بسبب بیماری فضول کے پیشاب و سکا گاڑا ہوتا ہے اور پیشاب مرموم پیرینے
بہت بوڑھو آدمی کا نہایت سفید اور بہت پتلا ہوتا ہے بسبب سردی مزاج اور ضعیفی شانہ کے اور بنا درجہ
زیادتی فضول کے گاڑا ہوتا ہے اور اکثر وقت یونین سپیدی اس کی سیاہی سے خالی نہیں ہوتی اور حسب وقت
پیشاب بوڑھو کا نہایت گاڑا ہو نشانی پیدا ہونے پتری کی ہے باب ۲۳ اٹھائیسواں پانچویں
گفتار اور دوسری کتاب سے شناخت میں ہے فرق درمیان پیشاب
مردوں اور عورتوں کے معلوم کریں کہ پیشاب تندرست عورتوں کا البتہ گاڑا زیادہ اور
سپید زیادہ اور کم رونق زیادہ مردوں تندرست کو پیشاب ہی ہوتا ہے ایسی کہ فضول عورتوں کے
بد نہیں بہت ہوتی ہیں اور بھم ضعیف ہوتا ہے اور راستہ او کا جسم میں سے فضول دفع ہوتی ہیں کشادہ

نیک تیر ہوئی ہو اور بوی تیر کو عربی میں حریف کہتے ہیں اور ترشی پیشاب کی دلیل اس امر کی ہے کہ حرارت عورت
خلطون سرد پر غالب ہو گئی ہے اور او ر خلطون سرد کو سرد دیا ہے اور تیر بیمار یونین ترش پیشاب ہونا دلیل
بہتر حرارت غریزی کی ہے اور نشان غالب ہو کر حرارت غریبہ کا ہے اور جو نشانیاں سودا کی اور بوی ہوا ہوں
دلیل غلبہ سودا کی ہو اور بوی زہر موت پیشاب میں آنا دلیل اس بات کی ہے کہ حرارت غریبہ رطوبت
لج میں اثر کیا ہو اور اس کو تباہ کر دیا ہے جس طرح مہلی میں جب گرمی اثر کرتی ہے تو بوی زہر موت دیتی ہے
اور اگر پیشاب بوی شیرینی دیوی دلیل غلبہ خون کی ہے اور تلخی بول کی دلیل گرمی اور خشکی اور غلبہ صفرا کی ہے
اور اگر بوی پیشاب کی نہایت گندہ ہو دلیل صفرا کی ہے اور اگر تیار یون سرد اور ترشچ میں بوی بول گندہ اور
تیر ہو دلیل قوت حرارت اور بیماری عفونت کی ہے اور حسب وقت پیشاب میں بد بو بیت ہوا اور سفید اور
پتلا پیشاب ہو دلیل اختلاط عقل اور نشان مرگ کا ہے اور اگر تیر تو یونین بول گندہ ہو گیا ہو اور پھر ایک بارگی بوی
جاتی رہے اور حال بیمار کا بہتر نہ ہو دلیل اس بات کی ہے کہ قوت عاجز ہوئی ہے اور طبیعت کام سے تنگ کی
باب ۲۲ ستائیسواں پانچویں گفتار اور دوسری کتاب سے پیشاب و حال کی
شناخت میں ہے کہ اس کے عمر میں معلوم کریں کہ بول طفل یعنی بچوں کا پیشاب سفید
ہوتا ہے اور سفیدی اس کی مثل سپیدی دودھ کے مائل ہوگی اور بول کو دکھان کہ زمانہ طفلی سے تجاوز کریں گاڑا
ہوتا ہے اور سابق میں مذکور ہو چکا ہے کہ بول کو دک پر اعتماد نہ کرنا چاہیے کیونکہ طبیعت اس کی ضعیف ہوتی ہے
کہ سوب کو پیشاب سے جدا نہیں کر سکتی اور مزاج اس کا تیر اور پیشاب اس کا تیر ہوتا ہے اور صفرا جسم میں کو دک
بہت ضعیف ہوتا ہے اور اندیشاں اس کا رنگین نہیں ہوتا اور معلوم کریں کہ اگر پیشاب کا اوپر اسرہا چھایا ہو مضطرب
اور پر گندہ تو یقین کریں کہ وہ پیشاب کو دک کا ہے اور پیشاب مرموم کل یعنی او میٹر آدمی کا مائل بسپی اور قوت
ہوتا ہے اور اکثر اوقات بسبب بیماری فضول کے پیشاب و سکا گاڑا ہوتا ہے اور پیشاب مرموم پیرینے
بہت بوڑھو آدمی کا نہایت سفید اور بہت پتلا ہوتا ہے بسبب سردی مزاج اور ضعیفی شانہ کے اور بنا درجہ
زیادتی فضول کے گاڑا ہوتا ہے اور اکثر وقت یونین سپیدی اس کی سیاہی سے خالی نہیں ہوتی اور حسب وقت
پیشاب بوڑھو کا نہایت گاڑا ہو نشانی پیدا ہونے پتری کی ہے باب ۲۳ اٹھائیسواں پانچویں
گفتار اور دوسری کتاب سے شناخت میں ہے فرق درمیان پیشاب
مردوں اور عورتوں کے معلوم کریں کہ پیشاب تندرست عورتوں کا البتہ گاڑا زیادہ اور
سپید زیادہ اور کم رونق زیادہ مردوں تندرست کو پیشاب ہی ہوتا ہے ایسی کہ فضول عورتوں کے
بد نہیں بہت ہوتی ہیں اور بھم ضعیف ہوتا ہے اور راستہ او کا جسم میں سے فضول دفع ہوتی ہیں کشادہ

نیک تیر ہوئی ہو اور بوی تیر کو عربی میں حریف کہتے ہیں اور ترشی پیشاب کی دلیل اس امر کی ہے کہ حرارت عورت
خلطون سرد پر غالب ہو گئی ہے اور او ر خلطون سرد کو سرد دیا ہے اور تیر بیمار یونین ترش پیشاب ہونا دلیل
بہتر حرارت غریزی کی ہے اور نشان غالب ہو کر حرارت غریبہ کا ہے اور جو نشانیاں سودا کی اور بوی ہوا ہوں
دلیل غلبہ سودا کی ہو اور بوی زہر موت پیشاب میں آنا دلیل اس بات کی ہے کہ حرارت غریبہ رطوبت
لج میں اثر کیا ہو اور اس کو تباہ کر دیا ہے جس طرح مہلی میں جب گرمی اثر کرتی ہے تو بوی زہر موت دیتی ہے
اور اگر پیشاب بوی شیرینی دیوی دلیل غلبہ خون کی ہے اور تلخی بول کی دلیل گرمی اور خشکی اور غلبہ صفرا کی ہے
اور اگر بوی پیشاب کی نہایت گندہ ہو دلیل صفرا کی ہے اور اگر تیار یون سرد اور ترشچ میں بوی بول گندہ اور
تیر ہو دلیل قوت حرارت اور بیماری عفونت کی ہے اور حسب وقت پیشاب میں بد بو بیت ہوا اور سفید اور
پتلا پیشاب ہو دلیل اختلاط عقل اور نشان مرگ کا ہے اور اگر تیر تو یونین بول گندہ ہو گیا ہو اور پھر ایک بارگی بوی
جاتی رہے اور حال بیمار کا بہتر نہ ہو دلیل اس بات کی ہے کہ قوت عاجز ہوئی ہے اور طبیعت کام سے تنگ کی
باب ۲۲ ستائیسواں پانچویں گفتار اور دوسری کتاب سے پیشاب و حال کی
شناخت میں ہے کہ اس کے عمر میں معلوم کریں کہ بول طفل یعنی بچوں کا پیشاب سفید
ہوتا ہے اور سفیدی اس کی مثل سپیدی دودھ کے مائل ہوگی اور بول کو دکھان کہ زمانہ طفلی سے تجاوز کریں گاڑا
ہوتا ہے اور سابق میں مذکور ہو چکا ہے کہ بول کو دک پر اعتماد نہ کرنا چاہیے کیونکہ طبیعت اس کی ضعیف ہوتی ہے
کہ سوب کو پیشاب سے جدا نہیں کر سکتی اور مزاج اس کا تیر اور پیشاب اس کا تیر ہوتا ہے اور صفرا جسم میں کو دک
بہت ضعیف ہوتا ہے اور اندیشاں اس کا رنگین نہیں ہوتا اور معلوم کریں کہ اگر پیشاب کا اوپر اسرہا چھایا ہو مضطرب
اور پر گندہ تو یقین کریں کہ وہ پیشاب کو دک کا ہے اور پیشاب مرموم کل یعنی او میٹر آدمی کا مائل بسپی اور قوت
ہوتا ہے اور اکثر اوقات بسبب بیماری فضول کے پیشاب و سکا گاڑا ہوتا ہے اور پیشاب مرموم پیرینے
بہت بوڑھو آدمی کا نہایت سفید اور بہت پتلا ہوتا ہے بسبب سردی مزاج اور ضعیفی شانہ کے اور بنا درجہ
زیادتی فضول کے گاڑا ہوتا ہے اور اکثر وقت یونین سپیدی اس کی سیاہی سے خالی نہیں ہوتی اور حسب وقت
پیشاب بوڑھو کا نہایت گاڑا ہو نشانی پیدا ہونے پتری کی ہے باب ۲۳ اٹھائیسواں پانچویں
گفتار اور دوسری کتاب سے شناخت میں ہے فرق درمیان پیشاب
مردوں اور عورتوں کے معلوم کریں کہ پیشاب تندرست عورتوں کا البتہ گاڑا زیادہ اور
سپید زیادہ اور کم رونق زیادہ مردوں تندرست کو پیشاب ہی ہوتا ہے ایسی کہ فضول عورتوں کے
بد نہیں بہت ہوتی ہیں اور بھم ضعیف ہوتا ہے اور راستہ او کا جسم میں سے فضول دفع ہوتی ہیں کشادہ

ہوتا ہے اور خچ ہونا فضول کا اونکے منفذ بول سے بہت ہوتا ہے اسلئے کہ پیشاب عورتوں کا اور اسکا پیشاب
 جسکا مزاج سرد ہو سپید زیادہ ہوگا اور یہ سپیدی بول کی بدھنیں ہوں اور فرق درمیان پیشاب مردوں
 اور پیشاب عورتوں کے یہ ہے کہ پیشاب مرد کا جسوقت ہلاوین گدلا ہو جائیگا اور اکثر اوسکی کورت
 اوپر کی طرف میل گیری بخلاف پیشاب عورتوں کے کہ گدلا نہیں ہوتا اسوجہ سے کہ پیشاب اونکا ثفل میں
 شامل ہوتا ہے جلد نہیں ہو سکتا اور اگر کچھ گدلا بھی ہو جاتا ہے تو کورت اوسکی نیچے کی طرف میلان رکھتی ہے اور ہر
 عورتوں کے پیشاب کی جہاک گول ہوتی ہیں اور جسوقت آدمی نے جماعت کی ہو تو اوسکا پیشاب میں
 ثفل ہوگا مانند رشتہ درہم شدہ کا اور پیشاب حاملہ عورت کا صاف ہوتا ہے اور ابر کو مانند اوپر اوسکے معلوم ہوا کرتا ہے
 اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پیشاب حاملہ عورت کا مانند آب بخود اور آب پاچہ کے ہوں غرض وہی اوہیں مائل بہت محسوس
 ہوگی اور سر پر اوسکو ابلچایا ہوگا اور جس طریق کا کہ ہو پیشاب حاملہ کے درمیان میں ثفل مانند روئی دہنی ہوتی
 معلوم ہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے پیشاب حاملہ میں مانند دانہ کو کوئی شے اوپر اوہرتی ہے اور نیچے بھتی ہے اور
 معلوم کریں کہ شروع حمل میں زرق شہد ظاہر ہوتی ہے پیشاب میں اور آخر حمل میں سرخی معلوم ہوتی ہے خصوصاً اگر لڑکے سے
 گدلا ہو جائے تو یقین کامل ہوگا کہ آخر حمل ہے اسلئے کہ شروع حمل میں پیشاب گدلا نہیں ہوتا ہے اور بعضوں نے
 کہا ہے کہ سر بول پر حاملہ کے اگر غامہ ہو اس طریق کا کہ تمام روی بول کو ڈھک لیا ہو تو یقین کریں کہ سپرید ہوگا اور اگر
 غامہ ایک جانب ہو دوسرے متولد ہوگی اور اگر غامہ چکنا ہو لیکن مانند دانہ دانہ کو ہو دیل غلبہ یحون کی ہوگی اور پیشاب حاملہ
 عورت کا دو مہینہ تک یا تین مہینہ تک پتلا اور صاف ہوتا ہے بعد اوسکو پتلا تر بنی ہو جاتا ہے اور سر بول پر جہاک قدرے
 ہوتی ہیں مانند چکنی چیز کے اور بعد گزرنے مدت چار مہینہ کو مائل سرخی ہوتا ہے اور پانچ مہینہ کے بعد تیرگی ظاہر ہوتی ہے
 اور جسوقت تیرگی بہت معلوم ہو وہی بچہ گریگا اور اگر تیرگی شیشی کی تہ میں ٹپھی ہوئی ہو اور تھوری ہو وہی نشان سلاستی کا ہے
 اور اگر تیرگی سر شیشی پر ہو علامت یاح کی ہے اور بچہ اوسکی وجہ سے رخ میں ہوگا اور خوف اس بات کا ہے کہ ہلاک ہو جائیگا
باب اونیسوان پانچویں گفتار اور دوسری کتاب کوثرہ بابہای گدشہ میں ہے اگرچہ ابواب گذشتہ
 میں سب طرح سے کیفیت احوال پیشاب کا مفصل مذکور ہے لیکن اس باب میں ایک فصل مہذب لکھی جاتی ہے جانتا ہے
 کہ حمی یوم یعنی تپ یکروزہ میں حال پیشاب کا مشابہت احوال پیشاب تندرستوں سے بعید نہیں ہوتا مگر اس حمی یوم
 میں جو سبب اوسکا طعام گرم ہو اندک کے پیشاب تیرہ ہوگا اور اکثر حالات میں پیشاب صاحب تپ یوم کا زرد او پتلا ہوتا
 اور ثفل جو اوپر ابرسا چھایا ہوتا ہے وہ مضطرب ہوتا ہے اور اگر تپ یکروزہ میں تیرگی شیشی کے سچ میں تو وہ علامت اس بات کی
 سمجھنا چاہیے کہ حمی یوم تپ غصنی پیدا کر لگی اور جو وہ تیرگی زرد رنگ کی ہو حمی یوم غب ہو جائیگی اور جو سرخ ہو تپ مطبقہ سے
 بدل جائیگی یعنی تپ خونی لازم ہوگی اور جو سفید ہو تپ لمبی ہوگی اور اگر سپیدی شیشی کی تہ میں ہو تپ چوتھا سے بد جائیگی

نہیں ہوتا ہے اور خچ ہونا فضول کا اونکے منفذ بول سے بہت ہوتا ہے اسلئے کہ پیشاب عورتوں کا اور اسکا پیشاب
 جسکا مزاج سرد ہو سپید زیادہ ہوگا اور یہ سپیدی بول کی بدھنیں ہوں اور فرق درمیان پیشاب مردوں
 اور پیشاب عورتوں کے یہ ہے کہ پیشاب مرد کا جسوقت ہلاوین گدلا ہو جائیگا اور اکثر اوسکی کورت
 اوپر کی طرف میل گیری بخلاف پیشاب عورتوں کے کہ گدلا نہیں ہوتا اسوجہ سے کہ پیشاب اونکا ثفل میں
 شامل ہوتا ہے جلد نہیں ہو سکتا اور اگر کچھ گدلا بھی ہو جاتا ہے تو کورت اوسکی نیچے کی طرف میلان رکھتی ہے اور ہر
 عورتوں کے پیشاب کی جہاک گول ہوتی ہیں اور جسوقت آدمی نے جماعت کی ہو تو اوسکا پیشاب میں
 ثفل ہوگا مانند رشتہ درہم شدہ کا اور پیشاب حاملہ عورت کا صاف ہوتا ہے اور ابر کو مانند اوپر اوسکے معلوم ہوا کرتا ہے
 اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پیشاب حاملہ عورت کا مانند آب بخود اور آب پاچہ کے ہوں غرض وہی اوہیں مائل بہت محسوس
 ہوگی اور سر پر اوسکو ابلچایا ہوگا اور جس طریق کا کہ ہو پیشاب حاملہ کے درمیان میں ثفل مانند روئی دہنی ہوتی
 معلوم ہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے پیشاب حاملہ میں مانند دانہ کو کوئی شے اوپر اوہرتی ہے اور نیچے بھتی ہے اور
 معلوم کریں کہ شروع حمل میں زرق شہد ظاہر ہوتی ہے پیشاب میں اور آخر حمل میں سرخی معلوم ہوتی ہے خصوصاً اگر لڑکے سے
 گدلا ہو جائے تو یقین کامل ہوگا کہ آخر حمل ہے اسلئے کہ شروع حمل میں پیشاب گدلا نہیں ہوتا ہے اور بعضوں نے
 کہا ہے کہ سر بول پر حاملہ کے اگر غامہ ہو اس طریق کا کہ تمام روی بول کو ڈھک لیا ہو تو یقین کریں کہ سپرید ہوگا اور اگر
 غامہ ایک جانب ہو دوسرے متولد ہوگی اور اگر غامہ چکنا ہو لیکن مانند دانہ دانہ کو ہو دیل غلبہ یحون کی ہوگی اور پیشاب حاملہ
 عورت کا دو مہینہ تک یا تین مہینہ تک پتلا اور صاف ہوتا ہے بعد اوسکو پتلا تر بنی ہو جاتا ہے اور سر بول پر جہاک قدرے
 ہوتی ہیں مانند چکنی چیز کے اور بعد گزرنے مدت چار مہینہ کو مائل سرخی ہوتا ہے اور پانچ مہینہ کے بعد تیرگی ظاہر ہوتی ہے
 اور جسوقت تیرگی بہت معلوم ہو وہی بچہ گریگا اور اگر تیرگی شیشی کی تہ میں ٹپھی ہوئی ہو اور تھوری ہو وہی نشان سلاستی کا ہے
 اور اگر تیرگی سر شیشی پر ہو علامت یاح کی ہے اور بچہ اوسکی وجہ سے رخ میں ہوگا اور خوف اس بات کا ہے کہ ہلاک ہو جائیگا
باب اونیسوان پانچویں گفتار اور دوسری کتاب کوثرہ بابہای گدشہ میں ہے اگرچہ ابواب گذشتہ
 میں سب طرح سے کیفیت احوال پیشاب کا مفصل مذکور ہے لیکن اس باب میں ایک فصل مہذب لکھی جاتی ہے جانتا ہے
 کہ حمی یوم یعنی تپ یکروزہ میں حال پیشاب کا مشابہت احوال پیشاب تندرستوں سے بعید نہیں ہوتا مگر اس حمی یوم
 میں جو سبب اوسکا طعام گرم ہو اندک کے پیشاب تیرہ ہوگا اور اکثر حالات میں پیشاب صاحب تپ یوم کا زرد او پتلا ہوتا
 اور ثفل جو اوپر ابرسا چھایا ہوتا ہے وہ مضطرب ہوتا ہے اور اگر تپ یکروزہ میں تیرگی شیشی کے سچ میں تو وہ علامت اس بات کی
 سمجھنا چاہیے کہ حمی یوم تپ غصنی پیدا کر لگی اور جو وہ تیرگی زرد رنگ کی ہو حمی یوم غب ہو جائیگی اور جو سرخ ہو تپ مطبقہ سے
 بدل جائیگی یعنی تپ خونی لازم ہوگی اور جو سفید ہو تپ لمبی ہوگی اور اگر سپیدی شیشی کی تہ میں ہو تپ چوتھا سے بد جائیگی

نہیں ہوتا ہے اور خچ ہونا فضول کا اونکے منفذ بول سے بہت ہوتا ہے اسلئے کہ پیشاب عورتوں کا اور اسکا پیشاب
 جسکا مزاج سرد ہو سپید زیادہ ہوگا اور یہ سپیدی بول کی بدھنیں ہوں اور فرق درمیان پیشاب مردوں
 اور پیشاب عورتوں کے یہ ہے کہ پیشاب مرد کا جسوقت ہلاوین گدلا ہو جائیگا اور اکثر اوسکی کورت
 اوپر کی طرف میل گیری بخلاف پیشاب عورتوں کے کہ گدلا نہیں ہوتا اسوجہ سے کہ پیشاب اونکا ثفل میں
 شامل ہوتا ہے جلد نہیں ہو سکتا اور اگر کچھ گدلا بھی ہو جاتا ہے تو کورت اوسکی نیچے کی طرف میلان رکھتی ہے اور ہر
 عورتوں کے پیشاب کی جہاک گول ہوتی ہیں اور جسوقت آدمی نے جماعت کی ہو تو اوسکا پیشاب میں
 ثفل ہوگا مانند رشتہ درہم شدہ کا اور پیشاب حاملہ عورت کا صاف ہوتا ہے اور ابر کو مانند اوپر اوسکے معلوم ہوا کرتا ہے
 اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پیشاب حاملہ عورت کا مانند آب بخود اور آب پاچہ کے ہوں غرض وہی اوہیں مائل بہت محسوس
 ہوگی اور سر پر اوسکو ابلچایا ہوگا اور جس طریق کا کہ ہو پیشاب حاملہ کے درمیان میں ثفل مانند روئی دہنی ہوتی
 معلوم ہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے پیشاب حاملہ میں مانند دانہ کو کوئی شے اوپر اوہرتی ہے اور نیچے بھتی ہے اور
 معلوم کریں کہ شروع حمل میں زرق شہد ظاہر ہوتی ہے پیشاب میں اور آخر حمل میں سرخی معلوم ہوتی ہے خصوصاً اگر لڑکے سے
 گدلا ہو جائے تو یقین کامل ہوگا کہ آخر حمل ہے اسلئے کہ شروع حمل میں پیشاب گدلا نہیں ہوتا ہے اور بعضوں نے
 کہا ہے کہ سر بول پر حاملہ کے اگر غامہ ہو اس طریق کا کہ تمام روی بول کو ڈھک لیا ہو تو یقین کریں کہ سپرید ہوگا اور اگر
 غامہ ایک جانب ہو دوسرے متولد ہوگی اور اگر غامہ چکنا ہو لیکن مانند دانہ دانہ کو ہو دیل غلبہ یحون کی ہوگی اور پیشاب حاملہ
 عورت کا دو مہینہ تک یا تین مہینہ تک پتلا اور صاف ہوتا ہے بعد اوسکو پتلا تر بنی ہو جاتا ہے اور سر بول پر جہاک قدرے
 ہوتی ہیں مانند چکنی چیز کے اور بعد گزرنے مدت چار مہینہ کو مائل سرخی ہوتا ہے اور پانچ مہینہ کے بعد تیرگی ظاہر ہوتی ہے
 اور جسوقت تیرگی بہت معلوم ہو وہی بچہ گریگا اور اگر تیرگی شیشی کی تہ میں ٹپھی ہوئی ہو اور تھوری ہو وہی نشان سلاستی کا ہے
 اور اگر تیرگی سر شیشی پر ہو علامت یاح کی ہے اور بچہ اوسکی وجہ سے رخ میں ہوگا اور خوف اس بات کا ہے کہ ہلاک ہو جائیگا
باب اونیسوان پانچویں گفتار اور دوسری کتاب کوثرہ بابہای گدشہ میں ہے اگرچہ ابواب گذشتہ
 میں سب طرح سے کیفیت احوال پیشاب کا مفصل مذکور ہے لیکن اس باب میں ایک فصل مہذب لکھی جاتی ہے جانتا ہے
 کہ حمی یوم یعنی تپ یکروزہ میں حال پیشاب کا مشابہت احوال پیشاب تندرستوں سے بعید نہیں ہوتا مگر اس حمی یوم
 میں جو سبب اوسکا طعام گرم ہو اندک کے پیشاب تیرہ ہوگا اور اکثر حالات میں پیشاب صاحب تپ یوم کا زرد او پتلا ہوتا
 اور ثفل جو اوپر ابرسا چھایا ہوتا ہے وہ مضطرب ہوتا ہے اور اگر تپ یکروزہ میں تیرگی شیشی کے سچ میں تو وہ علامت اس بات کی
 سمجھنا چاہیے کہ حمی یوم تپ غصنی پیدا کر لگی اور جو وہ تیرگی زرد رنگ کی ہو حمی یوم غب ہو جائیگی اور جو سرخ ہو تپ مطبقہ سے
 بدل جائیگی یعنی تپ خونی لازم ہوگی اور جو سفید ہو تپ لمبی ہوگی اور اگر سپیدی شیشی کی تہ میں ہو تپ چوتھا سے بد جائیگی

پنجمین بیان کیا جائیگا بات چوتھا چہنی گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدلی انسان کی
شناخت میں نے خشی ثقل سے اسباب خشی ثقل کے چھ بین ایک قوی حرکتیں ہیں کہ سبب
اونکی رطوبتیں بہت تحلیل ہووین اور اعضا حاجت مند ہون گے کہ تری غذا کو جلد جذب کریں دوسرا سبب
کثرت جاری ہونی پیشاب کی ہے تیسرا سبب بہت پسینہ چوتھا سبب اوسکا حرارت قوی ہے کہ اعضا
غذا میں پیدا ہوتی ہو اور رطوبت کو خشک کر دیا ہو یا پھر ان سبب اوسکا خشک غذا میں نوش کرنا ہے
چوتھا سبب اوسکا ضعیفی قوت دافہ اور بدیر رہنا ثقل کا آنتو نہیں جیسا کہ دوسرا باب میں بیان کیا گیا
اور اگر بعض سفلی سے سخت اور خشک آڈ اور بعض نرم اور تر سبب اوسکو وہیں ایک یہ کہ اول آنتو نہیں
براز خشک پہر براز دوسرا دوسرا ہونچ اور قبل سکو کہ یہ دوسرا براز بھی مائل خشکی ہو وی سبب گہرا براز لانج کے
بتجیل دونوں براز باہر نکلیں دوسری کہ پھر کی آنتو نہیں خشک براز اڑا ہوا ہو وی پہر تر براز او تر کی آنتو نسو
گہرے اور تراوس پھر کے براز کو بھی کہ پھسلا دیوی بغیر کرنے زائد براز کے اور حسب وقت قوام براز کا مختلف
ہو تو نشان اس بات کا دیگا کہ کمانا ہوا زمین میں مضم ہوا ہی کیونکہ ہمواری قوام ثقل طبعی دلیل قوی ہونے
قوت ہاضمہ کہ ہے لیکن ہمواری ثقل طبعی سخت بد ہوا اسوجہ سے کہ وہ دلیل اس امر کی ہوگی کہ بدن کمانا ہو
اور کوئی جزو ثقل کا جزو گذارش ہو خالی ہو گا اور معلوم کریں کہ بہرہ ثقل ہے کہ قوام اوسکا ہموار اور پیوستہ
ہو اور نگین اور یا سانی آنتو نسو باہر نکلے اور مقعد کو سورس نہ دیوی اور اند کے مائل بزردی بھی ہو اور سخت
ناخوش ہو نو اور بے بو بھی ہو اور قراقر اور ریح کے ساتھ ہو اور جہاگ بھی نہ کہتا ہو اور عادت کو وقت آخر
اور بمقدار معتدل باہر نکلے بات یا پھر ان چہنی گفتار اور دوسری کتاب سے احوال
بدن کے شناخت میں ہر رنگ ثقل سے حسب وقت کہ رنگ براز کا مائل بزردی ہو اور قوام
معتدل ہو اور سخت گندہ ہو وہ ثقل طبعی تصور کریں کیونکہ وہ علامت اس بات کی ہو کہ کمانا خوب مضم
ہو گیا ہو اور اگر براز بہت زرد ہو نشان غلبہ صفر کا ہے پس زردی براز کی شروع بیماری میں ظاہر ہو
نشان اس بات کا ہو کہ بیماری صفر اوی ہے اور جو آخر بیماری میں زردی براز کی ظاہر ہو وی دلیل
خارج ہونے صفر کی ہے جسم سے اور حسب وقت ثقل نہر براہ ہوا یا رصاصی یا کوئی اور رنگ گہلا کر کمانا
ہو زرد کمانا ہو وی کہ ثقل اوس سے نگین ہو جاتا تو نشان اس بات کا ہو گا کہ احتشاکے اندر سردی ہے او
اکثر ایسا ہوتا ہو کہ سبب براز ہوا ہونیکا او تر ناز نگاری خلط کا ہوتا ہو آنتون پر اور سفیدی براز کی نشان
نہ مضم ہونی طعام کا ہے اور کبھی سفیدی براز کی نشان سڈہ کا ہوتی ہے کہ اوس سڈہ سے یرقان پیدا
ہوتا ہے اور حسب وقت ثقل ساتھ ریم کے ملا ہوا ہو علامت سر او بہار نے حیلہ کی ہے اور اگر اول سبب

دوسرا وہ دم
بکر مدل سے بہت ہوا اور دوسرا
اگر قوت کسب یا شہوان
و اور رنگ اور سکا جلد کا سبب
اگر سبب رطوبت ہوا اور دوسرا
پانچواں وہ مائل کبھی اور دوسرا
خوب نہیں و تاکہ کیونکہ مادہ غلبہ
اور جہاگ کہ سبب یا پھر ان چہنی
باطن میں اور بعض جہاگ کمانا ہو
دوسری کہ پھر کی آنتو نسو
گہرے اور تراوس پھر کے براز کو
پنجمین بیان کیا جائیگا بات
چوتھا چہنی گفتار اور دوسری
کتاب سے احوال بدلی انسان کی
شناخت میں نے خشی ثقل سے
اسباب خشی ثقل کے چھ بین
ایک قوی حرکتیں ہیں کہ سبب
اونکی رطوبتیں بہت تحلیل ہووین
اور اعضا حاجت مند ہون گے کہ
تری غذا کو جلد جذب کریں
دوسرا سبب کثرت جاری ہونی
پیشاب کی ہے تیسرا سبب بہت
پسینہ چوتھا سبب اوسکا
حرارت قوی ہے کہ اعضا غذا
میں پیدا ہوتی ہو اور رطوبت
کو خشک کر دیا ہو یا پھر ان
سبب اوسکا خشک غذا میں نوش
کرنا ہے چوتھا سبب اوسکا
ضعیفی قوت دافہ اور بدیر
رہنا ثقل کا آنتو نہیں جیسا
کہ دوسرا باب میں بیان کیا
گیا اور اگر بعض سفلی سے
سخت اور خشک آڈ اور بعض
نرم اور تر سبب اوسکو وہیں
ایک یہ کہ اول آنتو نہیں
براز خشک پہر براز دوسرا
دوسرا ہونچ اور قبل سکو کہ
یہ دوسرا براز بھی مائل خشکی
ہو وی سبب گہرا براز لانج کے
بتجیل دونوں براز باہر نکلیں
دوسری کہ پھر کی آنتو نہیں
خشک براز اڑا ہوا ہو وی
پہر تر براز او تر کی آنتو
نسو گہرے اور تراوس پھر کے
براز کو بھی کہ پھسلا دیوی
بغیر کرنے زائد براز کے اور
حسب وقت قوام براز کا مختلف
ہو تو نشان اس بات کا دیگا
کہ کمانا ہوا زمین میں مضم
ہوا ہی کیونکہ ہمواری قوام
ثقل طبعی دلیل قوی ہونے
قوت ہاضمہ کہ ہے لیکن ہمواری
ثقل طبعی سخت بد ہوا اسوجہ
سے کہ وہ دلیل اس امر کی ہوگی
کہ بدن کمانا ہو اور کوئی جزو
ثقل کا جزو گذارش ہو خالی
ہو گا اور معلوم کریں کہ بہرہ
ثقل ہے کہ قوام اوسکا ہموار
اور پیوستہ ہو اور نگین اور
یا سانی آنتو نسو باہر نکلے
اور مقعد کو سورس نہ دیوی اور
اند کے مائل بزردی بھی ہو اور
سخت ناخوش ہو نو اور بے بو
بھی ہو اور قراقر اور ریح کے
ساتھ ہو اور جہاگ بھی نہ کہتا
ہو اور عادت کو وقت آخر اور
بمقدار معتدل باہر نکلے بات
یا پھر ان چہنی گفتار اور
دوسری کتاب سے احوال بدن
کے شناخت میں ہر رنگ ثقل
سے حسب وقت کہ رنگ براز کا
مائل بزردی ہو اور قوام
معتدل ہو اور سخت گندہ ہو
وہ ثقل طبعی تصور کریں
کیونکہ وہ علامت اس بات کی
ہو کہ کمانا خوب مضم ہو گیا
ہو اور اگر براز بہت زرد ہو
نشان غلبہ صفر کا ہے پس
زردی براز کی شروع بیماری
میں ظاہر ہو نشان اس بات
کا ہو کہ بیماری صفر اوی ہے
اور جو آخر بیماری میں زردی
براز کی ظاہر ہو وی دلیل
خارج ہونے صفر کی ہے جسم
سے اور حسب وقت ثقل نہر
براہ ہوا یا رصاصی یا کوئی
اور رنگ گہلا کر کمانا ہو
زرد کمانا ہو وی کہ ثقل
اوس سے نگین ہو جاتا تو
نشان اس بات کا ہو گا کہ
احتشاکے اندر سردی ہے او
اکثر ایسا ہوتا ہو کہ سبب
براز ہوا ہونیکا او تر ناز
نگاری خلط کا ہوتا ہو آنتون
پر اور سفیدی براز کی نشان
نہ مضم ہونی طعام کا ہے
اور کبھی سفیدی براز کی
نشان سڈہ کا ہوتی ہے کہ
اوس سڈہ سے یرقان پیدا
ہوتا ہے اور حسب وقت ثقل
ساتھ ریم کے ملا ہوا ہو
علامت سر او بہار نے حیلہ
کی ہے اور اگر اول سبب

آوی پر براز خارج ہونشان اس بات کا ہوگا کہ بچہ کی آنتوں میں دھیلہ ہو اور اگر سہلے آوی بچے سے لیل اس امر کی ہوگی کہ
 دھیلہ آوی پر کی آنتوں میں ہو اور ساتھ آنا سہلے کا براز میں دھیلہ کی ہوگی بچہ میں آنتوں کے اور بہت ایسا ہوتا کہ جو براز
 تندرست آدمی کا مانند صدیہ زرد اب یا مانند ریم کے ہوتا ہے سبب اس کا نکڑا یا صحت کا ہے اور سیاہی براز کی مانند سیاہی
 پیشاب کے بہہ اور دل میں بدتر ہو کیونکہ وہ لیل اس امر کی ہے کہ جگر میں بڑی آفت ہو اور وہ آفت یا حرارت عظیم ہو کہ خلطوں کو جو
 جگر کے پید ہوتی ہیں سخت کر دیا ہو یا خلط سوداوی ہو کہ جگر میں سہلے کی طرح کھانا سودہ میں تباہ ہوتا ہے اسلئے کہ جگر ضعیف ہو اور اسکو دفع
 نہیں کر سکتا یا تلی ناطقت ہو کہ اسکو جگر سے اپنی طرف کو کھینچ نہیں سکتی پس بالضرور سبب سیاہی براز کا ہوگی اور
 رنگ اس براز کا مانند رنگ خون سیاہ کی ہوگا کہ آنتوں پر اور تباہی اور فرق درمیان ثقل سوداوی اور خون سیاہ
 کو یہ ہے کہ خون شہتر ہو اور اسکو ثقل اور سودا شہتر ہو اور رنگ اس کا روشن زیادہ ہوگا اور مقصد کو سوزش دیکھا
 اور ترش ہو پیدا کر گیا اور زمین اس سے جو ش میں آگیا اور جسوقت ثقل سوداوی آخر بیماریوں سوداوی کے ہونشان
 بہتری کا ہے اسلئے کہ مواد خفہ ہو گیا ہے اور طبیعت اسکو دفع کرتی ہے اور اگر ثقل تمامی سوداوی صرف ہو سخت خطرناک
 ہوگا اسوجہ سے کہ باہر آنا سوداوی اصلی کا نشان نہایت سوشکی اور فنا ہونی رطوبت اصلی کا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سیاہی
 براز کی سبب اس طعام کے ہوتی ہے جسکا رنگ سیاہ ہو یا ہٹا چھٹی گھٹا را اور دوسری کتاب کے
 احوال بدن کی پہچان میں ہے ثقل مستفیع اور ثقل ممتنع سے ثقل مستفیع یعنی ہوا ہوا براز مانند
 گوہر گای کے ہوتا ہے وہ نشان غلبہ یحون کا ہے اور ثقل ممتنع یعنی ہند ہوا براز کہ پانی کے اوپر تر تار ہے وہ بھی علامت
 ریح کی ہے اور ثقل صاحب قو لچ ریحی کا ایسا ہی ہوتا ہے یا ہٹا چھٹی گھٹا را اور دوسری
 کتاب سے احوال بدن کی شناخت میں ہے بونی ثقل سے جسوقت کہ بونی ثقل سخت
 ناخوش ہو اور جو طعام کہ نوش کیا ہو پاکیزہ اور خوشبودار ہو و اور اور کوئی شے اس طعام میں نکھائی گئی ہو کہ بونی
 ثقل کو ناخوش کر دے مانند مہینگ اور لسن وغیرہ کو تو وہ دھیل اس امر کی ہوگی کہ بدن میں شری ہوئی خلطین بہت ہیں
 اور اگر بونی ثقل ترش ہو و ل سردی مزاج اور زیادتی بلغم ترش کی ہو یا ہٹا چھٹی گھٹا را اور دوسری
 کتاب سے احوال بدن کی پہچان میں ہے براز کی جھاگون سے براز کی جھاگ دوسرے
 نشان دیتی ہیں ایک حرارت عظیم سے کہ خلطوں کو جوش دیتی ہے جیسو آگ دیک کو جوش دیتی ہے دوسرے ریح
 میں کہ جسم میں خلطوں کے ساتھ ملگنی ہیں جیسو تیز اور زرد شور کی ہو اور یا میں باعث موج کا ہوتی ہے اور جھاگ
 لاتی ہے یا ہٹا چھٹی گھٹا را اور دوسری کتاب سے احوال بدن کی پہچان میں ہے
 باہر آنے سے ثقل کے ساتھ ریح اور قراقر کے جسوقت ثقل باواز باہر آدمی دھیل اس حال
 کی ہے کہ باہر غلیظ او میں ملی ہوئی ہے اور اگر باواز باریک ہو مانند آواز در کے دھیل اسکی ہے کہ ساتھ رطوبت

فوجیہ ہوا ہوا براز کا ہونا کہ جگر اور دوسری
 شیان اس کام کو نہیں ہیں پس بالضرور
 براز میں غلبہ یحون کی ہوگی یا ہٹا چھٹی گھٹا را
 جانب فوق یا بل ہوگی ہوا اور دوسری
 دھیل کی آنتوں میں ہوا اور دوسری
 میں کوئی امر مانع تصاعد اور ثقل کا نہیں
 پس ثقل و جوش میں ان دونوں کی ملنے ہوگا
 اور اگر کوئی چیز دھیلے دھیلے ہوا براز کا
 موجب تعلق ہونے کی وجہ سے
 کہ بخارج ہو جب انتفاع ہونے کی وجہ سے
 ہو کہ جگر میں غلبہ یحون ہو اس وجہ سے کہ
 جب سرد ہو جائے تو پانی بخارج نہیں
 اور غارت ہو گیا تو پانی بخارج نہیں
 کہ بونی ثقل سے جھاگ دوسری
 ریحی ہوا اس وجہ سے کہ ریحی ہوا
 کہ سردی اور غلبہ یحون کی وجہ سے
 چوتھو نہایت سردی کی وجہ سے
 چوتھو نہایت سردی کی وجہ سے
 چوتھو نہایت سردی کی وجہ سے
 چوتھو نہایت سردی کی وجہ سے

زادہ ہوا براز کا ہونا کہ جگر اور دوسری
 شیان اس کام کو نہیں ہیں پس بالضرور
 براز میں غلبہ یحون کی ہوگی یا ہٹا چھٹی گھٹا را
 جانب فوق یا بل ہوگی ہوا اور دوسری
 دھیل کی آنتوں میں ہوا اور دوسری
 میں کوئی امر مانع تصاعد اور ثقل کا نہیں
 پس ثقل و جوش میں ان دونوں کی ملنے ہوگا
 اور اگر کوئی چیز دھیلے دھیلے ہوا براز کا
 موجب تعلق ہونے کی وجہ سے
 کہ بخارج ہو جب انتفاع ہونے کی وجہ سے
 ہو کہ جگر میں غلبہ یحون ہو اس وجہ سے کہ
 جب سرد ہو جائے تو پانی بخارج نہیں
 اور غارت ہو گیا تو پانی بخارج نہیں
 کہ بونی ثقل سے جھاگ دوسری
 ریحی ہوا اس وجہ سے کہ ریحی ہوا
 کہ سردی اور غلبہ یحون کی وجہ سے
 چوتھو نہایت سردی کی وجہ سے
 چوتھو نہایت سردی کی وجہ سے
 چوتھو نہایت سردی کی وجہ سے
 چوتھو نہایت سردی کی وجہ سے

اور جگر میں غلبہ یحون ہو اس وجہ سے کہ
 جب سرد ہو جائے تو پانی بخارج نہیں
 اور غارت ہو گیا تو پانی بخارج نہیں
 کہ بونی ثقل سے جھاگ دوسری
 ریحی ہوا اس وجہ سے کہ ریحی ہوا
 کہ سردی اور غلبہ یحون کی وجہ سے
 چوتھو نہایت سردی کی وجہ سے
 چوتھو نہایت سردی کی وجہ سے
 چوتھو نہایت سردی کی وجہ سے
 چوتھو نہایت سردی کی وجہ سے

یقین کے ملتی ہے اور جس وقت کہ جگر اور مثمد اس کے کیلوس کو جذب کرتے ہیں قتل بہت ہو گا اور ایک بارگی باواز قوی
 باہر نکلیگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ قوت دافعہ قوی ہو دی اور قتل کو باواز قوت کرے اور شکم میں کسی طرح کی سوجھ بھڑک نہ ہو اور اگر
 سوجھ سوز ہو تو واسمین سوج پیدا نہوگی اس لیے کہ ممکن نہیں ہے کہ جبکہ حرارت نہو کچھ بخار پیدا کرے اور جس وقت کہ معرہ سخت
 گرم ہو بخارات کو لطیف کر گا اور تحلیل کر گا اور ریاح باہر خروج کرین کے اور جو حرارت با اندازہ ہو رطوبت تحلیل
 ہوگی اور بخارات او نہیں گے اور ریاح پیدا ہو نہوگی اس لیے کہ جبکہ حرارت قوی ہوگی ان بخارات کو لطیف نہ کر سکی
 اسوجہ سے جس وقت مزاج معده کا سخت گرم نہو اور سرد بھی نہو ریاح پیدا کرے گا پس اگر وہ ریاح اوپر کھڑی ہوگی اس کے
 خروج کرین اس کا نام ڈکار ہے اور اگر اتون کی راہ سے نکلے ایک آواز مانند قمتہ کے سبب اس کا حرارت ضعیف
 اور رطوبت بہت اور گارہی اور جس وقت آواز صاف باہر نکلے تو وہ دلیل اس بات کی ہوگی کہ آنتیں طویں
 خالی ہیں اور قتل خشک ہو اور جس وقت آواز مانند آواز دور کے ہو دلیل اس امر کی ہے کہ جسم میں باد غلیظ ہو ساتھ ساتھ
 رفیق کے اور اگر سوج شکم میں رہ جائے تو شکم پھلا دیگی اور پٹو سے فراق کر لی اور اگر آواز فراق کی باریک ہو دلیل موجود
 ہو زیادہ کی ہے باریک رگوں میں اور فراق غلیظ نشان باد غلیظ کا ہے اور اگر آواز قمتہ کے ہو دلیل اس کی ہے کہ باد غلیظ
 آنتوں میں ہو اور رطوبت ہو اور اگر آواز قمتہ کی نہو اور گراں ہو دلیل اس بات کی ہے کہ قتل ساتھ رطوبات کے ہے
باب دسواں چینی گفتار اور دوسری کتاب سے احوال بدن کی شناخت میں
چربی اور لرجی قتل سے جس وقت کہ قتل چرب ہو دی اور چربی بہت کماتی نہو دلیل پکھلنے چربی کی ہے
 اور قتل لرج دلیل کھلنے اعضا صلی کی باجگاہ نگاہ کرنا چاہیو تاکہ حالات قتل کے رنگ اور بو اور قوام اور چربی اور
 لرجی اور بادنا کی سے بوجہ طعام و شراب کو ہین یا نہیں اگر سبب کھانے پینے کو نہون تو معلوم کرین کہ باعث
 ان حالات کا براز میں اور کوئی سبب جسم کے اندر ہو اور جس وقت براز طرح طرح کی رنگت کا ملاحظہ کرین تو دلیل اس
 امر کی سمجھنا چاہیو کہ خلیص بنین گونا گوں ہین اور یہ باعث درازی مرض کا ہے اور مرکب بیمار بنین اکثر راز گونا گوں
 نکلتا ہے **باب گیارہواں چینی گفتار اور دوسری کتاب سے شرح میں اس قول بقراط**
من کان بطنہ فی شبابہ لینا فانہ اذا شاخ بیس بطنہ ومن کان فی شبابہ یابس فانہ اذا شاخ لان بطنہ
 یعنی جس کسی کا براز جوانی میں نرم ہو تو بڑا پے کی عمر میں خشک ہو جائیگا اور جس کسی کا براز جوانی میں خشک ہو تو
 بڑا پے کے سن میں نرم ہو جائیگا اور تحقیق اس کلام کی سبیل اجمال اس طور پر ہے کہ جوانی ضدیری کی ہے اور جمیع
 حالات جوانی کے برخلاف بڑا پے کو ہوتے ہیں پس حال خشکی اور نرمی براز کا بھی اسی قیاس پر ہے تفصیل اس
 اجمال کی اور تصریح اس مقال کی اس سوال پر ہے کہ تحقیق یقین کرین کہ سبب نرم ہونے بڑا پے کے براز کا بعد
 اس سے کہ جوانی میں خشک نہا یہ ہے کہ کیلوس معده سے جگر میں اس کے کم آتا ہے اور اسباب اکثر آنے کیلوس کے

نہا یہ خشک ہونے اور اس وقت کہ جگر اور مثمد اس کے کیلوس کو جذب کرتے ہیں قتل بہت ہو گا اور ایک بارگی باواز قوی باہر نکلیگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ قوت دافعہ قوی ہو دی اور قتل کو باواز قوت کرے اور شکم میں کسی طرح کی سوجھ بھڑک نہ ہو اور اگر سوجھ سوز ہو تو واسمین سوج پیدا نہوگی اس لیے کہ ممکن نہیں ہے کہ جبکہ حرارت نہو کچھ بخار پیدا کرے اور جس وقت کہ معرہ سخت گرم ہو بخارات کو لطیف کر گا اور تحلیل کر گا اور ریاح باہر خروج کرین کے اور جو حرارت با اندازہ ہو رطوبت تحلیل ہوگی اور بخارات او نہیں گے اور ریاح پیدا ہو نہوگی اس لیے کہ جبکہ حرارت قوی ہوگی ان بخارات کو لطیف نہ کر سکی اسوجہ سے جس وقت مزاج معده کا سخت گرم نہو اور سرد بھی نہو ریاح پیدا کرے گا پس اگر وہ ریاح اوپر کھڑی ہوگی اس کے خروج کرین اس کا نام ڈکار ہے اور اگر اتون کی راہ سے نکلے ایک آواز مانند قمتہ کے سبب اس کا حرارت ضعیف اور رطوبت بہت اور گارہی اور جس وقت آواز صاف باہر نکلے تو وہ دلیل اس بات کی ہوگی کہ آنتیں طویں خالی ہیں اور قتل خشک ہو اور جس وقت آواز مانند آواز دور کے ہو دلیل اس امر کی ہے کہ جسم میں باد غلیظ ہو ساتھ ساتھ رفیق کے اور اگر سوج شکم میں رہ جائے تو شکم پھلا دیگی اور پٹو سے فراق کر لی اور اگر آواز فراق کی باریک ہو دلیل موجود ہو زیادہ کی ہے باریک رگوں میں اور فراق غلیظ نشان باد غلیظ کا ہے اور اگر آواز قمتہ کے ہو دلیل اس کی ہے کہ باد غلیظ آنتوں میں ہو اور رطوبت ہو اور اگر آواز قمتہ کی نہو اور گراں ہو دلیل اس بات کی ہے کہ قتل ساتھ رطوبات کے ہے

نہا یہ خشک ہونے اور اس وقت کہ جگر اور مثمد اس کے کیلوس کو جذب کرتے ہیں قتل بہت ہو گا اور ایک بارگی باواز قوی باہر نکلیگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ قوت دافعہ قوی ہو دی اور قتل کو باواز قوت کرے اور شکم میں کسی طرح کی سوجھ بھڑک نہ ہو اور اگر سوجھ سوز ہو تو واسمین سوج پیدا نہوگی اس لیے کہ ممکن نہیں ہے کہ جبکہ حرارت نہو کچھ بخار پیدا کرے اور جس وقت کہ معرہ سخت گرم ہو بخارات کو لطیف کر گا اور تحلیل کر گا اور ریاح باہر خروج کرین کے اور جو حرارت با اندازہ ہو رطوبت تحلیل ہوگی اور بخارات او نہیں گے اور ریاح پیدا ہو نہوگی اس لیے کہ جبکہ حرارت قوی ہوگی ان بخارات کو لطیف نہ کر سکی اسوجہ سے جس وقت مزاج معده کا سخت گرم نہو اور سرد بھی نہو ریاح پیدا کرے گا پس اگر وہ ریاح اوپر کھڑی ہوگی اس کے خروج کرین اس کا نام ڈکار ہے اور اگر اتون کی راہ سے نکلے ایک آواز مانند قمتہ کے سبب اس کا حرارت ضعیف اور رطوبت بہت اور گارہی اور جس وقت آواز صاف باہر نکلے تو وہ دلیل اس بات کی ہوگی کہ آنتیں طویں خالی ہیں اور قتل خشک ہو اور جس وقت آواز مانند آواز دور کے ہو دلیل اس امر کی ہے کہ جسم میں باد غلیظ ہو ساتھ ساتھ رفیق کے اور اگر سوج شکم میں رہ جائے تو شکم پھلا دیگی اور پٹو سے فراق کر لی اور اگر آواز فراق کی باریک ہو دلیل موجود ہو زیادہ کی ہے باریک رگوں میں اور فراق غلیظ نشان باد غلیظ کا ہے اور اگر آواز قمتہ کے ہو دلیل اس کی ہے کہ باد غلیظ آنتوں میں ہو اور رطوبت ہو اور اگر آواز قمتہ کی نہو اور گراں ہو دلیل اس بات کی ہے کہ قتل ساتھ رطوبات کے ہے

نہا یہ خشک ہونے اور اس وقت کہ جگر اور مثمد اس کے کیلوس کو جذب کرتے ہیں قتل بہت ہو گا اور ایک بارگی باواز قوی باہر نکلیگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ قوت دافعہ قوی ہو دی اور قتل کو باواز قوت کرے اور شکم میں کسی طرح کی سوجھ بھڑک نہ ہو اور اگر سوجھ سوز ہو تو واسمین سوج پیدا نہوگی اس لیے کہ ممکن نہیں ہے کہ جبکہ حرارت نہو کچھ بخار پیدا کرے اور جس وقت کہ معرہ سخت گرم ہو بخارات کو لطیف کر گا اور تحلیل کر گا اور ریاح باہر خروج کرین کے اور جو حرارت با اندازہ ہو رطوبت تحلیل ہوگی اور بخارات او نہیں گے اور ریاح پیدا ہو نہوگی اس لیے کہ جبکہ حرارت قوی ہوگی ان بخارات کو لطیف نہ کر سکی اسوجہ سے جس وقت مزاج معده کا سخت گرم نہو اور سرد بھی نہو ریاح پیدا کرے گا پس اگر وہ ریاح اوپر کھڑی ہوگی اس کے خروج کرین اس کا نام ڈکار ہے اور اگر اتون کی راہ سے نکلے ایک آواز مانند قمتہ کے سبب اس کا حرارت ضعیف اور رطوبت بہت اور گارہی اور جس وقت آواز صاف باہر نکلے تو وہ دلیل اس بات کی ہوگی کہ آنتیں طویں خالی ہیں اور قتل خشک ہو اور جس وقت آواز مانند آواز دور کے ہو دلیل اس امر کی ہے کہ جسم میں باد غلیظ ہو ساتھ ساتھ رفیق کے اور اگر سوج شکم میں رہ جائے تو شکم پھلا دیگی اور پٹو سے فراق کر لی اور اگر آواز فراق کی باریک ہو دلیل موجود ہو زیادہ کی ہے باریک رگوں میں اور فراق غلیظ نشان باد غلیظ کا ہے اور اگر آواز قمتہ کے ہو دلیل اس کی ہے کہ باد غلیظ آنتوں میں ہو اور رطوبت ہو اور اگر آواز قمتہ کی نہو اور گراں ہو دلیل اس بات کی ہے کہ قتل ساتھ رطوبات کے ہے

معدہ سے جگر میں چارہین ایک قوت ہونک کمانے کی کہ سردی معدہ سے پیدا ہوتی ہو چنانچہ اگر اس کا اپنی مقام پر بیان
کیا جائیگا پس جبکہ شہوت طعام قوی ہو تو آدمی بسبب اسکی طعام زیادہ اوس مقدار سے کما جائیگا کہ بدن کو حاجت ہے
اور جب زیادہ حاجت ہو کمانا کما یا جائیگا تو جگر اسکو اپنی طرف تمامہ کھینچ سکیگا پس بناچار ہی قوتی اوسکی آنتون کی
طرف رجوع کر لگی اور جو ہمیشہ ہی حال رہیگا تو کلام برائزرم ہو اگر کما سبب و تفریق یہ ہو کہ جگر بسبب سردی کے کیلوس کو
دیر میں کھینچ اور کیلوس بہت جلد آنتون پر اوتر آئے اسوجہ سے کہ جگر بسبب سرد مزاج کے ضعیف ہو جائیگا اور مقدار حاجت کو کیلوس
سے جذب نہ کر سکیگا اور اگر کچھ جذب بھی کر لیا تو دیر و سردی بسبب پیدا ہونے سے شکر کے معدہ میں کیلوس جلد آنتون پر اوتر گیا اوس
مقدار سے کہ جگر بقدر حاجت اوس سے جذب کرے اور سبب تیسرے ضعیفی قوت ماسکے کی ہے اور باعث اوسکا سردی احتیاج اور سبب
چوتھا قوت دافعہ کا قوی ہوتا ہے پس جس کسی کا برائز جوانی میں نرم ہو کہ سبب نرمی کا اوسکی قوت شہوت طعام ہوتی ہو اور
قوت ہونک کی بسبب سردی معدہ کی ہو تو وہ آدمی جب بوڑھا ہو گا تو سردی اوسکی معدہ کی زیادہ ہوگی یہاں تک کہ شہوت
طعام باطل ہو جائیگی اور نوش کرنا طعام کا بقیاس حاجت اوسکی بدن کے کمتر ہوگا اور قوت طبیعت کیلوس کو بقدر حاجت
معدہ سے جگر کی طرف لاوگی اور جگر اسکو کام میں لیا جائیگا اسوجہ سے کہ جگر ہلکا اور برائز خشک ہوگا اور جس کسی کے بدن میں سبب
زیادتی پیدا ہونے سے اوس کے آنتون پر دفع ہونا کیلوس کا جلد زیادہ اوس سے ہو کہ جگر اسکو جذب کرے برائزرم
توجب وہ آدمی بوڑھا ہوگا حال اوسکا برخلاف اوسکی ہو جائیگا اسلیو کہ بوڑھے میں صفر کمتر پیدا ہوتا ہے اور جس کسی کا برائز سبب
ضعیفی قوت ماسکے کے نرم ہو اگر ساتھ رطوبت کی سردی شامل ہو توجب عمر بڑھانے کی پہونچگی سردی غالب ہوگی اور اسلئے
بھی اوسکی بوجہ اوسکی ضعیف ہو جائیگی اسلیو کہ صحت مزاج ایک طرف سے بافراط ہو اور ضعف غالب ہو تو افعال قوتون کے
باطل ہونگی اور اگر معدہ اوسکا میل گرمی کی طرف کچھ بڑھانے میں ماسکے اوسکی قوی ہوگی اسوجہ سے کہ مزاج اوسکا اصل میں
پیدا ہوا ہے اگر تھوڑا ماسکے ضعیف ہوتی اور بڑھانے میں اگر چہ حرارت کمتر ہوگئی ہے اور مزاج سرد بافراط نہیں ہوا ہے
لیکن معتدل ہو گیا ہے اور جب معتدل ہوا تو افعال قوتون کے تمام اور کامل ہون گے اور جس کسی آدمی کی نرمی برائز
بسبب قوی ہونے قوت دافعہ کے ہو توجب وہ بوڑھا ہوگا قوتین بھی اوسکی بدن کی ضعیف ہو جائیگی اور دافعہ
بھی دفع کمتر کر لگی ان اسباب سے معلوم ہوا کہ جس کسی آدمی کا برائز جوانی کی عمر میں نرم ہو ورنہ تو حالت پیری میں بافراط
خشک ہوگا اور احوال برائز کا کہ عمر جوانی میں خشک آنا ہو ورنہ بڑھانے میں نرم ہوگا برخلاف اوسکے ہے اسوجہ
کہ سبب خشکی برائز کا یہ ہے کہ کیلوس معدہ سے طرف جگر کی بہت آو گیا اور اسباب بہت آو کیلوس کے معدہ سے طرف جگر
چارہین کی چارون صندوق چارون اسباب کی ہیں جو بموجب کمتر آئے کیلوس کے بدن میں اوس چارہینوں
ایک کی ہونک غذا کی گرمی معدہ سے پیدا ہوتی ہو اور وہ بوڑھوں کی نقصان شہوت میں لیا وری اوسکی بوجہ سے جلد زیادہ
اوس سے کہ مقدار حاجت کما یا جاوے پیر ہو ورنہ گر وہ پیری صادق نہوگی لیکن مانند ماندگی کے ہوگی جیسے کوئی ضعیف

معدہ سے جگر میں چارہین ایک قوت ہونک کمانے کی کہ سردی معدہ سے پیدا ہوتی ہو چنانچہ اگر اس کا اپنی مقام پر بیان
کیا جائیگا پس جبکہ شہوت طعام قوی ہو تو آدمی بسبب اسکی طعام زیادہ اوس مقدار سے کما جائیگا کہ بدن کو حاجت ہے
اور جب زیادہ حاجت ہو کمانا کما یا جائیگا تو جگر اسکو اپنی طرف تمامہ کھینچ سکیگا پس بناچار ہی قوتی اوسکی آنتون کی
طرف رجوع کر لگی اور جو ہمیشہ ہی حال رہیگا تو کلام برائزرم ہو اگر کما سبب و تفریق یہ ہو کہ جگر بسبب سردی کے کیلوس کو
دیر میں کھینچ اور کیلوس بہت جلد آنتون پر اوتر آئے اسوجہ سے کہ جگر بسبب سرد مزاج کے ضعیف ہو جائیگا اور مقدار حاجت کو کیلوس
سے جذب نہ کر سکیگا اور اگر کچھ جذب بھی کر لیا تو دیر و سردی بسبب پیدا ہونے سے شکر کے معدہ میں کیلوس جلد آنتون پر اوتر گیا اوس
مقدار سے کہ جگر بقدر حاجت اوس سے جذب کرے اور سبب تیسرے ضعیفی قوت ماسکے کی ہے اور باعث اوسکا سردی احتیاج اور سبب
چوتھا قوت دافعہ کا قوی ہوتا ہے پس جس کسی کا برائز جوانی میں نرم ہو کہ سبب نرمی کا اوسکی قوت شہوت طعام ہوتی ہو اور
قوت ہونک کی بسبب سردی معدہ کی ہو تو وہ آدمی جب بوڑھا ہو گا تو سردی اوسکی معدہ کی زیادہ ہوگی یہاں تک کہ شہوت
طعام باطل ہو جائیگی اور نوش کرنا طعام کا بقیاس حاجت اوسکی بدن کے کمتر ہوگا اور قوت طبیعت کیلوس کو بقدر حاجت
معدہ سے جگر کی طرف لاوگی اور جگر اسکو کام میں لیا جائیگا اسوجہ سے کہ جگر ہلکا اور برائز خشک ہوگا اور جس کسی کے بدن میں سبب
زیادتی پیدا ہونے سے اوس کے آنتون پر دفع ہونا کیلوس کا جلد زیادہ اوس سے ہو کہ جگر اسکو جذب کرے برائزرم
توجب وہ آدمی بوڑھا ہوگا حال اوسکا برخلاف اوسکی ہو جائیگا اسلیو کہ بوڑھے میں صفر کمتر پیدا ہوتا ہے اور جس کسی کا برائز سبب
ضعیفی قوت ماسکے کے نرم ہو اگر ساتھ رطوبت کی سردی شامل ہو توجب عمر بڑھانے کی پہونچگی سردی غالب ہوگی اور اسلئے
بھی اوسکی بوجہ اوسکی ضعیف ہو جائیگی اسلیو کہ صحت مزاج ایک طرف سے بافراط ہو اور ضعف غالب ہو تو افعال قوتون کے
باطل ہونگی اور اگر معدہ اوسکا میل گرمی کی طرف کچھ بڑھانے میں ماسکے اوسکی قوی ہوگی اسوجہ سے کہ مزاج اوسکا اصل میں
پیدا ہوا ہے اگر تھوڑا ماسکے ضعیف ہوتی اور بڑھانے میں اگر چہ حرارت کمتر ہوگئی ہے اور مزاج سرد بافراط نہیں ہوا ہے
لیکن معتدل ہو گیا ہے اور جب معتدل ہوا تو افعال قوتون کے تمام اور کامل ہون گے اور جس کسی آدمی کی نرمی برائز
بسبب قوی ہونے قوت دافعہ کے ہو توجب وہ بوڑھا ہوگا قوتین بھی اوسکی بدن کی ضعیف ہو جائیگی اور دافعہ
بھی دفع کمتر کر لگی ان اسباب سے معلوم ہوا کہ جس کسی آدمی کا برائز جوانی کی عمر میں نرم ہو ورنہ تو حالت پیری میں بافراط
خشک ہوگا اور احوال برائز کا کہ عمر جوانی میں خشک آنا ہو ورنہ بڑھانے میں نرم ہوگا برخلاف اوسکے ہے اسوجہ
کہ سبب خشکی برائز کا یہ ہے کہ کیلوس معدہ سے طرف جگر کی بہت آو گیا اور اسباب بہت آو کیلوس کے معدہ سے طرف جگر
چارہین کی چارون صندوق چارون اسباب کی ہیں جو بموجب کمتر آئے کیلوس کے بدن میں اوس چارہینوں
ایک کی ہونک غذا کی گرمی معدہ سے پیدا ہوتی ہو اور وہ بوڑھوں کی نقصان شہوت میں لیا وری اوسکی بوجہ سے جلد زیادہ
اوس سے کہ مقدار حاجت کما یا جاوے پیر ہو ورنہ گر وہ پیری صادق نہوگی لیکن مانند ماندگی کے ہوگی جیسے کوئی ضعیف

معدہ سے جگر میں چارہین ایک قوت ہونک کمانے کی کہ سردی معدہ سے پیدا ہوتی ہو چنانچہ اگر اس کا اپنی مقام پر بیان
کیا جائیگا پس جبکہ شہوت طعام قوی ہو تو آدمی بسبب اسکی طعام زیادہ اوس مقدار سے کما جائیگا کہ بدن کو حاجت ہے
اور جب زیادہ حاجت ہو کمانا کما یا جائیگا تو جگر اسکو اپنی طرف تمامہ کھینچ سکیگا پس بناچار ہی قوتی اوسکی آنتون کی
طرف رجوع کر لگی اور جو ہمیشہ ہی حال رہیگا تو کلام برائزرم ہو اگر کما سبب و تفریق یہ ہو کہ جگر بسبب سردی کے کیلوس کو
دیر میں کھینچ اور کیلوس بہت جلد آنتون پر اوتر آئے اسوجہ سے کہ جگر بسبب سرد مزاج کے ضعیف ہو جائیگا اور مقدار حاجت کو کیلوس
سے جذب نہ کر سکیگا اور اگر کچھ جذب بھی کر لیا تو دیر و سردی بسبب پیدا ہونے سے شکر کے معدہ میں کیلوس جلد آنتون پر اوتر گیا اوس
مقدار سے کہ جگر بقدر حاجت اوس سے جذب کرے اور سبب تیسرے ضعیفی قوت ماسکے کی ہے اور باعث اوسکا سردی احتیاج اور سبب
چوتھا قوت دافعہ کا قوی ہوتا ہے پس جس کسی کا برائز جوانی میں نرم ہو کہ سبب نرمی کا اوسکی قوت شہوت طعام ہوتی ہو اور
قوت ہونک کی بسبب سردی معدہ کی ہو تو وہ آدمی جب بوڑھا ہو گا تو سردی اوسکی معدہ کی زیادہ ہوگی یہاں تک کہ شہوت
طعام باطل ہو جائیگی اور نوش کرنا طعام کا بقیاس حاجت اوسکی بدن کے کمتر ہوگا اور قوت طبیعت کیلوس کو بقدر حاجت
معدہ سے جگر کی طرف لاوگی اور جگر اسکو کام میں لیا جائیگا اسوجہ سے کہ جگر ہلکا اور برائز خشک ہوگا اور جس کسی کے بدن میں سبب
زیادتی پیدا ہونے سے اوس کے آنتون پر دفع ہونا کیلوس کا جلد زیادہ اوس سے ہو کہ جگر اسکو جذب کرے برائزرم
توجب وہ آدمی بوڑھا ہوگا حال اوسکا برخلاف اوسکی ہو جائیگا اسلیو کہ بوڑھے میں صفر کمتر پیدا ہوتا ہے اور جس کسی کا برائز سبب
ضعیفی قوت ماسکے کے نرم ہو اگر ساتھ رطوبت کی سردی شامل ہو توجب عمر بڑھانے کی پہونچگی سردی غالب ہوگی اور اسلئے
بھی اوسکی بوجہ اوسکی ضعیف ہو جائیگی اسلیو کہ صحت مزاج ایک طرف سے بافراط ہو اور ضعف غالب ہو تو افعال قوتون کے
باطل ہونگی اور اگر معدہ اوسکا میل گرمی کی طرف کچھ بڑھانے میں ماسکے اوسکی قوی ہوگی اسوجہ سے کہ مزاج اوسکا اصل میں
پیدا ہوا ہے اگر تھوڑا ماسکے ضعیف ہوتی اور بڑھانے میں اگر چہ حرارت کمتر ہوگئی ہے اور مزاج سرد بافراط نہیں ہوا ہے
لیکن معتدل ہو گیا ہے اور جب معتدل ہوا تو افعال قوتون کے تمام اور کامل ہون گے اور جس کسی آدمی کی نرمی برائز
بسبب قوی ہونے قوت دافعہ کے ہو توجب وہ بوڑھا ہوگا قوتین بھی اوسکی بدن کی ضعیف ہو جائیگی اور دافعہ
بھی دفع کمتر کر لگی ان اسباب سے معلوم ہوا کہ جس کسی آدمی کا برائز جوانی کی عمر میں نرم ہو ورنہ تو حالت پیری میں بافراط
خشک ہوگا اور احوال برائز کا کہ عمر جوانی میں خشک آنا ہو ورنہ بڑھانے میں نرم ہوگا برخلاف اوسکے ہے اسوجہ
کہ سبب خشکی برائز کا یہ ہے کہ کیلوس معدہ سے طرف جگر کی بہت آو گیا اور اسباب بہت آو کیلوس کے معدہ سے طرف جگر
چارہین کی چارون صندوق چارون اسباب کی ہیں جو بموجب کمتر آئے کیلوس کے بدن میں اوس چارہینوں
ایک کی ہونک غذا کی گرمی معدہ سے پیدا ہوتی ہو اور وہ بوڑھوں کی نقصان شہوت میں لیا وری اوسکی بوجہ سے جلد زیادہ
اوس سے کہ مقدار حاجت کما یا جاوے پیر ہو ورنہ گر وہ پیری صادق نہوگی لیکن مانند ماندگی کے ہوگی جیسے کوئی ضعیف

کتاب ہر احوال بدن کی شناخت میں ہر زیادتی اور کمی سے پسینہ کی معلوم کرین کہ اسباب
 پسینہ کراچہ ہیں ایک کثرت رطوبت کی دوسری رقت رطوبت کی غیر کثرت کی مسام کی جو تھو قوی ہونا قوت دفعہ کا
 یا چونکہ ضعیفی ماسکہ بالکل بہت آنا پسینہ کا قوت کو ضعیف کرتا ہے لیکن کثرت پسینہ کی کام دفع قوت دفعہ کا ہے کہ اوں
 فضول کو جسکے ساتھ جسم کو حاجت نہیں ہوا رہنا اور سکا بدن کا اندر دبا ہے دفع کرتی ہے ایسا پسینہ سود مند ہوا اور وہ
 پسینہ جو سبب ضعیفی قوت ماسکہ کے ہو سخت بدہر اسلئے کہ ماسکہ فضلہ کو کہ جسم اوس سے تھو ضعیفی ہوگا ہنہن کہتی ہے لیکن
 رطوبات غریزی کو گاہ کہتی ہے اور فرق درمیان اوس پسینہ کو جو سبب دفع قوت دفعہ کے ہوا اور اوس پسینہ میں
 جو ضعف ماسکہ کے سبب سے ہو یہ ہر کہ جو کثرت پسینہ کی قوت دفعہ سے ہو بعد امتلا کے پسینہ آویگا اور وہ سود مند ہوگا
 خواہ تندرستی میں ہو خواہ بیماری کی حالت میں خصوصاً اگر بیماری میں ایام بحران میں آوی اور بیمار بعد اوسکی راحت
 پائے اور وہ پسینہ جو ضعیفی ماسکہ کے سبب سے ہو ضرر رکھتا ہے اور بڑا امتلا کے ہوتا ہے اور جو وقت تندرستی آدمی کے جسم
 میں پسینہ بہت جاری ہوا اور کوئی سبب ظاہر نہ ہو کہ بیماری عرق واجب کرتا ہے تو وہ نشان اس بات کا ہے کہ غذا زیادہ
 اوس سے کھائی گئی ہے کہ بدن تحمل کرے اور اگر باوجود کم کھانے خدا کے اور بدون سبب دیگر موبہ پسینہ برابر جاری رہے تو معلوم
 کرنا چاہیے کہ بدن ضعیف فضول بہت ہیں اور محتاج با استفراغ ہیں اور کثرت پسینہ کی جمیع ایام مرض میں دلیل کثرت خلطوں کی ہے
 اور کثرت پسینہ کی باوجود کثرت دستوں اور کثرت جاری ہونی پیشاب یا استفراغ دیگر کے نہایت بدہر اور اسباب کی پسینہ
 چاہئیں ایک کی رطوبت کی دوسری خام اور کارٹا ہونا مواد کا تھو قوی ضعیفی قوت دفعہ اور کم آنا پسینہ کا
 باوجود علامات امتلا کے بدہر خصوصاً اگر سبب اوسکا ضعیفی قوت دفعہ یا غلظت اور خامی مادہ کی ہوا اور اگر پسینہ سوا
 سر اور گردن اور پسینہ اگر کسی عضو پر نہ آوے تو نشان اس امر کا ہوگا کہ قوت حیوانی ضعیف ہے یا ضعیف ہوگی خاصہ اگر پسینہ
 سرد ہو سخت بدہر اور نشان ناامیدی کا ہے خصوصاً تپون تیز اور تپون محرقہ میں اور اسباب عرق طبعی کے تین ہیں ایک
 قوی ہونا قوت دفعہ کا جیسا عرق بحرانی میں ہوتی ہے دوسری حرکت وقت ریاضت کو تھو قوی ہوا گرم گرم گرم موسم
 اور دھوپ میں ہوتی ہے اور اسباب نا طبعی پسینہ کراچہ ہیں ایک پگھلنا انداموں کا ہے دوسری ضعیفی قوت ماسکہ کی
 تھو قوی ریاضت جو تھو دھوپ با فراط یا چونکہ نشان سختی مرض کا اور یہ عرق نا طبعی ایام بحران میں نہیں ہوتا اور ان
 اسباب کو اسباب عرق نا طبعی اس سے کہ تھو ہیں کہ سب طوبات طبعی کو خارج کرتے ہیں اور جو پسینہ کہ افراط امتلا سے
 ہو وہ بھی نا طبعی ہے اسلئے کہ اوس میں قوت دفعہ کی قوی نہیں ہوتی ہے لیکن عاجزی اور اگر انباری قوت کی ہے کہ
 اوس بار کو نہیں کھینچ سکتی اور نہیں پاسکتی اور اگر بعض انداموں سے پسینہ بہت آوی اور بعض سے کم تو وہ دلیل اس امر
 کی ہے کہ اوں بیماری کا اوس عضو میں ہے کہ جس عضو سے پسینہ آتا ہے اوں میں سے بعض میں زیادہ ہے اور بعض میں کمتر ہے اور اگر کوئی
 بدن میں ہو پسینہ ساری جسم سے آویگا پس اس سے ہر وہ پسینہ سرد جو سر اور گردن اور پسینہ سے آوے نشان بد حالی کا ہے

پسینہ کراچہ ہیں ایک کثرت رطوبت کی دوسری رقت رطوبت کی غیر کثرت کی مسام کی جو تھو قوی ہونا قوت دفعہ کا
 یا چونکہ ضعیفی ماسکہ بالکل بہت آنا پسینہ کا قوت کو ضعیف کرتا ہے لیکن کثرت پسینہ کی کام دفع قوت دفعہ کا ہے کہ اوں
 فضول کو جسکے ساتھ جسم کو حاجت نہیں ہوا رہنا اور سکا بدن کا اندر دبا ہے دفع کرتی ہے ایسا پسینہ سود مند ہوا اور وہ
 پسینہ جو سبب ضعیفی قوت ماسکہ کے ہو سخت بدہر اسلئے کہ ماسکہ فضلہ کو کہ جسم اوس سے تھو ضعیفی ہوگا ہنہن کہتی ہے لیکن
 رطوبات غریزی کو گاہ کہتی ہے اور فرق درمیان اوس پسینہ کو جو سبب دفع قوت دفعہ کے ہوا اور اوس پسینہ میں
 جو ضعف ماسکہ کے سبب سے ہو یہ ہر کہ جو کثرت پسینہ کی قوت دفعہ سے ہو بعد امتلا کے پسینہ آویگا اور وہ سود مند ہوگا
 خواہ تندرستی میں ہو خواہ بیماری کی حالت میں خصوصاً اگر بیماری میں ایام بحران میں آوی اور بیمار بعد اوسکی راحت
 پائے اور وہ پسینہ جو ضعیفی ماسکہ کے سبب سے ہو ضرر رکھتا ہے اور بڑا امتلا کے ہوتا ہے اور جو وقت تندرستی آدمی کے جسم
 میں پسینہ بہت جاری ہوا اور کوئی سبب ظاہر نہ ہو کہ بیماری عرق واجب کرتا ہے تو وہ نشان اس بات کا ہے کہ غذا زیادہ
 اوس سے کھائی گئی ہے کہ بدن تحمل کرے اور اگر باوجود کم کھانے خدا کے اور بدون سبب دیگر موبہ پسینہ برابر جاری رہے تو معلوم
 کرنا چاہیے کہ بدن ضعیف فضول بہت ہیں اور محتاج با استفراغ ہیں اور کثرت پسینہ کی جمیع ایام مرض میں دلیل کثرت خلطوں کی ہے
 اور کثرت پسینہ کی باوجود کثرت دستوں اور کثرت جاری ہونی پیشاب یا استفراغ دیگر کے نہایت بدہر اور اسباب کی پسینہ
 چاہئیں ایک کی رطوبت کی دوسری خام اور کارٹا ہونا مواد کا تھو قوی ضعیفی قوت دفعہ اور کم آنا پسینہ کا
 باوجود علامات امتلا کے بدہر خصوصاً اگر سبب اوسکا ضعیفی قوت دفعہ یا غلظت اور خامی مادہ کی ہوا اور اگر پسینہ سوا
 سر اور گردن اور پسینہ اگر کسی عضو پر نہ آوے تو نشان اس امر کا ہوگا کہ قوت حیوانی ضعیف ہے یا ضعیف ہوگی خاصہ اگر پسینہ
 سرد ہو سخت بدہر اور نشان ناامیدی کا ہے خصوصاً تپون تیز اور تپون محرقہ میں اور اسباب عرق طبعی کے تین ہیں ایک
 قوی ہونا قوت دفعہ کا جیسا عرق بحرانی میں ہوتی ہے دوسری حرکت وقت ریاضت کو تھو قوی ہوا گرم گرم گرم موسم
 اور دھوپ میں ہوتی ہے اور اسباب نا طبعی پسینہ کراچہ ہیں ایک پگھلنا انداموں کا ہے دوسری ضعیفی قوت ماسکہ کی
 تھو قوی ریاضت جو تھو دھوپ با فراط یا چونکہ نشان سختی مرض کا اور یہ عرق نا طبعی ایام بحران میں نہیں ہوتا اور ان
 اسباب کو اسباب عرق نا طبعی اس سے کہ تھو ہیں کہ سب طوبات طبعی کو خارج کرتے ہیں اور جو پسینہ کہ افراط امتلا سے
 ہو وہ بھی نا طبعی ہے اسلئے کہ اوس میں قوت دفعہ کی قوی نہیں ہوتی ہے لیکن عاجزی اور اگر انباری قوت کی ہے کہ
 اوس بار کو نہیں کھینچ سکتی اور نہیں پاسکتی اور اگر بعض انداموں سے پسینہ بہت آوی اور بعض سے کم تو وہ دلیل اس امر
 کی ہے کہ اوں بیماری کا اوس عضو میں ہے کہ جس عضو سے پسینہ آتا ہے اوں میں سے بعض میں زیادہ ہے اور بعض میں کمتر ہے اور اگر کوئی
 بدن میں ہو پسینہ ساری جسم سے آویگا پس اس سے ہر وہ پسینہ سرد جو سر اور گردن اور پسینہ سے آوے نشان بد حالی کا ہے

پسینہ کراچہ ہیں ایک کثرت رطوبت کی دوسری رقت رطوبت کی غیر کثرت کی مسام کی جو تھو قوی ہونا قوت دفعہ کا
 یا چونکہ ضعیفی ماسکہ بالکل بہت آنا پسینہ کا قوت کو ضعیف کرتا ہے لیکن کثرت پسینہ کی کام دفع قوت دفعہ کا ہے کہ اوں
 فضول کو جسکے ساتھ جسم کو حاجت نہیں ہوا رہنا اور سکا بدن کا اندر دبا ہے دفع کرتی ہے ایسا پسینہ سود مند ہوا اور وہ
 پسینہ جو سبب ضعیفی قوت ماسکہ کے ہو سخت بدہر اسلئے کہ ماسکہ فضلہ کو کہ جسم اوس سے تھو ضعیفی ہوگا ہنہن کہتی ہے لیکن
 رطوبات غریزی کو گاہ کہتی ہے اور فرق درمیان اوس پسینہ کو جو سبب دفع قوت دفعہ کے ہوا اور اوس پسینہ میں
 جو ضعف ماسکہ کے سبب سے ہو یہ ہر کہ جو کثرت پسینہ کی قوت دفعہ سے ہو بعد امتلا کے پسینہ آویگا اور وہ سود مند ہوگا
 خواہ تندرستی میں ہو خواہ بیماری کی حالت میں خصوصاً اگر بیماری میں ایام بحران میں آوی اور بیمار بعد اوسکی راحت
 پائے اور وہ پسینہ جو ضعیفی ماسکہ کے سبب سے ہو ضرر رکھتا ہے اور بڑا امتلا کے ہوتا ہے اور جو وقت تندرستی آدمی کے جسم
 میں پسینہ بہت جاری ہوا اور کوئی سبب ظاہر نہ ہو کہ بیماری عرق واجب کرتا ہے تو وہ نشان اس بات کا ہے کہ غذا زیادہ
 اوس سے کھائی گئی ہے کہ بدن تحمل کرے اور اگر باوجود کم کھانے خدا کے اور بدون سبب دیگر موبہ پسینہ برابر جاری رہے تو معلوم
 کرنا چاہیے کہ بدن ضعیف فضول بہت ہیں اور محتاج با استفراغ ہیں اور کثرت پسینہ کی جمیع ایام مرض میں دلیل کثرت خلطوں کی ہے
 اور کثرت پسینہ کی باوجود کثرت دستوں اور کثرت جاری ہونی پیشاب یا استفراغ دیگر کے نہایت بدہر اور اسباب کی پسینہ
 چاہئیں ایک کی رطوبت کی دوسری خام اور کارٹا ہونا مواد کا تھو قوی ضعیفی قوت دفعہ اور کم آنا پسینہ کا
 باوجود علامات امتلا کے بدہر خصوصاً اگر سبب اوسکا ضعیفی قوت دفعہ یا غلظت اور خامی مادہ کی ہوا اور اگر پسینہ سوا
 سر اور گردن اور پسینہ اگر کسی عضو پر نہ آوے تو نشان اس امر کا ہوگا کہ قوت حیوانی ضعیف ہے یا ضعیف ہوگی خاصہ اگر پسینہ
 سرد ہو سخت بدہر اور نشان ناامیدی کا ہے خصوصاً تپون تیز اور تپون محرقہ میں اور اسباب عرق طبعی کے تین ہیں ایک
 قوی ہونا قوت دفعہ کا جیسا عرق بحرانی میں ہوتی ہے دوسری حرکت وقت ریاضت کو تھو قوی ہوا گرم گرم گرم موسم
 اور دھوپ میں ہوتی ہے اور اسباب نا طبعی پسینہ کراچہ ہیں ایک پگھلنا انداموں کا ہے دوسری ضعیفی قوت ماسکہ کی
 تھو قوی ریاضت جو تھو دھوپ با فراط یا چونکہ نشان سختی مرض کا اور یہ عرق نا طبعی ایام بحران میں نہیں ہوتا اور ان
 اسباب کو اسباب عرق نا طبعی اس سے کہ تھو ہیں کہ سب طوبات طبعی کو خارج کرتے ہیں اور جو پسینہ کہ افراط امتلا سے
 ہو وہ بھی نا طبعی ہے اسلئے کہ اوس میں قوت دفعہ کی قوی نہیں ہوتی ہے لیکن عاجزی اور اگر انباری قوت کی ہے کہ
 اوس بار کو نہیں کھینچ سکتی اور نہیں پاسکتی اور اگر بعض انداموں سے پسینہ بہت آوی اور بعض سے کم تو وہ دلیل اس امر
 کی ہے کہ اوں بیماری کا اوس عضو میں ہے کہ جس عضو سے پسینہ آتا ہے اوں میں سے بعض میں زیادہ ہے اور بعض میں کمتر ہے اور اگر کوئی
 بدن میں ہو پسینہ ساری جسم سے آویگا پس اس سے ہر وہ پسینہ سرد جو سر اور گردن اور پسینہ سے آوے نشان بد حالی کا ہے

اس لیے کہ وہ نشان اس بات کا ہے کہ مواد بہت ہو اور خام اور سرد اور گردن میں ہر اور طبیعت عاجز ہو کہ اس کو دفع نہیں کر سکتی باب تیسرے اساتوین گفتار سے احوال بدن کی شناخت میں ہر رنگ اور بو اور مزہ سردی پسینہ کے پسینہ زرد نشان غلبہ صفر کا ہے اور پسینہ سفید نشان بلغم کا ہے اور پسینہ سیاہ نشان سودا کا ہے اور حبسوت کہ قوت ماسکہ روگن کی ضعیف ہو پسینہ مانند پانی کے ہوگا اور حبسوت کہ خون سخت بدبو اور قابل غذا بدن کے نہ ہو تو اندام اس کو قبول نہ کریں گے اور پسینہ مانند خون کے ہوگا اور ترشی بوسپینہ کی نشان ترشی بلغم کا ہے اور تیزی بوی کی نشان خلط صفر ورمی کا ہے اور گندہ پسینہ نشان عفونت خلطون کا ہے اور تلخی پسینہ کی نشان غلبہ صفر کا ہے باب چوتھا اساتوین گفتار اور دوسری کتاب کی شناخت احوال میں گرمی اور سردی سے پسینہ کی عرق سرد تیز تو نہیں نشان اس امر کا ہے کہ جسم میں رطوبت خام بہت ہو اور اس قدر خام اور کثرت سے ہے کہ حرارت غریزی اور حرارت تپ کی اس کو نہیں پکا سکتی اور ایک مدت درکار ہے کہ وہ رطوبت نچرے ہو ورنہ حالانکہ تپ تیز مہلت اتنی نہیں رہتی ہے پس قوتیں جسم کی ضعیف ہو جاتی ہیں کہ اس مواد خام کو نہیں پکا سکتیں ہیں اور جمی غیر حادہ یعنی وہ تپ جو تیز نہیں ہو کہ ممکن ہے کہ مہلت دیو کو تاکہ طبیعت اس کو پکاوے اسوجہ سردی پسینہ تپ تیز میں بدتر ہو اس سے جو تپ غیر تیز میں ہو اور پسینہ گرم سب پتوں اور بیماریوں میں امیدوار زیادہ اور یا سلامت زیادہ سردی پسینہ سے ہے واللہ اعلم بالحکم باب پانچواں ساتوین گفتار اور دوسری کتاب کی احوال بدن کی پہچان میں ہے قوام سے پسینہ کے پسینہ نشان رقت مواد کا ہے اور پسینہ گاڑا اور لزج نشان لزجت اور غلظت کا وہ کا ہے اور علامت درازی مرض کی اس لیے کہ اس کو زمانہ طویل درکار ہے کہ وہ مواد غلیظ اور لزج نچرے ہو گفتار آٹھویں کتاب دوسری سے احوال بدن کی شناخت میں ہر حال رطوبت سے جو کما نشیابی حرکت سے سینہ سے نکلتی ہے اور اس کو عری میں نفث کہتی ہیں اور اس گفتار کے چھ بات ہیں۔ باب پہلا آٹھویں گفتار اور دوسری کتاب سے اس بات کی شناخت میں ہے کہ حال نفث کا کتنی چیزوں سے دریافت کریں معلوم کرنا چاہیے کہ نفث کو ہندی میں ہو کہ کتھوں میں احوال ہو کہ کا آٹھ طرح سے دریافت کریں پہلے زیادتی اور کمی سے دوسرے رنگ سے تیسرے قوام سے چوتھے بوسے یا پنجویں مزہ سے چھوٹکنا ہو کہ آب آسانی اور بدشواری ساتوین حلقہ و شکل سے آٹھویں وقت تکلفی سے باب دوسرا آٹھویں گفتار اور دوسری کتاب کی احوال بدن کی شناخت میں ہے زیادتی اور کمی سے ہو کہ کی زیادتی ہو کہ کی نشان پکنہ مواد کا ہے اور انتہا کو ہو پنچا مرض کا ہے اور کمی اس کی نشان خامی کا ہے لیکن ہو کہ اگر تھوڑا تھوڑا آوے نشان اس بات کا ہے کہ طبیعت فی کانا مواد علت کا

[illegible]

۱۰

اسباب بادیه کو بھی اندکے دھونڈی اسلیے کہ اکثر بیماریوں میں اسباب بادیه کو تدبیر اور علاج نکرنا چاہیے
جس طرح اگر کسی شخص کو کوئی زخم ہو چکی جائے تو زہر دار کے کاٹنے سے تو چاہیے کہ اوس زخم کو بڑا دین اور بدستور چھوڑیں کہ
بند ہو جائے اور مندل ہو اور بہت اسباب ایسے ہیں کہ اون سببوں سے ایک طال تازہ ظاہر ہوتا ہے جسے کہنا ناظر
گرمی کرے اور فیون زیادتی سردی کی کرے اور بہت ایسے سبب ہیں کہ بالعرض سبب ہوتے ہیں جس کو کوئی شخص
سرد پانی میں داخل ہو اور مسام اوپر کبستہ ہو جائیں اور پوست اوپر کثیف ہو جائے اور اسباب اوپر حرارت بہت
زیادہ ہو اور جس کو کوئی شخص سقمونیا کما وری اور مواد صفراوی جسم سے باہر نکلے اور اوس سبب سے بدن اوپر کا خنک
اگرچہ سقمونیا گرم کرناوالی ہے مگر اسلیے کہ مادہ صفرا بدن سے جب نکلیگا تو بغرض سبب خنکی کا ہوگا اور سببوں سے
بہت سبب ایسے ہیں کہ جب اوٹھ جائے ہیں تو اثر اوٹھنا جاتا رہتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ اگرچہ سبب اوٹھ جائے
لیکن اثر اوٹھنا ایک مدت رہتا ہے اور یہ حال اوس ہنگام میں ممکن ہے کہ جب وہ سبب قوی اثر ہو اور بدن سے
اوس کے اثر کو بخوبی قبول کر لیا ہو یا بل دوسرے انون گفتار اور دوسری کتاب سے اون سببوں کی
شناخت میں ہے جو بدن کو گرم کرتے ہیں گرم کرناوالے بدن کے سبب گیارہ نوع پر ہیں ایک کما
کی چیزیں معتدل خواہ غذا ہو یا دوا دوسری حرکتیں معتدل مانند ریاضتوں اور صناعتوں کی تیسری مالش معتدل
چوتھی صفا داور روغن ملنا اور سینگی لگانا یا پانچوین حمام معتدل چھٹی ہوا معتدل ساتوین خواب معتدل و بیداری
معتدل آٹھوین عضہ معتدل نوین شادی معتدل دسویں موسم سردی کا اور نہانا اون پانیوں سے جو
مسام کو بند کرتے ہیں گیارہویں عفونت لیکن وہ گرمی جو عفونت سے زیادہ ہو غریب اور نا طبعی حرارت ہوگی
اسلیے کہ عفونت وہ ہے کہ کوئی حرارت نا طبعی کسی رطوبت میں اثر نا طبعی کرے اور اسکو احوال صلی سے بہرہ کو
باب تیسرا انون گفتار اور دوسری کتاب سے اون سببوں کی شناخت میں ہے
جو بدن کو سرد کرتے ہیں وہ اسباب جو آدمی کے جسم میں سردی بڑھاتی ہیں پندرہ نوع پر ہیں
ایک حرکت بافراط ہے کہ حرارت غریزی کو تحلیل کرتی ہے دوسری سکون بافراط کہ حرارت غریزی کو پھر مردہ کرتا ہے
تیسرے کمانا اور پینا بافراط باعث سردی کا کیونکہ سبب ہضم ہونے غذا کے حرارت گھٹ کر جسم میں منطفی ہو جاتی ہے
چوتھو نہ کمانا غذا یا بہت کم کمانا موجب سردی کا ہوتا ہے کیونکہ اوس میں رطوبات تحلیل ہون گی اور حرارت
غریزی کم ہوگی پانچوین استعمال کرنا سرد غذاؤں اور سرد دوائوں کا ہے چھٹی ہوا نہایت گرم اور ضادات
سخت گرم اور غسل کرنا گرم پانیوں سے یا نہ پانی گندک کو اسلیے کہ یہ حملہ اسباب باعث تحلیل کثیر کا ہیں پس
جس وقت تحلیل بہت ہوگا تو خشکی بڑھگی اور خشکی سبب تو بخور مواد حرارت غریزی کا ہے ساتوین بند ہو جانا
مسام کا بوجہ افراط سردی کے اسواسطے کہ اس صورت میں سبب جمع ہونے انجودن کے حرارت غریزی مختص ہوگی

اسباب بادیه کو بھی اندکے دھونڈی اسلیے کہ اکثر بیماریوں میں اسباب بادیه کو تدبیر اور علاج نکرنا چاہیے
جس طرح اگر کسی شخص کو کوئی زخم ہو چکی جائے تو زہر دار کے کاٹنے سے تو چاہیے کہ اوس زخم کو بڑا دین اور بدستور چھوڑیں کہ
بند ہو جائے اور مندل ہو اور بہت اسباب ایسے ہیں کہ اون سببوں سے ایک طال تازہ ظاہر ہوتا ہے جسے کہنا ناظر
گرمی کرے اور فیون زیادتی سردی کی کرے اور بہت ایسے سبب ہیں کہ بالعرض سبب ہوتے ہیں جس کو کوئی شخص
سرد پانی میں داخل ہو اور مسام اوپر کبستہ ہو جائیں اور پوست اوپر کثیف ہو جائے اور اسباب اوپر حرارت بہت
زیادہ ہو اور جس کو کوئی شخص سقمونیا کما وری اور مواد صفراوی جسم سے باہر نکلے اور اوس سبب سے بدن اوپر کا خنک
اگرچہ سقمونیا گرم کرناوالی ہے مگر اسلیے کہ مادہ صفرا بدن سے جب نکلیگا تو بغرض سبب خنکی کا ہوگا اور سببوں سے
بہت سبب ایسے ہیں کہ جب اوٹھ جائے ہیں تو اثر اوٹھنا جاتا رہتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ اگرچہ سبب اوٹھ جائے
لیکن اثر اوٹھنا ایک مدت رہتا ہے اور یہ حال اوس ہنگام میں ممکن ہے کہ جب وہ سبب قوی اثر ہو اور بدن سے
اوس کے اثر کو بخوبی قبول کر لیا ہو یا بل دوسرے انون گفتار اور دوسری کتاب سے اون سببوں کی
شناخت میں ہے جو بدن کو گرم کرتے ہیں گرم کرناوالے بدن کے سبب گیارہ نوع پر ہیں ایک کما
کی چیزیں معتدل خواہ غذا ہو یا دوا دوسری حرکتیں معتدل مانند ریاضتوں اور صناعتوں کی تیسری مالش معتدل
چوتھی صفا داور روغن ملنا اور سینگی لگانا یا پانچوین حمام معتدل چھٹی ہوا معتدل ساتوین خواب معتدل و بیداری
معتدل آٹھوین عضہ معتدل نوین شادی معتدل دسویں موسم سردی کا اور نہانا اون پانیوں سے جو
مسام کو بند کرتے ہیں گیارہویں عفونت لیکن وہ گرمی جو عفونت سے زیادہ ہو غریب اور نا طبعی حرارت ہوگی
اسلیے کہ عفونت وہ ہے کہ کوئی حرارت نا طبعی کسی رطوبت میں اثر نا طبعی کرے اور اسکو احوال صلی سے بہرہ کو
باب تیسرا انون گفتار اور دوسری کتاب سے اون سببوں کی شناخت میں ہے
جو بدن کو سرد کرتے ہیں وہ اسباب جو آدمی کے جسم میں سردی بڑھاتی ہیں پندرہ نوع پر ہیں
ایک حرکت بافراط ہے کہ حرارت غریزی کو تحلیل کرتی ہے دوسری سکون بافراط کہ حرارت غریزی کو پھر مردہ کرتا ہے
تیسرے کمانا اور پینا بافراط باعث سردی کا کیونکہ سبب ہضم ہونے غذا کے حرارت گھٹ کر جسم میں منطفی ہو جاتی ہے
چوتھو نہ کمانا غذا یا بہت کم کمانا موجب سردی کا ہوتا ہے کیونکہ اوس میں رطوبات تحلیل ہون گی اور حرارت
غریزی کم ہوگی پانچوین استعمال کرنا سرد غذاؤں اور سرد دوائوں کا ہے چھٹی ہوا نہایت گرم اور ضادات
سخت گرم اور غسل کرنا گرم پانیوں سے یا نہ پانی گندک کو اسلیے کہ یہ حملہ اسباب باعث تحلیل کثیر کا ہیں پس
جس وقت تحلیل بہت ہوگا تو خشکی بڑھگی اور خشکی سبب تو بخور مواد حرارت غریزی کا ہے ساتوین بند ہو جانا
مسام کا بوجہ افراط سردی کے اسواسطے کہ اس صورت میں سبب جمع ہونے انجودن کے حرارت غریزی مختص ہوگی

بہت مشکل

اسباب بادیه کو بھی اندکے دھونڈی اسلیے کہ اکثر بیماریوں میں اسباب بادیه کو تدبیر اور علاج نکرنا چاہیے
جس طرح اگر کسی شخص کو کوئی زخم ہو چکی جائے تو زہر دار کے کاٹنے سے تو چاہیے کہ اوس زخم کو بڑا دین اور بدستور چھوڑیں کہ
بند ہو جائے اور مندل ہو اور بہت اسباب ایسے ہیں کہ اون سببوں سے ایک طال تازہ ظاہر ہوتا ہے جسے کہنا ناظر
گرمی کرے اور فیون زیادتی سردی کی کرے اور بہت ایسے سبب ہیں کہ بالعرض سبب ہوتے ہیں جس کو کوئی شخص
سرد پانی میں داخل ہو اور مسام اوپر کبستہ ہو جائیں اور پوست اوپر کثیف ہو جائے اور اسباب اوپر حرارت بہت
زیادہ ہو اور جس کو کوئی شخص سقمونیا کما وری اور مواد صفراوی جسم سے باہر نکلے اور اوس سبب سے بدن اوپر کا خنک
اگرچہ سقمونیا گرم کرناوالی ہے مگر اسلیے کہ مادہ صفرا بدن سے جب نکلیگا تو بغرض سبب خنکی کا ہوگا اور سببوں سے
بہت سبب ایسے ہیں کہ جب اوٹھ جائے ہیں تو اثر اوٹھنا جاتا رہتا ہے اور بعض ایسے ہیں کہ اگرچہ سبب اوٹھ جائے
لیکن اثر اوٹھنا ایک مدت رہتا ہے اور یہ حال اوس ہنگام میں ممکن ہے کہ جب وہ سبب قوی اثر ہو اور بدن سے
اوس کے اثر کو بخوبی قبول کر لیا ہو یا بل دوسرے انون گفتار اور دوسری کتاب سے اون سببوں کی
شناخت میں ہے جو بدن کو گرم کرتے ہیں گرم کرناوالے بدن کے سبب گیارہ نوع پر ہیں ایک کما
کی چیزیں معتدل خواہ غذا ہو یا دوا دوسری حرکتیں معتدل مانند ریاضتوں اور صناعتوں کی تیسری مالش معتدل
چوتھی صفا داور روغن ملنا اور سینگی لگانا یا پانچوین حمام معتدل چھٹی ہوا معتدل ساتوین خواب معتدل و بیداری
معتدل آٹھوین عضہ معتدل نوین شادی معتدل دسویں موسم سردی کا اور نہانا اون پانیوں سے جو
مسام کو بند کرتے ہیں گیارہویں عفونت لیکن وہ گرمی جو عفونت سے زیادہ ہو غریب اور نا طبعی حرارت ہوگی
اسلیے کہ عفونت وہ ہے کہ کوئی حرارت نا طبعی کسی رطوبت میں اثر نا طبعی کرے اور اسکو احوال صلی سے بہرہ کو
باب تیسرا انون گفتار اور دوسری کتاب سے اون سببوں کی شناخت میں ہے
جو بدن کو سرد کرتے ہیں وہ اسباب جو آدمی کے جسم میں سردی بڑھاتی ہیں پندرہ نوع پر ہیں
ایک حرکت بافراط ہے کہ حرارت غریزی کو تحلیل کرتی ہے دوسری سکون بافراط کہ حرارت غریزی کو پھر مردہ کرتا ہے
تیسرے کمانا اور پینا بافراط باعث سردی کا کیونکہ سبب ہضم ہونے غذا کے حرارت گھٹ کر جسم میں منطفی ہو جاتی ہے
چوتھو نہ کمانا غذا یا بہت کم کمانا موجب سردی کا ہوتا ہے کیونکہ اوس میں رطوبات تحلیل ہون گی اور حرارت
غریزی کم ہوگی پانچوین استعمال کرنا سرد غذاؤں اور سرد دوائوں کا ہے چھٹی ہوا نہایت گرم اور ضادات
سخت گرم اور غسل کرنا گرم پانیوں سے یا نہ پانی گندک کو اسلیے کہ یہ حملہ اسباب باعث تحلیل کثیر کا ہیں پس
جس وقت تحلیل بہت ہوگا تو خشکی بڑھگی اور خشکی سبب تو بخور مواد حرارت غریزی کا ہے ساتوین بند ہو جانا
مسام کا بوجہ افراط سردی کے اسواسطے کہ اس صورت میں سبب جمع ہونے انجودن کے حرارت غریزی مختص ہوگی

یہاں تک کہ منطقی ہو جائیگی اور سردی جو ہر اعضا میں عارض ہوگی آٹھویں اہمال طلا اور ضما و سرد کا خواہ بالفضل سردی
خواہ یا لقوہ نوین استفراغ بافراط اور کثرت جماع بھی اسی قبیل سے ہے اس لیے کہ مواد حرارت کا ٹوٹ جانا ہی اور روح
بھی استفراغ کے ساتھ تحلیل ہوتی ہے دسویں سیدہ ہر اس لیے کہ جب گذر گاہ میں حرارت غریزی کی بند ہو جائیگی تو باعث
سردی بدن کا ہوگا اور بستہ ہونا اعضا کا بھی اسی قبیل سے ہے گیارہویں اندوہ عظیم کہ وہ بھی حرارت کو فنا کرتا ہے بارہویں
شادی عظیم کہ وہ حرارت کو پراگندہ کرتی ہے تیرہویں لذت عظیم مانند جماع وغیرہ کے چودہویں وہ صناعتیں جو سردی بڑھاتی
ہیں پندرہویں خامی مواد کی باب چوتھا نوین گفتار اور دوسری کتاب سے اون سببوں کی
شناخت میں ہے جو بدین میں تری بڑھاتے ہیں اسباب تری پہونچا نیولے گیارہ نوع پر ہیں ایک نکرنا
حرکت اور ریاضت کا اس لیے کہ اوس میں حرارت افر و ختم ہوگی اور رطوبات فرونی تحلیل نپائینگی دوسرے بہت ہونا
بھی اسی وجہ سے باعث زیادتی تری کا ہے تیسری ترک استفراغ کہ عادت رکھتا ہو تو اس وجہ سے فضول بدین باقی رہیگی
چوتھی استفراغ صفر اس لیے کہ جب صفر کمتر ہوگا تو رطوبات کمتر دفع ہوں گی اور زیادہ پیدا ہوں گے پانچویں بہت غذا کھانا
چھٹی غذائیں تراد میوہ جات تر بہت کھانا آٹھویں حمام معتدل خصوصاً بعد طعام نوین ہوا کہ میلان سردی کی طرف
رکتی ہو اور ضادات سرد کہ مسامات کو بند کریں اور رطوبات کو بدین روک لیوں دسویں ہوا کہ گرمی معتدل کی طرف
میلان کتی ہو گیارہویں شادی معتدل باب پانچواں پہلی جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے
اون سببوں کی شناخت میں ہے جو بدین میں خشکی بڑھاتے ہیں خشکی بڑھانے والے اسباب گیارہ
نوع پر ہیں ایک حرکت بافراط ہر اس لیے کہ حرکت حرارت کو افر و ختم کرتی ہے اور رطوبتوں کو تحلیل کرتی ہے دوسرے
بخوابی بافراط تیسرے استفراغ بافراط اور جماع بسیار اس وجہ سے کہ رطوبتیں استفراغ سے تحلیل ہوتی ہیں چوتھی پانا غذا کا
یا کم پانا غذا کا اس وجہ سے کہ تری اور صوت میں مدد نپائینگی اور جو کچھ حاصل ہوگی تحلیل ہو جائیگی پانچویں غذائیں اور
دو اتین خشک چھٹی بہت غصہ اور اندیشہ اور حملہ نفسانی حرکتیں حرارت کو بڑھاتی ہیں اور رطوبتوں کو تحلیل کرتی ہیں
ساتویں سردی بافراط کہ کسی عضو پر پہونچو اور اس عضو کو سبب سوء مزاج سرد کے غذا کھنچو سے باز رکھو آٹھویں غسل
کرنا قابض پانیوں سے نوین سترہ دسویں ضادات گرم کہ وہ رطوبتوں کو جسم کی گملا دین گوار تحلیل کر دیں گے
گیارہویں بہت دیر تک حمام میں مقام کرنا کہ اوس صورت میں پسینہ بہت آوے گا اور رطوبتیں تحلیل ہوں گی باب
چھٹا پہلے جزو اور نوین گفتار سے اون سببوں کے بیان میں ہے جو اعضا کی
شکلوں کو بگاڑتے ہیں اسباب تباہ کرنے والے اشکال کے دس نوع پر ہیں ایک یہ کہ قوت مغیرہ یا مصوچہ
ضعیف ہو کہ کام اپنا جیسا کہ چاہے تمام نکر سکے دوسری یہ کہ وقت رحم سے نکلنے کے کوئی سبب اسباب دفع میں
کہ شکلوں کو اعضا کی بگاڑ دیوے تیسرے یہ کہ وقت لیٹنے طفل کے اور منہ کام اوٹھانے اور رکھنے اور دھونے اعضا

فصل مختلف

اور اس کو

مستشار

سید محمد

100

کتاب

SECRET

100

100

112

10

1

100

100

100

1997, 1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 26

مفل اور مدت پرورش میں کوئی ایسی آفت پڑی جو تھو کوئی زخم اور صدمہ ہو جو نقصان دہ اور یا دایہ سو یا پانچون طرح طرح
 بیاریان باعث تباہی شکل ہوتی ہیں جیسو شیخ اور تند اور ثقوہ اور خدام اور استرخا اور سل چھوڑی مفرط سائو
 لاغری مفرط آٹھون درم نوین باندہ ہزار نمونہ اوس صورت ہی ہو جیسا کہ چاہیو دشون ہنا و عضو کی پنی عکس
 ہوا اور عربی میں اوسکو مرض الوضو کہتے ہیں باب سائو ان پہلے جزو اور نوین گفتار اور دوسری
 کتاب سو اسباب سڈہ میں ہے اسباب سڈہ مثل نفع پرہین ایک یہ کہ کوئی جزو غریب
 کسی گذر گاہ میں واقع ہو جیسو پتری کہ مجری بول میں پڑی اور راہ پیشاب کی بند کردیو و دوسری نقل بہت اور
 غلیظ آنتونین صبح ہو کر خشک ہو جائیو تیسرے یہ کہ مواد سرد ہو کر دھندہ جراثیم یا مجری بول یا کسی اور منفذ کو
 بند کردیو جو تھو یہ کہ کسی گذر گاہ میں گذر گاہ ہو نہی قریب جراثیم واقع ہو اور وہ زخم ہر جائے اور بلجائے
 یا گوشت زائدا و سپر آجائے اور اوسکی وجہ سو منفذ تنگ ہو جائے یا پانچون یہ کہ گذر گاہ کے اندر کوئی چیز مانند
 کتہ یا سوا حواس کے اور کوئی شے پیدا ہو چھو یہ کہ پہلو میں گذر گاہ کے کسی طرح کا ورم ظاہر ہو دی کہ وہ اوس منفذ کو
 فراہم کردیو سائونین استعمال کرنا قابض دروازا ہے کہ وہ منفذ کو تنگ کریں اور غسل کرنا قابض پانیون سے
 اور سردیانی سے کہ مسامات کو بند کر دی اور یا اگر گرا ہونا پوست کا بسبب خیار کے اور یا جلنا ظاہر بدنگا انتخاب
 یہ سب اسی قبیل سے ہے آٹھون باندہ ہنا کسی عضو کا کہ اوسکی وجہ سو منافذ بند ہو جائیں نوین یہ کہ قوت ماسک
 نہایت قوی ہو اور بعضین ترجیحی کہ آلہ اوسکی ہین فراہم ہو جائیں دشون سردی شدید موجب سڈہ ہی اسلیہ کہ
 بہت سردی جمع کرتی ہے اجزای مجری کو ہر طرف سے اور فضول سردی سے بہت فراہم ہوتے ہین لین سوجھ
 موسم سردی میں سڈہ اکثر پڑتا ہے باب آٹھون پہلے جزو اور نوین گفتار سے اول
 اسباب میں ہے جو راستھون کو جسم کے کہوتے ہین اسباب فراہمی منافذ کا پانچون
 ہین ایک یہ کہ قوت ماسک ضعیف ہو اور دافعہ قوی ہو دوسرے دوا میں گولنی والی سدون کی استعمال کرنا پیری
 عاقر قرحا اور دارچینی اور مثل اوسکے جو پیرین کہ نریل مواد اور گولنی والی نجاری کی ہین کہ طبیب او کو ددہ مقعہ
 کتہ ہین تیسرے مرضی دواون کا استعمال مانند خطمی اور کلیل الملک اور لادن اور مثل اوسکے جو گرم اور تر ہین
 مرخیات سو چوتھے کوئی فعل کہ آدمی اوسکو بجالائے اور مسام اور سدی اوس فعل سو کشادہ ہو جائیں اور وہ
 فعل یہ ہے کہ آدمی سانس کہینے اور ضبط کیے رہے باب نوین پہلے جزو اور
 نوین گفتار سے اسباب سختی اور درشتی کی شناخت میں ہے
 اسباب درشتی کے چھ نوع ہین ایک اشیاء زوائد ہین کہ اجزای غلیظ سطح عضو کے
 صاف کرتی ہین مانند سڈہ کہ اور شد و غیرہ کے دوسرے تحلیل کرنے والی چیز ہین مانند

مفل اور مدت پرورش میں کوئی ایسی آفت پڑی جو تھو کوئی زخم اور صدمہ ہو جو نقصان دہ اور یا دایہ سو یا پانچون طرح طرح
 بیاریان باعث تباہی شکل ہوتی ہیں جیسو شیخ اور تند اور ثقوہ اور خدام اور استرخا اور سل چھوڑی مفرط سائو
 لاغری مفرط آٹھون درم نوین باندہ ہزار نمونہ اوس صورت ہی ہو جیسا کہ چاہیو دشون ہنا و عضو کی پنی عکس
 ہوا اور عربی میں اوسکو مرض الوضو کہتے ہیں باب سائو ان پہلے جزو اور نوین گفتار اور دوسری
 کتاب سو اسباب سڈہ میں ہے اسباب سڈہ مثل نفع پرہین ایک یہ کہ کوئی جزو غریب
 کسی گذر گاہ میں واقع ہو جیسو پتری کہ مجری بول میں پڑی اور راہ پیشاب کی بند کردیو و دوسری نقل بہت اور
 غلیظ آنتونین صبح ہو کر خشک ہو جائیو تیسرے یہ کہ مواد سرد ہو کر دھندہ جراثیم یا مجری بول یا کسی اور منفذ کو
 بند کردیو جو تھو یہ کہ کسی گذر گاہ میں گذر گاہ ہو نہی قریب جراثیم واقع ہو اور وہ زخم ہر جائے اور بلجائے
 یا گوشت زائدا و سپر آجائے اور اوسکی وجہ سو منفذ تنگ ہو جائے یا پانچون یہ کہ گذر گاہ کے اندر کوئی چیز مانند
 کتہ یا سوا حواس کے اور کوئی شے پیدا ہو چھو یہ کہ پہلو میں گذر گاہ کے کسی طرح کا ورم ظاہر ہو دی کہ وہ اوس منفذ کو
 فراہم کردیو سائونین استعمال کرنا قابض دروازا ہے کہ وہ منفذ کو تنگ کریں اور غسل کرنا قابض پانیون سے
 اور سردیانی سے کہ مسامات کو بند کر دی اور یا اگر گرا ہونا پوست کا بسبب خیار کے اور یا جلنا ظاہر بدنگا انتخاب
 یہ سب اسی قبیل سے ہے آٹھون باندہ ہنا کسی عضو کا کہ اوسکی وجہ سو منافذ بند ہو جائیں نوین یہ کہ قوت ماسک
 نہایت قوی ہو اور بعضین ترجیحی کہ آلہ اوسکی ہین فراہم ہو جائیں دشون سردی شدید موجب سڈہ ہی اسلیہ کہ
 بہت سردی جمع کرتی ہے اجزای مجری کو ہر طرف سے اور فضول سردی سے بہت فراہم ہوتے ہین لین سوجھ
 موسم سردی میں سڈہ اکثر پڑتا ہے باب آٹھون پہلے جزو اور نوین گفتار سے اول
 اسباب میں ہے جو راستھون کو جسم کے کہوتے ہین اسباب فراہمی منافذ کا پانچون
 ہین ایک یہ کہ قوت ماسک ضعیف ہو اور دافعہ قوی ہو دوسرے دوا میں گولنی والی سدون کی استعمال کرنا پیری
 عاقر قرحا اور دارچینی اور مثل اوسکے جو پیرین کہ نریل مواد اور گولنی والی نجاری کی ہین کہ طبیب او کو ددہ مقعہ
 کتہ ہین تیسرے مرضی دواون کا استعمال مانند خطمی اور کلیل الملک اور لادن اور مثل اوسکے جو گرم اور تر ہین
 مرخیات سو چوتھے کوئی فعل کہ آدمی اوسکو بجالائے اور مسام اور سدی اوس فعل سو کشادہ ہو جائیں اور وہ
 فعل یہ ہے کہ آدمی سانس کہینے اور ضبط کیے رہے باب نوین پہلے جزو اور
 نوین گفتار سے اسباب سختی اور درشتی کی شناخت میں ہے
 اسباب درشتی کے چھ نوع ہین ایک اشیاء زوائد ہین کہ اجزای غلیظ سطح عضو کے
 صاف کرتی ہین مانند سڈہ کہ اور شد و غیرہ کے دوسرے تحلیل کرنے والی چیز ہین مانند

مفل اور مدت پرورش میں کوئی ایسی آفت پڑی جو تھو کوئی زخم اور صدمہ ہو جو نقصان دہ اور یا دایہ سو یا پانچون طرح طرح
 بیاریان باعث تباہی شکل ہوتی ہیں جیسو شیخ اور تند اور ثقوہ اور خدام اور استرخا اور سل چھوڑی مفرط سائو
 لاغری مفرط آٹھون درم نوین باندہ ہزار نمونہ اوس صورت ہی ہو جیسا کہ چاہیو دشون ہنا و عضو کی پنی عکس
 ہوا اور عربی میں اوسکو مرض الوضو کہتے ہیں باب سائو ان پہلے جزو اور نوین گفتار اور دوسری
 کتاب سو اسباب سڈہ میں ہے اسباب سڈہ مثل نفع پرہین ایک یہ کہ کوئی جزو غریب
 کسی گذر گاہ میں واقع ہو جیسو پتری کہ مجری بول میں پڑی اور راہ پیشاب کی بند کردیو و دوسری نقل بہت اور
 غلیظ آنتونین صبح ہو کر خشک ہو جائیو تیسرے یہ کہ مواد سرد ہو کر دھندہ جراثیم یا مجری بول یا کسی اور منفذ کو
 بند کردیو جو تھو یہ کہ کسی گذر گاہ میں گذر گاہ ہو نہی قریب جراثیم واقع ہو اور وہ زخم ہر جائے اور بلجائے
 یا گوشت زائدا و سپر آجائے اور اوسکی وجہ سو منفذ تنگ ہو جائے یا پانچون یہ کہ گذر گاہ کے اندر کوئی چیز مانند
 کتہ یا سوا حواس کے اور کوئی شے پیدا ہو چھو یہ کہ پہلو میں گذر گاہ کے کسی طرح کا ورم ظاہر ہو دی کہ وہ اوس منفذ کو
 فراہم کردیو سائونین استعمال کرنا قابض دروازا ہے کہ وہ منفذ کو تنگ کریں اور غسل کرنا قابض پانیون سے
 اور سردیانی سے کہ مسامات کو بند کر دی اور یا اگر گرا ہونا پوست کا بسبب خیار کے اور یا جلنا ظاہر بدنگا انتخاب
 یہ سب اسی قبیل سے ہے آٹھون باندہ ہنا کسی عضو کا کہ اوسکی وجہ سو منافذ بند ہو جائیں نوین یہ کہ قوت ماسک
 نہایت قوی ہو اور بعضین ترجیحی کہ آلہ اوسکی ہین فراہم ہو جائیں دشون سردی شدید موجب سڈہ ہی اسلیہ کہ
 بہت سردی جمع کرتی ہے اجزای مجری کو ہر طرف سے اور فضول سردی سے بہت فراہم ہوتے ہین لین سوجھ
 موسم سردی میں سڈہ اکثر پڑتا ہے باب آٹھون پہلے جزو اور نوین گفتار سے اول
 اسباب میں ہے جو راستھون کو جسم کے کہوتے ہین اسباب فراہمی منافذ کا پانچون
 ہین ایک یہ کہ قوت ماسک ضعیف ہو اور دافعہ قوی ہو دوسرے دوا میں گولنی والی سدون کی استعمال کرنا پیری
 عاقر قرحا اور دارچینی اور مثل اوسکے جو پیرین کہ نریل مواد اور گولنی والی نجاری کی ہین کہ طبیب او کو ددہ مقعہ
 کتہ ہین تیسرے مرضی دواون کا استعمال مانند خطمی اور کلیل الملک اور لادن اور مثل اوسکے جو گرم اور تر ہین
 مرخیات سو چوتھے کوئی فعل کہ آدمی اوسکو بجالائے اور مسام اور سدی اوس فعل سو کشادہ ہو جائیں اور وہ
 فعل یہ ہے کہ آدمی سانس کہینے اور ضبط کیے رہے باب نوین پہلے جزو اور
 نوین گفتار سے اسباب سختی اور درشتی کی شناخت میں ہے
 اسباب درشتی کے چھ نوع ہین ایک اشیاء زوائد ہین کہ اجزای غلیظ سطح عضو کے
 صاف کرتی ہین مانند سڈہ کہ اور شد و غیرہ کے دوسرے تحلیل کرنے والی چیز ہین مانند

سبب اوس لذت کی جو خارش سے پیدا ہوتی ہے لیکن ادراک الم دریافت کرنا حال منافی کا
یعنی اوس حال کا کہ جو بدن انسان کے ناموافق ہو اور ادراک لذت دریافت کرنا حال مناسب اور ملائم کا ہے یعنی اوس
حال کا کہ جو بدن انسان کے موافق ہے اور سبب ادراک دو نکات یہ ہیں کہ یکا یک جسم انسان پر عارض ہو اور خارش الم سے
کہ خط تیر یا شور سے پیدا ہوتی ہے پس جب آدمی کھاتا ہو تو مسام کھجاتے ہیں اور غلط تحلیل ہوتی ہو اور سبب اوس تحلیل کے
الم زائل ہو جاتا اور جو تحلیل ہونا غلط کا کھلا ذر سے ایک بارگی ہوتا ہے تو اس سبب آدمی لذت پاتا ہو اس لیے کہ تحلیل غلط
یا غلط شور کی حال ملائم اور مناسب ہو اور ادراک لذت خارش سے ادراک اوس حال ملائم کا ہے باب اسٹار ہوان
پہلو جزو اور نوین گفتار سے احوال نا طبعی کی شناخت میں ہر جو درد سے پیدا
ہوئے ہیں معلوم کریں کہ سب طرح کے قوت کو باطل کرتے ہیں اور اعضا کو اپنے کام سے باز رکھتے ہیں اور
مانس کو احوال طبعی سے پیر دیتے ہیں لیکن عضو درد مند پہلو گرم ہوتا ہو سبب جمع ہونی مواد اور یخ کے اور روح تحلیل
ہوتی ہے باب اونیوان پہلو جزو اور نوین گفتار سے احوال طبعی اور نا طبعی کی شناخت
میں ہے جو حرکتوں سے پیدا ہوئے ہیں احوال طبعی جو حرکت سے پیدا ہوتی ہیں چار ہیں ایک بھرکنا
حرارت کا دوسری نفع یعنی کھانا غلط کھانے سے تحلیل ہو کر غلطیں اور قوت انداموں کی اور احوال نا طبعی بھی چار ہیں ایک انواع
ایسا یعنی شہین ماندگی کی دوسرے درد مند تیرے درد فتح چوتھی تحلیل افراط کسبب افراط تحلیل کے ضعف قوت اور
نقصان حرارت پیدا ہوگا باب بیوان پہلو جزو اور نوین گفتار سے احوال نا طبعی کی
شناخت میں ہر جو رجحون سے پیدا ہوئے ہیں ریاخ خالی عضوین مانند معدہ کے درد مند دی
اور فراق پیدا کرتی ہیں یا درمیان طبقوں اور لیفون عضو کو مانند آنتوں کے در و ہا وثاقب پیدا کرتی ہیں جس تو فیجی
میں ہو درد ہوتا ہو یا ریاخ درمیان میں لیفون اور عضولون کے موجود ہون یا درمیان میں گوشت عضلا اور جلیون کے
ہون یا درمیان میں ہڈیوں اور اسکی جلیون کو قرار پائیں یا درمیان میں گوشت اور پوست کو ہون اور ہر ایک جو
رقت اور غلظت اور زیادتی اور کمی مواد کے اور لائق سختی اور نرمی اندام کے درد پیدا کرے باب اکیسوان پہلو
جزو اور نوین گفتار سے اسباب تھمہ اور امتلا کے بیان میں ہر اسباب تھمہ اور
امتلا کے دو جنس ہیں ایک جنس کے اسباب بیرونی ہیں اور دوسری جنس کے اسباب اندرونی ہیں لیکن اسباب
بیرونی چار نوع پر ہیں ایک بہت کما طعام اور شراب کا اسوجہ جو کہ کثرت اسکی جسم میں تری زیادہ کرتی ہے کہ بدن کو اسکی
احتیاج نہیں ہو اور قوت با ضمه اوس کے سے عاجز آتی ہے اور بوجہ اس کے امتلا حاصل ہوتا ہے دوسری بہت تمام کرنا
غذا سے پہلو یا بعد غذا کے کہ سبب اسکی تصرف طبیعت کا طعام میں تباہ ہو جانے اور تھمہ حاصل ہو تیرے وہ سبب
ہیں کہ تحلیل کو باز رکھتے ہیں جس پر ریاضت نکرنا اور استقرار نکرنا اور ماند اوس کے چوتھے تیر غذا اور اسباب اندرونی

باب اسٹار ہوان پہلو جزو اور نوین گفتار سے احوال نا طبعی کی شناخت میں ہر جو درد سے پیدا ہوئے ہیں معلوم کریں کہ سب طرح کے قوت کو باطل کرتے ہیں اور اعضا کو اپنے کام سے باز رکھتے ہیں اور مانس کو احوال طبعی سے پیر دیتے ہیں لیکن عضو درد مند پہلو گرم ہوتا ہو سبب جمع ہونی مواد اور یخ کے اور روح تحلیل ہوتی ہے باب اونیوان پہلو جزو اور نوین گفتار سے احوال طبعی اور نا طبعی کی شناخت میں ہے جو حرکتوں سے پیدا ہوئے ہیں احوال طبعی جو حرکت سے پیدا ہوتی ہیں چار ہیں ایک بھرکنا حرارت کا دوسری نفع یعنی کھانا غلط کھانے سے تحلیل ہو کر غلطیں اور قوت انداموں کی اور احوال نا طبعی بھی چار ہیں ایک انواع ایسا یعنی شہین ماندگی کی دوسرے درد مند تیرے درد فتح چوتھی تحلیل افراط کسبب افراط تحلیل کے ضعف قوت اور نقصان حرارت پیدا ہوگا باب بیوان پہلو جزو اور نوین گفتار سے احوال نا طبعی کی شناخت میں ہر جو رجحون سے پیدا ہوئے ہیں ریاخ خالی عضوین مانند معدہ کے درد مند دی اور فراق پیدا کرتی ہیں یا درمیان طبقوں اور لیفون عضو کو مانند آنتوں کے در و ہا وثاقب پیدا کرتی ہیں جس تو فیجی میں ہو درد ہوتا ہو یا ریاخ درمیان میں لیفون اور عضولون کے موجود ہون یا درمیان میں گوشت عضلا اور جلیون کے ہون یا درمیان میں ہڈیوں اور اسکی جلیون کو قرار پائیں یا درمیان میں گوشت اور پوست کو ہون اور ہر ایک جو رقت اور غلظت اور زیادتی اور کمی مواد کے اور لائق سختی اور نرمی اندام کے درد پیدا کرے باب اکیسوان پہلو جزو اور نوین گفتار سے اسباب تھمہ اور امتلا کے بیان میں ہر اسباب تھمہ اور امتلا کے دو جنس ہیں ایک جنس کے اسباب بیرونی ہیں اور دوسری جنس کے اسباب اندرونی ہیں لیکن اسباب بیرونی چار نوع پر ہیں ایک بہت کما طعام اور شراب کا اسوجہ جو کہ کثرت اسکی جسم میں تری زیادہ کرتی ہے کہ بدن کو اسکی احتیاج نہیں ہو اور قوت با ضمه اوس کے سے عاجز آتی ہے اور بوجہ اس کے امتلا حاصل ہوتا ہے دوسری بہت تمام کرنا غذا سے پہلو یا بعد غذا کے کہ سبب اسکی تصرف طبیعت کا طعام میں تباہ ہو جانے اور تھمہ حاصل ہو تیرے وہ سبب ہیں کہ تحلیل کو باز رکھتے ہیں جس پر ریاضت نکرنا اور استقرار نکرنا اور ماند اوس کے چوتھے تیر غذا اور اسباب اندرونی

باب اسٹار ہوان پہلو جزو اور نوین گفتار سے احوال نا طبعی کی شناخت میں ہر جو درد سے پیدا ہوئے ہیں معلوم کریں کہ سب طرح کے قوت کو باطل کرتے ہیں اور اعضا کو اپنے کام سے باز رکھتے ہیں اور مانس کو احوال طبعی سے پیر دیتے ہیں لیکن عضو درد مند پہلو گرم ہوتا ہو سبب جمع ہونی مواد اور یخ کے اور روح تحلیل ہوتی ہے باب اونیوان پہلو جزو اور نوین گفتار سے احوال طبعی اور نا طبعی کی شناخت میں ہے جو حرکتوں سے پیدا ہوئے ہیں احوال طبعی جو حرکت سے پیدا ہوتی ہیں چار ہیں ایک بھرکنا حرارت کا دوسری نفع یعنی کھانا غلط کھانے سے تحلیل ہو کر غلطیں اور قوت انداموں کی اور احوال نا طبعی بھی چار ہیں ایک انواع ایسا یعنی شہین ماندگی کی دوسرے درد مند تیرے درد فتح چوتھی تحلیل افراط کسبب افراط تحلیل کے ضعف قوت اور نقصان حرارت پیدا ہوگا باب بیوان پہلو جزو اور نوین گفتار سے احوال نا طبعی کی شناخت میں ہر جو رجحون سے پیدا ہوئے ہیں ریاخ خالی عضوین مانند معدہ کے درد مند دی اور فراق پیدا کرتی ہیں یا درمیان طبقوں اور لیفون عضو کو مانند آنتوں کے در و ہا وثاقب پیدا کرتی ہیں جس تو فیجی میں ہو درد ہوتا ہو یا ریاخ درمیان میں لیفون اور عضولون کے موجود ہون یا درمیان میں گوشت عضلا اور جلیون کے ہون یا درمیان میں ہڈیوں اور اسکی جلیون کو قرار پائیں یا درمیان میں گوشت اور پوست کو ہون اور ہر ایک جو رقت اور غلظت اور زیادتی اور کمی مواد کے اور لائق سختی اور نرمی اندام کے درد پیدا کرے باب اکیسوان پہلو جزو اور نوین گفتار سے اسباب تھمہ اور امتلا کے بیان میں ہر اسباب تھمہ اور امتلا کے دو جنس ہیں ایک جنس کے اسباب بیرونی ہیں اور دوسری جنس کے اسباب اندرونی ہیں لیکن اسباب بیرونی چار نوع پر ہیں ایک بہت کما طعام اور شراب کا اسوجہ جو کہ کثرت اسکی جسم میں تری زیادہ کرتی ہے کہ بدن کو اسکی احتیاج نہیں ہو اور قوت با ضمه اوس کے سے عاجز آتی ہے اور بوجہ اس کے امتلا حاصل ہوتا ہے دوسری بہت تمام کرنا غذا سے پہلو یا بعد غذا کے کہ سبب اسکی تصرف طبیعت کا طعام میں تباہ ہو جانے اور تھمہ حاصل ہو تیرے وہ سبب ہیں کہ تحلیل کو باز رکھتے ہیں جس پر ریاضت نکرنا اور استقرار نکرنا اور ماند اوس کے چوتھے تیر غذا اور اسباب اندرونی

تین نوع پر ہیں ایک ضعیفی قوت باضمہ دوسری ضعیفی قوت دافعیہ یا قوی ہونا قوت ماسکہ تیسری تنگی رگون اور گزر گاہوں
 فضولن کی بائیں بائیں ہوا جزو اور نوین گفتار سے اسباب ضعیفی اعضا کی شناخت
 میں سے اسباب ضعیفی اعضا کی پانچ نوع کے ہیں ایک یہ کہ ہر م عضو اور گوہر اس کا ضعیف ہو دوسرے یہ کہ روح
 کہ مرکب قوتوں کی ہر ضعیف ہو اور باطاعت اس کے قوت بھی ضعیف ہو جائے تیسرے یہ کہ قوت خود ضعیف ہو اور
 نیز باطاعت دوسرے کے چوتھے یہ کہ آفرینش کو ہر عضو کی نازک اور ضعیف ہو یا پھر جو یہ کہ کسی عضو میں کوئی مرض ہو امراض
 ترکیب سے اور وہ عضو سبب اس کے ضعیف ہو جائے لیکن ضعیفی مطلق یہ ہر کیا تنگی اور پستی تنگی بچوں کی عضو کی سست
 ہو جاتی ہے اس لیے کہ افعال اعضا کے جو کچھ طبعی ہیں اور جو کچھ اختیاری ہیں سب ساتھ قوت لیفون بچوں کے
 ہیں کہ بافتگی اور پستی تنگی اور ہنا د بچوں کی لیفون سے ہر چنانچہ تشریح میں بیان ہو چکا ہے کہ قوت جاذبہ اون
 بچوں کی لیفون میں ہی جو درازی میں کہی ہوئی ہیں اور قوت ماسکہ اون لیفون میں ہی کہ نہ ہر رکھی ہوئی ہیں اور قوت
 دافعیہ اون لیفون میں ہے جو عرض میں کہی ہوئی ہیں اور یہ لیفون تینوں طرح کی ہر رکھی ہوئی ہیں اور ایک دوسرے
 بنی ہوئی ہیں پس جس وقت بافتگی ان لیفون کی سست ہو جائے تو ضعیفی مطلق حاصل ہوگی اور حال اوس
 عضو کا مانند احوال جامہ کے ہر کہ بہت دہری اور درکنس سے بوسیدہ ہوتا ہو اور سکو عربی میں تھل تھل کہتے ہیں اور سبب
 ضعیف ہونے کو ہر عضو کا سور مزاج حکم ہر خصوصاً سور مزاج سرد کہ جس عضو کو باطل کرتا ہو اور وہ عضو مانند خفتہ کے
 ہو جاتا ہو عربی میں اوسکو خدر کہتے ہیں اور سور مزاج گرم بھی عضو کو ضعیف کرتا ہو اس لیے کہ روح اور عضو کے مزاج کو تباہ
 کرتا ہو اور سور مزاج خشک منافقہ کو بغیر استون کو بدن کے فراہم کرتا ہو پس راہ قوتوں کی سبب اوسکو بند ہو جاتی ہو
 اور سور مزاج تراخا کو نرم کرتا ہو اور نرمی سے سستی پیدا ہوتی ہے اور جس وقت سور مزاج تر ساتھ مواد غلیظ کے ہوسہ
 پیدا کرتا ہو اور راہ قوتوں کی بند کرتا ہے پس سبب روح کے ضعیف ہو جانے کے دو طرح پر ہیں ایک سور مزاج
 دوسرے تحلیل بہت اور طرح طرح کے استفرغات قویہ اور ایک اور طریق سے اسباب ضعیفی کے بارہ نوع پر شمار
 کیے جاتے ہیں ایک سور مزاج دوسری تباہی ہوا کی تیسری تباہی پانی کی چوتھے غذائیں بد یا پھر جو بوی ناموش
 اور پھر استادہ پانیوں کے اور تباہ اور خراب پانیوں کے اور وہ ہوان اور سبغات زہرناک کہ ہوا میں شامل
 ہوں چوتھی استفرغ مفرط اور کھلنا پانی کا علت ہستیا میں اور ایکبارگی باہر کرنا جیسی ونبیلہ بہت چیرنا اور بہت
 ایکبارگی باہر نکالنا اور ریاضت بکثرت اور سینہ با فرط یہ سب منجملہ استفرغات کو ہیں ساتویں در سخت
 اس لیے کہ در مزاج کو بھی متغیر کرتا ہے اور روح کو بھی تحلیل کرتا ہو اور در و آنتون اور معدہ میں اور حوالی دل میں
 زیادہ اثر کرتا ہے آٹھویں تب اکثر طرح کی مزاج کو متغیر کرتی ہو اور نیز تحلیل نوین باعث ضعف کا غذا نانا اور
 نکھانا دسویں یہ کہ ضعف ایک عضو کا سبب ضعف تمام جسم کا ہو جیسو ضعف فم معدہ سخت مضعت بدن ہے

میں نوع پر ہیں ایک ضعیفی قوت باضمہ دوسری ضعیفی قوت دافعیہ یا قوی ہونا قوت ماسکہ تیسری تنگی رگون اور گزر گاہوں فضولن کی بائیں بائیں ہوا جزو اور نوین گفتار سے اسباب ضعیفی اعضا کی شناخت میں سے اسباب ضعیفی اعضا کی پانچ نوع کے ہیں ایک یہ کہ ہر م عضو اور گوہر اس کا ضعیف ہو دوسرے یہ کہ روح کہ مرکب قوتوں کی ہر ضعیف ہو اور باطاعت اس کے قوت بھی ضعیف ہو جائے تیسرے یہ کہ قوت خود ضعیف ہو اور نیز باطاعت دوسرے کے چوتھے یہ کہ آفرینش کو ہر عضو کی نازک اور ضعیف ہو یا پھر جو یہ کہ کسی عضو میں کوئی مرض ہو امراض ترکیب سے اور وہ عضو سبب اس کے ضعیف ہو جائے لیکن ضعیفی مطلق یہ ہر کیا تنگی اور پستی تنگی بچوں کی عضو کی سست ہو جاتی ہے اس لیے کہ افعال اعضا کے جو کچھ طبعی ہیں اور جو کچھ اختیاری ہیں سب ساتھ قوت لیفون بچوں کے ہیں کہ بافتگی اور پستی تنگی اور ہنا د بچوں کی لیفون سے ہر چنانچہ تشریح میں بیان ہو چکا ہے کہ قوت جاذبہ اون بچوں کی لیفون میں ہی جو درازی میں کہی ہوئی ہیں اور قوت ماسکہ اون لیفون میں ہی کہ نہ ہر رکھی ہوئی ہیں اور قوت دافعیہ اون لیفون میں ہے جو عرض میں کہی ہوئی ہیں اور یہ لیفون تینوں طرح کی ہر رکھی ہوئی ہیں اور ایک دوسرے بنی ہوئی ہیں پس جس وقت بافتگی ان لیفون کی سست ہو جائے تو ضعیفی مطلق حاصل ہوگی اور حال اوس عضو کا مانند احوال جامہ کے ہر کہ بہت دہری اور درکنس سے بوسیدہ ہوتا ہو اور سکو عربی میں تھل تھل کہتے ہیں اور سبب ضعیف ہونے کو ہر عضو کا سور مزاج حکم ہر خصوصاً سور مزاج سرد کہ جس عضو کو باطل کرتا ہو اور وہ عضو مانند خفتہ کے ہو جاتا ہو عربی میں اوسکو خدر کہتے ہیں اور سور مزاج گرم بھی عضو کو ضعیف کرتا ہو اس لیے کہ روح اور عضو کے مزاج کو تباہ کرتا ہو اور سور مزاج خشک منافقہ کو بغیر استون کو بدن کے فراہم کرتا ہو پس راہ قوتوں کی سبب اوسکو بند ہو جاتی ہو اور سور مزاج تراخا کو نرم کرتا ہو اور نرمی سے سستی پیدا ہوتی ہے اور جس وقت سور مزاج تر ساتھ مواد غلیظ کے ہوسہ پیدا کرتا ہو اور راہ قوتوں کی بند کرتا ہے پس سبب روح کے ضعیف ہو جانے کے دو طرح پر ہیں ایک سور مزاج دوسرے تحلیل بہت اور طرح طرح کے استفرغات قویہ اور ایک اور طریق سے اسباب ضعیفی کے بارہ نوع پر شمار کیے جاتے ہیں ایک سور مزاج دوسری تباہی ہوا کی تیسری تباہی پانی کی چوتھے غذائیں بد یا پھر جو بوی ناموش اور پھر استادہ پانیوں کے اور تباہ اور خراب پانیوں کے اور وہ ہوان اور سبغات زہرناک کہ ہوا میں شامل ہوں چوتھی استفرغ مفرط اور کھلنا پانی کا علت ہستیا میں اور ایکبارگی باہر کرنا جیسی ونبیلہ بہت چیرنا اور بہت ایکبارگی باہر نکالنا اور ریاضت بکثرت اور سینہ با فرط یہ سب منجملہ استفرغات کو ہیں ساتویں در سخت اس لیے کہ در مزاج کو بھی متغیر کرتا ہے اور روح کو بھی تحلیل کرتا ہو اور در و آنتون اور معدہ میں اور حوالی دل میں زیادہ اثر کرتا ہے آٹھویں تب اکثر طرح کی مزاج کو متغیر کرتی ہو اور نیز تحلیل نوین باعث ضعف کا غذا نانا اور نکھانا دسویں یہ کہ ضعف ایک عضو کا سبب ضعف تمام جسم کا ہو جیسو ضعف فم معدہ سخت مضعت بدن ہے

میں نوع پر ہیں ایک ضعیفی قوت باضمہ دوسری ضعیفی قوت دافعیہ یا قوی ہونا قوت ماسکہ تیسری تنگی رگون اور گزر گاہوں فضولن کی بائیں بائیں ہوا جزو اور نوین گفتار سے اسباب ضعیفی اعضا کی شناخت میں سے اسباب ضعیفی اعضا کی پانچ نوع کے ہیں ایک یہ کہ ہر م عضو اور گوہر اس کا ضعیف ہو دوسرے یہ کہ روح کہ مرکب قوتوں کی ہر ضعیف ہو اور باطاعت اس کے قوت بھی ضعیف ہو جائے تیسرے یہ کہ قوت خود ضعیف ہو اور نیز باطاعت دوسرے کے چوتھے یہ کہ آفرینش کو ہر عضو کی نازک اور ضعیف ہو یا پھر جو یہ کہ کسی عضو میں کوئی مرض ہو امراض ترکیب سے اور وہ عضو سبب اس کے ضعیف ہو جائے لیکن ضعیفی مطلق یہ ہر کیا تنگی اور پستی تنگی بچوں کی عضو کی سست ہو جاتی ہے اس لیے کہ افعال اعضا کے جو کچھ طبعی ہیں اور جو کچھ اختیاری ہیں سب ساتھ قوت لیفون بچوں کے ہیں کہ بافتگی اور پستی تنگی اور ہنا د بچوں کی لیفون سے ہر چنانچہ تشریح میں بیان ہو چکا ہے کہ قوت جاذبہ اون بچوں کی لیفون میں ہی جو درازی میں کہی ہوئی ہیں اور قوت ماسکہ اون لیفون میں ہی کہ نہ ہر رکھی ہوئی ہیں اور قوت دافعیہ اون لیفون میں ہے جو عرض میں کہی ہوئی ہیں اور یہ لیفون تینوں طرح کی ہر رکھی ہوئی ہیں اور ایک دوسرے بنی ہوئی ہیں پس جس وقت بافتگی ان لیفون کی سست ہو جائے تو ضعیفی مطلق حاصل ہوگی اور حال اوس عضو کا مانند احوال جامہ کے ہر کہ بہت دہری اور درکنس سے بوسیدہ ہوتا ہو اور سکو عربی میں تھل تھل کہتے ہیں اور سبب ضعیف ہونے کو ہر عضو کا سور مزاج حکم ہر خصوصاً سور مزاج سرد کہ جس عضو کو باطل کرتا ہو اور وہ عضو مانند خفتہ کے ہو جاتا ہو عربی میں اوسکو خدر کہتے ہیں اور سور مزاج گرم بھی عضو کو ضعیف کرتا ہو اس لیے کہ روح اور عضو کے مزاج کو تباہ کرتا ہو اور سور مزاج خشک منافقہ کو بغیر استون کو بدن کے فراہم کرتا ہو پس راہ قوتوں کی سبب اوسکو بند ہو جاتی ہو اور سور مزاج تراخا کو نرم کرتا ہو اور نرمی سے سستی پیدا ہوتی ہے اور جس وقت سور مزاج تر ساتھ مواد غلیظ کے ہوسہ پیدا کرتا ہو اور راہ قوتوں کی بند کرتا ہے پس سبب روح کے ضعیف ہو جانے کے دو طرح پر ہیں ایک سور مزاج دوسرے تحلیل بہت اور طرح طرح کے استفرغات قویہ اور ایک اور طریق سے اسباب ضعیفی کے بارہ نوع پر شمار کیے جاتے ہیں ایک سور مزاج دوسری تباہی ہوا کی تیسری تباہی پانی کی چوتھے غذائیں بد یا پھر جو بوی ناموش اور پھر استادہ پانیوں کے اور تباہ اور خراب پانیوں کے اور وہ ہوان اور سبغات زہرناک کہ ہوا میں شامل ہوں چوتھی استفرغ مفرط اور کھلنا پانی کا علت ہستیا میں اور ایکبارگی باہر کرنا جیسی ونبیلہ بہت چیرنا اور بہت ایکبارگی باہر نکالنا اور ریاضت بکثرت اور سینہ با فرط یہ سب منجملہ استفرغات کو ہیں ساتویں در سخت اس لیے کہ در مزاج کو بھی متغیر کرتا ہے اور روح کو بھی تحلیل کرتا ہو اور در و آنتون اور معدہ میں اور حوالی دل میں زیادہ اثر کرتا ہے آٹھویں تب اکثر طرح کی مزاج کو متغیر کرتی ہو اور نیز تحلیل نوین باعث ضعف کا غذا نانا اور نکھانا دسویں یہ کہ ضعف ایک عضو کا سبب ضعف تمام جسم کا ہو جیسو ضعف فم معدہ سخت مضعت بدن ہے

جو کچھ نکتہ ہوتا ہو خون بنتا ہو اور تمامی خنکی پر گوشت بناتا ہو اوس ترتیب سے جس طرح دوسرے باب میں پانچویں گفتا
اور پہلا کتاب میں بیان ہو چکا ہے پس جس وقت نطفہ گوشت بقوت تنفس یا در پردہ پاتا ہو اسی وقت او میں
گذرگاہین ظاہر ہوتی ہیں اور حال اوس گوشت کا مانند حال چوہہ کہے کہ اندھ سے نکلتا ہو مادر اوسکو اول قوت
تنفس سے پالتی ہے جب تک گذرگاہین غذا کی کشادہ ہوں پھر غذا دیتی ہے پھر درمیان میں اوس گوشت کو شکاف
ظاہر ہو جاتا ہو اور مقام ناف کا پیدا ہوتا ہے اور ایک رگ اوس سے باہر نکلتی ہے اور رحم پر استوار ہو جاتی ہے
اوس راہ سے غذا پہنچتی ہے جس طرح تخم کہ جب زمین پر گر آیا جاتا ہے تو درمیان اوس کا شکاف ہوتا ہو اور ایک جڑ
اوس سے نکلتی ہے اور زمین پر استوار ہو جاتی ہو اور وہاں سے غذا کھینچتی ہے پس سبب حیض کے رگوں کا یہ ہو بعد اوسکو
فرزند کی شاخیں ہوتی ہیں یعنی ماتھے پادوں اور اور اعضا برآمد ہوتے ہیں جیسو تخم سے درخت اوگتا ہو اور پلتا ہے
اور شاخیں پھیلاتا ہے بات میسرادوسری جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے
اس بات کی شناخت میں ہو کہ کچھ جو ساتوین مہینے پیدا ہوتا ہے کس سبب سے
تندرست اور قوی رہتا ہو اور جیتا ہے اور جو کچھ کہ آنکھوں میں مہینے پیدا ہوتا ہے
کسوچہ سو مرد پیدا ہوتا ہو یا بعد پیدا ہونے کو جلد مر جاتا ہے معلوم کریں کہ کچھ جو شکم مادر میں
عربی میں سکونیت کہتے ہیں اور نطفہ کم و بیش چالیس دن جنین ہو جاتا ہے جلد تر مینیش سرور میں اور دیر تر
پینتالیس دن میں پس جو نطفہ کہ مینیش دن میں جنین بنتا ہو وہ بعد ستر دن کے حرکت کرتا ہے اور جو نطفہ کہ مینیش
دن میں جنین ہوتا ہو بعد نو نو روز کی حرکت کرتا ہو بالکل مدت حرکت کی المضاعف مدت جنین سو ہے اور روز کا
جنین اور روز کا حرکت بقیاس روز کا بجران کے ہوتی ہے اور مدت حرکت کر ڈی کی جب سے چند ہوتی ہے
تو رحم سے باہر نکلتا ہو بموجب اس حساب کے واجب ہو کہ جو مدت ستر دن حرکت کرے بعد دوسو دن کے
باہر آویگا کہ سات مہینو کامل ہوتے ہیں اور جو نو نو دن میں حرکت کرے بعد دوسو ستر دن کے باہر آویگا کہ
نو مہینو کامل ہوتے ہیں لیکن اس حساب میں کمی بیشی بہت ہوتی ہے اکثر مدت نیم سال میں تمامی پہنچتا ہو
اس لیے جنین شکم مادر میں مانند اوس میوہ کہ ہے جو درخت پر لگا ہووے پس میوہ جب تک خام ہے درخت پر
محکم ہوتا ہو اور پیوند اوس کا درخت پر مضبوط ہوتا ہے اور غذا اوسکو پہنچتی ہے اور بخوبی پلتا ہے اور جب وہ
میوہ نکتہ ہو گیا اور پردہ پاشا تو وہ محکم دور ہو جاتی ہے اور پیوند اوس کے سست ہو جاتا ہیں کہ آبسانی علیحدہ
ہو سکتا ہے اور ساتھ ادنی حرکت کو درخت سے جدا ہو سکتا ہو اور حال جنین کا بھی اسی طریق پر ہو کہ پیوند اوس کا ساتھ
رحم کے اسی طرح اول محکم ہوتا ہو جب تک غذا پاتا ہے اور پلتا ہے اور جب خنکی اور تمامی کو پہنچتا ہو پیوند
سست ہو جاتا ہے اور ساتھ اوس حرکت کو جو اوس سے ہو سکتی ہے رحم سے جدا ہوتا ہے اور یا ہر نکلتا ہو

[illegible]

دری که
برای آنکه حضرت
حضرت و سالک
بسیار است
که در این
و در این
و در این
و در این

جس طرح درخت ضعیف جلد اور گتھا ہے اور پھلتا ہوا اور جلد تباہ ہو جاتا ہے باب پانچواں دوسرے
جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے شناخت میں ہی سبب پیدا ہونے
مشیمہ اور پوست کی جس وقت کہ طبیعت کسی چیز کو پکاتی ہے تو اس چیز کے اجزاء کثیف کو اس سے
جدا کرتی ہیں اور اس مایہ کثیف کو بیرون غلاف کی طرف رجوع کرتی ہے تو لہ مشیمہ کا اسی طریق پر ہے اور اسی طرح
جس وقت اعضا درست ہو جاتے ہیں اور حرارت کام اپنا تمام کر چکی ہے تو بیرونی سمت اونکی اضرہ رہ جاتی ہے
وہ پوست ہی جیسے روٹی کہ تنور میں پکتی ہے اوپر کی سمت اوپر ماند پوست کو بستہ ہو جاتی ہے باب چھٹا
دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب درازی اور کوتاہی سبب
بچہ کی شناخت میں ہے اگر رحم دراز ہو دی اور فرزند غذا تمام و کمال پاوی اور میل غذا کا طرف گرمی
اور تری کے ہو تو بچہ دراز قد ہو گا اسلیے کہ حرارت اور رطوبت اوپر کو اوہارتی ہے جس سے درخت کہ زمین نرم میں اوگے
اور غذا تمام و کمال پاوی تو بخوبی دراز اور بلند ہوتا جائیگا اور جو درسیان سنگ کو اوگے اور غذا کامل بناوی اوپر کو
نہ بلند ہو سکیگا باب ساتواں دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے
سبب سوراخ اور درز و ن بدن کی شناخت میں ہے خالق کے حکم سے جبکہ
آئینہ ہوئی طبیعت ہر ایک عنصر کی تو واجب کیا کہ ہر ایک کو لیے ایک راستہ ہو دی کہ جو کچھ اس سے تحلیل ہوا اکثر
اس آہ ہر باہر نکلے اور ساتھ اصل اپنی کے بلجائے اور اسی طرح ہر ایک کو لیے ایک آہ چاہیے کہ کام اس کا اس آہ
ظاہر ہو اور جو کہ مقام آگ اور ہوا کا اوپر کو چاہیے تھا اور مقام مائے پانی اور زمین کا نیچے کو ہونا ضرورت تھا اسلیے خدا تعالیٰ
فر کائنات سر کی درزین اور مسام عامی بدن کے واسطے تحلیل بخار رخالی کے ظاہر کیے اور آہ مینائی کا واسطے طبیعت
ناری کے پیدا کیا اور آہ شتوانی اور دیوانی کا واسطے طبیعت ہوائی کے بنایا اور جسم کے سحر کی راہین واسطے کثافت
طبیعت آبی اور زمینی کے ظاہر کیں تاکہ ہر ایک کو لیے ایک راستہ ہو لائق اسکی طبیعت کی باب آٹھواں
دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب گر پنے و انتون
میں ہے سات برس کی عمر میں وجہ کرنے و انتون کی سات برس کی عمر میں یہ ہو کہ پہلے و انت و پیرا
ہوتے ہیں مایہ او کا اندکے ضعیف لائق اعضا طفل کو ہوتا ہے اور جب اعضا زیادہ قوی ہو جاتے ہیں تو و انت
بھی قوی ہونے چاہتین اور حالانکہ مایہ او کا ضعیف ہوتا ہے پس پہلے و انت جو اس مایہ ضعیف سے بہتر ہوتی
اس قدر نہیں کہ تو کہ تمام عمر خدمت جسم کی کر سکیں اور غلیظ اور خشک چیز و نگو چا سکیں اور توڑ سکیں اسوجہ سے حکم انری
پہلے و انت گر پنے میں اور اور قوی و انت اونکی جگہ جی ہین چنانچہ ذکر او کا شرح تمام شیرے جزو میں پانچویں گفتار سے
اسی کتاب کے بیان کیا گیا ہے باب نواں دوسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے

چہرہ کے بال نکلنے کے اسباب کی شناخت میں ہے پہلی کتاب میں ذفرہ کی بیان ہو چکا ہے کہ بال آدمی کے بدن میں بخار و خانی سے جلتے ہیں کہ ہمیشہ بخارات تحلیل ہوتے ہیں اور مسام کی راہ نکلتے ہیں پس اون انخرون سے جو کچھ لطیف زیادہ ہوتے ہیں وہ دیر تک نہیں رہتے جلد باہر نکلتا ہے مین اور جو کچھ کثیف زیادہ ہوتی ہیں مسام کے اندر رہ جاتے ہیں اون کے بال پیدا ہو کر جسم میں اور رہتی ہیں اور زمانہ کو وہ کی مین بال چہرہ کے اسوجہ سے نہیں جڑتے مین بخارات و خانی اوس سن مین کم ہوتے ہیں اسلیو کہ عمر کو وہ کی مین رطوبت غلبہ ہوتی ہے اور بشرہ یعنی پوست بیرونی چہرہ کا لطیف زیادہ ہوتا ہے کہ جب قدر انجڑہ اوس مین ہوتے ہیں ساتھ تحلیل کے خیر ہو جاتے ہیں اور کچھ باقی نہیں رہتی پس جب عمر کو وہ کی سے تجاوز کرتا ہے اور مایہ تری کا کم ہو جاتا ہے اور حرارت بڑھتی ہے تو مایہ و خانی زیادہ ہوتا ہے اور بشرہ بھی کثیف ہو جاتا ہے لہذا انجڑہ اوس کے ساتھ تحلیل کے خیر نہیں ہوتا مسام مین رہ جاتے ہیں اور بال بجاتے ہیں اور خفی آدمی اگر کو وہ کی کے زمانہ مین خفی کیا جاتے چونکہ مزاج اوس کا بدستور تر رہتا ہے اور حرارت اوس کی پر مرہ ہو جاتی ہے اسلیو بخار و خانی اوس کے بدن مین کم پیدا ہوتے ہیں خصوصاً بشرہ مین اور جو پیدا بھی ہوتے ہیں تو خیر ہو جاتے ہیں ٹھہر نہیں سکتے بسبب کثیف ہونے اور اس کے بشرہ کے اسوجہ سے بال اوس کے چہرہ پر بھی نہیں نکلتے اور عورتون کے چہرہ پر بھی اسی سبب سے نہیں نکلتے اور دلیل اوس پر یہ ہے کہ جسوقت اور جانورون کو خفی کرین تو گوشت اوکنا نازک اور نرم اور تر زیادہ ہوتا ہے بال و سوان و دوسرے جزو اور لونین گفتار اور دوسری کتاب سے فرونی اعضا کے اسباب کی شناخت مین ہے بزرگی اور خردی مین خواہ عددون مین اسباب اوسکو مین نوع مین ایک بہت ہونا مواد کا اسلیو کہ جب طبیعت زیادہ مایہ پاوری کی تو اوسکو صنائع نگریگی دوسرے یہ کہ قوت جاذبہ اوس مع ضعیف کی قوی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ قوت حرارت غریزی اوس موضع مین زیادہ اور مقامات سے ہوتی ہے پس بسبب فرونی حرارت کو قوت جاذبہ قوی جاتی ہے اسلیو کہ جذب ساتھ قوت حرارت کو ہوتا ہے تیسرے یہ کہ ضماوات گرم اور بالمش سے عضو کو مدد دیتے کہ بسبب اوسکو قوت جاذبہ اوس عضو کی قوی تر ہو اور اوکو اکثر جذب کرے ان اسباب سے تیسرا سبب بزرگی ہونی عضو کا ہے اور موجب فرونی کا از روی عدد نہیں ہے اور وہ دوسبب اور باعث فرونی عدد کو بھی مین اور نیز سبب بزرگی عضو کی بال گیا رہوان دوسرے جزو اور لونین گفتار اور دوسری کتاب سے نقصان اعضا کے اسباب کے بیان مین ہے اسباب اوس کے چار نوع مین ایک نقصان مادہ کا ہے دوسری ضعیفی قوت جاذبہ تیسرے وہ آفتین جو باہر جسم کے پہنچتی ہیں مانند ٹوٹن اور کٹی عضو کے جو تھے وہ آفتین جو اندر جسم کے ہوتی ہیں مانند اوسکو کہ کوئی عضو شرجائے یا خورہ ہو جائے باب بارہوان دوسرے جزو اور لونین گفتار اور دوسری

بال کو
فاسی مین مواد و مین بشرہ
کسی سبب سے اوسکو اس وقت تک نہیں نکلتے
کسی سبب سے بال کو اس وقت تک نہیں نکلتے
اسی سبب سے بال کو اس وقت تک نہیں نکلتے
وہ مین کثیف و خفی مین اسلیو کہ عمر کو وہ کی مین رطوبت غلبہ ہوتی ہے اور بشرہ یعنی پوست بیرونی چہرہ کا لطیف زیادہ ہوتا ہے کہ جب قدر انجڑہ اوس مین ہوتے ہیں ساتھ تحلیل کے خیر ہو جاتے ہیں اور کچھ باقی نہیں رہتی پس جب عمر کو وہ کی سے تجاوز کرتا ہے اور مایہ تری کا کم ہو جاتا ہے اور حرارت بڑھتی ہے تو مایہ و خانی زیادہ ہوتا ہے اور بشرہ بھی کثیف ہو جاتا ہے لہذا انجڑہ اوس کے ساتھ تحلیل کے خیر نہیں ہوتا مسام مین رہ جاتے ہیں اور بال بجاتے ہیں اور خفی آدمی اگر کو وہ کی کے زمانہ مین خفی کیا جاتے چونکہ مزاج اوس کا بدستور تر رہتا ہے اور حرارت اوس کی پر مرہ ہو جاتی ہے اسلیو بخار و خانی اوس کے بدن مین کم پیدا ہوتے ہیں خصوصاً بشرہ مین اور جو پیدا بھی ہوتے ہیں تو خیر ہو جاتے ہیں ٹھہر نہیں سکتے بسبب کثیف ہونے اور اس کے بشرہ کے اسوجہ سے بال اوس کے چہرہ پر بھی نہیں نکلتے اور عورتون کے چہرہ پر بھی اسی سبب سے نہیں نکلتے اور دلیل اوس پر یہ ہے کہ جسوقت اور جانورون کو خفی کرین تو گوشت اوکنا نازک اور نرم اور تر زیادہ ہوتا ہے بال و سوان و دوسرے جزو اور لونین گفتار اور دوسری کتاب سے فرونی اعضا کے اسباب کی شناخت مین ہے بزرگی اور خردی مین خواہ عددون مین اسباب اوسکو مین نوع مین ایک بہت ہونا مواد کا اسلیو کہ جب طبیعت زیادہ مایہ پاوری کی تو اوسکو صنائع نگریگی دوسرے یہ کہ قوت جاذبہ اوس مع ضعیف کی قوی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ قوت حرارت غریزی اوس موضع مین زیادہ اور مقامات سے ہوتی ہے پس بسبب فرونی حرارت کو قوت جاذبہ قوی جاتی ہے اسلیو کہ جذب ساتھ قوت حرارت کو ہوتا ہے تیسرے یہ کہ ضماوات گرم اور بالمش سے عضو کو مدد دیتے کہ بسبب اوسکو قوت جاذبہ اوس عضو کی قوی تر ہو اور اوکو اکثر جذب کرے ان اسباب سے تیسرا سبب بزرگی ہونی عضو کا ہے اور موجب فرونی کا از روی عدد نہیں ہے اور وہ دوسبب اور باعث فرونی عدد کو بھی مین اور نیز سبب بزرگی عضو کی بال گیا رہوان دوسرے جزو اور لونین گفتار اور دوسری کتاب سے نقصان اعضا کے اسباب کے بیان مین ہے اسباب اوس کے چار نوع مین ایک نقصان مادہ کا ہے دوسری ضعیفی قوت جاذبہ تیسرے وہ آفتین جو باہر جسم کے پہنچتی ہیں مانند ٹوٹن اور کٹی عضو کے جو تھے وہ آفتین جو اندر جسم کے ہوتی ہیں مانند اوسکو کہ کوئی عضو شرجائے یا خورہ ہو جائے باب بارہوان دوسرے جزو اور لونین گفتار اور دوسری

بال کو
فاسی مین مواد و مین بشرہ
کسی سبب سے اوسکو اس وقت تک نہیں نکلتے
کسی سبب سے بال کو اس وقت تک نہیں نکلتے
اسی سبب سے بال کو اس وقت تک نہیں نکلتے
وہ مین کثیف و خفی مین اسلیو کہ عمر کو وہ کی مین رطوبت غلبہ ہوتی ہے اور بشرہ یعنی پوست بیرونی چہرہ کا لطیف زیادہ ہوتا ہے کہ جب قدر انجڑہ اوس مین ہوتے ہیں ساتھ تحلیل کے خیر ہو جاتے ہیں اور کچھ باقی نہیں رہتی پس جب عمر کو وہ کی سے تجاوز کرتا ہے اور مایہ تری کا کم ہو جاتا ہے اور حرارت بڑھتی ہے تو مایہ و خانی زیادہ ہوتا ہے اور بشرہ بھی کثیف ہو جاتا ہے لہذا انجڑہ اوس کے ساتھ تحلیل کے خیر نہیں ہوتا مسام مین رہ جاتے ہیں اور بال بجاتے ہیں اور خفی آدمی اگر کو وہ کی کے زمانہ مین خفی کیا جاتے چونکہ مزاج اوس کا بدستور تر رہتا ہے اور حرارت اوس کی پر مرہ ہو جاتی ہے اسلیو بخار و خانی اوس کے بدن مین کم پیدا ہوتے ہیں خصوصاً بشرہ مین اور جو پیدا بھی ہوتے ہیں تو خیر ہو جاتے ہیں ٹھہر نہیں سکتے بسبب کثیف ہونے اور اس کے بشرہ کے اسوجہ سے بال اوس کے چہرہ پر بھی نہیں نکلتے اور عورتون کے چہرہ پر بھی اسی سبب سے نہیں نکلتے اور دلیل اوس پر یہ ہے کہ جسوقت اور جانورون کو خفی کرین تو گوشت اوکنا نازک اور نرم اور تر زیادہ ہوتا ہے بال و سوان و دوسرے جزو اور لونین گفتار اور دوسری کتاب سے فرونی اعضا کے اسباب کی شناخت مین ہے بزرگی اور خردی مین خواہ عددون مین اسباب اوسکو مین نوع مین ایک بہت ہونا مواد کا اسلیو کہ جب طبیعت زیادہ مایہ پاوری کی تو اوسکو صنائع نگریگی دوسرے یہ کہ قوت جاذبہ اوس مع ضعیف کی قوی زیادہ ہوتی ہے کیونکہ قوت حرارت غریزی اوس موضع مین زیادہ اور مقامات سے ہوتی ہے پس بسبب فرونی حرارت کو قوت جاذبہ قوی جاتی ہے اسلیو کہ جذب ساتھ قوت حرارت کو ہوتا ہے تیسرے یہ کہ ضماوات گرم اور بالمش سے عضو کو مدد دیتے کہ بسبب اوسکو قوت جاذبہ اوس عضو کی قوی تر ہو اور اوکو اکثر جذب کرے ان اسباب سے تیسرا سبب بزرگی ہونی عضو کا ہے اور موجب فرونی کا از روی عدد نہیں ہے اور وہ دوسبب اور باعث فرونی عدد کو بھی مین اور نیز سبب بزرگی عضو کی بال گیا رہوان دوسرے جزو اور لونین گفتار اور دوسری کتاب سے نقصان اعضا کے اسباب کے بیان مین ہے اسباب اوس کے چار نوع مین ایک نقصان مادہ کا ہے دوسری ضعیفی قوت جاذبہ تیسرے وہ آفتین جو باہر جسم کے پہنچتی ہیں مانند ٹوٹن اور کٹی عضو کے جو تھے وہ آفتین جو اندر جسم کے ہوتی ہیں مانند اوسکو کہ کوئی عضو شرجائے یا خورہ ہو جائے باب بارہوان دوسرے جزو اور لونین گفتار اور دوسری

کتاب سربال اور ناخن نکلنے کے سبب کی شناخت میں ہے معلوم کریں کہ طبیعت
ہمیشہ اور ہمہ وقت مایہ فرونی کو خراج کرتی ہوتا کہ گوہر اعضا کے پاک رہیں پس جو فرونی کہ خشک زیادہ ہو پست سربال
نکلتی ہے وہ مادہ بالو نکالے اور جو فرونی کہ اوٹلیوں کے کناروں پر آتی ہے وہ مادہ ناخن کا ہے اور منافع جن
پیلے مذکور ہو چکا ہے بائیں تیرہ ہوان دو کسر جزوا اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے
شناخت میں ہے سبب پیدا ہونے دو بچہ یا تین بچہ کا ایک شکم میں معلوم کریں
کہ مٹی دو تین فہ کو ذکر جو نکلتی ہے جس وقت پہلی دفعہ رحم میں پرے ایک بچہ ہوتا ہے اور اگر دفعہ دوم رحم میں
قرار پاتے دو بچہ ہونگے اور اگر دفعہ سوم بھی رحم میں گرے تین بچہ پیدا ہوں گے اور ایک گروہ ذی سبب اول کا
اسطرح بیان کیا ہے کہ رحم کے اندر کے گوشہ میں جدا جدا پس جس وقت مٹی اون گوشہ میں قرار پاتی ہے جدا جدا ایک ایک
بچہ پیدا ہوتا ہے بائیں چودہ ہوان دو کسر جزوا اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب ہر چیز کے
مرہ دریافت کرے میں ہے پست دہن کو جو خیر گیسے اور او میں اثر کرے اگر وہ ایسی خیر ہو کہ
گسنا پست دہن کا آسانی پادے تو تصور کریں کہ یہ خیر ترین ہے اور اگر پست دہن اوس سے فراہم ہو کہ
سمجھیں کہ یہ خیر نگہنی ہے اور جو اندر پست دہن کے گزرا دے اس کے اثر کا پونچھے یقین کریں کہ خیر ترش ہے اور اگر
پست دہن کو جلا دیو معلوم کریں کہ یہ خیر تر یعنی حریف ہے اور جو پست دہن کو پہاڑے دریافت کریں کہ وہ خیر
تلخ ہے اور جو شے پست دہن کو درشت کرے دریافت کریں کہ یہ خیر شور ہے اور جو خیر ان باتوں میں سے کچھ بھی
اثر نہ بخشنے معلوم کریں کہ یہ خیر قفہ ہے یعنی میزہ بائیں پندرہ ہوان دو کسر جزوا اور نوین گفتار
اور دوسری کتاب سے بیان میں ہو گے دریافت کرنے کے سببوں میں سے
سبب دریافت کرنے کا یہ ہے کہ اجزای لطیف خیزوں بویزاں کہ ہوا میں لمباتے ہیں اور گرمی اوس ہوا کو سانس کر
ذریعہ کو کھینچتا ہے اور گرم خیزوں کی جلد دماغ تک پہنچتی ہے اسلئے کہ گرمی اور چڑھنی کی خاصیت رکھتی ہے اور
ہوا کے ساتھ اکثر ملی ہوتی ہے بائیں سولہ ہوان دو کسر جزوا اور نوین گفتار اور دوسری
کتاب سے سبب بازیدگی اعضا کی شناخت میں ہے جو عضو کہ بہت دیر تک ایک طاق
رہی رہنجد ہو گا اور تھک جائیگا اور اوس کام اور اوس حال سے میر ہو جائیگا ناچار بازیدگی کر گیا اوس بازیدگی
مطلی کہتے ہیں اور مطلق راحت دہونڈ ہنا چھو نکالے جس وقت کہ آدمی خواب آلود ہو ویٹھے دہن اور سینہ کے
بازیدگی کرتے ہیں اسلئے کہ دماغ حواسون کے کام سے ماندہ ہوتا ہے اور آسائش طلب کرتا ہے بائیں
سترہ ہوان دو کسر جزوا اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے خواب کو
سبب کی شناخت میں ہے جس وقت بخارات معتدل رطوبات کو دماغ پر چڑھتے ہیں دماغ

کتاب سربال اور ناخن نکلنے کے سبب کی شناخت میں ہے معلوم کریں کہ طبیعت ہمیشہ اور ہمہ وقت مایہ فرونی کو خراج کرتی ہوتا کہ گوہر اعضا کے پاک رہیں پس جو فرونی کہ خشک زیادہ ہو پست سربال نکلتی ہے وہ مادہ بالو نکالے اور جو فرونی کہ اوٹلیوں کے کناروں پر آتی ہے وہ مادہ ناخن کا ہے اور منافع جن پیلے مذکور ہو چکا ہے بائیں تیرہ ہوان دو کسر جزوا اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے شناخت میں ہے سبب پیدا ہونے دو بچہ یا تین بچہ کا ایک شکم میں معلوم کریں کہ مٹی دو تین فہ کو ذکر جو نکلتی ہے جس وقت پہلی دفعہ رحم میں پرے ایک بچہ ہوتا ہے اور اگر دفعہ دوم رحم میں قرار پاتے دو بچہ ہونگے اور اگر دفعہ سوم بھی رحم میں گرے تین بچہ پیدا ہوں گے اور ایک گروہ ذی سبب اول کا اسطرح بیان کیا ہے کہ رحم کے اندر کے گوشہ میں جدا جدا پس جس وقت مٹی اون گوشہ میں قرار پاتی ہے جدا جدا ایک ایک بچہ پیدا ہوتا ہے بائیں چودہ ہوان دو کسر جزوا اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب ہر چیز کے مرہ دریافت کرے میں ہے پست دہن کو جو خیر گیسے اور او میں اثر کرے اگر وہ ایسی خیر ہو کہ گسنا پست دہن کا آسانی پادے تو تصور کریں کہ یہ خیر ترین ہے اور اگر پست دہن اوس سے فراہم ہو کہ سمجھیں کہ یہ خیر نگہنی ہے اور جو اندر پست دہن کے گزرا دے اس کے اثر کا پونچھے یقین کریں کہ خیر ترش ہے اور اگر پست دہن کو جلا دیو معلوم کریں کہ یہ خیر تر یعنی حریف ہے اور جو پست دہن کو پہاڑے دریافت کریں کہ وہ خیر تلخ ہے اور جو شے پست دہن کو درشت کرے دریافت کریں کہ یہ خیر شور ہے اور جو خیر ان باتوں میں سے کچھ بھی اثر نہ بخشنے معلوم کریں کہ یہ خیر قفہ ہے یعنی میزہ بائیں پندرہ ہوان دو کسر جزوا اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے بیان میں ہو گے دریافت کرنے کے سببوں میں سے سبب دریافت کرنے کا یہ ہے کہ اجزای لطیف خیزوں بویزاں کہ ہوا میں لمباتے ہیں اور گرمی اوس ہوا کو سانس کر ذریعہ کو کھینچتا ہے اور گرم خیزوں کی جلد دماغ تک پہنچتی ہے اسلئے کہ گرمی اور چڑھنی کی خاصیت رکھتی ہے اور ہوا کے ساتھ اکثر ملی ہوتی ہے بائیں سولہ ہوان دو کسر جزوا اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب بازیدگی اعضا کی شناخت میں ہے جو عضو کہ بہت دیر تک ایک طاق رہی رہنجد ہو گا اور تھک جائیگا اور اوس کام اور اوس حال سے میر ہو جائیگا ناچار بازیدگی کر گیا اوس بازیدگی مطلی کہتے ہیں اور مطلق راحت دہونڈ ہنا چھو نکالے جس وقت کہ آدمی خواب آلود ہو ویٹھے دہن اور سینہ کے بازیدگی کرتے ہیں اسلئے کہ دماغ حواسون کے کام سے ماندہ ہوتا ہے اور آسائش طلب کرتا ہے بائیں سترہ ہوان دو کسر جزوا اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے خواب کو سبب کی شناخت میں ہے جس وقت بخارات معتدل رطوبات کو دماغ پر چڑھتے ہیں دماغ

اوس

کتاب سربال اور ناخن نکلنے کے سبب کی شناخت میں ہے معلوم کریں کہ طبیعت ہمیشہ اور ہمہ وقت مایہ فرونی کو خراج کرتی ہوتا کہ گوہر اعضا کے پاک رہیں پس جو فرونی کہ خشک زیادہ ہو پست سربال نکلتی ہے وہ مادہ بالو نکالے اور جو فرونی کہ اوٹلیوں کے کناروں پر آتی ہے وہ مادہ ناخن کا ہے اور منافع جن پیلے مذکور ہو چکا ہے بائیں تیرہ ہوان دو کسر جزوا اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے شناخت میں ہے سبب پیدا ہونے دو بچہ یا تین بچہ کا ایک شکم میں معلوم کریں کہ مٹی دو تین فہ کو ذکر جو نکلتی ہے جس وقت پہلی دفعہ رحم میں پرے ایک بچہ ہوتا ہے اور اگر دفعہ دوم رحم میں قرار پاتے دو بچہ ہونگے اور اگر دفعہ سوم بھی رحم میں گرے تین بچہ پیدا ہوں گے اور ایک گروہ ذی سبب اول کا اسطرح بیان کیا ہے کہ رحم کے اندر کے گوشہ میں جدا جدا پس جس وقت مٹی اون گوشہ میں قرار پاتی ہے جدا جدا ایک ایک بچہ پیدا ہوتا ہے بائیں چودہ ہوان دو کسر جزوا اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب ہر چیز کے مرہ دریافت کرے میں ہے پست دہن کو جو خیر گیسے اور او میں اثر کرے اگر وہ ایسی خیر ہو کہ گسنا پست دہن کا آسانی پادے تو تصور کریں کہ یہ خیر ترین ہے اور اگر پست دہن اوس سے فراہم ہو کہ سمجھیں کہ یہ خیر نگہنی ہے اور جو اندر پست دہن کے گزرا دے اس کے اثر کا پونچھے یقین کریں کہ خیر ترش ہے اور اگر پست دہن کو جلا دیو معلوم کریں کہ یہ خیر تر یعنی حریف ہے اور جو پست دہن کو پہاڑے دریافت کریں کہ وہ خیر تلخ ہے اور جو شے پست دہن کو درشت کرے دریافت کریں کہ یہ خیر شور ہے اور جو خیر ان باتوں میں سے کچھ بھی اثر نہ بخشنے معلوم کریں کہ یہ خیر قفہ ہے یعنی میزہ بائیں پندرہ ہوان دو کسر جزوا اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے بیان میں ہو گے دریافت کرنے کے سببوں میں سے سبب دریافت کرنے کا یہ ہے کہ اجزای لطیف خیزوں بویزاں کہ ہوا میں لمباتے ہیں اور گرمی اوس ہوا کو سانس کر ذریعہ کو کھینچتا ہے اور گرم خیزوں کی جلد دماغ تک پہنچتی ہے اسلئے کہ گرمی اور چڑھنی کی خاصیت رکھتی ہے اور ہوا کے ساتھ اکثر ملی ہوتی ہے بائیں سولہ ہوان دو کسر جزوا اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب بازیدگی اعضا کی شناخت میں ہے جو عضو کہ بہت دیر تک ایک طاق رہی رہنجد ہو گا اور تھک جائیگا اور اوس کام اور اوس حال سے میر ہو جائیگا ناچار بازیدگی کر گیا اوس بازیدگی مطلی کہتے ہیں اور مطلق راحت دہونڈ ہنا چھو نکالے جس وقت کہ آدمی خواب آلود ہو ویٹھے دہن اور سینہ کے بازیدگی کرتے ہیں اسلئے کہ دماغ حواسون کے کام سے ماندہ ہوتا ہے اور آسائش طلب کرتا ہے بائیں سترہ ہوان دو کسر جزوا اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے خواب کو سبب کی شناخت میں ہے جس وقت بخارات معتدل رطوبات کو دماغ پر چڑھتے ہیں دماغ

اوس تری سے نرم ہوتا ہے اور جس طرح کوئی شخص جب آسائش و ہوند سنتا ہے تو ہاتھ پاؤں کو پھیلاتا ہے
 اسی طرح دماغ بھی بسبب زیادتی تری اور نرمی کے اپنی کو دراز کینچتا ہے اور جو کہ مقام شروع پھون کا دماغ ہے
 اسلیے پھو بھی گستریدہ ہوتے ہیں اور بوجہ اوسکے تمامی اعضا سُست ہو جاتے ہیں اسی وجہ سے کہ جب
 آدمی کھانا کھاتا ہے تو غینہ اوپر غالب ہوتی ہے اور جب ہونک سے بیتاب ہوتا ہے تو غینہ نہیں آتی ہے
 کیونکہ اگر سہ آدمی کے معدہ میں کچھ نہیں ہوتا جس سے انجڑہ دماغ پر چڑھیں اور جسوقت آدمی کسی وجہ سے
 تنک جاتے اور رنج کینچے تو حرارت اوسکے جسم میں بھڑکے گی اور رطوبتوں کو بخارات کی طرف متجیل کر دیگی اور
 وہ بخارات دماغ پر چڑھیں گے اور خواب غالب ہوگی اسوجہ سے کہ خواب حاجتمندی طبیعت کی ہے یا سائش
 کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ آدمی رنجور اور تنکا ہوا سونے سے آسائش بخوبی پاتا ہے اور چاق ہو جاتا ہے اور سونے کا
 وقت رات ہے اسلیے کہ رات خشک زیادہ دن سے ہے پس جسوقت ہوا خشک ہوتی ہے تو حرارت کو اندر
 ہر ایک چیز کے لیجاتی ہے اور وہ حرارت رطوبتوں کو انجڑہ بناتی ہے اور بخارات اوسکے دماغ پر چڑھتے ہیں
 باب اٹھارہواں دو سے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے اسباب
 خندہ اور گریہ یعنی ہمیشی اور رونے کے اسباب کی شناخت میں ہے
 لسی کام کے ظہور میں کہ عادت اور حقیقت سے باہر ہو جیکہ اوسمیں ایک حال ایسا واقع ہو کہ خواہش نفسانی
 اوس سے برہ ہو اور طبیعت کو خوش معلوم ہو تو خون اور روح کہ مرکب سب تو تو لگی ہیں طرف ظاہر ہو
 میلان کریں گے اور خواہان اوس حال کے ادراک کا ہونگی اوسوقت پھو سینہ اور دل کے منبسط ہونے
 اور کشادگی سے اون اعضا کی حرکتیں ہنسی کی دہن اور چہرہ پر ظاہر ہونگی اور جسوقت آدمی پر کوئی صدمہ رنج
 اور غم کا پہونچے تو سردی اور خشکی دماغ کو دبا دیگی اور پھو جو دماغ سے آنکھ اور چہرہ پر آئے میں کینچینگے اور
 شکل رونے کی ظاہر ہوگی اور بسبب فشار کے رطوبتیں دماغ کی آنکھ اور ناک کی راہ سے باہر نکلیں گی پس
 جس کسی کا دماغ تر ہو وہ زیادہ گریہ کرے گی مانند عورتوں اور بچوں اور صاحبان فاج کے پاؤں اور غیسوان
 دو سے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے شادی اور غم کے اسباب
 کی شناخت میں ہے جسوقت کوئی حالت ظاہر ہو کہ آدمی کی طبیعت کو بہتر اور خوش معلوم ہو تو
 خون اور روح حرکت کر لگی اور طرف ظاہر بدن کے میل کر لگی اسلیے کہ طبیعت خواہان ہوگی کہ اوس حالت سے
 نزدیک ہو و اور اوسکا ادراک بخوبی کرے اسی وجہ سے خوشی کی حالت میں رخسارہ سرخ ہو جاتی ہیں اور خوشی حد
 زیادہ ہوتی ہے تو آدمی یکایک مرجاتا ہے اسلیے کہ دل کشادہ ہوتا ہے اور روح اور حرارت غریزی باہر نکلتی ہے اور
 دل سرد ہو جاتا ہے اور جسوقت کوئی ایسی حالت ظاہر ہو کہ آدمی کی طبیعت کو خوش نہ معلوم ہو و اور جسوقت

اور اگر کسی کو دماغ پر چڑھتے ہیں اور رنجور اور تنکا ہوا سونے سے آسائش بخوبی پاتا ہے اور چاق ہو جاتا ہے اور سونے کا وقت رات ہے اسلیے کہ رات خشک زیادہ دن سے ہے پس جسوقت ہوا خشک ہوتی ہے تو حرارت کو اندر ہر ایک چیز کے لیجاتی ہے اور وہ حرارت رطوبتوں کو انجڑہ بناتی ہے اور بخارات اوسکے دماغ پر چڑھتے ہیں باب اٹھارہواں دو سے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے اسباب خندہ اور گریہ یعنی ہمیشی اور رونے کے اسباب کی شناخت میں ہے لسی کام کے ظہور میں کہ عادت اور حقیقت سے باہر ہو جیکہ اوسمیں ایک حال ایسا واقع ہو کہ خواہش نفسانی اوس سے برہ ہو اور طبیعت کو خوش معلوم ہو تو خون اور روح کہ مرکب سب تو تو لگی ہیں طرف ظاہر ہو میلان کریں گے اور خواہان اوس حال کے ادراک کا ہونگی اوسوقت پھو سینہ اور دل کے منبسط ہونے اور کشادگی سے اون اعضا کی حرکتیں ہنسی کی دہن اور چہرہ پر ظاہر ہونگی اور جسوقت آدمی پر کوئی صدمہ رنج اور غم کا پہونچے تو سردی اور خشکی دماغ کو دبا دیگی اور پھو جو دماغ سے آنکھ اور چہرہ پر آئے میں کینچینگے اور شکل رونے کی ظاہر ہوگی اور بسبب فشار کے رطوبتیں دماغ کی آنکھ اور ناک کی راہ سے باہر نکلیں گی پس جس کسی کا دماغ تر ہو وہ زیادہ گریہ کرے گی مانند عورتوں اور بچوں اور صاحبان فاج کے پاؤں اور غیسوان دو سے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے شادی اور غم کے اسباب کی شناخت میں ہے جسوقت کوئی حالت ظاہر ہو کہ آدمی کی طبیعت کو بہتر اور خوش معلوم ہو تو خون اور روح حرکت کر لگی اور طرف ظاہر بدن کے میل کر لگی اسلیے کہ طبیعت خواہان ہوگی کہ اوس حالت سے نزدیک ہو و اور اوسکا ادراک بخوبی کرے اسی وجہ سے خوشی کی حالت میں رخسارہ سرخ ہو جاتی ہیں اور خوشی حد زیادہ ہوتی ہے تو آدمی یکایک مرجاتا ہے اسلیے کہ دل کشادہ ہوتا ہے اور روح اور حرارت غریزی باہر نکلتی ہے اور دل سرد ہو جاتا ہے اور جسوقت کوئی ایسی حالت ظاہر ہو کہ آدمی کی طبیعت کو خوش نہ معلوم ہو و اور جسوقت

اور اگر کسی کو دماغ پر چڑھتے ہیں اور رنجور اور تنکا ہوا سونے سے آسائش بخوبی پاتا ہے اور چاق ہو جاتا ہے اور سونے کا وقت رات ہے اسلیے کہ رات خشک زیادہ دن سے ہے پس جسوقت ہوا خشک ہوتی ہے تو حرارت کو اندر ہر ایک چیز کے لیجاتی ہے اور وہ حرارت رطوبتوں کو انجڑہ بناتی ہے اور بخارات اوسکے دماغ پر چڑھتے ہیں باب اٹھارہواں دو سے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے اسباب خندہ اور گریہ یعنی ہمیشی اور رونے کے اسباب کی شناخت میں ہے لسی کام کے ظہور میں کہ عادت اور حقیقت سے باہر ہو جیکہ اوسمیں ایک حال ایسا واقع ہو کہ خواہش نفسانی اوس سے برہ ہو اور طبیعت کو خوش معلوم ہو تو خون اور روح کہ مرکب سب تو تو لگی ہیں طرف ظاہر ہو میلان کریں گے اور خواہان اوس حال کے ادراک کا ہونگی اوسوقت پھو سینہ اور دل کے منبسط ہونے اور کشادگی سے اون اعضا کی حرکتیں ہنسی کی دہن اور چہرہ پر ظاہر ہونگی اور جسوقت آدمی پر کوئی صدمہ رنج اور غم کا پہونچے تو سردی اور خشکی دماغ کو دبا دیگی اور پھو جو دماغ سے آنکھ اور چہرہ پر آئے میں کینچینگے اور شکل رونے کی ظاہر ہوگی اور بسبب فشار کے رطوبتیں دماغ کی آنکھ اور ناک کی راہ سے باہر نکلیں گی پس جس کسی کا دماغ تر ہو وہ زیادہ گریہ کرے گی مانند عورتوں اور بچوں اور صاحبان فاج کے پاؤں اور غیسوان دو سے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے شادی اور غم کے اسباب کی شناخت میں ہے جسوقت کوئی حالت ظاہر ہو کہ آدمی کی طبیعت کو بہتر اور خوش معلوم ہو تو خون اور روح حرکت کر لگی اور طرف ظاہر بدن کے میل کر لگی اسلیے کہ طبیعت خواہان ہوگی کہ اوس حالت سے نزدیک ہو و اور اوسکا ادراک بخوبی کرے اسی وجہ سے خوشی کی حالت میں رخسارہ سرخ ہو جاتی ہیں اور خوشی حد زیادہ ہوتی ہے تو آدمی یکایک مرجاتا ہے اسلیے کہ دل کشادہ ہوتا ہے اور روح اور حرارت غریزی باہر نکلتی ہے اور دل سرد ہو جاتا ہے اور جسوقت کوئی ایسی حالت ظاہر ہو کہ آدمی کی طبیعت کو خوش نہ معلوم ہو و اور جسوقت

خون اور روح ظاہر بدن سے باطن کی طرف لوٹ جاوے گی اور طبیعت چاہے گی کہ اوس حالت سے دور ہووے اور اسوجہ سے
رخسارہ غلگین کے زرد ہوتے ہیں اور ظاہر بدن اوسکا سرد ہو جاتا ہے اور اگر غم اور رنج حد سے زیادہ ہو تو آدمی یکایک
مر جاوے گا اسلیے کہ حرارت تمامہ دل کی طرف لوٹ جائیگی اور دل منقبض ہوگا اور حرارت اوسکے اندر بند ہوگی اور
مرگ مفاجات یعنی موت ناگہانی بسبب اندوہ اور بیم کے کمتر ہوتی ہے اور بسبب خوشی اور شادی کے بہت ہوتی ہے
اسوجہ سے کہ حرارت روح کی بسبب شادی کے ظاہر جسم کی طرف میلان کرتی ہے اور بسبب بیم اور اندوہ کی باطن کی طرف
رجوع کرتی ہے پس وہ حرکت ایکبارگی ہوتی ہے اور یہ آہستہ آہستہ باطن میں سیوان دو کسر جزو
اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے شناخت میں سبب غصہ اور شرمندگی
کے ہے جسوقت کوئی حال نیا ظاہر ہو کہ آدمی اوس سے تنگ اور عاری ہو جائے اوسوقت حرارت
بہرے گی اسلیے کہ نفس کہ گوہر انسانی ہے خواہاں ہوگا کہ اوس حالت کو دور کرے پس اسوجہ سے غصہ کی حالت میں
رگین گردن کی پر ہوتی ہیں اور مونہ سرخ ہو جاتا ہے اور آنکھیں چڑھ جاتی ہیں اور روجہ اوسکے آدمی باقوت اور
بیباک زیادہ ہوتا ہے اور شکل خشنما کی کی ظاہر ہوتی ہے اور اگر بچہ و عینین رطوبت ہو تو حرارت اوس رطوبت کو
حرکت دے گی اور اوس حالت میں اعضا پر لرزہ غالب ہوگا اور جسوقت کوئی حال ایسا ظاہر ہو کہ آدمی اوس سے
شرمندہ ہووے تو نفس چاہے گا کہ اوس آثار شرم کو چھپا دے اسوجہ سے روح حرکت کرے گی اور ظاہر جلد پر میلان کرے گی تاکہ
اوس حالت کو باز کرے اور شکل خجالت کی دور ہو جائے پس اسوجہ سے رخسار خجل کے سرخ ہوتے ہیں باطن کی سیوان
دو کسر جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے اسباب دلیری اور بزدلی
اور جو انفرادی اور جمعی کی شناخت میں ہے اگر دل بزرگ ہو اور خون گاڑا ہو تو وہ آدمی
دلیر ہوگا اور کہینہ در اور اگر خون کسی کا پتلا ہو اور دل چھوٹا ہو وہ آدمی بزدل ہوگا اور اگر فضا قلبی سبک ہو وہ آدمی
جوانمرد ہوگا اور اگر تنگ ہو بخیل ہوگا اور جو مزاج دل سرد ہو آدمی بزدل ہوگا اور جو گرم ہو دلیر ہوگا اور جو دل اون
صفتوں میں جو مذکور ہو چکے ہیں معتدل ہو وہ آدمی ان حالات میں معتدل ہوگا جزو تیسرا نوین گفتار اور
دوسری کتاب سے سبب مرگ کی بیان میں ہے اور اس جزو کے تین باب ہیں باب
پہلا تیسرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب زندگی اور موت کی
شناخت میں ہے معلوم کریں کہ سبب زندگی کا حرارت غریزی ہے کہ دل کے اندر ہے اور دوسری
تمام جسم میں پہنچتی ہے جسکو کسی مکائن آگ روشن ہوتی ہے اور اجزاء لطیف اوسکو ہوا میں ملکر پراگندہ ہوتے ہیں
اور روجہ اوسکے تمام مکان گرم ہو جاتا ہے اور اصل پیدائش اس حرارت کا قوت حیوانی ہے اور شیخ اس قوت کی
تیسری باب میں پانچویں گفتار اور پہلی کتاب سے بیان کی گئی ہے اور مضمون زندگی کے یہ ہیں کہ حیوان کو اور اک محسوس

[illegible]

سید الشهدا علی بن ابی طالب
سید المرسلین محمد بن عبد الله
امیر المؤمنین علی بن ابی طالب
جعفر بن محمد الطاهر
موسیٰ بن جعفر
علی بن موسیٰ الرضا
محمد تقی بن محمد
کاظم بن محمد
رضا بن محمد
حسن بن محمد
حسین بن محمد

آدمی کے بدن کی ہمیشہ پائدار نہیں ہوا اور ایک سبب اور ہے اور وہ یہ ہے کہ جسم آدمی کا ہمیشہ درمیان ہوا سرد یا ہوا گرم کے رہتا ہے اور پانی اور آگ اور خاک سے سروکار رکھتا ہے اور طرح طرح کی غذائیں کھاتا ہے اور حرکت سکون کرتا ہے اور یہ غذائیں اور حرکتیں کبھی باندازہ ہوتی ہیں اور گاہے کم یا زیادہ اور شادی اور غم اور اندیشہ بھی پہنچتا ہے یہ سب اسباب بیرونی جسم کے ہیں کہ بدن کا احوال متغیر کر دیتے ہیں اور ساتھ اول اسباب کو جو اندر بدن میں ہیں اور تباہ کرنے والے ہیں لطائف ہیں یعنی ساتھ عناصر کے یار ہو جاتے ہیں اس طریق سے مادہ زندگانی کا اسکی بصورت ٹوٹ جاتا ہے اور آخر باب دوم میں دوسری گفتار اور پہلی کتاب سے بیان کیا گیا ہے کہ آدمی سالہا جو جوانی میں معتدل زیادہ تمامی سالہا عمر سے ہوتا ہے لیکن بقیاس ساتھ کودکی کے گرم و خشک ہوتا ہے اور بقیاس ساتھ پیری کے گرم اور تر ہوتا ہے اسوجہ سے کہ کودکی کے زمانہ میں تری مادہ زیادگی غالب ہوتی ہے اور بوڑھاپے کی عمر میں نہایت تھوڑی ہوتی ہے اور تری غریب بہت ہوتی ہے اسلیے کہ پینتیس برس کی عمر سے گرمی کمتر ہوتی ہے اور زمانہ کملی تک گرمی اور تری دونوں کم ہو جاتی ہیں اور بعد ساتھ برس کی عمر کے پیری یعنی بوڑھاپا ہوتا ہے اور گرمی اور تری مادہ زیادگی اسی طرح کم ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کچھ باقی نہیں رہتی اور یہ گھٹنا اور تری کا بصورت ہوتا ہے اسوجہ سے کہ مایہ گرمی کا تری ہے جیسو مایہ روشنی چراغ کا روشن ہے کہ بصورت تیل چراغ میں کم رہ جاتا ہے تو روشنی بھی کمتر ہو جاتی ہے پس اسی طرح تری مادہ زیادگی کچھ ہوا خشک کرتی ہے اور کچھ گرمی مادہ زیادگی خراج کرتی ہے جیسے روشنی چراغ کی روشن کو خراج کرتی ہے پس یہ حرکتیں ہمیشہ رہتی ہیں اور غذا سے بدل اوسکا جو کچھ تحلیل سے خراج ہوتا جاتا ہے حاصل نہیں ہوتا اور سردی اور تری غریب جمع ہوتی ہے کہ ایکبارگی اوس حرارت قلیل گویا باقی رہی ہے فنا کر دیتی ہے کیونکہ تری بہت ہے اور حرارت کمتر اور نیز اسوجہ سے کہ یہ سردی اور تری ضد اوس حرارت کی ہے پس اس سبب ضروری یہ بات ہے کہ جسم انسان ہمیشہ پائدار نہ رہے اور زندگی جاتی رہے بطیب ایسی موت کو مرگ طبعی کہتے ہیں باب تیسرا تفسیرے جزو اور نوین گفتار اور دوسری کتاب سے سبب مرگ مفاجات کی شناخت میں ہے مرگ مفاجات موت ناگہانی کو کہتے ہیں سبب اوسکا بہر آنا روح کا ایکبارگی ہے دل سے جیسے بہت خوشی میں ہوتا ہے اور تفصیل اسکی کہ اسباب شادی مفراطین مذکور ہو چکی ہے اور یا سبب مرگ مفاجات کا فسر وہ ہونا خون دل کا ہے یا بہر جانا تجویف دل کا ہے خون سے جیسا کہ باب اول میں اس جزو کے یاد کیا گیا ہے کہ بصورت خون بدن میں کثرت سے ہوا اور رگین اور گذر گاہین اور تجویفین دل کی پُر ہو جاتیں تو روح اور حرارت غریزی اوس میں نہیں ٹھہر سکیگی اسلیے یکایک روح نکلیا تگی اور حرارت غریزی فنا ہو جائے گی اور اگر تمامی اعضا قوی

[illegible]

پوست کی حاصل کرتی ہو پس ہوا اور پوست ہمارا دونوں کیفیت میں مشابہ ہو جاتے ہیں اور جس لمس کو مشابہ چیز سے کچھ بخر نہیں ہوتی ہو پس جسوقت ہوا تازہ حرکت کرتی ہے تو وہ ہوا جو ہماری پوست سے ملی ہوئی ہے دور ہو جاتی ہے اور ہوا تازہ پیوستہ ہوتی ہے اور پوست کیفیت ہوا تازہ سے خبردار ہوتا ہے یا اسے قیصر ہوا کی نیک اور معتدل کی شناخت میں ہے اگرچہ ہوا میں ایک کیفیت خاصہ ہو اور وہ گرمی اور تری ہے اور وہ ہوا جو گرد و جسم انسان کے ہوا اور ساتھ اسکی نزدیک ہو ہوا کی خاص نہیں ہے لیکن دھواں اور بخرون وغیرہ سے ملی ہوئی ہو اور ہر ایک چیز کی کیفیت کی کیفیت اور حاصل کرتی ہے اور اسی طرح ہر ایک فصل میں فصلوں سال سے کیفیت حاصل ہوتی ہے اور کیفیت فصل کی کیفیت دیگر حاصل کرتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ ہر ایک فصل اپنی طبیعت پر ہو کیونکہ اگر فصلوں سال اپنی طبیعت سے ہر جاتیں تو سبب بیماری کا ہونگی اور ہوا کی نیک ہوا کی صافی ہے کہ اس میں کوئی شے غریب ملی ہوئی نہ ہو مانند بخار دریاؤں اور خندقوں اور زمینوں ترانیدہ اور بخرون پالیزوں ترہ کے مانند کرب اور کنگر زرد اور لہسن اور باقلا وغیرہ کے اور بوی چونہ اور گلخن اور گرد اور خبار اور دھواں اور عفونتوں سے دور ہو اور درختان انہوہ اور چیت اور دیوار بہت بلند کے درسیان میں نہ ہو اور گرد اور سکا درختان زیاکار پر نہ ہو مانند درخت انجیر اور درخت ارند کی کے اور شمال کی جانب سے راہ اسکی کشادہ ہو اور زمین اسکی بلند ہو تو وہ ہوا لبتہ نیک ہوگی اور موجب تندرستی کا ہوگی اور جو درختان اس کے ہو سبب بیمار ہو گا ہوگی پس طبیب کو کسی پیشی میں ان چیزوں کے لحاظ کرنا چاہی ہو پس جبکہ ان حالات میں بخوبی ملاحظہ کر لیا تو ہوا پر جبکہ کی حکم کر سکتا ہو اور جس میں گڑا ہو کہ جب تک سوراخ اونچا ہو اس میں پر نہ چکے پر جب سوراخ اونچا ہو اور زمین پر چکے جلد گرم ہو جائے اور جب سوراخ نیچا ہو جلد خشک ہو جائے تو ہوا اس میں کی نیک نہ ہوگی پس جسوقت ہوا بد ہو جائے اور وہاں ہوا میں ظاہر ہو کہ فاسد انجیر و نگوہا بجا ہو چائے اسوقت وہ ہوا جو درسیان دیوار دن اور عمارات کو گھٹی ہوئی ہو بہتر ہو اور کشادہ ہوگی اور ہوا معتدل وہ ہوا ہے کہ گرمی کے موسم میں نہایت گرمی سے پسینہ نہ آوے اور سختی سے سردی موسم کے بد نگوہا نہ ہو چکے اور جو ہوا کہ جلد سورج سے گرم ہو جائے اور وقت نیچا ہونے سورج کے سرد ہو جائے نہایت لطیف ہوتی ہے اور وہ ہوا جو اس کے برخلاف ہو غلیظ ہو جاتی ہے

باب چوتھا کتاب میٹری کی گفتار اول سے فصول سال کی شناخت ہیں

معلوم کریں کہ طبیبوں اور نجومیوں نے فضول سے ہر ایک فصل کے لیے ایک حد مقرر کی ہے اور دونوں میں تفاوت ہو اس لیے کہ نجومیوں کے نزدیک آغاز ہر ایک فصل کا اوس روز سے ہوتا ہے جس وقت آفتاب کسی برج میں پہنچے برہما انقلاب ہوا اور وہ برج محل ہے اور سرطان اور میزان اور جدی پس جس وقت سورج اول محل میں پہنچے اول سرطان تک اس وقت فصل بہار کی ہوتی ہے اور جس وقت آفتاب اول سرطان سے اول میزان تک پہنچے اس وقت فصل تابستان کی ہوتی ہے اور جس وقت آفتاب اول میزان سے اول جدی تک پہنچے فصل خزان کی

[illegible][illegible]

ہوتی ہے اور حسبوقت سورج اول جدی سے اول حمل تک پہنچنے فصل زمستان کی ہوتی ہے اور عرب اور ترک کا آدمیوں نے فصلوں میں حدود دوسری قرار دی ہے اور وہ کہتے ہیں کہ فصل بہار اور سوقت ہوتی ہے حسبوقت سورج حمل میں آتا ہے اور حسبوقت ثریا نکلتا ہے اور سوقت موسم تابستان کا ہوتا ہے اور حسبوقت ستارہ شہری ہوا انتہا گرمی کی ہوتی ہے اور وقت پکنی میوہ جات کا پہنچتا ہے اور حسبوقت سماک راجع ہوا اور سوقت اول خزان تصور کرنا چاہیے اور حسبوقت ثریا انتہا کو پہنچے شروع زمستان تصور کرنا چاہیے اور طیب اوس زمانہ کو بہار کا موسم کہتے ہیں کہ شہر و معتدل میں اوس زمانہ میں سردی نہ ہو کہ حاجت گرم مکان اور آگ سے تاپنے کی پہنچے اور گرمی بھی ایسی اوس زمانہ میں نہ ہو کہ ٹھنڈی مکانوں کی حاجت ہو اور وہ زمانہ کلمی پھولوں کا ہوا اور وقت تک کہ میوہ پستہ ہو اور مدت اس زمانہ کی قریب پچاس دن کے ہے اور باجملہ کمتر و مہینہ سرد ہے اور شروع زمانہ بہار کا پہلے اور سوقت سے ہوتا ہے کہ آفتاب اول حمل میں آوی یا بعد چند روز کے یہاں تک کہ آفتاب برج ثور کے نصف تک پہنچے اور سکو منجملہ بہار کے تصور کریں اور پھر زمانہ تابستان کا ہے اور فصل خزان بھی اسی میں ہے آغاز اوسکا اوس سے پہلے ہو کہ آفتاب اول میزان میں داخل یا بعد چند روز کے یہاں تک کہ آفتاب نصف عقرب میں آوی اور سکو منجملہ خزان کے تصور کریں اور پھر زمانہ زمستان کا ہے اور بعض شہر و زمین فصلیں آگے پیچھے ہوتی ہیں باب پانچواں تیسری کتاب کو گفتار اول سے فصل اول سال کی طبیعت کی شناخت میں سے معلوم کریں کہ فصل بہار سب فصلوں میں معتدل زیادہ گرمی اور سردی اور خشکی اور تری میں اسوجہ سے کہ حسبوقت آفتاب اول نقطہ حمل میں آتا ہے تو سمت راس سے اکثر تری والوں عمارات زمین کے دو نہیں ہوتا لیکن اوپر نقطہ اعتدال کے ہوتا ہے اور اس سبب سے ہوا بتدریج گرم ہوتی ہے اور سردی اور تری زمستان کی تحلیل قبول کرتی ہے اور جب تک نصف فصل سے منقصی ہوا انتہا اعتدال کی ہوتی ہے اور فصل تابستان یعنی موسم گرمی کا گرم اور خشک ہے اسلئے کہ حسبوقت سورج سرطان کے برج میں آتا ہے تو سمت الراس سے نہایت نزدیکی اوسکی ہوتی ہے اور ہوا کو گرم کرتا ہے اور تری کو خشک یہاں تک کہ آخر فصل میں ہوا نہایت خشک ہو جاتی ہے اور طبیعت فصل خزان کی بھی سردی اور گرمی میں معتدل ہوتی ہے اسوجہ سے کہ جب آفتاب اول میزان میں آتا ہے تو نزدیکی اور دوری اوسکی سمت الراس سے اسی طریق پر ہوتی ہے جیسو فصل بہار میں آئے سو آفتاب کے برج حمل میں ہوتی ہے مگر فصل خزان تری اور خشکی میں معتدل نہیں ہوتی اسلئے کہ آفتاب تابستانی ہوا کو خشک کر دیتا ہے اور اسباب تری کے ظاہر نہیں ہوتے اور معلوم کرنا چاہیے کہ حال سردی قبول کرنے مزا جو نما اندھا حال تری قبول کرنے کو نہیں ہے اسوجہ سے کہ جمیع افرجہ سردی کو نسبت بھی جلد قبول کرتے ہیں اور حال تری قبول کرنے مزا ج کاسردی سے مانند حال خشکی قبول کرنے کو نہیں ہے گرمی سے

فصل بہار کا موسم گرمی کا گرم اور خشک ہے اسلئے کہ حسبوقت سورج سرطان کے برج میں آتا ہے تو سمت الراس سے نہایت نزدیکی اوسکی ہوتی ہے اور ہوا کو گرم کرتا ہے اور تری کو خشک یہاں تک کہ آخر فصل میں ہوا نہایت خشک ہو جاتی ہے اور طبیعت فصل خزان کی بھی سردی اور گرمی میں معتدل ہوتی ہے اسوجہ سے کہ جب آفتاب اول میزان میں آتا ہے تو نزدیکی اور دوری اوسکی سمت الراس سے اسی طریق پر ہوتی ہے جیسو فصل بہار میں آئے سو آفتاب کے برج حمل میں ہوتی ہے مگر فصل خزان تری اور خشکی میں معتدل نہیں ہوتی اسلئے کہ آفتاب تابستانی ہوا کو خشک کر دیتا ہے اور اسباب تری کے ظاہر نہیں ہوتے اور معلوم کرنا چاہیے کہ حال سردی قبول کرنے مزا جو نما اندھا حال تری قبول کرنے کو نہیں ہے اسوجہ سے کہ جمیع افرجہ سردی کو نسبت بھی جلد قبول کرتے ہیں اور حال تری قبول کرنے مزا ج کاسردی سے مانند حال خشکی قبول کرنے کو نہیں ہے گرمی سے

۱۴

فصل بہار کا موسم گرمی کا گرم اور خشک ہے اسلئے کہ حسبوقت سورج سرطان کے برج میں آتا ہے تو سمت الراس سے نہایت نزدیکی اوسکی ہوتی ہے اور ہوا کو گرم کرتا ہے اور تری کو خشک یہاں تک کہ آخر فصل میں ہوا نہایت خشک ہو جاتی ہے اور طبیعت فصل خزان کی بھی سردی اور گرمی میں معتدل ہوتی ہے اسوجہ سے کہ جب آفتاب اول میزان میں آتا ہے تو نزدیکی اور دوری اوسکی سمت الراس سے اسی طریق پر ہوتی ہے جیسو فصل بہار میں آئے سو آفتاب کے برج حمل میں ہوتی ہے مگر فصل خزان تری اور خشکی میں معتدل نہیں ہوتی اسلئے کہ آفتاب تابستانی ہوا کو خشک کر دیتا ہے اور اسباب تری کے ظاہر نہیں ہوتے اور معلوم کرنا چاہیے کہ حال سردی قبول کرنے مزا جو نما اندھا حال تری قبول کرنے کو نہیں ہے اسوجہ سے کہ جمیع افرجہ سردی کو نسبت بھی جلد قبول کرتے ہیں اور حال تری قبول کرنے مزا ج کاسردی سے مانند حال خشکی قبول کرنے کو نہیں ہے گرمی سے

اور سردی کی کیفیت میں معتدل ہوتی ہے اور اگر کوئی کہے کہ اول بہار تری کی طرف میلان رکھتی ہے ہو سکتا ہے کہ اعتدال سے کچھ دور ہو یہ قول صواب ہے بعید نہیں ہے لیکن مانند دوری خزان کے کیفیت خشکی میں اور اگر کوئی کہے کہ فصل خزان اعتدال سے نہایت دور ہے یہ قول بھی قرین صواب ہے اسوجہ سے کہ نیم روز ہا خزان گرامے تابستان سے نزدیک ہے کیونکہ ہوا خزان سخت خشک ہوتی ہے اور ہوا خشک جلد گرم ہو جاتی ہے اور اوقات صبح اور شبا فصل خزان خشک ہوتی ہیں بسبب دوری آفتاب کے اور اس سبب سے کہ ہوا خشک متخلخل ہوتی ہے اور خشکی شب کی وسیلہ زیادہ اثر کرتی ہے اور فصل بہار برخلاف اس کے ہے اور روز ہا بہار شبا بہار سے بہت گرم نہیں ہوتے ہیں اسلئے ہوا بہار آفتاب سے اس قدر خشک اور متخلخل نہیں ہوتی جس قدر ہوا خزان خشک ہوتی ہے اور گرمی اور سردی اوس میں اتنی اثر نہیں کرتی جتنی ہوا خزان میں اثر کرتی ہے اور اس بحث میں سوال کیا گیا ہے کہ تم جو بیان کرتے ہو کہ خشک ہوا گرم زیادہ ہوتی ہے اور ہوا خزان کی خشک ہے تو کوسو اسطے شبا بہار خزان سرد زیادہ شبا بہار سے ہوتی ہیں جواب اوسکا اس طریق پر دیکھا گیا ہے کہ ہوا خزان متخلخل ہوتی ہے اور خاصہ ہوا متخلخل کا ہے کہ سردی اور گرمی کو جلد قبول کرتی ہے اور پانی کا حال بھی ایسا ہی ہے کیونکہ جسوقت پانی گرم کیا جائے متخلخل ہوتا ہے اور جب متخلخل ہو گیا تو سردی اور گرمی جلد اوس میں گزر کرتی ہے اور ایک سبب اور ہے اور وہ یہ ہے کہ فصل بہار میں جسم انسان کا سردی بہار سے اتنی حس نہیں پاتا جتنی سردی خزان سے پاتا ہے اسوجہ سے کہ موسم بہار میں آدمی سردی سے ٹھکرا گرمی میں آتا ہے اور سردی کی عادت اور خو کی ہوتے ہوتا ہے اسلئے خواہ مخواہ جس سردی کی موسم خزان میں زیادہ پاتا ہے یا بھٹا تیسری کتاب حصہ اول کی پہلی گفتار سے ہر ہوا کی خاصیت اور فعل کے شناخت میں ہے معلوم کریں کہ ہوا معتدل بدن انسان کو مفید ہے اور بیمار کے جسم کو وہ ہوا سود مند ہوتی ہے جو صند مزاج اوسکی بیماری کے ہوتی ہے شیشی کو وہ بیمار کے حق میں مانند دوا کے ہے لیکن ہوا گرم اگر ہمیشہ ہو دی مثل ہوا تابستان کے خصوصاً گرم ولایتوں میں بدلو لاغر کرتی ہے اور چہرہ کے رنگ کو زرد کرتی ہے اور غلطوں کو بد نہیں جلاتی ہے اسوجہ سے کہ زمین کجلی پیدا کرتی ہے اور بیماریوں کو بڑھاتی ہے اور درد و سہ لاحت کرتی ہے اور جو اسونکو کند کرتی ہے اور مسام کو مٹی ہے اسوجہ سے کہ تحلیل کی گت ہوتی ہے اور پسینہ بہت آتا ہے اور تمام قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں اور جسوقت پسینہ بہت آتا ہے پیشاب تھوڑا ہوتا ہے اور ناک سے خون کثرت سے نکلتا ہے اور حوض کا خون بہت جاری ہوتا ہے اور خون کے دستوں کی شدت ہوتی ہے اور پیاس بہت ہوتی ہے اور ہونک غذا کی نہایت کم رہ جاتی ہے اور گرم ہوا دل کو گرم کرتی ہے اور جب دل گرم ہوتا تو گرمی اوسکی ساری بدن میں پھیلی ہے اور تمام جسم گرم ہو جاتا ہے اور غلطوں فردنی اور رطوبتوں کو کندہ اور تباہ کرتی ہے اور وہ مایہ تپ کا ہے اور کسی طرح ہوا گرم تندرست آدمی کو غید نہیں ہوتی لیکن اوس آدمی کو سود مند ہے جسکے بدن میں سرد

معتدل بدن انسان کو مفید ہے اور بیمار کے جسم کو وہ ہوا سود مند ہوتی ہے جو صند مزاج اوسکی بیماری کے ہوتی ہے شیشی کو وہ بیمار کے حق میں مانند دوا کے ہے لیکن ہوا گرم اگر ہمیشہ ہو دی مثل ہوا تابستان کے خصوصاً گرم ولایتوں میں بدلو لاغر کرتی ہے اور چہرہ کے رنگ کو زرد کرتی ہے اور غلطوں کو بد نہیں جلاتی ہے اسوجہ سے کہ زمین کجلی پیدا کرتی ہے اور بیماریوں کو بڑھاتی ہے اور درد و سہ لاحت کرتی ہے اور جو اسونکو کند کرتی ہے اور مسام کو مٹی ہے اسوجہ سے کہ تحلیل کی گت ہوتی ہے اور پسینہ بہت آتا ہے اور تمام قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں اور جسوقت پسینہ بہت آتا ہے پیشاب تھوڑا ہوتا ہے اور ناک سے خون کثرت سے نکلتا ہے اور حوض کا خون بہت جاری ہوتا ہے اور خون کے دستوں کی شدت ہوتی ہے اور پیاس بہت ہوتی ہے اور ہونک غذا کی نہایت کم رہ جاتی ہے اور گرم ہوا دل کو گرم کرتی ہے اور جب دل گرم ہوتا تو گرمی اوسکی ساری بدن میں پھیلی ہے اور تمام جسم گرم ہو جاتا ہے اور غلطوں فردنی اور رطوبتوں کو کندہ اور تباہ کرتی ہے اور وہ مایہ تپ کا ہے اور کسی طرح ہوا گرم تندرست آدمی کو غید نہیں ہوتی لیکن اوس آدمی کو سود مند ہے جسکے بدن میں سرد

بجائے

معتدل بدن انسان کو مفید ہے اور بیمار کے جسم کو وہ ہوا سود مند ہوتی ہے جو صند مزاج اوسکی بیماری کے ہوتی ہے شیشی کو وہ بیمار کے حق میں مانند دوا کے ہے لیکن ہوا گرم اگر ہمیشہ ہو دی مثل ہوا تابستان کے خصوصاً گرم ولایتوں میں بدلو لاغر کرتی ہے اور چہرہ کے رنگ کو زرد کرتی ہے اور غلطوں کو بد نہیں جلاتی ہے اسوجہ سے کہ زمین کجلی پیدا کرتی ہے اور بیماریوں کو بڑھاتی ہے اور درد و سہ لاحت کرتی ہے اور جو اسونکو کند کرتی ہے اور مسام کو مٹی ہے اسوجہ سے کہ تحلیل کی گت ہوتی ہے اور پسینہ بہت آتا ہے اور تمام قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں اور جسوقت پسینہ بہت آتا ہے پیشاب تھوڑا ہوتا ہے اور ناک سے خون کثرت سے نکلتا ہے اور حوض کا خون بہت جاری ہوتا ہے اور خون کے دستوں کی شدت ہوتی ہے اور پیاس بہت ہوتی ہے اور ہونک غذا کی نہایت کم رہ جاتی ہے اور گرم ہوا دل کو گرم کرتی ہے اور جب دل گرم ہوتا تو گرمی اوسکی ساری بدن میں پھیلی ہے اور تمام جسم گرم ہو جاتا ہے اور غلطوں فردنی اور رطوبتوں کو کندہ اور تباہ کرتی ہے اور وہ مایہ تپ کا ہے اور کسی طرح ہوا گرم تندرست آدمی کو غید نہیں ہوتی لیکن اوس آدمی کو سود مند ہے جسکے بدن میں سرد

جو گرم اور خشک ہو اس سبب کہ ہوا گرم اور ترین نرم تب ہوتی ہو اور پسینہ بہت جاری کرتی ہے اور ہوا گرم اور خشک میں تب تیز اور سوزان ہوتی ہو لیکن ہوا گرم اور ترین مدت تب کی دراز ہوتی ہے اور ہوا گرم اور خشک میں کمتر ہوتی ہو اور ہوا گرم اور ترین میں آنکھ کا درد اور اندر ہاں جسم کے پہلو پہنسیان بہت ہوتی ہیں اور جوادی کہ ریاضت اور حرکت کم کرتا ہے اور جسم میں غلطی بہت جمع ہوتی ہیں والدہ اعظم بالصواب باب ساتواں
 تیسری کتاب کی گفتار اول سے حال فصل ہاں سال کی شناخت میں ہے جو مزاج خاصہ اپنے سے پہر جاتے ہیں باب اول میں پہلی کتاب کی دوسری گفتاری ہم بیان کر چکے ہیں کہ انداموں سے ہر ایک اندام کے لیے ایک مزاج ہے خاص اور ایک اعتدال ہے خاصہ اسی طرح بیان بھی تصور کریں کہ فصلوں سال سے ہر ایک فصل کے لیے ایک مزاج اور اعتدال خاصہ ہو اور سال معتدل وہ سال ہے کہ ہر ایک فصل اس کی اپنی مزاج اور اعتدال خاص پر قائم ہو اور اعتدال ہر فصل کا یہ ہو کہ مثلاً فصل خزان گرمی اور سردی میں ساتھ اعتدال کے نزدیک ہو ورنہ اگر تری اور خشکی میں اعتدال سے دور ہو جس طرح پانچویں باب میں اس گفتار کے لکھا گیا ہے اور فصل خزان میں چاہیو کہ ایک بار دو بار سے زیادہ بارش ہو ورنہ فصل مستحکم چاہیو کہ بدون سردی اور بارش کے ہو اور اگر ہو تو یہ دونوں صدی باہر ہوں اور فصل بہار چاہیو کہ معتدل ہو اور اوٹھیں ایک مہینہ یا دو مہینہ سرد نہ ہوں اور فصل تابستان میں چاہیو کہ کچھ بارش اور خشکی ظاہر ہو اور اگر بارش زیادہ ہو تو بارش بہتر حرکت کرے پس جو سال کہ اس خوبی کے ساتھ ہو گا اور سال میں بیماری بہت کم ہوگی اور اگر ہوگی تو بامعاوضہ ہوگی اور ہر سال کہ فصلیں ملکی مشابہ ایک دوسری فصل کے ہوں جیسے کہ مثلاً سب فصلوں میں بارش کی طبعی رہے یا تمام سال خشک گذر جائے کسی فصل میں بھی مہینہ کا نشان نہ پایا جائے یا سب فصلیں کی گرم ہیں یا تمام سال سردی میں گذر جائے تو اس طرح کے سال نہایت بد ہونگے اور بیماریوں کی کثرت اور نہیں بہت ہوگی اسوجہ سے کہ ہر ایک فصل میں جو بیماریاں ہوتی ہیں وہ مشابہ اس فصل کے مزاج کے ہوتی ہیں پس جس وقت تمام سال ایک ہی مزاج پر گذر جائے تو ناچار اس سال میں بیماریاں طویل المدت بہت ہونگی اور جس وقت موسم تابستان یعنی گرمی کی فصل جلد شروع ہوتی ہے اور ارض تابستانی جلد ظاہر ہوتے ہیں اور ہر ایک بیماری کہ کسی فصل میں عارض ہو جب دوسری فصل آگئی جس حال پر کہ ہے اور سمالت سے پہر جاتی ہے اسوجہ سے کہ تغیر فصل کو اثر بزرگ ہو اور جس وقت کسی فصل کی مدت بہت گذر جائے تو بیماری بھی اس فصل کی طول کھینچی اور اگر ہوا ایک دہن کئی وضع متغیر ہو ورنہ سخت بد ہوگی اور اثر اس کا بیمار و غیر ظاہر ہوگا اور جو دو فصلیں مزاج خاصہ اپنی سے پہر جاتیں اور دونوں ضد ایک دوسری ہوں اور باوصف تغیر مزاج کے مدت دونوں کے اندازہ اپنی سے باہر نہ ہوتی ہو جیسو مثلاً تابستان سردی خوب ہو اور سردی فصل بہار شروع ہو تو وہ سال بد ہوگا اور مزاجوں معتدل کی موافق ہوگا اس لیے کہ فصل بہار

فصل ہاں سال کی شناخت میں ہے جو مزاج خاصہ اپنے سے پہر جاتے ہیں باب اول میں پہلی کتاب کی دوسری گفتاری ہم بیان کر چکے ہیں کہ انداموں سے ہر ایک اندام کے لیے ایک مزاج ہے خاص اور ایک اعتدال ہے خاصہ اسی طرح بیان بھی تصور کریں کہ فصلوں سال سے ہر ایک فصل کے لیے ایک مزاج اور اعتدال خاصہ ہو اور سال معتدل وہ سال ہے کہ ہر ایک فصل اس کی اپنی مزاج اور اعتدال خاص پر قائم ہو اور اعتدال ہر فصل کا یہ ہو کہ مثلاً فصل خزان گرمی اور سردی میں ساتھ اعتدال کے نزدیک ہو ورنہ اگر تری اور خشکی میں اعتدال سے دور ہو جس طرح پانچویں باب میں اس گفتار کے لکھا گیا ہے اور فصل خزان میں چاہیو کہ ایک بار دو بار سے زیادہ بارش ہو ورنہ فصل مستحکم چاہیو کہ بدون سردی اور بارش کے ہو اور اگر ہو تو یہ دونوں صدی باہر ہوں اور فصل بہار چاہیو کہ معتدل ہو اور اوٹھیں ایک مہینہ یا دو مہینہ سرد نہ ہوں اور فصل تابستان میں چاہیو کہ کچھ بارش اور خشکی ظاہر ہو اور اگر بارش زیادہ ہو تو بارش بہتر حرکت کرے پس جو سال کہ اس خوبی کے ساتھ ہو گا اور سال میں بیماری بہت کم ہوگی اور اگر ہوگی تو بامعاوضہ ہوگی اور ہر سال کہ فصلیں ملکی مشابہ ایک دوسری فصل کے ہوں جیسے کہ مثلاً سب فصلوں میں بارش کی طبعی رہے یا تمام سال خشک گذر جائے کسی فصل میں بھی مہینہ کا نشان نہ پایا جائے یا سب فصلیں کی گرم ہیں یا تمام سال سردی میں گذر جائے تو اس طرح کے سال نہایت بد ہونگے اور بیماریوں کی کثرت اور نہیں بہت ہوگی اسوجہ سے کہ ہر ایک فصل میں جو بیماریاں ہوتی ہیں وہ مشابہ اس فصل کے مزاج کے ہوتی ہیں پس جس وقت تمام سال ایک ہی مزاج پر گذر جائے تو ناچار اس سال میں بیماریاں طویل المدت بہت ہونگی اور جس وقت موسم تابستان یعنی گرمی کی فصل جلد شروع ہوتی ہے اور ارض تابستانی جلد ظاہر ہوتے ہیں اور ہر ایک بیماری کہ کسی فصل میں عارض ہو جب دوسری فصل آگئی جس حال پر کہ ہے اور سمالت سے پہر جاتی ہے اسوجہ سے کہ تغیر فصل کو اثر بزرگ ہو اور جس وقت کسی فصل کی مدت بہت گذر جائے تو بیماری بھی اس فصل کی طول کھینچی اور اگر ہوا ایک دہن کئی وضع متغیر ہو ورنہ سخت بد ہوگی اور اثر اس کا بیمار و غیر ظاہر ہوگا اور جو دو فصلیں مزاج خاصہ اپنی سے پہر جاتیں اور دونوں ضد ایک دوسری ہوں اور باوصف تغیر مزاج کے مدت دونوں کے اندازہ اپنی سے باہر نہ ہوتی ہو جیسو مثلاً تابستان سردی خوب ہو اور سردی فصل بہار شروع ہو تو وہ سال بد ہوگا اور مزاجوں معتدل کی موافق ہوگا اس لیے کہ فصل بہار

فصل ہاں سال کی شناخت میں ہے جو مزاج خاصہ اپنے سے پہر جاتے ہیں باب اول میں پہلی کتاب کی دوسری گفتاری ہم بیان کر چکے ہیں کہ انداموں سے ہر ایک اندام کے لیے ایک مزاج ہے خاص اور ایک اعتدال ہے خاصہ اسی طرح بیان بھی تصور کریں کہ فصلوں سال سے ہر ایک فصل کے لیے ایک مزاج اور اعتدال خاصہ ہو اور سال معتدل وہ سال ہے کہ ہر ایک فصل اس کی اپنی مزاج اور اعتدال خاص پر قائم ہو اور اعتدال ہر فصل کا یہ ہو کہ مثلاً فصل خزان گرمی اور سردی میں ساتھ اعتدال کے نزدیک ہو ورنہ اگر تری اور خشکی میں اعتدال سے دور ہو جس طرح پانچویں باب میں اس گفتار کے لکھا گیا ہے اور فصل خزان میں چاہیو کہ ایک بار دو بار سے زیادہ بارش ہو ورنہ فصل مستحکم چاہیو کہ بدون سردی اور بارش کے ہو اور اگر ہو تو یہ دونوں صدی باہر ہوں اور فصل بہار چاہیو کہ معتدل ہو اور اوٹھیں ایک مہینہ یا دو مہینہ سرد نہ ہوں اور فصل تابستان میں چاہیو کہ کچھ بارش اور خشکی ظاہر ہو اور اگر بارش زیادہ ہو تو بارش بہتر حرکت کرے پس جو سال کہ اس خوبی کے ساتھ ہو گا اور سال میں بیماری بہت کم ہوگی اور اگر ہوگی تو بامعاوضہ ہوگی اور ہر سال کہ فصلیں ملکی مشابہ ایک دوسری فصل کے ہوں جیسے کہ مثلاً سب فصلوں میں بارش کی طبعی رہے یا تمام سال خشک گذر جائے کسی فصل میں بھی مہینہ کا نشان نہ پایا جائے یا سب فصلیں کی گرم ہیں یا تمام سال سردی میں گذر جائے تو اس طرح کے سال نہایت بد ہونگے اور بیماریوں کی کثرت اور نہیں بہت ہوگی اسوجہ سے کہ ہر ایک فصل میں جو بیماریاں ہوتی ہیں وہ مشابہ اس فصل کے مزاج کے ہوتی ہیں پس جس وقت تمام سال ایک ہی مزاج پر گذر جائے تو ناچار اس سال میں بیماریاں طویل المدت بہت ہونگی اور جس وقت موسم تابستان یعنی گرمی کی فصل جلد شروع ہوتی ہے اور ارض تابستانی جلد ظاہر ہوتے ہیں اور ہر ایک بیماری کہ کسی فصل میں عارض ہو جب دوسری فصل آگئی جس حال پر کہ ہے اور سمالت سے پہر جاتی ہے اسوجہ سے کہ تغیر فصل کو اثر بزرگ ہو اور جس وقت کسی فصل کی مدت بہت گذر جائے تو بیماری بھی اس فصل کی طول کھینچی اور اگر ہوا ایک دہن کئی وضع متغیر ہو ورنہ سخت بد ہوگی اور اثر اس کا بیمار و غیر ظاہر ہوگا اور جو دو فصلیں مزاج خاصہ اپنی سے پہر جاتیں اور دونوں ضد ایک دوسری ہوں اور باوصف تغیر مزاج کے مدت دونوں کے اندازہ اپنی سے باہر نہ ہوتی ہو جیسو مثلاً تابستان سردی خوب ہو اور سردی فصل بہار شروع ہو تو وہ سال بد ہوگا اور مزاجوں معتدل کی موافق ہوگا اس لیے کہ فصل بہار

تقسیم زمستان کو حاصل کر لی اور اسی طرح اگر زمستان خشک گذر جائے اور بہار برسیا نیوالی مہینہ کا آوے تو وہ بہار خشکی زمستان کو متحمل کر دے گی اگر گرمی کا پانی بندہ کی مدت بہت کچھ تو سبب کثرت بارش اور روزی مدت کی رطوبتیں زیادہ ترقی پر ہوگی اور جس سال میں کہ ایک فصل اوسکی مزاج خاصہ انہو سے بدل جائے بیماری اوس سال میں کمتر ہوگی بہ نسبت اوس سال کے دو فصلیں یا تین فصلیں جسکی متغیر ہوں بابت آٹھواں تیسری کتاب کی گفتار اول سے فصول سال کی فصل اور خاصیت کو بیان نہیں ہوا اور شناخت میں ہوا و بیماریوں کے جوہر فصل میں ہوتی ہیں معلوم کریں کہ فصل میں فصول سال سے ایک خاصیت ہوا و مزاج اخیر ہر ایک فصل کا جو گذر گئی ہے اور مزاج شروع فصل کا جوہر جوہر و گرمی ایک سیر ہوگا ہوا و احوال ادا و بیماریوں کا کا اوس مزاج سے ظاہر ہوگی اوسکی کیفیت ہوگا لیکن فصل بہار اگر انہو مزاج خاص کی موافق گذر جائے تو سبب فصول نسو معتدل زیادہ ہوگی کیونکہ خون اور روح کا مزاج رکتی بہت سیواسے رنگ پوست کا سرخ کرتی ہوگی کیونکہ خون کو ظاہر جسم کی طرف کھینچتی ہے مگر باعتدال اور گرمی اوس میں اس نہیں پہنچتی کہ تحلیل کو جسو گرمی تابستان کی اور اس فصل میں دیرینہ بیماریاں تازہ ہو جاتی ہیں اس سبب سے کہ سردی کے موسم میں جو خلطیں کہ سردہ اور قرار گرفتہ ہوتی ہیں اس فصل میں گہلنتی ہیں اور جاری ہوتی ہیں پس اسوجہ سے اس فصل میں بالبخولیا عارض ہوتا ہے اور جو آدمی کہ موسم زمستان بغیر جاری کی فصل میں طعام اور شراب کی افراط کرے اور ریاضت کا اتفاق نہ پہنچا ہوا اور خلطیں بدین جمع ہو گئی ہوں تو اس فصل میں وہ ہی بیماریاں ظاہر ہونگی جو ادا و خلط نسو پیدا ہوا کرتی ہیں اور حسبوقت فصل بہار کی مدت طول کھینچے اور باعتدال گذر جائے تو بیماریاں تابستانی کمتر ہوگی لیکن بیماریاں خون کے دست ہیں اور خون ناک سے آنا اور بالبخولیا لاحق ہونا اور دم اور دل اور خناق پیدا ہوتا ہے اور اکثر اوقات خناق بیماری کشندہ اور ہلک ہوتا ہے اور سبب کثرت پیدا ہونے خون کے اس فصل میں گرین شکافہ ہوتی ہیں اور کھانسی اور نفی میں خون ٹکنا ہے اور اگر کسی شخص کو دوسری کسی فصل میں ان بیماریوں میں سے ایک بیماری لاحق ہوئی ہو تو اس فصل میں وہ بیماری زیادہ ہوگی خاصہ بیماری سل کی اور جوہر اس کے کہ طوبہ آومیون کے بدن میں طوبہ بن کر حرکت ہوتی ہے خوف سکتہ اور فلج اور وجع مفاصل کا ہے اور نفسانی حرکتیں مانند خندہ اور خوشی کے کہ بافراط ہوا اور مانند کھانے پیون گرم کے اس فصل میں نقصان دیتی ہیں اور بیماریوں کو بڑھاتی ہیں خاصہ بیماری سل کو اور علاج بیماری بیماریوں کا قصد کھولنا ہوا و مناسب دوائیں کھانا پینا اور طعام اور شراب گھٹانا اور فصل بہار کو دیکھ کو موافق ہے بہ نسبت اور دن کے اور فصل زمستان وہ فصل ہے کہ طعام ہضم نہیں ہوتا اور سبب قوت سردی کے حرارت غریزی اندر بدن کے رہتی ہے اور تحلیل کم ہوتی ہو بلکہ قوی زیادہ ہوتی ہے اسوجہ سے طعام بہتر جلد ہضم ہو جاتا ہوا و کو قوی فصل سووا کی توڑنے والی زیادہ فصل زمستان سے نہیں ہے بسبب اوس تری کے جو اوس فصل میں غالب ہوتی ہے بسبب سردی اور کوتاہی روز اور روزی

اس طرح ہر فصل اور ہر مہینہ کی خاصیت بیان کی گئی ہے اور اس سے معلوم کریں کہ فصل میں فصول سال سے ایک خاصیت ہوا و مزاج اخیر ہر ایک فصل کا جو گذر گئی ہے اور مزاج شروع فصل کا جوہر جوہر و گرمی ایک سیر ہوگا ہوا و احوال ادا و بیماریوں کا کا اوس مزاج سے ظاہر ہوگی اوسکی کیفیت ہوگا لیکن فصل بہار اگر انہو مزاج خاص کی موافق گذر جائے تو سبب فصول نسو معتدل زیادہ ہوگی کیونکہ خون اور روح کا مزاج رکتی بہت سیواسے رنگ پوست کا سرخ کرتی ہوگی کیونکہ خون کو ظاہر جسم کی طرف کھینچتی ہے مگر باعتدال اور گرمی اوس میں اس نہیں پہنچتی کہ تحلیل کو جسو گرمی تابستان کی اور اس فصل میں دیرینہ بیماریاں تازہ ہو جاتی ہیں اس سبب سے کہ سردی کے موسم میں جو خلطیں کہ سردہ اور قرار گرفتہ ہوتی ہیں اس فصل میں گہلنتی ہیں اور جاری ہوتی ہیں پس اسوجہ سے اس فصل میں بالبخولیا عارض ہوتا ہے اور جو آدمی کہ موسم زمستان بغیر جاری کی فصل میں طعام اور شراب کی افراط کرے اور ریاضت کا اتفاق نہ پہنچا ہوا اور خلطیں بدین جمع ہو گئی ہوں تو اس فصل میں وہ ہی بیماریاں ظاہر ہونگی جو ادا و خلط نسو پیدا ہوا کرتی ہیں اور حسبوقت فصل بہار کی مدت طول کھینچے اور باعتدال گذر جائے تو بیماریاں تابستانی کمتر ہوگی لیکن بیماریاں خون کے دست ہیں اور خون ناک سے آنا اور بالبخولیا لاحق ہونا اور دم اور دل اور خناق پیدا ہوتا ہے اور اکثر اوقات خناق بیماری کشندہ اور ہلک ہوتا ہے اور سبب کثرت پیدا ہونے خون کے اس فصل میں گرین شکافہ ہوتی ہیں اور کھانسی اور نفی میں خون ٹکنا ہے اور اگر کسی شخص کو دوسری کسی فصل میں ان بیماریوں میں سے ایک بیماری لاحق ہوئی ہو تو اس فصل میں وہ بیماری زیادہ ہوگی خاصہ بیماری سل کی اور جوہر اس کے کہ طوبہ آومیون کے بدن میں طوبہ بن کر حرکت ہوتی ہے خوف سکتہ اور فلج اور وجع مفاصل کا ہے اور نفسانی حرکتیں مانند خندہ اور خوشی کے کہ بافراط ہوا اور مانند کھانے پیون گرم کے اس فصل میں نقصان دیتی ہیں اور بیماریوں کو بڑھاتی ہیں خاصہ بیماری سل کو اور علاج بیماری بیماریوں کا قصد کھولنا ہوا و مناسب دوائیں کھانا پینا اور طعام اور شراب گھٹانا اور فصل بہار کو دیکھ کو موافق ہے بہ نسبت اور دن کے اور فصل زمستان وہ فصل ہے کہ طعام ہضم نہیں ہوتا اور سبب قوت سردی کے حرارت غریزی اندر بدن کے رہتی ہے اور تحلیل کم ہوتی ہو بلکہ قوی زیادہ ہوتی ہے اسوجہ سے طعام بہتر جلد ہضم ہو جاتا ہوا و کو قوی فصل سووا کی توڑنے والی زیادہ فصل زمستان سے نہیں ہے بسبب اوس تری کے جو اوس فصل میں غالب ہوتی ہے بسبب سردی اور کوتاہی روز اور روزی

بہار و گرمی و سردی و خشکی

شب کے اور موسم رستائیں طعین بدین زیادہ جمع ہوتی ہیں اور حاجت اون پیرونی جو رطوبت کو جذب کریں
بہت ہوتی ہے اور رستائی بیماریاں طعین سے اکثر ہوتی ہیں اور حسن مانہ میں کہ ہولے خزانہ گذر اپنا کرتی ہے زکام اور
نزلہ پیدا ہوتا ہے اور اس میں سردی ہو کر گلو اور سل اور ذات الجذبات الریہ لاحق ہوتا ہے اور در و پہلو اور در و پشت بہت
ہوتا ہے اور در و سر رانہ بھی بہت ہوتا ہے اور مرگی اور سکتہ کی بھی کثرت ہوتی ہے اور حال ہونہ کا فصل رستائیں
بد ہوتا ہے مگر جو انون کے فراج سے موافق ہے اور موسم رستائیں میں سوب بیوگا و پیشاب میں بہ نسبت فصل
تابستان کے زیادہ ہوتی ہے اور فصل تابستان خلطون کو لکھلاتی ہے اور تحلیل کرتی ہے پس
قوتیں اس سبب سے ضعیف ہوتی ہیں اور رنگ چہرہ کا زرد ہوتا ہے اور صفرا بہت پیدا ہوتا ہے
اس لیے خلطین لطیف تحلیل قبول کرتی ہیں اور جو غلیظ ہیں رہ جاتی ہیں اور بیماریاں موسم
تابستان میں جلد در و ہوجاتی ہیں اسوجہ سے کہ اگر قوت بیماری کی قوی ہو تو بیماری کے مواد کو جلد بجا دیتی ہے اگر قوت
ضعیف ہو تو سبب گرمی ہو اور تحلیل کثیر کے نہایت ضعیف ہو جاتی ہے اور بیماریاں جلد ہلاک ہو جاتی ہیں اور جب قدر موسم
تابستان گرم اور خشک زیادہ ہوگا تو بیماریاں بھی جلد در و ہونگی اور اگر موسم گرم اور تر ہو بیماریاں طویل کھینچتی ہیں
میں وجہ سے کہ جو بیماریاں کہ موسم تابستان میں غرض ہوں اور اس موسم میں مارش کثرت سے ہوتی ہوتی ہوں بیماریاں ہونہ
بعضی استسقاء سے بدل جاتی ہیں اور بعضی کا انجام زرق اللہ اس اور انتون کے زخم کے ساتھ ہوگا اس لیے کہ خلطین تیز
سر سے اور تیزی اور موسم تابستان کی بیماریاں نہیں سختی سے اور تپ مطلقہ اور تپ محرقہ اور کان کا در و اور
آنکھ کا در و بہت ہوگا اور اس مع سم میں آنکھ اور اسی طرح کے اور ہنسیہ ان اور زخم کثرت سے ہونگی اور جو موسم
تابستان مشابہ فراج موسم بہار کے ہو تو بیماریاں تابستانی اس گرمی اور درشتی کے ساتھ ہونگی اور بحران اور کما اکثر
پسینہ سے دفع ہوگا یا اس خون سے جو ناک سے آتا ہے اور اگر موسم تابستان نہایت گرم ہو تو اس موسم میں
الکہ اور حصہ کہ یہ دونوں چھپک کو اقسام سے ہیں کثرت سے پیدا ہوگا لیکن حصہ تابستان گرم اور خشک میں بہت
ہونگی اور الکہ تابستان گرم اور تر میں ہوگا اور اگر تابستان مانند رستائیں کے ہو تو اکثر بیماریاں زکام اور نزلہ
کی ہونگی اور جو کچھ نزلہ سے پیدا ہوتی ہیں مانند سل اور شوٹہ اور ذات الحب اور ذات الریہ اور دست و مانی عارض
ہونگے اور جو تابستان سرد اور خشک ہو تو رطوبت یعنی تر مزاج والون اور عورتون کو نافع ہوگی مگر صفراوی آدمی
خشکی کی وجہ سے آنکھ کا در و لاحق ہوگا اور تپ گرم صفراوی اور بیماریاں سوداوی پیدا ہونگی اس سبب سے کہ صفراوی
سوخہ تحلیل کم ہوگا اور جسم کے اندر رت بگا اور فصل خزانہ فصل ہے کہ اس میں بیماریوں کی کثرت ہوتی ہے سبب متغیر ہونے
ہوا اور دہر کی گرمی اور صبح کی خشکی اور رات کی سردی اور کثرت میوہ جات اور تباہ ہونے خلطون کے سبب بہت کماتے
میوہ جات کا اور نیز اسوجہ سے کہ موسم تابستان میں چونکہ قوتیں ضعیف ہوجاتی ہیں اور خزانہ جلد کو موجود ہوتی ہے تو خلطین لطیف جو

نزلہ پیدا ہوتا ہے اور اس میں سردی ہو کر گلو اور سل اور ذات الجذبات الریہ لاحق ہوتا ہے اور در و پہلو اور در و پشت بہت ہوتا ہے اور در و سر رانہ بھی بہت ہوتا ہے اور مرگی اور سکتہ کی بھی کثرت ہوتی ہے اور حال ہونہ کا فصل رستائیں بد ہوتا ہے مگر جو انون کے فراج سے موافق ہے اور موسم رستائیں میں سوب بیوگا و پیشاب میں بہ نسبت فصل تابستان کے زیادہ ہوتی ہے اور فصل تابستان خلطون کو لکھلاتی ہے اور تحلیل کرتی ہے پس قوتیں اس سبب سے ضعیف ہوتی ہیں اور رنگ چہرہ کا زرد ہوتا ہے اور صفرا بہت پیدا ہوتا ہے اس لیے خلطین لطیف تحلیل قبول کرتی ہیں اور جو غلیظ ہیں رہ جاتی ہیں اور بیماریاں موسم تابستان میں جلد در و ہوجاتی ہیں اسوجہ سے کہ اگر قوت بیماری کی قوی ہو تو بیماری کے مواد کو جلد بجا دیتی ہے اگر قوت ضعیف ہو تو سبب گرمی ہو اور تحلیل کثیر کے نہایت ضعیف ہو جاتی ہے اور بیماریاں جلد ہلاک ہو جاتی ہیں اور جب قدر موسم تابستان گرم اور خشک زیادہ ہوگا تو بیماریاں بھی جلد در و ہونگی اور اگر موسم گرم اور تر ہو بیماریاں طویل کھینچتی ہیں میں وجہ سے کہ جو بیماریاں کہ موسم تابستان میں غرض ہوں اور اس موسم میں مارش کثرت سے ہوتی ہوتی ہوں بیماریاں ہونہ بعضی استسقاء سے بدل جاتی ہیں اور بعضی کا انجام زرق اللہ اس اور انتون کے زخم کے ساتھ ہوگا اس لیے کہ خلطین تیز سر سے اور تیزی اور موسم تابستان کی بیماریاں نہیں سختی سے اور تپ مطلقہ اور تپ محرقہ اور کان کا در و اور آنکھ کا در و بہت ہوگا اور اس مع سم میں آنکھ اور اسی طرح کے اور ہنسیہ ان اور زخم کثرت سے ہونگی اور جو موسم تابستان مشابہ فراج موسم بہار کے ہو تو بیماریاں تابستانی اس گرمی اور درشتی کے ساتھ ہونگی اور بحران اور کما اکثر پسینہ سے دفع ہوگا یا اس خون سے جو ناک سے آتا ہے اور اگر موسم تابستان نہایت گرم ہو تو اس موسم میں الکہ اور حصہ کہ یہ دونوں چھپک کو اقسام سے ہیں کثرت سے پیدا ہوگا لیکن حصہ تابستان گرم اور خشک میں بہت ہونگی اور الکہ تابستان گرم اور تر میں ہوگا اور اگر تابستان مانند رستائیں کے ہو تو اکثر بیماریاں زکام اور نزلہ کی ہونگی اور جو کچھ نزلہ سے پیدا ہوتی ہیں مانند سل اور شوٹہ اور ذات الحب اور ذات الریہ اور دست و مانی عارض ہونگے اور جو تابستان سرد اور خشک ہو تو رطوبت یعنی تر مزاج والون اور عورتون کو نافع ہوگی مگر صفراوی آدمی خشکی کی وجہ سے آنکھ کا در و لاحق ہوگا اور تپ گرم صفراوی اور بیماریاں سوداوی پیدا ہونگی اس سبب سے کہ صفراوی سوخہ تحلیل کم ہوگا اور جسم کے اندر رت بگا اور فصل خزانہ فصل ہے کہ اس میں بیماریوں کی کثرت ہوتی ہے سبب متغیر ہونے ہوا اور دہر کی گرمی اور صبح کی خشکی اور رات کی سردی اور کثرت میوہ جات اور تباہ ہونے خلطون کے سبب بہت کماتے میوہ جات کا اور نیز اسوجہ سے کہ موسم تابستان میں چونکہ قوتیں ضعیف ہوجاتی ہیں اور خزانہ جلد کو موجود ہوتی ہے تو خلطین لطیف جو

تابستان

نزلہ پیدا ہوتا ہے اور اس میں سردی ہو کر گلو اور سل اور ذات الجذبات الریہ لاحق ہوتا ہے اور در و پہلو اور در و پشت بہت ہوتا ہے اور در و سر رانہ بھی بہت ہوتا ہے اور مرگی اور سکتہ کی بھی کثرت ہوتی ہے اور حال ہونہ کا فصل رستائیں بد ہوتا ہے مگر جو انون کے فراج سے موافق ہے اور موسم رستائیں میں سوب بیوگا و پیشاب میں بہ نسبت فصل تابستان کے زیادہ ہوتی ہے اور فصل تابستان خلطون کو لکھلاتی ہے اور تحلیل کرتی ہے پس قوتیں اس سبب سے ضعیف ہوتی ہیں اور رنگ چہرہ کا زرد ہوتا ہے اور صفرا بہت پیدا ہوتا ہے اس لیے خلطین لطیف تحلیل قبول کرتی ہیں اور جو غلیظ ہیں رہ جاتی ہیں اور بیماریاں موسم تابستان میں جلد در و ہوجاتی ہیں اسوجہ سے کہ اگر قوت بیماری کی قوی ہو تو بیماری کے مواد کو جلد بجا دیتی ہے اگر قوت ضعیف ہو تو سبب گرمی ہو اور تحلیل کثیر کے نہایت ضعیف ہو جاتی ہے اور بیماریاں جلد ہلاک ہو جاتی ہیں اور جب قدر موسم تابستان گرم اور خشک زیادہ ہوگا تو بیماریاں بھی جلد در و ہونگی اور اگر موسم گرم اور تر ہو بیماریاں طویل کھینچتی ہیں میں وجہ سے کہ جو بیماریاں کہ موسم تابستان میں غرض ہوں اور اس موسم میں مارش کثرت سے ہوتی ہوتی ہوں بیماریاں ہونہ بعضی استسقاء سے بدل جاتی ہیں اور بعضی کا انجام زرق اللہ اس اور انتون کے زخم کے ساتھ ہوگا اس لیے کہ خلطین تیز سر سے اور تیزی اور موسم تابستان کی بیماریاں نہیں سختی سے اور تپ مطلقہ اور تپ محرقہ اور کان کا در و اور آنکھ کا در و بہت ہوگا اور اس مع سم میں آنکھ اور اسی طرح کے اور ہنسیہ ان اور زخم کثرت سے ہونگی اور جو موسم تابستان مشابہ فراج موسم بہار کے ہو تو بیماریاں تابستانی اس گرمی اور درشتی کے ساتھ ہونگی اور بحران اور کما اکثر پسینہ سے دفع ہوگا یا اس خون سے جو ناک سے آتا ہے اور اگر موسم تابستان نہایت گرم ہو تو اس موسم میں الکہ اور حصہ کہ یہ دونوں چھپک کو اقسام سے ہیں کثرت سے پیدا ہوگا لیکن حصہ تابستان گرم اور خشک میں بہت ہونگی اور الکہ تابستان گرم اور تر میں ہوگا اور اگر تابستان مانند رستائیں کے ہو تو اکثر بیماریاں زکام اور نزلہ کی ہونگی اور جو کچھ نزلہ سے پیدا ہوتی ہیں مانند سل اور شوٹہ اور ذات الحب اور ذات الریہ اور دست و مانی عارض ہونگے اور جو تابستان سرد اور خشک ہو تو رطوبت یعنی تر مزاج والون اور عورتون کو نافع ہوگی مگر صفراوی آدمی خشکی کی وجہ سے آنکھ کا در و لاحق ہوگا اور تپ گرم صفراوی اور بیماریاں سوداوی پیدا ہونگی اس سبب سے کہ صفراوی سوخہ تحلیل کم ہوگا اور جسم کے اندر رت بگا اور فصل خزانہ فصل ہے کہ اس میں بیماریوں کی کثرت ہوتی ہے سبب متغیر ہونے ہوا اور دہر کی گرمی اور صبح کی خشکی اور رات کی سردی اور کثرت میوہ جات اور تباہ ہونے خلطون کے سبب بہت کماتے میوہ جات کا اور نیز اسوجہ سے کہ موسم تابستان میں چونکہ قوتیں ضعیف ہوجاتی ہیں اور خزانہ جلد کو موجود ہوتی ہے تو خلطین لطیف جو

لیکن سوداوی مزاج والوں کو آنکھ کا درد اور سوداوی تپن لائق ہونگی اسوجہ سے کہ جو کچھ صفراوی مواد ہی لطیف زیادہ ہوگا وہ حرارت تابستان اور خشکی خزان سے تحلیل ہو جائیگا اور جو گاڑا اور نہایت غلیظ ہوگا وہ بدبین باقی رہیگا پس اوس مواد غلیظ سے اگر دماغ پر چڑھیگا تو وسواس سوداوی پیدا کرگا اور جو مواد کو سختی یعنی گندہ ہوگا اوس سے تپن تیز لائق ہونگی اور اگر موسم تابستان گرم اور بارندہ ہو اور خزان سرد اور خشک اور شمالی ہوتو اوس زمانہ میں حال مرطوب مزاج والوں کا بہتر ہوگا اور بصورت آموکھ کا درد خشک اور نزلات عسر و شوار اور ریا فحولیا اکثر ہوگا اور بقراط لکھتا ہے اگر اکان الحریق شمالی کان موافقا لصحاب اطباء لم الرطبة بمنزلة الساع والصبيان فاما الذين يقلب عليهم البرد فيحدث بهم رمل وحميات حادة ووساوس سوداوی اور جو تابستان اور خزان دونوں جنوبی ہوں تو رستائیں تر لالت اور عفونی بیماریاں کثرت سے عارض ہونگی یا تب و سوان تیسری کتاب کی گفتار اول سے تندرستی انسان کے نگاہ رکھنی میں ہے ہر ایک فصل میں معلوم کریں کہ جس طرح طبیعت ہر ایک فصل کی فصول سال سے اور ہوتی ہے تندرست نگاہ رکھنی تندرستی کی بھی ہر ایک فصل میں اور ہے لیکن فصل بہار میں بدن کو اون خلطوں سے جو سردی موسم میں جمع ہو گئی ہوں پاک کرنا چاہیے پہلے اوس سے کہ حرارت بہار کی اونکو حرکت دیوی اور متخلخل کریں اور یکملہ اوی اور سب رگون اور انداموں میں اونکو ہر دیوے اور قصد کو لانا اس موسم میں اور سب مضلوشی بہتر ہے اور مرضت جماع کی بھی اس فصل میں کمتر ہے اور اس فصل میں غذائیں لطیف تناول کرنا چاہیے اور جو کھانے کہ سبک میں ہمیشگی اونگی اس موسم میں لازم ہے اور عمدہ کو طعام سے پر کرنا چاہیے اور خشک شربت مانند شربت غوره اور شربت انار ترش اور سبجین استعمال کرنی چاہیے اور ریا معتدل عمل میں لانی چاہیے اور کھانا تلخ اور شورنگھانا چاہیے اور استفرغات معتدل کام میں لانا چاہیے مانند خورد اور گلاب کو پیول اور شاہسفر یعنی نابو کی اور عطر گلاب بونے پانی میں ملا کر لٹخ کریں اور لباس نرم اور حریر اور سنباب اور قاقم کا پھین اور فصل تابستان میں کھانا کم کھاویں اور جماع بھی کم کریں کیونکہ مباشرت اس فصل میں بہت ضرر دیتی ہے اسلیے چاہیے کہ جماع کم کم اور دیر دیر میں آسایش لیکر کرنا چاہیے اور بہت سرد اور خشک مکان میں بیٹھنا اور سونا چاہیے اور جھگڑنا اور بیدار رہنا اور گلاب اور صندل اور کافور کھنا چاہیے اور جس کی کوتاہی حاجت ہو اس فصل میں کرنی چاہیے اور مسلسل قوی نہ پینا چاہیے اور لباس کتان اور دھنی کا پھنا چاہیے اور نرم کپڑا دھونی سے دھلایا ہوا کہ بدن پر بارندہ ہو اور خشک شربت اور کھٹی کھٹی غذائیں اس فصل میں بہت کھاویں اور بوریوں اور سرد مزاج والوں کا حال اس فصل میں بہتر رہتا ہے اور فصل خزان میں دھیر کی گرمی اور صبح کی سردی سے پرہیز کرنا چاہیے اور سرد کو پوشیدہ رکھیں اور اس فصل میں جس جگہ کہ

اور اگر موسم تابستان گرم اور بارندہ ہو اور خزان سرد اور خشک اور شمالی ہوتو اوس زمانہ میں حال مرطوب مزاج والوں کا بہتر ہوگا اور بصورت آموکھ کا درد خشک اور نزلات عسر و شوار اور ریا فحولیا اکثر ہوگا اور بقراط لکھتا ہے اگر اکان الحریق شمالی کان موافقا لصحاب اطباء لم الرطبة بمنزلة الساع والصبيان فاما الذين يقلب عليهم البرد فيحدث بهم رمل وحميات حادة ووساوس سوداوی اور جو تابستان اور خزان دونوں جنوبی ہوں تو رستائیں تر لالت اور عفونی بیماریاں کثرت سے عارض ہونگی یا تب و سوان تیسری کتاب کی گفتار اول سے تندرستی انسان کے نگاہ رکھنی میں ہے ہر ایک فصل میں معلوم کریں کہ جس طرح طبیعت ہر ایک فصل کی فصول سال سے اور ہوتی ہے تندرست نگاہ رکھنی تندرستی کی بھی ہر ایک فصل میں اور ہے لیکن فصل بہار میں بدن کو اون خلطوں سے جو سردی موسم میں جمع ہو گئی ہوں پاک کرنا چاہیے پہلے اوس سے کہ حرارت بہار کی اونکو حرکت دیوی اور متخلخل کریں اور یکملہ اوی اور سب رگون اور انداموں میں اونکو ہر دیوے اور قصد کو لانا اس موسم میں اور سب مضلوشی بہتر ہے اور مرضت جماع کی بھی اس فصل میں کمتر ہے اور اس فصل میں غذائیں لطیف تناول کرنا چاہیے اور جو کھانے کہ سبک میں ہمیشگی اونگی اس موسم میں لازم ہے اور عمدہ کو طعام سے پر کرنا چاہیے اور خشک شربت مانند شربت غوره اور شربت انار ترش اور سبجین استعمال کرنی چاہیے اور ریا معتدل عمل میں لانی چاہیے اور کھانا تلخ اور شورنگھانا چاہیے اور استفرغات معتدل کام میں لانا چاہیے مانند خورد اور گلاب کو پیول اور شاہسفر یعنی نابو کی اور عطر گلاب بونے پانی میں ملا کر لٹخ کریں اور لباس نرم اور حریر اور سنباب اور قاقم کا پھین اور فصل تابستان میں کھانا کم کھاویں اور جماع بھی کم کریں کیونکہ مباشرت اس فصل میں بہت ضرر دیتی ہے اسلیے چاہیے کہ جماع کم کم اور دیر دیر میں آسایش لیکر کرنا چاہیے اور بہت سرد اور خشک مکان میں بیٹھنا اور سونا چاہیے اور جھگڑنا اور بیدار رہنا اور گلاب اور صندل اور کافور کھنا چاہیے اور جس کی کوتاہی حاجت ہو اس فصل میں کرنی چاہیے اور مسلسل قوی نہ پینا چاہیے اور لباس کتان اور دھنی کا پھنا چاہیے اور نرم کپڑا دھونی سے دھلایا ہوا کہ بدن پر بارندہ ہو اور خشک شربت اور کھٹی کھٹی غذائیں اس فصل میں بہت کھاویں اور بوریوں اور سرد مزاج والوں کا حال اس فصل میں بہتر رہتا ہے اور فصل خزان میں دھیر کی گرمی اور صبح کی سردی سے پرہیز کرنا چاہیے اور سرد کو پوشیدہ رکھیں اور اس فصل میں جس جگہ کہ

سودی

اور اگر موسم تابستان گرم اور بارندہ ہو اور خزان سرد اور خشک اور شمالی ہوتو اوس زمانہ میں حال مرطوب مزاج والوں کا بہتر ہوگا اور بصورت آموکھ کا درد خشک اور نزلات عسر و شوار اور ریا فحولیا اکثر ہوگا اور بقراط لکھتا ہے اگر اکان الحریق شمالی کان موافقا لصحاب اطباء لم الرطبة بمنزلة الساع والصبيان فاما الذين يقلب عليهم البرد فيحدث بهم رمل وحميات حادة ووساوس سوداوی اور جو تابستان اور خزان دونوں جنوبی ہوں تو رستائیں تر لالت اور عفونی بیماریاں کثرت سے عارض ہونگی یا تب و سوان تیسری کتاب کی گفتار اول سے تندرستی انسان کے نگاہ رکھنی میں ہے ہر ایک فصل میں معلوم کریں کہ جس طرح طبیعت ہر ایک فصل کی فصول سال سے اور ہوتی ہے تندرست نگاہ رکھنی تندرستی کی بھی ہر ایک فصل میں اور ہے لیکن فصل بہار میں بدن کو اون خلطوں سے جو سردی موسم میں جمع ہو گئی ہوں پاک کرنا چاہیے پہلے اوس سے کہ حرارت بہار کی اونکو حرکت دیوی اور متخلخل کریں اور یکملہ اوی اور سب رگون اور انداموں میں اونکو ہر دیوے اور قصد کو لانا اس موسم میں اور سب مضلوشی بہتر ہے اور مرضت جماع کی بھی اس فصل میں کمتر ہے اور اس فصل میں غذائیں لطیف تناول کرنا چاہیے اور جو کھانے کہ سبک میں ہمیشگی اونگی اس موسم میں لازم ہے اور عمدہ کو طعام سے پر کرنا چاہیے اور خشک شربت مانند شربت غوره اور شربت انار ترش اور سبجین استعمال کرنی چاہیے اور ریا معتدل عمل میں لانی چاہیے اور کھانا تلخ اور شورنگھانا چاہیے اور استفرغات معتدل کام میں لانا چاہیے مانند خورد اور گلاب کو پیول اور شاہسفر یعنی نابو کی اور عطر گلاب بونے پانی میں ملا کر لٹخ کریں اور لباس نرم اور حریر اور سنباب اور قاقم کا پھین اور فصل تابستان میں کھانا کم کھاویں اور جماع بھی کم کریں کیونکہ مباشرت اس فصل میں بہت ضرر دیتی ہے اسلیے چاہیے کہ جماع کم کم اور دیر دیر میں آسایش لیکر کرنا چاہیے اور بہت سرد اور خشک مکان میں بیٹھنا اور سونا چاہیے اور جھگڑنا اور بیدار رہنا اور گلاب اور صندل اور کافور کھنا چاہیے اور جس کی کوتاہی حاجت ہو اس فصل میں کرنی چاہیے اور مسلسل قوی نہ پینا چاہیے اور لباس کتان اور دھنی کا پھنا چاہیے اور نرم کپڑا دھونی سے دھلایا ہوا کہ بدن پر بارندہ ہو اور خشک شربت اور کھٹی کھٹی غذائیں اس فصل میں بہت کھاویں اور بوریوں اور سرد مزاج والوں کا حال اس فصل میں بہتر رہتا ہے اور فصل خزان میں دھیر کی گرمی اور صبح کی سردی سے پرہیز کرنا چاہیے اور سرد کو پوشیدہ رکھیں اور اس فصل میں جس جگہ کہ

نزدیکی اور ہمسائیگی دریا کی چوتھے گز ہواؤ کا پانچویں حال خاک کا لیکن وہ تغیر جو ستاروں کی شعاع کے سبب ہے
وہ اس طریق پر ہے کہ جس وقت شعاع ستاروں کی سورج کی شعاع سے مل جاتی ہے اور چمکتی ہے تو عنصر آگ کا لگتا ہے
اور ہوا کے مقام کو لیتا ہے اور ہوا کو اور زمین کو گرم کرتا ہے اور تپتا ہے پس بسبب اس کے فصل سال کی طبیعت
اپنی سے متغیر ہو جاتی ہے اور گرم زیادہ ہوتی ہے اور اگر وہ شعاعیں سورج کی شعاع سے دور ہو وین تو شعاع سورج کی
آگ کو عنصر کو اس کی جگہ سے لادو گی مگر اس وقت میں ہوا اور زمین اس قدر تفتیدہ اور گرم ہونگی جیسے اوسمین ہوگی پس
اسی وجہ سے فصل سال اپنی فراج پر قائم رہے گی اور جو تغیر کہ بسبب عرض بلاد کے ہوتا ہے وہ اس طرح پر ہے کہ جو شہر کہ
سمت راس اسکی مدار برج سرطان ہے شمال میں یا مدار برج جدی ہے جنوب میں تو فصل تابستان اس شہر کی
گرم زیادہ اور شہروں کے تابستان سے ہوگی جو شہر کہ ان دونوں نقطوں سے دور ہیں پس جو شہر کہ دور ہیں گرمی
کی فصل میں اور شہروں میں گرمی کم ہوگی اور اس مقام تک کہ خط استوا کے نیچے ہے اور جو شہر کہ خط استوا کے
نیچے ہیں اعتدال سے نزدیک ہیں اس لیے کہ سبب آسمانی جواو ن مقامات کی ہوا کو گرم کرتا ہے نزدیکی سورج کی ہے
کہ جس وقت سورج برج استوا میں ہوتا ہے چند روز سمت راس پر اونکے گزر کرتا ہے اور برج استوا محل سے اور
میزان اور اثر گذر کر کے سورج کا سمت راس پر اس قدر نہیں ہوتا ہے لیکن ہمیشگی اسکی گزری اثر زیادہ رکھتی ہے
ظاہر یہ بات کہ گرمی وقت نماز دیگر کی زیادہ گرمی چاشتگاہ سے ہوتی ہے حالانکہ دوری اور نزدیکی آفتاب
کی دونوں وقت یکساں ہے لیکن بوقت نماز دیگر بسبب ہمیشگی تابش آفتاب کو ہوا گرم زیادہ ہوتی ہے اسی وجہ
سے جس وقت سورج آخر برج سرطان اور اول اسد میں آتا ہے تو ہوا گرم زیادہ ہوتی ہے یہ نسبت اس وقت کے
جب آفتاب اول سرطان میں آوے کیونکہ اول سرطان سمت راس سے نزدیک بہت ہے لیکن بسبب
مدامت کہ جب آخر سرطان میں پہنچے ہوا گرم زیادہ ہوگی اور اسی طرح جس وقت کہ سورج اول سرطان سے
کہ غایت اسکی میل کا ہی بیس درجہ دور ہو تو ہوا گرم زیادہ اس سے ہوگی کہ سوز اول سرطان میں نہ ہو چکا ہو
اور دوری اسکی غایت میل سے بھی بیس درجہ ہو پس اس تصریح بیان سے معلوم کرنا چاہیو کہ اثر نزدیکی آفتاب
ہوا کے گرم کرنے میں اس قدر نہیں ہوتا ہے جتنا اثر مدامت اسکی تفتیدگی کا ہوتا ہے اور جو شہر کہ خط استوا
سمت راس سے اونکے نزدیک ہے اونکی سمت راس پر آفتاب تھوڑی زمانہ تک رہتا ہے اور جلد دور ہو جاتا
پس ہر ایک شہر کہ عرض اسکا تاسمیل سے نزدیک ہے وہ شہر سب شہروں سے گرم زیادہ ہے اور بعد اس
وہ شہر جو اس سے دور ہیں اور لیکن سردی اور شہروں میں جو شمالی ہیں اور مدار سرطان سے دور ہیں قوی
زیادہ ہوگی اور وہ تغیر فصل جو بسبب بلندی اوپری زمین کے ہوتا ہے وہ اس طرح پر ہے کہ جو شہر پستی اور
نشیب میں واقع ہو وہ نہایت گرم ہوتا ہے اور جو زمین بلندی پر ہو خشک ہوگی اس وجہ سے کہ شعاع سورج

نزدیکی اور ہمسائیگی دریا کی چوتھے گز ہواؤ کا پانچویں حال خاک کا لیکن وہ تغیر جو ستاروں کی شعاع کے سبب ہے
وہ اس طریق پر ہے کہ جس وقت شعاع ستاروں کی سورج کی شعاع سے مل جاتی ہے اور چمکتی ہے تو عنصر آگ کا لگتا ہے
اور ہوا کے مقام کو لیتا ہے اور ہوا کو اور زمین کو گرم کرتا ہے اور تپتا ہے پس بسبب اس کے فصل سال کی طبیعت
اپنی سے متغیر ہو جاتی ہے اور گرم زیادہ ہوتی ہے اور اگر وہ شعاعیں سورج کی شعاع سے دور ہو وین تو شعاع سورج کی
آگ کو عنصر کو اس کی جگہ سے لادو گی مگر اس وقت میں ہوا اور زمین اس قدر تفتیدہ اور گرم ہونگی جیسے اوسمین ہوگی پس
اسی وجہ سے فصل سال اپنی فراج پر قائم رہے گی اور جو تغیر کہ بسبب عرض بلاد کے ہوتا ہے وہ اس طرح پر ہے کہ جو شہر کہ
سمت راس اسکی مدار برج سرطان ہے شمال میں یا مدار برج جدی ہے جنوب میں تو فصل تابستان اس شہر کی
گرم زیادہ اور شہروں کے تابستان سے ہوگی جو شہر کہ ان دونوں نقطوں سے دور ہیں پس جو شہر کہ دور ہیں گرمی
کی فصل میں اور شہروں میں گرمی کم ہوگی اور اس مقام تک کہ خط استوا کے نیچے ہے اور جو شہر کہ خط استوا کے
نیچے ہیں اعتدال سے نزدیک ہیں اس لیے کہ سبب آسمانی جواو ن مقامات کی ہوا کو گرم کرتا ہے نزدیکی سورج کی ہے
کہ جس وقت سورج برج استوا میں ہوتا ہے چند روز سمت راس پر اونکے گزر کرتا ہے اور برج استوا محل سے اور
میزان اور اثر گذر کر کے سورج کا سمت راس پر اس قدر نہیں ہوتا ہے لیکن ہمیشگی اسکی گزری اثر زیادہ رکھتی ہے
ظاہر یہ بات کہ گرمی وقت نماز دیگر کی زیادہ گرمی چاشتگاہ سے ہوتی ہے حالانکہ دوری اور نزدیکی آفتاب
کی دونوں وقت یکساں ہے لیکن بوقت نماز دیگر بسبب ہمیشگی تابش آفتاب کو ہوا گرم زیادہ ہوتی ہے اسی وجہ
سے جس وقت سورج آخر برج سرطان اور اول اسد میں آتا ہے تو ہوا گرم زیادہ ہوتی ہے یہ نسبت اس وقت کے
جب آفتاب اول سرطان میں آوے کیونکہ اول سرطان سمت راس سے نزدیک بہت ہے لیکن بسبب
مدامت کہ جب آخر سرطان میں پہنچے ہوا گرم زیادہ ہوگی اور اسی طرح جس وقت کہ سورج اول سرطان سے
کہ غایت اسکی میل کا ہی بیس درجہ دور ہو تو ہوا گرم زیادہ اس سے ہوگی کہ سوز اول سرطان میں نہ ہو چکا ہو
اور دوری اسکی غایت میل سے بھی بیس درجہ ہو پس اس تصریح بیان سے معلوم کرنا چاہیو کہ اثر نزدیکی آفتاب
ہوا کے گرم کرنے میں اس قدر نہیں ہوتا ہے جتنا اثر مدامت اسکی تفتیدگی کا ہوتا ہے اور جو شہر کہ خط استوا
سمت راس سے اونکے نزدیک ہے اونکی سمت راس پر آفتاب تھوڑی زمانہ تک رہتا ہے اور جلد دور ہو جاتا
پس ہر ایک شہر کہ عرض اسکا تاسمیل سے نزدیک ہے وہ شہر سب شہروں سے گرم زیادہ ہے اور بعد اس
وہ شہر جو اس سے دور ہیں اور لیکن سردی اور شہروں میں جو شمالی ہیں اور مدار سرطان سے دور ہیں قوی
زیادہ ہوگی اور وہ تغیر فصل جو بسبب بلندی اوپری زمین کے ہوتا ہے وہ اس طرح پر ہے کہ جو شہر پستی اور
نشیب میں واقع ہو وہ نہایت گرم ہوتا ہے اور جو زمین بلندی پر ہو خشک ہوگی اس وجہ سے کہ شعاع سورج

نزدیکی اور ہمسائیگی دریا کی چوتھے گز ہواؤ کا پانچویں حال خاک کا لیکن وہ تغیر جو ستاروں کی شعاع کے سبب ہے

کی نشیب میں جمع ہوتی ہے اور بہت تپاتی ہے اور تیز اور گرم کرتی ہے اس سبب سے گرمی زمین نشیب میں زیادہ ہوتی ہے اور جو زمین کہ بلند ہے پر ہوا دیر شمع ٹہرنے نہیں پاتی اور ہوا گزر کرتی ہے اس لیے گرمی نہیں ہوتی اور وہ تغیر جو سبب پہاڑ کے ہوتا ہے دو طرح پر ہے یعنی زمین ایسی ہے کہ پہاڑ سے پست ہے اور دامن کو وہ میں ہی پہاڑ کے اوپر ہے اور بعضی ایسی ہے کہ پہاڑ کے ہمسایہ میں ہے اور نزدیک پہاڑ کے ہی لیکن وہ زمین جو دامن کو وہ میں واقع ہے یا اور پہاڑ کے ہی حکم اور سکا مانند پستی اور بلندی زمینوں کے ہی کہ بیان کیا گیا ہے اور وہ شہر جس سے پہاڑ نزدیک ہے حال و سکا اس طرح ہے کہ مثلاً کوئی شہر ہے کہ اس کے شمال کی جانب کوہ واقع ہے اور آفتاب اس پہاڑ پر تابش کرتا ہے اور عکس اس کا شہر پر پڑتا ہے تو بالضرور ہوا اس شہر کی نہایت گرم ہوگی اگرچہ وہ شہر شمالی ہے اور اسی طرح اگر پہاڑ طرف مغرب کے ہو تو آفتاب مشرق سے نکلا اور پھر تابش کر گیا اور عکس اس کا شہر پر پڑ گیا اور ہوا سخت گرم ہوگی اور اگر پہاڑ طرف مشرق کے ہو گرمی کم ہوگی اس لیے کہ تابش آفتاب کی اس پہاڑ پر بعد زوال قوی ہوگی اور جب آفتاب پھر گیا اور ہر ساعت دور ہوتا جائیگا تو عکس اس کی تابش کا شہر پر نہ پڑ گیا اور اگر پہاڑ طرف مغرب کی ہو حال اس کا خلاف ہو گا کیونکہ اول روز سے کہ آفتاب نکلیگا ہر ساعت نزدیک زیادہ ہوتا جائیگا اور اگر کوئی ایسا شہر ہو کہ گزر ہوا شمالی کا اس کے بند ہوا اور گزر جنوب کا کٹا وہ تو ہوا اس شہر کی گرم ہوگی اور جو کوئی شہر ایسا ہو کہ دو پہاڑوں کے بیچ میں واقع ہوا اور راہ ہوا کی کشادہ ہو تو ہوا اس شہر میں بقوت اور بکثرت گزر کرے گی اس لیے کہ جب ہوا گزر گا اپنا تنگ پائیگی تو اسے سبکدستی جمع ہو کر جابوگی اور جو شہر کہ پہاڑ کے پاس ہیں اور شہر وہیں سے معتدل زیادہ وہ شہر ہے کہ اس کی سمت مشرق اور سمت شمال کی کھلی ہوتی ہے اور سمت مغرب اور سمت جنوب کو بند ہو وی اور وہ تغیر جو دریاؤں کی وجہ سے ہو وہ اس طریق پر ہے کہ صوفت کہ دریا طرف شمال شہر کے ہو تو ہوا اس شہر کی بہت سرد ہوگی اس لیے کہ ہوا شمالی خود سرد ہے پس جب دریا پر گزر کر گی تو دریا زیادہ سردی کو حاصل کر لے گی اور اگر دریا طرف جنوب کے ہو تو ہوا شہر کی غلیظ ہوگی اس لیے کہ ہوا جنوبی خود غلیظ ہے اور جب دریا پر گزر کرے گی تو دریا کے بخارات سے اور زیادہ غلیظ ہو جائیگی اور اگر دریا طرف مشرق کے ہو تری ہوا کی زیادہ ہوگی اس لیے کہ تابش آفتاب دریا پر پڑے گی اور تحلیل کر لے گی اور بخار بہت اٹھا ویگی اور ہوا کو تر کرے گی اور اگر دریا طرف مغرب کے ہو تو تری ہوا میں اندکے کمتر ہوگی اس لیے کہ بخارات شہر میں کم ہو چنیں گے لیکن بہر حال ہمسایگی دریا سے ہوا تر ہوتی ہے اور جو شہر کہ بخارات دریا کے اوسمیں ہو چنچہ ہیں اور گزر ہوا کا کھلا ہوا ہے اس شہر میں عفویت نہیں ہوتی اور ہوا درست ہوتی ہے اور اگر کسی پہاڑ نے راہ ہوا کی روکی ہو تو ہوا جلد عفویت قبول کر لے گی اور موافق ترین ہوا ان کی عفویت کو باز رکھتا ہے شمال سے پہاڑ مشرق پہاڑ مغرب اور زیاں کا ہوا اوسمیں با وجہ جنوب ہے اور وہ تغیر جو سبب

[illegible]

ہواؤں کے ہوتا ہے بیان کیا جاتا ہے لیکن پہلے جاننا چاہیے کہ ہوائیں چار ہیں جس طرح طرہیں ہیں کی چار ہیں اور سب اس امر کا کہ ہوائیں کیسے چار ہیں اور کس واسطے طرہیں ہیں کی چار ہیں اور کیسے ہوائیں موافق عدد زمین کی طرفوں کے ہیں وہ متعلق علم طب سے نہیں ہے لیکن زمین کی طرفیں مشرق اور مغرب اور جنوب اور شمال ہیں اور ہواؤں میں سے ایک عباہی وہ مشرق کی طرف سے چلتی ہے دوسری وہ برہی وہ مغرب کی طرف سے چلتی ہے تیسری جنوب سے وہ جنوب سے آتی ہے مشرق کی دایین طرف سے چوتھی باد شمال ہے وہ شمال کی طرف سے آتی ہے مشرق کی بائیں طرف سے اور باد جنوب اکثر شہر وغینہ گرم اور تر ہوتی ہے لیکن گرم اسوجہ سے ہوتی ہے کہ جنوب کی سمت بسبب نزدیک سورج کے گرم ہے اور تر اسوجہ سے ہے کہ مادہ برہی بڑے دریاؤں کا جنوب ہی کی طرف سے ہے اور اس سبب سے کہ آفتاب جنوب کی سمت کو جب گرم کرتا ہے تو دریاؤں سے بخار نکلتا ہے اور بخار بہت اٹھتا ہے اور وہ بخار ہی ہوائیں شامل ہوتے ہیں اسوجہ گرم اور تر ہوتی ہے اور باد شمال سرد اور خشک ہے لیکن سرد اسوجہ سے کہ برف اور بانی ٹھنڈی ہونے کے پہاڑوں پر گزرتی ہے اور شمال کی طرف خود سرد ہے بسبب دوری آفتاب کی سمت اس سے اور خشک اسوجہ سے کہ گذر اس کا دریاؤں اور آب روان پر نہیں ہوتا ہے اور بخارات بھی حصد جنوب کی جانب ہیں شمال کی طرف نہیں ہیں پس باد شمال بقیاس باد جنوب کے خشک ہے اور اگر کسی جگہ ہوا جنوب آتی ہو اور بعد اسکے ہوا شمال گذر کرے تو جو غلطیوں کے باد جنوب کی حرارت سے یکساں جائیں گی باد شمال اونکو خورگی اور حلق اور سینہ اور آنٹوں اور چھوٹوں پر اوتار لائیگی کہ اسکی وجہ سے شمالی اور زمستانی بیماریاں پیدا ہوں گی اور جو کچھ ہوا گرم اور ہوا سرد میں بیان ہو چکا ہے خاصیت اور فصل ہوا جنوب اور ہوا شمال کی بھی ہے اور ہوا مشرقی سردی اور گرمی میں معتدل ہوتی ہے اور خشک زیادہ ہوا مغربی سے ہوتی ہے اسلیے کہ شمال مشرق میں دریا اور بخارات کثرت ہیں بہ نسبت جنوب مشرق کے اور عمارت زمین کی اکثر جانب شمال ہے اور ہوا مشرقی بقیاس ہوا مغربی کے اکثر آخر روز چلتی ہے اسوجہ سے ہوا مغربی آفتاب سے کثرت تحلیل ہوتی ہے اور اسی سبب سے ہوا مغربی سرد زیادہ ہوا مشرقی سے ہے اور تری زیادہ رکھتی ہے اگرچہ دونوں بہ نسبت ہوا جنوبی اور ہوا شمالی کے معتدل ہیں اور اگر ہوا مشرقی آخر شب اور اول روز میں آوی تو سخت معتدل ہوگی اسوجہ سے کہ حرارت آفتاب کی اوسمیں اثر نہیں کرتی ہے اور اوسقدر خشک نہیں ہوتی جتنی خشک وہ ہوا ہوتی ہے جو آخر روز اور اول شب چلتی ہے کیونکہ یہ برخلاف اوسکے ہے اور ہوا مغربی جسوقت آخر شب اور اول روز میں آوی اندک کے غلیظ ہوگی اسلیے کہ آفتاب کا اثر اوسمیں نہیں ہوتا ہے اور وہ ہوا مغربی جو آخر روز اور اول شب آوی وہ برخلاف اوسکے ہوگی اور معلوم کرنا چاہیے کہ احوال ہواؤں کا بعض شہروں میں اسباب گوناگون سے متغیر ہوتا ہے مثلاً اگر کسی شہر کے نزدیک جنوب کی طرف کوئی پہاڑ واقع ہو کہ اوپر بہت برف گری اور ہوا جنوب اوس پہاڑ پر گذر کرے تو وہ ہوا جنوب کی اوس سبب سے سرد اور تر ہوگی اور اکثر اوقات ہوا

[illegible][illegible]

اور اگر اتفاقہ کسی شخص کو مرگی عارض ہوتی ہے تو سخت قوی ہوتی ہے اسلئے کہ کسی اور سبب قوی سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہ سبب قوت جسم پر غالب ہوتا ہے اور زخم اور سپوڑہ ہنسی جو وہاں کے آدمیوں کو جسم پر ہوتی ہیں وہ جلد اچھی ہو جاتی ہیں بوجہ نیک ہونے خون کے و بسبب ہنسی سبب ہوا کی گوشت زخموں اور ہنسیوں کا سست کرے اور بوجہ قوی ہونے حرارت غریزی کے دل اور کاکرم ہوتا ہے اور وہاں کی عورتیں جس بطن سے اکثر بزر پاک ہوتی ہیں کیونکہ ایام حیض میں سرخی تمام نہیں دیکھتی ہیں اسلئے کہ رگین اور گزر گاہیں خون کی اون بدن میں باریک ہوتی ہیں ایک گروہ اطباء کا مقلد ہے کہ اوس ملک کی عورتیں کم ختی ہیں اور حال ترک کی عورتوں کا برخلاف اونکو ہوا اس وجہ سے کہ حرارت غریزی اوسکی ساتھ اون ہیموں کے کوثرین جس سبب سے کثرت میں برابر کرتی ہے اور سرخی سے پاک گذر گاہوں اور رگوں کو اونکی جو سمیٹتی ہے اسلئے پھر جسم نہایت دشواری سے نکلتا ہے اور وہ بھی کم اون کے ہوتا ہے اور حسیف ہوتا ہے تو غلیظ ہوتا ہے اور بعد جنو کی بیماری سسل اور کزاز کی بہت عارض ہوتی ہے اسلئے کہ جس کے وقت قوت بہت کرتی ہیں اور صدمہ اور رنج بہت اوٹھاتی ہیں اور اکثر اوقات سبب قوت کر کے کوئی رگ سیدہ کی ٹوٹ جاتی ہے اور سبب اوسکے سسل کی بیماری ظاہر ہوتی ہے یا کوئی شاخ کسی پٹری کی ٹوٹ جاتی ہے اور اوسکی وجہ سے کزاز لاحق ہوتا ہے اور بچوں کو فیلٹہ الما کی بیماری بہت ہوتی ہے مگر جب عمر بڑھتی ہے تو یہ عیلت باطلہ دور ہو جاتی ہے اور لڑکیوں کو رحم اور شکم میں پانی بھر جاتا ہے جب بڑی ہوتی ہیں تو دور جاتا ہے اور آنکھ کا درد کم ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے تو قوی ہوتا ہے اور باقی اور حالات آٹھویں اور دسویں باب میں ملاحظہ کریں اور جنوبی شہروں کو رہنے والو کا حال مثل حال لبنان کے ہے اور بیماریاں بھی اون لوگوں کو تابستانی ہوتی ہیں اور خارش و شراب کا وہاں کے آدمیوں پر بہت غلبہ رکھتا ہے اسلئے کہ طعام نیک نہیں ہضم ہوتا ہے اور دماغ ضعیف رہتا ہے اور آنکھ کا درد اور بواٹھ اور نگو بہت ہوتی ہے اور وہاں کے بوڑھے آدمیوں کو سبب گزمواد کو اور طرف پہیوں کے خال بہت عارض ہوتا ہے اور تپیں اور بیماریاں طویل الہ اکثر پیدا ہوتی ہیں اور سبب نرخی شکم کے دست بہت آتی ہیں اور احوال مقامات مشرقی اور مغربی کے رہنے والوں کا مانند حال ہواؤں مشرقی اور مغربی کے ہے کہ مذکور ہو چکا ہے اور کیفیت اون شہروں کی شکے ایک طرف پہاڑ ہو اور ایک سمت دریا ہو وہاں کی ترہوگی اسلئے کہ ہوا انجرون کو دریا کو پہاڑ پر لیجا چکی اور کوئی گزنیانگی اور بارش بھی بہت ہوگی اور اگر زمین وہاں کی خشک ہے یا سنگی تو کچھ ضرر چندان نہیں ہے لیکن اگر گشت اور تر زمین ہے ہوا وہاں کی بد ہوگی اور جو زمین نشیب میں واقع ہو اور جنوب کی طرف اوسکو دریا ہو اور شمال کی جانب پہاڑ تو بیماری وہاں بکثرت ہوگی بالکل جس ملک کی زمین کسنگین ہو وہاں کی ہوا بہتر ہوا زمین تر ہوگی اور ہوا بہا بانی خشک اور درشت ہوتی ہے اور ہوا دریا کی تر ہے اور ہوا کو ہی سخت درشت ہے اور ہوا ہینوں یا مہون کی خوش اور نرم ہے اور ہوا ہیشہ اور جس جگہ پانی کی کثرت ہے اور حشرات اور جانوران موزی بہت پیدا ہوتے

اسلئے کہ کسی اور سبب قوی سے ظاہر ہوتی ہے کہ وہ سبب قوت جسم پر غالب ہوتا ہے اور زخم اور سپوڑہ ہنسی جو وہاں کے آدمیوں کو جسم پر ہوتی ہیں وہ جلد اچھی ہو جاتی ہیں بوجہ نیک ہونے خون کے و بسبب ہنسی سبب ہوا کی گوشت زخموں اور ہنسیوں کا سست کرے اور بوجہ قوی ہونے حرارت غریزی کے دل اور کاکرم ہوتا ہے اور وہاں کی عورتیں جس بطن سے اکثر بزر پاک ہوتی ہیں کیونکہ ایام حیض میں سرخی تمام نہیں دیکھتی ہیں اسلئے کہ رگین اور گزر گاہیں خون کی اون بدن میں باریک ہوتی ہیں ایک گروہ اطباء کا مقلد ہے کہ اوس ملک کی عورتیں کم ختی ہیں اور حال ترک کی عورتوں کا برخلاف اونکو ہوا اس وجہ سے کہ حرارت غریزی اوسکی ساتھ اون ہیموں کے کوثرین جس سبب سے کثرت میں برابر کرتی ہے اور سرخی سے پاک گذر گاہوں اور رگوں کو اونکی جو سمیٹتی ہے اسلئے پھر جسم نہایت دشواری سے نکلتا ہے اور وہ بھی کم اون کے ہوتا ہے اور حسیف ہوتا ہے تو غلیظ ہوتا ہے اور بعد جنو کی بیماری سسل اور کزاز کی بہت عارض ہوتی ہے اسلئے کہ جس کے وقت قوت بہت کرتی ہیں اور صدمہ اور رنج بہت اوٹھاتی ہیں اور اکثر اوقات سبب قوت کر کے کوئی رگ سیدہ کی ٹوٹ جاتی ہے اور سبب اوسکے سسل کی بیماری ظاہر ہوتی ہے یا کوئی شاخ کسی پٹری کی ٹوٹ جاتی ہے اور اوسکی وجہ سے کزاز لاحق ہوتا ہے اور بچوں کو فیلٹہ الما کی بیماری بہت ہوتی ہے مگر جب عمر بڑھتی ہے تو یہ عیلت باطلہ دور ہو جاتی ہے اور لڑکیوں کو رحم اور شکم میں پانی بھر جاتا ہے جب بڑی ہوتی ہیں تو دور جاتا ہے اور آنکھ کا درد کم ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے تو قوی ہوتا ہے اور باقی اور حالات آٹھویں اور دسویں باب میں ملاحظہ کریں اور جنوبی شہروں کو رہنے والو کا حال مثل حال لبنان کے ہے اور بیماریاں بھی اون لوگوں کو تابستانی ہوتی ہیں اور خارش و شراب کا وہاں کے آدمیوں پر بہت غلبہ رکھتا ہے اسلئے کہ طعام نیک نہیں ہضم ہوتا ہے اور دماغ ضعیف رہتا ہے اور آنکھ کا درد اور بواٹھ اور نگو بہت ہوتی ہے اور وہاں کے بوڑھے آدمیوں کو سبب گزمواد کو اور طرف پہیوں کے خال بہت عارض ہوتا ہے اور تپیں اور بیماریاں طویل الہ اکثر پیدا ہوتی ہیں اور سبب نرخی شکم کے دست بہت آتی ہیں اور احوال مقامات مشرقی اور مغربی کے رہنے والوں کا مانند حال ہواؤں مشرقی اور مغربی کے ہے کہ مذکور ہو چکا ہے اور کیفیت اون شہروں کی شکے ایک طرف پہاڑ ہو اور ایک سمت دریا ہو وہاں کی ترہوگی اسلئے کہ ہوا انجرون کو دریا کو پہاڑ پر لیجا چکی اور کوئی گزنیانگی اور بارش بھی بہت ہوگی اور اگر زمین وہاں کی خشک ہے یا سنگی تو کچھ ضرر چندان نہیں ہے لیکن اگر گشت اور تر زمین ہے ہوا وہاں کی بد ہوگی اور جو زمین نشیب میں واقع ہو اور جنوب کی طرف اوسکو دریا ہو اور شمال کی جانب پہاڑ تو بیماری وہاں بکثرت ہوگی بالکل جس ملک کی زمین کسنگین ہو وہاں کی ہوا بہتر ہوا زمین تر ہوگی اور ہوا بہا بانی خشک اور درشت ہوتی ہے اور ہوا دریا کی تر ہے اور ہوا کو ہی سخت درشت ہے اور ہوا ہینوں یا مہون کی خوش اور نرم ہے اور ہوا ہیشہ اور جس جگہ پانی کی کثرت ہے اور حشرات اور جانوران موزی بہت پیدا ہوتے

اور

ہیں عفن اور زیاں کا ہے باب چودہواں تیسری کتاب کی گفتار اول ہو سکنا
جزوی کی شناخت میں سے پہلے لکھ چکے ہیں کہ سکنا کئی مراد شہروں سے ہے اور
سکنا جزوی خانہ کو کہتے ہیں پس اگر کوئی آدمی کسی شہر میں مقام کرے سکنا اور ہوا و سکی بد ہو تو اسکو چاہیے
کہ اس شہر میں ایسا مکان بنائے یا ایسے کہ میں جا کر رہے کہ اس شہر کی ہوا کی مضرت سے بچے اور وہ گہراں طریق
ہونا چاہیے کہ سائبان اور سکا بلند ہو کہ اور رخ مشرق کی طرف اور روشن دان فرارح بعض مشرق کی طرف اور بعض شمال کی
طرف ہوں اور اسطور کے ہوں کہ صبح کو جب آفتاب نکلے تو تمام گہر میں تابش کرے تاکہ ہوا اس مکان کی لطیف ہو جا
گفتار دوسری تیسری کتاب کو حصہ اول سے پانیوں کو احوال کی
شناخت میں سے اور اس گفتار کے سات باب ہیں باب پہلے پانی کی
حاجت میں سے معلوم کریں کہ پانی ایک رکن ہوا رکان مخصوصہ ہے کہ آدمی اور سب جانوروں کو
احتیاج اسکو پینے کی ہے اور بھیہ حاجت اس غرض سے نہیں ہے کہ پانی غذا ہوتا ہے کیونکہ کوئی جسم بیٹا غذا کے
قابل نہیں ہے اور غذا نہیں ہوتا ہے لیکن سب حاجتیں پانی کا طرف پانی کے پیچھے کہ پانی معدہ میں کھانے کے
ساتھ شامل ہوتا ہے اور طعام اس مقام پاتا ہے اور صحبت اسکو رگون اور باریک باریک راستوں میں نفوذ کرتا ہے
اور اعضا میں پہنچتا ہے اس وجہ سے پانی سے چارہ نہیں ہے اور کسی رکن میں ارکان سے بھی خاصیت نہیں ہے باب دوسرا
تیسری کتاب کو حصہ اول کی دوسری گفتار سے طبیعت اور خاصیت اور
منفعت اور مضرت پانیوں کے بیان میں ہے جانتا چاہیے کہ پانی خالص سرد اور تر ہے اور سبب
آگ کی نزدیکی کے یا ہوا کی گرمی کے عرضی گرم کو قبول کرتا ہے بدون آمیزش کسی گرم شے کے اور کہی بسبب آبی
ہوا کو عرضی سردی کو قبول کرتا ہے بدون آمیزش کسی سرد شے کو ملکہ خشکی کو بر گز نہیں قبول کرتا ہے لکن اسوقت
کہ جب حجامی اور بر گز کو پانی کا تری زیادہ قبول نہیں کرتا ہے اسلئے کہ ممکن نہیں ہے کہ خالص پانی زیادہ تر ہو
اور فعل اور خاصیت پانی کی تری کرنا ہے اور جو گرمی یا خشکی کرتا ہے تو بسبب اس زمین کو کرتا ہے جو اس میں ملی
ہوئی ہوئی ہو یا بسبب کسی کیفیت عارضی کے کہ حاصل کی ہو اور بر گز آگ پانچیں نہیں ملتی ہے اور اس سے
پانچیں ہوا کی کیفیت کو اور کچھ نہیں پہنچتا ہے لیکن زمینی اور ہوائی چیزیں بہت شامل ہوتی ہیں اور اگر پانی
ہوائی کی نسبت زیادہ ملے ہو یا اسلئے کہ پانی ہمیشہ زمین کے اندر رہتا ہے اور ہوا کو ساتھ پانی کے جو ہمہ تنگی
کو نہیں ہو پس جو کچھ پانچیں شامل ہوتا ہے زمینی کے اجزاء سے زیادہ ہوتا ہے اور تاثیر صحیح اور ستاروں کی بھیانکی
ہوا کو طرف پانچے پہنچتی ہے اسلئے جب تک ہوا سرد یا گرم نہیں ہوتی ہے سردی اور گرمی پانی میں ظاہر
نہیں ہوتی اور زمین کا پانی سب پانیوں سے تری زیادہ کرتا ہے اسلئے کہ وہ زمین میں نہیں رہتا ہے اور کوئی شے

اور بدشواری ہے اور زمین کچھ حرکت اگر ہے تو اپنی قوت سے نہیں ہے بلکہ کثرت مادہ سے حرکتی ہوئی ہیں اور
ایسا پانی زمین سے ملا ہوا رہتا ہے اور جب تک کوئی زمین چھن اور تباہ نہیں ہوتی پانی اس سے تراوش نہیں کرتا
پس سیوجہ سے کہا گیا ہے کہ آب ترانیدہ سب پانیوں سے بدتر ہے اور آب استادہ خصوصاً وہ پانی جو دریا
درختوں اور نیستان کے ٹھہرا ہوا ہو خاصہ وہ کہ آفتاب کی تابش اور سپر پڑتی ہو وہ پانی نہایت بدتر ہے کہ
ایسا پانی جاڑے کے موسم میں برف کرنے کی وجہ سے سرد رہتا ہے اور برف پڑتا ہے اور گرمی کے موسم میں آفتاب
گرم رہتا ہے اور صفر زیادہ کرتا ہے اس سبب سے کہ لطیف اور سکا تحلیل قبول کرتا ہے اور کثیف باقی رہتا ہے
اور سبب استادگی کے اجزائی زمینی اور زمین سے ہونے ہوتے ہیں پس ایسے پانیوں سے ترکیب ہوتی جاتی ہے
اور بیکر ضعیف ہوتا ہے اور قحطی اشک کو خسر دیتا ہے اور تب و تاب عارض ہوتی ہے اور گردن کو باریک کرتا ہے
اور پیاس زیادہ کرتا ہے اور اکثر اوقات استقامت بھی ہو جاتا ہے اور کسی اس پانی سے ذات العرب اور زلیق الایما
اور جئون اور پاشیر اور دالی کا مرض عارض ہوتا ہے اور خستین بچوں کے زہر جاتے ہیں اور رجا کی بیماری زہر
ہوتی ہے اور اس پانی سے جدم اور پستی کہ بدن پر لایق ہوتی ہے و زمین پڑتی ہے اور تب چوتھا بھی لایق
ہوتی ہے اور بڑا ہے آریون کو سبب کی رطوبت کرتی ہے و قحط عارض ہوتی ہے اور صفر اور قحط والوں کو اور صاحب
تپا کہ وہ پانی بہت ضرر پہنچاتا ہے اور ہر طرح کا پانی کہ رنگ یا مزہ یا بو یا غریب کہ کو بہتر نہیں ہوتا ہے اور اگر کسی غلیظ
اور زہر پانی کہ جاگ یا اور کوئی شے اس کے اوپر پھری ہوئی ہو اور وہ پانی کا زمین جو تک یا اور قسم کے کڑے
ہوں اور وہ پانی کہ پتہ اور گھاس بداد میں پڑا ہوتی ہو یہ سب پانی خراب اور زہار میں اور آب استادہ
کہ ایک مدت سے پڑا ہوا ہو خاصہ خنوع ہوتا ہو بہتر نہیں ہے و اصل علم بالصواب باب تیسرا پتھری کتاب
حصہ اول کی دوسری گفتار سے نیک پانیوں کی پہچان میں ہے نیک اور ہنراؤ
انتخاب سب پانیوں سے پانی خستہ کا ہے نہ خستہ بلکہ اودن چھوٹا پانی جو زمین پاکیزہ اور پتھر پر رہتا ہے یا پتھر
نکلتا ہے کہ کوئی چیز غریب شامل اس کے نہ ہو اور کسی طرح کا زہر اور رنگ اور بو نہ رکھتا ہو دی پس جو پانی کہ پتھر سے
نکلتا ہو یا پتھر پر ہو وہ پانی صفوت کثر قبول کرتا ہے اور اس پانی کو آب درست کہتے ہیں اور جو پانی کہ زمین پاکیزہ
سے باہر نکلتا ہو وہ بہتر اس پانی سے ہے جو پتھر سے نکلتا ہو اس لیے کہ زمین پانی کو صاف کرتی ہے اور جو شہر اور زمین
میں ہو اور سکو مطلقہ کر دیتی ہے اور پانی خستہ کا روان ہونا چاہیہ خصوصاً جنگل میں جاری ہو اور سورج اور سپر کے
اور ہوا اور سپر بخوبی چلے اور جو کوئی پانی کہ کثرت سے جاری ہو اور بقوت چلتا ہو کہ اگر زمین کوئی چیز شامل ہو جا
و کثرت اس کی اس چیز کو اس کی طبیعت سے پیروی کی اور جو پانی کہ رخ طرف مشرق کے رکھتا ہو نہایت بہتر خصوصاً
اگر راہ دور ہو آتا ہو اور اس کے بعد نیک وہ پانی ہے جو رخ شمال کی طرف ہے اور وہ پانی جو رخ طرف مغرب کی طرف

اور بدشواری ہے اور زمین کچھ حرکت اگر ہے تو اپنی قوت سے نہیں ہے بلکہ کثرت مادہ سے حرکتی ہوئی ہیں اور
ایسا پانی زمین سے ملا ہوا رہتا ہے اور جب تک کوئی زمین چھن اور تباہ نہیں ہوتی پانی اس سے تراوش نہیں کرتا
پس سیوجہ سے کہا گیا ہے کہ آب ترانیدہ سب پانیوں سے بدتر ہے اور آب استادہ خصوصاً وہ پانی جو دریا
درختوں اور نیستان کے ٹھہرا ہوا ہو خاصہ وہ کہ آفتاب کی تابش اور سپر پڑتی ہو وہ پانی نہایت بدتر ہے کہ
ایسا پانی جاڑے کے موسم میں برف کرنے کی وجہ سے سرد رہتا ہے اور برف پڑتا ہے اور گرمی کے موسم میں آفتاب
گرم رہتا ہے اور صفر زیادہ کرتا ہے اس سبب سے کہ لطیف اور سکا تحلیل قبول کرتا ہے اور کثیف باقی رہتا ہے
اور سبب استادگی کے اجزائی زمینی اور زمین سے ہونے ہوتے ہیں پس ایسے پانیوں سے ترکیب ہوتی جاتی ہے
اور بیکر ضعیف ہوتا ہے اور قحطی اشک کو خسر دیتا ہے اور تب و تاب عارض ہوتی ہے اور گردن کو باریک کرتا ہے
اور پیاس زیادہ کرتا ہے اور اکثر اوقات استقامت بھی ہو جاتا ہے اور کسی اس پانی سے ذات العرب اور زلیق الایما
اور جئون اور پاشیر اور دالی کا مرض عارض ہوتا ہے اور خستین بچوں کے زہر جاتے ہیں اور رجا کی بیماری زہر
ہوتی ہے اور اس پانی سے جدم اور پستی کہ بدن پر لایق ہوتی ہے و زمین پڑتی ہے اور تب چوتھا بھی لایق
ہوتی ہے اور بڑا ہے آریون کو سبب کی رطوبت کرتی ہے و قحط عارض ہوتی ہے اور صفر اور قحط والوں کو اور صاحب
تپا کہ وہ پانی بہت ضرر پہنچاتا ہے اور ہر طرح کا پانی کہ رنگ یا مزہ یا بو یا غریب کہ کو بہتر نہیں ہوتا ہے اور اگر کسی غلیظ
اور زہر پانی کہ جاگ یا اور کوئی شے اس کے اوپر پھری ہوئی ہو اور وہ پانی کا زمین جو تک یا اور قسم کے کڑے
ہوں اور وہ پانی کہ پتہ اور گھاس بداد میں پڑا ہوتی ہو یہ سب پانی خراب اور زہار میں اور آب استادہ
کہ ایک مدت سے پڑا ہوا ہو خاصہ خنوع ہوتا ہو بہتر نہیں ہے و اصل علم بالصواب باب تیسرا پتھری کتاب
حصہ اول کی دوسری گفتار سے نیک پانیوں کی پہچان میں ہے نیک اور ہنراؤ
انتخاب سب پانیوں سے پانی خستہ کا ہے نہ خستہ بلکہ اودن چھوٹا پانی جو زمین پاکیزہ اور پتھر پر رہتا ہے یا پتھر
نکلتا ہے کہ کوئی چیز غریب شامل اس کے نہ ہو اور کسی طرح کا زہر اور رنگ اور بو نہ رکھتا ہو دی پس جو پانی کہ پتھر سے
نکلتا ہو یا پتھر پر ہو وہ پانی صفوت کثر قبول کرتا ہے اور اس پانی کو آب درست کہتے ہیں اور جو پانی کہ زمین پاکیزہ
سے باہر نکلتا ہو وہ بہتر اس پانی سے ہے جو پتھر سے نکلتا ہو اس لیے کہ زمین پانی کو صاف کرتی ہے اور جو شہر اور زمین
میں ہو اور سکو مطلقہ کر دیتی ہے اور پانی خستہ کا روان ہونا چاہیہ خصوصاً جنگل میں جاری ہو اور سورج اور سپر کے
اور ہوا اور سپر بخوبی چلے اور جو کوئی پانی کہ کثرت سے جاری ہو اور بقوت چلتا ہو کہ اگر زمین کوئی چیز شامل ہو جا
و کثرت اس کی اس چیز کو اس کی طبیعت سے پیروی کی اور جو پانی کہ رخ طرف مشرق کے رکھتا ہو نہایت بہتر خصوصاً
اگر راہ دور ہو آتا ہو اور اس کے بعد نیک وہ پانی ہے جو رخ شمال کی طرف ہے اور وہ پانی جو رخ طرف مغرب کی طرف

اور بدشواری ہے اور زمین کچھ حرکت اگر ہے تو اپنی قوت سے نہیں ہے بلکہ کثرت مادہ سے حرکتی ہوئی ہیں اور
ایسا پانی زمین سے ملا ہوا رہتا ہے اور جب تک کوئی زمین چھن اور تباہ نہیں ہوتی پانی اس سے تراوش نہیں کرتا
پس سیوجہ سے کہا گیا ہے کہ آب ترانیدہ سب پانیوں سے بدتر ہے اور آب استادہ خصوصاً وہ پانی جو دریا
درختوں اور نیستان کے ٹھہرا ہوا ہو خاصہ وہ کہ آفتاب کی تابش اور سپر پڑتی ہو وہ پانی نہایت بدتر ہے کہ
ایسا پانی جاڑے کے موسم میں برف کرنے کی وجہ سے سرد رہتا ہے اور برف پڑتا ہے اور گرمی کے موسم میں آفتاب
گرم رہتا ہے اور صفر زیادہ کرتا ہے اس سبب سے کہ لطیف اور سکا تحلیل قبول کرتا ہے اور کثیف باقی رہتا ہے
اور سبب استادگی کے اجزائی زمینی اور زمین سے ہونے ہوتے ہیں پس ایسے پانیوں سے ترکیب ہوتی جاتی ہے
اور بیکر ضعیف ہوتا ہے اور قحطی اشک کو خسر دیتا ہے اور تب و تاب عارض ہوتی ہے اور گردن کو باریک کرتا ہے
اور پیاس زیادہ کرتا ہے اور اکثر اوقات استقامت بھی ہو جاتا ہے اور کسی اس پانی سے ذات العرب اور زلیق الایما
اور جئون اور پاشیر اور دالی کا مرض عارض ہوتا ہے اور خستین بچوں کے زہر جاتے ہیں اور رجا کی بیماری زہر
ہوتی ہے اور اس پانی سے جدم اور پستی کہ بدن پر لایق ہوتی ہے و زمین پڑتی ہے اور تب چوتھا بھی لایق
ہوتی ہے اور بڑا ہے آریون کو سبب کی رطوبت کرتی ہے و قحط عارض ہوتی ہے اور صفر اور قحط والوں کو اور صاحب
تپا کہ وہ پانی بہت ضرر پہنچاتا ہے اور ہر طرح کا پانی کہ رنگ یا مزہ یا بو یا غریب کہ کو بہتر نہیں ہوتا ہے اور اگر کسی غلیظ
اور زہر پانی کہ جاگ یا اور کوئی شے اس کے اوپر پھری ہوئی ہو اور وہ پانی کا زمین جو تک یا اور قسم کے کڑے
ہوں اور وہ پانی کہ پتہ اور گھاس بداد میں پڑا ہوتی ہو یہ سب پانی خراب اور زہار میں اور آب استادہ
کہ ایک مدت سے پڑا ہوا ہو خاصہ خنوع ہوتا ہو بہتر نہیں ہے و اصل علم بالصواب باب تیسرا پتھری کتاب
حصہ اول کی دوسری گفتار سے نیک پانیوں کی پہچان میں ہے نیک اور ہنراؤ
انتخاب سب پانیوں سے پانی خستہ کا ہے نہ خستہ بلکہ اودن چھوٹا پانی جو زمین پاکیزہ اور پتھر پر رہتا ہے یا پتھر
نکلتا ہے کہ کوئی چیز غریب شامل اس کے نہ ہو اور کسی طرح کا زہر اور رنگ اور بو نہ رکھتا ہو دی پس جو پانی کہ پتھر سے
نکلتا ہو یا پتھر پر ہو وہ پانی صفوت کثر قبول کرتا ہے اور اس پانی کو آب درست کہتے ہیں اور جو پانی کہ زمین پاکیزہ
سے باہر نکلتا ہو وہ بہتر اس پانی سے ہے جو پتھر سے نکلتا ہو اس لیے کہ زمین پانی کو صاف کرتی ہے اور جو شہر اور زمین
میں ہو اور سکو مطلقہ کر دیتی ہے اور پانی خستہ کا روان ہونا چاہیہ خصوصاً جنگل میں جاری ہو اور سورج اور سپر کے
اور ہوا اور سپر بخوبی چلے اور جو کوئی پانی کہ کثرت سے جاری ہو اور بقوت چلتا ہو کہ اگر زمین کوئی چیز شامل ہو جا
و کثرت اس کی اس چیز کو اس کی طبیعت سے پیروی کی اور جو پانی کہ رخ طرف مشرق کے رکھتا ہو نہایت بہتر خصوصاً
اگر راہ دور ہو آتا ہو اور اس کے بعد نیک وہ پانی ہے جو رخ شمال کی طرف ہے اور وہ پانی جو رخ طرف مغرب کی طرف

کرتا ہے اور غشی لاتا ہے اس لیے کہ دل کو گرم کرتا ہے اور جس آدمی کے بدن میں کہ خلطین کثرت سے ہوں وہ آدمی ہر بار اگر
حام میں جاوے تو حرارت حمام کی اون خلطوں کو کھلا دیتی ہے اور ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے لچائیگی اور اگر
بدن میں کوئی خلط خام ہو یعنی غذا کا مال ہضم نہ ہوتی ہو تو بالضرورت حرارت حمام کی او سکھ چاویگی اور بخوبی ہضم
کامل کریگی اور تحلیل کریگی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اگر حمام میں دیر بہت کریں تو حرارت غریزی زیادہ ہوگی اور
حام بے آب خشکی بڑھاتا ہے واسطے خشکی کے استعمال کریں اور صاحب استسقا اور مرطوب کو سووندہ ہو اور اگر حمام
باب میں اتنی دیر وقفہ کریں کہ بہت پسینہ آوے وہ بھی خشکی بڑھاتا ہے اور اگر چندان پسینہ نہ لائے کہ حرارت غریزی
برآگیتے کرے تو بدن تری کو حاصل کریگا اور تری زیادہ ہوگی اور اگر نہار حمام میں درنگ کریں یہاں تک کہ
بہت پسینہ آئے بدن کو خشک اور لاغر کریگا اور ضعف لائے گا اور اگر کھانا کھا کر حمام میں جاوے بدن کو فربہ
کریگا اس لیے کہ غذا کو طرف ظاہر بدن کے کھینچتا ہے لیکن خوف اس بات کا ہے کہ سہ پہر اگر کسی نے
خراج حمام کرنے والے کا گرم ہے سنگین استعمال کرے اور اگر مرطوب ہو تو قوت بخوبی تاکہ سہ پہر بخوبی ہو اور اگر
بعد او سکھ حمام جاوے کہ کھانا ہضم ہو گیا ہو اور ہنوز ہونک ظاہر نہ ہوئی ہو تو قوت بڑھاتا ہے اور خربہ کرتا ہے
اور صفراوی آدمی کے جسم میں حرارت حمام کی صفرا کو شورش میں لاتی ہے اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ وہ
آدمی حمام میں جانے سے پہلے قدری روئی شربت انار ترش میں تر کرے یا آب میوہ یا گلاب میں اور حمام میں بہت
دیر تک نہ ٹہرے اور خانہ گرم میں نہ جاوے اور گرم مزاج اور تر مزاج آدمی کو چاہیے کہ جبوقت حمام سے باہر آوے
کوئی شربت سرد مانند فقاع اور طلاب وغیرہ کے نہ پئے اور نہ حمام کے اندر پئے اس لیے کہ حمام مسام کو کھولتا ہے اور
رگوں کو نرم کرتا ہے اور شربت جلد نفوذ کرتا ہے سردی او سکی اعضا ترسیتے تک پہنچتی ہے اور اعضا کی قوتوں کو
ضعیف کرتی ہے اور سچو کو نقصان پہنچاتی ہے اور استرخا اور نفرس پیدا کرتی ہے اور اکثر اوقات جگر بھی سرد
ہو جاتا ہے اور نوبت ہستقائی پہنچتی ہے اور کوئی شربت گرم بھی نہ پینا چاہیے اس لیے کہ حرارت او سکی جلد پسینہ اور
پیشہ تک پہنچتی ہے اور سل اور دق پیدا کرتی ہے اور حمام کے اندر سے خاصہ ہوا سرد میں بتدریج اور با احتیاط
باہر آنا چاہیے اور سرد اور بدن کو چھپانا چاہیے اور لازم ہے کہ صاحب تپ اور جراحت اور درم حمام میں نہ جاوے
اور لیکن متقین حمام کی یہ بین کہ نیند اور خواب خوش اور بہتر لاتا ہے اور سردی اور مسامات کو کھولتا ہے اور
تحلیل کرتا ہے اور کچی خلطوں کو کھاتا ہے اور غذا کو ظاہر بدن کی طرف کھینچتا ہے اور فربہ کرتا ہے اور پرانے دستوں کو
روکتا ہے اور ماندگی رخ کرتا ہے اور ہضم میں او سکی یہ بین کہ بہت دیر تک رہنا اور بین دلو گرم کرتا ہے اور غشی لاتا ہے
اور چھڑے ہوئے سوا کو کھلاتا ہے اور کھلاتا ہے اور ایک عضو سے دوسرے عضو ضعیف کی طرف لچاتا ہے اور درم
اور در وید کرتا ہے اور معلوم کریں کہ آب سرد میں بیٹھنا روا نہیں ہے مگر اس آدمی کو کہ سب تدریں او سکی

۱۔ حمام میں نہ جاوے کہ بدن میں خلطین کثرت سے ہوں وہ آدمی ہر بار اگر
۲۔ حمام میں جاوے تو حرارت حمام کی اون خلطوں کو کھلا دیتی ہے اور ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے لچائیگی اور اگر
۳۔ بدن میں کوئی خلط خام ہو یعنی غذا کا مال ہضم نہ ہوتی ہو تو بالضرورت حرارت حمام کی او سکھ چاویگی اور بخوبی ہضم
۴۔ کامل کریگی اور تحلیل کریگی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اگر حمام میں دیر بہت کریں تو حرارت غریزی زیادہ ہوگی اور
۵۔ حمام بے آب خشکی بڑھاتا ہے واسطے خشکی کے استعمال کریں اور صاحب استسقا اور مرطوب کو سووندہ ہو اور اگر حمام
۶۔ باب میں اتنی دیر وقفہ کریں کہ بہت پسینہ آوے وہ بھی خشکی بڑھاتا ہے اور اگر چندان پسینہ نہ لائے کہ حرارت غریزی
۷۔ برآگیتے کرے تو بدن تری کو حاصل کریگا اور تری زیادہ ہوگی اور اگر نہار حمام میں درنگ کریں یہاں تک کہ
۸۔ بہت پسینہ آئے بدن کو خشک اور لاغر کریگا اور ضعف لائے گا اور اگر کھانا کھا کر حمام میں جاوے بدن کو فربہ
۹۔ کریگا اس لیے کہ غذا کو طرف ظاہر بدن کے کھینچتا ہے لیکن خوف اس بات کا ہے کہ سہ پہر اگر کسی نے
۱۰۔ خراج حمام کرنے والے کا گرم ہے سنگین استعمال کرے اور اگر مرطوب ہو تو قوت بخوبی تاکہ سہ پہر بخوبی ہو اور اگر
۱۱۔ بعد او سکھ حمام جاوے کہ کھانا ہضم ہو گیا ہو اور ہنوز ہونک ظاہر نہ ہوئی ہو تو قوت بڑھاتا ہے اور خربہ کرتا ہے
۱۲۔ اور صفراوی آدمی کے جسم میں حرارت حمام کی صفرا کو شورش میں لاتی ہے اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ وہ
۱۳۔ آدمی حمام میں جانے سے پہلے قدری روئی شربت انار ترش میں تر کرے یا آب میوہ یا گلاب میں اور حمام میں بہت
۱۴۔ دیر تک نہ ٹہرے اور خانہ گرم میں نہ جاوے اور گرم مزاج اور تر مزاج آدمی کو چاہیے کہ جبوقت حمام سے باہر آوے
۱۵۔ کوئی شربت سرد مانند فقاع اور طلاب وغیرہ کے نہ پئے اور نہ حمام کے اندر پئے اس لیے کہ حمام مسام کو کھولتا ہے اور
۱۶۔ رگوں کو نرم کرتا ہے اور شربت جلد نفوذ کرتا ہے سردی او سکی اعضا ترسیتے تک پہنچتی ہے اور اعضا کی قوتوں کو
۱۷۔ ضعیف کرتی ہے اور سچو کو نقصان پہنچاتی ہے اور استرخا اور نفرس پیدا کرتی ہے اور اکثر اوقات جگر بھی سرد
۱۸۔ ہو جاتا ہے اور نوبت ہستقائی پہنچتی ہے اور کوئی شربت گرم بھی نہ پینا چاہیے اس لیے کہ حرارت او سکی جلد پسینہ اور
۱۹۔ پیشہ تک پہنچتی ہے اور سل اور دق پیدا کرتی ہے اور حمام کے اندر سے خاصہ ہوا سرد میں بتدریج اور با احتیاط
۲۰۔ باہر آنا چاہیے اور سرد اور بدن کو چھپانا چاہیے اور لازم ہے کہ صاحب تپ اور جراحت اور درم حمام میں نہ جاوے
۲۱۔ اور لیکن متقین حمام کی یہ بین کہ نیند اور خواب خوش اور بہتر لاتا ہے اور سردی اور مسامات کو کھولتا ہے اور
۲۲۔ تحلیل کرتا ہے اور کچی خلطوں کو کھاتا ہے اور غذا کو ظاہر بدن کی طرف کھینچتا ہے اور فربہ کرتا ہے اور پرانے دستوں کو
۲۳۔ روکتا ہے اور ماندگی رخ کرتا ہے اور ہضم میں او سکی یہ بین کہ بہت دیر تک رہنا اور بین دلو گرم کرتا ہے اور غشی لاتا ہے
۲۴۔ اور چھڑے ہوئے سوا کو کھلاتا ہے اور کھلاتا ہے اور ایک عضو سے دوسرے عضو ضعیف کی طرف لچاتا ہے اور درم
۲۵۔ اور در وید کرتا ہے اور معلوم کریں کہ آب سرد میں بیٹھنا روا نہیں ہے مگر اس آدمی کو کہ سب تدریں او سکی

۱۔ حمام میں نہ جاوے کہ بدن میں خلطین کثرت سے ہوں وہ آدمی ہر بار اگر
۲۔ حمام میں جاوے تو حرارت حمام کی اون خلطوں کو کھلا دیتی ہے اور ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے لچائیگی اور اگر
۳۔ بدن میں کوئی خلط خام ہو یعنی غذا کا مال ہضم نہ ہوتی ہو تو بالضرورت حرارت حمام کی او سکھ چاویگی اور بخوبی ہضم
۴۔ کامل کریگی اور تحلیل کریگی اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اگر حمام میں دیر بہت کریں تو حرارت غریزی زیادہ ہوگی اور
۵۔ حمام بے آب خشکی بڑھاتا ہے واسطے خشکی کے استعمال کریں اور صاحب استسقا اور مرطوب کو سووندہ ہو اور اگر حمام
۶۔ باب میں اتنی دیر وقفہ کریں کہ بہت پسینہ آوے وہ بھی خشکی بڑھاتا ہے اور اگر چندان پسینہ نہ لائے کہ حرارت غریزی
۷۔ برآگیتے کرے تو بدن تری کو حاصل کریگا اور تری زیادہ ہوگی اور اگر نہار حمام میں درنگ کریں یہاں تک کہ
۸۔ بہت پسینہ آئے بدن کو خشک اور لاغر کریگا اور ضعف لائے گا اور اگر کھانا کھا کر حمام میں جاوے بدن کو فربہ
۹۔ کریگا اس لیے کہ غذا کو طرف ظاہر بدن کے کھینچتا ہے لیکن خوف اس بات کا ہے کہ سہ پہر اگر کسی نے
۱۰۔ خراج حمام کرنے والے کا گرم ہے سنگین استعمال کرے اور اگر مرطوب ہو تو قوت بخوبی تاکہ سہ پہر بخوبی ہو اور اگر
۱۱۔ بعد او سکھ حمام جاوے کہ کھانا ہضم ہو گیا ہو اور ہنوز ہونک ظاہر نہ ہوئی ہو تو قوت بڑھاتا ہے اور خربہ کرتا ہے
۱۲۔ اور صفراوی آدمی کے جسم میں حرارت حمام کی صفرا کو شورش میں لاتی ہے اس صورت میں احتیاط یہ ہے کہ وہ
۱۳۔ آدمی حمام میں جانے سے پہلے قدری روئی شربت انار ترش میں تر کرے یا آب میوہ یا گلاب میں اور حمام میں بہت
۱۴۔ دیر تک نہ ٹہرے اور خانہ گرم میں نہ جاوے اور گرم مزاج اور تر مزاج آدمی کو چاہیے کہ جبوقت حمام سے باہر آوے
۱۵۔ کوئی شربت سرد مانند فقاع اور طلاب وغیرہ کے نہ پئے اور نہ حمام کے اندر پئے اس لیے کہ حمام مسام کو کھولتا ہے اور
۱۶۔ رگوں کو نرم کرتا ہے اور شربت جلد نفوذ کرتا ہے سردی او سکی اعضا ترسیتے تک پہنچتی ہے اور اعضا کی قوتوں کو
۱۷۔ ضعیف کرتی ہے اور سچو کو نقصان پہنچاتی ہے اور استرخا اور نفرس پیدا کرتی ہے اور اکثر اوقات جگر بھی سرد
۱۸۔ ہو جاتا ہے اور نوبت ہستقائی پہنچتی ہے اور کوئی شربت گرم بھی نہ پینا چاہیے اس لیے کہ حرارت او سکی جلد پسینہ اور
۱۹۔ پیشہ تک پہنچتی ہے اور سل اور دق پیدا کرتی ہے اور حمام کے اندر سے خاصہ ہوا سرد میں بتدریج اور با احتیاط
۲۰۔ باہر آنا چاہیے اور سرد اور بدن کو چھپانا چاہیے اور لازم ہے کہ صاحب تپ اور جراحت اور درم حمام میں نہ جاوے
۲۱۔ اور لیکن متقین حمام کی یہ بین کہ نیند اور خواب خوش اور بہتر لاتا ہے اور سردی اور مسامات کو کھولتا ہے اور
۲۲۔ تحلیل کرتا ہے اور کچی خلطوں کو کھاتا ہے اور غذا کو ظاہر بدن کی طرف کھینچتا ہے اور فربہ کرتا ہے اور پرانے دستوں کو
۲۳۔ روکتا ہے اور ماندگی رخ کرتا ہے اور ہضم میں او سکی یہ بین کہ بہت دیر تک رہنا اور بین دلو گرم کرتا ہے اور غشی لاتا ہے
۲۴۔ اور چھڑے ہوئے سوا کو کھلاتا ہے اور کھلاتا ہے اور ایک عضو سے دوسرے عضو ضعیف کی طرف لچاتا ہے اور درم
۲۵۔ اور در وید کرتا ہے اور معلوم کریں کہ آب سرد میں بیٹھنا روا نہیں ہے مگر اس آدمی کو کہ سب تدریں او سکی

اوسمین بہتر اور مناسب ہوں ورنہ ضرر ہو چکا تا ہی اور آدمی لاغر اور مردم پیر اور چربی کے بدن والیکو سرد پانی میں
آبزن نچا ہی اور بعد جماع اور بعد قے اور ہضم اور بعد طعام اور خواب نہ پانی کے اور کھانا نہ ہضم ہونے اور بعد تنہا
بھی نچا ہی اور صاحب زکام اور نزلہ کو بھی نچا ہی اور اوسدن نچا ہی کہ خشک ہوا ہو اور غرض ہضم سے آب سرد میں
یہ کہ جس کسی نے ریاضت کی ہو اور حرارت اوسکی بدین بھر کی ہو اور وہ چاہے کہ حرارت زیادہ ہو اور ساتھ اوسکی
سہی اور ساتھ تحلیل کے خرچ ہو دی اور پوست اور اندام اوسکی سخت ہو وین وہ آدمی سرد پانی میں بیچے تاکہ منفعتین
حاصل کریں اور اوس آدمی کو لائق ہی کہ سرد پانی میں میٹھا حوتندست اور جوان اور قوی اندام ہو اور وہ آدمی کہ ذہبی
جسکی گوشت سی ہو نہ چربی سی اور سب قوتیں بدین قوی ہوں اور جو بالعکس ہو اوسکو آبزن سرد قطعی ممنوع ہے
اور سرد پانی میں آغاز نشست گرم ترین زمانہ اور گرم ترین اوقات میں لازم ہی اور چاہے کہ ایکبارگی اپنی کو پانی
میں الین کا ایکبار تمام اعضا میں پہنچ جائے اور سردی پانی کی اتنی چاہے کہ پوست آدمی کا اوس سخت گریں
ہو اور پانی میں دنگ بہت نہ کریں اور پہلا اوس سرد پانی سے نکال کر سردی پانی کی اوسکے بدین لرزہ پیدا کرے اور
جسوقت پانی سے ٹپکین ملاحظہ کریں اگر جلد بدن گرم ہو جا دی اور حالت اصلی پر آوی تو معلوم کریں کہ دنگ باندازہ
راست کی گئی ہے اور اگر دیر میں حالت اصلی پر آوی تو دوسری بار جلد برامہ ہو وین اور ترتیب آبزن کی اس
نچ پر ہی کہ پہلے سارا بدن بلین اور قدری روغن زیتون کی مالش کریں پھر کوئی ریاضت باعتدال عمل میں لائیں
اور حرکت ریاضت میں عادت اپنی سے سک زیادہ کریں اور بعد ریاضت کہ بہت جلد جسم اپنا سرد پانی نہیں
والین جس طرح ہی کہ بیان کیا گیا ہی پھر جسوقت آبزن سی باہر آویں دوسری مرتبہ جسم کو بلین مالش دل سے
سخت زیادہ اور اگر بعد مالش کے ایک مرتبہ اور پانی میں داخل ہو وین اور جلد باہر ٹپکین روہی اور اوسدن
غذا اوس آدمی کی زیادہ ہونی چاہی اور شراب نہایت کم چند روز اسی طریق پر کریں جب تک غرض حاصل ہو
گفتا تیسری کتاب حصہ اول سی طعام اور شراب کی تدبیر میں ہے اور اس
گفتار کے دو جزو ہیں جزو پہلا تیسری گفتاری احوال اور انواع غذا کی شناخت میں ہی اور اس جزو
کو چوبیس باب ہیں باب پہلا پہلی جزو اور تیسری گفتاری سبب میں حاجت مند ہی انسان
اور اور جانور و نملی ہے طرف غذا کے جانتا چاہے کہ جسم آدمی اور اور جانور و نملی کہ مرکب ہی چار چیز
کہ ہر ایک ضد ایک دوسری کے ہیں اور ایک دوسری سے ناموافق اور ناخجیدہ اور ایک دوسری ہی بھانگو والا اور
ایک دوسری میں اثر کر نوالا اور ایک دوسری سے اثر قبول کر نوالا چنانچہ باب دوسری میں پہلی کتاب کی پہلی گفتار سے
بیان کیا گیا ہی اس سبب ہی جسم آدمی کا ہمیشہ گھٹنے اور گھٹنے میں ہی اسلئے کہ حرارت اوسکی رطوبت کو اوسکی بخار
بتانی ہی اور تحلیل خرچ کرتی ہی اور ہوا ہی محیط بھی اثر کرتی ہی اور تمام حرکتیں بتانی اور نفسانی اوسمیں اثر کرتی ہیں اسوجہ سے

اوسمین بہتر اور مناسب ہوں ورنہ ضرر ہو چکا تا ہی اور آدمی لاغر اور مردم پیر اور چربی کے بدن والیکو سرد پانی میں
آبزن نچا ہی اور بعد جماع اور بعد قے اور ہضم اور بعد طعام اور خواب نہ پانی کے اور کھانا نہ ہضم ہونے اور بعد تنہا
بھی نچا ہی اور صاحب زکام اور نزلہ کو بھی نچا ہی اور اوسدن نچا ہی کہ خشک ہوا ہو اور غرض ہضم سے آب سرد میں
یہ کہ جس کسی نے ریاضت کی ہو اور حرارت اوسکی بدین بھر کی ہو اور وہ چاہے کہ حرارت زیادہ ہو اور ساتھ اوسکی
سہی اور ساتھ تحلیل کے خرچ ہو دی اور پوست اور اندام اوسکی سخت ہو وین وہ آدمی سرد پانی میں بیچے تاکہ منفعتین
حاصل کریں اور اوس آدمی کو لائق ہی کہ سرد پانی میں میٹھا حوتندست اور جوان اور قوی اندام ہو اور وہ آدمی کہ ذہبی
جسکی گوشت سی ہو نہ چربی سی اور سب قوتیں بدین قوی ہوں اور جو بالعکس ہو اوسکو آبزن سرد قطعی ممنوع ہے
اور سرد پانی میں آغاز نشست گرم ترین زمانہ اور گرم ترین اوقات میں لازم ہی اور چاہے کہ ایکبارگی اپنی کو پانی
میں الین کا ایکبار تمام اعضا میں پہنچ جائے اور سردی پانی کی اتنی چاہے کہ پوست آدمی کا اوس سخت گریں
ہو اور پانی میں دنگ بہت نہ کریں اور پہلا اوس سرد پانی سے نکال کر سردی پانی کی اوسکے بدین لرزہ پیدا کرے اور
جسوقت پانی سے ٹپکین ملاحظہ کریں اگر جلد بدن گرم ہو جا دی اور حالت اصلی پر آوی تو معلوم کریں کہ دنگ باندازہ
راست کی گئی ہے اور اگر دیر میں حالت اصلی پر آوی تو دوسری بار جلد برامہ ہو وین اور ترتیب آبزن کی اس
نچ پر ہی کہ پہلے سارا بدن بلین اور قدری روغن زیتون کی مالش کریں پھر کوئی ریاضت باعتدال عمل میں لائیں
اور حرکت ریاضت میں عادت اپنی سے سک زیادہ کریں اور بعد ریاضت کہ بہت جلد جسم اپنا سرد پانی نہیں
والین جس طرح ہی کہ بیان کیا گیا ہی پھر جسوقت آبزن سی باہر آویں دوسری مرتبہ جسم کو بلین مالش دل سے
سخت زیادہ اور اگر بعد مالش کے ایک مرتبہ اور پانی میں داخل ہو وین اور جلد باہر ٹپکین روہی اور اوسدن
غذا اوس آدمی کی زیادہ ہونی چاہی اور شراب نہایت کم چند روز اسی طریق پر کریں جب تک غرض حاصل ہو
گفتا تیسری کتاب حصہ اول سی طعام اور شراب کی تدبیر میں ہے اور اس
گفتار کے دو جزو ہیں جزو پہلا تیسری گفتاری احوال اور انواع غذا کی شناخت میں ہی اور اس جزو
کو چوبیس باب ہیں باب پہلا پہلی جزو اور تیسری گفتاری سبب میں حاجت مند ہی انسان
اور اور جانور و نملی ہے طرف غذا کے جانتا چاہے کہ جسم آدمی اور اور جانور و نملی کہ مرکب ہی چار چیز
کہ ہر ایک ضد ایک دوسری کے ہیں اور ایک دوسری سے ناموافق اور ناخجیدہ اور ایک دوسری ہی بھانگو والا اور
ایک دوسری میں اثر کر نوالا اور ایک دوسری سے اثر قبول کر نوالا چنانچہ باب دوسری میں پہلی کتاب کی پہلی گفتار سے
بیان کیا گیا ہی اس سبب ہی جسم آدمی کا ہمیشہ گھٹنے اور گھٹنے میں ہی اسلئے کہ حرارت اوسکی رطوبت کو اوسکی بخار
بتانی ہی اور تحلیل خرچ کرتی ہی اور ہوا ہی محیط بھی اثر کرتی ہی اور تمام حرکتیں بتانی اور نفسانی اوسمیں اثر کرتی ہیں اسوجہ سے

اوسمین بہتر اور مناسب ہوں ورنہ ضرر ہو چکا تا ہی اور آدمی لاغر اور مردم پیر اور چربی کے بدن والیکو سرد پانی میں
آبزن نچا ہی اور بعد جماع اور بعد قے اور ہضم اور بعد طعام اور خواب نہ پانی کے اور کھانا نہ ہضم ہونے اور بعد تنہا
بھی نچا ہی اور صاحب زکام اور نزلہ کو بھی نچا ہی اور اوسدن نچا ہی کہ خشک ہوا ہو اور غرض ہضم سے آب سرد میں
یہ کہ جس کسی نے ریاضت کی ہو اور حرارت اوسکی بدین بھر کی ہو اور وہ چاہے کہ حرارت زیادہ ہو اور ساتھ اوسکی
سہی اور ساتھ تحلیل کے خرچ ہو دی اور پوست اور اندام اوسکی سخت ہو وین وہ آدمی سرد پانی میں بیچے تاکہ منفعتین
حاصل کریں اور اوس آدمی کو لائق ہی کہ سرد پانی میں میٹھا حوتندست اور جوان اور قوی اندام ہو اور وہ آدمی کہ ذہبی
جسکی گوشت سی ہو نہ چربی سی اور سب قوتیں بدین قوی ہوں اور جو بالعکس ہو اوسکو آبزن سرد قطعی ممنوع ہے
اور سرد پانی میں آغاز نشست گرم ترین زمانہ اور گرم ترین اوقات میں لازم ہی اور چاہے کہ ایکبارگی اپنی کو پانی
میں الین کا ایکبار تمام اعضا میں پہنچ جائے اور سردی پانی کی اتنی چاہے کہ پوست آدمی کا اوس سخت گریں
ہو اور پانی میں دنگ بہت نہ کریں اور پہلا اوس سرد پانی سے نکال کر سردی پانی کی اوسکے بدین لرزہ پیدا کرے اور
جسوقت پانی سے ٹپکین ملاحظہ کریں اگر جلد بدن گرم ہو جا دی اور حالت اصلی پر آوی تو معلوم کریں کہ دنگ باندازہ
راست کی گئی ہے اور اگر دیر میں حالت اصلی پر آوی تو دوسری بار جلد برامہ ہو وین اور ترتیب آبزن کی اس
نچ پر ہی کہ پہلے سارا بدن بلین اور قدری روغن زیتون کی مالش کریں پھر کوئی ریاضت باعتدال عمل میں لائیں
اور حرکت ریاضت میں عادت اپنی سے سک زیادہ کریں اور بعد ریاضت کہ بہت جلد جسم اپنا سرد پانی نہیں
والین جس طرح ہی کہ بیان کیا گیا ہی پھر جسوقت آبزن سی باہر آویں دوسری مرتبہ جسم کو بلین مالش دل سے
سخت زیادہ اور اگر بعد مالش کے ایک مرتبہ اور پانی میں داخل ہو وین اور جلد باہر ٹپکین روہی اور اوسدن
غذا اوس آدمی کی زیادہ ہونی چاہی اور شراب نہایت کم چند روز اسی طریق پر کریں جب تک غرض حاصل ہو
گفتا تیسری کتاب حصہ اول سی طعام اور شراب کی تدبیر میں ہے اور اس
گفتار کے دو جزو ہیں جزو پہلا تیسری گفتاری احوال اور انواع غذا کی شناخت میں ہی اور اس جزو
کو چوبیس باب ہیں باب پہلا پہلی جزو اور تیسری گفتاری سبب میں حاجت مند ہی انسان
اور اور جانور و نملی ہے طرف غذا کے جانتا چاہے کہ جسم آدمی اور اور جانور و نملی کہ مرکب ہی چار چیز
کہ ہر ایک ضد ایک دوسری کے ہیں اور ایک دوسری سے ناموافق اور ناخجیدہ اور ایک دوسری ہی بھانگو والا اور
ایک دوسری میں اثر کر نوالا اور ایک دوسری سے اثر قبول کر نوالا چنانچہ باب دوسری میں پہلی کتاب کی پہلی گفتار سے
بیان کیا گیا ہی اس سبب ہی جسم آدمی کا ہمیشہ گھٹنے اور گھٹنے میں ہی اسلئے کہ حرارت اوسکی رطوبت کو اوسکی بخار
بتانی ہی اور تحلیل خرچ کرتی ہی اور ہوا ہی محیط بھی اثر کرتی ہی اور تمام حرکتیں بتانی اور نفسانی اوسمیں اثر کرتی ہیں اسوجہ سے

اسوجہ سے ہمیشہ کھنڈ اور کھنڈ میں ہوا اور اسی سبب سے حاجت مند ہے اوس عوض کی جو بدنی گھلا ہے اور گھلا ہوا اور
 ساتھ تحلیل کے خراج ہوا ہے اور گر سنگی یعنی ہونک وہ ہے کہ بدنی کو ساتھ اوس عوض کے حاجت ہوا اور وہ عوض غذا ہے
 باب دوم تیسری کتاب کو حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے غذائی
 شناخت میں سے معلوم کریں کہ کھانے کی چیزوں کو کھانے سے پہلے اور ختم ہونے اور خون ہونے سے پہلے اور طریق
 مجاز غذا کتنی ہیں اس لیے کہ جو کچھ کھایا جائے جب تک معدہ میں نیم نچتہ نہ ہو اور معدہ سے طرف جگر کے نہ آوے اور جگر
 میں خون نہ ہو جائے غذا نہیں ہوتا ہے اور خلی غذا کے یہ ہیں کہ جو کچھ آدمی کھاتا ہے معدہ میں وہ چیز نیم نچتہ ہوتی ہے
 اور معدہ سے ہر جگہ میں آتی ہے اور جگر میں خون ہوتی ہے اور جگر سے رگوں میں آتی ہے اور ہر ایک عضو کو اعصاب سے
 معززہ سے حصہ پہنچتا ہے اور وہ غذا مشابہ اور مانند اوس عضو کی ہوجاتی ہے اور بعض اوس چیز کے جو اوس سے
 بتخلیل خراج ہو گئی ہو قائم ہوتی ہے اور بدن اوس کا سبب اوس کا اپنے قوام پر رہتا ہے اور اوس کی کیفیت کو جیسا کہ چاہے
 نہیں پہنچتا ہے یعنی گرمی اور سردی اور تری اور خشکی کو اوس کے اوس چیز سے کہ باعتماد اوج اوس کا ہے نہیں پہنچتا ہے
 جیسے نان اور گوشت اوس کا غذا کتنی ہیں اور جو آدمی کی کیفیت کو پیر دیو اور مانند اور مشابہ اعضا کے نہوار اوس کو دار و
 کتنی ہیں مانند لیلیہ اور سوٹھہ وغیرہ کی اور جو آدمی کی کیفیت کو کترا اوس سے پیرے کہ دار و اور کترا اوس سے مشابہ اور نا
 اعضا کے ہو کہ غذا اوس کو غذا کی دوائی کتنی ہیں یا دوائی غذائی یعنی وہ غذا کہ مشابہ دوا کے ہو یا وہ دوا کہ مشابہ
 غذا کے ہو مانند پودینہ اور کوک اور کدو اور سویا وغیرہ کے اور جاننا چاہیے کہ گوہر خونین کہ غذا کی راستی ہے گرمی
 اور تری غالب ہے اس سبب سے واجب کرتا ہے کہ اوپر ہر جز کے کہ اوس کا غذا کتنی ہیں گرمی اور تری غلبہ رکھو اور جو کہ گوہر
 گرم اور تر جلد زیادہ تحلیل قبول کرتا ہے نسبت اور چیزوں کے پہلے حیوت کہ تحلیل ہوئی غذا تازہ چاہیے تاکہ بعض اوس
 چیز کے کہ خراج ہو گئی ہو قائم مقام ہو دی اور جو شے کہ جسم انسان کو غذا دیتی ہے یا نازہ گرمی اور تری کے دیتی ہے
 جتنی اوس میں ہوتی ہے اور کوئی کھانے کی چیز نہیں ہے جیسا کہ گرمی اور تری سے کچھ حصہ نہیں ہے لیکن اسوجہ سے کہ
 کیفیت ہر ایک کی دگرگون ہے بعضی کو سرد اور تر کتنی ہیں اور بعضی کو سرد اور خشک اور بعضی کو گرم اور تر اور بعضی کو
 گرم اور خشک اور قوت ہاضمہ جس قدر گرمی اور تری کا اوس میں ہوتی ہے اوس سے حاصل کرتی ہے اور قوت مغیرہ
 اوس کو متغیر کرتی ہے یعنی حالت مہلی سے پیر دیتی ہے جتنا کہ پیر سکتی ہے تاکہ خون بن جائے اور اعضا میں داخل ہوا اور
 مشابہ اعضا کے ہو جائے اور باقی جو کچھ قوت مغیرہ اوس کو نہیں پیر سکتی وہ نفل ہو جاتی ہے کہ قوت دفعہ اوس کو
 باہر بھیجتی ہے والد علم باب تیسرا تیسری کتاب کی حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے
 جزو سے اس میں ہے کہ بعض غذا کو گرم کس واسطے کتنی ہیں اور بعض کو سرد اور بعض کو ترا و
 بعض کو خشک کیوں کتنی ہیں اور یہ کیفیتیں جسم انسان میں غذا کیوں نظر آ رہی ہوتی ہیں

اور کھنڈ اور کھنڈ میں ہوا اور اسی سبب سے حاجت مند ہے اوس عوض کی جو بدنی گھلا ہے اور گھلا ہوا اور
 ساتھ تحلیل کے خراج ہوا ہے اور گر سنگی یعنی ہونک وہ ہے کہ بدنی کو ساتھ اوس عوض کے حاجت ہوا اور وہ عوض غذا ہے
 باب دوم تیسری کتاب کو حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے غذائی
 شناخت میں سے معلوم کریں کہ کھانے کی چیزوں کو کھانے سے پہلے اور ختم ہونے اور خون ہونے سے پہلے اور طریق
 مجاز غذا کتنی ہیں اس لیے کہ جو کچھ کھایا جائے جب تک معدہ میں نیم نچتہ نہ ہو اور معدہ سے طرف جگر کے نہ آوے اور جگر
 میں خون نہ ہو جائے غذا نہیں ہوتا ہے اور خلی غذا کے یہ ہیں کہ جو کچھ آدمی کھاتا ہے معدہ میں وہ چیز نیم نچتہ ہوتی ہے
 اور معدہ سے ہر جگہ میں آتی ہے اور جگر میں خون ہوتی ہے اور جگر سے رگوں میں آتی ہے اور ہر ایک عضو کو اعصاب سے
 معززہ سے حصہ پہنچتا ہے اور وہ غذا مشابہ اور مانند اوس عضو کی ہوجاتی ہے اور بعض اوس چیز کے جو اوس سے
 بتخلیل خراج ہو گئی ہو قائم ہوتی ہے اور بدن اوس کا سبب اوس کا اپنے قوام پر رہتا ہے اور اوس کی کیفیت کو جیسا کہ چاہے
 نہیں پہنچتا ہے یعنی گرمی اور سردی اور تری اور خشکی کو اوس کے اوس چیز سے کہ باعتماد اوج اوس کا ہے نہیں پہنچتا ہے
 جیسے نان اور گوشت اوس کا غذا کتنی ہیں اور جو آدمی کی کیفیت کو پیر دیو اور مانند اور مشابہ اعضا کے نہوار اوس کو دار و
 کتنی ہیں مانند لیلیہ اور سوٹھہ وغیرہ کی اور جو آدمی کی کیفیت کو کترا اوس سے پیرے کہ دار و اور کترا اوس سے مشابہ اور نا
 اعضا کے ہو کہ غذا اوس کو غذا کی دوائی کتنی ہیں یا دوائی غذائی یعنی وہ غذا کہ مشابہ دوا کے ہو یا وہ دوا کہ مشابہ
 غذا کے ہو مانند پودینہ اور کوک اور کدو اور سویا وغیرہ کے اور جاننا چاہیے کہ گوہر خونین کہ غذا کی راستی ہے گرمی
 اور تری غالب ہے اس سبب سے واجب کرتا ہے کہ اوپر ہر جز کے کہ اوس کا غذا کتنی ہیں گرمی اور تری غلبہ رکھو اور جو کہ گوہر
 گرم اور تر جلد زیادہ تحلیل قبول کرتا ہے نسبت اور چیزوں کے پہلے حیوت کہ تحلیل ہوئی غذا تازہ چاہیے تاکہ بعض اوس
 چیز کے کہ خراج ہو گئی ہو قائم مقام ہو دی اور جو شے کہ جسم انسان کو غذا دیتی ہے یا نازہ گرمی اور تری کے دیتی ہے
 جتنی اوس میں ہوتی ہے اور کوئی کھانے کی چیز نہیں ہے جیسا کہ گرمی اور تری سے کچھ حصہ نہیں ہے لیکن اسوجہ سے کہ
 کیفیت ہر ایک کی دگرگون ہے بعضی کو سرد اور تر کتنی ہیں اور بعضی کو سرد اور خشک اور بعضی کو گرم اور تر اور بعضی کو
 گرم اور خشک اور قوت ہاضمہ جس قدر گرمی اور تری کا اوس میں ہوتی ہے اوس سے حاصل کرتی ہے اور قوت مغیرہ
 اوس کو متغیر کرتی ہے یعنی حالت مہلی سے پیر دیتی ہے جتنا کہ پیر سکتی ہے تاکہ خون بن جائے اور اعضا میں داخل ہوا اور
 مشابہ اعضا کے ہو جائے اور باقی جو کچھ قوت مغیرہ اوس کو نہیں پیر سکتی وہ نفل ہو جاتی ہے کہ قوت دفعہ اوس کو
 باہر بھیجتی ہے والد علم باب تیسرا تیسری کتاب کی حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے
 جزو سے اس میں ہے کہ بعض غذا کو گرم کس واسطے کتنی ہیں اور بعض کو سرد اور بعض کو ترا و
 بعض کو خشک کیوں کتنی ہیں اور یہ کیفیتیں جسم انسان میں غذا کیوں نظر آ رہی ہوتی ہیں

اور کھنڈ اور کھنڈ میں ہوا اور اسی سبب سے حاجت مند ہے اوس عوض کی جو بدنی گھلا ہے اور گھلا ہوا اور
 ساتھ تحلیل کے خراج ہوا ہے اور گر سنگی یعنی ہونک وہ ہے کہ بدنی کو ساتھ اوس عوض کے حاجت ہوا اور وہ عوض غذا ہے
 باب دوم تیسری کتاب کو حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے جزو سے غذائی
 شناخت میں سے معلوم کریں کہ کھانے کی چیزوں کو کھانے سے پہلے اور ختم ہونے اور خون ہونے سے پہلے اور طریق
 مجاز غذا کتنی ہیں اس لیے کہ جو کچھ کھایا جائے جب تک معدہ میں نیم نچتہ نہ ہو اور معدہ سے طرف جگر کے نہ آوے اور جگر
 میں خون نہ ہو جائے غذا نہیں ہوتا ہے اور خلی غذا کے یہ ہیں کہ جو کچھ آدمی کھاتا ہے معدہ میں وہ چیز نیم نچتہ ہوتی ہے
 اور معدہ سے ہر جگہ میں آتی ہے اور جگر میں خون ہوتی ہے اور جگر سے رگوں میں آتی ہے اور ہر ایک عضو کو اعصاب سے
 معززہ سے حصہ پہنچتا ہے اور وہ غذا مشابہ اور مانند اوس عضو کی ہوجاتی ہے اور بعض اوس چیز کے جو اوس سے
 بتخلیل خراج ہو گئی ہو قائم ہوتی ہے اور بدن اوس کا سبب اوس کا اپنے قوام پر رہتا ہے اور اوس کی کیفیت کو جیسا کہ چاہے
 نہیں پہنچتا ہے یعنی گرمی اور سردی اور تری اور خشکی کو اوس کے اوس چیز سے کہ باعتماد اوج اوس کا ہے نہیں پہنچتا ہے
 جیسے نان اور گوشت اوس کا غذا کتنی ہیں اور جو آدمی کی کیفیت کو پیر دیو اور مانند اور مشابہ اعضا کے نہوار اوس کو دار و
 کتنی ہیں مانند لیلیہ اور سوٹھہ وغیرہ کی اور جو آدمی کی کیفیت کو کترا اوس سے پیرے کہ دار و اور کترا اوس سے مشابہ اور نا
 اعضا کے ہو کہ غذا اوس کو غذا کی دوائی کتنی ہیں یا دوائی غذائی یعنی وہ غذا کہ مشابہ دوا کے ہو یا وہ دوا کہ مشابہ
 غذا کے ہو مانند پودینہ اور کوک اور کدو اور سویا وغیرہ کے اور جاننا چاہیے کہ گوہر خونین کہ غذا کی راستی ہے گرمی
 اور تری غالب ہے اس سبب سے واجب کرتا ہے کہ اوپر ہر جز کے کہ اوس کا غذا کتنی ہیں گرمی اور تری غلبہ رکھو اور جو کہ گوہر
 گرم اور تر جلد زیادہ تحلیل قبول کرتا ہے نسبت اور چیزوں کے پہلے حیوت کہ تحلیل ہوئی غذا تازہ چاہیے تاکہ بعض اوس
 چیز کے کہ خراج ہو گئی ہو قائم مقام ہو دی اور جو شے کہ جسم انسان کو غذا دیتی ہے یا نازہ گرمی اور تری کے دیتی ہے
 جتنی اوس میں ہوتی ہے اور کوئی کھانے کی چیز نہیں ہے جیسا کہ گرمی اور تری سے کچھ حصہ نہیں ہے لیکن اسوجہ سے کہ
 کیفیت ہر ایک کی دگرگون ہے بعضی کو سرد اور تر کتنی ہیں اور بعضی کو سرد اور خشک اور بعضی کو گرم اور تر اور بعضی کو
 گرم اور خشک اور قوت ہاضمہ جس قدر گرمی اور تری کا اوس میں ہوتی ہے اوس سے حاصل کرتی ہے اور قوت مغیرہ
 اوس کو متغیر کرتی ہے یعنی حالت مہلی سے پیر دیتی ہے جتنا کہ پیر سکتی ہے تاکہ خون بن جائے اور اعضا میں داخل ہوا اور
 مشابہ اعضا کے ہو جائے اور باقی جو کچھ قوت مغیرہ اوس کو نہیں پیر سکتی وہ نفل ہو جاتی ہے کہ قوت دفعہ اوس کو
 باہر بھیجتی ہے والد علم باب تیسرا تیسری کتاب کی حصہ اول کی تیسری گفتار کے پہلے
 جزو سے اس میں ہے کہ بعض غذا کو گرم کس واسطے کتنی ہیں اور بعض کو سرد اور بعض کو ترا و
 بعض کو خشک کیوں کتنی ہیں اور یہ کیفیتیں جسم انسان میں غذا کیوں نظر آ رہی ہوتی ہیں

یابانی پاکیزہ میں مسکن کشتی ہو اور اندام مرغ کا آدھا ہونا ہو اور دودھ بکری کا کفر ہو اور جنو او سکو سے ایک مدت گذر گئی ہو اور اوسے ساعت دودھ اوسکا دوا ہو دی اور شراب رقیق صافی نوش ہو اور خوش مزہ اور گوشت گوسالہ کا اور جگر بکری کا اور شیرین شراب سے غذای قوی حاصل ہوتی ہے باب پانچواں تیسری کتاب کے حصہ اول کے تیسری گفتار کے پہلے جزو سے بد غذاؤں کے بیاضین سے ہر ایک جنس سے وہ روئی کہ اوس میں بہوسی بہت ہو یا پرانے گھبون یا آفت رسیدہ ہو یا پرانے آنے سے چکانی ہو غذای بد اوس سے حاصل ہوتی ہے اور گوشت گاؤں اور گوشت اونٹ کا اور گوشت خرگوش کا اور گوشت پہاڑی گامی کا اور گوشت مرغابی کا اور تلی سب جانوروں کی یہ سب سودا بڑھاتی ہیں اور گوشت بیہر کا اور مغز تمامی حیوانات کھو تیراج کہ نام ایک قسم آس کا ہے اور دہی تری زیادہ کرتا ہے اور اعضا اندرونی مانند او جھری اور آنتیں بد اور زہر موت ناک ہیں اور اندام مرغ کا ہونا ہو اور پیر خلط غلیظ کو بڑھاتا ہے اور با جبرہ بھی اسی طور سے اور مچلی تازہ اور بزرگ بلغم بڑھاتی ہے اور سیب اور امرود کچا اور لکڑی اور کبیرا بلغم کچی خلطین پیدا کرتا ہے اور کدوا اور خربوزہ اگر معدہ میں تباہ ہو جائے تو ہیضہ عارض کرتا ہے اور غذای بد پیدا کرتا ہے لیکن کدو گرم اور خشک مزاج آدمیوں کے لیے نیک ہے اور سب طرح کے بدن اس لیے کہ غذا کم دیتی ہیں اور فضول کثرت سے جمع ہوتے ہیں باب چھٹا تیسری کتاب کے حصہ اول کے تیسری گفتار کے پہلے جزو سے میانہ غذاؤں کے بیاضین سے معلوم کریں کہ نان خشک اور گوشت گوسفند بختہ اور بختہ اور انگور سفید اور انجیر تر اور خشک اور ساگ سے کوک اور کاسی اور لکڑی غذای میانہ ہے یا ک ساتواں غذا می لطیف میں ہی لطیف غذائیں تین طرح کی ہیں ایک یہ کہ اوس سے خون صاف اور نیک بنتا ہے اور وہ مثل مغز اوس روئی کے ہے کہ دھوئے ہوئے گھبون سے پکا دین اور گوشت مرغچہ اور گوشت تیشتر کا اور چکور کا اور باز مرغ کے اور مچلی تازہ خور و اور کدوا اور ماش پوست کندن یہ سب غذائیں اوس آدمی کو دینی چاہیں جو حرکت اور ریاضت کم کرے یا حرارت غریزی اوسکی ضعیف ہوئی ہو یا اوس آدمی کے بیماری سے اوٹھا ہو یا اوس آدمی کو دیون جو کوئی چاہے کہ اوس کے بدن میں بہت خلطین جمع نہویں یا احتیاط کرے کہ سدہ نہ پڑے اور دوسرے ایسی چیزیں ہیں کہ ساتھ قوت گرمی اور تیزی کے خون کو گرم کرتی ہیں اور رقیق کرتی ہیں وہ مانند پیاز کے ہے اور مولی اور شلجم خام اور دہنیہ پس اگر ان چیزوں کو کچا دین منی لطافت کا اوس جاتے ہیں اور غلیظ ہوتی ہیں لیکن اگر کوئی چاہے کہ منی لطافت کو ان چیزوں سے پاوی تو چاہی کہ پانی اوسکا کام میں لائے یا خام نوش کرے اور اوس کے اثر پر پڑے کرے اور تیسرے وہ چیزیں کہ اوس سے خون لطیف بنتا ہے اور اوس کو کہ جسم انسان میں ہو لطیف کرتی ہے اور یہ چار طرح پر ہے ایک یہ کہ شیرین ہوتی ہے مانند شہد اور خربوزہ اور انجیر اور پتہ کے کہ لطافت اوسکی نزدیک ہو اوس لطافت سے جو اول بیان ہو چکی ہے دوسری یہ کہ حکم تیزی کے مزہ رطوبت ہو گا اور

[illegible]

[illegible][illegible]

اور بادام تر اور جو چیز کہ پانی میں پکاوین سب جسم انسان کو تری پہنچاتی ہیں اور گوشت سب جانور ان خوراک
اور ضرورہ کہ ماس پوش کندہ سے تیار کریں خاصہ کہ ساتھ کدو اور کاہو اور پاک اور روغن بادام کو تیار کریں
اور پیس تر اور نان میدہ کہ پانی بچ میں ترکیا ہو دی اور حلوا کہ شکر اور بادام تر اور خشک شمس تر اور کدو کے بیجوں کی
گری اور کھیر لکڑی کی جو بکلی گری سے بناوین اور شوربا کی گوشت کہ پہلو اور شبت بظالہ سے تیار کریں اور جانور ان پانی یا مادہ پتھرین اور نان
وحشی سے باب اول سوہوان تیسری کتاب حصہ اول کے تیسری گفتار کے پہلو جزو سے
سر و غذاؤن کی پہچان میں ہے معلوم کریں کہ جو چیز کہ ترش ہو اور جو چیز کہ عطف یعنی بکھٹی ہے سب سرد
ہیں لیکن بکھٹی سرد ہو اور غلیظ اور ترش سرد ہو اور لطیف اور شراب عطف اور شرابون سے گرم ہے پس اگر
شراب نئی ہو سرد ہوگی اور غلیظ اور کاہو اور سیب اور انار ترش اور امرود و جینی اور تربوز اور لکڑی اور جو کچھ باب
گذشتہ میں لکھا گیا ہے سب سرد ہو اور گرم فراج والون کو موافق با یکا سترہوان تیسری کتاب حصہ
اول کی تیسری گفتار کے پہلو جزو سے اون غذاؤن کی شناخت میں ہے جو
سندہ کہو لیتی ہیں معلوم کریں کہ خبر بوزہ اور موز شیرین اور باقلا اور مستی اور کشکاب اور نخود آب اور کبر سیر
سدہ کو کہو لتا ہے اور سندہ خالص اگر ناشتا پتین معدہ اور آنتون کو دھوتا ہے اور سدہ کو کہو لتا ہے اور حقیقہ
اگر ساتھ رائی کے کہاوین سدہ جگر کا کہو لتا ہے اور سن اور پیاز اور گندنا اور مولی اگر خام کہاوین خلط غلیظ
لطیف کرتا ہے لیکن لسن سچتہ اور خام اس معاملہ میں یکسان ہے اور انجیر تر اور خشک سدہ گردہ کا کہو لتا ہے اور
پاک کرتا ہے اور بادام تلخ سندہ جگر اور تلی کا کہو لتا ہے اور پاک کرتا ہے اور پیتہ سدہ جگر کا کہو لتا ہے اور جگر کو قوی کرتا ہے
اور جلاب کہ شہد سے بناوین خلطون کو لطیف کرتا ہے اور پیسہ کو پاک اور سدہ جگر اور تلی کا کہو لتا ہے اور شراب
شیک صافی رگوں کو پاک کرتی ہے اور شراب تیر خلط سینہ کو اور سدہ کو لطیف کرتی ہے اور سنگبین خلطون کو لطیف کرتی ہے
اور آنتون کو پاک کرتی ہے باب اول اسٹھارہوان تیسری گفتار سے حصہ اول سے تیسری کتاب
اون غذاؤن کی شناخت میں ہے جو سدہ پیدا کرتی ہیں معلوم کریں کہ سب
شیرینان اور شیرباہی کم آب جگر اور تلی میں سدہ ڈالتی ہیں اور اگر شیر لطیف کرنے والی چیزون کے ساتھ کھائیں
مانند پودینہ پہاڑی اور صغیر فارسی اور کالی مرچ کے سدہ کہو لتا ہے اور چومار اور کلیچہ اور جو کچھ گہیون سے بناوین
سواہروٹی کے اور شراب شیرین سب سدہ پیدا کرتی ہیں اور جگر اور تلی کو ضرر دیتی ہے باب اول و تیسروان
پہلے جزو سے تیسری گفتار کے حصہ اول سے تیسری کتاب کی اون غذاؤن کی
شناخت میں ہے جو شکم کو نرم کرتی ہیں اور قبض دور کرتی ہیں جو طعام کہ وہیں
شیرینی ہو یا تیری یا شوری یا نرمی شکم کو نرم اور قبض دور کرتا ہے اور پانی مسور کا اور پانی کرنب کا اور شوربا پاک

اوسمین ہوتی ہے معدہ کو ضرر پہونچاتا ہے اور شلجم اور خرفہ اور پالک بسبب نرمی کے اور میتھی اور تل اور سکہ اور ریحان
 بسبب نرمی اور چربی کے ضرر کرتا ہے اور شیر اس میں جسے کہ معدہ سرد میں جلد ترش ہوتا ہے اور معدہ گرم میں جلد صفرا
 بنجاتا ہے یا بخار ہے اور شہد معدہ کو گزندگی پہونچاتا ہے اور متلی پیدا کرتا ہے اور مغرب جانور دن کے ترہین اسوجہ سے
 چاہیے کہ اونکو ساتھ پورینہ اور صغیر فارسی اور رائی اور نمک کی کھانا چاہیے اور خرفہ متلی پیدا کرتا ہے اور اگر معدہ میں تباہ
 ہو جائے تو اوس سے جلطین اڑھتی ہیں اور اسی طرح نئی شراب بدہی اور معدہ کو نقصان دیتی ہے اور دستونکو جاری
 کرتی ہے اور شہوت اور زردالو اور آلو سفید کہ عربی میں خوش کھتی ہیں یہ سب مفسد معدہ ہیں واللہ اعلم باب
چوبیسواں تیسری کتاب کی حصہ اول کے تیسری گفتار کے پہلے جزو سے طعام نوش
 کرنے کی تدبیر میں ہے چاہیے کہ سچی ہونک پر کھانا کھاوین کہ جسوقت سچی ہونک ظاہر ہووے کھانا کھاوین
 دیر نکرین اور اوسوقت کھانے سے کینچین کہ ہونکچہ آرزو باقی ہو کیونکہ وہ آرزو باقی بعد ایک ساعت کے
 جاتی رہتی ہے اور بدترین غذا وہ ہے کہ معدہ کو بار دیو پس اگر کسی دن ایسا اتفاق ہو تو چاہیے کہ بہت سووے
 اوس کاغین جسکی ہوا معتدل ہووے اور اگر نیند آئے تو بکارتا ہستکی ٹھلیں اور قدری شراب پین اور لازم ہے کہ خوردنی
 چیز و نمین ترتیب ملحوظ رکھیں اور جو چیزیں کہ نازک زیادہ اور لطیف نہایت اور روان زیادہ ہیں اول نوش کرن
 اسلیے کہ طعام نازک اور لطیف اگر بعد طعام غلیظ کے کھایا جائے جلد مضطرب ہوگا اور اوپر طعام ناگواریدہ کے ٹھہریگا
 اور گزندہ پائے سے جلد تباہ ہو جائیگا اور اور غذا کو بھی تباہ کرے اور سردا و نمین ہے کہ نغزہ چیزیں اول کھائیں
 مگر جس آدمی کی طبع نہایت خشک ہو اور بعد طعام کے بھی نکھائیں اور بعد ریاضت اور سبج کے نازک چیزیں کھانا
 چاہیے مانند چھلی تازہ اور متلی اوسکے اسوجہ سے کہ وہ جلد تباہ ہوتی ہیں اور خلطونکو تباہ کرتی ہیں اور جس کسی کو کہ غلظتیں
 ہضم ہو جاتی ہوں اور سپر اعتماد نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ بعد گزرنے ایک مدت کو دن بد غذاؤں سے جلطین بد جمیع ہونگی
 اور اکثر ایسی غذا تین ہیں کہ انہیں صریح مضرت ہے اور ایک گروہ نے اونکو کھانے کی عادت اختیار کی ہے تو وہ
 غذا تین اوس گروہ کے لیے بہتر اور غذاؤں سے ہیں جنہیں کچھ مضرت نہیں ہے اور جنکی کھانے کی عادت نہیں ہے
 اور بہت ایسے آدمی ہیں کہ اونکو کوئی غذا اگرچہ نیک ہو نقصان دیتی ہے تو اون آدمیوںکو اوس غذا سے پرہیز
 کرنا بہتر ہے اور بدترین غذا وہ ہے کہ کئی طرح کے مخالف طعاموں سے ایک نوبت میں نوش کرن اور بہت نرمین
 کھانا کھانا بھی نہایت بہتر اور بہترین نوبت یہ ہے کہ دو دن میں تین مرتبہ کھانا کھائیں ایک دن میں وقت فجر اور وقت
 عشا اور ایک دن میں وقت نماز پیشین اور جو کوئی ایک وز میں دو بار کھانا کھانے کی عادت کرے اگر ایک مرتبہ
 اوسکو نہ ملے تو ضعف لاحق ہوگا اور جو کوئی دن میں ایک بار عادت ڈالے اگر وہ دو بار کھاوے تب بھی ضعف
 ہوگا اور کسل عارض ہوگا اور جس شخص کا معدہ گرم ہووے اور صفرا اوسکے معدہ میں پیدا ہوتا ہو تو اوسکو چاہیے کہ

۱۰ شہوت کو
 چوبیسواں تیسری کتاب کی حصہ اول کے تیسری گفتار کے پہلے جزو سے طعام نوش
 کرنے کی تدبیر میں ہے چاہیے کہ سچی ہونک پر کھانا کھاوین کہ جسوقت سچی ہونک ظاہر ہووے کھانا کھاوین
 دیر نکرین اور اوسوقت کھانے سے کینچین کہ ہونکچہ آرزو باقی ہو کیونکہ وہ آرزو باقی بعد ایک ساعت کے
 جاتی رہتی ہے اور بدترین غذا وہ ہے کہ معدہ کو بار دیو پس اگر کسی دن ایسا اتفاق ہو تو چاہیے کہ بہت سووے
 اوس کاغین جسکی ہوا معتدل ہووے اور اگر نیند آئے تو بکارتا ہستکی ٹھلیں اور قدری شراب پین اور لازم ہے کہ خوردنی
 چیز و نمین ترتیب ملحوظ رکھیں اور جو چیزیں کہ نازک زیادہ اور لطیف نہایت اور روان زیادہ ہیں اول نوش کرن
 اسلیے کہ طعام نازک اور لطیف اگر بعد طعام غلیظ کے کھایا جائے جلد مضطرب ہوگا اور اوپر طعام ناگواریدہ کے ٹھہریگا
 اور گزندہ پائے سے جلد تباہ ہو جائیگا اور اور غذا کو بھی تباہ کرے اور سردا و نمین ہے کہ نغزہ چیزیں اول کھائیں
 مگر جس آدمی کی طبع نہایت خشک ہو اور بعد طعام کے بھی نکھائیں اور بعد ریاضت اور سبج کے نازک چیزیں کھانا
 چاہیے مانند چھلی تازہ اور متلی اوسکے اسوجہ سے کہ وہ جلد تباہ ہوتی ہیں اور خلطونکو تباہ کرتی ہیں اور جس کسی کو کہ غلظتیں
 ہضم ہو جاتی ہوں اور سپر اعتماد نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ بعد گزرنے ایک مدت کو دن بد غذاؤں سے جلطین بد جمیع ہونگی
 اور اکثر ایسی غذا تین ہیں کہ انہیں صریح مضرت ہے اور ایک گروہ نے اونکو کھانے کی عادت اختیار کی ہے تو وہ
 غذا تین اوس گروہ کے لیے بہتر اور غذاؤں سے ہیں جنہیں کچھ مضرت نہیں ہے اور جنکی کھانے کی عادت نہیں ہے
 اور بہت ایسے آدمی ہیں کہ اونکو کوئی غذا اگرچہ نیک ہو نقصان دیتی ہے تو اون آدمیوںکو اوس غذا سے پرہیز
 کرنا بہتر ہے اور بدترین غذا وہ ہے کہ کئی طرح کے مخالف طعاموں سے ایک نوبت میں نوش کرن اور بہت نرمین
 کھانا کھانا بھی نہایت بہتر اور بہترین نوبت یہ ہے کہ دو دن میں تین مرتبہ کھانا کھائیں ایک دن میں وقت فجر اور وقت
 عشا اور ایک دن میں وقت نماز پیشین اور جو کوئی ایک وز میں دو بار کھانا کھانے کی عادت کرے اگر ایک مرتبہ
 اوسکو نہ ملے تو ضعف لاحق ہوگا اور جو کوئی دن میں ایک بار عادت ڈالے اگر وہ دو بار کھاوے تب بھی ضعف
 ہوگا اور کسل عارض ہوگا اور جس شخص کا معدہ گرم ہووے اور صفرا اوسکے معدہ میں پیدا ہوتا ہو تو اوسکو چاہیے کہ

اوسمین

اول روز کچھ کم کھا دی اور بہتر یہ ہے کہ چند لقمہ روٹی کے شربت انگور خام اور شربت انار کے ساتھ کھائے پھر
حمام میں جائے اور حرکت اور ریاضت کرے اور کھانا چاہیو کہ پراگندہ کھاوے اور اسی طرح بعض آدمی کو ایسا
اتفاق ہوتا ہے کہ جس وقت ہونک ظاہر ہو وی صفر او کو معدہ میں جمع ہو جاتا ہے اور جس وقت کھانا کھاتین معدہ میں
تباہ ہو جاتا ہے تو اس وقت تدبیر اس کی اس طریق پر کریں کہ طبع کو نرم کرنی چاہیو اور معدہ کو اس سے پاک کرنا چاہیو
ساتھ بانی گرم یا ساتھ شربت آلو بخارا کے یا مانند اس کے اور چیزوں کے ساتھ اور اگر کسی کو ایسا اتفاق ہو کہ
کھانا اور سپر گران گذرے اور معدہ متلی ہو جائے یا بسبب کسی حرکت کھانا اور اس کے معدہ میں شورش پیدا کرے تو
اسکو اس وقت فی کمر فی لازم ہے اور اگر تے ممکن ہو گرم پانی نوش کرے کہ اسکو اتار دے پھر شور میں اور اگر ان
تدبیر و نسخہ بھی مطلب حاصل نہو اور آدمی کو مزاج ہو تو طبع کو اطر فیصل صغیر سے نرم کری یا بلنجبین مسہل سے اور اگر
آدمی مرطوب ہو طبع کو ساتھ کمونی اور مری کے نرم کرے اور معلوم کریں کہ غذائیں لطیف تندرستی کو بہتر گاہ
رکھتی ہیں لیکن قوت کمزوری ہیں اور غذائیں غلیظ برعکس و سکے ہیں اور غذائیں غلیظ سچی ہونک میں کھانی
چاہئیں اور بامدازہ حاجت کھاتین اور بہت کھانا تیرہ و کا خون کو آبناک کرتا ہے اسی سبب و جس وقت کہ
آدمی کو حرارت ہو چرخ خون اور سکا جوش کھاتا ہے مانند شیرہ انگور اور پانی میوہ کو اگر ایک روز میں تو گرم ہو جاتی
ہیں اور جوش کھاتے ہیں اور بعض میوہ جات ترا کہ گرم مزاج والوں کو گرمی کے موسم میں مفید ہوتے ہیں
لیکن خون او کو سبب و عفونت قبول کرتا ہے پس اسی سبب سے کھاتی کہ بہت کھانا میوہ کا باعث پیدا ہوتی تری کاہر
اور رطوبتیں کہ میوہ جات سے پیدا ہوتی ہیں ریاضت سے تحلیل ہو سکتی ہیں اور سپینہ سے خارج ہوتی ہیں اور خشک
غذائیں ہونک کوئی ہیں اور رنگ چہرہ کا تباہ کرتی ہیں اور طبع خشک کرتی ہیں اور غذائیں تر کسل پیدا کرتی
ہیں اور ہونک کھانے کی کوئی ہیں اور غذائیں سرسستی اور کسل لاتی ہیں اور بہت ترشیاں کھانا جلد بڑھاتا ہے
ہیں اور شور باغذا نیک ہے اور اکثر غذائیں ایسی ہیں کہ ایک نین اور ایک نوبت میں کھانا چاہیو مانند دغبا اور
غوریا کے اور کوئی دوا آلو اور شفا لو اور زرد آلو کے بعد کھانا چاہیو اور نہ بعد انار ترش اور نہ بعد کسی ترش میوہ کے
اور کچھ کو ہمراہ اس شے کہ جسکو سرکہ میں تیار کریں کھاتین اور نمکسو و اور آجگامہ اور پیتر اور دودھ بکری کا ساتھ
کسی تر میوہ کے کھانا چاہیو اور کھانا اور شور یا ساتھ ماہی شور اور گوشت نمک سود کے کھانا چاہیو اور کبوتر بچہ
اور پیاز اور لہسن اور رائی ایک جگہ کھادین اور گوشت نمکسو و نہ سرکہ میں پکانا چاہیو اور نہ دودھ میں اور گوشت
مخ آدمی میں پکانا چاہیو اور نہ کھانا چاہیو اور سر کو تانبہ اور رانگ کو برتن میں نہ کھانا چاہیو اور آئسن اور پیاز
ایک جگہ کھانا چاہیو اور شہد اور خر لوزہ ایک نوبت کھانا چاہیو اور بعد کسی میوہ تر کے آب نہ پینا چاہیو
گوشت ہونا ہو کہ متور سے کالین اگر پوشیدہ کھانا ہو کھاتین اور فندق اور بادام کو ایک جگہ کھانا چاہیو

اور اگر آدمی کو
سارے کھانے میں
بہت کھانا چاہیو
تو اس وقت تدبیر
اس کی اس طریق
پر کریں کہ طبع
کو نرم کرنی
چاہیو اور معدہ
کو اس سے پاک
کرنا چاہیو
ساتھ بانی گرم
یا ساتھ شربت
آلو بخارا کے
یا مانند اس کے
اور چیزوں کے
ساتھ اور اگر
کسی کو ایسا
اتفاق ہو کہ
کھانا اور سپر
گران گذرے
اور معدہ متلی
ہو جائے یا بسبب
کسی حرکت کھانا
اور اس کے معدہ
میں شورش پیدا
کرے تو اسکو
اس وقت فی کمر
فی لازم ہے
اور اگر تے
ممکن ہو گرم
پانی نوش کرے
کہ اسکو اتار
دے پھر شور
میں اور اگر
ان تدبیر و
نسخہ بھی
مطلب حاصل
نہو اور آدمی
کو مزاج ہو
تو طبع کو
اطر فیصل
صغیر سے نرم
کری یا بلنجبین
مسہل سے اور
اگر آدمی
مرطوب ہو
طبع کو ساتھ
کمونی اور مری
کے نرم کرے
اور معلوم
کریں کہ
غذائیں
لطیف
تندرستی
کو بہتر
گاہ رکھتی
ہیں لیکن
قوت کمزوری
ہیں اور
غذائیں
غلیظ
برعکس
ونسکے
ہیں اور
غذائیں
غلیظ
سچی
ہونک
میں
کھانی
چاہئیں
اور
بامدازہ
حاجت
کھاتین
اور
بہت
کھانا
تیرہ
و کا
خون
کو
آبناک
کرتا
ہے
اسی
سبب
و جس
وقت
کہ
آدمی
کو
حرارت
ہو
چرخ
خون
اور
سکا
جوش
کھاتا
ہے
مانند
شیرہ
انگور
اور
پانی
میوہ
کو
اگر
ایک
روز
میں
تو
گرم
ہو
جاتی
ہیں
اور
جوش
کھاتے
ہیں
اور
بعض
میوہ
جات
ترا
کہ
گرم
مزاج
والوں
کو
گرمی
کے
موسم
میں
مفید
ہوتے
ہیں
لیکن
خون
او
کو
سبب
و
عفونت
قبول
کرتا
ہے
پس
اسی
سبب
سے
کھاتی
کہ
بہت
کھانا
میوہ
کا
باعث
پیدا
ہوتی
تری
کاہر
اور
رطوبتیں
کہ
میوہ
جات
سے
پیدا
ہوتی
ہیں
ریاضت
سے
تحلیل
ہو
سکتی
ہیں
اور
سپینہ
سے
خارج
ہوتی
ہیں
اور
خشک
غذائیں
ہونک
کوئی
ہیں
اور
رنگ
چہرہ
کا
تباہ
کرتی
ہیں
اور
طبع
خشک
کرتی
ہیں
اور
غذائیں
تر
کسل
پیدا
کرتی
ہیں
اور
ہونک
کھانے
کی
کوئی
ہیں
اور
غذائیں
سرسستی
اور
کسل
لاتی
ہیں
اور
بہت
ترشیاں
کھانا
جلد
بڑھاتا
ہے
ہیں
اور
شور
باغذا
نیک
ہے
اور
اکثر
غذائیں
ایسی
ہیں
کہ
ایک
نین
اور
ایک
نوبت
میں
کھانا
چاہیو
مانند
دغبا
اور
غوریا
کے
اور
کوئی
دوا
آلو
اور
شفا
لو
اور
زرد
آلو
کے
بعد
کھانا
چاہیو
اور
نہ
بعد
انار
ترش
اور
نہ
بعد
کسی
ترش
میوہ
کے
اور
کچھ
کو
ہمراہ
اس
شے
کہ
جسکو
سرکہ
میں
تیار
کریں
کھاتین
اور
نمکسو
و
اور
آجگامہ
اور
پیتر
اور
دودھ
بکری
کا
ساتھ
کسی
تر
میوہ
کے
کھانا
چاہیو
اور
کھانا
اور
شور
یا
ساتھ
ماہی
شور
اور
گوشت
نمک
سود
کے
کھانا
چاہیو
اور
کبوتر
بچہ
اور
پیاز
اور
لہسن
اور
رائی
ایک
جگہ
کھادین
اور
گوشت
نمکسو
و
نہ
سرکہ
میں
پکانا
چاہیو
اور
نہ
دودھ
میں
اور
گوشت
مخ
آدمی
میں
پکانا
چاہیو
اور
نہ
کھانا
چاہیو
اور
سر
کو
تانبہ
اور
رانگ
کو
برتن
میں
نہ
کھانا
چاہیو
اور
آئسن
اور
پیاز
ایک
جگہ
کھانا
چاہیو
اور
شہد
اور
خر
لوزہ
ایک
نوبت
کھانا
چاہیو
اور
بعد
کسی
میوہ
تر
کے
آب
نہ
پینا
چاہیو
گوشت
ہونا
ہو
کہ
متور
سے
کالین
اگر
پوشیدہ
کھانا
ہو
کھاتین
اور
فندق
اور
بادام
کو
ایک
جگہ
کھانا
چاہیو

اور اگر آدمی کو
سارے کھانے میں
بہت کھانا چاہیو
تو اس وقت تدبیر
اس کی اس طریق
پر کریں کہ طبع
کو نرم کرنی
چاہیو اور معدہ
کو اس سے پاک
کرنا چاہیو
ساتھ بانی گرم
یا ساتھ شربت
آلو بخارا کے
یا مانند اس کے
اور چیزوں کے
ساتھ اور اگر
کسی کو ایسا
اتفاق ہو کہ
کھانا اور سپر
گران گذرے
اور معدہ متلی
ہو جائے یا بسبب
کسی حرکت کھانا
اور اس کے معدہ
میں شورش پیدا
کرے تو اسکو
اس وقت فی کمر
فی لازم ہے
اور اگر تے
ممکن ہو گرم
پانی نوش کرے
کہ اسکو اتار
دے پھر شور
میں اور اگر
ان تدبیر و
نسخہ بھی
مطلب حاصل
نہو اور آدمی
کو مزاج ہو
تو طبع کو
اطر فیصل
صغیر سے نرم
کری یا بلنجبین
مسہل سے اور
اگر آدمی
مرطوب ہو
طبع کو ساتھ
کمونی اور مری
کے نرم کرے
اور معلوم
کریں کہ
غذائیں
لطیف
تندرستی
کو بہتر
گاہ رکھتی
ہیں لیکن
قوت کمزوری
ہیں اور
غذائیں
غلیظ
برعکس
ونسکے
ہیں اور
غذائیں
غلیظ
سچی
ہونک
میں
کھانی
چاہئیں
اور
بامدازہ
حاجت
کھاتین
اور
بہت
کھانا
تیرہ
و کا
خون
کو
آبناک
کرتا
ہے
اسی
سبب
و جس
وقت
کہ
آدمی
کو
حرارت
ہو
چرخ
خون
اور
سکا
جوش
کھاتا
ہے
مانند
شیرہ
انگور
اور
پانی
میوہ
کو
اگر
ایک
روز
میں
تو
گرم
ہو
جاتی
ہیں
اور
جوش
کھاتے
ہیں
اور
بعض
میوہ
جات
ترا
کہ
گرم
مزاج
والوں
کو
گرمی
کے
موسم
میں
مفید
ہوتے
ہیں
لیکن
خون
او
کو
سبب
و
عفونت
قبول
کرتا
ہے
پس
اسی
سبب
سے
کھاتی
کہ
بہت
کھانا
میوہ
کا
باعث
پیدا
ہوتی
تری
کاہر
اور
رطوبتیں
کہ
میوہ
جات
سے
پیدا
ہوتی
ہیں
ریاضت
سے
تحلیل
ہو
سکتی
ہیں
اور
سپینہ
سے
خارج
ہوتی
ہیں
اور
خشک
غذائیں
ہونک
کوئی
ہیں
اور
رنگ
چہرہ
کا
تباہ
کرتی
ہیں
اور
طبع
خشک
کرتی
ہیں
اور
غذائیں
تر
کسل
پیدا
کرتی
ہیں
اور
ہونک
کھانے
کی
کوئی
ہیں
اور
غذائیں
سرسستی
اور
کسل
لاتی
ہیں
اور
بہت
ترشیاں
کھانا
جلد
بڑھاتا
ہے
ہیں
اور
شور
باغذا
نیک
ہے
اور
اکثر
غذائیں
ایسی
ہیں
کہ
ایک
نین
اور
ایک
نوبت
میں
کھانا
چاہیو
مانند
دغبا
اور
غوریا
کے
اور
کوئی
دوا
آلو
اور
شفا
لو
اور
زرد
آلو
کے
بعد
کھانا
چاہیو
اور
نہ
بعد
انار
ترش
اور
نہ
بعد
کسی
ترش
میوہ
کے
اور
کچھ
کو
ہمراہ
اس
شے
کہ
جسکو
سرکہ
میں
تیار
کریں
کھاتین
اور
نمکسو
و
اور
آجگامہ
اور
پیتر
اور
دودھ
بکری
کا
ساتھ
کسی
تر
میوہ
کے
کھانا
چاہیو
اور
کھانا
اور
شور
یا
ساتھ
ماہی
شور
اور
گوشت
نمک
سود
کے
کھانا
چاہیو
اور
کبوتر
بچہ
اور
پیاز
اور
لہسن
اور
رائی
ایک
جگہ
کھادین
اور
گوشت
نمکسو
و
نہ
سرکہ
میں
پکانا
چاہیو
اور
نہ
دودھ
میں
اور
گوشت
مخ
آدمی
میں
پکانا
چاہیو
اور
نہ
کھانا
چاہیو
اور
سر
کو
تانبہ
اور
رانگ
کو
برتن
میں
نہ
کھانا
چاہیو
اور
آئسن
اور
پیاز
ایک
جگہ
کھانا
چاہیو
اور
شہد
اور
خر
لوزہ
ایک
نوبت
کھانا
چاہیو
اور
بعد
کسی
میوہ
تر
کے
آب
نہ
پینا
چاہیو
گوشت
ہونا
ہو
کہ
متور
سے
کالین
اگر
پوشیدہ
کھانا
ہو
کھاتین
اور
فندق
اور
بادام
کو
ایک
جگہ
کھانا
چاہیو

اور جو کوئی کمینیات یعنی دودھ کے ساتھ شراب نوش کرے وہ آدمی مرض نفوس سے بچوٹ نہ رہی اور بہت
 پیاز کھانا جانی اور دوران سر ظاہر کرتا ہے اور شوچرین کھانا بعد فصد اور حجامت کی تھیب پیدا کرتی
 ہیں واند اعلم بالصواب جزو دوم اس تیسری گفتار سے حصہ اول کے تیسری کتاب
 سے اصلاح میں غذاؤں کی ہے اور ہر ایک کی خاصیت اور فعل اور طبیعت
 کی پہچان میں ہے اور اس جزو کے تیرہ باب ہیں باب پہلا دوسرے جزو سے تیسری
 کتاب کے حصہ اول سے تیسری کتاب کے خوب کی طبیعت اور خاصیت اور منفعت
 اور مضرت کی بیان میں ہے اور تیسری میں دفع کرنے اور نگی مضرت کے معلوم کرین کہ گیہوں
 گرم ہے درجہ اول میں اور دوسری تری اور خشکی معتدل ہے اور جسم انسان کو نسبت اور خوب کے
 غذا بہت دیتا ہے اور جو کہ اس سے طرح طرح کی روئی پکاتے ہیں اسلیو دفع مضرت اور اصلاح ہر قسم کی دہوشو
 معلوم کرنا چاہیے اس تفصیل سے نان میوہ بہ نسبت نان خشکار کے دیر میں معہہ سے باہر ہوتی ہے
 اور اس سے زیادہ دفع کرتی ہے اور اس سے سردہ اور تہریان کردہ اور شانہ میں پیدا ہوتی ہیں اور صاحب ج صفا
 کو اور قوبلجی کو اور اس آدمی کو جو سبب ریاح کے رنج اور تکلیف میں ہو ضرر پہونچاتی ہے اصلاح اسکی
 اس طریق پر ہے کہ خیر مایہ او سکا زیادہ کرین اور بورہ ارمی والین اور جو آدمی کہ ایسی روئی کھا دی او سکو سنجینز
 بزوری کا استعمال رکھنا چاہیے اور جو آدمی کہ کردہ اور مثانہ کی تہری سے بچوٹ نہ رہی یہ سفوف استعمال کرے
 ص خربوزہ کے بچون کی گری تین تولہ گلتی اور بادام تلخ اور دو توہر ایک سات ماشہ شکر سفید سب کے برابر
 ہر صبح ساڑھے دس ماشہ تناول کرے اور بعد اسکے وہ پانی جس میں شہر ج پکاتی ہو نوش کرین اور گرم مزاج آدمی
 اس سفوف کو ہمراہ شیرہ تخم حیارین تناول کرے اور آب باقلا پینا کردہ میں تہری پیدا ہونے نہیں دیتا اور جو
 شخص ریاح سے رنج میں ہوا او سکو چاہیے کہ بعد تناول کرنے اس روئی کے میوہ کھائے اور بعد اسکے سات ماشہ
 کمونی کھا دے یا شراب پرانی کی سفید روش کرے اور سداب یعنی تلی اور لہسن اور صغر فارسی استعمال کرے
 اور اکثر اسفید باجات کھائے اور سب ترشیوں سے پرہیز کرے اور قوبلجی آدمی اس روئی سے پہلے اسفید باج
 چرب نوش کرے اور غذاؤں میں آگامہ اور زیتون اور نمک اکثر کام میں لائے اور نقل فانی تناول کرے
 اور انجیر چاقو سے چید کر اور مار لصل میں ملا کر پہلے طعام سے مرطوب اور قوبلجی کو دیوین نان خشکار
 اس سے خون سودا دی پیدا ہوتا ہے اور کر اور خارش اور بواسیر اور سودا دی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں اور
 یہ مضرتیں بقدر بہوسی کے ہوتی ہیں پس حج روئی پاکیزہ زیادہ ہوگی مضرت اسکی کمتر ہوگی اسلیو کہ جسم انسان کا
 اس سے غذا کم پاتا ہے اور آدمی کو ضعیف کرتا ہے اور اثر بڑا ہے کا ظاہر کرتا ہے اور چہرہ کی نازکی رنگ کو دور کرتا ہے

اسفید باج کھانے سے
 ممکن ہیں سودا دی اور حجامت کی تھیب پیدا کرتی
 تھانہ کو دور کرنے اور حجامت کی تھیب پیدا کرتی
 کے اثر میں حجامت کی تھیب پیدا کرتی
 جاننا اور اس سے بچوٹ نہ رہی اور بہت
 جی کھانے سے بچوٹ نہ رہی اور بہت
 دفع کرنے اور نگی مضرت کے معلوم کرین کہ گیہوں
 گرم ہے درجہ اول میں اور دوسری تری اور خشکی معتدل ہے اور جسم انسان کو نسبت اور خوب کے
 غذا بہت دیتا ہے اور جو کہ اس سے طرح طرح کی روئی پکاتے ہیں اسلیو دفع مضرت اور اصلاح ہر قسم کی دہوشو
 معلوم کرنا چاہیے اس تفصیل سے نان میوہ بہ نسبت نان خشکار کے دیر میں معہہ سے باہر ہوتی ہے
 اور اس سے زیادہ دفع کرتی ہے اور اس سے سردہ اور تہریان کردہ اور شانہ میں پیدا ہوتی ہیں اور صاحب ج صفا
 کو اور قوبلجی کو اور اس آدمی کو جو سبب ریاح کے رنج اور تکلیف میں ہو ضرر پہونچاتی ہے اصلاح اسکی
 اس طریق پر ہے کہ خیر مایہ او سکا زیادہ کرین اور بورہ ارمی والین اور جو آدمی کہ ایسی روئی کھا دی او سکو سنجینز
 بزوری کا استعمال رکھنا چاہیے اور جو آدمی کہ کردہ اور مثانہ کی تہری سے بچوٹ نہ رہی یہ سفوف استعمال کرے
 ص خربوزہ کے بچون کی گری تین تولہ گلتی اور بادام تلخ اور دو توہر ایک سات ماشہ شکر سفید سب کے برابر
 ہر صبح ساڑھے دس ماشہ تناول کرے اور بعد اسکے وہ پانی جس میں شہر ج پکاتی ہو نوش کرین اور گرم مزاج آدمی
 اس سفوف کو ہمراہ شیرہ تخم حیارین تناول کرے اور آب باقلا پینا کردہ میں تہری پیدا ہونے نہیں دیتا اور جو
 شخص ریاح سے رنج میں ہوا او سکو چاہیے کہ بعد تناول کرنے اس روئی کے میوہ کھائے اور بعد اسکے سات ماشہ
 کمونی کھا دے یا شراب پرانی کی سفید روش کرے اور سداب یعنی تلی اور لہسن اور صغر فارسی استعمال کرے
 اور اکثر اسفید باجات کھائے اور سب ترشیوں سے پرہیز کرے اور قوبلجی آدمی اس روئی سے پہلے اسفید باج
 چرب نوش کرے اور غذاؤں میں آگامہ اور زیتون اور نمک اکثر کام میں لائے اور نقل فانی تناول کرے
 اور انجیر چاقو سے چید کر اور مار لصل میں ملا کر پہلے طعام سے مرطوب اور قوبلجی کو دیوین نان خشکار
 اس سے خون سودا دی پیدا ہوتا ہے اور کر اور خارش اور بواسیر اور سودا دی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں اور
 یہ مضرتیں بقدر بہوسی کے ہوتی ہیں پس حج روئی پاکیزہ زیادہ ہوگی مضرت اسکی کمتر ہوگی اسلیو کہ جسم انسان کا
 اس سے غذا کم پاتا ہے اور آدمی کو ضعیف کرتا ہے اور اثر بڑا ہے کا ظاہر کرتا ہے اور چہرہ کی نازکی رنگ کو دور کرتا ہے

اسفید باج کھانے سے
 ممکن ہیں سودا دی اور حجامت کی تھیب پیدا کرتی
 تھانہ کو دور کرنے اور حجامت کی تھیب پیدا کرتی
 کے اثر میں حجامت کی تھیب پیدا کرتی
 جاننا اور اس سے بچوٹ نہ رہی اور بہت
 جی کھانے سے بچوٹ نہ رہی اور بہت
 دفع کرنے اور نگی مضرت کے معلوم کرین کہ گیہوں
 گرم ہے درجہ اول میں اور دوسری تری اور خشکی معتدل ہے اور جسم انسان کو نسبت اور خوب کے
 غذا بہت دیتا ہے اور جو کہ اس سے طرح طرح کی روئی پکاتے ہیں اسلیو دفع مضرت اور اصلاح ہر قسم کی دہوشو
 معلوم کرنا چاہیے اس تفصیل سے نان میوہ بہ نسبت نان خشکار کے دیر میں معہہ سے باہر ہوتی ہے
 اور اس سے زیادہ دفع کرتی ہے اور اس سے سردہ اور تہریان کردہ اور شانہ میں پیدا ہوتی ہیں اور صاحب ج صفا
 کو اور قوبلجی کو اور اس آدمی کو جو سبب ریاح کے رنج اور تکلیف میں ہو ضرر پہونچاتی ہے اصلاح اسکی
 اس طریق پر ہے کہ خیر مایہ او سکا زیادہ کرین اور بورہ ارمی والین اور جو آدمی کہ ایسی روئی کھا دی او سکو سنجینز
 بزوری کا استعمال رکھنا چاہیے اور جو آدمی کہ کردہ اور مثانہ کی تہری سے بچوٹ نہ رہی یہ سفوف استعمال کرے
 ص خربوزہ کے بچون کی گری تین تولہ گلتی اور بادام تلخ اور دو توہر ایک سات ماشہ شکر سفید سب کے برابر
 ہر صبح ساڑھے دس ماشہ تناول کرے اور بعد اسکے وہ پانی جس میں شہر ج پکاتی ہو نوش کرین اور گرم مزاج آدمی
 اس سفوف کو ہمراہ شیرہ تخم حیارین تناول کرے اور آب باقلا پینا کردہ میں تہری پیدا ہونے نہیں دیتا اور جو
 شخص ریاح سے رنج میں ہوا او سکو چاہیے کہ بعد تناول کرنے اس روئی کے میوہ کھائے اور بعد اسکے سات ماشہ
 کمونی کھا دے یا شراب پرانی کی سفید روش کرے اور سداب یعنی تلی اور لہسن اور صغر فارسی استعمال کرے
 اور اکثر اسفید باجات کھائے اور سب ترشیوں سے پرہیز کرے اور قوبلجی آدمی اس روئی سے پہلے اسفید باج
 چرب نوش کرے اور غذاؤں میں آگامہ اور زیتون اور نمک اکثر کام میں لائے اور نقل فانی تناول کرے
 اور انجیر چاقو سے چید کر اور مار لصل میں ملا کر پہلے طعام سے مرطوب اور قوبلجی کو دیوین نان خشکار
 اس سے خون سودا دی پیدا ہوتا ہے اور کر اور خارش اور بواسیر اور سودا دی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں اور
 یہ مضرتیں بقدر بہوسی کے ہوتی ہیں پس حج روئی پاکیزہ زیادہ ہوگی مضرت اسکی کمتر ہوگی اسلیو کہ جسم انسان کا
 اس سے غذا کم پاتا ہے اور آدمی کو ضعیف کرتا ہے اور اثر بڑا ہے کا ظاہر کرتا ہے اور چہرہ کی نازکی رنگ کو دور کرتا ہے

اور خشک ہر درجہ دوم میں اور خوشنماش کہ سیاہ ہے سرد ہے چوتھم درجہ میں اور خشک ہر چوتھم درجہ کے آخر میں اور شیرہ اوسکا افیون ہر لیکن خشناش سفید نیند لاتی ہے اور بد ہضم ہوتی ہے اور اگر پوست خشناش پانی میں پکائیں اور سر بر طول کرین نیند لاویگا تہربت اوسکا مشہور ہے صاحب نزلہ گرم کو سفید ہر اور اگر خشناش کو ساتھ شہد کے کما تین منی کو زیادہ کر لی السی گرم ہے درجہ اول میں اور تری اور خشکی میں معتدل ہضم بد ہوتی ہر معدہ کو ضرر پہونچاتی ہے اور غذا کمتر دیتی ہے لیکن منی کو بڑھاتی ہے اور ہونی ہونی طبع کو خشک کرتی ہے اور دفع مضرت اوسکی نزدیک ہر ساتھ دفع مضرت کچھ کے اور جس کسی کے ناخن اگر سفید ہو گئے ہوں تو السی کو ساتھ لہسن کے کوٹین اور شہد میں گوندہ کر ضاد کرین حالت صلی پر لا دیگی اور تشنج ناخن کو بھی نافع ہے اور یہ منفعت اوس میں بالخاصیت ہر باط دو سرد اور سردی جزو سے تیسری گفتا کو حصہ اول سے تیسری کتاب کو جانوروں کے گوشت کی طبیعت اور خالصت اور منفعت اور مضرت میں ہے اور اصلاح میں اولی مضرتوں کے معلوم کرین کہ گوشت طعام قوی ہے اور اوس سے خون نیک اور درست اور قوی بنتا ہے اور ہمیشہ گوشت کھانا سوا آدمی قوی اور تندرست اور سوا آدمی کے حرکت اور ریاضت بہت کری اور کام مشقت کو عمل میں لائے چاہیے سلیو کہ امتلاکی بیماریاں اوس سے پیدا ہوتی ہیں اور حال گوشت اور ہر مقام کے جانوروں کا مانند جنگلی اور پھاری اہلی اور وحشی کے جدا گانہ ہے اور حال گوشت ہر ایک اندام کا اسی طرح کیفیت دیگر ہے اور گوشت جانوران جنگلی اور وحشی کا خشک یا دہ جانوران اہلی سے ہے اور گوشت جانوران کوہی کا خشک یا دہ جانوران وحشی سے ہے اور گوشت جانوران جو انکھتری زیادہ پیدا کرتا ہے نسبت گوشت زیادہ عمر کے جانوروں کو خصوصاً دہ جانور کہ دودھ پیکر تہربت میں ہونے تری یا دہ تی ہیں مانند بزغالہ اور برہ اور جو جہ مغ اور گو سالہ کے اور جو گوشت تری یا دہ کرتا ہے وہ غذا بھی بہت دیتا ہے لیکن فضول بھی اوسکا بہت ہوتا ہے اور سرخی گوشت کی غذا زیادہ دیتی ہے اور بد ہضم ہوتا ہے اور تری ہے اور سفیدی غذا کم دیتی ہے اور جلد معدہ سے اور تری ہے اور گوشت دوزنگ کہ سرخی اور سفیدی باہم ہوا اوس معاملہ میں معتدل ہے اور سرخی خاصہ درمیان عضلہ کے سبک زیادہ اور بے عیب ہوتی ہے اور جو گوشت ہڈی سے نزدیک زیادہ ہوتا ہے وہ بہت بہتر اور جلد ہضم ہونیوالا اور کم فضول رکھنے والا ہوتا ہے اور جس عضوی کہ حرکت زیادہ ہو وہی اور چربی اور گوشت اوس میں کم ہو وہی وہ غذا کم دیتا ہے مانند پانچہ کہ گوشت کو پسند غذا بخونی دیتا ہے اور آدمی کے بدن کو گرم رکھتا ہے اسلیئے کہ اوس سے خون قوی بنتا ہے اور صاحب مزاج معتدل کو موافق ہے اور شہروں سرد اور فصل سرما میں نہایت موافق ہے اور اصلاح اوسکی گرم مزاج والے کو لیے سرکہ اور الکوحام اور سماق اور الو بخارا اور زرشک اور انار دانہ اور دہی اور کشک جو سردی کرنی چاہیے

اور خشک ہر درجہ دوم میں اور خوشنماش کہ سیاہ ہے سرد ہے چوتھم درجہ میں اور خشک ہر چوتھم درجہ کے آخر میں اور شیرہ اوسکا افیون ہر لیکن خشناش سفید نیند لاتی ہے اور بد ہضم ہوتی ہے اور اگر پوست خشناش پانی میں پکائیں اور سر بر طول کرین نیند لاویگا تہربت اوسکا مشہور ہے صاحب نزلہ گرم کو سفید ہر اور اگر خشناش کو ساتھ شہد کے کما تین منی کو زیادہ کر لی السی گرم ہے درجہ اول میں اور تری اور خشکی میں معتدل ہضم بد ہوتی ہر معدہ کو ضرر پہونچاتی ہے اور غذا کمتر دیتی ہے لیکن منی کو بڑھاتی ہے اور ہونی ہونی طبع کو خشک کرتی ہے اور دفع مضرت اوسکی نزدیک ہر ساتھ دفع مضرت کچھ کے اور جس کسی کے ناخن اگر سفید ہو گئے ہوں تو السی کو ساتھ لہسن کے کوٹین اور شہد میں گوندہ کر ضاد کرین حالت صلی پر لا دیگی اور تشنج ناخن کو بھی نافع ہے اور یہ منفعت اوس میں بالخاصیت ہر باط دو سرد اور سردی جزو سے تیسری گفتا کو حصہ اول سے تیسری کتاب کو جانوروں کے گوشت کی طبیعت اور خالصت اور منفعت اور مضرت میں ہے اور اصلاح میں اولی مضرتوں کے معلوم کرین کہ گوشت طعام قوی ہے اور اوس سے خون نیک اور درست اور قوی بنتا ہے اور ہمیشہ گوشت کھانا سوا آدمی قوی اور تندرست اور سوا آدمی کے حرکت اور ریاضت بہت کری اور کام مشقت کو عمل میں لائے چاہیے سلیو کہ امتلاکی بیماریاں اوس سے پیدا ہوتی ہیں اور حال گوشت اور ہر مقام کے جانوروں کا مانند جنگلی اور پھاری اہلی اور وحشی کے جدا گانہ ہے اور حال گوشت ہر ایک اندام کا اسی طرح کیفیت دیگر ہے اور گوشت جانوران جنگلی اور وحشی کا خشک یا دہ جانوران اہلی سے ہے اور گوشت جانوران کوہی کا خشک یا دہ جانوران وحشی سے ہے اور گوشت جانوران جو انکھتری زیادہ پیدا کرتا ہے نسبت گوشت زیادہ عمر کے جانوروں کو خصوصاً دہ جانور کہ دودھ پیکر تہربت میں ہونے تری یا دہ تی ہیں مانند بزغالہ اور برہ اور جو جہ مغ اور گو سالہ کے اور جو گوشت تری یا دہ کرتا ہے وہ غذا بھی بہت دیتا ہے لیکن فضول بھی اوسکا بہت ہوتا ہے اور سرخی گوشت کی غذا زیادہ دیتی ہے اور بد ہضم ہوتا ہے اور تری ہے اور سفیدی غذا کم دیتی ہے اور جلد معدہ سے اور تری ہے اور گوشت دوزنگ کہ سرخی اور سفیدی باہم ہوا اوس معاملہ میں معتدل ہے اور سرخی خاصہ درمیان عضلہ کے سبک زیادہ اور بے عیب ہوتی ہے اور جو گوشت ہڈی سے نزدیک زیادہ ہوتا ہے وہ بہت بہتر اور جلد ہضم ہونیوالا اور کم فضول رکھنے والا ہوتا ہے اور جس عضوی کہ حرکت زیادہ ہو وہی اور چربی اور گوشت اوس میں کم ہو وہی وہ غذا کم دیتا ہے مانند پانچہ کہ گوشت کو پسند غذا بخونی دیتا ہے اور آدمی کے بدن کو گرم رکھتا ہے اسلیئے کہ اوس سے خون قوی بنتا ہے اور صاحب مزاج معتدل کو موافق ہے اور شہروں سرد اور فصل سرما میں نہایت موافق ہے اور اصلاح اوسکی گرم مزاج والے کو لیے سرکہ اور الکوحام اور سماق اور الو بخارا اور زرشک اور انار دانہ اور دہی اور کشک جو سردی کرنی چاہیے

خاصہ

اور خشک ہر درجہ دوم میں اور خوشنماش کہ سیاہ ہے سرد ہے چوتھم درجہ میں اور خشک ہر چوتھم درجہ کے آخر میں اور شیرہ اوسکا افیون ہر لیکن خشناش سفید نیند لاتی ہے اور بد ہضم ہوتی ہے اور اگر پوست خشناش پانی میں پکائیں اور سر بر طول کرین نیند لاویگا تہربت اوسکا مشہور ہے صاحب نزلہ گرم کو سفید ہر اور اگر خشناش کو ساتھ شہد کے کما تین منی کو زیادہ کر لی السی گرم ہے درجہ اول میں اور تری اور خشکی میں معتدل ہضم بد ہوتی ہر معدہ کو ضرر پہونچاتی ہے اور غذا کمتر دیتی ہے لیکن منی کو بڑھاتی ہے اور ہونی ہونی طبع کو خشک کرتی ہے اور دفع مضرت اوسکی نزدیک ہر ساتھ دفع مضرت کچھ کے اور جس کسی کے ناخن اگر سفید ہو گئے ہوں تو السی کو ساتھ لہسن کے کوٹین اور شہد میں گوندہ کر ضاد کرین حالت صلی پر لا دیگی اور تشنج ناخن کو بھی نافع ہے اور یہ منفعت اوس میں بالخاصیت ہر باط دو سرد اور سردی جزو سے تیسری گفتا کو حصہ اول سے تیسری کتاب کو جانوروں کے گوشت کی طبیعت اور خالصت اور منفعت اور مضرت میں ہے اور اصلاح میں اولی مضرتوں کے معلوم کرین کہ گوشت طعام قوی ہے اور اوس سے خون نیک اور درست اور قوی بنتا ہے اور ہمیشہ گوشت کھانا سوا آدمی قوی اور تندرست اور سوا آدمی کے حرکت اور ریاضت بہت کری اور کام مشقت کو عمل میں لائے چاہیے سلیو کہ امتلاکی بیماریاں اوس سے پیدا ہوتی ہیں اور حال گوشت اور ہر مقام کے جانوروں کا مانند جنگلی اور پھاری اہلی اور وحشی کے جدا گانہ ہے اور حال گوشت ہر ایک اندام کا اسی طرح کیفیت دیگر ہے اور گوشت جانوران جنگلی اور وحشی کا خشک یا دہ جانوران اہلی سے ہے اور گوشت جانوران کوہی کا خشک یا دہ جانوران وحشی سے ہے اور گوشت جانوران جو انکھتری زیادہ پیدا کرتا ہے نسبت گوشت زیادہ عمر کے جانوروں کو خصوصاً دہ جانور کہ دودھ پیکر تہربت میں ہونے تری یا دہ تی ہیں مانند بزغالہ اور برہ اور جو جہ مغ اور گو سالہ کے اور جو گوشت تری یا دہ کرتا ہے وہ غذا بھی بہت دیتا ہے لیکن فضول بھی اوسکا بہت ہوتا ہے اور سرخی گوشت کی غذا زیادہ دیتی ہے اور بد ہضم ہوتا ہے اور تری ہے اور سفیدی غذا کم دیتی ہے اور جلد معدہ سے اور تری ہے اور گوشت دوزنگ کہ سرخی اور سفیدی باہم ہوا اوس معاملہ میں معتدل ہے اور سرخی خاصہ درمیان عضلہ کے سبک زیادہ اور بے عیب ہوتی ہے اور جو گوشت ہڈی سے نزدیک زیادہ ہوتا ہے وہ بہت بہتر اور جلد ہضم ہونیوالا اور کم فضول رکھنے والا ہوتا ہے اور جس عضوی کہ حرکت زیادہ ہو وہی اور چربی اور گوشت اوس میں کم ہو وہی وہ غذا کم دیتا ہے مانند پانچہ کہ گوشت کو پسند غذا بخونی دیتا ہے اور آدمی کے بدن کو گرم رکھتا ہے اسلیئے کہ اوس سے خون قوی بنتا ہے اور صاحب مزاج معتدل کو موافق ہے اور شہروں سرد اور فصل سرما میں نہایت موافق ہے اور اصلاح اوسکی گرم مزاج والے کو لیے سرکہ اور الکوحام اور سماق اور الو بخارا اور زرشک اور انار دانہ اور دہی اور کشک جو سردی کرنی چاہیے

اور سداب بغیر تھلی اور کرفس اور پودینہ سو خوشبودیوں اور اگر شوربا اوسکا پکائیں تو پیلے اوس کی پانی میں جو شہین
اور وہ پانی دور کریں ایک بار یا دو بار تاکہ نہ ہوست اوسکی جاتی رہی پھر پکائیں جس طرح چاہیں ساتھ بخود اور سو یا
اور گندنا اور داریچنی کے اور اگر بریان کریں تو پانی کے بخرون پر ہونیں اور اگر ایک ساعت اور پانی کے بخرون کے
لگائیں پھر اور پانی کے بخرون پر ہونیں بہتر ہوگا اور جگر اور جری اوسکی بہتر اوس کے گوشت سے ہے اور جری اوسکی
نہایت لطیف ہے اور گوشت اوسکا بازو کا ایک ہر گوشت کلنگ مانند گوشت بڑا ہے ہر لیکن فضول کم کرتا
اوسکا گوشت بھی مانند بڑے گوشت کو پکائیں ساتھ سرکہ اور سداب اور کرفس کے گوشت کبوتری گرم ہے
اور خون کو گرم کرتا ہے اور آدمی گرمی دار کو بچا ہے لیکن عمدہ اور آنتوں سے جلد زیادہ مرغ خانگی سے باہر آتا ہے
اور شوربا اوسکا ساتھ بخود اور سو وہ کی پکایا ہو طبع کو نرم کرتا ہے اور سرد مزاج والیکو اور صاحب قویج اور درد شست
کو مفید ہے اور گردہ کو فربہ اور قوی کرتا ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہے اور دماغ کو ضرر پہونچاتا ہے اور آنکھوں کو بھی نقصان
کرتا ہے خاصہ کہ بریان کیا ہو اور اگر بعد اوسکے ایسی شے کھائی جائے کہ آنچہ اوسکے دماغ سے اقدار دیوے تو
بہتر ہوگا اور گرم مزاج والیکو سرکہ یا پانی انکو خام یا ساق کے ساتھ کھانا چاہیے گوشت فاختہ اور کبوتر
جنگلی اور مرغابی کہ اوسکی جنس سے ہر ان سب کا گوشت گرم اور خشک ہے اور گوشت اور کھانخت
ہوتا ہے اور آنتوں سے بدیر باہر آتا ہے پس گوشت ان جانور و کھانجاری کے موسم میں موافق ہوتا ہے اور اصلاح اوسکی
مانند اصلاح گوشت کبوتری کے ہے اور شوربا اوسکا ساتھ بخود اور شبت اور گندنا اور بہت روغن کے واسطے سرد
مزاج والے کو پکائیں اور سرکہ اور کرفس میں گرم مزاج والے کو واسطے تیار کریں گوشت کچشک جنگلی
اور پیہاری اور خانگی کا سب خشک ہے اور غذا کم دیتا ہے اور بدن کو گرم کرتا ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہے
خاصہ مغز اوسکا اور بچہ اوسکا خاصہ اگر گوشت اوسکو سے اور اندھ کی زردی آدمی بھونی ہوئی سے خاکینہ
کریں روغن زیتون میں اور شوربا اوسکا سرد مزاج والیکو نافع ہے طبع کو نرم کرتا ہے اور گوشت اوسکا طبع کو خشک
کرتا ہے اور بچہ جنگلی چڑیوں کے ایک جانور ہے کہ اوسکو چکاوک کہتے ہیں گوشت اوسکا طبع کو خشک زیادہ اور جگر کو
گوشت سے کرتا ہے اور اون چڑیوں سے جیسا گوشت زیادہ فربہ ہو غذا اوس سے زیادہ حاصل ہوتی ہے اور جن چڑیوں کو
کہ آدمی عادت نہ کرتا ہو اور آزمودہ نہوں نہ کھانا چاہیے اسلئے کہ بعض پیہاری اور جنگلی کچشک کیر اور جانور ان پر
اور زہر ناک کھاتے ہیں گوشت اون کا نہ ہوست ناخوش رکھتا ہے اور نہایت زیادہ کھارے گوشت مرغابی
کہ عربی میں سو وانیات کہتے ہیں گوشت اون کا بد ہے اسلئے کھ اور اور حشرات کھاتی ہیں اور جگر
گوشت ہو غذا بہت دیتا ہے اور اصلاح اوسکی بہت روغن سے کریں گوشت تیمر اور چکورا اور لہو
سب بہتر ہے اور فصل خریف میں فربہ اور نازک زیادہ ہوتا ہے اور غذا نیک پیدا ہوتی ہے لیکن تندہست

اور سداب بغیر تھلی اور کرفس اور پودینہ سو خوشبودیوں اور اگر شوربا اوسکا پکائیں تو پیلے اوس کی پانی میں جو شہین
اور وہ پانی دور کریں ایک بار یا دو بار تاکہ نہ ہوست اوسکی جاتی رہی پھر پکائیں جس طرح چاہیں ساتھ بخود اور سو یا
اور گندنا اور داریچنی کے اور اگر بریان کریں تو پانی کے بخرون پر ہونیں اور اگر ایک ساعت اور پانی کے بخرون کے
لگائیں پھر اور پانی کے بخرون پر ہونیں بہتر ہوگا اور جگر اور جری اوسکی بہتر اوس کے گوشت سے ہے اور جری اوسکی
نہایت لطیف ہے اور گوشت اوسکا بازو کا ایک ہر گوشت کلنگ مانند گوشت بڑا ہے ہر لیکن فضول کم کرتا
اوسکا گوشت بھی مانند بڑے گوشت کو پکائیں ساتھ سرکہ اور سداب اور کرفس کے گوشت کبوتری گرم ہے
اور خون کو گرم کرتا ہے اور آدمی گرمی دار کو بچا ہے لیکن عمدہ اور آنتوں سے جلد زیادہ مرغ خانگی سے باہر آتا ہے
اور شوربا اوسکا ساتھ بخود اور سو وہ کی پکایا ہو طبع کو نرم کرتا ہے اور سرد مزاج والیکو اور صاحب قویج اور درد شست
کو مفید ہے اور گردہ کو فربہ اور قوی کرتا ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہے اور دماغ کو ضرر پہونچاتا ہے اور آنکھوں کو بھی نقصان
کرتا ہے خاصہ کہ بریان کیا ہو اور اگر بعد اوسکے ایسی شے کھائی جائے کہ آنچہ اوسکے دماغ سے اقدار دیوے تو
بہتر ہوگا اور گرم مزاج والیکو سرکہ یا پانی انکو خام یا ساق کے ساتھ کھانا چاہیے گوشت فاختہ اور کبوتر
جنگلی اور مرغابی کہ اوسکی جنس سے ہر ان سب کا گوشت گرم اور خشک ہے اور گوشت اور کھانخت
ہوتا ہے اور آنتوں سے بدیر باہر آتا ہے پس گوشت ان جانور و کھانجاری کے موسم میں موافق ہوتا ہے اور اصلاح اوسکی
مانند اصلاح گوشت کبوتری کے ہے اور شوربا اوسکا ساتھ بخود اور شبت اور گندنا اور بہت روغن کے واسطے سرد
مزاج والے کو پکائیں اور سرکہ اور کرفس میں گرم مزاج والے کو واسطے تیار کریں گوشت کچشک جنگلی
اور پیہاری اور خانگی کا سب خشک ہے اور غذا کم دیتا ہے اور بدن کو گرم کرتا ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہے
خاصہ مغز اوسکا اور بچہ اوسکا خاصہ اگر گوشت اوسکو سے اور اندھ کی زردی آدمی بھونی ہوئی سے خاکینہ
کریں روغن زیتون میں اور شوربا اوسکا سرد مزاج والیکو نافع ہے طبع کو نرم کرتا ہے اور گوشت اوسکا طبع کو خشک
کرتا ہے اور بچہ جنگلی چڑیوں کے ایک جانور ہے کہ اوسکو چکاوک کہتے ہیں گوشت اوسکا طبع کو خشک زیادہ اور جگر کو
گوشت سے کرتا ہے اور اون چڑیوں سے جیسا گوشت زیادہ فربہ ہو غذا اوس سے زیادہ حاصل ہوتی ہے اور جن چڑیوں کو
کہ آدمی عادت نہ کرتا ہو اور آزمودہ نہوں نہ کھانا چاہیے اسلئے کہ بعض پیہاری اور جنگلی کچشک کیر اور جانور ان پر
اور زہر ناک کھاتے ہیں گوشت اون کا نہ ہوست ناخوش رکھتا ہے اور نہایت زیادہ کھارے گوشت مرغابی
کہ عربی میں سو وانیات کہتے ہیں گوشت اون کا بد ہے اسلئے کھ اور اور حشرات کھاتی ہیں اور جگر
گوشت ہو غذا بہت دیتا ہے اور اصلاح اوسکی بہت روغن سے کریں گوشت تیمر اور چکورا اور لہو
سب بہتر ہے اور فصل خریف میں فربہ اور نازک زیادہ ہوتا ہے اور غذا نیک پیدا ہوتی ہے لیکن تندہست

اور سداب بغیر تھلی اور کرفس اور پودینہ سو خوشبودیوں اور اگر شوربا اوسکا پکائیں تو پیلے اوس کی پانی میں جو شہین
اور وہ پانی دور کریں ایک بار یا دو بار تاکہ نہ ہوست اوسکی جاتی رہی پھر پکائیں جس طرح چاہیں ساتھ بخود اور سو یا
اور گندنا اور داریچنی کے اور اگر بریان کریں تو پانی کے بخرون پر ہونیں اور اگر ایک ساعت اور پانی کے بخرون کے
لگائیں پھر اور پانی کے بخرون پر ہونیں بہتر ہوگا اور جگر اور جری اوسکی بہتر اوس کے گوشت سے ہے اور جری اوسکی
نہایت لطیف ہے اور گوشت اوسکا بازو کا ایک ہر گوشت کلنگ مانند گوشت بڑا ہے ہر لیکن فضول کم کرتا
اوسکا گوشت بھی مانند بڑے گوشت کو پکائیں ساتھ سرکہ اور سداب اور کرفس کے گوشت کبوتری گرم ہے
اور خون کو گرم کرتا ہے اور آدمی گرمی دار کو بچا ہے لیکن عمدہ اور آنتوں سے جلد زیادہ مرغ خانگی سے باہر آتا ہے
اور شوربا اوسکا ساتھ بخود اور سو وہ کی پکایا ہو طبع کو نرم کرتا ہے اور سرد مزاج والیکو اور صاحب قویج اور درد شست
کو مفید ہے اور گردہ کو فربہ اور قوی کرتا ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہے اور دماغ کو ضرر پہونچاتا ہے اور آنکھوں کو بھی نقصان
کرتا ہے خاصہ کہ بریان کیا ہو اور اگر بعد اوسکے ایسی شے کھائی جائے کہ آنچہ اوسکے دماغ سے اقدار دیوے تو
بہتر ہوگا اور گرم مزاج والیکو سرکہ یا پانی انکو خام یا ساق کے ساتھ کھانا چاہیے گوشت فاختہ اور کبوتر
جنگلی اور مرغابی کہ اوسکی جنس سے ہر ان سب کا گوشت گرم اور خشک ہے اور گوشت اور کھانخت
ہوتا ہے اور آنتوں سے بدیر باہر آتا ہے پس گوشت ان جانور و کھانجاری کے موسم میں موافق ہوتا ہے اور اصلاح اوسکی
مانند اصلاح گوشت کبوتری کے ہے اور شوربا اوسکا ساتھ بخود اور شبت اور گندنا اور بہت روغن کے واسطے سرد
مزاج والے کو پکائیں اور سرکہ اور کرفس میں گرم مزاج والے کو واسطے تیار کریں گوشت کچشک جنگلی
اور پیہاری اور خانگی کا سب خشک ہے اور غذا کم دیتا ہے اور بدن کو گرم کرتا ہے اور باہ کو زیادہ کرتا ہے
خاصہ مغز اوسکا اور بچہ اوسکا خاصہ اگر گوشت اوسکو سے اور اندھ کی زردی آدمی بھونی ہوئی سے خاکینہ
کریں روغن زیتون میں اور شوربا اوسکا سرد مزاج والیکو نافع ہے طبع کو نرم کرتا ہے اور گوشت اوسکا طبع کو خشک
کرتا ہے اور بچہ جنگلی چڑیوں کے ایک جانور ہے کہ اوسکو چکاوک کہتے ہیں گوشت اوسکا طبع کو خشک زیادہ اور جگر کو
گوشت سے کرتا ہے اور اون چڑیوں سے جیسا گوشت زیادہ فربہ ہو غذا اوس سے زیادہ حاصل ہوتی ہے اور جن چڑیوں کو
کہ آدمی عادت نہ کرتا ہو اور آزمودہ نہوں نہ کھانا چاہیے اسلئے کہ بعض پیہاری اور جنگلی کچشک کیر اور جانور ان پر
اور زہر ناک کھاتے ہیں گوشت اون کا نہ ہوست ناخوش رکھتا ہے اور نہایت زیادہ کھارے گوشت مرغابی
کہ عربی میں سو وانیات کہتے ہیں گوشت اون کا بد ہے اسلئے کھ اور اور حشرات کھاتی ہیں اور جگر
گوشت ہو غذا بہت دیتا ہے اور اصلاح اوسکی بہت روغن سے کریں گوشت تیمر اور چکورا اور لہو
سب بہتر ہے اور فصل خریف میں فربہ اور نازک زیادہ ہوتا ہے اور غذا نیک پیدا ہوتی ہے لیکن تندہست

آدمی کو ان سب گوشتوں پر اعتماد کرنا چاہیو اور گرم مزاج آدمی کو یہ سب گوشت سرکہ میں پکا کر اور مخصوص کر کے کھانا
چاہیو اور مرطوب آدمی کو ساتھ روغن زیتون کے بریان کر کے دینا چاہیو یا آب گامہ میں پکا کر اور جو گوشت کتری بہت
کرتی ہوں اور کو خوب بریان کر کے کھانا چاہیو اور قوی کو لازم ہے کہ ان گوشتوں کا شوربا پکا کر تناول کرے
روغن بادام میں اور بعد اسکے کوئی شے شیریں نوش کرے گوشت قضا اس جانور کی دونوں ہین
ایک نوع بزرگ ہے دوسری خرد گوشت دونوں کا سخت ہوتا ہے اور نہایت گرم اور اس سے سو دا پیدا
ہوتا ہے اور اصلاح اس کی مانند اصلاح گوشت بکتر جنگلی اور فاختہ کے ہے گوشت مرغ خانگی آدمی کے
بدن کو غذائی نیک دیتا ہے اور فربہ کرتا ہے اور تری معتدل برتا ہے اور جب قدر اور سکون اور تیار کرین سیکھ
گوشت اس کا آدمی کو بخوبی تری اور فربہ بخشتا ہے اور معتدل مزاج کو موافق ہے اور رنگ چہرہ کا نیک کرتا ہے
اس لیے کہ اس میں شہون پاکیزہ اور لطیف بنتا ہے اور تری کو زیادہ کرتا ہے خاصہً منہ و سانس انسان کو غذائی قابل دیتا ہے
بہا نیک کہ عقل کو بڑھاتا ہے اور آدمی سردی دار کو ہمیشہ کھانا چاہیو اور اوپر اعتماد کرنا چاہیو کہ اگر قوی بیدار
خصوصاً اگر ترشیوں کے ساتھ کھائیں مانند ارناہ اور انگو خرام کے پس اس سے سبب کھانہ مرغ خانگی کے گوشت کو چھا
اور وہی کے ساتھ نہ پکانا چاہیو اور شوربا اس کا طبع کو نرم کرتا ہے فاختہ کہ فربہ ہو اور ساتھ روغن بادام کے
کھائیں اور بخود اور سویا ڈال کر کچا پتین اور نمک بخوبی ڈالیں شوربا مرغی پر قوی کو کھاتا ہے اور گوشت مرغ
کہ ہنوز بامک میں آ رہا ہو اور گوشت مرغیو کا کہ ہنوز اندازہ دیا ہو لطیف ہوتا ہے اور دماغ کو قوی کرتا ہے اور آواز کو
اصاف اور تری کو زیادہ کرتا ہے اور گوشت چوزہ مرغیو کا حرارت معدہ کو ساکن کرتا ہے اور باخا صیتہ و اندام مرغ خانگی کا اور اندازہ
تقریباً حلو کا نزدیک دیکھ کر ہی اور اندازہ اور مرغی کا اگر ان اور ہر وقت ناک ہے اور اور جافور و اندازہ و کھانہ کی ہمارے
ملک میں دلت نہیں بلکہ سیدی مرغ و اندازہ کی خون لہجہ پید کرتا ہے اور زردی و سی خون نیک ماتی ہے اور غذا بہت تری ہے اور جلد خون
بنجانی ہے اور اندازہ آ رہا ہو نا ہو ا جلد اور بہت غذا دیتا ہے مگر سیدی کو آگامہ اور نمک کے ساتھ کھائیں اور سرکہ کے
ساتھ کھائیں کہ سرکہ سے سخت ہو جاتی ہے اور زردی کو ساتھ سرکہ کے تناول کرین کہ سرکہ اس کو سکھ کر کرتا ہے
گوشت قدیم اور نمک سو و لیکن نمک و گرم اور خشک ہے سبب نمک کا اور دیر گوار اور تری سبب
قوایل کے کہ اوپر ڈالا ہو گرم زیادہ ہے اور قدیمی کہ جسمیں دہنیہ شامل کیا ہو گرم نہیں ہے اور اگر پہلے گوشت
تازہ کو ایک رات سرکہ میں کہیں ہر دوسرے روز قوایل ڈالیں گرمی کم ہو جاتی ہے اور جلد مضمر ہوتا ہے
اور قوی خرد دیتا ہے اور غذا ان گوشتوں کی بہ نسبت گوشت تازہ کے کم ہے اور بہت کھانا ان گوشتوں کا
کر اور خارش پیدا کرتا ہے اور خون کو سوداوی کرتا ہے خاصہً اگر اس گوشت سے پکائیں جس سے سودا پیدا
ہوتا ہے مگر جس کسی کو کہ اشتقاق زنی ہو سودا منہ سے اس لیے کہ بدین خشکی لانا ہے خاصہً اگر نہایت شور ہو

گوشت مرغی کا کہ ہنوز بامک میں آ رہا ہو اور گوشت مرغیو کا کہ ہنوز اندازہ دیا ہو لطیف ہوتا ہے اور دماغ کو قوی کرتا ہے اور آواز کو
اصاف اور تری کو زیادہ کرتا ہے اور گوشت چوزہ مرغیو کا حرارت معدہ کو ساکن کرتا ہے اور باخا صیتہ و اندام مرغ خانگی کا اور اندازہ
تقریباً حلو کا نزدیک دیکھ کر ہی اور اندازہ اور مرغی کا اگر ان اور ہر وقت ناک ہے اور اور جافور و اندازہ و کھانہ کی ہمارے
ملک میں دلت نہیں بلکہ سیدی مرغ و اندازہ کی خون لہجہ پید کرتا ہے اور زردی و سی خون نیک ماتی ہے اور غذا بہت تری ہے اور جلد خون
بنجانی ہے اور اندازہ آ رہا ہو نا ہو ا جلد اور بہت غذا دیتا ہے مگر سیدی کو آگامہ اور نمک کے ساتھ کھائیں اور سرکہ کے
ساتھ کھائیں کہ سرکہ سے سخت ہو جاتی ہے اور زردی کو ساتھ سرکہ کے تناول کرین کہ سرکہ اس کو سکھ کر کرتا ہے
گوشت قدیم اور نمک سو و لیکن نمک و گرم اور خشک ہے سبب نمک کا اور دیر گوار اور تری سبب
قوایل کے کہ اوپر ڈالا ہو گرم زیادہ ہے اور قدیمی کہ جسمیں دہنیہ شامل کیا ہو گرم نہیں ہے اور اگر پہلے گوشت
تازہ کو ایک رات سرکہ میں کہیں ہر دوسرے روز قوایل ڈالیں گرمی کم ہو جاتی ہے اور جلد مضمر ہوتا ہے
اور قوی خرد دیتا ہے اور غذا ان گوشتوں کی بہ نسبت گوشت تازہ کے کم ہے اور بہت کھانا ان گوشتوں کا
کر اور خارش پیدا کرتا ہے اور خون کو سوداوی کرتا ہے خاصہً اگر اس گوشت سے پکائیں جس سے سودا پیدا
ہوتا ہے مگر جس کسی کو کہ اشتقاق زنی ہو سودا منہ سے اس لیے کہ بدین خشکی لانا ہے خاصہً اگر نہایت شور ہو

گوشت مرغی کا کہ ہنوز بامک میں آ رہا ہو اور گوشت مرغیو کا کہ ہنوز اندازہ دیا ہو لطیف ہوتا ہے اور دماغ کو قوی کرتا ہے اور آواز کو
اصاف اور تری کو زیادہ کرتا ہے اور گوشت چوزہ مرغیو کا حرارت معدہ کو ساکن کرتا ہے اور باخا صیتہ و اندام مرغ خانگی کا اور اندازہ
تقریباً حلو کا نزدیک دیکھ کر ہی اور اندازہ اور مرغی کا اگر ان اور ہر وقت ناک ہے اور اور جافور و اندازہ و کھانہ کی ہمارے
ملک میں دلت نہیں بلکہ سیدی مرغ و اندازہ کی خون لہجہ پید کرتا ہے اور زردی و سی خون نیک ماتی ہے اور غذا بہت تری ہے اور جلد خون
بنجانی ہے اور اندازہ آ رہا ہو نا ہو ا جلد اور بہت غذا دیتا ہے مگر سیدی کو آگامہ اور نمک کے ساتھ کھائیں اور سرکہ کے
ساتھ کھائیں کہ سرکہ سے سخت ہو جاتی ہے اور زردی کو ساتھ سرکہ کے تناول کرین کہ سرکہ اس کو سکھ کر کرتا ہے
گوشت قدیم اور نمک سو و لیکن نمک و گرم اور خشک ہے سبب نمک کا اور دیر گوار اور تری سبب
قوایل کے کہ اوپر ڈالا ہو گرم زیادہ ہے اور قدیمی کہ جسمیں دہنیہ شامل کیا ہو گرم نہیں ہے اور اگر پہلے گوشت
تازہ کو ایک رات سرکہ میں کہیں ہر دوسرے روز قوایل ڈالیں گرمی کم ہو جاتی ہے اور جلد مضمر ہوتا ہے
اور قوی خرد دیتا ہے اور غذا ان گوشتوں کی بہ نسبت گوشت تازہ کے کم ہے اور بہت کھانا ان گوشتوں کا
کر اور خارش پیدا کرتا ہے اور خون کو سوداوی کرتا ہے خاصہً اگر اس گوشت سے پکائیں جس سے سودا پیدا
ہوتا ہے مگر جس کسی کو کہ اشتقاق زنی ہو سودا منہ سے اس لیے کہ بدین خشکی لانا ہے خاصہً اگر نہایت شور ہو

یہاں تک کہ پیاس پیدا کرتا ہو اور خاصہ اگر تو اہل شامل کی ہوں تو اور اگر تباہی اور اگر قید کو اول سر کرین ترکین ایک رات دن پہر پچائیں اور سہراہ سر کر کے کما تین تشنگی نہ پیدا کر گیا خشکی بحال رہیگی اور اصلاح قید کی یہ ہے کہ اوسکو پانی میں کہیں ایک رات دن اور ساتھ چرون نرم کے پکائیں مانند بالکٹ اور چھدر اور مثل اوسکو اور چربی تازہ ساتھ اوسکے پکائیں یا روغن بادام یا روغن کنجد یا مسکہ یا گاس کا گلی تازہ ڈالیں تاکہ مضرت خشکی کی دور ہو جائے اور بعد اوسکے شراب شیرین نوش کرین اور اندک کے قید ساتھ آگامہ کے مستون کی ہونک کو رفع کرتا ہو لیکن کم کما ناچا ہو اور اگر قید کے کما نہ ہو تشنگی غالب ہو دی سکھیں اور اوسکو تین بخشتی ہے اور اگر حلق اور دہن اوس سے خشک ہو دی اور حرارت نہ زیادہ ہو جی جلاب اوسکا خشکی دور کرتا اور شوربا جرب اور روغن بادام اور مغز خیار بھی اسی طرح خشکی قید کو باطل کرتا ہو سرد جانورون کا سر گوشت تری اور غذا بہت سر سبز دیتا ہو اور سرد آہود و لون سے سبکتر ہے بالجملہ سر غذای قوی ہے جسم کو گرم کرتا ہو اور جس آدمی کو ہضم ہو جانا ہو قوت ینک دیتا ہو اور باہ کو زیادہ کرتا ہو اور قوی لہجی کو اور اوس آدمی کو جسکو کما نہ ہو ہضم دیتا ہو اوسکو کما ناچا ہو اور بہترین سرد کا سر بزغالہ اور سرد برہ ہے گوشت ہمسارہ اور بنا گوش کا اسوجہ کہ اوس میں حرکت بہت ہے سبک ہوتا ہو اور غذا بہت دیتا ہو اور جلد معدہ سے اوترتا ہو اور گوشت زبان کا بھی سبک ہے اور معدہ کو صاف کرتا ہو اوسکو ساتھ رانی اور صفرا جگامہ اور ینک اور نک کے کما تین اور آٹھ جرب زیادہ ہوتی ہے اوسکو بہت نمک کے ساتھ کما تین اور پوست اور غضروف لب غلیظ زیادہ ہونکما تین کو قوی لہجہ اوس سے پیدا ہوتا ہو اور سرد بریان سیرنگما ناچا ہو اور بخیر سچی ہونک کے کما تین اور گرم زمانہ میں بھی نکما تین اور اگر بے ہونک کما تین یا بہت سیرنگما تین تو بعد ایک ساعت کے گرانی کر گیا اور تنگی سانس کی لاو گیا اور آدمی کو بقیار کر گیا اور جب تک تین گشتہ گذرین پانی اور نیمین خاصہ پانی نہایت سرد اور اگر چارہ ہوا اندک اندک اور گھونٹ گھونٹ پین اور شراب پینا بعد اوسکے بد نکو مبتلی کرتا ہو اور اگر سیر ہو کر کما تین اور ایک گشتہ گذر جائے سو دہن بہتر ہو گا اور جب بیدار ہو دین اندک ریاضت کرین اور در دین اور پانی بقدر حاجت پین اور اگر بعد نو ساعت کے اجابت ظاہر ہو نشان اس میں کما کہ سب ہضم ہو گیا اور اوسکی تکلیف نہ ہو خوف ہو گیا اور اگر چاہیں کہ شراب اوپر تین روا ہو اور اگر بعد نو ساعت کے طبع اجابت نہ کری ملاحظہ کرین اگر شہوت طعام کی موجود ہو اندک آگامہ ساتھ روٹی کے کما تین اور شراب پین اور اگر ہونک کما نے کی ہو قدری شکر یا قند کما تین اور پانی بقدر حاجت نوش کرین تاکہ طبع اجابت کرے پس اگر طبع اجابت نہ کرے مقدار تین تو آگامہ نوش کرین ساتھ قدری سفر جلی مسلسل کے اور اگر چاہیں شیاف جو اکھارا اور شکر اور شہم حنظل سے بنا کر کہیں یا پیچہ غذا کم دیتا ہو اور اوس سمخون لہجہ بنتا

[illegible]

54

اور جس کیلئے کہ ہڈی ٹوٹی ہو اور بہت ہو سودمند ہو اور شکستگی کو نافع ہو اور سخت کرتا ہو اور خون کے دستوں کو اور آنتوں کے
خون کو فائدہ بخشتا ہو اور بہت کھانا پانی کا خوف عارض ہو تو قلعہ کا ہو اور حبسوت کہ او سکوسر کہ اور ہینگ میں چکائیں
اصلاح اوسکی کرنی ہو اور حضرت قلعہ سے باز کرتی ہے آنت اور جھری بدیر ہضم ہوتی ہو اور زہر ہست ناک ہو اور بہت
گوشت کو غذا اوسمیں کم ہے اصلاح اوسکی سرکہ اور تیلی اور کرفس اور پودینہ سی کرین اور زیرہ اور ہینگ بھی اصلاح اوسکی ہو
اور بہت کھانا آنت اور جھری کا بھگم بڑا تا ہے اور آنتوں سے بدیر باہر نکلتی ہے اور بعد اوسکی حارشات سہلہ نوش کرین
اور اگر شوربا اوسکا چکائیں تو برہ اور کوسفندہ جو ان کی اور جھری ہونی چاہی اور شوربا آنتوں کا بہترین پکتا ہو لیکن اگر ساتھ
پیاز اور گندنا اور نخود اور سویا اور دارچینی اور کالی مرچ کے اصلاح کرین جگر جانوزون کا جگر سے خلط غلیظ پیدا
ہوتی ہو لیکن خلط بد نہیں ہوتی ہو اور جگر برہ اور زغالہ کا بہتر ہے اور جگر زہر حبسوت مرگی والا کھائے کر پڑی ہو لیکن
مرض شب کوری کو دور کرتا ہو اور جگر بہر پیر پیر کرگ کا جس آدمی کے کہ در جگر سودمند ہو اور جگر برہ کا واسطے
گرم مزاج والوں کے ساتھ سرکہ اور دہینہ اور کرفس کے قلیہ تیار کرین طحال غذا بد سوداوی اوس سے
حاصل ہوتی ہو کر وہ بدیر ہضم ہوتا ہو اور زہر ہست ناک ہو اسلیو کہ گدز بول او سپر ہوتا ہو اصلاح اوسکی دارچینی سے
کرین اور کالی مرچ بھی ممکن ہے دل گوشت سخت اور بد گوشت ہے اور غذا اوسکی بہترین ہو نا خوردہ ہے
اصلاح اوسکی آنگامہ اور روغن زیتون سے کرین پیپیر ہ غذا کم دیتا ہو اور بدیر ہضم ہوتا ہو اصلاح اوسکی
اس طریق پر ہو کہ پہلے او سکوسر کہ اور کرکڑیا بغیر شاہ زیرہ میں رکبین دو تین ساعت پھر بریان کرین اور پیپیر
برہ اور زغالہ کا کھانا چاہیے اور وہاں پیپیر ہ ناکارہ ہوتا ہو چربی اور مغز بہت فضول رکھتی ہے اور بہت
کھانا چربی کا بھگم بڑا تا ہو اور چربی بطن کی گرم زیادہ اور جانوزون کی چربیوں سے ہوتی ہے اور تری ویز
کم ہوتی ہو اور لطیف ہو اور چربی مرغ کی بدرجہ سیانہ ہو چربی بطن سے اور چربی مرغ خانگی کی اور چربی اونٹ کی
گرم ہے اور کومان تشنج کو مفید ہو اور چربی گامی بہت تری پیدا کرتی ہو اور چربی بکری کی قابض نہایت
اور آنتوں کی سوزش اور آنتوں کے زخموں کو نافع ہو اور چربی مرغ جنگلی کی زبان کی سوشکی کو مفید ہو اور
نور ہے جانوزون کی چربی میں تری کم ہوتی ہو مغز ہڈی کا کم فضول مغز سر سے ہو اور غذا اوسکی بہتر اور زیادہ ہے
اور قوت جسم اور قوت باہ کو بڑا تا ہے اور رنگ پوست کو تازہ کرتا ہے اور اصلاح چربی کی نمک ہوتی
اور اترار مانند زیرہ اور کرکڑیا اور ہینگ اور دارچینی اور کالی مرچ کے مصلح اوسکے بین اور مغز اطراف چرب
زیادہ ہوتا ہے اور بہتر سب مغزوں سے مغز گای پھاری کا ہے پھر مغز گای اہلی کا پھر مغز بڑ کا پھر مغز کوسفندہ
اور مرغان لطیف نہایت ہو پستان اور خایہ چار یا یان غذا خایہ کی غذا پستان سے
کم ہے کیونکہ غذا پستان کی بہتر غذا خایہ سے ہے اگرچہ دونوں مدگوں میں اور پستان تری بڑاتی ہیں اور

اور خایہ باور ترقی ہو و شکستگی کو نافع ہو اور سخت کرتا ہو اور خون کے دستوں کو اور آنتوں کے
خون کو فائدہ بخشتا ہو اور بہت کھانا پانی کا خوف عارض ہو تو قلعہ کا ہو اور حبسوت کہ او سکوسر کہ اور ہینگ میں چکائیں
اصلاح اوسکی کرنی ہو اور حضرت قلعہ سے باز کرتی ہے آنت اور جھری بدیر ہضم ہوتی ہو اور زہر ہست ناک ہو اور بہت
گوشت کو غذا اوسمیں کم ہے اصلاح اوسکی سرکہ اور تیلی اور کرفس اور پودینہ سی کرین اور زیرہ اور ہینگ بھی اصلاح اوسکی ہو
اور بہت کھانا آنت اور جھری کا بھگم بڑا تا ہے اور آنتوں سے بدیر باہر نکلتی ہے اور بعد اوسکی حارشات سہلہ نوش کرین
اور اگر شوربا اوسکا چکائیں تو برہ اور کوسفندہ جو ان کی اور جھری ہونی چاہی اور شوربا آنتوں کا بہترین پکتا ہو لیکن اگر ساتھ
پیاز اور گندنا اور نخود اور سویا اور دارچینی اور کالی مرچ کے اصلاح کرین جگر جانوزون کا جگر سے خلط غلیظ پیدا
ہوتی ہو لیکن خلط بد نہیں ہوتی ہو اور جگر برہ اور زغالہ کا بہتر ہے اور جگر زہر حبسوت مرگی والا کھائے کر پڑی ہو لیکن
مرض شب کوری کو دور کرتا ہو اور جگر بہر پیر پیر کرگ کا جس آدمی کے کہ در جگر سودمند ہو اور جگر برہ کا واسطے
گرم مزاج والوں کے ساتھ سرکہ اور دہینہ اور کرفس کے قلیہ تیار کرین طحال غذا بد سوداوی اوس سے
حاصل ہوتی ہو کر وہ بدیر ہضم ہوتا ہو اور زہر ہست ناک ہو اسلیو کہ گدز بول او سپر ہوتا ہو اصلاح اوسکی دارچینی سے
کرین اور کالی مرچ بھی ممکن ہے دل گوشت سخت اور بد گوشت ہے اور غذا اوسکی بہترین ہو نا خوردہ ہے
اصلاح اوسکی آنگامہ اور روغن زیتون سے کرین پیپیر ہ غذا کم دیتا ہو اور بدیر ہضم ہوتا ہو اصلاح اوسکی
اس طریق پر ہو کہ پہلے او سکوسر کہ اور کرکڑیا بغیر شاہ زیرہ میں رکبین دو تین ساعت پھر بریان کرین اور پیپیر
برہ اور زغالہ کا کھانا چاہیے اور وہاں پیپیر ہ ناکارہ ہوتا ہو چربی اور مغز بہت فضول رکھتی ہے اور بہت
کھانا چربی کا بھگم بڑا تا ہو اور چربی بطن کی گرم زیادہ اور جانوزون کی چربیوں سے ہوتی ہے اور تری ویز
کم ہوتی ہو اور لطیف ہو اور چربی مرغ کی بدرجہ سیانہ ہو چربی بطن سے اور چربی مرغ خانگی کی اور چربی اونٹ کی
گرم ہے اور کومان تشنج کو مفید ہو اور چربی گامی بہت تری پیدا کرتی ہو اور چربی بکری کی قابض نہایت
اور آنتوں کی سوزش اور آنتوں کے زخموں کو نافع ہو اور چربی مرغ جنگلی کی زبان کی سوشکی کو مفید ہو اور
نور ہے جانوزون کی چربی میں تری کم ہوتی ہو مغز ہڈی کا کم فضول مغز سر سے ہو اور غذا اوسکی بہتر اور زیادہ ہے
اور قوت جسم اور قوت باہ کو بڑا تا ہے اور رنگ پوست کو تازہ کرتا ہے اور اصلاح چربی کی نمک ہوتی
اور اترار مانند زیرہ اور کرکڑیا اور ہینگ اور دارچینی اور کالی مرچ کے مصلح اوسکے بین اور مغز اطراف چرب
زیادہ ہوتا ہے اور بہتر سب مغزوں سے مغز گای پھاری کا ہے پھر مغز گای اہلی کا پھر مغز بڑ کا پھر مغز کوسفندہ
اور مرغان لطیف نہایت ہو پستان اور خایہ چار یا یان غذا خایہ کی غذا پستان سے
کم ہے کیونکہ غذا پستان کی بہتر غذا خایہ سے ہے اگرچہ دونوں مدگوں میں اور پستان تری بڑاتی ہیں اور

اور خایہ باور ترقی ہو و شکستگی کو نافع ہو اور سخت کرتا ہو اور خون کے دستوں کو اور آنتوں کے
خون کو فائدہ بخشتا ہو اور بہت کھانا پانی کا خوف عارض ہو تو قلعہ کا ہو اور حبسوت کہ او سکوسر کہ اور ہینگ میں چکائیں
اصلاح اوسکی کرنی ہو اور حضرت قلعہ سے باز کرتی ہے آنت اور جھری بدیر ہضم ہوتی ہو اور زہر ہست ناک ہو اور بہت
گوشت کو غذا اوسمیں کم ہے اصلاح اوسکی سرکہ اور تیلی اور کرفس اور پودینہ سی کرین اور زیرہ اور ہینگ بھی اصلاح اوسکی ہو
اور بہت کھانا آنت اور جھری کا بھگم بڑا تا ہے اور آنتوں سے بدیر باہر نکلتی ہے اور بعد اوسکی حارشات سہلہ نوش کرین
اور اگر شوربا اوسکا چکائیں تو برہ اور کوسفندہ جو ان کی اور جھری ہونی چاہی اور شوربا آنتوں کا بہترین پکتا ہو لیکن اگر ساتھ
پیاز اور گندنا اور نخود اور سویا اور دارچینی اور کالی مرچ کے اصلاح کرین جگر جانوزون کا جگر سے خلط غلیظ پیدا
ہوتی ہو لیکن خلط بد نہیں ہوتی ہو اور جگر برہ اور زغالہ کا بہتر ہے اور جگر زہر حبسوت مرگی والا کھائے کر پڑی ہو لیکن
مرض شب کوری کو دور کرتا ہو اور جگر بہر پیر پیر کرگ کا جس آدمی کے کہ در جگر سودمند ہو اور جگر برہ کا واسطے
گرم مزاج والوں کے ساتھ سرکہ اور دہینہ اور کرفس کے قلیہ تیار کرین طحال غذا بد سوداوی اوس سے
حاصل ہوتی ہو کر وہ بدیر ہضم ہوتا ہو اور زہر ہست ناک ہو اسلیو کہ گدز بول او سپر ہوتا ہو اصلاح اوسکی دارچینی سے
کرین اور کالی مرچ بھی ممکن ہے دل گوشت سخت اور بد گوشت ہے اور غذا اوسکی بہترین ہو نا خوردہ ہے
اصلاح اوسکی آنگامہ اور روغن زیتون سے کرین پیپیر ہ غذا کم دیتا ہو اور بدیر ہضم ہوتا ہو اصلاح اوسکی
اس طریق پر ہو کہ پہلے او سکوسر کہ اور کرکڑیا بغیر شاہ زیرہ میں رکبین دو تین ساعت پھر بریان کرین اور پیپیر
برہ اور زغالہ کا کھانا چاہیے اور وہاں پیپیر ہ ناکارہ ہوتا ہو چربی اور مغز بہت فضول رکھتی ہے اور بہت
کھانا چربی کا بھگم بڑا تا ہو اور چربی بطن کی گرم زیادہ اور جانوزون کی چربیوں سے ہوتی ہے اور تری ویز
کم ہوتی ہو اور لطیف ہو اور چربی مرغ کی بدرجہ سیانہ ہو چربی بطن سے اور چربی مرغ خانگی کی اور چربی اونٹ کی
گرم ہے اور کومان تشنج کو مفید ہو اور چربی گامی بہت تری پیدا کرتی ہو اور چربی بکری کی قابض نہایت
اور آنتوں کی سوزش اور آنتوں کے زخموں کو نافع ہو اور چربی مرغ جنگلی کی زبان کی سوشکی کو مفید ہو اور
نور ہے جانوزون کی چربی میں تری کم ہوتی ہو مغز ہڈی کا کم فضول مغز سر سے ہو اور غذا اوسکی بہتر اور زیادہ ہے
اور قوت جسم اور قوت باہ کو بڑا تا ہے اور رنگ پوست کو تازہ کرتا ہے اور اصلاح چربی کی نمک ہوتی
اور اترار مانند زیرہ اور کرکڑیا اور ہینگ اور دارچینی اور کالی مرچ کے مصلح اوسکے بین اور مغز اطراف چرب
زیادہ ہوتا ہے اور بہتر سب مغزوں سے مغز گای پھاری کا ہے پھر مغز گای اہلی کا پھر مغز بڑ کا پھر مغز کوسفندہ
اور مرغان لطیف نہایت ہو پستان اور خایہ چار یا یان غذا خایہ کی غذا پستان سے
کم ہے کیونکہ غذا پستان کی بہتر غذا خایہ سے ہے اگرچہ دونوں مدگوں میں اور پستان تری بڑاتی ہیں اور

خایہ جانوران خرد اور جوان کا بہتر جو جس کسی کو مضہم ہوتا ہو غذا بہت حاصل ہوتی ہے اور خایہ مرغ فربہ کا نیک ہے اور راہ کو سود مند ہے پوسٹ برہ اور بزغالہ کا بسبب تری کے کہ ہنوز موجود ہو غذا کم دیتا ہے اور لرج ہوتا ہے حال اسکا مانند حال پایچہ کے ہے اور پوسٹ اندرون سنگدان مرغ کو خشک کرین اور پیسین اور ساتھ شراب کو نوش کرین درد معدہ کو مفید ہوگا گوشت ماہی جو چھلی کہ کو چاکٹتی ہے اور گوشت اسکا نازک ہوتا ہے اور لرج نہیں ہوتا اور سخت فربہ نہیں ہوتی ہے اور رنگ زرد اور سیاہ نہیں ہوتا اور سکھ اسکا آب پاکیزہ میں ہوتا ہے یا سنگریز و مین تو گوشت اسکا لطیف زیادہ اور جلد مضہم ہوئی والا ہوتا ہے اسوجہ سے کہ نہایت فربہ نہیں ہوتا اور سبب اس امر کا کہ وہ چھلی فربہ نہیں ہوتی یہ ہے کہ اوس پلیدی کو جو ندی میں ہوتی ہے اور شہر سے اگر جمع ہوتی ہے کم حاصل کرتی ہے اس سبب پاکیزہ اور خوش مزہ اور خوشبوی دار ہوتی ہے اور جلد کندہ اور تباہ نہیں ہونے پاتی اور جو بزرگ چھلی ہوتی ہے غذا بہت دیتی ہے لیکن خلط غلیظ کو پیدا کرتی ہے اور جو چھلی کہ بوئی خوش رکھو اور سنگی اور سکھ اسکا آب پاکیزہ میں ہنودے اور رنگ اسکا زرد ہو یا سیاہ اور سخت فربہ ہو وہ چھلی نہایت بد ہے اسلئے کہ پلیدی کو جو ندی میں ہوتی ہے اکثر حاصل کرتی ہے اس سبب سے فربہ ہوتی ہے اور چھلی خرد آدمی گرمی دار کو نافع ہے اور صاحب معدہ سرد کو ضرر دیتی ہے اور اصلاح اسکی اس طریق پر ہے کہ اسکو روغن بن یونین بھونین اور کالی مرچ میں ملائیں اور ساتھ اسکی کھاتیں اور بعد اسکے سوٹھ پروردہ اور شراب سرد صرف قلیل المقدار نوش کرین اور پیاس پر صبر کرین جہا تک کہ ممکن ہو سکے اور بے روغن چھلی ہوتی ہوتی معدہ میں سبک زیادہ اوس چھلی سے جو روغن میں بریان کرین اور راہی شور ہی خالی نہیں ہے اس بات سے کہ اوس سے بلغم بجاجی پیدا ہو وی لیکن اکثر بلغم شور پیدا کرتی ہے اور بلغم شور سے کرا اور خارش ظاہر ہوتی ہے اور بہت کھانا اسکا کھانچ کو تباہ کرتا ہے اور توبت استسقا کی کیچتا ہے اسلئے کہ گوشت اسکا پیاس پیدا کرتا ہے اور پیشاب جاری بخوبی نہیں کرتا اصلاح اسکی ایک یہ کہ سرکہ میں رکتی ہیں دوسرے یہ کہ اسکو روغن میں بریان کرتے ہیں اور بعد اسکے قدر یا شہد کھاتیں تاکہ اسکو جلد یا ہر لائے اور گرم مزاج والے کو بعد اسکے سلجھیں کھانی لازم ہے اور اگر چھلی کو برف اور رخ میں نگاہ رکھیں تازہ رہتی ہے اور تباہ نہیں ہونے پاتی اور گوشت اسکا نازک ہوتا ہے اور گوشت ماہی سے دنبال لطیف تر ہے اور گوشت پشت کا بھی اسوجہ سے کہ حرکتیں چھلی کی اکثر بسبب اسکی ہین لطیف ہے اور گوشت حوالی سر کا بھی اسی سبب سے لطیف ہے اور گوشت پہلو اور ناف چھلی کا غلیظ زیادہ ہوتا ہے اور ہر اسکا بہت چربی رکھتا ہے اور جلد مضہم ہو جاتا ہے اور پاکیزہ ہے اور غذا اسکی بہتر ہے اسلئے کہ درمیان دریا کے ریاضت بہت کرتی ہے اور جو چھلی کہ کٹاؤ

[illegible]

دریا پر ہو وہ بھی نیک ہے خاصاً اگر مسکن اور سکارنگ میں ہو اور جو چلی کہ دریا سے بہرہ یابی میں آدمی لطیف نیاؤ
 ہوتی ہو یا تب تیسرا دوسرے جزو سے تیسری گفتار کے حصہ اول سے سکباج اور
 اسفید بآج کی منفعت اور مضرت کے بیان میں ہے اور تیسرے دفع کرنے اور سکے
 مضرت کے سکباج گرمی دار کو مفید ہے اور مرطوب کو بھی اسلئے کہ مرطوب کو دور کرتا ہے سو و مسند ہے اور آدمی
 سوداوی اور قولنجی کو اور ریحون کو اور اس عضو کو جو چھون سے مخلوق ہے مانند سببہ اور رحم اور شامہ کے
 ضرورتیہ اور کمانسی اور آنتوں کے زخم اور در دشت اور در زانو کو نقصان پہونچاتا ہے اور خیس کسی آدمی کے
 کہ آنتوں اور گردہ میں زخم ہو اور اتفاق سکباج کمانے کا ہو تو بعد اس کے حلوا اور شکر اور نشاستہ اور
 روغن بادام کا تناول کرے اور پہلے قدرے گندہ اور گندہ بول کا کماوی اور پر سے وہ حلوانوش کرے اور
 واسطے مرطوب کے اصلاح اسکی اس طریق پر ہے کہ چاشنی شہد کی کرین اور قدری تینگ ڈالین اور زیرہ اور
 جانیفل اور لونگ اور تلی اور کر فس اور پودینہ اور لہسن سے خوشبو دار کرین اور قدری انجیر بھی ڈالین اور زعفران
 بھی شامل کرین اور گرم مزاج والے کے لیے چاشنی شکر سے تیار کرین اور کر فس ڈالین اسفید بآج اسفید بآج
 مطلق شوربا ہے اور وہ غذای نیک ہے اور سب مزاجوں معتدل اور آدمیوں تندرست کو موافق ہے اور حاجت
 اصلاح کی نہیں بلکہ گرم مزاج والے کے واسطے جو نہایت محروم ہو اور خصوصاً موسم میں گرمی کے تناول کرے اصلاح
 اسکی اس طرح پر ہے کہ بعد اس کے آب سرد نوش کرے اور قدری پانی انگور خام یا اشیا ترش سے اصلاح کرین کہ
 تشکین حرارت کی کرتی ہیں اور دیگر اسفید باجات گرم زیادہ ہیں شوربا سے بسبب ازار کے کہ او میں شامل
 کی جاتے ہیں مانند داجنی اور زیرہ اور کالی میچ وغیرہ کے اور آدمی صفادی اور خونی کو دنیا چاہیے اور موسم میں
 زیادہ موافق ہیں اور اصلاح اولی ترشیوں اور سرد پانی سے ممکن ہے اور دو غبا اور جغرات یا
 بہت غذا دیتا ہے اور بدیر مضہم ہوتا ہے اور بخار آدمی کے جسکا معده گرم ہو دنیا چاہیے اور گرمی کی فصل میں
 تناول کرنا چاہیے اور قولنجی آدمی اور اس شخص کو جسکو ریح کے سبب سے تکلیف رہتی ہو کھلانا چاہیے اور اصلاح اسکی
 ساتھ سداب یعنی تلی اور پودینہ اور لہسن اور روغن زیتون کے ہو سکتی ہے اور حلوا شہد یا قند یا شرب
 صرف قوی اور سوخٹہ پروردہ یا کمونی وغیرہ سے اصلاح کرین اور جس آدمی پر کہ نشان تری کے ظاہر ہوں
 او سکون دنیا چاہیے اور گوشت کسی مرغ اور کسی پرند کے دو غبا نہ پکانا چاہیے اور گای کا گئی او میں ڈالنا چاہیے
 ترقی با اور ترنہ یا مثل دو غبا کے ہیں اور اصلاح انکی بھی اسی طرح کرنی لازم ہے اور غذا دو غبا
 بہتر غذای ترفا سے ہے اور معلوم کرین کہ جو آدمی کہ یہ غذائیں کھائے او سکون میوہ جات تراور فقاہ اور مثل اس کے
 کھانا چاہیے زیرہ یا نسبت اسفید با اور دو غبا کے غذا کم دیتا ہے اسلئے کہ لطیف ہے اور مرطوب کو معده سے

بلکہ فی فصلیہ کہ گرمی و ترش
 جین و سکارنگ میں ہو اور جو چلی کہ دریا سے بہرہ یابی میں آدمی لطیف نیاؤ
 ہوتی ہو یا تب تیسرا دوسرے جزو سے تیسری گفتار کے حصہ اول سے سکباج اور
 اسفید بآج کی منفعت اور مضرت کے بیان میں ہے اور تیسرے دفع کرنے اور سکے
 مضرت کے سکباج گرمی دار کو مفید ہے اور مرطوب کو بھی اسلئے کہ مرطوب کو دور کرتا ہے سو و مسند ہے اور آدمی
 سوداوی اور قولنجی کو اور ریحون کو اور اس عضو کو جو چھون سے مخلوق ہے مانند سببہ اور رحم اور شامہ کے
 ضرورتیہ اور کمانسی اور آنتوں کے زخم اور در دشت اور در زانو کو نقصان پہونچاتا ہے اور خیس کسی آدمی کے
 کہ آنتوں اور گردہ میں زخم ہو اور اتفاق سکباج کمانے کا ہو تو بعد اس کے حلوا اور شکر اور نشاستہ اور
 روغن بادام کا تناول کرے اور پہلے قدرے گندہ اور گندہ بول کا کماوی اور پر سے وہ حلوانوش کرے اور
 واسطے مرطوب کے اصلاح اسکی اس طریق پر ہے کہ چاشنی شہد کی کرین اور قدری تینگ ڈالین اور زیرہ اور
 جانیفل اور لونگ اور تلی اور کر فس اور پودینہ اور لہسن سے خوشبو دار کرین اور قدری انجیر بھی ڈالین اور زعفران
 بھی شامل کرین اور گرم مزاج والے کے لیے چاشنی شکر سے تیار کرین اور کر فس ڈالین اسفید بآج اسفید بآج
 مطلق شوربا ہے اور وہ غذای نیک ہے اور سب مزاجوں معتدل اور آدمیوں تندرست کو موافق ہے اور حاجت
 اصلاح کی نہیں بلکہ گرم مزاج والے کے واسطے جو نہایت محروم ہو اور خصوصاً موسم میں گرمی کے تناول کرے اصلاح
 اسکی اس طرح پر ہے کہ بعد اس کے آب سرد نوش کرے اور قدری پانی انگور خام یا اشیا ترش سے اصلاح کرین کہ
 تشکین حرارت کی کرتی ہیں اور دیگر اسفید باجات گرم زیادہ ہیں شوربا سے بسبب ازار کے کہ او میں شامل
 کی جاتے ہیں مانند داجنی اور زیرہ اور کالی میچ وغیرہ کے اور آدمی صفادی اور خونی کو دنیا چاہیے اور موسم میں
 زیادہ موافق ہیں اور اصلاح اولی ترشیوں اور سرد پانی سے ممکن ہے اور دو غبا اور جغرات یا
 بہت غذا دیتا ہے اور بدیر مضہم ہوتا ہے اور بخار آدمی کے جسکا معده گرم ہو دنیا چاہیے اور گرمی کی فصل میں
 تناول کرنا چاہیے اور قولنجی آدمی اور اس شخص کو جسکو ریح کے سبب سے تکلیف رہتی ہو کھلانا چاہیے اور اصلاح اسکی
 ساتھ سداب یعنی تلی اور پودینہ اور لہسن اور روغن زیتون کے ہو سکتی ہے اور حلوا شہد یا قند یا شرب
 صرف قوی اور سوخٹہ پروردہ یا کمونی وغیرہ سے اصلاح کرین اور جس آدمی پر کہ نشان تری کے ظاہر ہوں
 او سکون دنیا چاہیے اور گوشت کسی مرغ اور کسی پرند کے دو غبا نہ پکانا چاہیے اور گای کا گئی او میں ڈالنا چاہیے
 ترقی با اور ترنہ یا مثل دو غبا کے ہیں اور اصلاح انکی بھی اسی طرح کرنی لازم ہے اور غذا دو غبا
 بہتر غذای ترفا سے ہے اور معلوم کرین کہ جو آدمی کہ یہ غذائیں کھائے او سکون میوہ جات تراور فقاہ اور مثل اس کے
 کھانا چاہیے زیرہ یا نسبت اسفید با اور دو غبا کے غذا کم دیتا ہے اسلئے کہ لطیف ہے اور مرطوب کو معده سے

دور کرتا ہے اور گرم مزاج والیکو موافق ہے اور ضعیف معدہ والیکو دنیا چاہی اور اوس سے پہلے یا اوس سے پیچھے ہر چہ گرم
معدہ کو موافق ہو متعال کہیں مناسب حال مانند مصطکی اور پودینہ اور زیرہ کے اور اگر معدہ نہایت گرم ہو دے
معدہ کو ساتھ انار اور سماق کے قوت دیون بخور یا گرمی دار کو موافق ہے اور گرمی کے موسم میں اکثر کھادین اور
قوی اور اوس آدمی کے واسطے جو بار بار سردی سے بچ میں ہو منار دار نہیں ہے اور اوس کے پہلے اور پیچھے میوہ جات
ترکمانا چاہی انار یا اور سماق اور زرشک یا سب قریب ایک دوسرے کے ہیں خون اور صفرا کو جھٹکتے
ہیں اور طبع کو خشک کرتے ہیں اور اگر اوس کو سرد مزاج والا کھائے اصلاح اوسکی اسفید باجات سے ممکن ہے اور
ساتھ حلوائی شہد اور شراب قوی اور بخون گرم کے اور سماق اور انار با خاص معدہ کی یور یا سہمیں طبع کو کجی
کرتی ہیں اور زرشک یا جگر گرم کو زیادہ موافق ہے اور غور یا جگر و کینہ تھامو فاق ہو اور کھانسی اور درد سینہ والے آدمی کو ان غذاؤں
کچھ مذہبی چاہی الو یا صفراوی کو موافق ہے طبع کو نرم کرتا ہے اور تریک سماق اور غورہ یا وغیرہ کے ہے
مگر کھانسی والیکو بہ نسبت سب ترشیوں کے آلو یا کی ترشی موافق ہے خصوصاً اگر اوسکو ساتھ مالک اور
منفر یا دام کے اصلاح دیون قلیہ آبکامہ اور قلیہ سرکہ دونوں نیک غذائیں ہیں اور اکثر مزاج کو
یور معتدل ہیں ہر ایک فصل میں موافق ہیں گرم طوب آدمی کو مناسب نہیں ہیں اصلاح اوسکی متلی اور پودینہ
اور صفت اور کرو یا سے کرنی لازم ہے اور بعد اوسکے کوئی شے موافق کھائیں مانند حلوائی شہد اور قند اور بخون
گرم کے قلیہ خشک اور مٹھنہ دونوں قوی غذائیں ہیں اور مرطوب کو زیادہ موافق خاصہ اگر
اوس سرد و جینی اور زیرہ اضافہ کریں اور گرم مزاج کے واسطے اصلاح اوسکی ساتھ سرکہ اور انگور خام اور آبکامہ
کریں پیمپی اور گیششی دونوں غذائیں قوی ہیں اور مال گرمی ہیں کرنی اور قنبیط فیصلی سے خون
سوداوی بنیاد اور گرم طبع کو نرم کرتا ہے اور شراب پیچ و لون کو بہت شراب پیچ میں مدد دیتا ہے اور خارش شراب
سبک کرتا ہے اور قنبیط آنکھ کی بیماریاں اور گرانی سر پر پاتا ہے اور خواب شوریدہ دکھاتا ہے ہمیشہ یہ دونوں
غذائیں کھانا بہترین ہیں اور صفت اوسکی ساتھ سلجبین اور شراب رقیق صافی کے رفع کرنی چاہی فوجی
اور گرمی لیکن گرمی وغیرہ ہنہ اور جو غذا اوس سے پاکتین شانہ کو موافق ہے عدسی فنج کرتی ہے اور سودا
بڑھاتی ہے اور آنکھوں کو تاریک کرتی ہے و خ صفت اوسکی ساتھ تلی اور پودینہ اور شہد اور زعفران کے کرنی چاہی
اور شراب رقیق صافی بھی مصلح ہے نفی غذا بہت دیتی ہے اور باہ کو سود مند ہے اور آنکھوں کو روشن کرتی ہے
اور اوس سے رطوبت خام پیدا ہوتی ہے اور قوی کو ضروری ہے و خ صفت اوسکی ساتھ سفر جلی
سہل اور کھونی اور پودینہ سے ہو سکتی ہے ہر لسیہ قوت بہت دیتا ہے اور فربہ کرتا ہے اور قوی اور اوس
آدمی کو جسکے گردہ اور شانہ میں پتھری ہو اور جگر میں سہہ ہو نقصان دیتا ہے اصلاح اوسکی اسطریق ہے

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کرتی ہے لیکن معدہ میں بدیر رہتی ہے اور سکو بعد قلیہ اور شور با اور ساتھ غذاؤں غلیظ مانند وغباء اور تر فبا کے
 کما تین شلچہ سرکہ غلیظ ہو اور سرکہ اور راتی سے لطیف ہو جاتا ہے یا ونبجان بسرکہ صفر کو توڑتا ہے
 اور سرکہ کھولتا ہے زیریتون بسرکہ چرب غذاؤں کی گرانی کو دور کرتا ہے اور ہونک بڑھاتا ہے اور سرکہ
 کھولتا ہے اور طبع کو نرم کرتا ہے اور فضل کو اوتارتا ہے اور معدہ کو قوی کرتا ہے اور پیاس زیادہ کرتا ہے
 گر سرکہ او سکی پیاس کو بجھاتا ہے آبگامہ کے آٹے سے بنائیں یا جو کی روٹی سے گرم اور خشک ہے
 دوسری درجہ میں بلغم لنج کو نرم معدہ سے صاف کرتا ہے اور ہونک بڑھاتا ہے اور جس آدمی کے آنتوں میں کچھ
 رطوبت غالب ہو کہ اس کے سبب سے کیری پیدا ہو دین اور سکو دور کرتا ہے اور سرکہ ہو کر زخموں کو جو اعضاء
 اندرونی میں ہوں دھوتا ہے اور موافق ہے قدری پیاس بھی پیدا کرتا ہے لیکن اگر سکو سرکہ میں ملائیں تو
 پیاس نہیں ظاہر کرتا ہے اور منفعت او سکی بجالا رہی ہے مانتا ہے گرمی اور خشکی میں سوای آبگامہ کے ہے
 طبع کو نرم کرتا ہے اور معدہ اور آنتوں کو صاف کرتا ہے اور ہونک بڑھاتا ہے اور صاحب دروزانو کو مفید ہے
 سلماپ کہ روٹی سے تیار کریں اگر شوربا ہو پیاس زیادہ کرتا ہے اور نمک اوسمیں بڑھاتے ہیں کہ جلد تباہ
 ہو جائے اور اندک کے نفخ بھی کرتا ہے بزماور و بزماور کو خراسان میں نوالہ کتو میں قوی بھی اور اوس
 آدمی کو کہ باد کے سبب سے تکلیف میں ہو ضرورتاً ہے یا بجملہ ایک غذا میں سنگین ہے اور بہتر ہے کہ گوشت لطیف سے
 تیار کریں مانند گوشت بزغالہ اور برہ کے اور زردی مرغ کے اندھ کی اور تیلی اور کرفس بہت ڈالیں
 اور طرخون اور کوک ڈالیں اور ساتھ سرکہ اور آبگامہ کے کما تین معتدل مزاج کو موافق ہے اور سر مزاج وایکو
 ساتھ راسن اور اشترخار اور مرغ کے اندھ کی زردی اور سداب اور گوشت بزکے بہتر ہے اور ساتھ
 آبگامہ یا ساتھ سرکہ اشترخار کے کما تین اور گرم مزاج والہ کے لیے ساتھ سینہ مرغ مصوص اور مرغ
 اندھ کی زردی اور کاہوا اور دہنیہ تر اور اندک کے طرخون کے بہتر ہے اور ساتھ سرکہ کے کما تین باپ
 یا پنچوان دوسرے خبر و شیریں گفتار کے اور حصہ اول سے شیریں کتاب کے
 وودہ اور پنیر کی منفعت اور نصرت میں ہے اور دفع میں او سکی مضرت کی
 معلوم کریں شیرین وودہ سردی اور نرمی میں زیادہ معتدل ہے اور گرمی اوسمیں کمتر گرمی جسم
 انسان سے ہے اور وودہ مرکب ہے پانی اور پنیر اور روغن سے اور پانی اوٹنی اور گدھی کے وودہ میں
 بہت ہے اسی سبب سے کہتا ہے کہ وودہ ان دونوں کا زیادہ لطیف ہے اور گای کے وودہ میں روغن بہت
 ہے اور وودہ بکری کا ان امورات میں معتدل ہے اور وودہ پانی جو وودہ میں ہے لطیف اور صافی ہے
 اوسمیں کچھ تیزی نہیں ہے اور سردی اور زہنی اور روغن گرم اور تر ہے اور موافق ہے پس قیاس واجب

باجان
 نفخہ اور الف اور زردی اور سداب اور سرکہ اور راتی سے لطیف ہو جاتا ہے یا ونبجان بسرکہ صفر کو توڑتا ہے
 اور سرکہ کھولتا ہے زیریتون بسرکہ چرب غذاؤں کی گرانی کو دور کرتا ہے اور ہونک بڑھاتا ہے اور سرکہ
 کھولتا ہے اور طبع کو نرم کرتا ہے اور فضل کو اوتارتا ہے اور معدہ کو قوی کرتا ہے اور پیاس زیادہ کرتا ہے
 گر سرکہ او سکی پیاس کو بجھاتا ہے آبگامہ کے آٹے سے بنائیں یا جو کی روٹی سے گرم اور خشک ہے
 دوسری درجہ میں بلغم لنج کو نرم معدہ سے صاف کرتا ہے اور ہونک بڑھاتا ہے اور جس آدمی کے آنتوں میں کچھ
 رطوبت غالب ہو کہ اس کے سبب سے کیری پیدا ہو دین اور سکو دور کرتا ہے اور سرکہ ہو کر زخموں کو جو اعضاء
 اندرونی میں ہوں دھوتا ہے اور موافق ہے قدری پیاس بھی پیدا کرتا ہے لیکن اگر سکو سرکہ میں ملائیں تو
 پیاس نہیں ظاہر کرتا ہے اور منفعت او سکی بجالا رہی ہے مانتا ہے گرمی اور خشکی میں سوای آبگامہ کے ہے
 طبع کو نرم کرتا ہے اور معدہ اور آنتوں کو صاف کرتا ہے اور ہونک بڑھاتا ہے اور صاحب دروزانو کو مفید ہے
 سلماپ کہ روٹی سے تیار کریں اگر شوربا ہو پیاس زیادہ کرتا ہے اور نمک اوسمیں بڑھاتے ہیں کہ جلد تباہ
 ہو جائے اور اندک کے نفخ بھی کرتا ہے بزماور و بزماور کو خراسان میں نوالہ کتو میں قوی بھی اور اوس
 آدمی کو کہ باد کے سبب سے تکلیف میں ہو ضرورتاً ہے یا بجملہ ایک غذا میں سنگین ہے اور بہتر ہے کہ گوشت لطیف سے
 تیار کریں مانند گوشت بزغالہ اور برہ کے اور زردی مرغ کے اندھ کی اور تیلی اور کرفس بہت ڈالیں
 اور طرخون اور کوک ڈالیں اور ساتھ سرکہ اور آبگامہ کے کما تین معتدل مزاج کو موافق ہے اور سر مزاج وایکو
 ساتھ راسن اور اشترخار اور مرغ کے اندھ کی زردی اور سداب اور گوشت بزکے بہتر ہے اور ساتھ
 آبگامہ یا ساتھ سرکہ اشترخار کے کما تین اور گرم مزاج والہ کے لیے ساتھ سینہ مرغ مصوص اور مرغ
 اندھ کی زردی اور کاہوا اور دہنیہ تر اور اندک کے طرخون کے بہتر ہے اور ساتھ سرکہ کے کما تین باپ
 یا پنچوان دوسرے خبر و شیریں گفتار کے اور حصہ اول سے شیریں کتاب کے
 وودہ اور پنیر کی منفعت اور نصرت میں ہے اور دفع میں او سکی مضرت کی
 معلوم کریں شیرین وودہ سردی اور نرمی میں زیادہ معتدل ہے اور گرمی اوسمیں کمتر گرمی جسم
 انسان سے ہے اور وودہ مرکب ہے پانی اور پنیر اور روغن سے اور پانی اوٹنی اور گدھی کے وودہ میں
 بہت ہے اسی سبب سے کہتا ہے کہ وودہ ان دونوں کا زیادہ لطیف ہے اور گای کے وودہ میں روغن بہت
 ہے اور وودہ بکری کا ان امورات میں معتدل ہے اور وودہ پانی جو وودہ میں ہے لطیف اور صافی ہے
 اوسمیں کچھ تیزی نہیں ہے اور سردی اور زہنی اور روغن گرم اور تر ہے اور موافق ہے پس قیاس واجب

کرتی

کرتا ہے کہ گوہر لطیف گرم زیادہ گوہر غلیظ اور چرب سو ہے واجب کتابی کہ حرارت روغن کی قوی اور غالب ہووے
 اسلئے کہ چربی مادہ حرارت کی ہے اور ساتھ اسکو موافق ہے اسبوجہ کہا ہے کہ شیر گو سفد سر زیادہ جملہ نباتات
 ہر اسلئے کہ شیر اوسمین زیادہ ہے اور شیر گاؤ گرم ہے اسلئے کہ روغن اوسمین بہت ہے اور شیر زبیا نہ ہر اسلئے کہ روغن
 اوسمین روغن گاؤ کے نسبت کمتر ہے اور شیر اوسمین بہ نسبت شیر گو سفد کے کمتر ہے اور معلوم کریں کہ
 احوال لبنیات چراگاہ کے سبب سے متغیر ہوتا ہے اور حصول سال میں بھی تغیر شیر میں ہوتا ہے اور سبب طر
 شیر بعد جنتی کے یکچند گاہ غلیظ ہو جاتے ہیں اور پیدائش دودھ کی خون کامل النضج یعنی تمام پختہ اور بہتر ہے
 پس جبوقت ایسا خون تمام پختہ پستانین پہنچتا ہے توفت مغیرہ پستان کی ادس خون کو اسنے
 رنگ اور اپنی طبیعت کی طرف پھرتی ہے اسلئے کہ گوشت پستان کا گوشت سفید ہے اور نرم اور مزاج اوسکا
 مائل سردی ہے روغن کماتا ہے کہ دودھ مرطوب اور لمبئی کو اسوجہ سے ضرورتی ہے کہ دودھ سردی کی طرف میل
 رکھتا ہے اور حرارت اونکی دوسری باہر خارج خون کی طرف پھرنے لگتی ہے جیسا کہ چاہے دوسرے ایک کہ
 حرارت اونکی ضعیف زیادہ ہو دوسرے یہ کہ ہنوز طرف مزاج خون کے نہیں پہنچتی ہے گزیدن شیر
 معلوم کریں کہ بہتر جملہ لبنیات سے دودھ عورتوں کا ہے اسلئے کہ صاف نہایت ہے اور غذا دینی والا ہے اور سب
 طرح کے شیر اگر پستان سے جو سین سودمند زیادہ ہیں ورنہ جس ساعت کہ دوسرے اوسوقت سپین پس اسی
 سبب سے جس بیمار کے لیے کہ شیر خردی کی حاجت ہو تو لازم ہے کہ گدہ ہی کو نزدیک بالین مریض کے لادیں
 اور اوسوقت دودھ کر لائیں اور شیر سفید اور خوشبودار اور خوش مزہ بہتر ہے کہ قطرہ اوسکا ناخن پر ٹھہرے
 اور جو شیر نہایت غلیظ اور نہایت قیم ہو یا ترش مزہ یا ناخوشبودار دودھ کا آم نہیں ہے اور جس جانور کا
 دودھ کہ استعمال میں آتا ہے وہ جانور تندرست اور تمام گوشت معتدل فربہ اور لاغری میں ہوگا اور بہت
 چربی دار نہوا اور جب تک چالیس دن جیو اسکے سے نگرے ہون دودھ غلیظ ہوتا ہے اور دودھ جوان
 جانور کا بہتر ہوتا ہے اور دودھ حیوان اندک سال کا تری زیادہ رکھتا ہے اور دودھ حیوان پیر کا تری کم
 رکھتا ہے اور جو حیوان کہ ریاضت کم کرتا ہے اور کم دوڑتا ہے دودھ اوسکا گاڑا ہوتا ہے اور جو حیوان کہ
 ریاضت بہت کرتا ہے اور بہت دوڑتا ہے دودھ اوسکا لطیف ہوتا ہے اور جلد ختم ہونیا لائے اور
 روغن کماتا ہے کہ دودھ گھوڑی کا بھی مانند بکری کے دودھ کے ہے اسلئے کہ وہ ریاضت کم کرتی ہے اور غلیظ
 اوسکا اکثر تلخ اور خوش مزہ گھاسو ہوتا ہے اور دودھ حیوان پہلے ہی کا بہتر ہے اور تری کم رکھتا ہے اور دودھ
 حیوان اہلی کا خاصیت وہ جانور جو کنجا رہے اور بھوسے کا دوی گران اور غلیظ ہوتا ہے اور دودھ حیوان چرائی کا
 لطیف اور نہایت بہتر ہے اور دودھ اوس جانور کا کہ مدت اوسکے حمل کی کم ہو مدت حمل انسان

وہ دودھ مزاج انسان کے موافق نہیں ہے اور دودھ اوس جانور کا کہ مدت اوس کے حمل کی برابر ہو بہت
 حمل انسان سے دودھ مزاج انسان کے موافق ہے پس ایسے دودھ کو کہ گای کا دودھ موافق مزاج انسان
 ہے اور جو دودھ کہ واسطے علاج کے مازاجین حاصل کریں رفیق ہونا چاہیے اور دودھ حیوان سفید موی کا نہایت
 ضعیف ہوتا ہے اور دودھ حیوان سیاہ موی کا نہایت قوی ہوتا ہے اور بدیر احوال اپنی سے متغیر ہوتا ہے اور ہر
 بہاری تری بہت رکتا ہے اور نہایت رفیق ہوتا ہے اور شیر تابستانی غلیظ اور چرب نہایت ہوتا ہے اور دودھ
 رفیق زیادہ جملہ لبنیات سے ہے کیونکہ پیر اور روغن کم رکتا ہے اور جلد معدہ سے اور تر جانا ہے اور دودھ گھوڑی کا کم
 روغنی اور کم پشیری میں مانند اونٹنی کے دودھ کے ہے اور جالینوس کہتا ہے کہ جو دودھ کہ بد ہوتا ہے مضرت اوسکی
 اس حد کو پہنچتی ہے کہ جسم کی خلطون کو تباہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مینو ایک کو دک کو بچشم خود ملاحظہ کیا کہ دودھ کی
 مان کا فاسد تھا تمام جسم اوس کو دک کا پھر پھینسیو نہیں مبتلا ہو گیا خاصیت شیر معلوم کریں کہ جو دودھ
 بہت نوش کرے گویا تین طعام مخالف کھائے ہوئے ایسے کیا پانی اوسکا آنتوں سے گزر کر تباہ ہے اور دست
 لاتا ہے اور پشیر اوسکا معدہ اور آنتوں میں بدیر رہتا ہے اور روغن معدہ کو صاف کرتا ہے پس خسوفت کہ دودھ پیاجا
 قوت اوسکی پانی کی دست لائے والی ہے اور قوت پشیری کہ صفا اوسکی قوت کی ہے ہر ایک کام اپنا کرتی
 ہے اور ساتھ ایک دوسرے کے کوشش کرتی ہے اور روغن ساتھ قوت پانی کے مددگار ہوتا ہے اور آنتوں میں پشیر اور
 تر تقریباً کرتا ہے اور اگر معدہ پاک ہو اور بدن ریاضت یافتہ ہو اور جگر گرم اور خشک ہو تو جگر اوس کے پانی کو جلد
 اپنی طرف کو پھینچے گا اور تر قوت شکم میں کم ہو گا اور قوت پانی کی اور اگر گئی اور معدہ سرد و اجڑا ہو ویکو مضم
 کرے گا اور اگر معدہ میں گران ہو اور تباہ ہو جائے تو کی جانب متوجہ ہو گا اور خاصیت دیگر یہ ہے کہ تشنگی لاتا ہے
 اور اگر معدہ گرم ہو جلد احوال اپنے سے متغیر ہوتا ہے اور دودھ ناک ہو جاتا ہے اور اگر معدہ سرد ہو تو ترش
 ہو جاتا ہے اور پھون کو نقصان پہنچاتا ہے اور گرم مزاج آدمی کے معدہ میں بستہ ہو جاتا ہے اور پشیر بجا ہے
 اور آدمی کو پچین اور بیکار کرتا ہے منفعت و مضرت شیر زنان جو آدمی کہ پیٹھ اوسکا زخمی ہو اگر ہل
 بزرگ ہو تو زخم کے چھاتیوں کو موخہ لگا کر پیٹے یا اوس وقت کا دوا کو موخہ کرے تو اوس زخم کو نہایت
 مفید ہو گا اور اگر عورت کو دودھ کہ ساتھ کنڈر کے آنکھ میں ٹپکائیں تو مرض طرف کو مفید ہو گا اور طرف
 اوس سرخی کو کہتے ہیں جو مانند قطرہ خون کے آنکھ میں ظاہر ہوتی ہے بسبب کسی خیم یا ریح کے کہ آنکھ پر
 پہنچے اور جملہ لبنیات تازہ فاذرہ سمیات مانند ذرا ریح اور خرب وغیرہ کے ہیں اور دودھ گائے کا
 خاصہ فاذرہ ختم فک کا ہے اور ہوش میں لاتا ہے اور فاذرہ مر دار سنگ کا بھی ہے اور اگر دودھ کو
 اور روغن گل اور سفیدی مرغ کے انڈے کی باہم ملائیں اور آنکھ میں لگائیں آنکھ کے درد کو مفید ہو گا

نوشی کر
 دودھ کو پچین لینا
 اور فاذرہ مر دار سنگ کا بھی ہے اور اگر دودھ کو
 اوسکی خاصیت
 و مضرت شیر زنان جو آدمی کہ پیٹھ اوسکا زخمی ہو اگر ہل
 بزرگ ہو تو زخم کے چھاتیوں کو موخہ لگا کر پیٹے یا اوس وقت کا دوا کو موخہ کرے تو اوس زخم کو نہایت
 مفید ہو گا اور اگر عورت کو دودھ کہ ساتھ کنڈر کے آنکھ میں ٹپکائیں تو مرض طرف کو مفید ہو گا اور طرف
 اوس سرخی کو کہتے ہیں جو مانند قطرہ خون کے آنکھ میں ظاہر ہوتی ہے بسبب کسی خیم یا ریح کے کہ آنکھ پر
 پہنچے اور جملہ لبنیات تازہ فاذرہ سمیات مانند ذرا ریح اور خرب وغیرہ کے ہیں اور دودھ گائے کا
 خاصہ فاذرہ ختم فک کا ہے اور ہوش میں لاتا ہے اور فاذرہ مر دار سنگ کا بھی ہے اور اگر دودھ کو
 اور روغن گل اور سفیدی مرغ کے انڈے کی باہم ملائیں اور آنکھ میں لگائیں آنکھ کے درد کو مفید ہو گا

اور اگر دودھ کو
 اوسکی خاصیت
 و مضرت شیر زنان جو آدمی کہ پیٹھ اوسکا زخمی ہو اگر ہل
 بزرگ ہو تو زخم کے چھاتیوں کو موخہ لگا کر پیٹے یا اوس وقت کا دوا کو موخہ کرے تو اوس زخم کو نہایت
 مفید ہو گا اور اگر عورت کو دودھ کہ ساتھ کنڈر کے آنکھ میں ٹپکائیں تو مرض طرف کو مفید ہو گا اور طرف
 اوس سرخی کو کہتے ہیں جو مانند قطرہ خون کے آنکھ میں ظاہر ہوتی ہے بسبب کسی خیم یا ریح کے کہ آنکھ پر
 پہنچے اور جملہ لبنیات تازہ فاذرہ سمیات مانند ذرا ریح اور خرب وغیرہ کے ہیں اور دودھ گائے کا
 خاصہ فاذرہ ختم فک کا ہے اور ہوش میں لاتا ہے اور فاذرہ مر دار سنگ کا بھی ہے اور اگر دودھ کو
 اور روغن گل اور سفیدی مرغ کے انڈے کی باہم ملائیں اور آنکھ میں لگائیں آنکھ کے درد کو مفید ہو گا

تیس درم سے زیادہ چاہیو یا کم بیش درم سے چاہیو اور اگر واسطے استمقا کے تجویز کریں تو لازم ہے کہ علف
 اونٹنی کا کرنس یا بادیان مقرر کرنا چاہیو اور اگر ممکن نہ ہو سکے اور سکے دودھ سے پیراب کریں اور دودھ گدی
 تیس درم چاہیو اور اگر بخوبی ہضم ہو جاتا ہو تو اکثر اسٹی درم مقدار اسکی چاہیو اور اگر گھٹی ڈکارین آوین چند
 موقوف رکھیں اور اگر ترش ہو مقدار اسکی کم کریں اور علف اس گدی کا جسکا دودھ پینا منظور ہو کاسنی اور
 ہراد ہینہ اور برگ خرفہ اور کاہو معین کریں اور اگر اس آدمی کو گدی کا دودھ دیوین جسکے گلوں سے خون آتا ہے
 تو علف اسکا جو یا دہینہ خشک لازم ہے اور دودھ اسکا ہمراہ گل ارمنی کے دیوین اور چوپانی لکڑی اور کلمیر
 اور پانی گدواؤ خرفہ کا ہر ایک ایک جزو اور دودھ بکری کا ایک جزو جسوقت کہ دو ماہ ہو سبکو پکاوین اور شیشیز
 ڈالیں اور وہ شیشہ دگ مین کہیں اور اس دیک کو پانی سے لبریز کریں اور وہی آگ روشن کریں کہ جوش
 کھاتے یہاں تک کہ پانی لکڑی غیرہ کا جل جائے اور دودھ رہ جائے پس یہ دودھ اس آدمی کو مفید ہو گا جو گرمی
 اور خشکی رکھتا ہو اور سب طرح کے شیرشکر کے ساتھ زیادہ سووندہ مین اور اگر بشر واسطے کسی درم سخت ہو کہ اندر جسم
 ہونوس کریں تو چاہیو کہ ساتھ روغن ارندہ یا روغن بادام تلخ یا روغن بادام شیرین کے تناول کریں دفع
 مضرت شیر معلوم کریں کہ جس آدمی نے دودھ نوش کیا ہو وہی اس کے بعد کوئی طعام اور شراب نکھائی اور سدہ
 کہ دودھ بخوبی ہضم ہو جائے اسلئے کہ جو خیر دودھ مین شامل ہوتی ہے اسکو تباہ کرتی ہے اور کوئی کام قوی
 کوئی ریاضت سخت بھی بعد اس کے نہ کرنی چاہیو اسلئے کہ جو کوئی رنج کہ بعد طعام کے آدمی کو پہنچتا ہو
 طعام کو ترش کرتا ہو اور سوائی سچی ہونکے نکھانا چاہیو اس سبب سے کہ اگر طعام کے اوپر طعام دیگر کھایا جاوے
 تو اس مین ملکہ تباہ ہو گا اور بدشواری ہضم ہو گا اور اگر دودھ کو نمک کے ساتھ کھاتین یا شہد یا شکر کے ساتھ تو
 ہرگز معده مین بستہ نہو گا اور اگر اسکو جوش دین اور حالت جوش مین شہد او سمین ملائیں تو بہتر ہو گا اور
 شہد اسقدر ڈالنا چاہیو کہ دودھ کو مزہ دار کر دیو اور نمک بھی باندازہ چاہیو مگر اس آدمی کو چاہیو کہ طبع کو
 نرم کرے نمک زیادہ دینا چاہیو اور بعد نوش کرنے دودھ کے مضمضہ کرنا ساتھ شراب یا سرکہ یا سکنجبین
 یا مال العسل یا آب ساق یا ساتھ عاقر قرحا کے مضرت اسکی دانتوں سے باز رکھتا ہو اور اگر قرحا اور طریش
 اور خبث الحدید اور حم کرس دودھ مین ملائیں اور ایک ساعت مل کریں پھر نوش کریں اس آدمی کو مفید ہو گا
 جسکو دودھ سے اکثر سب آیا کرتے ہیں اور دوسرے دوسرے درجہ مین اور خشک ہو چکے ہیں اور جسوقت تک
 تازہ اور شیرین ہوتا ہو مال بکری رہتا ہو مگر اندک گرمی رکھتا ہو اور جسوقت کہ ٹپا ہو جاتا ہو سرد ہوتا ہو اور اگر مسک
 اس سے جدا کریں اور اچھی طرح صاف کریں تب دن کو مفید ہو اور اگر دوا پکاتین اور لوہا گرم کر کے او میں ڈالیں
 تاکہ پانی اسکا کم ہو اور کارٹا ہو جائے صفراوی اور خونی دستوں کو روکتا ہے اور اگر اس گای کو کہ دوا اسکا

درم سے زیادہ چاہیو یا کم بیش درم سے چاہیو اور اگر واسطے استمقا کے تجویز کریں تو لازم ہے کہ علف
 اونٹنی کا کرنس یا بادیان مقرر کرنا چاہیو اور اگر ممکن نہ ہو سکے اور سکے دودھ سے پیراب کریں اور دودھ گدی
 تیس درم چاہیو اور اگر بخوبی ہضم ہو جاتا ہو تو اکثر اسٹی درم مقدار اسکی چاہیو اور اگر گھٹی ڈکارین آوین چند
 موقوف رکھیں اور اگر ترش ہو مقدار اسکی کم کریں اور علف اس گدی کا جسکا دودھ پینا منظور ہو کاسنی اور
 ہراد ہینہ اور برگ خرفہ اور کاہو معین کریں اور اگر اس آدمی کو گدی کا دودھ دیوین جسکے گلوں سے خون آتا ہے
 تو علف اسکا جو یا دہینہ خشک لازم ہے اور دودھ اسکا ہمراہ گل ارمنی کے دیوین اور چوپانی لکڑی اور کلمیر
 اور پانی گدواؤ خرفہ کا ہر ایک ایک جزو اور دودھ بکری کا ایک جزو جسوقت کہ دو ماہ ہو سبکو پکاوین اور شیشیز
 ڈالیں اور وہ شیشہ دگ مین کہیں اور اس دیک کو پانی سے لبریز کریں اور وہی آگ روشن کریں کہ جوش
 کھاتے یہاں تک کہ پانی لکڑی غیرہ کا جل جائے اور دودھ رہ جائے پس یہ دودھ اس آدمی کو مفید ہو گا جو گرمی
 اور خشکی رکھتا ہو اور سب طرح کے شیرشکر کے ساتھ زیادہ سووندہ مین اور اگر بشر واسطے کسی درم سخت ہو کہ اندر جسم
 ہونوس کریں تو چاہیو کہ ساتھ روغن ارندہ یا روغن بادام تلخ یا روغن بادام شیرین کے تناول کریں دفع
 مضرت شیر معلوم کریں کہ جس آدمی نے دودھ نوش کیا ہو وہی اس کے بعد کوئی طعام اور شراب نکھائی اور سدہ
 کہ دودھ بخوبی ہضم ہو جائے اسلئے کہ جو خیر دودھ مین شامل ہوتی ہے اسکو تباہ کرتی ہے اور کوئی کام قوی
 کوئی ریاضت سخت بھی بعد اس کے نہ کرنی چاہیو اسلئے کہ جو کوئی رنج کہ بعد طعام کے آدمی کو پہنچتا ہو
 طعام کو ترش کرتا ہو اور سوائی سچی ہونکے نکھانا چاہیو اس سبب سے کہ اگر طعام کے اوپر طعام دیگر کھایا جاوے
 تو اس مین ملکہ تباہ ہو گا اور بدشواری ہضم ہو گا اور اگر دودھ کو نمک کے ساتھ کھاتین یا شہد یا شکر کے ساتھ تو
 ہرگز معده مین بستہ نہو گا اور اگر اسکو جوش دین اور حالت جوش مین شہد او سمین ملائیں تو بہتر ہو گا اور
 شہد اسقدر ڈالنا چاہیو کہ دودھ کو مزہ دار کر دیو اور نمک بھی باندازہ چاہیو مگر اس آدمی کو چاہیو کہ طبع کو
 نرم کرے نمک زیادہ دینا چاہیو اور بعد نوش کرنے دودھ کے مضمضہ کرنا ساتھ شراب یا سرکہ یا سکنجبین
 یا مال العسل یا آب ساق یا ساتھ عاقر قرحا کے مضرت اسکی دانتوں سے باز رکھتا ہو اور اگر قرحا اور طریش
 اور خبث الحدید اور حم کرس دودھ مین ملائیں اور ایک ساعت مل کریں پھر نوش کریں اس آدمی کو مفید ہو گا
 جسکو دودھ سے اکثر سب آیا کرتے ہیں اور دوسرے دوسرے درجہ مین اور خشک ہو چکے ہیں اور جسوقت تک
 تازہ اور شیرین ہوتا ہو مال بکری رہتا ہو مگر اندک گرمی رکھتا ہو اور جسوقت کہ ٹپا ہو جاتا ہو سرد ہوتا ہو اور اگر مسک
 اس سے جدا کریں اور اچھی طرح صاف کریں تب دن کو مفید ہو اور اگر دوا پکاتین اور لوہا گرم کر کے او میں ڈالیں
 تاکہ پانی اسکا کم ہو اور کارٹا ہو جائے صفراوی اور خونی دستوں کو روکتا ہے اور اگر اس گای کو کہ دوا اسکا

دستون کے لیے دیوین کرچ اور ارزن اور خرثوب کھلاوین نہایت بہتر ہوگا اور معدہ معتدل دماغ ترش کو نہیں
بہضم کھسکتا ہے بخیر معدہ گرم اور جگر گرم کے ذریعہ چاہیے اور مرطوب آدمی کو دماغ میں دغنیہ زیتون اور تلی اور
کلونجی اور کرفس اور پودینہ اور برگ ترنج ملا کر دینا چاہیے جغرات اور پیڑ اور سکا دونوں غلیظ ہیں صاحب قوی لچ اور
درد مفاصل کو ضرر دیتی ہیں اور اصلاح اونکی مثل اصلاح دغ کے ہر طرف سرد اور خشک ہر تیسری درجہ میں
اوس سے کیلو س بدنتا ہے اور سودا پیدا ہوتا ہے اور معدہ کو نقصان رکھتا ہے لیکن پیاس کی بجائے اور اصلاح اسکی
یہ ہے کہ اوسکو گوشت فرہ کے ساتھ پکاتیں اور کرفس اور سداب اور پودینہ اور برگ ترنج اوس میں ڈالیں اور دغ
گا کو طرف اور دغ سے دور رکھیں مگر دغنیہ زیتون ڈالیں پیشر بدیر ہضم ہوتا ہے اور بہتر پیشر وہ ہے کہ اوسکو ترش
کریں تاکہ جلد اور بخوبی ہضم ہو ورنہ آدمی مرطوب اور قوی لچ کو مضر ہے اور بخوبی پیشر کہ نرم زیادہ ہو اور متخلل نہایت ہو
بہتر ہے اور اگر پیشر کو شہد ملا کر کھاتیں تو جلد ہضم ہوگا اور قوی لچ کو ضرر کمتری دیتا ہے اور پیشر تر درم گرم کو مفید ہے جو
آنکھ میں ظاہر ہو اور اگر پیشر خشک کو بریان کر کے تناول کریں طبع کو خشک کر گیا اور پیشر تری بھی ایسا ہے اور پیشر
پیرا تیر ہوتا ہے اسوجہ سے پیاس پیدا کرتا ہے ورنہ پیشر ہضم ہوتا ہے اور غلیظ ہوتا ہے اور جس طرح سے کہ غلیظ چھرون کو کسی
شہد تیز کے ساتھ کھاتے ہیں تو لطیف ہو جاتی ہیں اور اصلاح قبول کرتی ہیں پیشر اوس سے کچھ اصلاح نہیں
قبول کرتا بلکہ تباہ ہو جاتا ہے اور معدہ کو ضرر دیتا ہے اور درد معدہ پیدا کرتا ہے اور قوی لچ لاتا ہے اور درد گردہ
اور سنگ گردہ اور شانیہ پیدا کرتا ہے لیکن بعد طعام کے اگر مقدار ایک درم تناول کریں موندھ کو خوشبودیگا اور قوت
اسکے معدہ کا مددگار ہوگا تاکہ طعام کو جمع کرے اور بہتر ہضم کرے دغنیہ کا دودھ موندھو کھاتا ہے اور نرم کرتا ہے
اور پیشرہ اور سینہ کی بیماریوں کو فائدہ بخشتا ہے اور پیچون کو نرم کرتا ہے اور معدہ کو ضعیف اور گردہ کو گرم کرتا ہے
اور پاؤں بہتر ہے اور پاؤں سب زہر و کھاپے سے طبع کو نرم کرتا ہے اور اگر ساتھ شہد کے بچون کی
دانٹون کی جڑ میں طلا کریں دانٹ باسانی نکلیں گے اور اوس درد کو موقوف کر گیا جو دانٹ نکلنے کے وقت
بشدت ہوا کرتا ہے اور اگر مسک کو بدن پر طلا کریں پوست کو نرم کرتا ہے اور جسم کو فرہ کرتا ہے اور اگر اوسکا
شیاف بناوین آنتون اور رحم کے سخت درموندھو کھاتا ہے اور گاداوشکی قابض ہوتی ہے اور آنکھ
کی دواؤں میں کام آتی ہے اور آنکھ کے مواد کو روکتی ہے اور اگر مسک کا حقہ کریں تب بھی سود مند ہے اور
مقام گزیدگی افقی برا کر کہیں تو نہایت نافع ہوگا سینہ اور پیشرہ کو گاداوشکی مفید ہے اور زرد کے
مواد کو کھاتی ہے اور زرات الجنب کو بھی نافع ہے اگر موم روغن اوسکا بنا کر ملین بلب چٹا دوسرے
جزو تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے پیشتر کتاب کے بقولات کی
منفعت اور حضرت میں ہے۔ کاسنی کو عربی میں ہندی یا کتوہین باغی اور جلی ہوتی ہے

اور اگر مسک کو دغنیہ زیتون اور تلی اور کلونجی اور کرفس اور پودینہ اور برگ ترنج ملا کر دینا چاہیے جغرات اور پیڑ اور سکا دونوں غلیظ ہیں صاحب قوی لچ اور درد مفاصل کو ضرر دیتی ہیں اور اصلاح اونکی مثل اصلاح دغ کے ہر طرف سرد اور خشک ہر تیسری درجہ میں اوس سے کیلو س بدنتا ہے اور سودا پیدا ہوتا ہے اور معدہ کو نقصان رکھتا ہے لیکن پیاس کی بجائے اور اصلاح اسکی یہ ہے کہ اوسکو گوشت فرہ کے ساتھ پکاتیں اور کرفس اور سداب اور پودینہ اور برگ ترنج اوس میں ڈالیں اور دغنیہ زیتون ڈالیں پیشر بدیر ہضم ہوتا ہے اور بہتر پیشر وہ ہے کہ اوسکو ترش کریں تاکہ جلد اور بخوبی ہضم ہو ورنہ آدمی مرطوب اور قوی لچ کو مضر ہے اور بخوبی پیشر کہ نرم زیادہ ہو اور متخلل نہایت ہو بہتر ہے اور اگر پیشر کو شہد ملا کر کھاتیں تو جلد ہضم ہوگا اور قوی لچ کو ضرر کمتری دیتا ہے اور پیشر تر درم گرم کو مفید ہے جو آنکھ میں ظاہر ہو اور اگر پیشر خشک کو بریان کر کے تناول کریں طبع کو خشک کر گیا اور پیشر تری بھی ایسا ہے اور پیشر پیرا تیر ہوتا ہے اسوجہ سے پیاس پیدا کرتا ہے ورنہ پیشر ہضم ہوتا ہے اور غلیظ ہوتا ہے اور جس طرح سے کہ غلیظ چھرون کو کسی شہد تیز کے ساتھ کھاتے ہیں تو لطیف ہو جاتی ہیں اور اصلاح قبول کرتی ہیں پیشر اوس سے کچھ اصلاح نہیں قبول کرتا بلکہ تباہ ہو جاتا ہے اور معدہ کو ضرر دیتا ہے اور درد معدہ پیدا کرتا ہے اور قوی لچ لاتا ہے اور درد گردہ اور سنگ گردہ اور شانیہ پیدا کرتا ہے لیکن بعد طعام کے اگر مقدار ایک درم تناول کریں موندھ کو خوشبودیگا اور قوت اسکے معدہ کا مددگار ہوگا تاکہ طعام کو جمع کرے اور بہتر ہضم کرے دغنیہ کا دودھ موندھو کھاتا ہے اور نرم کرتا ہے اور پیشرہ اور سینہ کی بیماریوں کو فائدہ بخشتا ہے اور پیچون کو نرم کرتا ہے اور معدہ کو ضعیف اور گردہ کو گرم کرتا ہے اور پاؤں بہتر ہے اور پاؤں سب زہر و کھاپے سے طبع کو نرم کرتا ہے اور اگر ساتھ شہد کے بچون کی دانٹون کی جڑ میں طلا کریں دانٹ باسانی نکلیں گے اور اوس درد کو موقوف کر گیا جو دانٹ نکلنے کے وقت بشدت ہوا کرتا ہے اور اگر مسک کو بدن پر طلا کریں پوست کو نرم کرتا ہے اور جسم کو فرہ کرتا ہے اور اگر اوسکا شیاف بناوین آنتون اور رحم کے سخت درموندھو کھاتا ہے اور گاداوشکی قابض ہوتی ہے اور آنکھ کی دواؤں میں کام آتی ہے اور آنکھ کے مواد کو روکتی ہے اور اگر مسک کا حقہ کریں تب بھی سود مند ہے اور مقام گزیدگی افقی برا کر کہیں تو نہایت نافع ہوگا سینہ اور پیشرہ کو گاداوشکی مفید ہے اور زرد کے مواد کو کھاتی ہے اور زرات الجنب کو بھی نافع ہے اگر موم روغن اوسکا بنا کر ملین بلب چٹا دوسرے جزو تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے پیشتر کتاب کے بقولات کی منفعت اور حضرت میں ہے۔ کاسنی کو عربی میں ہندی یا کتوہین باغی اور جلی ہوتی ہے

اور اگر مسک کو دغنیہ زیتون اور تلی اور کلونجی اور کرفس اور پودینہ اور برگ ترنج ملا کر دینا چاہیے جغرات اور پیڑ اور سکا دونوں غلیظ ہیں صاحب قوی لچ اور درد مفاصل کو ضرر دیتی ہیں اور اصلاح اونکی مثل اصلاح دغ کے ہر طرف سرد اور خشک ہر تیسری درجہ میں اوس سے کیلو س بدنتا ہے اور سودا پیدا ہوتا ہے اور معدہ کو نقصان رکھتا ہے لیکن پیاس کی بجائے اور اصلاح اسکی یہ ہے کہ اوسکو گوشت فرہ کے ساتھ پکاتیں اور کرفس اور سداب اور پودینہ اور برگ ترنج اوس میں ڈالیں اور دغنیہ زیتون ڈالیں پیشر بدیر ہضم ہوتا ہے اور بہتر پیشر وہ ہے کہ اوسکو ترش کریں تاکہ جلد اور بخوبی ہضم ہو ورنہ آدمی مرطوب اور قوی لچ کو مضر ہے اور بخوبی پیشر کہ نرم زیادہ ہو اور متخلل نہایت ہو بہتر ہے اور اگر پیشر کو شہد ملا کر کھاتیں تو جلد ہضم ہوگا اور قوی لچ کو ضرر کمتری دیتا ہے اور پیشر تر درم گرم کو مفید ہے جو آنکھ میں ظاہر ہو اور اگر پیشر خشک کو بریان کر کے تناول کریں طبع کو خشک کر گیا اور پیشر تری بھی ایسا ہے اور پیشر پیرا تیر ہوتا ہے اسوجہ سے پیاس پیدا کرتا ہے ورنہ پیشر ہضم ہوتا ہے اور غلیظ ہوتا ہے اور جس طرح سے کہ غلیظ چھرون کو کسی شہد تیز کے ساتھ کھاتے ہیں تو لطیف ہو جاتی ہیں اور اصلاح قبول کرتی ہیں پیشر اوس سے کچھ اصلاح نہیں قبول کرتا بلکہ تباہ ہو جاتا ہے اور معدہ کو ضرر دیتا ہے اور درد معدہ پیدا کرتا ہے اور قوی لچ لاتا ہے اور درد گردہ اور سنگ گردہ اور شانیہ پیدا کرتا ہے لیکن بعد طعام کے اگر مقدار ایک درم تناول کریں موندھ کو خوشبودیگا اور قوت اسکے معدہ کا مددگار ہوگا تاکہ طعام کو جمع کرے اور بہتر ہضم کرے دغنیہ کا دودھ موندھو کھاتا ہے اور نرم کرتا ہے اور پیشرہ اور سینہ کی بیماریوں کو فائدہ بخشتا ہے اور پیچون کو نرم کرتا ہے اور معدہ کو ضعیف اور گردہ کو گرم کرتا ہے اور پاؤں بہتر ہے اور پاؤں سب زہر و کھاپے سے طبع کو نرم کرتا ہے اور اگر ساتھ شہد کے بچون کی دانٹون کی جڑ میں طلا کریں دانٹ باسانی نکلیں گے اور اوس درد کو موقوف کر گیا جو دانٹ نکلنے کے وقت بشدت ہوا کرتا ہے اور اگر مسک کو بدن پر طلا کریں پوست کو نرم کرتا ہے اور جسم کو فرہ کرتا ہے اور اگر اوسکا شیاف بناوین آنتون اور رحم کے سخت درموندھو کھاتا ہے اور گاداوشکی قابض ہوتی ہے اور آنکھ کی دواؤں میں کام آتی ہے اور آنکھ کے مواد کو روکتی ہے اور اگر مسک کا حقہ کریں تب بھی سود مند ہے اور مقام گزیدگی افقی برا کر کہیں تو نہایت نافع ہوگا سینہ اور پیشرہ کو گاداوشکی مفید ہے اور زرد کے مواد کو کھاتی ہے اور زرات الجنب کو بھی نافع ہے اگر موم روغن اوسکا بنا کر ملین بلب چٹا دوسرے جزو تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے پیشتر کتاب کے بقولات کی منفعت اور حضرت میں ہے۔ کاسنی کو عربی میں ہندی یا کتوہین باغی اور جلی ہوتی ہے

جنگلی کو طر خشقوق کتو سرد اور تر ہے درجہ اول میں اور اگر خشک کریں خشک ہوگی پہلے درجہ میں اور سردی اور تری باغی کاسنی میں زیادہ جنگلی کاسنی سے ہوتی ہے یوحنا ماسویہ کہتا ہے کہ کاسنی سرد ہے پہلے درجہ کے اول میں اور خشک ہے درمیان میں درجہ اول کے اور طر خشقوق سرد ہے آخر میں درجہ اول کے اول درجہ دوم تک اور خشکی او میں بہ نسبت باغی کے زیادہ غالب ہے اور جو کاسنی کہ تلخ ہوتی ہے بہتر ہوتی ہے جو اسلک سده کو جلد کھولتی ہے اور گرمی کے موسم میں تلخ زیادہ ہو جاتی ہے اور اندک کے سیل گرمی کی طرف رکھتی ہے سب قسمیں اسکی سده کو کھولتی ہیں اور اگر کاسنی کو نفوس گرم اور آنکھ میں ضماو کریں نافع ہوگا اور خشوق کاسنی کا آنکھ کی سفیدی کو دور کرتا ہے اور اگر جو کے آنے میں ملا کر مقام دل پر ضماو کریں خفقان گرم کو فائدہ بخشتی ہے اور جگر گرم اور معدہ گرم کو نافع ہے اور معدہ کے واسطے جنگلی کاسنی باغی کاسنی سے بہتر ہے اور سلی کو دور کرتی ہے اور صفرا کو تسکین بخشتی ہے اور جس کسی آدمی کے رات کی وقت پانی موخر ہو چکا ہو وہی صبح کو جگر چند کاسنی کے ساتھ تین ماہ تک میں ملا کر اگر کھائے رات کو وقت تو نہایت مفید ہوگا کرفس بیماری اور جنگلی اور باغی ہوتی ہے اور بعض ایسی ہوتی ہے کہ پانی میں اور کنارہ پر پانی کے جمتی ہے اور تھ کر فس بیماری کہ سنگستان میں ہوتی ہے فطر اسالیون کتو میں مگر ہر ایک کرفس کو ہی کو فطر اسالیون نہیں کہتے ہیں بلکہ فطر اسالیون ہی جو پتھرون پر جمتی ہے اور رومی کرفس نہایت قوی لفعیل ہے کرم ہے پہلے درجہ میں اور خشک ہے دوسرے درجہ میں ابن ماسویہ کہتا ہے کرم ہے دوسرے درجہ کے آخر میں اور خشک ہے درمیان میں تیسرے درجہ کے لیکن کرفس باغی ریح کو ٹوڑتی ہے اور سده کو کھولتی ہے اور گرم مزاج کے لیے یور پروردہ کرفس بہتر ہے اسوجہ سے کہ جمیع بقولات جب پروردہ ہوتے ہیں تو سردی اور تری او میں غالب ہوتی ہے اور اگر کوئی ترہ گرم ہو تو گرمی اسکی پروردہ ہونے سے ٹوٹ جاتی ہے اور خاصیت کرفس کی یہ ہے کہ جگر او تلی اور سینہ کو مفید ہے اور بدیرضیم ہوتی ہے اور ادرار کرتی ہے اور گردہ اور مثانہ کو پاک کھتی ہے اور حاملہ عورتوں کو نہ بیا چاہیے اور ابن ماسویہ کہتا ہے کہ ان معاملات میں تخم اسکا قوی ہے اور پست اسکی خبر کا تخم سے بھی قوی زیادہ ہے اور اگر کوئی شخص کرفس کھا دی اور بچہ او اسکو کائے تکلیف اسکو بہت ہوگی اور اگر کرفس کو کابو کے ساتھ کھائیں معتدل ہوگی اور کرفس بیماری نہایت نصیر ہے گشتہ نام کی کتھی قسمیں ہیں شامی جنگلی لیکن بظی گرم ہے تیسرے درجہ میں اور خشک ہے دوسرے درجہ میں اور جنگلی گرم زیادہ ہے اور خشک نہایت ہے اور زیانکار ہے با جملہ گندنا در و سر لانا ہے اور خواب بدد کھلاتا ہے اور دانتوں اور دانتوں کی جڑوں کو ضرر دیتا ہے اور جو ساتھ کشکاب کی پکائیں اور وہ کشکاب ساتھ شہد کے کھائیں تنگی سانس کو کہ رطوبت غلیظ ہو اور پیپیہ کے ورم کو مفید ہوتا ہے اور اگر

جنگلی کو طر خشقوق کتو سرد اور تر ہے درجہ اول میں اور اگر خشک کریں خشک ہوگی پہلے درجہ میں اور سردی اور تری باغی کاسنی میں زیادہ جنگلی کاسنی سے ہوتی ہے یوحنا ماسویہ کہتا ہے کہ کاسنی سرد ہے پہلے درجہ کے اول میں اور خشک ہے درمیان میں درجہ اول کے اور طر خشقوق سرد ہے آخر میں درجہ اول کے اول درجہ دوم تک اور خشکی او میں بہ نسبت باغی کے زیادہ غالب ہے اور جو کاسنی کہ تلخ ہوتی ہے بہتر ہوتی ہے جو اسلک سده کو جلد کھولتی ہے اور گرمی کے موسم میں تلخ زیادہ ہو جاتی ہے اور اندک کے سیل گرمی کی طرف رکھتی ہے سب قسمیں اسکی سده کو کھولتی ہیں اور اگر کاسنی کو نفوس گرم اور آنکھ میں ضماو کریں نافع ہوگا اور خشوق کاسنی کا آنکھ کی سفیدی کو دور کرتا ہے اور اگر جو کے آنے میں ملا کر مقام دل پر ضماو کریں خفقان گرم کو فائدہ بخشتی ہے اور جگر گرم اور معدہ گرم کو نافع ہے اور معدہ کے واسطے جنگلی کاسنی باغی کاسنی سے بہتر ہے اور سلی کو دور کرتی ہے اور صفرا کو تسکین بخشتی ہے اور جس کسی آدمی کے رات کی وقت پانی موخر ہو چکا ہو وہی صبح کو جگر چند کاسنی کے ساتھ تین ماہ تک میں ملا کر اگر کھائے رات کو وقت تو نہایت مفید ہوگا کرفس بیماری اور جنگلی اور باغی ہوتی ہے اور بعض ایسی ہوتی ہے کہ پانی میں اور کنارہ پر پانی کے جمتی ہے اور تھ کر فس بیماری کہ سنگستان میں ہوتی ہے فطر اسالیون کتو میں مگر ہر ایک کرفس کو ہی کو فطر اسالیون نہیں کہتے ہیں بلکہ فطر اسالیون ہی جو پتھرون پر جمتی ہے اور رومی کرفس نہایت قوی لفعیل ہے کرم ہے پہلے درجہ میں اور خشک ہے دوسرے درجہ میں ابن ماسویہ کہتا ہے کرم ہے دوسرے درجہ کے آخر میں اور خشک ہے درمیان میں تیسرے درجہ کے لیکن کرفس باغی ریح کو ٹوڑتی ہے اور سده کو کھولتی ہے اور گرم مزاج کے لیے یور پروردہ کرفس بہتر ہے اسوجہ سے کہ جمیع بقولات جب پروردہ ہوتے ہیں تو سردی اور تری او میں غالب ہوتی ہے اور اگر کوئی ترہ گرم ہو تو گرمی اسکی پروردہ ہونے سے ٹوٹ جاتی ہے اور خاصیت کرفس کی یہ ہے کہ جگر او تلی اور سینہ کو مفید ہے اور بدیرضیم ہوتی ہے اور ادرار کرتی ہے اور گردہ اور مثانہ کو پاک کھتی ہے اور حاملہ عورتوں کو نہ بیا چاہیے اور ابن ماسویہ کہتا ہے کہ ان معاملات میں تخم اسکا قوی ہے اور پست اسکی خبر کا تخم سے بھی قوی زیادہ ہے اور اگر کوئی شخص کرفس کھا دی اور بچہ او اسکو کائے تکلیف اسکو بہت ہوگی اور اگر کرفس کو کابو کے ساتھ کھائیں معتدل ہوگی اور کرفس بیماری نہایت نصیر ہے گشتہ نام کی کتھی قسمیں ہیں شامی جنگلی لیکن بظی گرم ہے تیسرے درجہ میں اور خشک ہے دوسرے درجہ میں اور جنگلی گرم زیادہ ہے اور خشک نہایت ہے اور زیانکار ہے با جملہ گندنا در و سر لانا ہے اور خواب بدد کھلاتا ہے اور دانتوں اور دانتوں کی جڑوں کو ضرر دیتا ہے اور جو ساتھ کشکاب کی پکائیں اور وہ کشکاب ساتھ شہد کے کھائیں تنگی سانس کو کہ رطوبت غلیظ ہو اور پیپیہ کے ورم کو مفید ہوتا ہے اور اگر

دورم تخم گندنا سے ساتھ دورم سوروانہ سے کوٹین اور دیون جس آدمی کو کہ کمانسی میں خون آتا ہو سودمند
اور اسی طرح دورم تخم گندنا ہونا ہوا ساتھ دورم سوروانہ کو دیون اوس آدمی کو جو پیش کتنا ہو سودمند اور اگر
ساتھ تخم سیندان بریان اور نا کوفتہ کے دیون ریح کو توڑ دیکھا صندریا بوا سیر کو اور بلخی ستون کو روکتا ہے اور اگر
تخم اوس کے کوٹین اور قطران میں گوندین اور دانتون کو اوسکی دھونی دیون تو دانتون سے کیر و نکو دور کر گیا اور دور
موقوف کر گیا اور گندنا سعدہ کے لیے بدہر اسلے کہ بدیرضہ ہوتا ہے اور گروہ اور شانہ زرش کو ضرر دیتا ہے اور حیض کو
جاری کرتا ہے اور درار بول کرتا ہے اور بوا سیر کو مفید ہے اور قوت باہ بڑھاتا ہے اور صاحب قوچ بلخی اور کچی
سودمند ہے اور طبع کو نرم کرتا ہے گرم مزاج والے کے لیے دفع مضرت اوسکی ساتھ کا ہوا اور کمانسی کے کین کشیر
یعنی دہنیہ لغیمین تلخی اور لطافت ہے سردی پہلے درجہ میں اور خشک ہے دوسری درجہ میں جالینوس کہتا ہے کہ
دہنیہ گرمی کی طرف میلان رکھتا ہے اور ابو علی سینا کہتا ہے کہ یہ گرمی دہنیہ میں جو ہر لطیف سے ہے کہ جلد تحلیل
قبول کرتی ہے ورنہ چاہیے تھا کہ بہت کمانے سے سردی نہ پیدا کرتا اور خنیں کہتا ہے کہ جالینوس جو دہنیہ گرم
کہتا ہے مخالفت کرتا ہے دیتھریڈوس اور اوطیون کی کہ وہ سب کہتے ہیں سردی چنانچہ جالینوس
کہتا ہے کہ جو کہ دہنیہ خازیر کو تحلیل کرتا ہے کیونکہ کہہ سکتے ہیں کہ سردی ابو علی سینا کہتا ہے کہ دہنیہ حمر یعنی سرخبا
کو نافع ہے اور کوئی گرم شے سرخبا وہ کو مفید نہیں ہوتی ہے پس کیونکہ گرم کہہ سکتے ہیں اور پھر کہتا ہے کہ تحلیل
کرنا اوسکا خازیر کو ممکن ہے کہ سبب اوس خاصیت کہ ہو کیونکہ لطافت اوسکی غوص کرتی ہے یہاں تک خازیر کو
تحلیل کرتی ہے اور سردی اس قدر غوص نہیں کر سکتی یعنی اندر اوس کے نہیں پیچھے سکتی اور پانی دہنیہ کا ساتھ
دودہ کے اگر آئندہ میں لگائیں ضربان اور درد کو فوراً تسکین دیکھا اور سب درمون گرم کو مفید ہو گا اور دماغ سے
اخری اوتار تا ہے اسی سبب سوا دس مرگی کو جو بخارات معدہ سے عارض ہو دی سودمند ہے اور بہت دہنیہ کمانا
عقل کو ضرر دیتا ہے اور مضمرہ کرنا اوسکی پانی میں موخہ آنے کی بیماری کو مفید ہے اور کسیر کو روکتا ہے اور سات
دہنیہ خشک ساتھ پانی بارتنگ کے کمانسی کو کہ خون کے ساتھ ہونا فاع ہے اور دہنیہ ہونا ہولتے کو
بازر کہتا ہے اور طبع کو خشک کرتا ہے اور معدہ گرم کو مفید ہے اور منی کو خشک کرتا ہے اور قوت باہ کو مضر
اور بارہ تولہ پانی اوسکا غشی لاتا ہے اور نہایت ضرر پہونچاتا ہے کوک یعنی کاہوسر اور ترہی دور سے
درجہ میں غذا اوسکی بہتر جملہ بقولات سے ہے اور جلد مضمر ہو جاتا ہے اور مخالف پانیون کے ساتھ کاہو
نوش کرنا مضرت اولی بازر کہتا ہے اور اگر درمیان شراب خوری کے کمانیں تو تحلیل مستی کی رفع
کر گیا اور پیاس کو بجھاتا ہے اور حرارت معدہ اوسکی کو کہ حرارت آفتاب سے ہو سودمند ہے اور ہونک کمانی
کی پیدا کرتا ہے اور پانی اوسکا گرم درمون کو نافع ہے اور تخم کاہوسنی کو خشک کرتا ہے اور شہوت جماع کو

دہنیہ گرمی کی طرف میلان رکھتا ہے اور ابو علی سینا کہتا ہے کہ یہ گرمی دہنیہ میں جو ہر لطیف سے ہے کہ جلد تحلیل قبول کرتی ہے ورنہ چاہیے تھا کہ بہت کمانے سے سردی نہ پیدا کرتا اور خنیں کہتا ہے کہ جالینوس جو دہنیہ گرم کہتا ہے مخالفت کرتا ہے دیتھریڈوس اور اوطیون کی کہ وہ سب کہتے ہیں سردی چنانچہ جالینوس کہتا ہے کہ جو کہ دہنیہ خازیر کو تحلیل کرتا ہے کیونکہ کہہ سکتے ہیں کہ سردی ابو علی سینا کہتا ہے کہ دہنیہ حمر یعنی سرخبا کو نافع ہے اور کوئی گرم شے سرخبا وہ کو مفید نہیں ہوتی ہے پس کیونکہ گرم کہہ سکتے ہیں اور پھر کہتا ہے کہ تحلیل کرنا اوسکا خازیر کو ممکن ہے کہ سبب اوس خاصیت کہ ہو کیونکہ لطافت اوسکی غوص کرتی ہے یہاں تک خازیر کو تحلیل کرتی ہے اور سردی اس قدر غوص نہیں کر سکتی یعنی اندر اوس کے نہیں پیچھے سکتی اور پانی دہنیہ کا ساتھ دودہ کے اگر آئندہ میں لگائیں ضربان اور درد کو فوراً تسکین دیکھا اور سب درمون گرم کو مفید ہو گا اور دماغ سے آخری اوتار تا ہے اسی سبب سوا دس مرگی کو جو بخارات معدہ سے عارض ہو دی سودمند ہے اور بہت دہنیہ کمانا عقل کو ضرر دیتا ہے اور مضمرہ کرنا اوسکی پانی میں موخہ آنے کی بیماری کو مفید ہے اور کسیر کو روکتا ہے اور سات دہنیہ خشک ساتھ پانی بارتنگ کے کمانسی کو کہ خون کے ساتھ ہونا فاع ہے اور دہنیہ ہونا ہولتے کو بازر کہتا ہے اور طبع کو خشک کرتا ہے اور معدہ گرم کو مفید ہے اور منی کو خشک کرتا ہے اور قوت باہ کو مضر اور بارہ تولہ پانی اوسکا غشی لاتا ہے اور نہایت ضرر پہونچاتا ہے کوک یعنی کاہوسر اور ترہی دور سے درجہ میں غذا اوسکی بہتر جملہ بقولات سے ہے اور جلد مضمر ہو جاتا ہے اور مخالف پانیون کے ساتھ کاہو نوش کرنا مضرت اولی بازر کہتا ہے اور اگر درمیان شراب خوری کے کمانیں تو تحلیل مستی کی رفع کر گیا اور پیاس کو بجھاتا ہے اور حرارت معدہ اوسکی کو کہ حرارت آفتاب سے ہو سودمند ہے اور ہونک کمانی کی پیدا کرتا ہے اور پانی اوسکا گرم درمون کو نافع ہے اور تخم کاہوسنی کو خشک کرتا ہے اور شہوت جماع کو

کمانی

کمانی اور پیاس کو بجھاتا ہے اور حرارت معدہ اوسکی کو کہ حرارت آفتاب سے ہو سودمند ہے اور ہونک کمانی کی پیدا کرتا ہے اور پانی اوسکا گرم درمون کو نافع ہے اور تخم کاہوسنی کو خشک کرتا ہے اور شہوت جماع کو

نافع ہر دفع مضرت اوسکی ساتھ سرکہ کے کرین با دروج فارسی میں ریحان کوہی اور ہندی میں تلخی خشکی
کوتوہین گرم ہے دوسرے درجہ میں اور خشک ہر پہلے درجہ میں جلد متعفن ہو جاتی ہے اس سبب سے بوی دہن کو ناپائیدار
کرتی ہے اور اوس سے خلط پیدا ہوتی ہے اور بہت کمانا اوسکا آنکھو کو تاریک کرتا ہے اور معدہ کو ضرر دیتا ہے
اور تخم اوسکا سودا کو اور دشواری پیشاب کو نافع ہے اور پانی اوسکا تا کمین چکانا کسیر کو بند کرتا ہے اور اگر
پانی اوسکا جوش دیون اور صاف کرین اور آنکھ میں لگاتین مفید ہوگا اسفندان نوین باب میں اس
جزو سے منفعت اور مضرت اوسکی حرف میں کہ تخم اوسکا ہر بیان کیلکتی ہے اسلیے کہ تخم اوسکا قوی تر ہے اور سبک
ملاحظہ کرنا چاہیے برگ اوسکا معدہ کے لیو یا کھار زیادہ تخم اوسکے سے ہے باک سا تو ان دوسرے
جزو سے شیری گفتار کے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کو ترہ و جزوئی
منفعت اور مضرت کی پہچان میں ہے اور تیسرے دفع میں اوسکی مضرت کے
موتولی گرم اور تر ہے پہلے درجہ میں اور تخم اوسکا گرم ہے تیسرے درجہ میں تخم اوسکا قوی زیادہ ہے ہر پوست
پر برگ پر گودہ اور وہ نفع پیدا کرتی ہے تخم اوسکا اوس نفع کو دور کرتا ہے اور اگرچہ موتولی کی شہد میں ماکو خنہ پڑتا
کرین جہاں کو دور کرتی ہیں اور ساتھ گندش کے چھپکے کوئی ہیں اور ساتھ سرکہ کے داد کو دور کرتے ہیں
مگر ساتھ سرکہ کے آنکھو کو نقصان دیتی ہیں اور ابن ماسویہ کتاب ہر برگ اوسکا آنکھو کو مفید ہے اور پانی اوسکا
آنکھ میں لگانا آنکھ کو صاف کرتا ہے اور معدہ کو لیے بد ہے اور اگر موتولی بعد طعام کے کمانین طبع کو نرم
کرتی ہے اور پانی اوسکے پتوں کا سہہ جگر کا کوئی ہے اور استسقا کو نافع ہے اور سنگ اور ریگ سے گروہ
اور مثانہ کو پاک کرتا ہے اور باہر لانا ہے اور اگر نگر امولی کا بچو کے اوپر رکھیں اور موقت مر جائے اور
جو کوئی آدمی موتولی کما دے اور اوسوقت کو تی بچو اوسکو کاٹے تو ضرر نگر کا شلجم گرم ہے دوسرے
درجہ میں اور تر ہے پہلے درجہ میں اور باذناک اور اوس سے خلط خام پیدا ہوتی ہے سینہ کو نرم کرتا ہے
اور پشت اور گروہ کو گرم کرتا ہے اور اگر شلجم گوشت میں پکائیں غذا بہت دیتا ہے اور منی کو زیادہ کرتا ہے
لیکن معدہ میں بدیر رہتا ہے اور اگر جوش دیون اور ساتھ آبگامہ اور ساتھ سرکہ اور کرفس اور ساتھ
سذاب اور رانی اور زیرہ کے کمانین لطیف ہوگا اور بخیتہ اور خام آنکھو کو مفید ہے کرب گرم اور
خشک ہر پہلے درجہ میں طبع کو نرم کرتا ہے اور جرم اوسکا طبع کو خشک کرتا ہے خاصہ اگر اوسکو پکائیں اور پانی
اوسکا دور کر کے دوسری مرتبہ پانی تازہ والین اور پکا دیون پھر اوس پانی کو بھی دور کرین راسن
گرم اور خشک ہر تیسرے درجہ میں اور اوس میں کچھ تری اور نرمی بھی ہے اور دروہ تھیکاہ اور دروہ مفاصل
کو مفید ہے اور سہہ کو ہوتی ہے اور خلط غلیظ کو دور کرتی ہے اور فم معدہ میں بدیر رہتی ہے اور دروہ

بغیر اوسکون نوزاد ہند
وال اور خشک کر اوس میں جودہ کر اوسکی
اور گند شہہ کچھ کچھ خشک کر اوسکی
کوتوہین گرم ہے دوسرے درجہ میں اور خشک ہر پہلے درجہ میں جلد متعفن ہو جاتی ہے اس سبب سے بوی دہن کو ناپائیدار کرتی ہے اور اوس سے خلط پیدا ہوتی ہے اور بہت کمانا اوسکا آنکھو کو تاریک کرتا ہے اور معدہ کو ضرر دیتا ہے اور تخم اوسکا سودا کو اور دشواری پیشاب کو نافع ہے اور پانی اوسکا تا کمین چکانا کسیر کو بند کرتا ہے اور اگر پانی اوسکا جوش دیون اور صاف کرین اور آنکھ میں لگاتین مفید ہوگا اسفندان نوین باب میں اس جزو سے منفعت اور مضرت اوسکی حرف میں کہ تخم اوسکا ہر بیان کیلکتی ہے اسلیے کہ تخم اوسکا قوی تر ہے اور سبک ملاحظہ کرنا چاہیے برگ اوسکا معدہ کے لیو یا کھار زیادہ تخم اوسکے سے ہے باک سا تو ان دوسرے جزو سے شیری گفتار کے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کو ترہ و جزوئی منفعت اور مضرت کی پہچان میں ہے اور تیسرے دفع میں اوسکی مضرت کے موتولی گرم اور تر ہے پہلے درجہ میں اور تخم اوسکا گرم ہے تیسرے درجہ میں تخم اوسکا قوی زیادہ ہے ہر پوست پر برگ پر گودہ اور وہ نفع پیدا کرتی ہے تخم اوسکا اوس نفع کو دور کرتا ہے اور اگرچہ موتولی کی شہد میں ماکو خنہ پڑتا کرین جہاں کو دور کرتی ہیں اور ساتھ گندش کے چھپکے کوئی ہیں اور ساتھ سرکہ کے داد کو دور کرتے ہیں مگر ساتھ سرکہ کے آنکھو کو نقصان دیتی ہیں اور ابن ماسویہ کتاب ہر برگ اوسکا آنکھو کو مفید ہے اور پانی اوسکا آنکھ میں لگانا آنکھ کو صاف کرتا ہے اور معدہ کو لیے بد ہے اور اگر موتولی بعد طعام کے کمانین طبع کو نرم کرتی ہے اور پانی اوسکے پتوں کا سہہ جگر کا کوئی ہے اور استسقا کو نافع ہے اور سنگ اور ریگ سے گروہ اور مثانہ کو پاک کرتا ہے اور باہر لانا ہے اور اگر نگر امولی کا بچو کے اوپر رکھیں اور موقت مر جائے اور جو کوئی آدمی موتولی کما دے اور اوسوقت کو تی بچو اوسکو کاٹے تو ضرر نگر کا شلجم گرم ہے دوسرے درجہ میں اور تر ہے پہلے درجہ میں اور باذناک اور اوس سے خلط خام پیدا ہوتی ہے سینہ کو نرم کرتا ہے اور پشت اور گروہ کو گرم کرتا ہے اور اگر شلجم گوشت میں پکائیں غذا بہت دیتا ہے اور منی کو زیادہ کرتا ہے لیکن معدہ میں بدیر رہتا ہے اور اگر جوش دیون اور ساتھ آبگامہ اور ساتھ سرکہ اور کرفس اور ساتھ سذاب اور رانی اور زیرہ کے کمانین لطیف ہوگا اور بخیتہ اور خام آنکھو کو مفید ہے کرب گرم اور خشک ہر پہلے درجہ میں طبع کو نرم کرتا ہے اور جرم اوسکا طبع کو خشک کرتا ہے خاصہ اگر اوسکو پکائیں اور پانی اوسکا دور کر کے دوسری مرتبہ پانی تازہ والین اور پکا دیون پھر اوس پانی کو بھی دور کرین راسن گرم اور خشک ہر تیسرے درجہ میں اور اوس میں کچھ تری اور نرمی بھی ہے اور دروہ تھیکاہ اور دروہ مفاصل کو مفید ہے اور سہہ کو ہوتی ہے اور خلط غلیظ کو دور کرتی ہے اور فم معدہ میں بدیر رہتی ہے اور دروہ

اور دروہ تھیکاہ اور دروہ مفاصل کو مفید ہے اور سہہ کو ہوتی ہے اور خلط غلیظ کو دور کرتی ہے اور فم معدہ میں بدیر رہتی ہے اور دروہ

لاقی ہو اور بہت کمانا اور سکانون کو تباہ کرتا ہے اور مٹی کو شکلاتا ہے چھت در احوال اور سکا باب گذشتہ
 میں مذکور ہو چکا ہے پیاز گرم ہے تیسری درجہ میں اور تر ہے دوسری درجہ میں اور ساتھ تیزی اور تری
 اور مین تلخی بھی ہے اور جو پیاز دراز زیادہ ہوگی تیز نہایت ہوگی اور پیاز سرخ تیز زیادہ سفید سو ہے اور پانی و سکا
 لطیف زیادہ اوس سے ہو اور سب طرح کی پیاز باوناک ہو اور درد سر لاتی ہے اور طبع کو نرم کرتی ہو اور جرم
 اور سکا غلیظ ہو اور پختہ اوسکی سے خلط غلیظ پیدا ہوتی ہو اور مٹی کو زیادہ کرتی ہے اور بہت کمانا اور سکا
 کو نقصان دیتا ہو اور پانی اور سکا حیض جاری کرتا ہو اور ساتھ نمک اور تلی کے اگر گزندگی سگ دیوانہ پر
 کہیں سود مند ہوگی لہسن گرم اور خشک ہے آخرین تیسری درجہ کے اور اول میں چوتھی درجہ اور
 لہسن جنگلی نہایت گرم ہے خاصیت اوسکی یہ ہے کہ بدن کو گرم کرتا ہے اور گرمی اوسکی حرارت غریبی سے
 مشابہ ہو اور پیاس پیدا کرتا ہے اور خون کو پتلا کرتا ہے اور چہرہ کے رنگ کو سرخ کرتا ہے اور مرضت ابھار
 فحالت کی دفع کرتا ہو اور بخار اور مرضت اوسکی آنکھوں کے لیے کم بخار اور مرضت پیاز کی سے ہے
 اور لہسن میں خاصیت ریح توڑنے کی بھی ہے اور قوہ لہجی اور مرطوب کو مفید ہو اور معدہ کو گرم کرتا ہو
 اور سدہ کو ہلکا ہو اور چھوٹے کائے ہونے کو نافع ہو اور شکم کے کیر و نکو مارتا ہے اور جنک کو ہلکا کرتا ہے
 جو ہمراہ پانی کے حلق میں کسی آدمی کے اوتر گئی ہو اور اگر لہسن کو پکا دین قوت باد کو بڑھاتا ہو اسلئے کہ
 خشکی اور مین کم ہو جاتی ہے اور پانی کھانسی کو مفید ہو اور آواز کو صاف کرتا ہے اور وسیلہ کو کھولتا ہے
 اور اگر لہسن کو کسی عضو پر کہیں ختم کر دیا اور خا کتر اوسکی اگر داد اور مقامات زخم پر کہیں نافع ہوگی اور طبیوں سے
 سوال کیا گیا ہے کہ کس سبب سے لہسن اور پیاز اور راتی اور کالی مرچ اور مانتا اوسکے اور ایسی چیزوں کو اگر کو
 بیرونی پر کہیں تو زخم کو دیتی ہیں اور اگر انکو کھا دین معدہ کو زخمی نہیں کرتی ہیں جواب دیا گیا ہے کہ اسوجہ سے
 کہ جو کچھ کھایا جاتا ہو دہن میں چھایا جاتا ہے پس ہن چھت گوارندہ ہو کہ اوسکو احوال اوسکے سے پھیرتی ہے
 اسی سبب سے ہو کہ گھون اگر چھائیں و دل پر کہیں اوسکو پکا دیتا ہے اور اگر کوٹین اور پکاٹین یہ اثر نہیں
 کرتا ہے اسلئے کہ اسودہ قوت قوت گوارندہ سے پانی ہے جو پوست اور آب دہن میں ہو کیا نہیں دیکھتی ہیں
 کہ جو چیز چھائی جاتی ہو مزہ اور بو اوس چیز کی اوسوقت بد جاتی ہے اور جسوقت دہن سے فم معدہ میں اوترتی
 ہو تو قوت معدہ کی ہر وقت اوسمیں ایک اثر پڑتی ہو اور فم کرتی ہو پس طوبت معدہ اور فم کفر اوسکو
 قوت ان چیزوں کی ٹوٹ جاتی ہو اور دہن سے فم معدہ میں یہ چیزیں پہنچتی ہیں اور فم معدہ سے قعر معدہ تک
 اوترتی ہیں اور پہلے اوس سے کہ وہ فعل اپنا کرے قوت اونکی ٹوٹ جاتی ہے اور ان چیزوں کو جسوقت
 پوست بیرونی پر کہیں اوس موضع پر پہنچتی ہیں اور کسی سبب سے اپنی حال سے نہیں پھرتی ہیں اور

ترجمہ ذخیرہ خوازمشاہ
 ج ۳

قوتون اوس موضع سو کچھ اونین اثر نہیں کرتی ہر اور وہ چیزین کام اپنی سے باز نہیں رہتی ہیں اسوج سے
ظاہر جلد پراثر کر سکتی ہیں رباطن میں اثر نہیں کر سکتی ہیں گاجر گرم ہر دوسرے درجہ میں اور تر ہر پہلے درجہ میں اور بادناک ہر
دیر گوار باہ کو قوت دیتی ہر اور بیج اوسکا قوت باہ میں قوی الاثر ہے اور ارادار کرتا ہے اور شقائق گاہ
بیابانی ہے باہ کو زیادہ قوت دیتی ہے اور حیض جاری کرتی ہے باب آسٹخوان دوسرے
جزو سے تیسری گفتار کے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے جنگلی گھاسوں
کی منفعت اور مضرت میں ہے کہ اونکے کمانے کی آدمی عادت رہتا ہر
ریواج عربی اوسکی ریواس ہر سرد اور خشک ہر دوسری درجہ میں پانی اوسکا انگھ میں لگانا بیانی کو فائدہ بخشتا ہر
اور حرارت کو تسکین دیتا ہر اور صفراوی دستونکو بند کرتا ہر اور طاعون اور آبلہ اور حصہ اور وبائی پتون کو مفید ہے
سحاض ہندی اوسکی چوکا ہر سرد اور خشک ہر دوسری درجہ میں صفرا کو تسکین دیتا ہر اور طبع کو خشک کرتا ہر
اور شہوت طعام کو کہ سبب گرمی کے دور ہو گئی ہو پھر لاتا ہر ہر خشک عربی اوسکی قنابہری سے
گرم ہے درجہ اول میں رطوبت کو دور کرتی ہے اور جہاتین اور چپ کو کھانا اور طلا کرنا سود مند ہر اور پانی اور
جگر کا نامکین ٹپکا نارطوبت غلیظ کو دماغ سے اوتارتا ہر اور پانی اوسکا طبع کو نرم کرتا ہر اور سترہ جگر اور تلی کا کھانا
اور پیپڑہ کو پاکیزہ کرتا ہر اور فم معدہ کو سود مند ہر اور ضاد کرنا اوسکا اور موضع بواسیر اور گزندگی جانور دن کے
نہایت موثر ہے ہلیوں اوسکو مار چوبہ کتھو میں جالینوس کتھو ہر معتدل ہر اور طیب کتھو میں کہ سیل گرمی
کی طرف کتھو ہے گردہ کو فربہ اور شانہ کو گرم کرتی ہر اور چنگ پیشاب کو کہ سردی سے ہو سود مند ہر اور درد
اور دروسرین اور عرق النساء کو کہ سردی سے ہوناغ ہر اور سترہ جگر اور گردہ کا کھولتی ہے اور تلی پیدا کرتی ہے
اور قوت باہ بڑھاتی ہر کتھو اوسکو عربی میں حرشف کتھو میں اور مزاج اوسکا بعض طیب کتھو میں کہ
معتدل ہر سردی اور گرمی میں اور تر ہے دوسرے درجہ میں اور بعض کتھو میں گرم اور خشک ہر دوسری درجہ میں
اور خواجہ ابو علی سینا کتھو میں کہ میرے نزدیک کنکر کئی قسم رکھتی ہے کہ ہر قسم کا مزاج علیحدہ ہر مولف کتاب نے
فرماتے ہیں کہ یہی قول درست ہر بالجلد ایک نبات ہر کہ ارادار کرتی ہے اور پیشاب بدو جاری کرتی ہے
اسوجہ پسنینہ میں خوشبودی ہے اور محمد ذکر کیا کتھو میں کہ وہ سینہ کو پاک کرتی ہے اور ضیق النفس کو مفید ہے
اور قوت باہ بڑھاتی ہر اور طبع کو نرم کرتی ہر اور بلغم کو بدن سے نکالتی ہے اور اگر اوسکو ساتھ شراب کے نوش کریں
طبع کو خشک کر لگی اور اوسکو پانی سے سرکا دھونا بال جاتا ہے اور اوسکے گوند کو کنکر زو کتھو میں پس اگر گوند اوسکا
یعنی کنکر زو ساڑھرتین ماشہ یا سات ماشہ پانی گرم میں نوش کریں تے آسانی لاوی گا اور بلغم کو خارج کر لگا اور
اور گرم مزاج والے کے لیمو مضرت اوسکی ساتھ سکنجبین کے وضع کریں اور ساتھ ترش غذاؤں کے بھی مضرت

ج ۱۰
ج ۱۱
ج ۱۲
ج ۱۳
ج ۱۴
ج ۱۵
ج ۱۶
ج ۱۷
ج ۱۸
ج ۱۹
ج ۲۰
ج ۲۱
ج ۲۲
ج ۲۳
ج ۲۴
ج ۲۵
ج ۲۶
ج ۲۷
ج ۲۸
ج ۲۹
ج ۳۰
ج ۳۱
ج ۳۲
ج ۳۳
ج ۳۴
ج ۳۵
ج ۳۶
ج ۳۷
ج ۳۸
ج ۳۹
ج ۴۰
ج ۴۱
ج ۴۲
ج ۴۳
ج ۴۴
ج ۴۵
ج ۴۶
ج ۴۷
ج ۴۸
ج ۴۹
ج ۵۰
ج ۵۱
ج ۵۲
ج ۵۳
ج ۵۴
ج ۵۵
ج ۵۶
ج ۵۷
ج ۵۸
ج ۵۹
ج ۶۰
ج ۶۱
ج ۶۲
ج ۶۳
ج ۶۴
ج ۶۵
ج ۶۶
ج ۶۷
ج ۶۸
ج ۶۹
ج ۷۰
ج ۷۱
ج ۷۲
ج ۷۳
ج ۷۴
ج ۷۵
ج ۷۶
ج ۷۷
ج ۷۸
ج ۷۹
ج ۸۰
ج ۸۱
ج ۸۲
ج ۸۳
ج ۸۴
ج ۸۵
ج ۸۶
ج ۸۷
ج ۸۸
ج ۸۹
ج ۹۰
ج ۹۱
ج ۹۲
ج ۹۳
ج ۹۴
ج ۹۵
ج ۹۶
ج ۹۷
ج ۹۸
ج ۹۹
ج ۱۰۰

اوسکی دفع ہو سکتی ہے کماۃ ایک جڑ ہے سرد سردی درجہ میں اور تر ہے پہلے درجہ میں معدہ کے لیے بدست
 اور بہت کھانا اوسکا قوت لہجہ پیداکرتا ہے اور فالج اور گرانی زبان اور اور بلغمی بیمار یونکو ضرر دیتی ہے اصلاح اوسکی
 اس طریق پر ہے کہ اوسکو ساتھ روغن نعیم یا نمک کرپانی کے پکاتین یا کباب کرین اور اوسکو ساتھ انبار گرم کے
 کما تین مانند آبکامہ اور صغیر اور نمک اور کالی صج اور دارچینی کے اور گرم مزاج واسلے کو ان انبار کی حاجت
 نہیں ہے سوا اسلے کہ نمک کرپانی میں جو شدین یا بریان اوسکو نمک کے ساتھ کما تین فطر اوسکو ساروغ کھتو
 میں چند نوع ہے ایک یہ فطر ہے اور دوسری غوسہ اور تیری کشنچ لیکن فطر علی مخصوص نہرہ نامی کشندہ سرد
 نزدیک ہے اور کھانا اوسکا خفاق پیدا کرتا ہے اور یہ گھاس معدہ میں اسقدر گران ہو جاتی ہے کہ خشی لاتی ہے
 اور ماتمہ پاؤں سرد کرتی ہے اور اکثر اوقات اوس سے ہیضہ سخت عارض ہوتا ہے اور پیشاب بدشواری
 آتا ہے اور اور ابلعلب اور حبیب و گرانی زبان پیدا کرتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ خصلتین جسوقت اوسمیں ملاحظہ
 کرین احتراز کرین اور اوس سے دور رہیں خاصہ وہ فطر جو کسی جانور کے سوراخ کے پاس وگی ہو وری اور اکثر
 ایسا ہوتا ہے کہ اوپر اثر جانوروں کی گزیدگی کا ظاہر ہوتا ہے اور سبب سے دور رہنا چاہیے اور دفع مضرت
 اوسکی مانند دفع مضرت کماۃ کے ہے اور جوارش مسلسل بعد اوسکے کام میں لاشین لیکن غوسہ کم مضرت
 رکھتی ہے اسلئے کہ اوسمیں ایک قوت ہے مانند قوت جو اکھار کے اور جسوقت اوسکو پکاتین تو وہ قوت جاتی ہے
 اور جرم غلیظ بجاتا ہے اصلاح اوسکی آبکامہ اور کالی صج اور مانند اوسکو سے کرین اور کشنچ بھی کم مضرت رکھتی ہے اور
 اصلاح اوسکی بھی اوسمیں انبار سے ہو سکتی ہے سولفت تر اور خشک دونوں طرح کی گرم ہے دوسری درجہ
 میں اور خشک ہے پہلے درجہ میں لیکن خشک گرم زیادہ ہے شدہ کہوتی ہے اور پیشاب اور حوض کو جاری کرتی ہے
 اور رطوبت کو جذب کرتی ہے اور ریا ح توڑتی ہے اور پانی اوسکا اکھ میں کینچنا آنکھوں کو روشن کرتا ہے یا زرد
 گوشت ایک درخت کا ہے گرم ہے تیسرے درجہ میں اور خشک ہے دوسرے درجہ میں سب بلغمی ہاریون اور باطنی
 دملون کو مفید ہے ہندی میں اوسکو بیروزہ کھتو میں اور کما تینی پانی اور ضیق نفیس بلغمی کو سود مند ہے اور
 بوی بازرد مرگی والیکو ہوش میں لاتی ہے اور دندان کا واک کر درد کو نافع ہے خبازی بعض کھتو میں کہ
 خبازی ملوخیای جنگلی ہے لیکن ملوخیای باغی ہوتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ خبازی ملوخیای کی قسم ہے
 اور خطی سے نزدیک ہے سرد اور تر ہے پہلے درجہ میں اور بعضون نے لکھا ہے کہ باغی گرم اور خشک ہے اور
 شیخ الرئیس فرماتے ہیں کہ یہ قول یونس کا ہے وہ کہتا ہے کہ خبازی بقلہ یہودیہ ہے کیونکہ بقلہ الیہود کو ملوخیای
 کھتو میں اور خبازی نرم زیادہ اور لطیف زیادہ سرق سے ہے اور اوسکو پتھوا کھتو میں اور غلیظ زیادہ چھند
 ہے اور جنگلی نہایت لطیف ہے اور خشک زیادہ ہے اور نطول جو شانہ خبازی کا نافع ہے شروع میں

فطر کے
 بلغمی ہاریون اور باطنی
 دملون کو مفید ہے ہندی میں
 اوسکو بیروزہ کھتو میں اور
 کما تینی پانی اور ضیق نفیس
 بلغمی کو سود مند ہے اور
 بوی بازرد مرگی والیکو ہوش
 میں لاتی ہے اور دندان کا واک
 کر درد کو نافع ہے خبازی
 بعض کھتو میں کہ خبازی
 ملوخیای جنگلی ہے لیکن
 ملوخیای باغی ہوتی ہے اور
 بعضون نے کہا ہے کہ خبازی
 ملوخیای کی قسم ہے اور خطی
 سے نزدیک ہے سرد اور تر ہے
 پہلے درجہ میں اور بعضون
 نے لکھا ہے کہ باغی گرم اور
 خشک ہے اور شیخ الرئیس
 فرماتے ہیں کہ یہ قول یونس
 کا ہے وہ کہتا ہے کہ خبازی
 بقلہ یہودیہ ہے کیونکہ بقلہ
 الیہود کو ملوخیای کھتو میں
 اور خبازی نرم زیادہ اور
 لطیف زیادہ سرق سے ہے اور
 اوسکو پتھوا کھتو میں اور
 غلیظ زیادہ چھند ہے اور
 جنگلی نہایت لطیف ہے اور
 خشک زیادہ ہے اور نطول جو
 شانہ خبازی کا نافع ہے شروع
 میں

اور کما تینی پانی اور ضیق نفیس بلغمی کو سود مند ہے اور بوی بازرد مرگی والیکو ہوش میں لاتی ہے اور دندان کا واک کر درد کو نافع ہے خبازی بعض کھتو میں کہ خبازی ملوخیای جنگلی ہے لیکن ملوخیای باغی ہوتی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ خبازی ملوخیای کی قسم ہے اور خطی سے نزدیک ہے سرد اور تر ہے پہلے درجہ میں اور بعضون نے لکھا ہے کہ باغی گرم اور خشک ہے اور شیخ الرئیس فرماتے ہیں کہ یہ قول یونس کا ہے وہ کہتا ہے کہ خبازی بقلہ یہودیہ ہے کیونکہ بقلہ الیہود کو ملوخیای کھتو میں اور خبازی نرم زیادہ اور لطیف زیادہ سرق سے ہے اور اوسکو پتھوا کھتو میں اور غلیظ زیادہ چھند ہے اور جنگلی نہایت لطیف ہے اور خشک زیادہ ہے اور نطول جو شانہ خبازی کا نافع ہے شروع میں

اسوجہ صوفیق بنفس کونافع ہو اور دبیلہ احشا کو کمولتا ہو اور کدو دانوں کو مارتا ہے اور حقہ میں دھسے
سرق السار کو کام آتا ہے اور کمانا اور سکا تمام جسم کے استرخا کو نافع ہو اور صناد او سکا ساتھ شند یا ہمارا
سرکہ کے درم طحال کو دور کرتا ہو اور ساتھ پانی اور نمک کے دلوں کو پکاتا ہو اور کمولتا ہو اور کمانا اور طحال
اور سکا سرکہ بالو کو جو سبب تری فرونی کے گر پڑنے میں نگاہ رکھتا ہو مگر عمدہ کو ضرر پہونچاتا ہے اور قدر
اوس سے ہونک غذا کی پیدا کرتا ہے اور حوض جاری کرتا ہو اور ادرار بول کرتا ہو اور بچہ کو رحم سے نکالتا ہے
اور اگر سات ماشہ بریان نا کو فتنہ کلا میں یعنی دستوں کو بند کر دیکا اور چودہ ماشہ کوٹا ہوا سے لاتا ہو اور بھنی
دستوں کو جاری کرتا ہو اور ریح کو توڑتا ہے اور کمانا اور صناد کو کرنا شمد کے ساتھ زیا نکار جانور دن کے
کاشٹے کو مفید ہو اور برگ او سکا اسقدر قوت نہیں رکھتا لیکن گرم اور خشک ہو اور ادرار کرتا ہے اور شباب
میں سوزش پیدا کرتا ہے اور بعضی اور خصلتوں سے اس میں ظاہر ہوتی ہیں خمر و دل ہندی او سکی پانی ہے اور وہ خمر
اسفند سفید گرم اور خشک ہو جو تخم و درجہ میں طلال او سکا چھپ کو دور کرتا ہے اور بھنی تھون کو اور تیر دروا حشا کو
کو سبب باو اور طوبت کو ہونا نافع ہو اور ریح غلیظ کو توڑتا ہو اور چبان او سکا زبان سلی کو وان کرتا ہو اسخندان
فارسی میں انگدان کہتے ہیں دو قسم سے سیاہ اور سفید سیاہ قوی زیادہ ہو او سکو غذا و نمین کثیر ہمال کر لیتا
ملطف ہو اور گرم اور خشک غیر درجہ میں درد مفصل کو مفید ہو اور حوض کو جاری کرتی ہے اور شباب کو کہ کثیر
بہائی ہے اور بواسطہ کی ناخوش کرتی ہے اور ظاہری اور باطنی دلوں کو نافع ہو اور جڑ او سکی جلد ہضم ہونوال
اشتر غار سے ہو اگر چہ وہ بھی عمدہ میں بدیر رہتی ہے او سکو اور او سکی جڑ کو مرہون میں ملائین خاثر کو فائدہ کار
ہوگا اور عمدہ کو گرم کرتی ہو اور ماضم طعام ہے اور ہونک ظاہر کرتی ہے اور شانہ کو نقصان پہونچاتی ہو اور
اشتر غار اوس سے نزدیک ہے تپ چوتھیا کو نافع ہے اور طہیت جسکو ہندی میں ہینگ کہتے ہیں گو نڈ او سکا
او سکی دو قسمیں بد بودار اور خوشبودار ہینگ بد بودار گرم ہے چوتھے درجہ میں ساتھ سرکہ اور کالی مچون کے
اگر داء الثعلب پر طلال کرین نافع ہوگی اور سواصل اور سرد شروین در میان غذاؤں ترش کے اند کے
ہینگ کام میں لاتے ہیں رنگ چہرہ کا روشن کرتی ہے اور خون بستہ کو شکم میں تحلیل کرتی ہو اور
ظاہری اور باطنی دلوں کو نافع ہو اور داویر طلال کرنا او سکا ہمراہ سرکہ کے مفید ہوتا ہے اور جڑ انار کے
پانی کے ساتھ کما میں کو فتنگی کو بچھون اور عضلن کی اور تمد او ر فالج کو فائدہ دیگی اور ایک دانگ
ہینگ چار ماشہ موم میں لپیٹیں اور گلابائین واسطے تمد او ر فالج کے موثر ہوگی اور تیر واسطے تمد او ر فالج
ساتھ سداب اور شراب اور مچ کے کما میں مفید ہوگی اور اگر ہینگ کو پانی میں حل کرین اور اوس پانی
سوی غرہ فرمائیں جونک کو حلق سے نکال دیگی اور مرغ کے اندے کی زردی میں ملا کر کما میں پانی کما نسی کو

نافع ہوگی اور قوت باہ کو بڑھا دے گی اور ہینک آنتوں کے زخم کو مفید ہے اور تپ لہمی اور تپ چوتھا سو و مند ہے اور
ساتھ شہد کے حل کرین اور آنکھ میں کینچین ابتدائی ترول آب کو مفید ہے اور گردیدگی سنگ دہوا پر طلا اور سکا
سو و مند ہے اور واسطے کاٹے بچھو اور ریتلا کے کمانا اور طلا کرنا اور سکا نافع ہو لیکن جلتیت یعنی ہینک اور اسجدان
سیاہ گرم مزاج والیکو کسی نج پر ندینا چاہیے اور معتدل مزاج آدمی اگر سردی قوی میں اند کے ہینک ترشیو نہیں
کمانا چاہیے تو دفع مضرت اسکی ترشی کرتی ہے اور جو دوسرے ہینک سے پیدا ہوتا ہے گلاب اور کافور سے دفع ہوتا
اور مقدار سات ماشہ ہینک بتقارین جائز کیے موسم میں جس آدمی کو کہ عرق مدنی کامرض ہو دیون تو وہ آدمی اس
بیماری سے جلد خلاصی پائیگا تمک گرم اور خشک ہے دوسرے درجہ میں اور چونک تلخ ہے نہایت گرم ہے اور
صاف کرنوالا زخون بد کا ہے اور اگر اوکو کسی دغن میں عضلون پر طلا کرین ماندگی کو دور کرتا ہے اور جس مقام پر
کسین ریح کو توڑتا ہے اور ساتھ روغن زیتون کو سوختگی آتش پر لگانا پیسہ لائین پرنے دیتا اور دہلا آدمی تک
بہت کم کمانے اور مضرت اسکی گوشت خرب اور مغز غالا اور مغز دیون سے اور حلوای شکر اور روغن بادام سے
دفع ہو سکتی ہے و جینیہ خشک تر و کو باب میں تردہینہ کے ساتھ مذکور ہو چکا ہے اجوائن او سکونا خواہ
کستی میں گرم اور خشک ہے تیسری درجہ میں سد و نکو کہوتی ہے اور وعدہ سرد و نر کو مفید ہے اور ستلی اور تے کو باز
کرتی ہے اور کمانا اور طلا کرنا اور سکا چہ کا رنگ زرد کرتا ہے اور ریلح کو توڑتا ہے اور اگر اجوائن پکائیں اور پانی
او سکا بچھو کے زخم پر ڈالین درد کو ساکن کرگا اور کمانا اجوائن کا موزی ہا نورون کے گائے ہونے کو نفع
دیتا ہے اور ساتھ شراب کے کمانا دشواری پیشاب کو نافع ہے اور پیشاب کو بخوبی جاری کرتی ہے اور کردہ اور
شانہ کو پتری اور ریگ سے پاک کرتی ہے باب دسواں دوسرے جزو سے تیسری گفتار کے او
حصہ اول سے تیسری کتاب کو ترمیڈون کی منفعت اور مضرت میں ہے
اور دفع میں اسکی مضرت کے - رطب چھوڑا تازہ گرم اور تر ہے پہلے درجہ میں اس
خون غلیظ پیدا ہوتا ہے اور جس آدمی کو کہ درد سر ہو اور جگر گرم اور درد چشم اور خناق اکثر لاحق ہوتا ہو چھوڑا تازہ
او سکون نقصان پہونچاتا ہے اور دانتوں کو اور گوشت کو دانتوں کے جڑوں کے تباہ کرتا ہے اور جگر اور تلی میں
سدہ ڈالتا ہے اور رطب کی بہت جتہیں ہیں جو قسم غلیظ نہایت ہے خصلتیں اس میں ظاہر ہوتی ہیں اور جو قسم
شیرین ہے نہایت گرم ہے گرم مزاج والے کے لیے مضرت اسکی سنگجیدین سے دفع کرین یا پانی انار ترش
یا پانی انکور خام سے اور دہن بعد اس کے سرکہ اور گلاب سے دہو دیون اور کلیان کرین چند بار اور جس آدمی کا
کہ اشتاقوی ہو اور مزاج معتدل او سکوفرب کرتا ہے اور مٹی کو بڑھاتا ہے اور طبع کو نرم کرتا ہے مگر وعدہ کے لیے
بہتر نہیں ہے بدیر مضرت ہوتا ہے اور مرطوب آدمی مضرت اسکی ساتھ غرغہ اور دانتوں کی جڑ پاک کر دے

اور قوت باہ کو بڑھا دے گی اور ہینک آنتوں کے زخم کو مفید ہے اور تپ لہمی اور تپ چوتھا سو و مند ہے اور
ساتھ شہد کے حل کرین اور آنکھ میں کینچین ابتدائی ترول آب کو مفید ہے اور گردیدگی سنگ دہوا پر طلا اور سکا
سو و مند ہے اور واسطے کاٹے بچھو اور ریتلا کے کمانا اور طلا کرنا اور سکا نافع ہو لیکن جلتیت یعنی ہینک اور اسجدان
سیاہ گرم مزاج والیکو کسی نج پر ندینا چاہیے اور معتدل مزاج آدمی اگر سردی قوی میں اند کے ہینک ترشیو نہیں
کمانا چاہیے تو دفع مضرت اسکی ترشی کرتی ہے اور جو دوسرے ہینک سے پیدا ہوتا ہے گلاب اور کافور سے دفع ہوتا
اور مقدار سات ماشہ ہینک بتقارین جائز کیے موسم میں جس آدمی کو کہ عرق مدنی کامرض ہو دیون تو وہ آدمی اس
بیماری سے جلد خلاصی پائیگا تمک گرم اور خشک ہے دوسرے درجہ میں اور چونک تلخ ہے نہایت گرم ہے اور
صاف کرنوالا زخون بد کا ہے اور اگر اوکو کسی دغن میں عضلون پر طلا کرین ماندگی کو دور کرتا ہے اور جس مقام پر
کسین ریح کو توڑتا ہے اور ساتھ روغن زیتون کو سوختگی آتش پر لگانا پیسہ لائین پرنے دیتا اور دہلا آدمی تک
بہت کم کمانے اور مضرت اسکی گوشت خرب اور مغز غالا اور مغز دیون سے اور حلوای شکر اور روغن بادام سے
دفع ہو سکتی ہے و جینیہ خشک تر و کو باب میں تردہینہ کے ساتھ مذکور ہو چکا ہے اجوائن او سکونا خواہ
کستی میں گرم اور خشک ہے تیسری درجہ میں سد و نکو کہوتی ہے اور وعدہ سرد و نر کو مفید ہے اور ستلی اور تے کو باز
کرتی ہے اور کمانا اور طلا کرنا اور سکا چہ کا رنگ زرد کرتا ہے اور ریلح کو توڑتا ہے اور اگر اجوائن پکائیں اور پانی
او سکا بچھو کے زخم پر ڈالین درد کو ساکن کرگا اور کمانا اجوائن کا موزی ہا نورون کے گائے ہونے کو نفع
دیتا ہے اور ساتھ شراب کے کمانا دشواری پیشاب کو نافع ہے اور پیشاب کو بخوبی جاری کرتی ہے اور کردہ اور
شانہ کو پتری اور ریگ سے پاک کرتی ہے باب دسواں دوسرے جزو سے تیسری گفتار کے او
حصہ اول سے تیسری کتاب کو ترمیڈون کی منفعت اور مضرت میں ہے
اور دفع میں اسکی مضرت کے - رطب چھوڑا تازہ گرم اور تر ہے پہلے درجہ میں اس
خون غلیظ پیدا ہوتا ہے اور جس آدمی کو کہ درد سر ہو اور جگر گرم اور درد چشم اور خناق اکثر لاحق ہوتا ہو چھوڑا تازہ
او سکون نقصان پہونچاتا ہے اور دانتوں کو اور گوشت کو دانتوں کے جڑوں کے تباہ کرتا ہے اور جگر اور تلی میں
سدہ ڈالتا ہے اور رطب کی بہت جتہیں ہیں جو قسم غلیظ نہایت ہے خصلتیں اس میں ظاہر ہوتی ہیں اور جو قسم
شیرین ہے نہایت گرم ہے گرم مزاج والے کے لیے مضرت اسکی سنگجیدین سے دفع کرین یا پانی انار ترش
یا پانی انکور خام سے اور دہن بعد اس کے سرکہ اور گلاب سے دہو دیون اور کلیان کرین چند بار اور جس آدمی کا
کہ اشتاقوی ہو اور مزاج معتدل او سکوفرب کرتا ہے اور مٹی کو بڑھاتا ہے اور طبع کو نرم کرتا ہے مگر وعدہ کے لیے
بہتر نہیں ہے بدیر مضرت ہوتا ہے اور مرطوب آدمی مضرت اسکی ساتھ غرغہ اور دانتوں کی جڑ پاک کر دے

بہتر نہیں ہے بدیر مضرت ہوتا ہے اور مرطوب آدمی مضرت اسکی ساتھ غرغہ اور دانتوں کی جڑ پاک کر دے

اور وہ تری سبب تب کا آلو اور شفتالو اور شقترنگ سب سرد ہیں دوسری درجہ میں اور تر
 پہلے درجہ میں تمام خستہ معده گرم کو نہیں ہے اور آلو دوسری درجہ میں کو جو سبب گرمی معده کے ناتوانی میں خوشبو دار
 کرتا ہے بعد اوس کے آبلے میں چھینا جاتا ہے اور اس کو اگر کسی طعام اور کسی شراب اور کسی میوہ کو کھانا چاہیے
 اور دفع مضرت اوسکی مانند دفع مضرت خوبانی کے کرن اور وہ تین جو تری اوسکی سے پیدا ہوتی ہیں قوی یا وہ
 اور دراز آہنگ اور تپو نسہ ہوتی ہیں جو تری خوبانی سے ظاہر ہوتی ہیں اور بعض طبیب کہتے ہیں کہ قوت با
 کو زیادہ کرتا ہے اور خواجہ ابوعلی سینا کہتا ہے کہ یہ قوت اوس صاحب مزاج گرم اور خشک کے لیے حاصل ہوتی ہے
 اور بانی اوس کے برگ کا کان میں ٹپکائیں کئی کان کے سب مر جائیں گے اور روغن اوس کے مغز کا کان کے در
 اور آدھاسیسی کے درد کو نافع ہے اور آلو بہت جلد معده سے باہر نکلتا ہے بہ نسبت شفتالو اور شقترنگ کے اور
 طبع کو نرم کرتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آلو اور خوبانی سے مرست جاری ہوتے ہیں پس جبوقت دست
 جاری ہوں گرم بانی اوسیم پینا چاہیے کہ معده اور آنتوں کو وہ دوسری ہر تیر ہند کرنے دستور کی کرن
 نیشوق سردی پہلے درجہ میں دوسری کے اور تر ہے آخر درجہ میں دوسری کے اور جو شیرین ہوتا ہے دست
 لاتا ہے اور جو ترش نہایت ہوتا ہے سردی زیادہ ہے وہ دست نہیں لاتا ہے اور شنگی اور صفر کو بٹاتا ہے
 اور شیرین نیشوق معده کو لیے بہتر نہیں ہے اور گرم مزاج والا جس کا معده ضعیف ہو دفع مضرت اوسکی
 ساتھ گلشکر کن کے کرے اور ایک نوع آلو جو خرد ہے اوسکو آلو جو عقیق کہتے ہیں اور نیشا پور میں ملک شبنی
 کہتے ہیں اور ایک نوع اور ہر ملک شام میں اوسکو قراصیا کہتے ہیں سب اقسام اوسکی پیاس بجھانے اور صفر
 کو تسکین دینے میں ساتھ ایک دوسری کے نزدیک ہیں اور بہ نسبت آلو کے دستور میں قوی زیادہ ہیں
 اور نیشوق سردی میں غالب سب انواع سے ہے اور شقترنگ ایک میوہ ہے کہ ایک طرف اوسلی سرخ اور دوسری
 طرف سفید بالکل بزرگی ہوتی ہے اور وہ پھل مرکب درخت شفتالو اور زرد آلو سے ہوتا ہے یعنی شبنی ہے اور مذکور
 پس جو شقترنگ خوشبو دار ہے دل گرم کو مفید ہے اور بالخاصیت خون دل کو صاف کرتا ہے سبب سرد اور
 تر ہے پہلے درجہ میں اور سبب ترش سردی درجہ کے اول میں اور سبب شکوک خشک ہے اوس کے
 خلط سرد پیدا ہوتی ہے بالجلد سبب دل کو طاقت بخشتا ہے اور اگرچہ بدیرم ہوتا ہے لیکن معده کو اوس سے قوت
 حاصل ہوتی ہے اور سبب طبع کو خشک کرتا ہے اور بادناک ہے اور گرم مزاج والے کو اوس سے کچھ مضرت
 نہیں ہے خاصہ اگر نیم خام کھائے روغن کھتا ہے کہ سبب ترش فراموشی لاتا ہے مرطوب دفع اوسکی
 مضرت کی ساتھ شراب قوی کے کر سکتا ہے امر و دسرد اور خشک ہے پہلے درجہ میں اور امر و د
 ترش اعلیٰ نہایت ہے اور سرد زیادہ اور شکوک غلیظ زیادہ ہوتا ہے اور جو خلط کا سردی سردی ہوتی ہے

اور وہ تری سبب تب کا آلو اور شفتالو اور شقترنگ سب سرد ہیں دوسری درجہ میں اور تر
 پہلے درجہ میں تمام خستہ معده گرم کو نہیں ہے اور آلو دوسری درجہ میں کو جو سبب گرمی معده کے ناتوانی میں خوشبو دار
 کرتا ہے بعد اوس کے آبلے میں چھینا جاتا ہے اور اس کو اگر کسی طعام اور کسی شراب اور کسی میوہ کو کھانا چاہیے
 اور دفع مضرت اوسکی مانند دفع مضرت خوبانی کے کرن اور وہ تین جو تری اوسکی سے پیدا ہوتی ہیں قوی یا وہ
 اور دراز آہنگ اور تپو نسہ ہوتی ہیں جو تری خوبانی سے ظاہر ہوتی ہیں اور بعض طبیب کہتے ہیں کہ قوت با
 کو زیادہ کرتا ہے اور خواجہ ابوعلی سینا کہتا ہے کہ یہ قوت اوس صاحب مزاج گرم اور خشک کے لیے حاصل ہوتی ہے
 اور بانی اوس کے برگ کا کان میں ٹپکائیں کئی کان کے سب مر جائیں گے اور روغن اوس کے مغز کا کان کے در
 اور آدھاسیسی کے درد کو نافع ہے اور آلو بہت جلد معده سے باہر نکلتا ہے بہ نسبت شفتالو اور شقترنگ کے اور
 طبع کو نرم کرتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آلو اور خوبانی سے مرست جاری ہوتے ہیں پس جبوقت دست
 جاری ہوں گرم بانی اوسیم پینا چاہیے کہ معده اور آنتوں کو وہ دوسری ہر تیر ہند کرنے دستور کی کرن
 نیشوق سردی پہلے درجہ میں دوسری کے اور تر ہے آخر درجہ میں دوسری کے اور جو شیرین ہوتا ہے دست
 لاتا ہے اور جو ترش نہایت ہوتا ہے سردی زیادہ ہے وہ دست نہیں لاتا ہے اور شنگی اور صفر کو بٹاتا ہے
 اور شیرین نیشوق معده کو لیے بہتر نہیں ہے اور گرم مزاج والا جس کا معده ضعیف ہو دفع مضرت اوسکی
 ساتھ گلشکر کن کے کرے اور ایک نوع آلو جو خرد ہے اوسکو آلو جو عقیق کہتے ہیں اور نیشا پور میں ملک شبنی
 کہتے ہیں اور ایک نوع اور ہر ملک شام میں اوسکو قراصیا کہتے ہیں سب اقسام اوسکی پیاس بجھانے اور صفر
 کو تسکین دینے میں ساتھ ایک دوسری کے نزدیک ہیں اور بہ نسبت آلو کے دستور میں قوی زیادہ ہیں
 اور نیشوق سردی میں غالب سب انواع سے ہے اور شقترنگ ایک میوہ ہے کہ ایک طرف اوسلی سرخ اور دوسری
 طرف سفید بالکل بزرگی ہوتی ہے اور وہ پھل مرکب درخت شفتالو اور زرد آلو سے ہوتا ہے یعنی شبنی ہے اور مذکور
 پس جو شقترنگ خوشبو دار ہے دل گرم کو مفید ہے اور بالخاصیت خون دل کو صاف کرتا ہے سبب سرد اور
 تر ہے پہلے درجہ میں اور سبب ترش سردی درجہ کے اول میں اور سبب شکوک خشک ہے اوس کے
 خلط سرد پیدا ہوتی ہے بالجلد سبب دل کو طاقت بخشتا ہے اور اگرچہ بدیرم ہوتا ہے لیکن معده کو اوس سے قوت
 حاصل ہوتی ہے اور سبب طبع کو خشک کرتا ہے اور بادناک ہے اور گرم مزاج والے کو اوس سے کچھ مضرت
 نہیں ہے خاصہ اگر نیم خام کھائے روغن کھتا ہے کہ سبب ترش فراموشی لاتا ہے مرطوب دفع اوسکی
 مضرت کی ساتھ شراب قوی کے کر سکتا ہے امر و دسرد اور خشک ہے پہلے درجہ میں اور امر و د
 ترش اعلیٰ نہایت ہے اور سرد زیادہ اور شکوک غلیظ زیادہ ہوتا ہے اور جو خلط کا سردی سردی ہوتی ہے

باندازہ اسکے مزہ کے ہی اور جو خریزہ بخوبی پختہ ہو گیا ہو وہ لطیف ہوتا ہی اور سردہ کہولتا ہی اور اگر کرتا ہے
 اور معدہ کو صاف کرتا ہی اور تخم اسکا صاف کر نوالا معدہ کا زیادہ گودہ سر ہے اور پوست انسان کو صاف
 کرتا ہی خصوصاً تخم اسکا جہائی اور چھپ اور سوسہ سر کو دور کرتا ہے اور پوست اسکا پیشانی پر اگر کہیں
 اوس مواد کو جو سر سے اترتا ہی باز رکھتا ہی اور جو خریزہ نیم خام ہوتا ہی وہ غلیظ ہوتا ہی باجملہ خریزہ جسم میں جا کر
 جس خلط کو پاتا ہی مددگار اسکا ہو جاتا ہی اور قے لاتا ہے خاصہ جڑاوسکی مقدار سات ماشہ ساتھ شراب کے
 قے کو بخوبی حرکت دیتی ہی اور خریزہ پختہ اور نیم پختہ صاف کر نوالا ہی معدہ کا اور گردہ اور مثانہ کو پاک کرتا ہے
 اور جادمی کہ پتھر کی گردہ اور مثانہ سرخ میں ہو اوسکو خریزہ ساتھ روئی کے نرنا چاہی خاصہ ساتھ
 نان فطیر کے اور بعد طعام کے بھی نکھانا چاہی اسلیے کہ خریزہ مواد غلیظ کو گردہ اور مثانہ کی طرف جلد اوتارتا ہی
 کہ اوس مواد سے ریگ اوسنگ پیدا ہوتا ہی اور جو خریزہ کہ بہت میٹھا اور بہت پختہ ہو جلد صفرا بن جاتا ہی اور زیادہ
 خاصیت اوسکی یہ ہے کہ جلد معدہ سے اترتا ہے لیکن جسوقت احوال اپنی سے متغیر ہوتا ہی صفرا ہو جاتا ہی اور اوس
 صفراوی تپ لاحق ہوتی ہی اور محمد بن زکریا کہتا ہی کہ یحیی بن ماسویہ فی غلط بیان کیا ہے یہ کہ کہا ہی کہ بعد
 خریزہ کے شراب اور جوارشات کھانا چاہی اسوجہ سے کہ خریزہ سے حذر اسلیے کرتے ہیں کہ صفرا نہ ہو جائے پس کیونکر
 روا ہو سکتا ہی کہ اوسکو ساتھ شراب اور گرم جوارشات و کھانین کہ تیز زیادہ ہو جائے اور وہ صفرا جو اوس سے
 پیدا ہو جلد رگوں میں نفوذ کرے پس بہتر یہ ہے کہ احتیاط اوس میں کریں کہ صفرا نہ پیدا ہونے پائے اور تیز اوسکی ہے
 کہ پہلے اوس سے کہ صفرا ہو وی جلد معدہ سے نکلیا جائے لازم ساتھ سلجھین اور حرکت آہستہ کو اوسکو دفع کریں اور اگر
 بعد خریزہ کھانے کے ارادہ سونے کا کریں تو چاہی کہ پہلوی راست پر سو دیں کہ جلد اتر جائے اور طبع بہت
 جلد اجابت کری اور جلد غذا ترش مانند غور یا اور کبکبا کہ کھانین کہ صفرا نہ پیدا ہونے دیوی اور جسوقت
 خریزہ سچی ہو ننگ پر کھایا جائے اور برابر اوسکے کوئی ایسی چیز نکھاتی جائے کہ اوسکو دفع کرے خاصہ اگر
 اوپر خواب کری تو کچھ درنگ نہ کریا اس امر میں کہ صفراوی تپ پیدا کرے لیکن اگر شخص سرد مزاج ہو تو
 اوس تپ سے خلاصی پائیگا اور یہ کلام یحیی بن ماسویہ کہ قول کی تاویل نہیں کر سکتا ہی یہ جو کہتی ہیں کہ یہ
 قول اوس خریزہ کی نسبت ہی جو میٹھا ہو وی اسوجہ سے کہ یہ کلام اگر اوسکی نسبت ہوتا تو وہ کچھ تفصیل
 اوسکی بیان کرتا اور فرق در میان شیرین اور ترش کے متدرج کرتا پس لازم ہے کہ خریزہ ترش
 اگر کہ صفرا نہ ہو جائے تب بھی بعد اوسکو شراب اور جوارشات کھانا چاہی لیکن وہ آدمی کہانے جو سرد مزاج
 تر کو زرد و سرکہ درجہ کے پہلے میں سردی اور آخر میں اوسکے تر ہی اور تر کو زردی تری بیزہ پیدا ہوتی ہے
 اور جو میٹھا تر ہو تا ہی اوس سے رطوبت شیرین پیدا ہوتی ہے اور ایسی رطوبتیں صفرا اور تری خون کا

باندازہ اسکے مزہ کے ہی اور جو خریزہ بخوبی پختہ ہو گیا ہو وہ لطیف ہوتا ہی اور سردہ کہولتا ہی اور اگر کرتا ہے
 اور معدہ کو صاف کرتا ہی اور تخم اسکا صاف کر نوالا معدہ کا زیادہ گودہ سر ہے اور پوست انسان کو صاف
 کرتا ہی خصوصاً تخم اسکا جہائی اور چھپ اور سوسہ سر کو دور کرتا ہے اور پوست اسکا پیشانی پر اگر کہیں
 اوس مواد کو جو سر سے اترتا ہی باز رکھتا ہی اور جو خریزہ نیم خام ہوتا ہی وہ غلیظ ہوتا ہی باجملہ خریزہ جسم میں جا کر
 جس خلط کو پاتا ہی مددگار اسکا ہو جاتا ہی اور قے لاتا ہے خاصہ جڑاوسکی مقدار سات ماشہ ساتھ شراب کے
 قے کو بخوبی حرکت دیتی ہی اور خریزہ پختہ اور نیم پختہ صاف کر نوالا ہی معدہ کا اور گردہ اور مثانہ کو پاک کرتا ہے
 اور جادمی کہ پتھر کی گردہ اور مثانہ سرخ میں ہو اوسکو خریزہ ساتھ روئی کے نرنا چاہی خاصہ ساتھ
 نان فطیر کے اور بعد طعام کے بھی نکھانا چاہی اسلیے کہ خریزہ مواد غلیظ کو گردہ اور مثانہ کی طرف جلد اوتارتا ہی
 کہ اوس مواد سے ریگ اوسنگ پیدا ہوتا ہی اور جو خریزہ کہ بہت میٹھا اور بہت پختہ ہو جلد صفرا بن جاتا ہی اور زیادہ
 خاصیت اوسکی یہ ہے کہ جلد معدہ سے اترتا ہے لیکن جسوقت احوال اپنی سے متغیر ہوتا ہی صفرا ہو جاتا ہی اور اوس
 صفراوی تپ لاحق ہوتی ہی اور محمد بن زکریا کہتا ہی کہ یحیی بن ماسویہ فی غلط بیان کیا ہے یہ کہ کہا ہی کہ بعد
 خریزہ کے شراب اور جوارشات کھانا چاہی اسوجہ سے کہ خریزہ سے حذر اسلیے کرتے ہیں کہ صفرا نہ ہو جائے پس کیونکر
 روا ہو سکتا ہی کہ اوسکو ساتھ شراب اور گرم جوارشات و کھانین کہ تیز زیادہ ہو جائے اور وہ صفرا جو اوس سے
 پیدا ہو جلد رگوں میں نفوذ کرے پس بہتر یہ ہے کہ احتیاط اوس میں کریں کہ صفرا نہ پیدا ہونے پائے اور تیز اوسکی ہے
 کہ پہلے اوس سے کہ صفرا ہو وی جلد معدہ سے نکلیا جائے لازم ساتھ سلجھین اور حرکت آہستہ کو اوسکو دفع کریں اور اگر
 بعد خریزہ کھانے کے ارادہ سونے کا کریں تو چاہی کہ پہلوی راست پر سو دیں کہ جلد اتر جائے اور طبع بہت
 جلد اجابت کری اور جلد غذا ترش مانند غور یا اور کبکبا کہ کھانین کہ صفرا نہ پیدا ہونے دیوی اور جسوقت
 خریزہ سچی ہو ننگ پر کھایا جائے اور برابر اوسکے کوئی ایسی چیز نکھاتی جائے کہ اوسکو دفع کرے خاصہ اگر
 اوپر خواب کری تو کچھ درنگ نہ کریا اس امر میں کہ صفراوی تپ پیدا کرے لیکن اگر شخص سرد مزاج ہو تو
 اوس تپ سے خلاصی پائیگا اور یہ کلام یحیی بن ماسویہ کہ قول کی تاویل نہیں کر سکتا ہی یہ جو کہتی ہیں کہ یہ
 قول اوس خریزہ کی نسبت ہی جو میٹھا ہو وی اسوجہ سے کہ یہ کلام اگر اوسکی نسبت ہوتا تو وہ کچھ تفصیل
 اوسکی بیان کرتا اور فرق در میان شیرین اور ترش کے متدرج کرتا پس لازم ہے کہ خریزہ ترش
 اگر کہ صفرا نہ ہو جائے تب بھی بعد اوسکو شراب اور جوارشات کھانا چاہی لیکن وہ آدمی کہانے جو سرد مزاج
 تر کو زرد و سرکہ درجہ کے پہلے میں سردی اور آخر میں اوسکے تر ہی اور تر کو زردی تری بیزہ پیدا ہوتی ہے
 اور جو میٹھا تر ہو تا ہی اوس سے رطوبت شیرین پیدا ہوتی ہے اور ایسی رطوبتیں صفرا اور تری خون کا

ساکن کرتی ہیں اور تپون محرقہ اور تپون غب کو دور کرتی ہیں اور حسب وقت جگر اور رگوں میں قدری صفرائ
ناطیعی ہونے ان رطوبتوں کی طرف حاجتمندی زیادہ ہوتی ہے تاکہ مزاج اوس صفرائ قلیل کا پیردیتی ہیں
اور اوس پر غلبہ کرتی ہیں کیونکہ سبب قلت اوس صفرائ اور بیاعت لاغری بدن کے ہر وقت سہل نہیں
نوش کر سکتی ہیں تاکہ مسلسل صفرائ قلیل کو نکال دیوے اس سبب گرم اور خشک مزاج جو نہیں تر بوز نہایت
مفید ہے لیکن سبب نازکی تر بوز اور بوجہ گرمی معده اور جگر کے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ احوال اپنی سے جلد بھر جاتا
اور دوزناک ہو کر در دس پرید کرتا ہے اور اوس میں سے جو رگوں میں جاتا ہے بدن کو گرم کرتا ہے لاجرم اوس
آدمی کو کہ بعد تر بوز کے برخلاف واجب در دس یا کسی طرح کی حرارت جسکی توقع نہو ظاہر آدمی تو چارہ نہوگا
اس بات سے کہ قدری پانی انگور خام یا پانی انار ترش کا ساتھ اوسکو نوش کریں تاکہ متغیر نہو جائے اور یہ اثر
ظاہر نہو میں اس جگہ ایک دقیقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ ترشیاں جو بعد تر بوز کے کمائی جائیں خالی نہو تلی
اس بات سے کہ نفع ظاہر ہو اور جو کہ تیزی ترشیوں کی رطوبتوں کو دور کرتی ہیں اور لطیف کردیتی ہیں پس اوس
آدمی کو جسکو تر بوز کی حاجت ہے فائدہ ان رطوبتوں کا اوس سے باز رکھتی ہیں اسلئے کہ فائدہ ان رطوبتوں کا
اوسکے قوام میں ہے پس حسب وقت کہ قوام اونا لطیف ہو گیا تو فائدہ بھی اونا باطل ہوگا اور یہ مقام بہت
تنگ ہے کہ طبیب کو متحیر کرتا ہے پس اسی جگہ غور اور تامل ضرور معلوم کرنا چاہیے کہ بہت خیرین سودمند ہیں کہ ایک
شخص کو بعینہ نقصان دیتی ہیں اگرچہ از روی قیاس کے کیفیت اوس خیر کی جو مناسب کیفیت مزاج اس شخص کے
ہو واجب کریں کہ وہ چیز اوسکو فائدہ دیوے لیکن سبب و خاصیت کہ جو اوس وقت اوس مزاج کو کیو ساتھ
اوس خیر کے ہے فائدہ دیوے بلکہ نقصان دیوے پس بہتر یہ ہے کہ اوس خیر سے دست بردار ہوں اور طر
اور کسی شے کو متوجہ ہوں مثلاً گوئی شخص ہے کہ یہ حال جو بیان کیا گیا حال اوسکا ہے بعینہ اور اوس
آدمی کو تر بوز اور اوسکی تری کی حاجت ہے پس حسب وقت کہ آدمی یہ اعراض میں ظاہر ہوں تدبیر اوسکی
یون کرنا چاہیے کہ بعض اوسکی ایسی خیر کا کہ جو کیفیت قوی رکھتی ہو وادی اور حیدان نازک نہو یا قوام بہتر رکھتی ہو
اور ساتھ اوس مزاج کو مقابلہ کر سکے اور وہ چیز مانند امر و حبشی اور بحر ابادی کے ہے پس اگر خواہش دل سے کہنا
اوسکا چاہیں یا واسطے طلب منفعت کہ تو تدبیر اوسکی اس طریق پر چاہیے کہ اوسکو طعام سے پہلے کھائیں تاکہ
طعام پر نفخ نہ کری اور جلد بدن اوس سے بہرہ تری کا پائے پھر اوسے اثر یہ بد طعام کھائیں کہ پہلو مستحیل
ہوئے اوسکے طعام موافق اوسکو مدد دیوے یہاں تک کہ مزاج اس شخص کا تنہا ضرر اوسکا نہ قبول کر سکے
اور اوس میں وہ اثر نہ کرے کہ ساتھ تنہائی کے کر سکتا ہے کا بچ سر اور خشک ہے دوسری درجہ میں اور
مکودہ کی خاصیت اور طبیعت سے نزدیک تنگی سانس کو کہ حرارت سے ہو فائدہ بخشی ہے اور برقان اور سوزش ہشانہ

اور انار ترش کو
جس میں ران جاسن کر سکتی ہیں
اوسکی دوسری درجہ میں سر اور خشک اور
نابینا اور سبب ترش اور صفرائ کا
اور کبھی گرم و خشک و نازک اور بوجہ گرمی
اور نازکی و سوزش کا سبب ترش اور صفرائ کا
اور اسلئے سبب ترش و سوزش کا سبب ترش اور صفرائ کا
اور در دس پرید کرتا ہے اور یہ اثر
ظاہر نہو میں اس جگہ ایک دقیقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ ترشیاں جو بعد تر بوز کے کمائی جائیں خالی نہو تلی
اس بات سے کہ نفع ظاہر ہو اور جو کہ تیزی ترشیوں کی رطوبتوں کو دور کرتی ہیں اور لطیف کردیتی ہیں پس اوس
آدمی کو جسکو تر بوز کی حاجت ہے فائدہ ان رطوبتوں کا اوس سے باز رکھتی ہیں اسلئے کہ فائدہ ان رطوبتوں کا
اوسکے قوام میں ہے پس حسب وقت کہ قوام اونا لطیف ہو گیا تو فائدہ بھی اونا باطل ہوگا اور یہ مقام بہت
تنگ ہے کہ طبیب کو متحیر کرتا ہے پس اسی جگہ غور اور تامل ضرور معلوم کرنا چاہیے کہ بہت خیرین سودمند ہیں کہ ایک
شخص کو بعینہ نقصان دیتی ہیں اگرچہ از روی قیاس کے کیفیت اوس خیر کی جو مناسب کیفیت مزاج اس شخص کے
ہو واجب کریں کہ وہ چیز اوسکو فائدہ دیوے لیکن سبب و خاصیت کہ جو اوس وقت اوس مزاج کو کیو ساتھ
اوس خیر کے ہے فائدہ دیوے بلکہ نقصان دیوے پس بہتر یہ ہے کہ اوس خیر سے دست بردار ہوں اور طر
اور کسی شے کو متوجہ ہوں مثلاً گوئی شخص ہے کہ یہ حال جو بیان کیا گیا حال اوسکا ہے بعینہ اور اوس
آدمی کو تر بوز اور اوسکی تری کی حاجت ہے پس حسب وقت کہ آدمی یہ اعراض میں ظاہر ہوں تدبیر اوسکی
یون کرنا چاہیے کہ بعض اوسکی ایسی خیر کا کہ جو کیفیت قوی رکھتی ہو وادی اور حیدان نازک نہو یا قوام بہتر رکھتی ہو
اور ساتھ اوس مزاج کو مقابلہ کر سکے اور وہ چیز مانند امر و حبشی اور بحر ابادی کے ہے پس اگر خواہش دل سے کہنا
اوسکا چاہیں یا واسطے طلب منفعت کہ تو تدبیر اوسکی اس طریق پر چاہیے کہ اوسکو طعام سے پہلے کھائیں تاکہ
طعام پر نفخ نہ کری اور جلد بدن اوس سے بہرہ تری کا پائے پھر اوسے اثر یہ بد طعام کھائیں کہ پہلو مستحیل
ہوئے اوسکے طعام موافق اوسکو مدد دیوے یہاں تک کہ مزاج اس شخص کا تنہا ضرر اوسکا نہ قبول کر سکے
اور اوس میں وہ اثر نہ کرے کہ ساتھ تنہائی کے کر سکتا ہے کا بچ سر اور خشک ہے دوسری درجہ میں اور
مکودہ کی خاصیت اور طبیعت سے نزدیک تنگی سانس کو کہ حرارت سے ہو فائدہ بخشی ہے اور برقان اور سوزش ہشانہ

شہد و د کے لیے نہایت بہتر ہے اور بعد اس کے سفید نیاتی رنگ بہتر ہے یہ واسطے غذا کے مخصوص ہے کہ بہت لذت کتنا ہے
اور یہی بہتر صیفی ہے یہ اور شتوی شہد زبون ہے اور اسی طرح سبز اور سیاہ اور پرانا اور بد مزہ یا تلخ یا ترش اور
ریق بد بو دار شہد زیاکار ہے **فانیٹ** اور سکو قند کتہی میں گرم اور تر ہے پہلے درجہ میں خصوصاً قند سفید اور غلیظ
زیادہ شکر سے ہے کھانسی کے لیے سود مند ہے اور طبع کو نرم کرتا ہے اور ریا ج کو نہایت مفید ہے اور حصین کو جاری کرتا ہے
فالودہ جو شکر اور نشاستہ اور روغن بادام سی تیار کریں موافق مزاج بادام اور شکر کے ہوگا پس ایسا فالو
سینہ کو نرم کرتا ہے اور بہت غذا دیتا ہے اور معدہ کے لیے نیک نہیں ہے گرم مزاج والا مضرت اس کی دوسرے
دن دفع کرے ساتھ سکنجبین کے کہ تخم کاسنی سے بنائی ہوتا کہ سہ ہڑنے سے محفوظ رہے اور اس کی حرارت کو تسکین
دیوی اور جو فالودہ کہ شہد اور روغن اخروٹ سی تیار کریں وہ گرم مزاج کو نہایت چاہی جیص فارسی میں افروشدہ
کتہی میں معدہ کے لیے بہتر فالودہ سے ہے اس سبب سے کہ لزوجت او سمین کم ہوتی ہے گرم مزاج والے کے
واسطے دفع مضرت اس کی مانند دفع مضرت فالودہ کے ہے لوزینہ سینہ اور حلق کو مفید ہے لیکن اس کی
روٹی سے سدہ پڑتا ہے دفع مضرت اس کی مانند دفع مضرت فالودہ کے ہے **قطا لیت** فارسی میں شستہ
خطائی کتہی میں اور عربی میں اطریہ کتہی میں اور فارسی میں آس آرد اس کی کئی قسمیں ہیں خواہ آرد گندم
خالص سے بنائیں اس طرح کہ آٹا میدہ کا نرم کر کے قمع سوراخ تنگ سے مانند رشتہ کی کینچہ میں یا آٹا پانی
اور نمک میں گوندہ کر اور تھنہ پرہین کر کے رشتہ طولانی چہری سے کاٹیں میں لیکن جو قطا لیت قند او
روغن اخروٹ اور مغز اخروٹ سی تیار کریں گرم ہوتی ہے اور اس کی روٹی سے سدہ پیدا ہوتا ہے لیکن
جلد ہضم ہوتی ہے اور جو قطا لیت کہ شکر اور مغز بادام اور روغن بادام سے بنائیں گرم مزاج والیکو موافق
ہوتی ہے اور جو قند اور مغز پستہ سے بنائیں سدہ کتہی پیدا کیگی دفع مضرت سبب شہونکی دوسری دن ساتھ
سکنجبین کے کریں اور ساتھ پانی انا ترش کے شکر میں کہ شکر فاق سی تیار کریں معتدل ہوگا اور
اور سدہ کم پیدا کریگا اور سب حلویات سے بہتر ہے گرم مزاج والا مضرت اس کی ترش میو و سنو کر زریلابیہ
فارسی میں حلوای زلیبی کتہی میں معدہ میں بدیر ہضم ہوتا ہے اور خوف سدہ کا ہے گرم مزاج والے کو بعد
اس کے ترشی کھانی چاہیے و ایداعلم **باب شیر ہوان** دوسری جزو سے پیشہری گفتار
اور حصہ اول سے پیشہری لٹا کے ہر جنس کے روغنوں کی منفعت اور
مضرت میں ہے۔ روغن اخروٹ مزاج اخروٹ کا کہتا ہے اور مناسب معدہ اور گردہ
ہے اور بلغمی دستون کے لیے سبب و غنوں سے زیادہ موافق ہے روغن زیتون جو روغن کہ زیتون سے
کھالین سر واد خشک ہوگا پہلے درجہ میں پس وہ روغن معدہ کو دباغت دیتا ہے اور سکو عربی میں

یہ اور درکار اور در حائل اور در ثانی اور در تہین اس واسطے اور جامع بارہ کے اور ساتھ ہوں کے انیام اور اصلاح رضو مکلف ہے

۱۰ فانیٹ
۱۱ فانیٹ
۱۲ فانیٹ
۱۳ فانیٹ
۱۴ فانیٹ
۱۵ فانیٹ
۱۶ فانیٹ
۱۷ فانیٹ
۱۸ فانیٹ
۱۹ فانیٹ
۲۰ فانیٹ
۲۱ فانیٹ
۲۲ فانیٹ
۲۳ فانیٹ
۲۴ فانیٹ
۲۵ فانیٹ
۲۶ فانیٹ
۲۷ فانیٹ
۲۸ فانیٹ
۲۹ فانیٹ
۳۰ فانیٹ
۳۱ فانیٹ
۳۲ فانیٹ
۳۳ فانیٹ
۳۴ فانیٹ
۳۵ فانیٹ
۳۶ فانیٹ
۳۷ فانیٹ
۳۸ فانیٹ
۳۹ فانیٹ
۴۰ فانیٹ
۴۱ فانیٹ
۴۲ فانیٹ
۴۳ فانیٹ
۴۴ فانیٹ
۴۵ فانیٹ
۴۶ فانیٹ
۴۷ فانیٹ
۴۸ فانیٹ
۴۹ فانیٹ
۵۰ فانیٹ
۵۱ فانیٹ
۵۲ فانیٹ
۵۳ فانیٹ
۵۴ فانیٹ
۵۵ فانیٹ
۵۶ فانیٹ
۵۷ فانیٹ
۵۸ فانیٹ
۵۹ فانیٹ
۶۰ فانیٹ
۶۱ فانیٹ
۶۲ فانیٹ
۶۳ فانیٹ
۶۴ فانیٹ
۶۵ فانیٹ
۶۶ فانیٹ
۶۷ فانیٹ
۶۸ فانیٹ
۶۹ فانیٹ
۷۰ فانیٹ
۷۱ فانیٹ
۷۲ فانیٹ
۷۳ فانیٹ
۷۴ فانیٹ
۷۵ فانیٹ
۷۶ فانیٹ
۷۷ فانیٹ
۷۸ فانیٹ
۷۹ فانیٹ
۸۰ فانیٹ
۸۱ فانیٹ
۸۲ فانیٹ
۸۳ فانیٹ
۸۴ فانیٹ
۸۵ فانیٹ
۸۶ فانیٹ
۸۷ فانیٹ
۸۸ فانیٹ
۸۹ فانیٹ
۹۰ فانیٹ
۹۱ فانیٹ
۹۲ فانیٹ
۹۳ فانیٹ
۹۴ فانیٹ
۹۵ فانیٹ
۹۶ فانیٹ
۹۷ فانیٹ
۹۸ فانیٹ
۹۹ فانیٹ
۱۰۰ فانیٹ

معدن اوسکا جگر ہر دوسری کو قوت حیوانی کہتی ہیں کام اوسکا تمامی غرو جاہ اور ریاست اور ظفر اور غلبہ اور کینہ
 کرنا ہر معدن اوسکا دل ہر تیسری قوت انسانی ہر اوسکو قوت ناطقہ کہتی ہیں اور قصد ایک طلب علم اور حکمت اور
 صواب اور ہر جو کاسویشہ باز رکھتا ہر اور یہ قوت مخصوص واسطے انسان کے ہر اور معدن اوسکا دل غہ ہر اور یہ
 شریف زیادہ سب قوتوں سے ہے اور تیس زیادہ سب قوت شہوانی ہر اسلیے کہ سب لذتیں اس جہان کی
 دہونہتی ہے اور برائی اور ولت اور ملاست سے کچھ اندیشہ نہیں کرتی ہر اور قوت حیوانی بعضے کام اوس کے
 پسندیدہ ہیں اور بعض نگوہید رہ اس سبب سے یہ قوت متوسط درمیان قوت انسانی اور شہوانی کے کیونکہ
 اگر قوت انسانی قوی زیادہ ہووے تو غلبہ اوسکے لیے ہوگا اور قوت حیوانی تابع اوسکی ہوگی تھر کرنے کے لیے اور
 شہوانی کے اور اگر شہوانی قوی زیادہ ہو اور اوپر انسانی کے غلبہ کو تو قوت حیوانی متابع شہوانی کے ہوگی تھر کرنے کے لیے
 اور پر قوت انسانی کے پس کام ہر ایک قوت کا مخالف ایک دوسری کے ہر اور مراد باز رکھو سے ہر چیز کے کام اوسکے
 تھر کرنا ہے اور خرد مند ہمیشہ بدی اور شستی سے پرہیز کرتا ہر اور قصد اس امر کا رکھتا ہر کہ سب کام اوسکے بہتر اور با صواب
 ہوں اور بدی سے پرہیز کرے اسلیے کہ خرد مند ہمیشہ ان دونوں کاموں میں مشغول رہتا ہر ایک تھر کرنا اور پر قوت
 شہوانی کے دوسری قصد کار صواب کا اور کار آخرت سے اندیشہ کرنا اور سیرج عظیم ہے تو اوسکے لیے ایسی چیز چاہیے
 اوسکو اوس سنج اور اندیشہ سے آسائش دیوے لہذا حکما ہر زمان نے جستجو کی کہ وہ شے کیا ہے کہ خرد مند جسکو عمل سے یہ
 آسائش پادے کوئی طعام اور کوئی شراب نہ پانی کہ یہ غرض اوس سے حاصل ہوتی مگر شراب انگوری واسطے اس
 غرض کے تجویز فرمائی تاکہ قوت انسانی استعمال اوسکے سے اوس سنج اور اندیشہ سے آسائش پائے اور قوت
 شہوانی اور حیوانی کو بھی تھر کرنے قوت انسانی سے آسائش رہے اور بہرہ دونوں قوتوں کا بھی بوجہ صواب
 حاصل آوے اسلیے کہ نظام اور عمارت جہان کی اس بات میں ہر کہ بہرہ ہر ایک قوت کا جس طرح اور جس قدر کہ ہوتا
 ہو حاصل ہو اور اگر سب ایکبارگی ان دونوں قوتوں پر تھر کریں اور کچھ بہرہ نہ دیں تو جلد عمارت عالم اور نسل
 بنی آدم باطل ہو جائے پس ہمیں اس مقدمہ کی اسلیے تمہید اوتھانی کہ خرد مند سمجھو اور معلوم کرے کہ غرض شراب پینے سے
 کیا ہر اور وہ کہ دین اسلام میں حرام ہے اگر سبیل شہوت اور اصراف مشغول شراب رہیں کہ اوس سبب سے
 خلل کار دین اور کارخانہ عالم میں راہ پائے اور اگر بوجہ اعتدال ہووے تو صحت بدن کی میسر ہوگی اور زحمت
 روح حاصل ہوگی باٹ دوسرا چوٹھی گفتار سے حصہ اول کے شراب کی
 منفعت کے بیان میں ہے روغن کتا ہر کہ شراب حرارت غریزی کو برہاتی ہر اور کتا ناخونی ہضم
 کرتی ہر اور نا معتدل خلطوں کو بدین معتدل کرتی ہر اور خون کو پاکیزہ اور رنگ چہرہ کا نیک اور نا قسین کو
 خیر کرتی ہر اور صفر کو زہین ملا ہوا ہوا ہر اور کالتی ہے اور عجم خام اور فسدہ کو گھلاتی ہے اور قوت روح کی

۱۱
 ایک دفعہ اخطا سے بچنے کے لیے
 سواد ہر اور طبیعت باطنی کی
 سوزنا دیتی اوسکی جہان سواد ہر
 کرتی ہر اور گرم اور خشک سے دوسرے قوتوں
 پنج اجون اوسنوں اور اوقات سرد
 اور گرم زیادہ ہوا ہر اور اندیشہ اور
 سید اسو ہر اور ناطقہ اوسکا جیسے
 کہ غلبہ کوئی قوت بدن کو نہیں پہنچتی ہے
 بلکہ ہر جہاں ہر اور بدل
 جوتا ہر اور ناطقہ دوسرے اسکی اعضا
 ج ۳
 کہ کثیف ہر شے پڑے اور ناطقہ تیسرا
 اور ناطقہ کا فاعل ہوتا ہر اس سبب سے کہ
 غلبہ اور خشکی کہنا سبب لازم ہر اور
 کہ ہر اور قوت دینا ہر قوتوں کا کہ
 چلنے اور زبان سواد کا سرد و خشک
 ہر اور زمین سک دین اوسکی
 سید ہر اور ہر اور زمین سرد و خشک
 کہ کہ زمین اوسکی گرم اور سرد ہر اور

معدن

بہر لحاظی ہو دوسری یہ کہ رطوبت صلیبی کو پھلاتی ہو اور تحلیل جلد کرتی ہو اس سبب سے گرم مزاج والی کو شراب دیر
دریہ پی چاہیے اور مخرج پی چاہیے اور تھوڑی تھوڑی باب یا پخوان چوتھی گفتار سے اور
حصہ اول سے تیسری کتاب کے اس امر میں ہے کہ شراب کس آدمی کو پلانی
چاہیے اور اسکو نہ پلانی چاہیے اور کس وقت اور کس قدر پلانی چاہیے مسلم
کریں کہ طبیعت شراب کی گرم اور تر ہے اور شراب پیو والا یا کو دک ہو یا جوان یا کمل یا پیر لیکن طبیعت کی اکثر حالات
میں گرم اور تر ہے اور گرمی شراب کی او سکی گرمی اور تری میں زیادتی کرتی ہے اس سبب مخرج اور سکا شراب
پیو سے اعتدال سے خارج ہو جاتا ہے لیکن اگر ایسا کو دک ہو کہ مزاج اور سکا مائل سردی ہو اور سکو قدری شراب ضرر
نہیں دیتی ہے اگرچہ جالینوس کہتا ہے کہ کو دک کسی حال میں شراب نہ پلانی چاہیے اور افلاطون کہتا ہے کہ کو دک کو
کسی حالت میں شراب نہ دینی چاہیے اور نیز وہ کہتا ہے کہ واسطے کو دک ان کے شراب حرام ہے اور شراب خاص
کو دک کو لیے مانند تبرکے ہو خاص درخت کے لیے اور نیز وہ کہتا ہے کہ اٹھارہ برس کی عمر تک کو دک کو شراب
کسی حالت میں نہ دیوین کیونکہ اگر دیوین کے تو آتش کو دک پر اور زیادہ آگ ترقی کریگی کہ باعث او سکی سوختگی کا
ہو گا پھر جب اٹھارہ برس کی عمر سے گزر جائے تو البتہ باندازہ پلانی چاہیے اور اگر گرم مزاج رکھتا ہو مخرج
دینی چاہیے اور تری اور تری بڑے جام میں پیو سے حذر کرنا چاہیے لیکن آدمی جوان طبیعت او سکی گرم اور خشک ہے
اکثر حالات میں صفا اور سپر غلبہ کہتا ہے شراب او سکی لیے سبب صفاوی بیماریوں کا ہوگی اور آدمی کمل یعنی بوہتر
اگر شراب پیو تو اسکو بہت موافق ہوگی ایسے کہ شراب سے او سکو چندان مضرت نہوگی جتنی کو دک اور جوان کو
ہوتی ہے کیونکہ مزاج کمل کا بہت گرم نہیں ہوتا اور اگر کمل وہ آدمی ہو جسکا مزاج مائل سردی ہو وہ تو اس کے
واسطے شراب خیلے سود مند ہو اور مردم پیر یعنی بوڑھا آدمی طبیعت او سکی سرد اور خشک ہو اور طبیعت شراب کی
گرم اور تر ہے تو سبب پیرو موافق زیادہ او سکی حق میں شراب ہوگی اگر باندازہ نوش کرے اور جاننا چاہیے کہ
ہر ایک فصل فصول سال سے مزاج جدا گانہ رکھتی ہے اور طبیعتیں شراب پیو والوں کی بھی یکساں نہیں ہوتی
ہیں پس اول بہار اور میانہ بہار میں اگر با فراط نہو میفید ہو اور خلطونکو جو فصل مشتائین جمع ہو جاتی ہیں
لطیف کرتی ہو اور براہ اور ارادرا جابت طبع او کو جسم سے باہر نکالتی ہے اور آخر فصل بہار اور گرمی کی فصل
میں اول خزان تک شراب پینا بہتر نہیں ہے خصوصاً پانی شراب اور اگر شراب پیو والا گرم مزاج ہو اور سکو
نہایت ضرر دیتی ہے پس اگر نوش کیجائے مخرج پینی چاہیے سرد پانی میں اور مکان کو خشک رکھنا چاہیے
اور موافق ترشیاں غذائیں کمانی چاہئیں اور تری سے پرہیز کرنا چاہیے اور فصل خزان میں اگر ہمیشہ نوش کیجائے
کتر ضرر دیتی ہے بلکہ سود مند ہوتی ہو لیکن شراب امسالین نوش کرنا چاہیے اور جس کسی کو کہ عادت شراب نوشی کی

۱۰ صفا اور وہ ایک
افلاطون کہتا ہے کہ شراب کو دک کو نہ پلانی چاہیے اور اگر پلانی چاہیے تو اس کے واسطے کو دک کو
بہار اور میانہ بہار میں اگر با فراط نہو میفید ہو اور خلطونکو جو فصل مشتائین جمع ہو جاتی ہیں
لطیف کرتی ہو اور براہ اور ارادرا جابت طبع او کو جسم سے باہر نکالتی ہے اور آخر فصل بہار اور گرمی کی فصل
میں اول خزان تک شراب پینا بہتر نہیں ہے خصوصاً پانی شراب اور اگر شراب پیو والا گرم مزاج ہو اور سکو
نہایت ضرر دیتی ہے پس اگر نوش کیجائے مخرج پینی چاہیے سرد پانی میں اور مکان کو خشک رکھنا چاہیے
اور موافق ترشیاں غذائیں کمانی چاہئیں اور تری سے پرہیز کرنا چاہیے اور فصل خزان میں اگر ہمیشہ نوش کیجائے
کتر ضرر دیتی ہے بلکہ سود مند ہوتی ہو لیکن شراب امسالین نوش کرنا چاہیے اور جس کسی کو کہ عادت شراب نوشی کی

حالت پیش ہوتی ہے کہ سبب اسکی ایک چیز کو دو دیکھتا ہے اور سبب اس امر کا کہ ایک چیز کو بہت چیزیں
 جانتا ہے یہ ہے کہ جسوقت بخارات سر کے گردش کرتے ہیں اور روح باصرہ بھی اون بخارات کے ساتھ گومتی ہے
 تو آنکھ کے لیے دو حال ظاہر ہوتے ہیں ایک یہ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ برابر اسکی آنکھ کے ہے پرتی ہے
 اور اس حال میں ایک چیز کی بہت چیزیں دکھائی دیتی ہیں اسلیے کہ کچھ فرق نہیں ہے اس میں کہ جو چیز برابر
 آنکھ کو پہنچتی ہے اور درمیان اسکی روح باصرہ خود پہنچتی ہے کیونکہ دونوں صورتوں میں برابری ساتھ
 روح باصرہ کے اور برابری روح باصرہ کی ساتھ چیزوں کے جلد جلد زائل ہوتی ہے کہ ایک چیز ایک لحظہ میں بہت
 دفعہ برابر روح باصرہ کے ہوتی ہے اسلیے ایک چیز کی بہت چیزیں دکھائی دیتی ہیں مثلاً اگر کسی سپر کی پشت پر نشان
 نقا کا کیا جائے اور اس سپر کو خوب گوما دین تو وہ نقطہ ایسا معلوم ہوگا کہ گویا اس سپر کی پشت پر ایک
 خط کھینچا ہوا ہے اور شکل اس سبب سے معلوم ہوگی کہ وہ نقطہ جلد جلد برابر روح باصرہ کے ہوگا اور آنکھ اس نقطہ کو
 ایک لحظہ میں بہت دفع برابر پہنچ دیکھ گی اور وہ نقطہ خط معلوم ہوگا اور خط مراد بہت نقطوں سے ہے جو باہم پیوستہ
 ہوئے ہیں پس جسوقت نقطہ خط دکھائی دیتی ہے تو ایسا معلوم ہوگا کہ ایک نقطہ گویا بہت نقطہ ہیں اور سبب
 نکلنے مست کی زبان کا یہ ہے کہ مست کی اعضا مست ہوتی ہیں اسوجہ سے کہ بخار شراب کا دماغ کو گھیرتا ہے اور
 حس حرکت دماغ سے متعلق ہے بعد دگاری چھون کے پس جسوقت دماغ ابخرون سے پوشیدہ ہوگا تو پھر
 گرمی اور تری شراب سے نرم ہو جائیں گی اور قوت اوٹھانے والی اور ہلانے والی ضعیف ہوگی اور اگر جبہ
 آدمی ساتھ قوت ناطقہ کو کلام کرتا ہے لیکن بعد دگاری زبان کے تمامی کو پہنچتا ہے کیونکہ زبان ایک عضو
 متخلل اور بخار پذیر ہے اس سبب سے تری شراب جلد کلام نکر سکیگا ایک ضعف قوت زبان سے دوسری قوت ناطقہ
 کہ آتہ زبان کو پہنچ سکیگا اور سبب اس امر کا کہ مست جماع نہیں کر سکتا ہے ایک سبب اس کا یہ ہے کہ جماع کی قوت
 ضروری ہے ہونا حرارت کا آلت جماع میں بکثرت نسبت اور انداموں کے اور حرارت مست کی پرانگندہ ہوتی ہے
 تمامی اطراف بدن میں اور دوسرا سبب یہ ہے کہ اندام مست کی سبب مست ہوتی ہیں اور تیسرا سبب یہ کہ جماع کی قوت
 ضروری ہے کہ گرین غذا کو اریدہ اور شایستہ سے پر ہوں اور حال مست کا برخلاف اسکی ہوتا ہے اسلیے کہ گرین
 مست کی شراب اور غذاؤں ناگواریدہ سے بہری ہوتی ہیں اور سبب اس بات کا کہ مست کو جماع زیادہ نقصان
 دیتا ہے یہ ہے کہ حرارت اسکی پرانگندہ ہوتی ہے اور اندام اور بشرہ اسکا متخلل ہوتا ہے حرارت شراب سے پس جسوقت
 جماع کرے گا تو بہت حرکت عمل میں آئیگی اور خوف اس بات کا ہوگا کہ حرارت ساری بدن کی نکلیگی اور خطرہ ہوگا
 کہ سکتہ عارض ہو خاصہ اگر جسم میں فضول بہت جمع ہوگئی ہوں اور جو فرزند کہ مست سے پیدا ہوگا بد شکل و بیمار ہوگا
 مبتلا اور بد خو ہوگا اور کم عقل اسلیے کہ سنی مست کی تلی ہوتی ہے اور ناچختہ اور فضول میں شامل اور حالت جماع میں

وہ کہ جس وقت کہ بخارات سر کے گردش کرتے ہیں اور روح باصرہ بھی اون بخارات کے ساتھ گومتی ہے تو آنکھ کے لیے دو حال ظاہر ہوتے ہیں ایک یہ کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ برابر اسکی آنکھ کے ہے پرتی ہے اور اس حال میں ایک چیز کی بہت چیزیں دکھائی دیتی ہیں اسلیے کہ کچھ فرق نہیں ہے اس میں کہ جو چیز برابر آنکھ کو پہنچتی ہے اور درمیان اسکی روح باصرہ خود پہنچتی ہے کیونکہ دونوں صورتوں میں برابری ساتھ روح باصرہ کے اور برابری روح باصرہ کی ساتھ چیزوں کے جلد جلد زائل ہوتی ہے کہ ایک چیز ایک لحظہ میں بہت دفعہ برابر روح باصرہ کے ہوتی ہے اسلیے ایک چیز کی بہت چیزیں دکھائی دیتی ہیں مثلاً اگر کسی سپر کی پشت پر نشان نقا کا کیا جائے اور اس سپر کو خوب گوما دین تو وہ نقطہ ایسا معلوم ہوگا کہ گویا اس سپر کی پشت پر ایک خط کھینچا ہوا ہے اور شکل اس سبب سے معلوم ہوگی کہ وہ نقطہ جلد جلد برابر روح باصرہ کے ہوگا اور آنکھ اس نقطہ کو ایک لحظہ میں بہت دفع برابر پہنچ دیکھ گی اور وہ نقطہ خط معلوم ہوگا اور خط مراد بہت نقطوں سے ہے جو باہم پیوستہ ہوئے ہیں پس جسوقت نقطہ خط دکھائی دیتی ہے تو ایسا معلوم ہوگا کہ ایک نقطہ گویا بہت نقطہ ہیں اور سبب نکلنے مست کی زبان کا یہ ہے کہ مست کی اعضا مست ہوتی ہیں اسوجہ سے کہ بخار شراب کا دماغ کو گھیرتا ہے اور حس حرکت دماغ سے متعلق ہے بعد دگاری چھون کے پس جسوقت دماغ ابخرون سے پوشیدہ ہوگا تو پھر گرمی اور تری شراب سے نرم ہو جائیں گی اور قوت اوٹھانے والی اور ہلانے والی ضعیف ہوگی اور اگر جبہ آدمی ساتھ قوت ناطقہ کو کلام کرتا ہے لیکن بعد دگاری زبان کے تمامی کو پہنچتا ہے کیونکہ زبان ایک عضو متخلل اور بخار پذیر ہے اس سبب سے تری شراب جلد کلام نکر سکیگا ایک ضعف قوت زبان سے دوسری قوت ناطقہ کہ آتہ زبان کو پہنچ سکیگا اور سبب اس امر کا کہ مست جماع نہیں کر سکتا ہے ایک سبب اس کا یہ ہے کہ جماع کی قوت ضروری ہے ہونا حرارت کا آلت جماع میں بکثرت نسبت اور انداموں کے اور حرارت مست کی پرانگندہ ہوتی ہے تمامی اطراف بدن میں اور دوسرا سبب یہ ہے کہ اندام مست کی سبب مست ہوتی ہیں اور تیسرا سبب یہ کہ جماع کی قوت ضروری ہے کہ گرین غذا کو اریدہ اور شایستہ سے پر ہوں اور حال مست کا برخلاف اسکی ہوتا ہے اسلیے کہ گرین مست کی شراب اور غذاؤں ناگواریدہ سے بہری ہوتی ہیں اور سبب اس بات کا کہ مست کو جماع زیادہ نقصان دیتا ہے یہ ہے کہ حرارت اسکی پرانگندہ ہوتی ہے اور اندام اور بشرہ اسکا متخلل ہوتا ہے حرارت شراب سے پس جسوقت جماع کرے گا تو بہت حرکت عمل میں آئیگی اور خوف اس بات کا ہوگا کہ حرارت ساری بدن کی نکلیگی اور خطرہ ہوگا کہ سکتہ عارض ہو خاصہ اگر جسم میں فضول بہت جمع ہوگئی ہوں اور جو فرزند کہ مست سے پیدا ہوگا بد شکل و بیمار ہوگا مبتلا اور بد خو ہوگا اور کم عقل اسلیے کہ سنی مست کی تلی ہوتی ہے اور ناچختہ اور فضول میں شامل اور حالت جماع میں

ج

[illegible]

اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے انواع شراب کو حالات میں ہے معلوم کریں شراب
رقیق اور تنک غذا کمزوری ہے اور جلد معدہ اور جگر سے باہر آتی ہے اور دراز بہت کرتی ہے اور جلد رگوں میں
نفوذ کرتی ہے اور دماغ میں پہنچتی ہے اور جلد نشاط اور فرحت لاتی ہے اور جلد نشاط کو دور کرتی ہے اور شراب
غلظت غذا بہت دیتی ہے اور فرہ کرتی ہے اور بدیر معدہ سے باہر نکلتی ہے اور دماغ میں بھی بدیر پہنچتی ہے اور
نشاط دیر میں لاتی ہے اورستی کو بدیر چھوڑتی ہے اور شراب معتدل قوت اور سکی ان دونوں باب میں معتدل
ہے اور شراب سفید بہت گرم نہیں ہوتی ہے اور شانہ اور کذر یا بول کو پاک کرتی ہے اور گرم مزاج والیکو مزاوار ہے
اور اسکو بہت موافق ہے اور شراب زرد بہ نسبت شراب سفید کے زیادہ گرم ہوتی ہے اور شراب لعلگون گرم
زیادہ شراب سفید اور شراب زرد سے ہوتی ہے اور شراب جسقدر سرخی زیادہ کی طرف میلان کرے گی گرم زیادہ
ہوگی ایسی شراب اوس آدمی کو جسکو معدہ اور آنتوں میں بلغم ہونا منع ہوگی شراب آتش رنگ سب قسم کی شراب
سے گرم زیادہ ہوتی ہے اور شراب سیاہ غذا بہت دیتی ہے اور گرمی اور سکی شراب آتش رنگ سے کم ہوتی ہے اور شراب
ضعیف کی بوضعیت ہوتی ہے اور بدیر معدہ میں رہتی ہے اور گرم مزاج والے کو موافق ہے شراب خوشبو کو بچانی
کتر میں صاحب خفقان اور غشی اور صاحب درد معدہ کو نافع ہے اور شراب ناخوشبو دماغ کو ضروری ہے
اور خلطوں کو مہین جمع کرتی ہے اور وہ شراب کہ جسکا کچھ مزہ ظاہر ہو وہی ضعیف ہوتی ہے اور لائق محروم یعنی
گرم مزاج والیکو مناسب مزاج ہے شراب شیرین مزاج کو گرم کرتی ہے اور بدیر معدہ میں ہتی ہے اور جگر
میں سدہ والتی ہے اور تلی کو بزرگ کرتی ہے اور آدمی لاغر کو فرہ کرتی ہے اور سینہ کو نرم کرتی ہے اور
شراب تلخ گرم ہوتی ہے اور کھانا ہضم کرتی ہے اور بلغمی خلطوں کو لطیف کرتی ہے اور باہر لاتی ہے اور سرد و کھو
کھولتی ہے اور جسم کو گرم کرتی ہے اور گرم مزاج آدمی کو درد سر لاتی ہے اور مرطوب کو لائق ہے اور شراب تلخ
قوی زیادہ تلخ سے ہوتی ہے اور ریاہ کو توڑتی ہے اور شراب ناخوش مزہ سخت بد مزہ ہوتی ہے اور سب مزاجوں کو
ضروری ہے اور اوس سے خلطین جسم میں جمع ہوتی ہیں شراب گلوگیر معدہ کو قوی کرتی ہے اور طبع کو خشک
کرتی ہے اور بہت پیشاب لاتی ہے اور غذا کم دیتی ہے اور جو شراب کہ رنگ اوسکا سبز ہو اور قوام اوسکا گاڑا غذا بہت
دیتی ہے اور جلد خون بخباتی ہے اور فرہ کرتی ہے اور شراب سیاہ اور سبزیہ ہی فعل کرتی ہے اور شراب کہ انگو گرم
سبزی سے بنائیں قوی زیادہ ہوتی ہے اوس شراب سے جو انگو سرد سبزی سے بنتی ہے اور وہ شراب کہ انگو کوہ پتا
سے بنائیں یا انگو زردین سنگ آمیز سے تیار کریں قوی زیادہ اور خشک زیادہ ہوگی اور شرابوں سے جو انگو زردین
نرم سے بنائیں اور اختلاف شراب کی طبیعتوں کا حسب اختلاف طبیعتوں مقام اور ہوا کے ہے اور خمر شراب کا
نیا بہتر ہے اور خمر شراب کا پھر زمین کے دفن نہ کرنا چاہیے اور نہ جای نمناک اور نہ ہوا کے مقام میں اسلئے کہ انجیر

اس شراب کو کہ دماغ میں پہنچتی ہے اور جلد نشاط اور فرحت لاتی ہے اور جلد نشاط کو دور کرتی ہے اور شراب غلظت غذا بہت دیتی ہے اور فرہ کرتی ہے اور بدیر معدہ سے باہر نکلتی ہے اور دماغ میں بھی بدیر پہنچتی ہے اور نشاط دیر میں لاتی ہے اورستی کو بدیر چھوڑتی ہے اور شراب معتدل قوت اور سکی ان دونوں باب میں معتدل ہے اور شراب سفید بہت گرم نہیں ہوتی ہے اور شانہ اور کذر یا بول کو پاک کرتی ہے اور گرم مزاج والیکو مزاوار ہے اور اسکو بہت موافق ہے اور شراب زرد بہ نسبت شراب سفید کے زیادہ گرم ہوتی ہے اور شراب لعلگون گرم زیادہ شراب سفید اور شراب زرد سے ہوتی ہے اور شراب جسقدر سرخی زیادہ کی طرف میلان کرے گی گرم زیادہ ہوگی ایسی شراب اوس آدمی کو جسکو معدہ اور آنتوں میں بلغم ہونا منع ہوگی شراب آتش رنگ سب قسم کی شراب سے گرم زیادہ ہوتی ہے اور شراب سیاہ غذا بہت دیتی ہے اور گرمی اور سکی شراب آتش رنگ سے کم ہوتی ہے اور شراب ضعیف کی بوضعیت ہوتی ہے اور بدیر معدہ میں رہتی ہے اور گرم مزاج والے کو موافق ہے شراب خوشبو کو بچانی کتر میں صاحب خفقان اور غشی اور صاحب درد معدہ کو نافع ہے اور شراب ناخوشبو دماغ کو ضروری ہے اور خلطوں کو مہین جمع کرتی ہے اور وہ شراب کہ جسکا کچھ مزہ ظاہر ہو وہی ضعیف ہوتی ہے اور لائق محروم یعنی گرم مزاج والیکو مناسب مزاج ہے شراب شیرین مزاج کو گرم کرتی ہے اور بدیر معدہ میں ہتی ہے اور جگر میں سدہ والتی ہے اور تلی کو بزرگ کرتی ہے اور آدمی لاغر کو فرہ کرتی ہے اور سینہ کو نرم کرتی ہے اور شراب تلخ گرم ہوتی ہے اور کھانا ہضم کرتی ہے اور بلغمی خلطوں کو لطیف کرتی ہے اور باہر لاتی ہے اور سرد و کھو کھولتی ہے اور جسم کو گرم کرتی ہے اور گرم مزاج آدمی کو درد سر لاتی ہے اور مرطوب کو لائق ہے اور شراب تلخ قوی زیادہ تلخ سے ہوتی ہے اور ریاہ کو توڑتی ہے اور شراب ناخوش مزہ سخت بد مزہ ہوتی ہے اور سب مزاجوں کو ضروری ہے اور اوس سے خلطین جسم میں جمع ہوتی ہیں شراب گلوگیر معدہ کو قوی کرتی ہے اور طبع کو خشک کرتی ہے اور بہت پیشاب لاتی ہے اور غذا کم دیتی ہے اور جو شراب کہ رنگ اوسکا سبز ہو اور قوام اوسکا گاڑا غذا بہت دیتی ہے اور جلد خون بخباتی ہے اور فرہ کرتی ہے اور شراب سیاہ اور سبزیہ ہی فعل کرتی ہے اور شراب کہ انگو گرم سبزی سے بنائیں قوی زیادہ ہوتی ہے اوس شراب سے جو انگو سرد سبزی سے بنتی ہے اور وہ شراب کہ انگو کوہ پتا سے بنائیں یا انگو زردین سنگ آمیز سے تیار کریں قوی زیادہ اور خشک زیادہ ہوگی اور شرابوں سے جو انگو زردین نرم سے بنائیں اور اختلاف شراب کی طبیعتوں کا حسب اختلاف طبیعتوں مقام اور ہوا کے ہے اور خمر شراب کا نیا بہتر ہے اور خمر شراب کا پھر زمین کے دفن نہ کرنا چاہیے اور نہ جای نمناک اور نہ ہوا کے مقام میں اسلئے کہ انجیر

اور بوی خود کمتر چاہی اور مکان بیس او کی لیے ضروری اور پاکیزہ جگہ ہونی چاہی اور تصویرین اور نگتین چاہتین کی
 نظارہ اونکا حالت مستی میں مضرب اور عجز کرنا لکھتے ہیں کہ صحرا اور زیر آسمان بیٹھنا زیادہ موافق ہر مکان میں
 بیٹھنے سے مگر جو وقت صحرا میں بیٹھیں تو خجراتاب اور گزیر باد میں بیٹھنا چاہیے اور ہوا کے دن مکان میں بیٹھنا
 بہتر ہے صحرا کی نشست سے بابا اٹھتا رہوان چوتھی گفتار سے حصہ اول سے تیسری کتاب کے
 تیسرے میں جلاب اور جبین اور ماد العسل اور فقاہ وغیرہ کے ہے لیکن جلاب معده ارسینہ
 اور خلق اور سپیڑ اور سوزش مثلاً نہ کو سود مند ہے اور آواز کو صاف کرتا ہے اور جگہ حاجت نر می کی ہونا
 ہوتا ہے اور پیش اور دستون اور بوا سیر کو مفید ہے ماد العسل سوامی آدمی شرط ہے چاہی اور ہوا اور
 بیاریون کے کہ شرط ہے پیدا ہوتی ہیں کام میں نہ لائیں خصوصاً اگر فارسیوں میں پرچون سلجین
 صفرا کو بخاتی ہے خاصہ اگر برف اور بچ کے ساتھ نوش کرین اور اگر کسی معده اور آنتوں میں کہ شرط
 ہو دی او سکودور کرتی ہے اور ساتھ حاجت طبع کے باہر نکالتی ہے اور جگر کو موافق ہے اور سہ کھولتی ہے
 خاصہ اگر بزوری ہو لیکن سلجین بزوری شکین صفر انہیں کرتی ہے جیسو سادہ کرتی ہے اسلئے سہ کھولنے کے
 واسطے بزوری قوی زیادہ ہوتی ہے اور شکین صفر کے لیے سادہ بہتر ہوتی ہے پس اگر بزوری تخم کاسنی اور
 بچ کاسنی اور گلاب نجیل اور شکر سے بنائیں نہایت تافع ہوتی ہے اور باہر معده اور رحم اور بچ کو
 ضرورتی ہے خاصہ معده سرد کو سخت مضرب اور صاحب نزلہ اور زکام اور کھانسی کو نہایت نقصان کرتی ہے
 اور سینہ کو درشت کرتی ہے اور شہوت جماع کو دور کرتی ہے اور متلی اور قے لاتی ہے اور تقطیر البول
 چنگ پیشاب کو مضرب ہفتہ یعنی بوزہ لیکن فقاہ صاحب معده ضعیف اور صاحب قعر
 اور درمفاصل اور صاحب زکام اور نزلہ اور صاحب دماغ سرد اور تر کو نہایت مضرب اور معده اور بچ کو
 لیو سخت بد چہ چنانچہ ابو علی سینا کتاب قانون میں لکھتے ہیں کہ ایک عاجز دیکھا گیا ہے کہ وہ علاج
 ہاتھی دانت سے دستہ چھری وغیرہ تراشتا تھا اور اپنے نقش کیا کرتا تھا اور عاج کو ایک شب جو فقاہ میں کھنا
 تو صبح کو اسقدر نرم ہو جاتا تھا کہ جو نقش چاہتا تھا اوپر جلد اور باسانی نقش کرتا تھا پس سمجھنا چاہی کہ جس حالت
 میں فقاہ میں ڈالت سے ہاتھی دانت کا یہ عالم ہوتا ہے تو معده او س سے کس درجہ سست ہوگا لیکن گرم
 فرج والا اگر بوزہ یعنی فقاہ سے صبر نہ کر سکے تو واسطے او سکودور کو ساتھ شکر کے پانی میں ڈالیں مثلاً تین میں طبعی مویر
 ہوا اور ایک میں شکر اور آگ پر کھکر جوش دین پھر صاف کرین اور اوپر او سکودور پانی انا روانہ کا یا پانی سبب شکر کا
 یا پانی بھی ترش کا او میں ملا تین جبقدر کہ خواہش ہو اور اگر چاہیں کہ مائل بشری ہو ترشی کم کرین اور اگر چاہیں کہ
 ترشی کی طرف زیادہ میلان کری ترشیاں اضافہ فرمائیں اور جو بوزہ کہ مائل بشری ہو او سکودور کو ساتھ سداب

اور جلاب اور جبین اور ماد العسل اور فقاہ وغیرہ کے ہے لیکن جلاب معده ارسینہ اور خلق اور سپیڑ اور سوزش مثلاً نہ کو سود مند ہے اور آواز کو صاف کرتا ہے اور جگہ حاجت نر می کی ہونا ہوتا ہے اور پیش اور دستون اور بوا سیر کو مفید ہے ماد العسل سوامی آدمی شرط ہے چاہی اور ہوا اور بیاریون کے کہ شرط ہے پیدا ہوتی ہیں کام میں نہ لائیں خصوصاً اگر فارسیوں میں پرچون سلجین صفرا کو بخاتی ہے خاصہ اگر برف اور بچ کے ساتھ نوش کرین اور اگر کسی معده اور آنتوں میں کہ شرط ہو دی او سکودور کرتی ہے اور ساتھ حاجت طبع کے باہر نکالتی ہے اور جگر کو موافق ہے اور سہ کھولتی ہے خاصہ اگر بزوری ہو لیکن سلجین بزوری شکین صفر انہیں کرتی ہے جیسو سادہ کرتی ہے اسلئے سہ کھولنے کے واسطے بزوری قوی زیادہ ہوتی ہے اور شکین صفر کے لیے سادہ بہتر ہوتی ہے پس اگر بزوری تخم کاسنی اور بچ کاسنی اور گلاب نجیل اور شکر سے بنائیں نہایت تافع ہوتی ہے اور باہر معده اور رحم اور بچ کو ضرورتی ہے خاصہ معده سرد کو سخت مضرب اور صاحب نزلہ اور زکام اور کھانسی کو نہایت نقصان کرتی ہے اور سینہ کو درشت کرتی ہے اور شہوت جماع کو دور کرتی ہے اور متلی اور قے لاتی ہے اور تقطیر البول چنگ پیشاب کو مضرب ہفتہ یعنی بوزہ لیکن فقاہ صاحب معده ضعیف اور صاحب قعر اور درمفاصل اور صاحب زکام اور نزلہ اور صاحب دماغ سرد اور تر کو نہایت مضرب اور معده اور بچ کو لیو سخت بد چہ چنانچہ ابو علی سینا کتاب قانون میں لکھتے ہیں کہ ایک عاجز دیکھا گیا ہے کہ وہ علاج ہاتھی دانت سے دستہ چھری وغیرہ تراشتا تھا اور اپنے نقش کیا کرتا تھا اور عاج کو ایک شب جو فقاہ میں کھنا تو صبح کو اسقدر نرم ہو جاتا تھا کہ جو نقش چاہتا تھا اوپر جلد اور باسانی نقش کرتا تھا پس سمجھنا چاہی کہ جس حالت میں فقاہ میں ڈالت سے ہاتھی دانت کا یہ عالم ہوتا ہے تو معده او س سے کس درجہ سست ہوگا لیکن گرم فرج والا اگر بوزہ یعنی فقاہ سے صبر نہ کر سکے تو واسطے او سکودور کو ساتھ شکر کے پانی میں ڈالیں مثلاً تین میں طبعی مویر ہوا اور ایک میں شکر اور آگ پر کھکر جوش دین پھر صاف کرین اور اوپر او سکودور پانی انا روانہ کا یا پانی سبب شکر کا یا پانی بھی ترش کا او میں ملا تین جبقدر کہ خواہش ہو اور اگر چاہیں کہ مائل بشری ہو ترشی کم کرین اور اگر چاہیں کہ ترشی کی طرف زیادہ میلان کری ترشیاں اضافہ فرمائیں اور جو بوزہ کہ مائل بشری ہو او سکودور کو ساتھ سداب

ہر ایک طعام سے گوہر گواریدنی میں فضلہ باقی رہتا ہے جیسا کہ کتاب اول میں باب ششم میں تیسری گفتار سے مذکور
ہو چکا ہے پس طبیعت کو یاری دیتا ہے کہ اوس فضلہ کو تباہ کرے لیکن اگر یہ طبیعت مدد نہ پاوے تو چارہ
نہیں ہے اس بات سے کہ فضول بدین جمع ہووین اور اوس سے مضرتین طرح طرح کی ظاہر ہوں اسلیے کہ بدین اگر فضلہ
احوال اپنے سے پہر جائے تو عفت کو قبول کرے گا اور اوس سے غنی شپین پیدا ہوگی اور اگر مثلاً جسم میں فضلہ گرم ہوگا تو
فضلہ سرد ہو تو اوس سے سبب کا اتفاق پڑے گا اوس سبب سے فضلہ گرم زیادہ ہو یا فضلہ سرد زیادہ ہو جائے تو فضلہ
گرم سے سو مزاج گرم ظاہر ہوگا اور فضلہ سرد سے سو مزاج سرد عارض ہوگا اور اگر کوئی ان فضول میں سے اپنی جگہ
حرکت کرے اور دوسری عضو کی طرف پھوچے اور وہاں درم پیدا کرے تو اوس سے باختری بلند ہونگے اور مزاج داغ
تباہ کرے گی اور اگر یہ اتفاق نہ ہو تو بیشک جمع ہونے فضول سے امتلا ظاہر ہوگا پس بصورت کم کرنا امتلا کا اور پاک کرنا
بدن کا فضول سے لازم ہے اور اخراج فضول کا دوسرا ہو سکتا ہے اور ہر ایک دوا میں ایک طرح کی مضرت ہے اور کوئی دوا
اس امر سے خالی نہیں ہے کہ طبیعت پر قہر کرے اور باوجود فضول کا لہو کے اصلی رطوبات اور جو ہر روح سے بھی خیر نکرے اور اعضا
بیشے ضعیف ہوں اور اگر دوا کا استعمال نکرے تو فضول بدین رہتی ہیں اور مضرتیں بزرگ پیدا ہوتی ہیں اور نیز ہمیشہ دوا
کام میں نہیں لاسکتی ہیں کہ مضرتیں اونکی ہمیشہ رہتی ہیں پس کوئی چیز ایسی نہیں ہے کہ فضلہ کو نچوڑے کہ بدین جمع ہونے
پائے اور بدنگور و زبرد اور اس سے پاک کرے سو ریاضت کو پس حاجت انسان کی طرف ریاضت کو نہایت
ضروری ہے باب دوم چھٹی گفتار سے اور حصہ اول سے تیسری کتاب کے
اس باب کی شناخت میں ہے کہ ریاضت کس وقت اور کتنی اور کیونکر کرنا چاہیے
وقت ریاضت کا کچھ معین نہیں ہے لیکن جس وقت کہ ہضم تیسرا تمام ہووے یعنی جس وقت کہ معدہ اور جگر غذائے
خالی ہووے اور غذا کو معین داخل ہووے اور اعضا میں پہونچے اور مانند اور شاہ اعضا کے ہووے اور آدمی خواب کامل
پاوے اور پیشاب نلگین ہووے اور آنت اور مثانہ ثقل اور پانی سے خالی ہووے وہ وقت ریاضت کا ہے اور مضرت اوس
ریاضت کی کہ بوقت کرین یہ ہے کہ اگر ہنوز معدہ اور جگر غذا سے خالی نہوا ہو تو خلط خام ناگواریدہ بدین پر آگندہ ہوگی
اور اوس سے سہ پڑے گا اور اسی طرح جس وقت کہ ریاضت کرین اور بدین خلطیں زیادہ اوس سے ہوں کہ ریاضت
جکو تحلیل کر سکتی ہے تو وہ حرارت جو حرکت ریاضت سے پیدا ہوتی ہے اور ان خلطوں کو گھٹائیگی اور گرم کرے گی اور سبب
تپ اور بیماری کا ہوگی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جس وقت کہ خلط لگھلتی ہے تو جگہ اپنی سے حرکت کرتی ہے اور
کسی دوسری عضو کی طرف آتی ہے اور اوس سے درم عارض ہوتا ہے اسوجہ سے ایسے حالات میں سکون دلی
اور ہنتر ہے حرکت سے اسلیے کہ ریاضت زیادہ فضلہ بکروزہ سے جو غذا میں نیک اور تمام گواریدہ ہے کہ اعضا میں باقی
رہے تحلیل نہیں کرتی ہے پس جو فضلہ جسم میں زیادہ بکروزہ سے ہو یا غلیظ زیادہ ہو ریاضت اوسکو تحلیل

نکریکی اور مضرت اوسکی زیادہ منفعت سی ہوگی لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلے بدن کو اوس فضلہ سے پاک کریں کسی اور وجہ سے
 اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بدن خلطوں بد اور کثیر المقدار سے بھرا ہوا ہو اور اوسکو کسی ریاضت قوی کا اتفاق نہ
 تو خلطیں بقوت ریاضت متحرک ہونگی اور خلطیں قائم کہ حرکت میں آئیں گے اور جگہ بہت بد نہیں گھیریں گی اور اوسکو سبب رہیں
 کی اور گین بھجائیں گی اور روح بند ہوگی اور آدمی مفاجا یعنی ناگہانی موت پائیگا یا عشتی عظیم میں مبتلا ہوگا یہ سب
 جو بیان ہو چکے ہیں اوس ریاضت کی مضرتیں ہیں جو امتلا کے اوپر کریں لیکن مضرت اوس ریاضت کی جو
 ہونک پر کریں یہ ہے کہ حرکت ریاضت کی رطوبات صلی کو کھلائی ہے اور حرارت غریزی کو بھی اگر ریاضت
 مقدار سے زیادہ ہو تحلیل کرتی ہے اور بدن کو سرد کرتی ہے اور خشکی پیدا کرتی ہے اور قوت کو دور کرتی ہے خاصہ اگر
 مزاج گرم اور خشک اور صفراوی ہو تو مضرت اوسکی عظیم ہوگی اور جس طرح سو کہ ریاضت معتدل اور با وقت حرارت
 غریزی کو تازہ کرتی ہے اور انداموں اور قوتوں کو قوت دیتی ہے اسی طرح ریاضت با فراط اور بوقت حرارت
 غریزی کو تحلیل کرتی ہے اور قوتوں کو ضعیف کرتی ہے اور حد ریاضت کی یہ ہے کہ جس وقت رنگ چہرہ کا فروختہ
 ہو و اور گین بدن کی ممتلی اور سانس بحال رہے پس جو ریاضت کہ واسطے تحلیل فضلہ کروزہ کے کریں حد
 اوسکی یہ ہے اور اصل بزرگ ریاضت میں یہ ہے کہ مزاج ریاضت کر نیوالے کا دیکھیں اگر مزاج گرم اور خشک اور
 صفراوی ہے تو ریاضت کمتر اوس حد کریں اور جلد زیادہ اوس حد ریاضت سے علیحدہ ہوں اور اگر مزاج
 سرد اور تر ہے اوس حد تک پھونچا نا چاہیے اور اندک زیادہ اوس سے اور حرکت ریاضت میں اول آہستہ جائے
 اور بتدریج سخت حرکتیں کرنا چاہیے اور انتہا تک کہ قوت ریاضت کر نیوالے کی کہنچ سکے اور بتدریج حرکت آہستہ
 کریں اور بتدریج ریاضت قطع فرمائیں اور جس کیسکو کہ حاجت ریاضت قویہ کی ہو و اوسکے واسطے مدت ریاضت
 کی بڑھانا بہتر ہے قوت ریاضت کو بڑھانے سے ہے اسلئے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ قوی ریاضتوں سے قوی عارضہ خارج ہوا
 یا کوئی رگ ٹوٹ جاتی ہے اور لازم ہے کہ جس وقت ریاضت شروع کریں پہلے ہاتھ اور پاؤں اور پشت
 ریاضت کر نیوالے کی ملین مالیدن معتدل ساتھ دستاں مختلف یا ساتھ کپڑے درشت کو پہر روغن خارج
 مانند روغن بادام اور روغن کنجد تازہ کے عضلے اوسکے چرب کریں اور باہستگی ملین پھر عضلوں کو ساتھ روغن کے
 دباوین فشر دنی معتدل بہا تک کہ قوت ملن اور تری روغن کی بخوبی عضلوں میں پہونچ پھر طرف ریاضت کے
 مشغول ہو وین اور اس ملن کو طیب مالیدن استعداد کہتے ہیں اسلئے کہ ایسی مالش حرارت غریزی کو اندک
 حرکت میں لاتی ہے اور مسام کو کھولتی ہے اور عضلوں کو پوست کی طرف کہنچتی ہے تاکہ ریاضت سے تحلیل قبلی کرے
 اور یہ اوس آدمی کے بدن کے لیے چاہیے جسکے عضلے سخت ہو وین اور مسام بند ہو و اور غذائیں غلیظ کھانا
 اور وہ جسم کہ جسکے عضلے نرم ہو وین اور غذائیں غلیظ کھاتے ہوئے نہوا سکے لیے ایسی مالش اور روغن سے

ج ۳
 ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی

مستطیل

پیدا ہوتی ہیں معلوم کریں کہ متقدمین کے نزدیک ماندگی تین نوع پر فروجی تمددی اور درمی اور ایک
گروہ نے کہا ہے کہ ماندگی کی ایک نوع اور ہر اسکو قشقی کتہو ہیں پس چار نوع ماندگی کی اکثر ریاضت سے پیدا ہوتی ہیں
اور اکثر اور کسی سبب سے بھی اسباب سابقہ کے پیدا ہوتی ہیں لیکن فروجی وہ ماندگی ہے کہ اگر ساتھ اوپر زمین
اور حرکت کریں تو ایسا الم پائیگی جس طرح زخم سے پتے ہیں اور اکثر اوقات یہ الم ظاہر پوست میں ہوتا ہے اور اکثر
جسم کے اندر ہوتا ہے اور سبب اسکا فضائے ہر متیق اور گرم بسیار اور سبب پیدا ہونے اس فضلہ کا کوئی حرکت
قوی ہے کہ اندام اس سے گرم ہوتے ہیں اور گوشت اور چربی آدمی کی گھلتی ہے اور جسوقت کہ یہ فضلہ رگوں میں
پھیلتا ہے تو تری خون کی اسکی قوت کو توڑتی ہے لیکن اگر نواحی پوست میں پراگندہ ہو وہ ماندگی فروجی ظاہر
ہوگی اور اگر یہ فضلہ بہت تر ہو سردی پشت میں معلوم ہوگی اور اگر فضلہ نہایت تری رکنا ہو وہ لرزہ اور تپ ظاہر
ہوگی اور اگر سبب اس ماندگی کا ریاضت ہو تو آئین میں میٹھا اور بہت ماش باہستگی ساتھ روغنوں
کشانیدہ مانند روغن سویا اور روغن بایونہ اور روغن چربہ اور روغن بنج خطمی اور روغن بنج قنارہ الحار کے
نافع ہے گرم بہت گرم ہندی اور پانی اسکا بہتر چاہیے اور اگر بنج چند رنگ کے لکڑے کریں اور اسکو ساتھ
روغن کچھ کے شیشہ میں بھریں اور شیشہ کو دیگ پر آب میں لکھیں اور جوش میں ماش اس روغن کی منام کو
دلتی ہے اور اس مواد کو تجلیل خراج کرتی ہے اور اگر معلوم ہو جائے کہ بدن میں کوئی خلط کثرت سے ہے یا
ریاضت سے پہلے نزدیک بعد اتفاق غذا علیظ کا ہوا ہے اور متلاہی وجہ سے ہو گیا ہے تو لازم ہے کہ تدارک اسکا
بھونک سے کرنا چاہیے اور اگر اس خلط کا استقرار کریں تب بھی بہتر ہے اور آئین اور حمام اور روغن ملنا بھی اسی
صفت سے چاہیے کہ مذکور ہو چکا ہے اور دوسری دن غذا سبک اور اندک کام میں لانا چاہیے مانند مرغ کے ساتھ
پانی انگو خرام اور آلو بخیرہ کے اور تیسری دن غذا مانند قلیہ کدوا و مرغ ساتھ ماش کے اور پالک ساتھ کشکج
تناول فرمائیں اور ماندگی تمددی وہ ہے کہ آدمی تصور کرتا ہے کہ اندام اس کے کو فتنہ ہیں اور جو حرارت اور متلا
اور کشیدگی کہ متلا سے ہوتی ہے اندام میں پادیکا اور حرکت بدشواری کر سکیگا خاصہ اگر بعد ریاضت کو ظاہر ہو
اور سبب اسکا وہ فضلہ ہے جو عضلوں میں بگیا ہے اور وہ دو طرح پر ہے ایک فضلہ ایسا ہوتا ہے کہ او میں چند ان
سوزانی اور بدی نہیں ہوتی ہے دوسری فضلہ ایسا ہے کہ او میں مادہ بادی ہوتا ہے مگر فرق دونوں میں یہ ہے کہ جو
بادی ہوتا ہے گرانی کتر تا ہے اور جو فضلہ اور کسی طرح کا ہوتا ہے اس سے گرانی تمام جسم میں ہوتی ہے اور اکثر اوقات
اس سبب کہ آدمی اچھی طرح سے ہندی اسطرح کی ماندگی ظاہر ہوتی ہے اور وہ سہل ہے اور وہ ماندگی جو باوجود اچھی
طرح سے آدمی کے ظاہر ہو سخت ہے علاج اسکا بھی تجلیل کرنا ہے اور عمل میں لانا آئین اور حمام کا دن میں
دو تین مرتبہ اور روغن جو علاج فروجی میں بیان ہو چکا ہے کام میں لانا اسی طریق سے لازم ہے علاوہ وہی چاہیے

اور اگر سبب اسکا وہ فضلہ ہے جو عضلوں میں بگیا ہے اور وہ دو طرح پر ہے ایک فضلہ ایسا ہوتا ہے کہ او میں چند ان
سوزانی اور بدی نہیں ہوتی ہے دوسری فضلہ ایسا ہے کہ او میں مادہ بادی ہوتا ہے مگر فرق دونوں میں یہ ہے کہ جو
بادی ہوتا ہے گرانی کتر تا ہے اور جو فضلہ اور کسی طرح کا ہوتا ہے اس سے گرانی تمام جسم میں ہوتی ہے اور اکثر اوقات
اس سبب کہ آدمی اچھی طرح سے ہندی اسطرح کی ماندگی ظاہر ہوتی ہے اور وہ سہل ہے اور وہ ماندگی جو باوجود اچھی
طرح سے آدمی کے ظاہر ہو سخت ہے علاج اسکا بھی تجلیل کرنا ہے اور عمل میں لانا آئین اور حمام کا دن میں
دو تین مرتبہ اور روغن جو علاج فروجی میں بیان ہو چکا ہے کام میں لانا اسی طریق سے لازم ہے علاوہ وہی چاہیے

جو علاج قروحی بین مذکور ہو چکی ہے اور اگر یہ ماندگی ریاضت کہ سبب سے ظاہر ہو تو استفراغ سے چارہ نہوگا اور اگر
اس ماندگی کا باد ہو زیرہ اور شاہ زیرہ یعنی کرویہ اور سفوف رومی کھانا اور روغن جو مذکور ہو چکے ہیں ملنا او سکو
تحلیل کرتا ہے اور غذا نچو آب ساتھ صغیر اور زیرہ اور کرویہ کے اور ماندگی درمی وہ ہے کہ بدن گرم ہوتا ہے اور
رگین اور عضل پڑھوتے ہیں اور حبس وقت ہاتھ اور سیر رکھیں رنج پاویں مانند اس عضو کے کہ آما سیدہ ہو اور
اندام عین کشیدگی پاویں حبس امتلا میں ہوتی ہے اور سبب اس کا مانند اسباب تمدی کے ہے اور علاج اس کا
میں کاموین تمام کو ہو چتا ہے علاج امتلا کا ساتھ استفراغ کرنے اور کم کھانے کو اور دور کرنا حرارت کا ساتھ
خنک شربتوں کو اور نرم کرنا کشیدگی عضلوں کا ساتھ حمام اور آبن و روغن غنوں کے اور روغن بنفشہ اور
روغن نمین ملانا بہتر ہے اور آسائش مفید ہے اور ماندگی قشعی کہ خشکی سے ہوتی ہے وہ اس طرح کی ہے کہ آدمی چھتا
کہ اندام میں خشکی ظاہر ہوتی ہے اور سبب اس کا دو طرح پر ہے ایک یہ کہ جسم میں خلط فرونی پیدا ہوتی ہے اور باوجود
اوسکو ریاضت اور کسی اور رنج کا اتفاق پڑتا ہے کہ اوس سے پسینہ بہت آتا ہے یہاں تک کہ خشکی پیدا ہوتی ہے اور
دوسرا سبب یہ ہے کہ ہوا سخت گرم ہوتی ہے اور روزہ اور کم کھانے کا اوس ہو امین اتفاق پڑتا ہے اور حبس انواع
ماندگی ان سببوں سے پیدا ہوتی ہیں ریاضت بیوقت اور ہوا گرم اور کمی غذا یا زیادتی غذا اور علاج اس کا بھی
آبن و نیارم میں بیٹھنا اور استعمال روغن بنفشہ یا اور روغن کھانا اور شربت کشاب اور روغن بادام اور شکر اور نیاب
اسیغول ساتھ شکر کے کھانا لیکن کشاب میں پانچہ برہ یا مرغ تناول کریں اور غذا ضرورہ کشک جو اور غلیہ کدو اور
ماس اور پالک ساتھ مرغ کو اور مالک و مرغی کے اندھے آدھے بھونے اور اگر قوت اور سن اور فصل و سال
اور بدن موافق ہو آب سرد میں بیٹھنا بہتر ہے اور تیسری دن چاہیو کہ بعد آبن و یا حمام کے ایک بار گی جسم اپنا سرد پائیں
والین اور اسی وقت تکلیں مسام بستہ ہوگو اور تری بدین ریکی اور تحلیل کتہ ہوگی اور بدیر ہنا سرد پانی میں خط نہا
اور مالش کی چیزوں سے جو انواع ماندگی میں استعمال کرتے ہیں شکم پر کچھ غلین لیکن اگر شکم کے عضلوں میں بھی وہی رنج
کہ جو اعضاء میں ہوتا ہے اور وقت اگر قدری باہر تنگی طین روا ہے اور سب صورتوں میں اور جمیع حالات میں
روغن کو فم معده سے دور رکھیں اور اگر رات کی وقت طرف غذا کے حاجت ہو تو اول قدری مالش کریں اور
تھوڑی دیر صبر کریں پس غذای معتدل بمقدار معتدل تناول کریں اور حال سب ماندگیوں کا حمام میں آنا
اور اگر حمام میں جاویں اور اسی وقت سردی پشت پر معلوم ہو تو اوسیدم باہر نکلیں اور ساتھ استفراغ اور
پھیر لانے مزاج کے مشغول ہوویں اور حبس وقت کہ معلوم ہو وی کہ بدین کو فی خلط خام ہے پہلو علاج ماندگی کا کریں پھر
اوسکو دور کریں پھر خلط کو پکانے اور استفراغ میں مشغول ہوویں اور اگر خلط بکثرت ہو وی تو وہ ریاضت سے باز رکھیں
اور قصد سے بھی باز رکھیں اسلئے کہ قصد سے خون نیک باہر ہوتا ہے اور خلط خام بدین رجائی ہے اور لازم ہے کہ نہایت گرم

[illegible]

١٠

315

پیرین بھی نوش کرتی چاہئیں اسلئے کہ گرمی خلط کو قیق کرتی ہو اور تمام بدنیں پر لگندہ کرتی ہے اور کولے تدبیر اور
 کی سفید ہو اور بعد ظاہر ہونے اثر خفگی کے شراب رقیق نافع ہو اور خلط کو تمامہ پکاتی ہو اور اور کرتی ہو یا ب
 یا پخوان چٹنی گفتار ہو اور حصہ اول سے پیشری کتاب کا اون مانڈ کیوں کی تدبیرین
 ہو جو ریاضت سے نہیں طہا ہو جوتی ہیں جسوقت کہ ماندگی قروحی طہا ہو دے
 بدون اتفاق ہونے ریاضت کے پہلو جانتا چاہی کہ رگوئیں کوئی خلط ہو یا نہیں پس نشان موجودگی خلط کا
 یہ ہے کہ پیشاب ناخوشبو ہوگا اور عادت میدا ہونے خلطوں کی اور کئی رگوئیں گواہی دیگی اور اگر نشان پناوین
 رگین پاک سمجھنا چاہی اور علاج اسکا اگر رگوئیں غلطیں موجود ہوں ریاضت کریں اور خواب اور آسایش
 دہوئیں اور ہر شب اعضا کو کسی روغن سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں لیں اور حمام معتدل اور پانی ہتر سفید
 ہوگا اور جو حمام کے اندر سردی پشت پر نہ معلوم ہو تو کچھ جین کھاتین خاصہ سردی اگر خلط خام اور غلیظ ہو اور کشاکش
 کشک جو اور خود سی تیار کریں خیل سو دند ہوگا اور اگر خلط نہایت خام ہو اور غلیظ اند کے تخم بادیان معہ قدرے
 کالی مچ کشاکش میں شامل کریں اور اگر غذا سے اس کشاکش پر قناعت کریں نہایت نافع ہوگا اور جو کشاکش پر
 قناعت نہ کریں شوربا مریع اور خود اور سو یا پکا کر دارینی اور کالی مچ وائیں اور مرغ کشاکش جوین پکا کر دارینی اور
 کالی مچ وائیں اور شراب صافی سفید خلط کو پکاتی ہو اور رکون کو باور پاک کرتی ہو اور اگر غلیظ خون کا ہو تو نصف
 کریں اور اگر کوئی خلط غالب ہو متقیہ اسکا فراتین اور باوجود ان تدبیروں کے قوت کو گاہ کریں اور اگر باو
 ان سب تدبیروں کے خواب نہ آوے سخت ہو اور جسوقت معلوم ہو جائے کہ غلطیں گومین نہیں ہیں لیکن اندام
 اصلی میں بلخ خلط نہایت خام ہو کچھ جین شہد و تیار کریں اور جو لون جسکی حرارت ظاہر بدن پر ہو پوچھی استعمال
 فراتین مانڈ فوہنجی اور کونی اور فلافلے کے اور بعد مچون نوش کرنے کے کچھ حرکت نہ کریں دو گنشتہ تک پھر حمام
 میں جائیں اور بالسن کریں باروغن اور بے روغن اور غذا نخود آب صغیر اور زیرہ اور کرویا اور دار چینی اور
 کالی مچ واکر کپاتین اور اگر حاجت ہو دوی بعد کھانا کھانے کے اند کے فلافلے یا کونی تناول کریں بدین شرط کہ معلوم
 ہو جائے کہ مزاج اسکا تحمل ان چیزوں کا ہے اور اگر خلط رگون کی اندر داخل ہو اور نیز رگون سے باہر بھیجی تو تدبیر
 دونوں کی بحسب شہادہ ترتیب دیوین اور غالب امر کی تدبیر قوی لازم ہے اور پہلے خلط کے پکانے میں مشغول
 ہووین اور جب تک خلط نہ پکائی کہ کچھ استفراغ اور کوئی متقیہ نہ کرنا چاہی نہ ضد اور نہ دستون اور نہ قی اور نہ ریاضت
 سے اور جسوقت اثر خفگی خلطوں کا ظاہر ہو دوی پہلے ملنا انداموں کا شروع کریں پھر ریاضت اور حمام اور بالسن
 روغن پھر استفراغ بدوای مسلسل کریں اسلئے کہ ماییدن اسے خدا و اور استفراغ اور ریاضت اور حمام اور آئین اور
 ملنا روغنوں کا خلطوں کو بختم کرتا ہو اور جسوقت کہ نشان خفگی کا تمامہ ظاہر ہو دوی تو او سیوقت تدبیر متقیہ کی کریں

آگ پر ہو سکتی ہے طبیعت اوسکی گرم اور خشک ہے تیسری درجہ میں اور اوسمین قوت قابضہ ہر دستوں کو جو سردی
ہوں باز رکھتی ہے اور صبیح اشک کو قوت دیتی ہے خاصہ معدہ کو اور رطوبتیں بد اور عفن معدہ سے باہر نکلتی ہیں اور
عود بخیر جو بکریا ج کو توڑتی ہے اور دروہلو کو زائل کرتی ہے اور دل اور دماغ اور جگر سرد کو نافع ہے اور سردہ
جگر کا کھولتی ہے غنیمت محققین نے یون بیان کیا ہے کہ غنیمت ایک شے ہے کہ قدر دریا میں ہوتی ہے مانند کماۃ کے کہ چٹکل
میں جمتی ہے اور صحرائی کرکان بعضی شام کے شہر و زمین یہ کماۃ بہت ہے اور آٹھویں باب میں دوسرے
جزر واد تیسری گفتار سے اس کتاب کے بیان ہو چکی ہے لیکن غنیمت ظاہر ہوتا ہے تو ہوا کی غنیمت حلی ہے اور دریا کو
اس قدر تہ و بالا کرتی ہے کہ قدر دریا بھی متحرک ہو کر شگافتہ ہو جاتا ہے اور غنیمت قدر دریا سے پرانگندہ ہو کر کنارہ دریا پر
آجاتا ہے اور ایک گروہ ڈکھا ہے کہ غنیمت ایک رطوبت ہے کہ بعضی معادن سے درمیان دریا اور یا جزائر میان دریا
مانند قعر اور مویہانی اور قیر کی نکلتی ہے اور سبب جزر اور دماغ اور طماطم امواج کنارہ دریا پر مجتمع ہوتی جاتی ہے
مانند روغن کے اور سرد ہوا سے بھی جاتی ہے اور سبب اس بات کا کہ اوسمین ابابیل کی چنگ معلوم ہوتی ہیں
یہ ہے کہ جب وقت غنیمت کنارہ دریا پر پہنچتا ہے اور آفتاب اوسپر چمکتا ہے تو تابش آفتاب سے نرم ہو جاتا ہے اور
ابابیل جسکو عربی میں خطاف کہتے ہیں اوسپر پہنچتی ہے چنگ اوسکا اوسمین گرجاتا ہے اور زمین اگل سکتا ہے
پس اوسی میں رہ جاتا ہے اور بعض آدمی اسطرح بیان کرتے ہیں کہ غنیمت کو جب وقت کنارہ دریا پر لچاتی ہے اور وہ
سردی ہوا سے جتا ہے تو بہت کثرت سے اوسپر جمع ہوتی ہیں اون کیڑوں کو دیکھا جائے اور اوسپر سے اترتے ہیں پس جب وقت
اون کیڑوں کو کھانا چاہتے ہیں مقدار اور چنگ اونکا اوسمین رہ جاتا ہے اور اکثر اوسمین ریگ بھی ہوتا ہے جب وقت
اوسکا استعمال منظور ہوتا ہے لکھلاتے ہیں اور صاف کر لیتے ہیں اور سبب ریگ کا اوسمین یہ ہے کہ جب وقت سرد
دریا پر پہنچتا ہے موج اوسکو خشکی میں ڈالتی ہے اور ریگ اوسمین شامل ہوتی ہے پھر دوسری وقت اوسکو موج
پھیر لاتی ہے اور پانی میں ڈالتی ہے یا کوئی موج دریا کی آتی ہے اور پھر اوسکو دریا میں کینچ لاتی ہے اور ریگ
اوسمین ہ جاتی ہے اور انواع غنیمت سے سحری ہے اور زمین سحرمان اور عدن کے بیچ میں ہے کہ کنہ رسی زمین کے
پہاڑ میں اوگتا ہے اور غنیمت اوس دریا سے نکلتا ہے اور ایک نوع غنیمت کی ہے اوسکو قاقلی کہتے ہیں سفید اور
چرب ہے اور ایک قسم غنیمت کی سلاطی ہے اور بعض قسم غنیمت کی ایسی ہے کہ مچھلی اوسکو نگل جاتی ہے اور پھر اگل دیتی ہے
اوس سے جو مچھلی کی معلوم ہوتی ہے اور طبیعت غنیمت کی گرم اور خشک ہے دوسری درجہ میں اور لطیف ہے بیماریوں
سرد دماغی اور بوزہ کو نافع ہے اگر آتشہ اوسکو ہندی میں چھڑکے کہتے ہیں سفید بہتر ہے اور سیاہ بدتر گرم
پہلے درجہ میں اور خشک ہے دوسری درجہ میں اور ایک گروہ کہتا ہے کہ سرد اور خشک ہے اور خشکی بہ نسبت سردی
اوسمین زیادہ ہے اگر آتشہ شراب میں تر کرین تو وہ شراب آدمی کو سلائی ہے اور اگر شراب بعض میں تر کرین تو وہ

عن غنیمت
عین اور سکون لون اور قوت قابضہ
اور از جگر کے باہر نکلتی ہیں اور
کھینچنے سے ہوجاے ایک قسم کی مچھلی ہے
خبر درجہ میں دریا کی مچھلی ہے
اور پھر اور وقت کے ایک قسم کی مچھلی ہے
وہاں سے نکلتا ہے اور شگافتہ ہوتا ہے
جہاں سے نکلتا ہے اور شگافتہ ہوتا ہے
اور سرد ہوا سے بھی جاتی ہے اور سبب اس بات کا کہ اوسمین ابابیل کی چنگ معلوم ہوتی ہیں
یہ ہے کہ جب وقت غنیمت کنارہ دریا پر پہنچتا ہے اور آفتاب اوسپر چمکتا ہے تو تابش آفتاب سے نرم ہو جاتا ہے اور
ابابیل جسکو عربی میں خطاف کہتے ہیں اوسپر پہنچتی ہے چنگ اوسکا اوسمین گرجاتا ہے اور زمین اگل سکتا ہے
پس اوسی میں رہ جاتا ہے اور بعض آدمی اسطرح بیان کرتے ہیں کہ غنیمت کو جب وقت کنارہ دریا پر لچاتی ہے اور وہ
سردی ہوا سے جتا ہے تو بہت کثرت سے اوسپر جمع ہوتی ہیں اون کیڑوں کو دیکھا جائے اور اوسپر سے اترتے ہیں پس جب وقت
اون کیڑوں کو کھانا چاہتے ہیں مقدار اور چنگ اونکا اوسمین رہ جاتا ہے اور اکثر اوسمین ریگ بھی ہوتا ہے جب وقت
اوسکا استعمال منظور ہوتا ہے لکھلاتے ہیں اور صاف کر لیتے ہیں اور سبب ریگ کا اوسمین یہ ہے کہ جب وقت سرد
دریا پر پہنچتا ہے موج اوسکو خشکی میں ڈالتی ہے اور ریگ اوسمین شامل ہوتی ہے پھر دوسری وقت اوسکو موج
پھیر لاتی ہے اور پانی میں ڈالتی ہے یا کوئی موج دریا کی آتی ہے اور پھر اوسکو دریا میں کینچ لاتی ہے اور ریگ
اوسمین ہ جاتی ہے اور انواع غنیمت سے سحری ہے اور زمین سحرمان اور عدن کے بیچ میں ہے کہ کنہ رسی زمین کے
پہاڑ میں اوگتا ہے اور غنیمت اوس دریا سے نکلتا ہے اور ایک نوع غنیمت کی ہے اوسکو قاقلی کہتے ہیں سفید اور
چرب ہے اور ایک قسم غنیمت کی سلاطی ہے اور بعض قسم غنیمت کی ایسی ہے کہ مچھلی اوسکو نگل جاتی ہے اور پھر اگل دیتی ہے
اوس سے جو مچھلی کی معلوم ہوتی ہے اور طبیعت غنیمت کی گرم اور خشک ہے دوسری درجہ میں اور لطیف ہے بیماریوں
سرد دماغی اور بوزہ کو نافع ہے اگر آتشہ اوسکو ہندی میں چھڑکے کہتے ہیں سفید بہتر ہے اور سیاہ بدتر گرم
پہلے درجہ میں اور خشک ہے دوسری درجہ میں اور ایک گروہ کہتا ہے کہ سرد اور خشک ہے اور خشکی بہ نسبت سردی
اوسمین زیادہ ہے اگر آتشہ شراب میں تر کرین تو وہ شراب آدمی کو سلائی ہے اور اگر شراب بعض میں تر کرین تو وہ

[illegible]

اور قابض ہر دانتوں کے جڑوں کو درم کو دور کرتا ہے اور درم زبان کو بھی نافخ ہوا اور ضعیفی معدہ کو کہ سردی سے
ہو مفید ہر روغن سرداب یعنی تلی کا روغن لچون کی سستی کو اور معدہ کی ضعیفی کو اور گردہ کے
درم کو سود مند ہوا اور درم اور درم پشت اور درم پہلو کو کہ سردی سے ہونفع کامل بخشتا ہے۔
روغن استنہین سستی کو معدہ سرد کے نافخ ہے روغن منقشہ خشک اور لطیف ہے
خشکی دماغ کی اور حرارت سینہ کو رفع کرتا ہے روغن نیلو ف زیادہ خشک روغن منقشہ گرم ہے
نہیں دلاتا ہے اور درم سرد کو کہ گرمی اور خشکی سے ہوا رائل کرتا ہے روغن مور و بالون کو قوی
کرتا ہے اور دماغ گرم کو سود مند ہے روغن بابونہ گرم ہے اور محل صاحب تپ و لرزہ کو مفید
ماندگی رفع کرتا ہے روغن شہت یعنی سودہ کا تیل یہ بھی فعل کرتا ہے روغن گل کھانا اور
نلنا اور سکا ظاہری اور باطنی زخموں کے لیے سود مند ہے شانہ اور آنتوں کی جلن کو دور کرتا ہے اور درم
کو کہ گرمی سے ہونا نافخ ہے تمام ہوا بحکم ایزدی حصہ پہلا تیسری کتاب کا ذخیرہ خوارزم شاہی سے



حصہ دوسرا تیسری کتاب کا ذخیرہ خوارزم شاہی سے تندرستی کے
نگاہ رکھو کی تدبیر میں ہے اور اس حصہ کی سات گفتار ہیں گفتار پہلی تیسری کتاب کے
دوسرے حصہ کے پاک کرنے کی تدبیر میں ہے فضول طعام اور
فرونی اخلاط سے کہ بدین باغث بیماری کا ہوتی ہیں اور اس گفتار کے
پانچ جزو ہیں۔ جزو پہلا پہلی گفتار اصول کلی کی شناخت میں ہے انواع استفراغات
میں اور اس جزو کے سات باب ہیں باب پہلا فصد اور تے اور دستوں کی تدبیروں کے اصول
میں ہے باب دوسرا تدبیر میں پیر دینے مواد کے ہر ایک عضو سے طرف دوسری عضو کو باب تیسرا
اس امر کی شناخت میں ہے کہ انواع استفراغ سے پہلے کونسا استفراغ عمل میں لائیں باب چوتھا
اون حالات کی شناخت میں ہے کہ جو استفراغ واجب کرتے ہیں باب پانچواں اون حالات کی
بیانات میں ہے کہ جو بہت جلد استفراغ واجب کرتے ہیں باب چھٹا اون نشانیوں میں ہے جو فائدہ اور
نقصان پر تفتیہ کے دلالت کرتی ہیں باب ساتواں باز رکھو میں ہے انواع استفراغات کے
جزو دوسرا پہلی گفتار سے پاک کرنے میں بدن کے ہر مواد فضول سے ساتھ

ابن سیرین رحمہ اللہ

۱۰ نیلو ف زیادہ خشک روغن منقشہ گرم ہے
۱۱ روغن مور و بالون کو قوی کرتا ہے
۱۲ روغن بابونہ گرم ہے اور محل صاحب تپ و لرزہ کو مفید ماندگی رفع کرتا ہے
۱۳ روغن شہت یعنی سودہ کا تیل یہ بھی فعل کرتا ہے روغن گل کھانا اور نلنا اور سکا ظاہری اور باطنی زخموں کے لیے سود مند ہے
۱۴ شانہ اور آنتوں کی جلن کو دور کرتا ہے اور درم کو کہ گرمی سے ہونا نافخ ہے تمام ہوا بحکم ایزدی حصہ پہلا تیسری کتاب کا ذخیرہ خوارزم شاہی سے
۱۵ گفتار پہلی تیسری کتاب کے دوسرے حصہ کے پاک کرنے کی تدبیر میں ہے فضول طعام اور فرونی اخلاط سے کہ بدین باغث بیماری کا ہوتی ہیں اور اس گفتار کے پانچ جزو ہیں۔ جزو پہلا پہلی گفتار اصول کلی کی شناخت میں ہے انواع استفراغات میں اور اس جزو کے سات باب ہیں باب پہلا فصد اور تے اور دستوں کی تدبیروں کے اصول میں ہے باب دوسرا تدبیر میں پیر دینے مواد کے ہر ایک عضو سے طرف دوسری عضو کو باب تیسرا اس امر کی شناخت میں ہے کہ انواع استفراغ سے پہلے کونسا استفراغ عمل میں لائیں باب چوتھا اون حالات کی شناخت میں ہے کہ جو استفراغ واجب کرتے ہیں باب پانچواں اون حالات کی بیانات میں ہے کہ جو بہت جلد استفراغ واجب کرتے ہیں باب چھٹا اون نشانیوں میں ہے جو فائدہ اور نقصان پر تفتیہ کے دلالت کرتی ہیں باب ساتواں باز رکھو میں ہے انواع استفراغات کے جزو دوسرا پہلی گفتار سے پاک کرنے میں بدن کے ہر مواد فضول سے ساتھ

قے اور اس جزو کے گیارہ باب ہیں۔ باب پہلا تندرست آدمیوں کی حاجت مند
 میں ہر طرف قے باب دوسرے کی منفعت اور مضرت میں ہے باب تیسرا اس بات میں
 کہ قے کس شخص کے لیے تجویز کرنی چاہیے اور کونہ تجویز کرنی چاہیے باب چوتھا قے کی تدبیر میں ہے
 باب پانچواں اس امر میں ہر قے کس قدر اور کب اور کیونکر کرنی چاہیے باب چھٹا قے کے
 نقصان اور فائدوں کی نشانیوں میں ہر باب ساتواں اون حالات کو تدارک میں ہر جو بعد
 قے کے ظاہر ہوتے ہیں باب آٹھواں قے کی دواؤں کی قوتوں میں ہے اور حکوئی انوکھل کی
 باب نواں اس قاعدہ میں ہر قے کی کیونکر استعمال کریں باب دسواں قے کی
 دواؤں کی صلاح میں ہر باب گیارہواں قے کی دواؤں کی شمار اور مزاج میں ہر جزو تیسرا پہلی
 گفتار سے بدن کے پاک کرنے کی تدبیر میں ہے ساتھ دواؤں مسلسل کے اور جو کچھ اس سے متعلق ہے اور
 اس جزو کے اٹھارہ باب ہیں باب پہلا اصول کلی کے بیان میں ہے استعمال کرنے میں دواؤں مسلسل
 باب دوسرا اس امر میں ہر قے دوا مسلسل کی کسو دینی چاہیے اور کسو ندینی چاہیے باب تیسرا اس
 بات کی شناخت میں ہر قے قوی دوا مسلسل کی کسو دینی چاہیے اور کسو ندینی چاہیے باب چوتھا
 اون تدبیر و نمین ہر جو پہلے دوا سے اور بعد دوا کے عمل میں لائیں باب پانچواں اس امر میں ہے کہ
 دوا میں مسلسل کی کیونکر کھانی چاہیے یا نہی چاہیے باب چھٹا دواؤں کی قوت کو نگاہ رکھو میں ہر باب ساتواں
 اس امر میں ہر قے دوا مسلسل کی کسو قوت کھانی چاہیے باب آٹھواں امیر آدمیوں کی مسلسل کی تدبیر میں
 اور اون آدمیوں کی دوا کی تدبیر میں ہے جو مسلسل بدشواری پیتے ہیں باب نواں اس قاعدہ میں ہر قے
 دستوں کو کسو قوت بند کرنا چاہیے باب دسواں اون حالات کو تدارک میں ہر جو بعد استفراغ کے
 ظاہر ہوتے ہیں یا فرط استفراغ کے باب گیارہواں اس شخص کی تدبیر میں ہر جو مسلسل کی دوا کھاتے
 اور دست او سکونہ آئے باب بارہواں دستوں کے بند کرنے کی تدبیر میں ہے جو قوت کثرت سے
 دست آوین باب تیرہواں اس بات کی شناخت میں ہر قے دوا خلطوں کو کیونکر بدن سے نکالتے ہیں
 باب چودھواں اس امر کی شناخت میں ہر قے مسلسل دواؤں کو ہر ایک کی فخل کرتی ہے باب
 پندرہواں شناخت میں ہر فرق درمیان دوا مسلسل اور دوا ملین کے باب سولہواں
 اس بات میں ہر قے دوا کیونکر ملائی چاہیے باب سترہواں اون دواؤں کے بیان میں ہے جو مشہور ہیں
 اور اکثر استعمال میں آتی ہیں اور منفعت اور مضرت اور اصلاح ہر ایک کی اور مقدار خوراک ہر ایک دوا کی اور
 بیان ہر ایک کا بہ ترتیب اب ت ث باب اٹھارہواں سبب شناخت مار الجبن اور اوسکی

کی دوا اس جزو کے گیارہ باب ہیں
 سبب شناخت مار الجبن اور اوسکی
 دواؤں کی قوتوں میں ہے اور حکوئی انوکھل کی
 دواؤں کی صلاح میں ہر باب گیارہواں قے کی دواؤں کی شمار اور مزاج میں ہر جزو تیسرا پہلی
 گفتار سے بدن کے پاک کرنے کی تدبیر میں ہے ساتھ دواؤں مسلسل کے اور جو کچھ اس سے متعلق ہے اور
 اس جزو کے اٹھارہ باب ہیں باب پہلا اصول کلی کے بیان میں ہے استعمال کرنے میں دواؤں مسلسل
 باب دوسرا اس امر میں ہر قے دوا مسلسل کی کسو دینی چاہیے اور کسو ندینی چاہیے باب تیسرا اس
 بات کی شناخت میں ہر قے قوی دوا مسلسل کی کسو دینی چاہیے اور کسو ندینی چاہیے باب چوتھا
 اون تدبیر و نمین ہر جو پہلے دوا سے اور بعد دوا کے عمل میں لائیں باب پانچواں اس امر میں ہے کہ
 دوا میں مسلسل کی کیونکر کھانی چاہیے یا نہی چاہیے باب چھٹا دواؤں کی قوت کو نگاہ رکھو میں ہر باب ساتواں
 اس امر میں ہر قے دوا مسلسل کی کسو قوت کھانی چاہیے باب آٹھواں امیر آدمیوں کی مسلسل کی تدبیر میں
 اور اون آدمیوں کی دوا کی تدبیر میں ہے جو مسلسل بدشواری پیتے ہیں باب نواں اس قاعدہ میں ہر قے
 دستوں کو کسو قوت بند کرنا چاہیے باب دسواں اون حالات کو تدارک میں ہر جو بعد استفراغ کے
 ظاہر ہوتے ہیں یا فرط استفراغ کے باب گیارہواں اس شخص کی تدبیر میں ہر جو مسلسل کی دوا کھاتے
 اور دست او سکونہ آئے باب بارہواں دستوں کے بند کرنے کی تدبیر میں ہے جو قوت کثرت سے
 دست آوین باب تیرہواں اس بات کی شناخت میں ہر قے دوا خلطوں کو کیونکر بدن سے نکالتے ہیں
 باب چودھواں اس امر کی شناخت میں ہر قے مسلسل دواؤں کو ہر ایک کی فخل کرتی ہے باب
 پندرہواں شناخت میں ہر فرق درمیان دوا مسلسل اور دوا ملین کے باب سولہواں
 اس بات میں ہر قے دوا کیونکر ملائی چاہیے باب سترہواں اون دواؤں کے بیان میں ہے جو مشہور ہیں
 اور اکثر استعمال میں آتی ہیں اور منفعت اور مضرت اور اصلاح ہر ایک کی اور مقدار خوراک ہر ایک دوا کی اور
 بیان ہر ایک کا بہ ترتیب اب ت ث باب اٹھارہواں سبب شناخت مار الجبن اور اوسکی

اور صفحہ اس کے تیسری و چوتھی
 باب سبب

خاصیت اور فضیلت کو بیان نہیں ہے جزو چوتھا پہلی گفتار جو فصد اور حجامت کی تدبیر میں
اور اس جزو کے پیش میں باب پہن۔ باب پہلا فصد کی فضیلت کے بیان میں ہے
باب دوم سرخون کی فضیلت کے بیان میں ہے اور حاجتمندی میں اس کے نکلنے کی جسم سے باب تیسرا
اون تبعبون کی شناخت میں ہے جو تاخیر فصد واجب کرتے ہیں باب چوتھا اورن قاعدہ نہیں ہے
جو وقت فصد کو نما کرنا اور کاغذوری ہے باب پانچواں کثرت خون کی نشانی نہیں ہے باب چھٹا
نہا ہی خون کی نشانی نہیں ہے اندر جسم کے باب ساتواں احوال خون کی شناخت میں ہے
بعد باہر نکلنے کے باب آٹھواں اون فصد کی شناخت میں ہے جو خون کو تباہ کرتے ہیں
باب نوں رنگ خون کے بیان میں ہے ہر ایک مزاج اور ہر ایک سال میں سالانہ عمر سے
باب دسواں اس قاعدہ میں ہے کہ اجازت فصد کی سکودنی چاہی اور کس کو مذنی چاہی باب
گیارہواں اون اسباب کو بیان نہیں ہے جو باعث حاجت کا موثر ہیں طرف فصد کوٹے اور
بہت خون باہر نکلنے کو مہلت تک بخشی کی نوبت پہنچے باب بارہواں اس امر کے بیان میں ہے
کہ وقت فصد کے قوت کو کیونکر نگاہ رکھنا چاہیے اور خون کس قدر نکالنا چاہیے باب تیرہواں اس
قاعدہ میں ہے کہ قوت ضعیف آدمی کی کیونکر نگاہ رکھنی چاہی کہ بخشی نہونے پائے باب چودھواں
اون اسباب کو بیان نہیں ہے جو فصد سے باز رکھتی ہیں باب پندرہواں اس امر کی منفعت میں ہے کہ
خون دو دفعہ یا تین دفعہ باہر نکالیں باب سولہواں اس بات میں ہے کہ خون کو جو کسی طرف میلان
کرے اس جانب سے کیونکر مہیرنا چاہیے باب سترہواں اس آدمی کی تدبیر میں ہے جسکی فصد کا موثر نہیں
باب اٹھارہواں اس امر کی شناخت میں ہے کہ فصد بیمار کو نہیں کب کھولنی چاہیے
باب انیسواں اون مضر تون کے بیان میں ہے جو فصد کھلنے اور بہت خون نکلنے سے پیدا ہوتے
ہیں باب بیسواں بیان میں اون مضر تون کے ہے جو فصد نہ کھولنے سے باوجود حاجتمندی فصد
پیدا ہوتے ہیں باب اکیسواں اون رگوں کی پہچان میں ہے جسکی فصد کھولتی ہیں باب اسیسواں
رگوں کے حالات کی شناخت میں ہے کہ فصد کو شناخت اونکی سے چارہ نہیں ہے باب اسیسواں
اس امر کے بیان میں ہے کہ فصد کا کس طرح کا ہونا چاہیے اور کیونکر رگ پر اسکو رکھنا چاہیے باب چوبیسواں
اس معاملہ میں ہے کہ ہر ایک رگ کیونکر کھولنی چاہیے باب پچیسواں ہر ایک رگ میں خطا کے ہے جو فصد میں واضح
ہوتی ہے باب چھبیسواں فصد کی تعلیم میں ہے باب ستائیسواں فضیلت حجامت میں
باب اٹھائیسواں بیان میں ہے مقدار نقصان حجامت کو فصد سے باب انیسواں اس امر کی

اون حالات کی شناخت میں ہر جو سر اور روی میں ظاہر ہوتے ہیں باب دوسرا اون حالات کو
بیان میں ہے جو نصف بدن میں ظاہر ہوتے ہیں باب تیسرا اون حالات کی شناخت میں ہے جو اندرون
جگر ہوتے ہیں باب چوتھا اون حالات کی بیان میں ہے جو بچہ کے جسم میں ظاہر ہوتے ہیں گفتار
پانچویں تیسری کتاب کے دوسری حصہ سے اطفال کی پرورش کی تدبیر میں ہے اور اس گفتار
آٹھ باب ہیں باب پہلا بچہ کی نافت کا نثر اور غسل دینا اور باسٹ کرنے اور سلاتے کی تدبیر میں ہے
باب دوسرا بچہ کو دودھ پلانے کی تدبیر میں ہے باب تیسرا اختیار دایہ میں ہے باب چوتھا
نیکی اور بدی اور کمی اور زیادتی شیر اور دایہ کی تدبیر میں ہے باب پانچواں دودھ چھڑانے کی
تدبیر میں ہے باب چھٹا دانت نکلنے کی تدبیر اور علاج میں ہے باب ساتواں اون بیماریوں کو
علاج میں ہے جو بچہ کو عارض ہوتی ہیں باب آٹھواں بچہ کی پرورش میں ہے بعد شیر خوارگی کے گفتار
چھٹی تیسری کتاب کے دوسری حصہ سے بوڑھوں کی تدبیر میں ہے اور اس گفتار کے پانچ
باب ہیں باب پہلا مزاج پیری کی شناخت میں ہے باب دوسرا بوڑھوں کی غذا کی
تدبیر میں ہے اور رفع قبض شکم میں باب تیسرا تدبیر شراب میں ہے واسطے بوڑھوں کے باب چوتھا
بوڑھوں کے سہ کی تدبیر میں ہے باب پانچواں بوڑھوں کے نہانے اور خوشبو ملنے کی تدبیر میں ہے
گھٹا ساتویں تیسری کتاب کے دوسری حصہ سے مسافر و نکی تدبیر میں ہے اور اس گفتار
سات باب ہیں باب پہلا تدبیر سفر میں ہے بطریق کلی باب دوسرا اوس مسافر کی تدبیر
میں ہے جو گرمی کے موسم میں سفر کرے باب تیسرا اوس مسافر کی تدبیر میں ہے جو سردی کے موسم میں سفر
کرے اور تدبیر میں نگاہ رکھو ہاتھ پاؤں کے اور سر مازدہ کی تدبیر میں ہے باب چوتھا چہرہ کو نگاہ رکھو
کی تدبیر میں ہے باب پانچواں آبہا و غیب کی مضرت دفع کرنے کی تدبیر میں ہے باب چھٹا
مسافروں کے پیادہ چلنے اور تھک جانے کی تدبیر میں ہے باب ساتواں مسافران دریا کی
تدبیر میں ہے تمام ہوتی فہرست دوسری حصہ کی تیسری کتاب سے اب شروع ہوتا ہے
بیان ہر ایک گفتار کا حصہ دومی کتاب سوم سے و بستین گفتار پہلی حصہ دوم سے
تیسری کتاب کے جسم کے پاک کرنے کی تدبیر میں ہے فضول طعام اور فرونی
اخلاط سے کہ جسم میں سبب بیماری ہوتی ہیں اور اس گفتار کے پانچ جزو ہیں جزو پہلا
گفتار اول سے اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے اصول کلی کی شناخت میں ہے انواع استفرغات
میں اور اس جزو کے سات باب ہیں باب پہلا پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے

ج ۳

تدبیر و تفریح و تندرستی

آتی ہے تو سیلان اوپر کے جانب کو کرتی ہے اسوجہ سے ضد اور سہل بہتر ہوگا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ تپ کی نوبت نہیں
بہار و نکلوتے عارض ہوتی ہے اسلئے قریب زیادہ موافق ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوا کی دست لاتی ہے خاصہ کہ
معدہ قوی ہو یا طبع نرم ہو یا دوا بھونک کر اوپر کھاتی ہو یا بیمار کو قے کرنے کی عادت نہ ہو اور اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ دوا سہل کی قے لاتی ہے خاصہ کہ معدہ ضعیف اور متلی ہو یا طبع خشک ہو یا مزہ یا بود و الکی نہایت ناخوش
اور جو استفراغ کے اعتدال سے زیادہ ہو نہایت مضرت رکھتا ہے اگرچہ وہ خلط سب قابل اخراج کے ہو اور بدن
اوس سے بخوبی پاک ہو سکتا ہو جیسے کہ صاحب استقفا سے اگر بانی بہت ایکبارگی باہر نکالیں یا خراج بزرگ سے یہ
بہت ایک بار یا ہر کرین قوت ساقط ہوگی اور غشی عارض ہوگی اور اکثر بیمار کو نوبت ہلاکت کی چھوٹی
اسلئے کہ جو خلط کہ اوس کے بدن میں ہوگی بجای مادہ اصلی کے ہوگی اور مرکب و ج کا ہوگی اگرچہ یہ بھی لیکن قوام بد نکال دینا
پس چون ایکبار یا ہر کرین قوت ساقط ہو جائیگی اور سخت اور دشوار بیمار بنیں
ماقہ صرگی اور دوسواں اور دیوانگی اور عرق کشا اور شقیقہ اور سرطان اور جذام اور خورہ اور ریشہ یا دیگر تہین
استفراغات کا سہل ہے کیونکہ دوا سہل کی بخوبی مواد کو اوکھاڑ سکتی ہے اور باہر نکال سکتی ہے اور استفراغات
بسیار مانند سہل اور قے کے جگر کو گرم کرتے ہیں اور جو کوئی ہر مہینہ ایکبار یا دو بار دوا سہل کی یاد دہانی کی کھاڈ
واسطے احتیاط کے تاکہ بدن اوسکا پاک ہو ورنہ تو مضرت اوسکی اس تدبیر سے زیادہ منفعت سے ہوگی اسلئے کہ تمامی احتیاط
اور سب قوتیں کثرت استفراغ سے ضعیف ہو جائیں گی اور تدبیر بدی عادت ہو جائیگی اور معلوم کریں کہ ہاتھ میں
طیب کی کوئی میزان درست نہیں ہے کہ ساتھ اوس میزان کے بخوبی معلوم ہو جائے کہ مواد نا طبعی کتنا بھرے
اور کتنا کم کرنا چاہیے اور کس قدر دوا سہل کی عمل میں لانی چاہیے تاکہ بقدر فرونی اوس مواد سے ایکبار کمتر کرے
یا دواؤں سے کہ مزاج کو اصلاح پر لائیں کس قدر کام میں لانا چاہیے تاکہ مزاج ایکبار اصلاح پر آجائے اور باعتبار
پھر آوے پس جو کہ ایسی کوئی میزان ہاتھ میں طیب کے نہیں ہے اور بخیر قیاس کے طرف ان دونوں میں
کو کوئی راہ نہیں ہے احتیاط یہ ہے کہ طیب از روی قیاس کے اسباب اور نشانیوں میں بیماریوں کے
بخوبی غور و تامل کرے اور تقریب اور تخمین معلوم کرے کہ مزاج کس حد تک اعتدال سے باہر ہوا ہے اور
کس قدر خلط نا طبعی جسم بیمار میں زیادہ ہوئی ہے تاکہ واسطے استفراغ اوس خلط کے ایسے استعمال کرے کہ جو مخصوص
اور متعلق اوس خلط کو ہے اور بمقدار کمتر اوس سے کام میں لائے کہ بقدر قیاس واجب کرے اور ان
دواؤں سے جو مزاج کو اصلاح پر لاتی ہیں ایسی دوا استعمال کرنا چاہیے کہ مزاج کو ایکبار بطرف دیگر نہ پھیر دے
لیکن ایسی ہی عمل میں لانا چاہیے کہ قوت مزاج غریب کو توڑ دیوے اور باعتبار اصلاح پر لاوے اور اعتماد کم کرنے
میں خلط نا طبعی اور باعتبار پھر لانے میں مزاج غریب کو دو چیزوں پر کریں ایک یہ کہ دوا میں چھتہ بار

[illegible]

طیب ارادہ کری کہ مواد کو کسی عضو سے طرف کسی عضو کو پھیر دیو تو لازم ہے کہ پہلے درود کو ساکن کرنا چاہیے اس لیے کہ
 درود مواد کو طرف اپنی کینچتا ہے اور اگر طیب چاہے کہ اس کو بدون ساکن کرنے درود کے پھیر دیو تو فوجت
 اس کی بہت ہوگی اور کچھ منفعت نہوگی پس جسوقت درود کو اول ساکن کر لیا تو پھر نامواد کا سہل ہوگا
 اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پھر نامواد کا اس عضو سے کہ رخ طرف اس عضو کی کیے ہو کفایت کرتا ہے اور حاجت
 استفراغ کرنے کی کچھ نہیں ہوتی اور پھر نامواد کا چند طریق سے ممکن ہے ایک یہ کہ کسی عضو دیگر کو جو برابر ہو
 خوب باندھیں تو بسبب اس کے استقدر الم پھونچے گا کہ بسبب الم کے مواد اس کی طرف پھیر جائیگا یا شیشہ حجامت کا
 کسی عضو پر برابر اس کے رکھیں یا دوائیں گرم رکھیں یا مثلاً اگر دست راست میں مادہ ہے تو دست چپ سے کوئی
 کام سخت کریں یا کوئی بھاری بوجھ اٹھا دیں یا اگر سر میں مادہ ہے یا آنکھ میں ہے تو سر پر اور آنکھوں پر پرسی دوائیں
 لگائیں جو درود کو ٹھاتی ہیں اور تشکیک جتنی ہیں اور پاؤں کو سخت لیں یا گرم پانی میں لکھیں یا چمکے سے باندھیں کہ مواد
 اوپر سے اترے اور معلوم کریں کہ جو مواد بند کشا دین ہوتا ہے اس کا پھر نامواد استفراغ کرنا دشوار ہوتا ہے اس لیے کہ
 مواد کچھ میں ہے اور اس وجہ سے مواد بہت رہتا ہے اور دواسہل کی نیز اوپر سے مواد و کو کچھ کی طرف کینچتی ہے اور
 نیز پھر سے اوکھارتی ہے اور باہر نکالتی ہے اور اگر مواد نے بدن کے اندر قرار پایا ہو تو مسلسل نہایت سودمند
 ہوتا ہے کہ تمام بند کو پاک کر دیتا ہے اور دوائی کے مواد و کو جسم کے نیچے کی طرف سے اوپر لاتی ہے اور نکالتی ہے اور پھر
 کو درود کو تشکیک جتنی ہے پس جسوقت کہ مواد پھر کی طرف میلان کرے تو قوی اس کے لیے نہایت نافع ہوگی اور جسوقت
 کہ مواد اوپر کی طرف میلان کرے تو شیان اور حقنہ مایہ تیر موافق ہونگے اور جسوقت کہ مواد رخ معدہ کی طرف لادے
 یا طرف سینہ کو تو اس صورت میں بازو اور ران دونوں باندھنی چاہئیں تاکہ مواد بسوی اطراف پھیر جائے
 اور اگر ران بول کو ساتھ سینہ کو پھیر سکتی ہیں اور سینہ کو ساتھ اور ران بول اور اسہال بغیر دستوں کو پھیر سکتی ہیں
 یا سب تیسرا پہلے جزو سے اور پہلی گفتاری اور حصہ دوم سے تیسری کتاب کے اس امر کی
 شناخت میں ہے کہ انواع استفراغات سے پہلے کونسا استفراغ عمل میں لائیں معلوم
 کریں کہ جس آدمی کی غذا اور تہذیب پسندیدہ ہو وہی اس کو سہل کی احتیاج ہے اور نہ تہذیب کی لیکن جام اور شہر
 اور ریاضت جمیع استفراغات سے بے پروا کرتی ہے اور اگر اس کو سہل یا قی کی حاجت ہو وہی کوئی دواسہل
 اور طیف کافی ہوگی اور جو کسی وقت اس آدمی کے بدن میں استلا ظاہر ہو وہی تودہ استلا خلط بدنی نہیں ہے بلکہ
 اس لیے کہ غذائی نیک اور ترتیب اور تہذیب سے خلط بدنی نہیں ہوتی ہے اس وجہ سے استفراغ بفسد بہتر اور
 مناسب ہے اور جس آدمی کے بدن میں فساد اور سہل دونوں کو احتیاج ہو وہی قی اول فساد کرنے کی لازم ہے اور اس طرح
 جسوقت کہ خلطین یعنی خون کے ساتھ شامل ہو دین قی اول فساد اولی ہے لیکن اگر بغیر سخت نرج اور غلیظ

اور غذا اور دوا میں ماننا چاہیے کہ پھر نامواد کا سہل ہوگا
 اور اگر طیب چاہے کہ اس کو بدون ساکن کرنے درود کے پھیر دیو تو فوجت
 اس کی بہت ہوگی اور کچھ منفعت نہوگی پس جسوقت درود کو اول ساکن کر لیا تو پھر نامواد کا سہل ہوگا
 اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پھر نامواد کا اس عضو سے کہ رخ طرف اس عضو کی کیے ہو کفایت کرتا ہے اور حاجت
 استفراغ کرنے کی کچھ نہیں ہوتی اور پھر نامواد کا چند طریق سے ممکن ہے ایک یہ کہ کسی عضو دیگر کو جو برابر ہو
 خوب باندھیں تو بسبب اس کے استقدر الم پھونچے گا کہ بسبب الم کے مواد اس کی طرف پھیر جائیگا یا شیشہ حجامت کا
 کسی عضو پر برابر اس کے رکھیں یا دوائیں گرم رکھیں یا مثلاً اگر دست راست میں مادہ ہے تو دست چپ سے کوئی
 کام سخت کریں یا کوئی بھاری بوجھ اٹھا دیں یا اگر سر میں مادہ ہے یا آنکھ میں ہے تو سر پر اور آنکھوں پر پرسی دوائیں
 لگائیں جو درود کو ٹھاتی ہیں اور تشکیک جتنی ہیں اور پاؤں کو سخت لیں یا گرم پانی میں لکھیں یا چمکے سے باندھیں کہ مواد
 اوپر سے اترے اور معلوم کریں کہ جو مواد بند کشا دین ہوتا ہے اس کا پھر نامواد استفراغ کرنا دشوار ہوتا ہے اس لیے کہ
 مواد کچھ میں ہے اور اس وجہ سے مواد بہت رہتا ہے اور دواسہل کی نیز اوپر سے مواد و کو کچھ کی طرف کینچتی ہے اور
 نیز پھر سے اوکھارتی ہے اور باہر نکالتی ہے اور اگر مواد نے بدن کے اندر قرار پایا ہو تو مسلسل نہایت سودمند
 ہوتا ہے کہ تمام بند کو پاک کر دیتا ہے اور دوائی کے مواد و کو جسم کے نیچے کی طرف سے اوپر لاتی ہے اور نکالتی ہے اور پھر
 کو درود کو تشکیک جتنی ہے پس جسوقت کہ مواد پھر کی طرف میلان کرے تو قوی اس کے لیے نہایت نافع ہوگی اور جسوقت
 کہ مواد اوپر کی طرف میلان کرے تو شیان اور حقنہ مایہ تیر موافق ہونگے اور جسوقت کہ مواد رخ معدہ کی طرف لادے
 یا طرف سینہ کو تو اس صورت میں بازو اور ران دونوں باندھنی چاہئیں تاکہ مواد بسوی اطراف پھیر جائے
 اور اگر ران بول کو ساتھ سینہ کو پھیر سکتی ہیں اور سینہ کو ساتھ اور ران بول اور اسہال بغیر دستوں کو پھیر سکتی ہیں
 یا سب تیسرا پہلے جزو سے اور پہلی گفتاری اور حصہ دوم سے تیسری کتاب کے اس امر کی
 شناخت میں ہے کہ انواع استفراغات سے پہلے کونسا استفراغ عمل میں لائیں معلوم
 کریں کہ جس آدمی کی غذا اور تہذیب پسندیدہ ہو وہی اس کو سہل کی احتیاج ہے اور نہ تہذیب کی لیکن جام اور شہر
 اور ریاضت جمیع استفراغات سے بے پروا کرتی ہے اور اگر اس کو سہل یا قی کی حاجت ہو وہی کوئی دواسہل
 اور طیف کافی ہوگی اور جو کسی وقت اس آدمی کے بدن میں استلا ظاہر ہو وہی تودہ استلا خلط بدنی نہیں ہے بلکہ
 اس لیے کہ غذائی نیک اور ترتیب اور تہذیب سے خلط بدنی نہیں ہوتی ہے اس وجہ سے استفراغ بفسد بہتر اور
 مناسب ہے اور جس آدمی کے بدن میں فساد اور سہل دونوں کو احتیاج ہو وہی قی اول فساد کرنے کی لازم ہے اور اس طرح
 جسوقت کہ خلطین یعنی خون کے ساتھ شامل ہو دین قی اول فساد اولی ہے لیکن اگر بغیر سخت نرج اور غلیظ

اور مرد ہو اگر پہلے قصد کرین تو بغیر غلطی زیادہ اور سرد زیادہ ہو گا پس ایسی حال میں اول دوا سہل کی نہایت
بہتر ہوگی اور جو وقت کہ خلطین اندر جسم کے ساتھ ایک دوسری کے برابر ہوں تو پہلے قصد کھولنی چاہیے پھر سہل
دینا چاہیے اور جو وقت کہ ایک خلط یا دو خلطین اعتدال سے بڑھ گئیں ہوں تو اول اس غرضی کو سہل ہو کر کرنی
چاہیے پھر قصد کھولنی چاہیے اور تو نہیں سہل تھے سہل اولی ہے اور آدمی کم گوشت اور لاغر کو تھے زیادہ موافق ہے
بہ نسبت سہل کو اسلئے کہ صفا اوپر غالب ہوتا ہے اور صفا بالطح اور کچا کباب کو میلان رکھتا ہے اور سوچہ سہل تھے
موافق زیادہ ہوتی ہے اور آدمی گوشت ناک اور غریب کو سہل زیادہ موافق ہے بہ نسبت تھے کے پس اگر کسی آدمی
لاغر کو کسی سبب سے حاجت سہل کی ضروری ہو دی تو اس کو سہل موسم زمستان میں اولی اور مناسب ہو گا اور
غیر آدمی کو تو موسم تابستان میں بہتر اور انسب ہوگی اور جو وقت تمام بدن مواد سے پھر ہو دی لیکن نیمہ بالاین
فضول کثرت سے ہو تو اس وقت سہل دینا بہتر ہے کہ پہلے اندک امتلا دستون سے کم کرین پھر تدریج سے کی فرمائیں
کیونکہ اس ہنگام میں کہ تمام بدن مواد سے پھر ہو دی اور فضول نیمہ بالاین زیادہ ہو دیں اگر تدریج سے کی پہلے کرین تو
فضول نیمہ بالاین زیادہ ہوں گے اور بوجہ اسکی دو مضرتیں حاصل ہوں گی ایک یہ کہ فضل بسیار ایک بار کی منفذ ہو
بایر نہ نکل سکیگا اور خوف خنق کا ہو گا اور دوسری مضرت یہ ہے کہ اگرچہ تو ایک استفراغ ہے مگر فضل دیگر اعضا کو
کیطرف کھینچتی ہے اور وعدہ گذر گاہ فضول کا ہوتا ہے لیکن مضرت اسکی دل غلج تک پہنچتی ہے اور اگر پہلے ساتھ
دوا سہل کے اندک کے فضول کثرت کیا ہو دی اور قوت بدن خلطوں کی توڑ دی ہو دی تو مضرت کمتر ہوگی اور طبیعت
واسطے اسکی دفع کے توانا ہوگی اور جو وقت کہ تمام بدن متلی ہو دی اور فضول نیمہ زیرین میں زیادہ ہو دیں تو
اول اس امتلا کو ساتھ دوا سبک کرتے کی دواؤں سے کمتر کرنا چاہیے پھر تدریج سہل کی اولی ہے اسلئے کہ
دوا سہل کے خلطوں کو اوپر سے زیادہ اوتار تھی ہے کہ بدن بذر یہ اس سال کے بخوبی پاک ہوتا ہے
اور نہ سب استفراغات بوجہ امتلا استعمال کرنی چاہئیں لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ بدن
متلی ہو دی لیکن بسبب بدی کسی خلط اندک کے اور بسبب بخ اور کثیف کچا اس خلط سے ہو بضرورت احتیاج
استفراغ کے ہوتی ہے اور اس حال کا طبیعتوں کی الامتلا بحسب القوة و بحسب الکلیفۃ نام رکھا ہے اور اس
حال کو کہ تمامی جسم متلی ہو دی الامتلا بحسب الاوجہ و بحسب الکلیفۃ کہتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی جسم کو
کہ احتیاج استفراغ کی ہوتی ہے اور اسکو کوئی سبب ایسا پیش آوے کہ وہ اس استفراغ سے باز رکھے تو اس صورت میں
تدریج روزہ رکھو اور کم کھانا کھاؤ اور تمام خواب کرنے کی اولی اور مناسب ہے اور مزاج کو ساتھ شربتوں اور
غذاؤں اندک اور لطیف اور موافق کے اصلاح پر لانا چاہیے اور کم طعام کھانا سبب قصد کو قائم ہوتا ہے اسلئے
کہ جو وقت جتنا کہ اس سے تحلیل خرچ ہو گا اور بدل اس کا غذا سے روئیں پھر نہ آویگا تو خون کمتر تدریج ہو گا اور یہ حال

اور اگر پہلے قصد کرین تو بغیر غلطی زیادہ اور سرد زیادہ ہو گا پس ایسی حال میں اول دوا سہل کی نہایت
بہتر ہوگی اور جو وقت کہ خلطین اندر جسم کے ساتھ ایک دوسری کے برابر ہوں تو پہلے قصد کھولنی چاہیے پھر سہل
دینا چاہیے اور جو وقت کہ ایک خلط یا دو خلطین اعتدال سے بڑھ گئیں ہوں تو اول اس غرضی کو سہل ہو کر کرنی
چاہیے پھر قصد کھولنی چاہیے اور تو نہیں سہل تھے سہل اولی ہے اور آدمی کم گوشت اور لاغر کو تھے زیادہ موافق ہے
بہ نسبت سہل کو اسلئے کہ صفا اوپر غالب ہوتا ہے اور صفا بالطح اور کچا کباب کو میلان رکھتا ہے اور سوچہ سہل تھے
موافق زیادہ ہوتی ہے اور آدمی گوشت ناک اور غریب کو سہل زیادہ موافق ہے بہ نسبت تھے کے پس اگر کسی آدمی
لاغر کو کسی سبب سے حاجت سہل کی ضروری ہو دی تو اس کو سہل موسم زمستان میں اولی اور مناسب ہو گا اور
غیر آدمی کو تو موسم تابستان میں بہتر اور انسب ہوگی اور جو وقت تمام بدن مواد سے پھر ہو دی لیکن نیمہ بالاین
فضول کثرت سے ہو تو اس وقت سہل دینا بہتر ہے کہ پہلے اندک امتلا دستون سے کم کرین پھر تدریج سے کی فرمائیں
کیونکہ اس ہنگام میں کہ تمام بدن مواد سے پھر ہو دی اور فضول نیمہ بالاین زیادہ ہو دیں اگر تدریج سے کی پہلے کرین تو
فضول نیمہ بالاین زیادہ ہوں گے اور بوجہ اسکی دو مضرتیں حاصل ہوں گی ایک یہ کہ فضل بسیار ایک بار کی منفذ ہو
بایر نہ نکل سکیگا اور خوف خنق کا ہو گا اور دوسری مضرت یہ ہے کہ اگرچہ تو ایک استفراغ ہے مگر فضل دیگر اعضا کو
کیطرف کھینچتی ہے اور وعدہ گذر گاہ فضول کا ہوتا ہے لیکن مضرت اسکی دل غلج تک پہنچتی ہے اور اگر پہلے ساتھ
دوا سہل کے اندک کے فضول کثرت کیا ہو دی اور قوت بدن خلطوں کی توڑ دی ہو دی تو مضرت کمتر ہوگی اور طبیعت
واسطے اسکی دفع کے توانا ہوگی اور جو وقت کہ تمام بدن متلی ہو دی اور فضول نیمہ زیرین میں زیادہ ہو دیں تو
اول اس امتلا کو ساتھ دوا سبک کرتے کی دواؤں سے کمتر کرنا چاہیے پھر تدریج سہل کی اولی ہے اسلئے کہ
دوا سہل کے خلطوں کو اوپر سے زیادہ اوتار تھی ہے کہ بدن بذر یہ اس سال کے بخوبی پاک ہوتا ہے
اور نہ سب استفراغات بوجہ امتلا استعمال کرنی چاہئیں لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ بدن
متلی ہو دی لیکن بسبب بدی کسی خلط اندک کے اور بسبب بخ اور کثیف کچا اس خلط سے ہو بضرورت احتیاج
استفراغ کے ہوتی ہے اور اس حال کا طبیعتوں کی الامتلا بحسب القوة و بحسب الکلیفۃ نام رکھا ہے اور اس
حال کو کہ تمامی جسم متلی ہو دی الامتلا بحسب الاوجہ و بحسب الکلیفۃ کہتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی جسم کو
کہ احتیاج استفراغ کی ہوتی ہے اور اسکو کوئی سبب ایسا پیش آوے کہ وہ اس استفراغ سے باز رکھے تو اس صورت میں
تدریج روزہ رکھو اور کم کھانا کھاؤ اور تمام خواب کرنے کی اولی اور مناسب ہے اور مزاج کو ساتھ شربتوں اور
غذاؤں اندک اور لطیف اور موافق کے اصلاح پر لانا چاہیے اور کم طعام کھانا سبب قصد کو قائم ہوتا ہے اسلئے
کہ جو وقت جتنا کہ اس سے تحلیل خرچ ہو گا اور بدل اس کا غذا سے روئیں پھر نہ آویگا تو خون کمتر تدریج ہو گا اور یہ حال

اور اگر پہلے قصد کرین تو بغیر غلطی زیادہ اور سرد زیادہ ہو گا پس ایسی حال میں اول دوا سہل کی نہایت
بہتر ہوگی اور جو وقت کہ خلطین اندر جسم کے ساتھ ایک دوسری کے برابر ہوں تو پہلے قصد کھولنی چاہیے پھر سہل
دینا چاہیے اور جو وقت کہ ایک خلط یا دو خلطین اعتدال سے بڑھ گئیں ہوں تو اول اس غرضی کو سہل ہو کر کرنی
چاہیے پھر قصد کھولنی چاہیے اور تو نہیں سہل تھے سہل اولی ہے اور آدمی کم گوشت اور لاغر کو تھے زیادہ موافق ہے
بہ نسبت سہل کو اسلئے کہ صفا اوپر غالب ہوتا ہے اور صفا بالطح اور کچا کباب کو میلان رکھتا ہے اور سوچہ سہل تھے
موافق زیادہ ہوتی ہے اور آدمی گوشت ناک اور غریب کو سہل زیادہ موافق ہے بہ نسبت تھے کے پس اگر کسی آدمی
لاغر کو کسی سبب سے حاجت سہل کی ضروری ہو دی تو اس کو سہل موسم زمستان میں اولی اور مناسب ہو گا اور
غیر آدمی کو تو موسم تابستان میں بہتر اور انسب ہوگی اور جو وقت تمام بدن مواد سے پھر ہو دی لیکن نیمہ بالاین
فضول کثرت سے ہو تو اس وقت سہل دینا بہتر ہے کہ پہلے اندک امتلا دستون سے کم کرین پھر تدریج سے کی فرمائیں
کیونکہ اس ہنگام میں کہ تمام بدن مواد سے پھر ہو دی اور فضول نیمہ بالاین زیادہ ہو دیں اگر تدریج سے کی پہلے کرین تو
فضول نیمہ بالاین زیادہ ہوں گے اور بوجہ اسکی دو مضرتیں حاصل ہوں گی ایک یہ کہ فضل بسیار ایک بار کی منفذ ہو
بایر نہ نکل سکیگا اور خوف خنق کا ہو گا اور دوسری مضرت یہ ہے کہ اگرچہ تو ایک استفراغ ہے مگر فضل دیگر اعضا کو
کیطرف کھینچتی ہے اور وعدہ گذر گاہ فضول کا ہوتا ہے لیکن مضرت اسکی دل غلج تک پہنچتی ہے اور اگر پہلے ساتھ
دوا سہل کے اندک کے فضول کثرت کیا ہو دی اور قوت بدن خلطوں کی توڑ دی ہو دی تو مضرت کمتر ہوگی اور طبیعت
واسطے اسکی دفع کے توانا ہوگی اور جو وقت کہ تمام بدن متلی ہو دی اور فضول نیمہ زیرین میں زیادہ ہو دیں تو
اول اس امتلا کو ساتھ دوا سبک کرتے کی دواؤں سے کمتر کرنا چاہیے پھر تدریج سہل کی اولی ہے اسلئے کہ
دوا سہل کے خلطوں کو اوپر سے زیادہ اوتار تھی ہے کہ بدن بذر یہ اس سال کے بخوبی پاک ہوتا ہے
اور نہ سب استفراغات بوجہ امتلا استعمال کرنی چاہئیں لیکن کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ بدن
متلی ہو دی لیکن بسبب بدی کسی خلط اندک کے اور بسبب بخ اور کثیف کچا اس خلط سے ہو بضرورت احتیاج
استفراغ کے ہوتی ہے اور اس حال کا طبیعتوں کی الامتلا بحسب القوة و بحسب الکلیفۃ نام رکھا ہے اور اس
حال کو کہ تمامی جسم متلی ہو دی الامتلا بحسب الاوجہ و بحسب الکلیفۃ کہتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کسی جسم کو
کہ احتیاج استفراغ کی ہوتی ہے اور اسکو کوئی سبب ایسا پیش آوے کہ وہ اس استفراغ سے باز رکھے تو اس صورت میں
تدریج روزہ رکھو اور کم کھانا کھاؤ اور تمام خواب کرنے کی اولی اور مناسب ہے اور مزاج کو ساتھ شربتوں اور
غذاؤں اندک اور لطیف اور موافق کے اصلاح پر لانا چاہیے اور کم طعام کھانا سبب قصد کو قائم ہوتا ہے اسلئے
کہ جو وقت جتنا کہ اس سے تحلیل خرچ ہو گا اور بدل اس کا غذا سے روئیں پھر نہ آویگا تو خون کمتر تدریج ہو گا اور یہ حال

پھونچو اور عضلہ تیزی صفر اس کا ہی پادی اور واسطے حاجت کو اٹھا دی اور مانند اس سستہ کو جناب باری نے
بتہ سے طرف معدہ کو کوئی گدز کشا وہ نہیں کیا ہوتا کہ اس کو بلغمون سے پاک کرنا ہے اس لیے کہ اگر جس طرح سو کہ اندک
صفر اپنے سے آنتوں کی طرف اترتا ہے لختو صفر معدہ پر بھی آتا تو آدمی ہمیشہ متلی میں مبتلا رہتا اور طعام معدہ میں
قرار نہ پاتا اور ہضم البتہ نہ ہوتا اور بدن طعام سے بہرہ غذا نہ پاتا اس سبب سے آفریدگار نے دہونا اور پاک کرنا معدہ کا
بلغمون فرونی سے بقوت اختیاری چھوڑ دیا تاکہ آدمی اس کو بوقت حاجت بطریق قے دفع کرے اس وجہ سے
تندرست آدمی کو احتیاج ہوتی ہے کہ گاہ گاہ معدہ کو قے سے پاک کرے باب دوسرا دوسرے
جزو اور گفتار اول اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے قے کی منفعت اور مضرت کو
بیان میں ہے بقراط کہتا ہے کہ پیچ کو پسند کرتا ہوں اور بہتر سمجھتا ہوں نہ واسطے استفراغ کے لیکن
اس واسطے کہ ریش گردہ اور سب درد کو فائدہ بخشی ہے وہ درد جو پیچ کے جسم میں عارض ہوں بالجملہ استفراغ
قے کا استفراغ قوی ہے خاصہ خلطون بلغمی سے خصوصاً پیچ کے جسم میں گردہ سے قدم تک اور بعد مسلسل کو کوئی
استفراغ قوی زیادہ اور نافع تر ہے سو نہیں ہے اور قے کی منفعتوں میں یہ ہے کہ معدہ کو پاک کرتی ہے اور گرانی سر کو
دور کرتی ہے اور آنکھوں کو روشنی بخشی ہے اور بعد قے کے طعام بہتر ہضم ہوتا ہے اور بھونک کھانے کی بُرائی ہے
اور بھونک بُری بُری چیزوں کی مانند بھونک مٹی کے اور تیز اور شور اور ترش چیزوں کے رفع کرتی ہے اور درہون
اور تہج کو نافع ہے اور مرگی کو کہ معدہ سے اٹھتی ہے اور بیرقان کو مفید ہے اور عیشہ اور قلع لاج اور تنگی سانس اور
نقرس اور بالیخو گیا کو سود مند ہے اور جذام کے لیے ایک علاج قوی ہے اور سب پرانی بیماریوں کو مفید ہے خاصہ
اگر باندازہ کی جائے اور آدمی کو فربہ کرتی ہے ابن ماسویہ کہتا ہے کہ جس آدمی کو کہ سہل پینے سے متلی پیدا ہو
اور گرمی جسم میں پھیل جاتی ہو تو اس کو لازم ہے کہ دو کھانے سے پہلے تین دن برابر قے کرے یہ رنج دفع ہو جائیگا
اور لیکن مضرت قے کی یہ ہیں کہ اگر افراط کریں معدہ کو ضعیف کر دیں اور خلطون کو معدہ کی طرف رجوع کر دیں
اور سینہ اور آنتوں اور دماغوں کو اور درد سر کو جو اکثر کثرت معدہ اور اور اعضا کے ہوتے
اور جگر کو ضرر پہنچاتی ہے اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ قوت قے سے کوئی رنگ سینہ میں شگافہ ہوتی ہے اور
اکثر آدمی ایسی ہیں کہ طعام بکثرت کھاتی ہیں اور پھر قے کرتے ہیں اور اس عادت سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں
باب تیسرا دوسرے جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے
اس امر میں ہے کہ قے کس کے لیے چاہیے اور کس کے لیے بچا ہے معلوم کریں کہ جس
آدمی کا کہ دماغ ضعیف ہو یا سینہ میں کوئی درد ہو اس کو قے کرنی بہتر نہ ہوگی اس لیے کہ اس کو پیچ نہ ہونا چاہیے
اس بات سے کہ سینہ میں کوئی رنگ ٹوٹ جا دی یا مواد رخ طرف دماغ یا سینہ کے لاوی اور جس شخص کا کہ

[illegible][illegible][illegible]

اور شیرین تناول کرے اور کوئی ریاضت عمل میں نہ لائے اور تڑکے کرنے کو دن غذا میں نیک کھاتی چائیں
تا کہ اگر معدہ یاری ندیوی اور تڑکے نہ کیا دی غذا کہ معدہ میں رہی غذا نیک جسم کو دیوی اور جس کی سیکوتے کرنی
و شوار ہو تی ہی او سکو چاہیو کہ تڑکے سپندر زور پہلے صبح کو ایک اوقیہ نیو دو تولہ دس ماشہ روغن تازہ ایک اوقیہ
شراب میں کھولک تناول کرے اور حمام میں جاوی اور اعضا کو ساتھ روغن بنفشہ یا روغن گل یا روغن بادام
چرب کریں بہر موگا اور لاغری جسمی است کہ تڑکے نا چاہے حمام میں جاوی اور نیگرم پانی سے جو مائل بگرمی ہو
غسل کرے کرگین نرم ہو جائیں اور خلطین کچلین اور نرم ہو جائیں اور بعد حمام کے انیس تولہ شراب صفت
تناول کرے کہ خلطین نرم ہوویں اور شوربا چرب اور چند طعام کو ناگون کھاوی کہ سب چرب اور نرم ہوویں
اور کچھ ترشی کھاوی اور شراب بھی دو تین طرح کی چاہیو اور آخر میں شراب کی چند قلیح پیوستہ تڑا و گران تر
نوش کرے اور شراب قوی پنی چاہیو تا کہ مراد حاصل ہووی اور جب دن سرد ہوا ہووی تڑکے حمام کے اندر کرنی
لازم ہوتا کہ سب آفتو نشو بخوف رہی اور جسوقت تڑکے فارغ ہوویں شراب سیبے پیاس بھجانی چاہیو اور
سکنجبین اور جلاب کبیر مشغول ہونا چاہیو اور اگر کسی شخص کو تڑکے جلد آجاتی ہو یا متلی ہو تی ہو تو او سکو
لازم ہے کہ بوی خوش سو نگھو اور ماتھ پاؤں او سکے ملنی چاہیں اور سیب اور یہ او سکو چوسنا لازم ہے
تا کہ دوا او سکے معدہ میں اتنی دیر تک ہی خلط کو حرکت دیوی اور تڑکے کو وسیلہ سی خارج کری یا پ یا پخوان
دوسری جزو اور گفتار اول اور حصہ دوم سے تیسری کتاب کے اس امر میں ہے کہ تڑکے
اور کتنی مدت میں اور کیونکر کرنی چاہیے معلوم کریں کہ فصل تابستان بہترین فصل ہے واسطے
تڑکے اور جس آدمی کو کہ تڑکے بد شوری آتی ہو یا بخوف ہووی کہ او س سے کوئی آفت ظاہر ہو تو او سکو سوای
فصل تابستان کے تڑکے نہ چاہیو کیونکہ اس فصل میں خلطین گداختہ ہوتی ہیں اور حرکت اور پرک جانب
کرتی ہیں اسلئے کہ فصل تابستان میں آسانی ہو سکتی ہے اور بعد فصل کے تین دن تک تڑکے نہ کرنی چاہیو
خاصہ اگر کم معدہ ضعیف ہو اور مرطوب کے لیے سب وقتوں میں بہتر وہ وقت ہے کہ ریاضت سے آسودہ ہوا ہو
تا کہ وہ خلطین جو حرکت ریاضت سے گداختہ ہوتی ہوں طعام اور شراب ساتھ اون خلطون کو رحمت
نکرسے اور خوف اس بات کا ہووی کہ بسیاری خلط سو گزر گا ہن بند ہو جائیں گی اور خناق پیدا ہوگا
اور وہ تڑکے کہ بے طعام اور شراب نہو سکے تو اندکے مار لٹی شور اور مولی اور پانی نیگرم کہ سو یا
اور لوبیا اور زائی ناگفت اور قدرے نمک او سمین پکایا ہو شہد کی سکنجبین میں ملا کر
استعمال فرمائیں اور تڑکے کرنا قوی دواؤں سے بخر فصل بہار اور اول خزان کے
لازم نہیں ہے اور گرم مزاج والے کو سب وقتوں میں بہتر وہ وقت ہے کہ آسودہ ہوں اور حمام میں

اور اگر معدہ یاری ندیوی اور تڑکے نہ کیا دی غذا کہ معدہ میں رہی غذا نیک جسم کو دیوی اور جس کی سیکوتے کرنی
و شوار ہو تی ہی او سکو چاہیو کہ تڑکے سپندر زور پہلے صبح کو ایک اوقیہ نیو دو تولہ دس ماشہ روغن تازہ ایک اوقیہ
شراب میں کھولک تناول کرے اور حمام میں جاوی اور اعضا کو ساتھ روغن بنفشہ یا روغن گل یا روغن بادام
چرب کریں بہر موگا اور لاغری جسمی است کہ تڑکے نا چاہے حمام میں جاوی اور نیگرم پانی سے جو مائل بگرمی ہو
غسل کرے کرگین نرم ہو جائیں اور خلطین کچلین اور نرم ہو جائیں اور بعد حمام کے انیس تولہ شراب صفت
تناول کرے کہ خلطین نرم ہوویں اور شوربا چرب اور چند طعام کو ناگون کھاوی کہ سب چرب اور نرم ہوویں
اور کچھ ترشی کھاوی اور شراب بھی دو تین طرح کی چاہیو اور آخر میں شراب کی چند قلیح پیوستہ تڑا و گران تر
نوش کرے اور شراب قوی پنی چاہیو تا کہ مراد حاصل ہووی اور جب دن سرد ہوا ہووی تڑکے حمام کے اندر کرنی
لازم ہوتا کہ سب آفتو نشو بخوف رہی اور جسوقت تڑکے فارغ ہوویں شراب سیبے پیاس بھجانی چاہیو اور
سکنجبین اور جلاب کبیر مشغول ہونا چاہیو اور اگر کسی شخص کو تڑکے جلد آجاتی ہو یا متلی ہو تی ہو تو او سکو
لازم ہے کہ بوی خوش سو نگھو اور ماتھ پاؤں او سکے ملنی چاہیں اور سیب اور یہ او سکو چوسنا لازم ہے
تا کہ دوا او سکے معدہ میں اتنی دیر تک ہی خلط کو حرکت دیوی اور تڑکے کو وسیلہ سی خارج کری یا پ یا پخوان
دوسری جزو اور گفتار اول اور حصہ دوم سے تیسری کتاب کے اس امر میں ہے کہ تڑکے
اور کتنی مدت میں اور کیونکر کرنی چاہیے معلوم کریں کہ فصل تابستان بہترین فصل ہے واسطے
تڑکے اور جس آدمی کو کہ تڑکے بد شوری آتی ہو یا بخوف ہووی کہ او س سے کوئی آفت ظاہر ہو تو او سکو سوای
فصل تابستان کے تڑکے نہ چاہیو کیونکہ اس فصل میں خلطین گداختہ ہوتی ہیں اور حرکت اور پرک جانب
کرتی ہیں اسلئے کہ فصل تابستان میں آسانی ہو سکتی ہے اور بعد فصل کے تین دن تک تڑکے نہ کرنی چاہیو
خاصہ اگر کم معدہ ضعیف ہو اور مرطوب کے لیے سب وقتوں میں بہتر وہ وقت ہے کہ ریاضت سے آسودہ ہوا ہو
تا کہ وہ خلطین جو حرکت ریاضت سے گداختہ ہوتی ہوں طعام اور شراب ساتھ اون خلطون کو رحمت
نکرسے اور خوف اس بات کا ہووی کہ بسیاری خلط سو گزر گا ہن بند ہو جائیں گی اور خناق پیدا ہوگا
اور وہ تڑکے کہ بے طعام اور شراب نہو سکے تو اندکے مار لٹی شور اور مولی اور پانی نیگرم کہ سو یا
اور لوبیا اور زائی ناگفت اور قدرے نمک او سمین پکایا ہو شہد کی سکنجبین میں ملا کر
استعمال فرمائیں اور تڑکے کرنا قوی دواؤں سے بخر فصل بہار اور اول خزان کے
لازم نہیں ہے اور گرم مزاج والے کو سب وقتوں میں بہتر وہ وقت ہے کہ آسودہ ہوں اور حمام میں

اور اگر معدہ یاری ندیوی اور تڑکے نہ کیا دی غذا کہ معدہ میں رہی غذا نیک جسم کو دیوی اور جس کی سیکوتے کرنی
و شوار ہو تی ہی او سکو چاہیو کہ تڑکے سپندر زور پہلے صبح کو ایک اوقیہ نیو دو تولہ دس ماشہ روغن تازہ ایک اوقیہ
شراب میں کھولک تناول کرے اور حمام میں جاوی اور اعضا کو ساتھ روغن بنفشہ یا روغن گل یا روغن بادام
چرب کریں بہر موگا اور لاغری جسمی است کہ تڑکے نا چاہے حمام میں جاوی اور نیگرم پانی سے جو مائل بگرمی ہو
غسل کرے کرگین نرم ہو جائیں اور خلطین کچلین اور نرم ہو جائیں اور بعد حمام کے انیس تولہ شراب صفت
تناول کرے کہ خلطین نرم ہوویں اور شوربا چرب اور چند طعام کو ناگون کھاوی کہ سب چرب اور نرم ہوویں
اور کچھ ترشی کھاوی اور شراب بھی دو تین طرح کی چاہیو اور آخر میں شراب کی چند قلیح پیوستہ تڑا و گران تر
نوش کرے اور شراب قوی پنی چاہیو تا کہ مراد حاصل ہووی اور جب دن سرد ہوا ہووی تڑکے حمام کے اندر کرنی
لازم ہوتا کہ سب آفتو نشو بخوف رہی اور جسوقت تڑکے فارغ ہوویں شراب سیبے پیاس بھجانی چاہیو اور
سکنجبین اور جلاب کبیر مشغول ہونا چاہیو اور اگر کسی شخص کو تڑکے جلد آجاتی ہو یا متلی ہو تی ہو تو او سکو
لازم ہے کہ بوی خوش سو نگھو اور ماتھ پاؤں او سکے ملنی چاہیں اور سیب اور یہ او سکو چوسنا لازم ہے
تا کہ دوا او سکے معدہ میں اتنی دیر تک ہی خلط کو حرکت دیوی اور تڑکے کو وسیلہ سی خارج کری یا پ یا پخوان
دوسری جزو اور گفتار اول اور حصہ دوم سے تیسری کتاب کے اس امر میں ہے کہ تڑکے
اور کتنی مدت میں اور کیونکر کرنی چاہیے معلوم کریں کہ فصل تابستان بہترین فصل ہے واسطے
تڑکے اور جس آدمی کو کہ تڑکے بد شوری آتی ہو یا بخوف ہووی کہ او س سے کوئی آفت ظاہر ہو تو او سکو سوای
فصل تابستان کے تڑکے نہ چاہیو کیونکہ اس فصل میں خلطین گداختہ ہوتی ہیں اور حرکت اور پرک جانب
کرتی ہیں اسلئے کہ فصل تابستان میں آسانی ہو سکتی ہے اور بعد فصل کے تین دن تک تڑکے نہ کرنی چاہیو
خاصہ اگر کم معدہ ضعیف ہو اور مرطوب کے لیے سب وقتوں میں بہتر وہ وقت ہے کہ ریاضت سے آسودہ ہوا ہو
تا کہ وہ خلطین جو حرکت ریاضت سے گداختہ ہوتی ہوں طعام اور شراب ساتھ اون خلطون کو رحمت
نکرسے اور خوف اس بات کا ہووی کہ بسیاری خلط سو گزر گا ہن بند ہو جائیں گی اور خناق پیدا ہوگا
اور وہ تڑکے کہ بے طعام اور شراب نہو سکے تو اندکے مار لٹی شور اور مولی اور پانی نیگرم کہ سو یا
اور لوبیا اور زائی ناگفت اور قدرے نمک او سمین پکایا ہو شہد کی سکنجبین میں ملا کر
استعمال فرمائیں اور تڑکے کرنا قوی دواؤں سے بخر فصل بہار اور اول خزان کے
لازم نہیں ہے اور گرم مزاج والے کو سب وقتوں میں بہتر وہ وقت ہے کہ آسودہ ہوں اور حمام میں

یہ گرم پانی سے غسل کیا ہو ورنہ روغن بھی ملا ہو اور کشکاب روغن بادام کے ساتھ کھایا ہو اور اس سے تین چار
ساعت کے بعد اندکے مایہ تازہ کھاتین اور قے کرنے کی حالت میں شربت کشکاب نوش کریں سکنجبین
اور آب گرم ملا کر اور مدت قے کرنے کی حسب قول بقراط یہ کہ ایک مہینہ میں ایک دفعہ قے کرنی چاہیے دو روز
بعد ایک دوسری کے تاکہ وہ خلط جو روز اول اپنی مقام سے متحرک ہوئی ہو اور خارج نہ ہوئی ہو دوسری دن بخوبی
نکلی جائے اور نیز وہ کتنا ہی کہ جو کوئی اس ترتیب کو نگاہ رکھو میں ضامن اس کی تندرستی کا ہوں اور ایک گروہ
بیان کیا ہے کہ مہینہ میں دو مرتبہ قے کرنی لازم ہے اور دونوں دفعہ دو روز بعد ایک دوسری کے اور وہ قاعدہ
کہ قے کیونکر کرنی چاہیے معلوم کریں کہ جو آدمی کہ ارادہ قے کا واسطے پاکی معده کو کرے تو اسکو کوئی دوائے قے کی
دوائے دن سے نہ کھانی چاہیے اور قے کی حالت میں بہت قوت نہ کرنی چاہیے اس لیے کہ پیڑ سے قے کے دوائے دن کے
اور قوت کرنے سے حالت قے میں خلطیں جسم کی معده کی طرف رجوع کرتی ہیں اس لیے اسکو بھر سکنجبین کے اور کچھ
نذینا چاہیے اور وہ غذا جو خلط غلیظ کو لطیف کرے مانند مایہ شور اور سولی اور انار کے یا کوئی اور چیز نکھلا تین
اور اگر احتیاج قوی ہو ورنہ تو قدری پانی سو وہ کا ہمراہ سکنجبین شہد و کتانول کریں تاکہ قے آسانی آجائے اور
اگر واسطے اور کسی بیماری کے قے کرنی منظور ہے تو اور سب شرطیں بجالانا چاہیے جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں اور جس
ساعت کہ قے کرنی منظور ہو تو لازم ہے کہ دونوں آنکھوں پر فادہ یعنی گدی رکھ کر عصا یا بیویٹی سے باز دہیں اور
جو عوض گدی کے دو تھیلیاں سیوین اور سرمہ اونین بھر کر اور آنکھوں پر چڑھا کر باز دہیں نہایت بہتر اور مناسب
ہے اور جب تک کہ قے سے فارغ نہ ہو لیوین آنکھیں نگھولیں اور جب وقت فراغت پائیں تو آنکھیں اور منہ
سرو پانی سے دھو دیں اور سکنجبین یا مالہ غسل سے کلیان کریں اور دہن کو خوب پاک کریں اور قے کرنے کی
حالت میں سیدہ بڑھیں اور جو کھڑے ہو کرتے کرنا منظور ہو تو اور بھی بہتر ہے کہ خلطیں براستی خارج ہو دیں
اور کسی نہج پر دونوں پہلوؤں میں سے کسی پر تکیہ نہ لگا دیں اور جب وقت دہن کو پاک کر چکیں تو قدری گلقد
یا اطریفیل کو چک یا قدری مصطکی سو وہ کو پانی کے ساتھ کھاتین اور بعد قے کے طعام اور شراب نوش کریں
اور جلد حمام میں جائیں اور نہایت اور پھر جلد باہر آئیں اور اگر کسی طور پر چارہ نہ ہو ورنہ اور حاجت غذا کی
لابد سمجھیں تو ایسا کھانا کھا دیں جس کا جو ہر نیک ہو ورنہ اور جلد مضم ہو جائے اور مزہ اسکا بہتر ہو مگر کم
کھانا چاہیے بات چھٹا دوسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے
قے کے نقصان اور فائدوں کی نشانیوں میں ہے نشانیاں قے کی سو وندی کی ہیں
کہ آدمی بعد اسکا اپنے بدن میں سبکی پائیگا اور خواہش طعام کی بہت ہوگی اور بخیر اور نفس اسکا باعتدال
ہوگا اور سب قوتیں اسکی قوی ہوگی اور ابتدائی قے میں متلی ہوگی اور ہم معده اندکے سوزش پائیگا

ج ۳
ترجمہ ذہیر خواجہ ازہر شاہ

یک سو یا ندین اور شداپ اور قنار الحار و دو نون یا کسی ایک کو اوئین سر و غنخ تیون مین پکاتین اور
 گرم معده کو اوپر رکھین اور شداپ گرم پانی پیو کو دیون اور صاحب سبات کر لے اوس و غن مین سے
 نیو گرم کا مین شکانا سیرج انفع ہو اور اکثر اوقات قو مین خناق ظاہر ہوتا ہی تدبیر اوسکی یہی کہ دو نون باز
 کسکر یا ندین اور حقنہ بھی کریں اور بسا اوقات قو کے بعد خون بھی آتا ہی اوسکی واسطے شیر تازہ دیون کو قوت
 دوا کی پھر دیوے اور حیس عواض بد مین شیر تازہ خیلے سود مند ہو اور جو قدری شراب بھی شیر مین شامل کریں تو
 منفعت اوسکی کامل اور جلد ظاہر ہوگی اور جس جلد سے کہ ممکن ہو سکے کوشش کرنا چاہیے یا بعد قے کو سو رہنا چاہیے
 اور معده پر ضادات قابضہ لگا دیں اور اگر بافر اطخون آوی شیر تازہ اور شراب بدستور دیون اور جو وقت
 چاہیں کہ لواچی سینہ اور معده کو باقی خون سے کہ او جگہ جمع ہو گیا ہو پاک کریں تو لازم ہے کہ قدری قدری سلجھیں
 سرد دیون اور خرفہ کے پتے کو مین اور پانی اوسکا ساتھ گل ارینی کے دیون خون کو روک دیکھا اور جاننا
 چاہیے کہ جو کچھ قے مین برآمد ہوتا ہے بیشتر بلغم ہوا کرتا ہی اور صفر نسبت بلغم کے کمتر نکلتا ہی اور اداس کے بعد آتا ہے
 اور سودا صفر کے بھی آتا ہے اور کمتر نکلتا ہی اور ہر ایک شخص کی قے مین سودا نہیں نکلتا ہی مگر اوس آدمی کی
 قے مین آتا ہے کہ جو ہمیشہ شراب پیا کرتا ہے اور جگر گرم ہووی یا جسکی تلی بڑی ہووی یا وہ عورت کہ جسکا خون
 حیض کا بند ہو گیا ہو اور جو وقت کسی آدمی کی قے مین کچھ ترش برآمد ہو اور وہ اس سے پہلے عادت نہ کرتا ہی
 اوس آدمی کو اوسدن غناکم وینی چاہیے اور غذا سے پہلے گلاب گرم کر کے پلانا چاہیے اور اگر معلوم کریں کہ
 معده سرد ہو گیا ہے قدری مصلی گلقد مین ملا کر دیون یا سیبہ بالکونی اند کے کھلائیں اور حبس آدمی کی
 قے مین سودا بہت آتا ہووی تو اوسکی تدبیر یہی کہ سرکہ کو گرم کریں اور ابر مردہ یا روئی او سین تر کر کے بیمار کے
 معده پر رکھیں باب آٹھوان دوسری جزو اور گفتار اول اور حصہ دوم سے تیسری کتاب
 کے قے کی دواؤن کے بیامین ہے اور چکونی اوسکے فعل کی معلوم کریں کہ قوت قو کی
 دواؤن کی خلطون کے کھینچنے مین اپنی طرف کو مانند قوت دواؤن سہل کے ہی لیکن دو نوئین فرق یہی
 کہ اول تو راہ باہر نکلنے کی مخالف ایک دوسری کے ہی چنانچہ معلوم ہے اور دوم یہ کہ دواؤن سہلہ خلطون کو بدیر
 حرکت مین لاتی ہیں اور بہت دیر مین اپنی طرف کھینچتی ہیں اور باہر نکلنے کی قوت کی دواؤن
 فی الفور قعر بدن اور اعضا یبعید سے خلطون کو کھینچ لاتی ہیں اور قمر کرتی ہیں اور خلط کے اور اوپر اعضا کی قوت کو
 اور خلطون کو بقوت جیش قے مین اتر کھاڑتی ہیں اور بدن سے باہر بہت نکالتی ہیں اسلیے کہ طبیب کو لازم ہے
 کہ واسطے قے کے ایسی دواؤن اختیار کرے کہ وہ ساتھ قوت دافعہ معده اور ساتھ قوت دافعہ اعضا سے
 بعیہ کو مقابلہ کر سکیں اور خلطون کو برخلاف دفع تمامی اعضا کے جگہ سے ہلا سکیں اور دفع اعضا کی راہ سے

۱۰ سبب
 غنی اوسکی تدبیر چاہیے
 قنار الحار و دو نون یا کسی ایک کو اوئین سر و غنخ تیون مین پکاتین اور
 گرم معده کو اوپر رکھین اور شداپ گرم پانی پیو کو دیون اور صاحب سبات کر لے اوس و غن مین سے
 نیو گرم کا مین شکانا سیرج انفع ہو اور اکثر اوقات قو مین خناق ظاہر ہوتا ہی تدبیر اوسکی یہی کہ دو نون باز
 کسکر یا ندین اور حقنہ بھی کریں اور بسا اوقات قو کے بعد خون بھی آتا ہی اوسکی واسطے شیر تازہ دیون کو قوت
 دوا کی پھر دیوے اور حیس عواض بد مین شیر تازہ خیلے سود مند ہو اور جو قدری شراب بھی شیر مین شامل کریں تو
 منفعت اوسکی کامل اور جلد ظاہر ہوگی اور جس جلد سے کہ ممکن ہو سکے کوشش کرنا چاہیے یا بعد قے کو سو رہنا چاہیے
 اور معده پر ضادات قابضہ لگا دیں اور اگر بافر اطخون آوی شیر تازہ اور شراب بدستور دیون اور جو وقت
 چاہیں کہ لواچی سینہ اور معده کو باقی خون سے کہ او جگہ جمع ہو گیا ہو پاک کریں تو لازم ہے کہ قدری قدری سلجھیں
 سرد دیون اور خرفہ کے پتے کو مین اور پانی اوسکا ساتھ گل ارینی کے دیون خون کو روک دیکھا اور جاننا
 چاہیے کہ جو کچھ قے مین برآمد ہوتا ہے بیشتر بلغم ہوا کرتا ہی اور صفر نسبت بلغم کے کمتر نکلتا ہی اور اداس کے بعد آتا ہے
 اور سودا صفر کے بھی آتا ہے اور کمتر نکلتا ہی اور ہر ایک شخص کی قے مین سودا نہیں نکلتا ہی مگر اوس آدمی کی
 قے مین آتا ہے کہ جو ہمیشہ شراب پیا کرتا ہے اور جگر گرم ہووی یا جسکی تلی بڑی ہووی یا وہ عورت کہ جسکا خون
 حیض کا بند ہو گیا ہو اور جو وقت کسی آدمی کی قے مین کچھ ترش برآمد ہو اور وہ اس سے پہلے عادت نہ کرتا ہی
 اوس آدمی کو اوسدن غناکم وینی چاہیے اور غذا سے پہلے گلاب گرم کر کے پلانا چاہیے اور اگر معلوم کریں کہ
 معده سرد ہو گیا ہے قدری مصلی گلقد مین ملا کر دیون یا سیبہ بالکونی اند کے کھلائیں اور حبس آدمی کی
 قے مین سودا بہت آتا ہووی تو اوسکی تدبیر یہی کہ سرکہ کو گرم کریں اور ابر مردہ یا روئی او سین تر کر کے بیمار کے
 معده پر رکھیں باب آٹھوان دوسری جزو اور گفتار اول اور حصہ دوم سے تیسری کتاب
 کے قے کی دواؤن کے بیامین ہے اور چکونی اوسکے فعل کی معلوم کریں کہ قوت قو کی
 دواؤن کی خلطون کے کھینچنے مین اپنی طرف کو مانند قوت دواؤن سہل کے ہی لیکن دو نوئین فرق یہی
 کہ اول تو راہ باہر نکلنے کی مخالف ایک دوسری کے ہی چنانچہ معلوم ہے اور دوم یہ کہ دواؤن سہلہ خلطون کو بدیر
 حرکت مین لاتی ہیں اور بہت دیر مین اپنی طرف کھینچتی ہیں اور باہر نکلنے کی قوت کی دواؤن
 فی الفور قعر بدن اور اعضا یبعید سے خلطون کو کھینچ لاتی ہیں اور قمر کرتی ہیں اور خلط کے اور اوپر اعضا کی قوت کو
 اور خلطون کو بقوت جیش قے مین اتر کھاڑتی ہیں اور بدن سے باہر بہت نکالتی ہیں اسلیے کہ طبیب کو لازم ہے
 کہ واسطے قے کے ایسی دواؤن اختیار کرے کہ وہ ساتھ قوت دافعہ معده اور ساتھ قوت دافعہ اعضا سے
 بعیہ کو مقابلہ کر سکیں اور خلطون کو برخلاف دفع تمامی اعضا کے جگہ سے ہلا سکیں اور دفع اعضا کی راہ سے

کتاب

۱۰ سبب
 غنی اوسکی تدبیر چاہیے
 قنار الحار و دو نون یا کسی ایک کو اوئین سر و غنخ تیون مین پکاتین اور
 گرم معده کو اوپر رکھین اور شداپ گرم پانی پیو کو دیون اور صاحب سبات کر لے اوس و غن مین سے
 نیو گرم کا مین شکانا سیرج انفع ہو اور اکثر اوقات قو مین خناق ظاہر ہوتا ہی تدبیر اوسکی یہی کہ دو نون باز
 کسکر یا ندین اور حقنہ بھی کریں اور بسا اوقات قو کے بعد خون بھی آتا ہی اوسکی واسطے شیر تازہ دیون کو قوت
 دوا کی پھر دیوے اور حیس عواض بد مین شیر تازہ خیلے سود مند ہو اور جو قدری شراب بھی شیر مین شامل کریں تو
 منفعت اوسکی کامل اور جلد ظاہر ہوگی اور جس جلد سے کہ ممکن ہو سکے کوشش کرنا چاہیے یا بعد قے کو سو رہنا چاہیے
 اور معده پر ضادات قابضہ لگا دیں اور اگر بافر اطخون آوی شیر تازہ اور شراب بدستور دیون اور جو وقت
 چاہیں کہ لواچی سینہ اور معده کو باقی خون سے کہ او جگہ جمع ہو گیا ہو پاک کریں تو لازم ہے کہ قدری قدری سلجھیں
 سرد دیون اور خرفہ کے پتے کو مین اور پانی اوسکا ساتھ گل ارینی کے دیون خون کو روک دیکھا اور جاننا
 چاہیے کہ جو کچھ قے مین برآمد ہوتا ہے بیشتر بلغم ہوا کرتا ہی اور صفر نسبت بلغم کے کمتر نکلتا ہی اور اداس کے بعد آتا ہے
 اور سودا صفر کے بھی آتا ہے اور کمتر نکلتا ہی اور ہر ایک شخص کی قے مین سودا نہیں نکلتا ہی مگر اوس آدمی کی
 قے مین آتا ہے کہ جو ہمیشہ شراب پیا کرتا ہے اور جگر گرم ہووی یا جسکی تلی بڑی ہووی یا وہ عورت کہ جسکا خون
 حیض کا بند ہو گیا ہو اور جو وقت کسی آدمی کی قے مین کچھ ترش برآمد ہو اور وہ اس سے پہلے عادت نہ کرتا ہی
 اوس آدمی کو اوسدن غناکم وینی چاہیے اور غذا سے پہلے گلاب گرم کر کے پلانا چاہیے اور اگر معلوم کریں کہ
 معده سرد ہو گیا ہے قدری مصلی گلقد مین ملا کر دیون یا سیبہ بالکونی اند کے کھلائیں اور حبس آدمی کی
 قے مین سودا بہت آتا ہووی تو اوسکی تدبیر یہی کہ سرکہ کو گرم کریں اور ابر مردہ یا روئی او سین تر کر کے بیمار کے
 معده پر رکھیں باب آٹھوان دوسری جزو اور گفتار اول اور حصہ دوم سے تیسری کتاب
 کے قے کی دواؤن کے بیامین ہے اور چکونی اوسکے فعل کی معلوم کریں کہ قوت قو کی
 دواؤن کی خلطون کے کھینچنے مین اپنی طرف کو مانند قوت دواؤن سہل کے ہی لیکن دو نوئین فرق یہی
 کہ اول تو راہ باہر نکلنے کی مخالف ایک دوسری کے ہی چنانچہ معلوم ہے اور دوم یہ کہ دواؤن سہلہ خلطون کو بدیر
 حرکت مین لاتی ہیں اور بہت دیر مین اپنی طرف کھینچتی ہیں اور باہر نکلنے کی قوت کی دواؤن
 فی الفور قعر بدن اور اعضا یبعید سے خلطون کو کھینچ لاتی ہیں اور قمر کرتی ہیں اور خلط کے اور اوپر اعضا کی قوت کو
 اور خلطون کو بقوت جیش قے مین اتر کھاڑتی ہیں اور بدن سے باہر بہت نکالتی ہیں اسلیے کہ طبیب کو لازم ہے
 کہ واسطے قے کے ایسی دواؤن اختیار کرے کہ وہ ساتھ قوت دافعہ معده اور ساتھ قوت دافعہ اعضا سے
 بعیہ کو مقابلہ کر سکیں اور خلطون کو برخلاف دفع تمامی اعضا کے جگہ سے ہلا سکیں اور دفع اعضا کی راہ سے

بعضی ایسی ہیں کہ لاتی ہیں اور بعضی ایسی ہیں کہ باری دیتی ہیں تو کرنے میں اور طبیعت اور منفعت اور ضرر
ہر ایک کی تیسری گفتار میں حصہ اول سے اس کتاب کو مذکور ہو چکی ہے ساتھ منفعت اور ضرر و دیگر طعام اور
شراب کے اور لیکن دار و درستی یہ ہیں خرق سفید جلیسنگ کندیش مویشی عرطیشا تخم ماویون تخم شہرم روغن
سوسن جاسوس رقعہ یانی کنکر زوین چل او سکوعربی میں جو رالتی کتہی ہیں دہتوراجسکو جو زماثل کتہی ہیں پیاز
نرگس تورہ یعنی جو اکھار لیکن خرق سفید جڑ شاخاوی باریک کی ہے مانند پوست چوب بوسیدہ کے
اور سبک ہو مشایہ پوست خلی کے اور خرق سیاہ سی تلخ زیادہ ہو اور گھاس اوکی مانند گھاس بارتنگ کے
ہو لیکن کوتاہ زیادہ اوس سے ہے اور رنگ اوکی گھاس کا سرخ ہو دامن کوہ اور سخت زمین میں اوتی ہے
سگ اور خوک کیواسطے زہر قاتل ہے اسوجہ سے قاتل اکٹبل و سکوکتہی ہیں اور اگر اوسکو کوٹیں اور گھنٹیں اوکی چھینک
لاتی ہر جیلا ہنک بچ تر بد زرد کا ہے اور زرد جسکو ہندی میں نشوب کتہی ہیں پوست اوکی جڑ کا ہے
اور جلیسنگ ہندی بہتر ماند تووری کے ہوتا ہے فعل او سکا مانند فعل خرق کے ہر جاسوس نام او سکا
قانون میں اسی طرح لکھا ہوا ہے اور طبیعت اور قوت میں مانند جلیسنگ کے ہے جو زماثل کہ ہندی میں
اوسکو دہتوراکتہی ہیں ماند جوڑ کے ہوتا ہے وہ بھی زہر ہے بچ میں اوکی تخم بھری ہوتے ہو تو ہیں اور کانٹا پر
اوسکے موڑے ہوتے ہیں اور تخم او سکا مانند تخم ترنج کے ہے بقدر ایک دانگ یعنی چار رتی دیرہ چاول تخم متوا
مست کر دیتی ہیں اور سلاتے ہیں اور سارہی تین ماشہ اگر دیون تو اوسدن کھانیوالا او سکا مر جائیگا اور شمن
دل ہو اور استفراغ او سکا مانند استفراغ میں چل یعنی جو رالتی کے ہے اور استعمال دہتورہ کا خطرناک ہے اور
ترشی خاصہ ہی ترش مستی اوکی کھو دیتا ہے کندیش ایک جڑ ہے پیر گرہ پوست او سکا سیاہ ہوتا ہے
اور باطن او سکا سفید اور فرغانہ میں ایک قسم کی کندیش ہوتی ہے وہ نہایت بدی اور کندیش می کو سطر و نیو
کتہی ہیں گرم اور خشک تیسری درجہ میں بلکہ جو تخم زخم والی ہے اور طلا او سکا چھپ اور برص یعنی
سفید دل کو نافع ہے اور جھینک لاتی ہے اور بغم غلیظ کو بدن سے نکالتی ہے کنکر زوگونہ کنکر کا ہے اور زکرو سکا
آٹھویں باب میں تیسری گفتار اور حصہ اول سے اس کتاب کو مفصل بیان کیا گیا ہے مویشی گرم اور خشک
تیسری درجہ میں او سکوزیشیہ بجل بھی کتہی ہیں ثمر او سکا غلافی ہوتا ہے ماند بخود کے اور اوسمین دوتین دانے
چھوڑ چھوڑے اور چوڑے اور کھر کھرے بعض سفید اور بعض سیاہ مائل بسرخی ہوتے ہیں اور مویشی تیز ہے اور
سوزاندہ پھیدہ کے لیو قاتل ہے خاصہ اگر ہر تال بھی اوسکے ساتھ شامل کریں اور اگر واکٹلب پر طلا
کریں بال سب نکل آویں گے اور جو مویشی کو چیا میں طوبین دماغ کی لعاب دہن کی راہ سے دفع ہوگی اور جو
سر کر میں پکائیں اور اوس سر کر سے کلیان کریں دہن اور گوشت کو دانتوں کی جڑوں کے سودمند ہوگا اور

بعض ایسی ہیں کہ لاتی ہیں اور بعضی ایسی ہیں کہ باری دیتی ہیں تو کرنے میں اور طبیعت اور منفعت اور ضرر
ہر ایک کی تیسری گفتار میں حصہ اول سے اس کتاب کو مذکور ہو چکی ہے ساتھ منفعت اور ضرر و دیگر طعام اور
شراب کے اور لیکن دار و درستی یہ ہیں خرق سفید جلیسنگ کندیش مویشی عرطیشا تخم ماویون تخم شہرم روغن
سوسن جاسوس رقعہ یانی کنکر زوین چل او سکوعربی میں جو رالتی کتہی ہیں دہتوراجسکو جو زماثل کتہی ہیں پیاز
نرگس تورہ یعنی جو اکھار لیکن خرق سفید جڑ شاخاوی باریک کی ہے مانند پوست چوب بوسیدہ کے
اور سبک ہو مشایہ پوست خلی کے اور خرق سیاہ سی تلخ زیادہ ہو اور گھاس اوکی مانند گھاس بارتنگ کے
ہو لیکن کوتاہ زیادہ اوس سے ہے اور رنگ اوکی گھاس کا سرخ ہو دامن کوہ اور سخت زمین میں اوتی ہے
سگ اور خوک کیواسطے زہر قاتل ہے اسوجہ سے قاتل اکٹبل و سکوکتہی ہیں اور اگر اوسکو کوٹیں اور گھنٹیں اوکی چھینک
لاتی ہر جیلا ہنک بچ تر بد زرد کا ہے اور زرد جسکو ہندی میں نشوب کتہی ہیں پوست اوکی جڑ کا ہے
اور جلیسنگ ہندی بہتر ماند تووری کے ہوتا ہے فعل او سکا مانند فعل خرق کے ہر جاسوس نام او سکا
قانون میں اسی طرح لکھا ہوا ہے اور طبیعت اور قوت میں مانند جلیسنگ کے ہے جو زماثل کہ ہندی میں
اوسکو دہتوراکتہی ہیں ماند جوڑ کے ہوتا ہے وہ بھی زہر ہے بچ میں اوکی تخم بھری ہوتے ہو تو ہیں اور کانٹا پر
اوسکے موڑے ہوتے ہیں اور تخم او سکا مانند تخم ترنج کے ہے بقدر ایک دانگ یعنی چار رتی دیرہ چاول تخم متوا
مست کر دیتی ہیں اور سلاتے ہیں اور سارہی تین ماشہ اگر دیون تو اوسدن کھانیوالا او سکا مر جائیگا اور شمن
دل ہو اور استفراغ او سکا مانند استفراغ میں چل یعنی جو رالتی کے ہے اور استعمال دہتورہ کا خطرناک ہے اور
ترشی خاصہ ہی ترش مستی اوکی کھو دیتا ہے کندیش ایک جڑ ہے پیر گرہ پوست او سکا سیاہ ہوتا ہے
اور باطن او سکا سفید اور فرغانہ میں ایک قسم کی کندیش ہوتی ہے وہ نہایت بدی اور کندیش می کو سطر و نیو
کتہی ہیں گرم اور خشک تیسری درجہ میں بلکہ جو تخم زخم والی ہے اور طلا او سکا چھپ اور برص یعنی
سفید دل کو نافع ہے اور جھینک لاتی ہے اور بغم غلیظ کو بدن سے نکالتی ہے کنکر زوگونہ کنکر کا ہے اور زکرو سکا
آٹھویں باب میں تیسری گفتار اور حصہ اول سے اس کتاب کو مفصل بیان کیا گیا ہے مویشی گرم اور خشک
تیسری درجہ میں او سکوزیشیہ بجل بھی کتہی ہیں ثمر او سکا غلافی ہوتا ہے ماند بخود کے اور اوسمین دوتین دانے
چھوڑ چھوڑے اور چوڑے اور کھر کھرے بعض سفید اور بعض سیاہ مائل بسرخی ہوتے ہیں اور مویشی تیز ہے اور
سوزاندہ پھیدہ کے لیو قاتل ہے خاصہ اگر ہر تال بھی اوسکے ساتھ شامل کریں اور اگر واکٹلب پر طلا
کریں بال سب نکل آویں گے اور جو مویشی کو چیا میں طوبین دماغ کی لعاب دہن کی راہ سے دفع ہوگی اور جو
سر کر میں پکائیں اور اوس سر کر سے کلیان کریں دہن اور گوشت کو دانتوں کی جڑوں کے سودمند ہوگا اور

بعض ایسی ہیں کہ لاتی ہیں اور بعضی ایسی ہیں کہ باری دیتی ہیں تو کرنے میں اور طبیعت اور منفعت اور ضرر
ہر ایک کی تیسری گفتار میں حصہ اول سے اس کتاب کو مذکور ہو چکی ہے ساتھ منفعت اور ضرر و دیگر طعام اور
شراب کے اور لیکن دار و درستی یہ ہیں خرق سفید جلیسنگ کندیش مویشی عرطیشا تخم ماویون تخم شہرم روغن
سوسن جاسوس رقعہ یانی کنکر زوین چل او سکوعربی میں جو رالتی کتہی ہیں دہتوراجسکو جو زماثل کتہی ہیں پیاز
نرگس تورہ یعنی جو اکھار لیکن خرق سفید جڑ شاخاوی باریک کی ہے مانند پوست چوب بوسیدہ کے
اور سبک ہو مشایہ پوست خلی کے اور خرق سیاہ سی تلخ زیادہ ہو اور گھاس اوکی مانند گھاس بارتنگ کے
ہو لیکن کوتاہ زیادہ اوس سے ہے اور رنگ اوکی گھاس کا سرخ ہو دامن کوہ اور سخت زمین میں اوتی ہے
سگ اور خوک کیواسطے زہر قاتل ہے اسوجہ سے قاتل اکٹبل و سکوکتہی ہیں اور اگر اوسکو کوٹیں اور گھنٹیں اوکی چھینک
لاتی ہر جیلا ہنک بچ تر بد زرد کا ہے اور زرد جسکو ہندی میں نشوب کتہی ہیں پوست اوکی جڑ کا ہے
اور جلیسنگ ہندی بہتر ماند تووری کے ہوتا ہے فعل او سکا مانند فعل خرق کے ہر جاسوس نام او سکا
قانون میں اسی طرح لکھا ہوا ہے اور طبیعت اور قوت میں مانند جلیسنگ کے ہے جو زماثل کہ ہندی میں
اوسکو دہتوراکتہی ہیں ماند جوڑ کے ہوتا ہے وہ بھی زہر ہے بچ میں اوکی تخم بھری ہوتے ہو تو ہیں اور کانٹا پر
اوسکے موڑے ہوتے ہیں اور تخم او سکا مانند تخم ترنج کے ہے بقدر ایک دانگ یعنی چار رتی دیرہ چاول تخم متوا
مست کر دیتی ہیں اور سلاتے ہیں اور سارہی تین ماشہ اگر دیون تو اوسدن کھانیوالا او سکا مر جائیگا اور شمن
دل ہو اور استفراغ او سکا مانند استفراغ میں چل یعنی جو رالتی کے ہے اور استعمال دہتورہ کا خطرناک ہے اور
ترشی خاصہ ہی ترش مستی اوکی کھو دیتا ہے کندیش ایک جڑ ہے پیر گرہ پوست او سکا سیاہ ہوتا ہے
اور باطن او سکا سفید اور فرغانہ میں ایک قسم کی کندیش ہوتی ہے وہ نہایت بدی اور کندیش می کو سطر و نیو
کتہی ہیں گرم اور خشک تیسری درجہ میں بلکہ جو تخم زخم والی ہے اور طلا او سکا چھپ اور برص یعنی
سفید دل کو نافع ہے اور جھینک لاتی ہے اور بغم غلیظ کو بدن سے نکالتی ہے کنکر زوگونہ کنکر کا ہے اور زکرو سکا
آٹھویں باب میں تیسری گفتار اور حصہ اول سے اس کتاب کو مفصل بیان کیا گیا ہے مویشی گرم اور خشک
تیسری درجہ میں او سکوزیشیہ بجل بھی کتہی ہیں ثمر او سکا غلافی ہوتا ہے ماند بخود کے اور اوسمین دوتین دانے
چھوڑ چھوڑے اور چوڑے اور کھر کھرے بعض سفید اور بعض سیاہ مائل بسرخی ہوتے ہیں اور مویشی تیز ہے اور
سوزاندہ پھیدہ کے لیو قاتل ہے خاصہ اگر ہر تال بھی اوسکے ساتھ شامل کریں اور اگر واکٹلب پر طلا
کریں بال سب نکل آویں گے اور جو مویشی کو چیا میں طوبین دماغ کی لعاب دہن کی راہ سے دفع ہوگی اور جو
سر کر میں پکائیں اور اوس سر کر سے کلیان کریں دہن اور گوشت کو دانتوں کی جڑوں کے سودمند ہوگا اور

ہوگا دو وجہ سے ایک ہے کہ خام خلطین حرکت میں آئیں گی اور تمام بدن پر گندہ ہوگی اور اخلاط دیگر بھی خام خلطین
ساتھ شامل ہو جائیں گی اور استحالة قبول کرین گی اس سبب سے خلطین بد اور مزاج بد جسم بیمار پرستولی ہوگا دوسری
وجہ یہ کہ دوا سہل کی جس چیز کو کہ لطیف پاتی ہو خلط سہا و سکو با استفراغ باہر نکالتی ہے اور جس چیز کو کہ غلیظ پاتی ہے
چھوڑ دیتی ہے اور بیماری دشوار ہو جاتی ہے اور معلوم کرین کہ اکثر بیماریوں اور استفراقات میں عنایت طیب
کی طرف دماغ کے زیادہ ہونی چاہیے اور ترقیہ اس کا اکثر ملحوظ رکھنا چاہیے خاصہ پرانی بیماریوں میں با دے سہا
تیسری جزو سے اور گفتار اول سے دوسری حصہ تیسری کتاب کے اس امر میں ہے کہ
دوا سہل کی کس شخص کے لیے تجویز کرنی چاہیے اور کس کو نہ تجویز کرنی چاہیے وہ اسباب
جو سہل سے باز رکھتی ہیں تیرہ ہیں ایک ضعف قوت دوسری استلا خون تیسری کودکی چوتھے پیری پانچویں گروہ
سخت گرم چھپو سرمای سخت سو ساتویں ضعیفی دل آٹھویں ضعیفی معدہ نوین کم گوشتی عضلہ دسویں لاغری
بہت گیا ہویں تندرستی اور پاک بدن بارہویں ضعیفی آنتوں کی تیرہویں الشخ آدمی کو بھی دوا سہل کی گندی
چاہیے اور الشخ عربی میں اس آدمی کو کہ تیرہ میں کہ حرف سین اور لام کہتے اور جگہ سین کے ٹاکو پس معلوم
کرین کہ اگر باوجود ضعف قوت کو سہل نوش کرین تو اوپر بھی ضعف ترقی کرے گا اور استلا خون میں سہل
بیگندہ ہو اور کوک کسی حالت میں سہل بچا ہو اس لیے کہ زمانہ اس کا پلنڈ اور بڑھنے کا ہے نہ سنگام مواد باہر نکالنے کا
لیکن ایسی ہی کوئی اگر ضرورت قوی ہو تو آب میوہ جات سے صفائی جسم کوک کی ملحوظ رکھیں اور پیری میں بھی
سہل نہ دیں کیونکہ سہل قوت پیری کو ضعیف کرتا ہے اور تری کے مواد کو کم اور حرارت کو تحلیل کرتا ہے پیری میں
تری اصلی اور تری قوت اور حرارت کو اوکے بدن پر نگاہ رکھنا چاہیے اور سہل سے بچانا چاہیے اور بجز ضرورت سے
بہرگز نہ بچا چاہیے اور اوہ میں احتیاط تمام کرنی چاہیے اور گرمی سخت گرم میں سہل ضعیف لاتا ہے اور اخلاط کرتا ہے
اور سرمای سخت سرد میں خلطین جمی ہوتی ہیں اور شحمیری ہوتی ہیں دو تین سہلہ اوہ میں دشواری اجابت کرتی ہیں
اور سہل حالت ضعیفی دل میں غشی عارض کرتا ہے اور ضعیفی معدہ میں دوا دینا دشوار ہوتا ہے اس سبب سے کہ معدہ
دوا کو قبول نہیں کرتا ہے لامحالہ ضعف غالب ہوتا ہے اور یہاں اوقات نوبت نقشی پچھتتی ہے اور گرم گوشتی عضلہ
شکم نشان لاغری بہت اور ضعیفی احشا کا ہے استفراغ سے باز رکھتی ہے اسوجہ سے کہ استفراغ اوہ میں خشکی بڑھاتا ہے
اور حوت اس بات کا ہے کہ تپ دق ہو جائے اور طبیعت آدمی نہایت لاغری ضعیف ہوتی ہے اور سکو بھی سہل میں
اور اوہ میں تری آدمی کو جسکو حاجت تنقیہ کی مطلق نہ ہو استفراغ مناسب نہیں ہے اس لیے جیکہ و اخلاط ناکار کو نہ پائی تو
خلطون نیک کو جو بدن پر آمد میں و کھارگی اور باہر نکال لیگی اور باضرورت اس کی بزرگ ہوگی اور جس کسی کی آنتیں ضعیف
ہوں اسکو بھی سہل نہ دیں بلکہ آنتیں ضعیف دوا سہل سے قوت دتوئی حاصل کرتی ہیں اور ہمیشہ اسی ہنیت پر

فصل فی بیان اس وجہ سے کہ دوا سہل کی جس چیز کو کہ لطیف پاتی ہو خلط سہا و سکو با استفراغ باہر نکالتی ہے اور جس چیز کو کہ غلیظ پاتی ہے چھوڑ دیتی ہے اور بیماری دشوار ہو جاتی ہے اور معلوم کرین کہ اکثر بیماریوں اور استفراقات میں عنایت طیب کی طرف دماغ کے زیادہ ہونی چاہیے اور ترقیہ اس کا اکثر ملحوظ رکھنا چاہیے خاصہ پرانی بیماریوں میں با دے سہا تیسری جزو سے اور گفتار اول سے دوسری حصہ تیسری کتاب کے اس امر میں ہے کہ دوا سہل کی کس شخص کے لیے تجویز کرنی چاہیے اور کس کو نہ تجویز کرنی چاہیے وہ اسباب جو سہل سے باز رکھتی ہیں تیرہ ہیں ایک ضعف قوت دوسری استلا خون تیسری کودکی چوتھے پیری پانچویں گروہ سخت گرم چھپو سرمای سخت سو ساتویں ضعیفی دل آٹھویں ضعیفی معدہ نوین کم گوشتی عضلہ دسویں لاغری بہت گیا ہویں تندرستی اور پاک بدن بارہویں ضعیفی آنتوں کی تیرہویں الشخ آدمی کو بھی دوا سہل کی گندی چاہیے اور الشخ عربی میں اس آدمی کو کہ تیرہ میں کہ حرف سین اور لام کہتے اور جگہ سین کے ٹاکو پس معلوم کرین کہ اگر باوجود ضعف قوت کو سہل نوش کرین تو اوپر بھی ضعف ترقی کرے گا اور استلا خون میں سہل بیگندہ ہو اور کوک کسی حالت میں سہل بچا ہو اس لیے کہ زمانہ اس کا پلنڈ اور بڑھنے کا ہے نہ سنگام مواد باہر نکالنے کا لیکن ایسی ہی کوئی اگر ضرورت قوی ہو تو آب میوہ جات سے صفائی جسم کوک کی ملحوظ رکھیں اور پیری میں بھی سہل نہ دیں کیونکہ سہل قوت پیری کو ضعیف کرتا ہے اور تری کے مواد کو کم اور حرارت کو تحلیل کرتا ہے پیری میں تری اصلی اور تری قوت اور حرارت کو اوکے بدن پر نگاہ رکھنا چاہیے اور سہل سے بچانا چاہیے اور بجز ضرورت سے بہرگز نہ بچا چاہیے اور اوہ میں احتیاط تمام کرنی چاہیے اور گرمی سخت گرم میں سہل ضعیف لاتا ہے اور اخلاط کرتا ہے اور سرمای سخت سرد میں خلطین جمی ہوتی ہیں اور شحمیری ہوتی ہیں دو تین سہلہ اوہ میں دشواری اجابت کرتی ہیں اور سہل حالت ضعیفی دل میں غشی عارض کرتا ہے اور ضعیفی معدہ میں دوا دینا دشوار ہوتا ہے اس سبب سے کہ معدہ دوا کو قبول نہیں کرتا ہے لامحالہ ضعف غالب ہوتا ہے اور یہاں اوقات نوبت نقشی پچھتتی ہے اور گرم گوشتی عضلہ شکم نشان لاغری بہت اور ضعیفی احشا کا ہے استفراغ سے باز رکھتی ہے اسوجہ سے کہ استفراغ اوہ میں خشکی بڑھاتا ہے اور حوت اس بات کا ہے کہ تپ دق ہو جائے اور طبیعت آدمی نہایت لاغری ضعیف ہوتی ہے اور سکو بھی سہل میں اور اوہ میں تری آدمی کو جسکو حاجت تنقیہ کی مطلق نہ ہو استفراغ مناسب نہیں ہے اس لیے جیکہ و اخلاط ناکار کو نہ پائی تو خلطون نیک کو جو بدن پر آمد میں و کھارگی اور باہر نکال لیگی اور باضرورت اس کی بزرگ ہوگی اور جس کسی کی آنتیں ضعیف ہوں اسکو بھی سہل نہ دیں بلکہ آنتیں ضعیف دوا سہل سے قوت دتوئی حاصل کرتی ہیں اور ہمیشہ اسی ہنیت پر

دوا سہل کی جس چیز کو کہ لطیف پاتی ہو خلط سہا و سکو با استفراغ باہر نکالتی ہے اور جس چیز کو کہ غلیظ پاتی ہے چھوڑ دیتی ہے اور بیماری دشوار ہو جاتی ہے اور معلوم کرین کہ اکثر بیماریوں اور استفراقات میں عنایت طیب کی طرف دماغ کے زیادہ ہونی چاہیے اور ترقیہ اس کا اکثر ملحوظ رکھنا چاہیے خاصہ پرانی بیماریوں میں با دے سہا

تیری

آہستہ تا کہ قوت او کی قائم رہی اور فعل بھی اپنا بخوبی کر سکیں اور اگر دوا مسهل کی نہایت قوی نوش کی گئی ہو تو حرکت
 انسان کی اور سکو قوت دیگی اور مواد کو وہ دوا بخوبی خال سکوگی اور باوجود نوش کرنے دوا قوی کے اگر سکون
 کیا جاوے تو استفراغ اوسکا کامل ہوگا اور سونا بھی نچا ہوگی کیونکہ خواب دوا کی قوت کو باطل کرتی ہے پھر وہ دوا
 فعل اپنا نہیں کر سکتی اور جب تک دوا استفراغ تمام نہ کر لے گی کوئی طعام اور شراب اوس پر نگھلانا چاہیے اور اگر
 معدہ گرم ہووے اور خوف ہووے کہ خالی معدہ پر صفر اگر گھایا اگر پرہیز بہت کیا ہو اور روزہ بہت رکھی ہو تو تاخیر
 طعام اور شراب سے مضرت متصور ہو تو قبل فعل کرنے سے دوا کے قدری روٹی شراب انگوری مین بھگو کر کھلائیں تاکہ
 قوت آدمی کی بھی قائم رہی اور قوت دوا کی بھی ٹوٹ نہ جائے اور جسکو کہ مسهل کی دوا پلانا چاہیں اوسکو طعام
 نمک بہت نہ لانا چاہیے اور جس کیسکو کہ فصد اور مسهل دونوں کی احتیاج ہووے اگر غلطین گرم ہووین تو پہلے
 فصد کھولنی چاہیے بعد اوسکو مسهل دینا چاہیے اور اگر غلطین نہایت سرد ہوں اول مسهل دینا لازم ہے اور
 جس کیسکو کہ طیب دوا مسهل کی گرم دیگا اوسکی فصد اول کھولنی چاہیے اور باقی خون کو ساتھ شربتوں اور غذوں
 خشک کو باعتبار پھر لانا چاہیے تاکہ دوا سے حرارت اور عفونت پیدا نہ کرے اس سبب سے کہ گرم دوا مین خون کو گرم
 کرتی ہیں اور جب خون گرم ہو جاتا ہے تو اسباب ضعیف سے جوش کھاتا ہے اور مانند آگ کی آفر وختہ ہوتا ہے
 اور اگر زیادہ قوت مسهلہ دوا ہوں کی دست لانی مین زیادہ قوت گرم کرنے سے ہے اور گرم غلطوں کو جلد
 زیادہ اوس سے باہر نکالتی ہیں کہ جتنا بدن کو گرم کرتی ہیں اور خود ساتھ غلطوں کو باہر آتی ہیں تو جو آدمی
 کہ دوا پیتا مضرت گرم کرنے اوس سے سلامتی پناہ اور جانا حمام مین چند روز پہلے دوا سے غلطوں کو لطیف کرتا ہے
 اور لائق دستوں کو کرتا ہے اور جس ساعت کہ دوا مسهل پنی منظور ہے اوس سے پہلے اگر حمام مین جائیں اور جلد
 باہر نکل آئیں تو خلیہ مناسب ہوگا مگر باہر نکلیں گے بعد چند ان صبر کرنا لازم ہے کہ اثر حمام اور حرارت اور پسینہ
 آنے کا زائل ہو جائے پھر دوا نوش کریں اور بعد دوا مسهل کی پیو کے حمام کریں جب تک کہ عمل اور فعل
 دوا کا بخوبی نہ ہو لے مگر سردی کے موسم مین اگر خانہ اول مین حمام کے جاوین تو واسے اسلیے کہ حرارت خانہ
 اول کی اس قدر نہیں ہوتی ہے کہ غلطوں کو ظاہر جسم کی طرف کھینچے یا جملہ دوا اپنے واسے کو مقام کی ایسی ہونی چاہیے
 کہ سردی اوسکی اندک گرمی کی طرف میلان رکھو مگر اس قدر کہ پسینہ اور پیاس نہ پیدا کریں اور جو وقت کہ مسهل
 پیما ہووے اور دوانے بدن کو بخوبی پاک نکلیا ہووے تو لازم ہے کہ تین دن یا چار دن حمام مین جائیں تاکہ وہ
 فضول باقی جو نواحی پوست مین رہے ہوں بدنی پاک ہو جائیں اور ہنگام عمل مسهل کے سورہنا مناسب
 نہیں ہے کیونکہ خواب دوا کو کام سے باز رکھتی ہے اور اگر کوئی شخص دوا مسهل کی نوش کریں اور اس وقت سے
 تو کچھ قیاحت نہیں ہے بلکہ دوا کام بہتر کرتی ہے لیکن بشرطیکہ دوا قوی ہووے کیونکہ اگر بعد دوا ضعیف خواب

ج ۳
 رتہ درجہ خوار و مشا

میں گئے تو وہ ہضم ہو جائیگی اور کام نگرگی اور جسوقت کہ دوا حرکت میں آئے اور سچ قرار کرے اور اجابت کرے
 سبب اسکا ضعیفی معدہ کی ہے کہ غلط دفع نہیں کر سکتی تو اس وقت میں لازم ہے کہ معدہ کو ساتھ چیزوں
 قابض مانند و شایب انگوری اور شربت انار اور گلشنہ کے قوی کرنا چاہیے تاکہ قوت حاصل کرے اور غلط کو
 باسانی دفع کر دیوے اور معلوم کرنا چاہیے کہ پہلے دوا مسلسل سحر طبع کو نرم کرنا قرین صواب ہے مگر وہ آدمی کہ احشا
 جیسے ضعیف ہوں اور مستعد اس امر کا ہو کہ بعد دوا کے مدت تک دستوں میں مبتلا رہیگا طبع اسکی نرم کرنی چاہیے
 کہ سبب افراط کا ہو وی اور اگر واسطے اسکی ساتھ دواؤں مسهلہ کے کوئی شرتے کی دواؤں سے ملا دین تاکہ قوت دونوں
 دواؤں کی ساتھ ایک دوسرے کے کوشش کرے اور افراط دستوں کی پیدا کرے تو حیلہ مناسب ہو گا یا بحملہ مسهل
 سو تین دن پہلے قے کرنا بہتر ہے کہ پیاس اور متلی کو باز رکھو لیکن جسوقت مسهل فراغت پائیں تو لازم ہے کہ اپنے کو
 تمام رنجون اور سبب بربون سے جو ضعف پیدا کرتے ہیں یا کسی حال کو حالات جسم سے متغیر کر دیں اور جمع
 استفراغات سے نگاہ رکھنا چاہیے مثال اس چیز کی کہ ضعف لاتی ہے اور نیز استفراغ کرتی ہے اور احوال بھی
 متغیر کرتی ہے وہ جماع ہے بعد مسهل کے اس سے یہ بہتر لازم ہے اور سبب حرکتوں سے کہ ضعف لاتی ہیں اور پسینہ
 پیدا کرتی ہیں اور شراب کی کثرت سے اور تسی اور مثل اسکی سے بچنا چاہیے اور غذائیں لطیف اور سبک و جلد
 ہضم ہونوالی اور موافق مزاج کھانی چاہئیں لیکن اس نوع کی بھی بہت نکھانی چاہئیں اور جو کوئی غذا کہ
 نہایت ترش یا نہایت کھاری یا بہت میٹھی یا سخت تیز یا بہت سرد ہو نکھانی چاہیے مثلاً جلاب کہ تیج
 میں سرد کیا ہو یا وہ غذا کہ عادت اسکی کھانی کی گرم ہو و سرد کر کے نکھانی چاہیے اور وہ غذائیں کہ جنکی عادت
 سرد کر کے کھانے کی ہو مانند سرد اور بلام اور مخصوص کی وہ بھی نکھانی چاہئیں اسلیہ کہ احشا کوشش کرنے سے
 دواؤں کے اور دفع کرنے سے غلط کے رجحان ہو جاتے ہیں تو ایسی چیزوں کے ساتھ متقابلہ نہیں کر سکتے اسلیہ کہ
 دوائیں مسهل کی نیز اعتدال سے خارج اور نیز آدمی کی طبیعت سے دور ہیں اور سوا ضرورت اور واسطے دفع اس غلط
 کہ مضرت اسکی زیادہ مضرت دوا سے ہو نکھانی چاہیے پس بہتر یہ ہے کہ بعد مسهل کے بدن کو آسائش دینی چاہیے
 اور غذائیں نیک اور اندک کھانی چاہئیں تاکہ فضول بد اور بسیار کسی جگہ بکھر نہ جمع ہو وین اور جبکہ مسهل سے
 سلامت فارغ ہوئی ہوں اگر مزاج مرطوب ہے تو تخم کتان یا حب الرشاد بقدر رسات ماشہ ہمراہ جلاب
 گرم کے تناول کریں اور اگر ساتھ مرطوبی مزاج کے سردی غالب ہو وی تو حب الرشاد کو روغن بیتون میں
 چرب کریں پھر ہمراہ جلاب کے نوش کریں پس اگر دوا پنی والا گرم مزاج رکھتا ہو اور صفراوی ہو تو اسپغول طلب
 سردین دیوین اور اگر مزاج نقیہ دوا کا احشا میں موجود ہو تو اسپغول کو جلاب گرم میں دیوین اور جو پیاس اور
 حرارت غلبہ کرے اسپغول کو روغن گل یا روغن بنفشہ میں چرب کریں پھر ہمراہ جلاب کو نوش فرمائیں اور اگر

مزاج معتدل ہو تو عوض اس بغول کے تخم شاہسفرم داخل کریں اور آدمی معتدل اور خشک مزاج کو کشکاب جسد
 دوا و سخت کو نافع ہو اس لیے کہ کشکاب احشا کو پانی دواسی دھوتا ہو اور دوا کی خشکی کا تدارک کرتا ہو اور اکثر ایسا
 اتفاق ہوتا ہو کہ بعد اسل سے فراغت پاؤں کے بود دوا کی معدہ میں نہ جاتی ہے پست جو معدہ شکر معدہ کو اوس سے پاک
 کرتا ہو اور جو قوت دواسی کسی شخص کی آنتیں خراشیدہ ہو گئیں ہوں اور سچ کی بیماری ظاہر ہو جائے تو کل آنتیں
 میٹھی انار کے پانی میں پیشکونش کریں اور اگر ہمراہ اس بغول بریان یا تخم شاہسفرم بریان کے تناول کریں
 تو نہایت بہتر ہو اور شراب پینا بعد دوا کے پسندیدہ نہیں ہو خوف اس امر کا ہو کہ کچھ اضطراب اور تپ پیدا
 ہوگی اور اکثر اوقات انداموں کے اندر بود دوا کی رہ جاتی ہے اوس کے لیے حمام بہتر ہے پھر بخارے سبب کے پانی اور
 مورد کے پانی پیو اور کافور ملین اور ایک ساعت صبر کریں پھر حمام سے باہر نکلیں یا ک یا حوان تیسری جزو
 اور گفتار اول اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب اس مرصع تھے کہ دوا تین مسئل
 کی کیونکر کھانی چاہئیں معلوم کریں کہ سردی کے موسم میں جو شانہ گرم پینا چاہی خاصہ اگر مزاج دو
 پیو والے کاسر دھو کر اور گولیاں بھی ہمراہ گلاب گرم یا آب گرم کے تناول کریں اور جو گولی کہ ہمراہ جو شانہ کے
 دیوین وہ جب چاہی کہ جنس مطبوخ ہو مثلاً ساتھ مطبوخ شاہترہ کے جب ایسی چاہی کہ صفر کو بدن ہو خارج کرے
 اور ساتھ مطبوخ افیمین کے جب بغیر گولی ایسی نبی چاہی کہ سوداوی دست جاری کرے اور ساتھ مطبوخ
 سورخان کے ایسی گولی کھاوین جو بلغمی دست لا دے یا ک حمیا تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری
 حصہ سے تیسری کتاب نگاہ رکھیں میں سے قوت آدمی دوا پینے والے کی
 حالت مسلسل میں قوت دوا پینے والے کی نگاہ رکھیں اور معلوم کریں کہ وہ خلطیں چکا استفراغ
 کرنا منظور ہو کہ ہیں یا بہت اگر خلطیں بہت ہیں اور قوت ضعیف تو سی حال میں کوئی دوا قوی کہ بڑا کھیارگی
 پاک کرے نہ پینا چاہی لیکن استفراغ اوسکا سبک اور لطیف دواؤں سے بدفعات بسیار کرنا چاہی اور درمیان
 ہر ایک استفراغ کے دوسری استفراغ تک غذائیں پسندیدہ اور لطیف دینی چاہئیں کہ قوت کو بڑا دین تاکہ سبب
 استفراغ کے خلط بد جو استفراغ اول میں کم ہو گئی ہو خلط نیک عوض اوسکی پیدا ہو و اور جو قوت کہ قوت قوی
 ہو اور خلط بد بہت ہو تو ساتھ قوی دواؤں کے بدفعات بسیار استفراغ کرنا چاہی اور اگر قوت ضعیف ہو اور
 خلط کم ہو تو ساتھ شربت یا کسی خسانہ لطیف کہ استفراغ کرنا چاہی یا کسی دوا سبک و تنقیہ کرنا لازم ہے
 کہ قوت پر بارندہ و یا ک ساتوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے
 تیسری کتاب کے اس مرصع سے کہ دوا مسلسل کی کسوقت کھانی چاہیے
 مسلسل کی دوا پیو کا زمانہ موافق ہمارا و خزان لیکن فصل بہار و موسم تابستان کی طرف میلان کرتی ہے اور موسم

۱
 شاہسفر نامی میں نارنگی
 بین کون بجان سلاطین ہندو اوسکی
 ۲
 تیسری اور چوتھی تیسری
 فی تحقیق لکھتے تھے کہ
 ۳
 دوسری فصیح فارسی
 ۴
 قوتانیہ اور سکون باطنیہ اور ضعیف
 دوا کے کون آخر میں تیسری دوا لیجیون
 ۵
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۶
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۷
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۸
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۹
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۱۰
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۱۱
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۱۲
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۱۳
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۱۴
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۱۵
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۱۶
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۱۷
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۱۸
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۱۹
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۲۰
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۲۱
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۲۲
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۲۳
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۲۴
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۲۵
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۲۶
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۲۷
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۲۸
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۲۹
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۳۰
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۳۱
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۳۲
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۳۳
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۳۴
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۳۵
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۳۶
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۳۷
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۳۸
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۳۹
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۴۰
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۴۱
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۴۲
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۴۳
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۴۴
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۴۵
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۴۶
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۴۷
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۴۸
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۴۹
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۵۰
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۵۱
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۵۲
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۵۳
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۵۴
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۵۵
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۵۶
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۵۷
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۵۸
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۵۹
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۶۰
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۶۱
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۶۲
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۶۳
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۶۴
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۶۵
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۶۶
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۶۷
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۶۸
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۶۹
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۷۰
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۷۱
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۷۲
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۷۳
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۷۴
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۷۵
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۷۶
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۷۷
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۷۸
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۷۹
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۸۰
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۸۱
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۸۲
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۸۳
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۸۴
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۸۵
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۸۶
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۸۷
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۸۸
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۸۹
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۹۰
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۹۱
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۹۲
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۹۳
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۹۴
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۹۵
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۹۶
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۹۷
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۹۸
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۹۹
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور
 ۱۰۰
 دوسری فصیح فارسی اور سیرانی میں سور

تابستان کی طرف میلان کرتی ہو اور موسم تابستان خلطوں کو کھلاتا ہے اور طرف ظاہر بدن کو کھینچتا ہے اور ساتھ
پسینہ کو تحلیل کرتا ہے اس سبب سے اکثر آدمیوں کو فصل بہار میں نہایت سبک دوا میں سہل کی نوش کرنی
چاہیے تاکہ مواد اندکے کمتر ہو اور باقی کو اعتقاد اور تدریس و صواب اور ریاضت اور بالش اور حمام اور جو
تابستان کے کرنا چاہیے تاکہ تحلیل خراج ہو اور فصل خزان کی موسم رستان یعنی سردی کے موسم کی طرف میلان
رکھتی ہے اسلئے خلطین سردی کے موسم میں اندرون جسم کے ٹھنری ہیں اور ہوا رستان کی مثل ہوا ہوتا ہے تاکہ
اوسکو تحلیل نہیں کر سکتی ہے اور اکثر آدمی میوہ جات تابستانی اور خزانہ بہت کھاتے ہیں اور جسم میں اچکے
کیموس بد ظاہر ہوتا ہے پھر جبکہ موسم سردی کا آتا ہے تو کیموس بد انداموں اور بدن کشادہ نہیں ہوتا ہے اور جھجکا ہے
پس اسوجہ سے سہل کے لیے سبقتی ہوتا ہے تاکہ قبل از موسم رستان کیموس بدن سے پاک ہو جاوے
اور تابستان وہ زمانہ ہے کہ جسم انسان کا ساتھ گرمی ہو اور تیزی دوا قوی کے مقابلہ نہیں کر سکتا ہے اور اسوجہ
اکثر آدمیوں کو موسم تابستان میں دوا قوی کھانے سے تپ پیدا ہوتی ہے اور دوسری یہ کہ موسم تابستان میں سینہ
بہت آتا ہے اور تحلیل بہت کرتا ہے اور دونوں امور و ضعف پیدا ہوتا ہے اگر ساتھ دوا کے استفراغ کیا جاوے گا
تو ضعف زیادہ ہوگا اور تیسری یہ کہ موسم تابستان میں ہوا خلطوں کو ظاہر جسم کی طرف کھینچتی ہے مانند حمام کے اور دوا
جو کھائی جاتی ہے کام اوسکا یہ ہے کہ خلطوں کو اندر کی طرف کھینچتی ہے اپنی طرف کو تاکہ دستوں کی راہ سے
باہر نکالے اس سبب سے درمیان ہوا اور دوا کے سازعت در پیش ہوتی ہے اور اوس صورتیں استفراغ ہوتی
اور بے منفعت ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جسوقت آخر فصل بہار میں ستارہ شمری طلوع کرے تو یقین کر لیا چاہیے کہ
اب زمانہ دوا سہل کے نوش کرنا گذر گیا اور اسی طرح جسوقت کہ آخر فصل خزانہ میں پہاڑوں پر برف ظاہر ہو
اور ہوا خشک ہو جاوے تو معلوم کریں کہ اب زمانہ سہل کا منقض ہو گیا اور اگر سوا می فضول موافق کے ضرورت سہل کی
نہایت قوی ہووے تو اسوقت دوا نوش کریں جسوقت کہ با وجوب چلو اور ہوا بہتر ہووے تابستان میں اسوقت
پہنیں جبکہ باد شمال چلنی شروع ہو یا پش آٹھوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ
تیسری کتاب کے امیر آدمیوں کے سہل کی تدریس میں ہے اور ارون آدمیوں کی دوا کی
تدریس میں ہے جو سہل بد شواری متی ہیں علاج امیرون اور ارون آدمیوں کا جو سہل سے نفرت
کرتے ہیں غذا و دوائی سے کرنا چاہیے اور تدریس تیراؤ کی ساتھ طلاؤن اور شبات مسلک کے لازم ہے اور اگر ان تدریس
کام نہ نکلے اور سہل دینا قرار پائے تو پہل چاہیے کہ قدری روئی عطر میں جھگو کرناک میں کھین اور اندکے طرخون
بھی چبانیں تاکہ حسن دہن کی کند ہو جائے اور مرزہ دوا سہل کا نہ معلوم ہووے اور بعد دوا نوش کرنے کے
تلی اور پودینہ اور جمودہ اور بے اور گل خراسانی سرگراور کلاب ٹیکا کر سونگھیں اور اگر چہ متلانا موقوف نہوے

نکاح و زانیہ کی طرف میلان کرتی ہو اور موسم تابستان خلطوں کو کھلاتا ہے اور طرف ظاہر بدن کو کھینچتا ہے اور ساتھ
پسینہ کو تحلیل کرتا ہے اس سبب سے اکثر آدمیوں کو فصل بہار میں نہایت سبک دوا میں سہل کی نوش کرنی
چاہیے تاکہ مواد اندکے کمتر ہو اور باقی کو اعتقاد اور تدریس و صواب اور ریاضت اور بالش اور حمام اور جو
تابستان کے کرنا چاہیے تاکہ تحلیل خراج ہو اور فصل خزانہ کی موسم رستان یعنی سردی کے موسم کی طرف میلان
رکھتی ہے اسلئے خلطین سردی کے موسم میں اندرون جسم کے ٹھنری ہیں اور ہوا رستان کی مثل ہوا ہوتا ہے تاکہ
اوسکو تحلیل نہیں کر سکتی ہے اور اکثر آدمی میوہ جات تابستانی اور خزانہ بہت کھاتے ہیں اور جسم میں اچکے
کیموس بد ظاہر ہوتا ہے پھر جبکہ موسم سردی کا آتا ہے تو کیموس بد انداموں اور بدن کشادہ نہیں ہوتا ہے اور جھجکا ہے
پس اسوجہ سے سہل کے لیے سبقتی ہوتا ہے تاکہ قبل از موسم رستان کیموس بدن سے پاک ہو جاوے
اور تابستان وہ زمانہ ہے کہ جسم انسان کا ساتھ گرمی ہو اور تیزی دوا قوی کے مقابلہ نہیں کر سکتا ہے اور اسوجہ
اکثر آدمیوں کو موسم تابستان میں دوا قوی کھانے سے تپ پیدا ہوتی ہے اور دوسری یہ کہ موسم تابستان میں سینہ
بہت آتا ہے اور تحلیل بہت کرتا ہے اور دونوں امور و ضعف پیدا ہوتا ہے اگر ساتھ دوا کے استفراغ کیا جاوے گا
تو ضعف زیادہ ہوگا اور تیسری یہ کہ موسم تابستان میں ہوا خلطوں کو ظاہر جسم کی طرف کھینچتی ہے مانند حمام کے اور دوا
جو کھائی جاتی ہے کام اوسکا یہ ہے کہ خلطوں کو اندر کی طرف کھینچتی ہے اپنی طرف کو تاکہ دستوں کی راہ سے
باہر نکالے اس سبب سے درمیان ہوا اور دوا کے سازعت در پیش ہوتی ہے اور اوس صورتیں استفراغ ہوتی
اور بے منفعت ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جسوقت آخر فصل بہار میں ستارہ شمری طلوع کرے تو یقین کر لیا چاہیے کہ
اب زمانہ دوا سہل کے نوش کرنا گذر گیا اور اسی طرح جسوقت کہ آخر فصل خزانہ میں پہاڑوں پر برف ظاہر ہو
اور ہوا خشک ہو جاوے تو معلوم کریں کہ اب زمانہ سہل کا منقض ہو گیا اور اگر سوا می فضول موافق کے ضرورت سہل کی
نہایت قوی ہووے تو اسوقت دوا نوش کریں جسوقت کہ با وجوب چلو اور ہوا بہتر ہووے تابستان میں اسوقت
پہنیں جبکہ باد شمال چلنی شروع ہو یا پش آٹھوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ
تیسری کتاب کے امیر آدمیوں کے سہل کی تدریس میں ہے اور ارون آدمیوں کی دوا کی
تدریس میں ہے جو سہل بد شواری متی ہیں علاج امیرون اور ارون آدمیوں کا جو سہل سے نفرت
کرتے ہیں غذا و دوائی سے کرنا چاہیے اور تدریس تیراؤ کی ساتھ طلاؤن اور شبات مسلک کے لازم ہے اور اگر ان تدریس
کام نہ نکلے اور سہل دینا قرار پائے تو پہل چاہیے کہ قدری روئی عطر میں جھگو کرناک میں کھین اور اندکے طرخون
بھی چبانیں تاکہ حسن دہن کی کند ہو جائے اور مرزہ دوا سہل کا نہ معلوم ہووے اور بعد دوا نوش کرنے کے
تلی اور پودینہ اور جمودہ اور بے اور گل خراسانی سرگراور کلاب ٹیکا کر سونگھیں اور اگر چہ متلانا موقوف نہوے

نکاح و زانیہ کی طرف میلان کرتی ہو اور موسم تابستان خلطوں کو کھلاتا ہے اور طرف ظاہر بدن کو کھینچتا ہے اور ساتھ
پسینہ کو تحلیل کرتا ہے اس سبب سے اکثر آدمیوں کو فصل بہار میں نہایت سبک دوا میں سہل کی نوش کرنی
چاہیے تاکہ مواد اندکے کمتر ہو اور باقی کو اعتقاد اور تدریس و صواب اور ریاضت اور بالش اور حمام اور جو
تابستان کے کرنا چاہیے تاکہ تحلیل خراج ہو اور فصل خزانہ کی موسم رستان یعنی سردی کے موسم کی طرف میلان
رکھتی ہے اسلئے خلطین سردی کے موسم میں اندرون جسم کے ٹھنری ہیں اور ہوا رستان کی مثل ہوا ہوتا ہے تاکہ
اوسکو تحلیل نہیں کر سکتی ہے اور اکثر آدمی میوہ جات تابستانی اور خزانہ بہت کھاتے ہیں اور جسم میں اچکے
کیموس بد ظاہر ہوتا ہے پھر جبکہ موسم سردی کا آتا ہے تو کیموس بد انداموں اور بدن کشادہ نہیں ہوتا ہے اور جھجکا ہے
پس اسوجہ سے سہل کے لیے سبقتی ہوتا ہے تاکہ قبل از موسم رستان کیموس بدن سے پاک ہو جاوے
اور تابستان وہ زمانہ ہے کہ جسم انسان کا ساتھ گرمی ہو اور تیزی دوا قوی کے مقابلہ نہیں کر سکتا ہے اور اسوجہ
اکثر آدمیوں کو موسم تابستان میں دوا قوی کھانے سے تپ پیدا ہوتی ہے اور دوسری یہ کہ موسم تابستان میں سینہ
بہت آتا ہے اور تحلیل بہت کرتا ہے اور دونوں امور و ضعف پیدا ہوتا ہے اگر ساتھ دوا کے استفراغ کیا جاوے گا
تو ضعف زیادہ ہوگا اور تیسری یہ کہ موسم تابستان میں ہوا خلطوں کو ظاہر جسم کی طرف کھینچتی ہے مانند حمام کے اور دوا
جو کھائی جاتی ہے کام اوسکا یہ ہے کہ خلطوں کو اندر کی طرف کھینچتی ہے اپنی طرف کو تاکہ دستوں کی راہ سے
باہر نکالے اس سبب سے درمیان ہوا اور دوا کے سازعت در پیش ہوتی ہے اور اوس صورتیں استفراغ ہوتی
اور بے منفعت ہوتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جسوقت آخر فصل بہار میں ستارہ شمری طلوع کرے تو یقین کر لیا چاہیے کہ
اب زمانہ دوا سہل کے نوش کرنا گذر گیا اور اسی طرح جسوقت کہ آخر فصل خزانہ میں پہاڑوں پر برف ظاہر ہو
اور ہوا خشک ہو جاوے تو معلوم کریں کہ اب زمانہ سہل کا منقض ہو گیا اور اگر سوا می فضول موافق کے ضرورت سہل کی
نہایت قوی ہووے تو اسوقت دوا نوش کریں جسوقت کہ با وجوب چلو اور ہوا بہتر ہووے تابستان میں اسوقت
پہنیں جبکہ باد شمال چلنی شروع ہو یا پش آٹھوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ
تیسری کتاب کے امیر آدمیوں کے سہل کی تدریس میں ہے اور ارون آدمیوں کی دوا کی
تدریس میں ہے جو سہل بد شواری متی ہیں علاج امیرون اور ارون آدمیوں کا جو سہل سے نفرت
کرتے ہیں غذا و دوائی سے کرنا چاہیے اور تدریس تیراؤ کی ساتھ طلاؤن اور شبات مسلک کے لازم ہے اور اگر ان تدریس
کام نہ نکلے اور سہل دینا قرار پائے تو پہل چاہیے کہ قدری روئی عطر میں جھگو کرناک میں کھین اور اندکے طرخون
بھی چبانیں تاکہ حسن دہن کی کند ہو جائے اور مرزہ دوا سہل کا نہ معلوم ہووے اور بعد دوا نوش کرنے کے
تلی اور پودینہ اور جمودہ اور بے اور گل خراسانی سرگراور کلاب ٹیکا کر سونگھیں اور اگر چہ متلانا موقوف نہوے

توفیقون باز کسکه باندین اور قبا بض خیرین مانند ہی اور گل شوراند کے جو سین اور جیلہ ہا دیگر چھل نیو میں کام
آتی ہیں ایک یہ کہ شہد کا قوام کرین یا شکر کا قوام دیون اور دوا مسطلہ کی گولیان بنا کر اور اس قوام میں ڈالکر
پیشین اور حسب حالت میں کہ جب کو شہد مقوم میں پیشین اور سوقت ہاتھ پانی سوتر کر لیون اس جیلہ سے کچھ مرہ
اور بود واکا ظاہر ہوگی اور اگر پانی یا جلاب موخہ میں لیکر حلق کے اندر نگاہ رکھیں اور گولی کو او سن فی ثن
ڈالکر ایک بار کھجائیں کچھ مرہ دوا کا معلوم نہوگا اور جو کوئی ایسا آدمی ہو کہ ان جیلو سے بھی دوا سہل کی نکھائی
وہ اگر گرم فراج رکھتا ہو تو اسکا دفع سے ہتھراغ کرین اس طریق سے صفت او سلی دروغ ترش کو کسی خشک مقام
پر رکھ دیون ایک رات صبح کو پانی صافی زرد کہ اوپر آگیا ہو اور گارٹا جدا ہو کر تین بیٹھ گیا ہو اس پانی کو طبیب
زبان عربی میں مار الرتب کہتے ہیں وہ تشکین حرارت بھی کرتا ہے اور اگر بقدر کامل نوش کرین اجابت بھی کرتا ہے
اگر قدری سقمونیا او سین حل کی ہو اور اگر سقمونیا آب زرد آلو یا آب خرمای ہندی یا شراب آلو یا آب انار یا جلاب
میں حل کرین وہی اور اگر آلو کو چاقو سے چونکین اور ایک رات جلاب میں کھین اور اند کے سقمونیا او سین حل
کرین پھر اسکی صبح کو جلاب نوش کرین تو اجابت بخوبی کرگیا اور کچھ کراہیت نہ معلوم ہوگی اور اگر اکثر آدمیوں کے
جسم میں یہ آلو اور یہ جلاب بغیر سقمونیا کے بھی عمل اپنا کرتا ہے اور طبع نرم کرتا ہے اور اگر کوئی شخص ان شہرتوں پر رہا
نہو اور کوئی کھانا چاہے تو ایک خبر و سقمونیا اور تین خبر و شکر یا تین پائیزہ ماون میں ڈالین اور ایک قطرہ
پانی کا او سپر پکائیں اور تدریج حل کر کے ایک ساعت چھوڑ دیں کہ ہوا تری پانی کی کم کر دیوے پھر
اوسکی چھوٹی چھوٹی گولیان تیار کرین اور تناول فرمائیں اور جو کوئی آدمی شیرینی سے راغب نہو تو اسکو
تواسطے سقمونیا کو سیب ترش کے پانی میں یا مہی ترش کے پانی میں حل کرین اور اتنی دیر تک ہنودین
کہ اوسکی تری جذب ہو جائے اور اتنی کم ہو جائے کہ گولی بندہ سکو پھر بدستور گولیان بنائیں اور دھوپ
میں سکھائیں اور بقدر حاجت دیون اور واسطے اہل تنعم کے رب ہلیلہ اور رب تربد وغیرہ بنا تے ہیں لیکن
رب ہلیلہ اسطور پر بناتے ہیں کہ اول شوعد ہلیلہ زرد لیون اور توڑین اور ایک شیشہ میں بھرین اور پانی
او سین سے جدار کرین اور اگر چاہیں دوسری بار بھی پانی اوس شیشہ میں ڈالیں اور رکھ دیون کہ باقی قوت
اور رنگ ہلیلہ کا اور مرہ اسکا او سین حاصل ہو جائے پھر سب پانیون کو جمع کرین اور عصارہ ہا دیگر پائیزہ
اور غام سورنگ دیون اور خاک اور گرد سے نگاہ رکھیں اور بار بار یک کیر سے ڈھکیں اور پھر آفتاب کے رکھ دیون
اور ہر روز ہلاتے رہیں یکساں ہو جائے پھر آفتاب میں رکھو سے جسوقت مثل شہد کو ہو جائے جمع کرین اور پھر
رکھ دیون کہ خشک ہو جائے اور مثل ایلو معلوم ہو وہی رب ہلیلہ کا ہے اور قوت اوسکی کامل ہوتی ہے یعنی قدرے
اس رب میں سو جتنا اخل قوی ہوتا ہے بہت ہلیلہ سے او سقد فصل ظہور میں نہیں آتا اور جسوقت اوسکو کام میں

اور اگر کوئی آدمی
اجابت کرے اور شہد کا قوام
پیشین اور حسب حالت میں
اور بود واکا ظاہر ہوگی
ڈالکر ایک بار کھجائیں
وہ اگر گرم فراج رکھتا ہو
پر رکھ دیون ایک رات صبح
اگر قدری سقمونیا او سین
میں حل کرین وہی اور اگر
کرین پھر اسکی صبح کو
جسم میں یہ آلو اور یہ
نہو اور کوئی کھانا چاہے
پانی کا او سپر پکائیں
اوسکی چھوٹی چھوٹی
تواسطے سقمونیا کو سیب
کہ اوسکی تری جذب ہو
میں سکھائیں اور بقدر
رب ہلیلہ اسطور پر
او سین سے جدار کرین
اور رنگ ہلیلہ کا اور
اور غام سورنگ دیون
اور ہر روز ہلاتے رہیں
رکھ دیون کہ خشک ہو
اس رب میں سو جتنا اخل

یاسیب ترش کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اوس جلاب میں ڈالیں اور ایک شب ہمدیون صبح کو بھی اور سب دو
کرین اور وہ جلاب نوش فرمائیں مضرت سقمونیا کی باطل ہو جائیگی اور کچھ مزہ دوا کا معلوم ہو گا اور اگر اول
بقدر سارے تین ماشہ یا زیادہ اوس سے تریبغ سنوت ٹیکو فنتہ کو ڈیرہ یا وانی میں جوش دین کہ نصف سجا
صاف کریں پس جب قدر سقمونیا کہ مذکور ہوئی اوس میں حل کریں اور شکر سی میٹھا کریں پھر بھی سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے
اوس میں کھین ایک ات اور صبح کو بھی اور سب جلاب میں سے دور کریں بعد اوس کو اوس جلاب کو پین تو صفرا
اور اندکے رطوبت کو جسم سے نکالے گا اور پانی انار ترش اور شیرین کا کہ سہ گودہ کے اوس کو کوٹیں اور خورین اور شکر
ملائیں مسهل لطیف ہر و لیکن جس آدمی کے کخلق اوسینہ میں درشتی ہو دنیا چاہی صفت مسهل لطیف
کہ بدنگو گرم نہیں کرنا ہی اور بھونک نہیں کھنا ہی سقمونیا سارے تین ماشہ لکڑی کے پچون کی گری کہ دے کے سچون کی
گری ہر ایک ساڑھے سترہ ماشہ ست ملٹی کا ساڑھے تین ماشہ ترنجبین خراسانی ساڑھے پانچ تولہ مغز سچون کے
خوب کچلین اور سقمونیا کو محان تخمون کے ہاون میں نرم پسین بعد اوس کو پانی بھی ترش کا ترنجبین میں لکڑی
جوش دین کہ مثل شہد کے قوام اوس کا مویا و پھر سقمونیا اور وہ تخم پیسے ہوتے اوس میں حل کریں اور گوند میں
یہ سب بارہ خوراک سبک ہو اور چھ خوراک معتدل ہر جسمی مسهل کہ پتوں حونی اور صفراوی میں سکتی
ہیں گلاب کے پھول ساڑھے سترہ ماشہ کثیر است ملٹی کا نشاستہ ہر ایک ساڑھے تین ماشہ سنوت تین تولہ
صندل سفید سات ماشہ یا پونے نو ماشہ کا فور یا نازہ حرارت لیکن وزن کامل اوس کا پونے دو ماشہ اور
کتر چار رتی ڈیرہ چاول سے نہوا در سقمونیا بھونی ہوئی چودہ ماشہ قدر خوراک ساڑھے تین ماشہ جسمی دیگر کہ پتوں
صفراوی میں کام آتی ہر گلاب کو پھول غنبلوچن ہر ایک پونے دو ماشہ عصا زرشک ساڑھے تین ماشہ
سقمونیا بھونی ہوئی چار رتی ڈیرہ چاول صندل سفید چار رتی ڈیرہ چاول کا فور اگر حاجت ہو کہ زیادہ
ایک طوخ اور کتر ایک سچو نموب کو کاسنی کے پانی میں گوند بکر گولیان بنائیں صفت جوارش مسهل
رب سب ساڑھے دس ماشہ تریبغ سنوت سوایا پنج ماشہ سقمونیا مشوی یعنی بھونی ہوئی پونے دو ماشہ
مصطکی پونے دو ماشہ اگر خام پونے دو ماشہ یہ سب تین خوراک ہر طبع کو نرم کرتی ہو اور معدہ کو قوت بخشی ہے
صفت ناطف مسهل ترنجبین کو چھٹانک کم آدہ سیر لیکر قوام دیون بعد اوس کو سقمونیا مشوی ہر
چار ماشہ اضافہ کر کے سبھی آگ پر پاتیلہ میں تیار کریں اور سفیدی مرغ کے اندے کی شامل کر کے نگاہ کھین و تولہ
دس ماشہ مقدار خوراک سبک ہو اور اگر معدہ ضعیف ہو تو ترنجبین کو گلاب و ربی کے پانی میں بھگو دین اور
جو ترشی مطلوب ہو پانی میں انگو خام کے بھگو دین صفت مطبوخ مسهل صاحب نزہ کو مفید ہر بنفشہ
خشک ساڑھے سترہ ماشہ پنج سو سن تراشیدہ پونے دو ماشہ آدہ پاؤ کم سیر پانی میں تر کریں ایک شب پھر نرم

[illegible][illegible]

ضعیف ہو گئیں تھیں اور مقویاں اوسکی آنتوں کو چھلیدیا تھا اور فصول بدن کے جو اوسکی جسم میں تھے
 وہاں جمع ہو رہے تھے اور سبب خراشیدگی کے آنتوں کو تکلیف دیتی تھے پس جب قدر فصول ایک روز میں
 جمع ہو رہے تھے اور آنتوں کو تکلیف دیتی تھے ہر روز اسی قدر باہر نکلتے تھے میں تجویز کیا کہ خندروس اور انا
 اوسکی غذا مقرر کریں کچھ تخفیف معلوم ہوتی بعد اوسکو سماق میں تجویز کیا کہ اوسکی آنتوں کو طاقت بخشی اور
 روئی قابض شربتوں میں دینے کو حکم کیا اوسیوہ جات میں بھی اور زعفران کھلانا شروع کیا ایک مدت میں وہ
 تکلیف اور شدت بحکم ازیدی سبب رفع ہو گئی باب ۱۸ بارہواں میشری جزو اور پہلی گفتار اور
 دوسری حصہ میشری کتاب کے اوس آدمی کی تدبیر میں ہے کہ جو دوائیوں سے
 اور وہ کام اپنا کر کے جسوقت کہ دو کام اپنا کر چھیدی نات اور سرگھومنا اور در دوسرا شروع
 ظاہر ہو گا پس کچھ دوا اس کیفیت کو فوراً حقنہ کریں یا شیات رکھیں کہ دست جاری ہوں اور فواید
 مصطلکی میسر ہمراہ گرم پانی کے تناول کریں فم معدہ کو قوت دیگی اور دوا مسهل کو بدستور دفع کریگی اور اگر
 ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اشیاء قابض ماندہ بھی اور سبب کے جسوقت چوستی میں تو فم معدہ ان چیزوں سے
 قوی ہو جاتا ہے اور مثلی جاتی رہتی ہے اور دوا مسهل کی قعر معدہ تک اور ترقی ہے اور پھر دست بخوبی
 آتے ہیں جالینوس کہتا ہے کہ ایک آدمی کو مقویاں دی گئی تھیں سولہ ساعت تک استفراغ نکلیا پھر معدہ میں جس
 اوسکی ظاہر ہوئی کہ معدہ تنگ ہوتا تھا اور کھینچتا تھا اور چہرہ اوس آدمی کا زرد ہونا جاتا تھا میں تجویز کیا کہ
 میوہ جات دے کر جاتیں جسوقت اوس میوہ کھائی تسکین سبب کیفیتوں کو معلوم ہوئی اور استفراغ بھی کیا پنے
 دست بھی آئی اور سبب اوس تکلیف کا یہ تھا کہ دو معدہ کو موندھ پر کھڑی ہوئی تھی اور خلط کو اوجھلے چھتی
 تھی پس ان قابض میوہ جات فم معدہ کو قوی کیا اور دوا کو دفع کر دیا سولف کہتے ہیں کہ جسوقت ان
 تدبیر و نسخہ کچھ فائدہ نہ ہو دوا انکھین اور کچھ جاتیں اور دوا اوپر کی جانب حرکت کرے اور کچھ بدن سے
 خارج نہ ہو دوا ایسے حالات میں فوراً فصد کھولنی چاہیے اور بخیر فصد کے اور کوئی تدبیر نہ رہے ہوا زیر اگرچہ
 یہ کیفیتیں بد ظاہر نہ ہوں اور دوا کام اپنا کرے تو اسوقت میں بھی فصد کھولنا بہتر ہوگا اور اگر دون یا
 تین دن دوا کھائی ہوئے گزر گئے ہوں اور کچھ اثر دوا مسهل کا ظاہر نہ ہو دوا تب بھی فصد خلو مناسب ہے
 اسلیئے کہ خوف اس امر کا ہے کہ خلطین حرکت میں آئیںگی اور کسی عضو میں رہے ہو چھپکی اور اکثر اوقات دوا کے
 مسهل بدیر کام کرتی ہے اور کوئی یہ وہ شربت جو دوا کو قریق کرے اور یا خلطوں کو قریق کر دے یا ماندہ مایہ حاصل کرے
 کہ دیوین یا اور گرم پانی نمک پڑا ہوا دوا مسهل کو کام میں لانا ہے اور جسوقت دوا قعر معدہ سے گزر جائے
 اور آنتوں میں ٹھہر جائے اور اجابت نہ کرے اوسکو بھی اسی طرح کے شربتوں سے دفع کرنا چاہیے اور نشان اس بات کا

خندروس
 فاسیدیہ نکلا اور جین خط
 رسیہ اور تکلیف میں گندم کے اور مندی میں
 ج ۱۲
 ج ۱۳
 ج ۱۴
 ج ۱۵
 ج ۱۶
 ج ۱۷
 ج ۱۸
 ج ۱۹
 ج ۲۰
 ج ۲۱
 ج ۲۲
 ج ۲۳
 ج ۲۴
 ج ۲۵
 ج ۲۶
 ج ۲۷
 ج ۲۸
 ج ۲۹
 ج ۳۰
 ج ۳۱
 ج ۳۲
 ج ۳۳
 ج ۳۴
 ج ۳۵
 ج ۳۶
 ج ۳۷
 ج ۳۸
 ج ۳۹
 ج ۴۰
 ج ۴۱
 ج ۴۲
 ج ۴۳
 ج ۴۴
 ج ۴۵
 ج ۴۶
 ج ۴۷
 ج ۴۸
 ج ۴۹
 ج ۵۰
 ج ۵۱
 ج ۵۲
 ج ۵۳
 ج ۵۴
 ج ۵۵
 ج ۵۶
 ج ۵۷
 ج ۵۸
 ج ۵۹
 ج ۶۰
 ج ۶۱
 ج ۶۲
 ج ۶۳
 ج ۶۴
 ج ۶۵
 ج ۶۶
 ج ۶۷
 ج ۶۸
 ج ۶۹
 ج ۷۰
 ج ۷۱
 ج ۷۲
 ج ۷۳
 ج ۷۴
 ج ۷۵
 ج ۷۶
 ج ۷۷
 ج ۷۸
 ج ۷۹
 ج ۸۰
 ج ۸۱
 ج ۸۲
 ج ۸۳
 ج ۸۴
 ج ۸۵
 ج ۸۶
 ج ۸۷
 ج ۸۸
 ج ۸۹
 ج ۹۰
 ج ۹۱
 ج ۹۲
 ج ۹۳
 ج ۹۴
 ج ۹۵
 ج ۹۶
 ج ۹۷
 ج ۹۸
 ج ۹۹
 ج ۱۰۰

ضعیف

کہ دوا سعدہ سے اوتر گئی یہ ہے کہ سعدہ میں کچھ گرانی اور پیاس اور متلی معلوم نہ ہوگی اور ڈکار بو دوا کی ندی ہوگی اور حقت
 کہ ماہر اصل اور آب گرم سے کام نہ لے تدریجاً اور شبات کی کرنی چاہیے اور اگر دوا سہل کی سعدہ سے نہ اوتری اور
 یہ تدریجاً نہ ہو چکی ہو دوا سعدہ سے اوتر دینا چاہیے اور شبات کی کرنی چاہیے اور اگر دوا سہل کی سعدہ سے نہ اوتری اور
 تاکہ سعدہ دوا سے پاک ہو جائے اور بعد ازاں کے جلاب اور سرد پانی پینا چاہیے یا آب تیر سو ان تیسری جزو
 اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے اسل مرین سے کہ دوا میں
 خلط و خلط استفرغ کرتی ہیں اور کیونکر اپنی طرف کھینچتی ہیں اور کیونکر دفع کرتی
 ہیں معلوم کریں کہ دوا سہل اور دواتی کی کہ سعدہ میں آتی ہے جرم دوا کا اور گوہر اوسکا بدین برانگندہ
 نہیں ہوتا اور مقام خلط تک نہیں پہنچتا ہے لیکن قوت دوا کی بدین کھینچتی ہے اور موضع خلط تک پہنچتی ہے
 اور اوسکو اوکھارتی ہے اور خون سے جدا کرتی ہے اور نیز جس طریق سے کہ سعدہ اور جگر سے گئی تھی اور اس
 موضع میں پہنچتی تھی اسی راہ سے پھیر لاتی ہے اور پھر وہ خلط کو نہیں گذرتی ہے اور پھر جگر میں آکر اور
 جگر سے اوس گ میں سے کہ اوسکو اب کٹی ہوئی باہر آتی ہے اور آنت اثناعشری اور آنت صائم تک پہنچتی
 ہے جسوقت آجگہ آتی ہے قوت دفع حرکت میں آکر اوسکو بچہ کی طرف دفع کرتی ہے اور کم اتفاق ہوتا ہے
 کہ سعدہ کے اوپر چڑھتی ہے لیکن اگر سعدہ پر آتی ہے تو بطریق دفع ہو جاتی ہے اور سبب اس امر کا معذرت
 نہیں چڑھتی ہے یہ ہے کہ جرم دوا سہل کا جلد سعدہ سے باہر ہو جاتا ہے اور آنتوں پر اوترتا ہے اور طبیعت ہمیشہ
 کوشش کرتی ہے کہ دوا کو راہ نزدیک اور آسان سے دفع کرے اور مدد خلط کی کہ پیچھے سے آتی ہے طبیعت کو
 حرکت میں لاتی ہے تاکہ اوسکو دفع کرے اور اگرچہ پیروز دوا بعض سعدہ میں کہ رہ جاتی ہے قوت جاذبہ اوسکی
 خلط کو اپنی طرف کھینچتی ہے لیکن قوت دفع اولی اس باب میں ہے کہ خلط کو نہیں چھوڑتی ہے کہ طرف
 سعدہ کو پھر جاذبہ بلکہ اوسکو نزدیک اور آسان راہ سے دفع کرتی ہے خاصہ اگر آدمی تندرست ہو اور قوتیں سب
 صحیح و سالم ہوں اور سعدہ قوی ہو پس اگر سعدہ ضعیف ہو اور قوتوں میں بھی کچھ قصور ہو گیا تو اوس صورت میں
 خلطیں بعضی سعدہ پر چڑھ جائیں گی اور دونوں طریق سے دفع ہوگی معلوم کریں کہ مثلاً کوئی خلط اعضا میں ہے
 کہ سعدہ سے درہر پس جسوقت دوا سعدہ میں داخل ہوگی قوت دوا کی مانند قوت مقناطیس کے اوسجگہ
 پہنچے گی جسجگہ وہ خلط ہے اور اوسکو جگہ سے اوکھارے گی اور جس راستہ سے کہ گئی ہے اسی راہ سے سعدہ کو پیاس
 پھیر لائیں گی جس طرح مذکور ہو چکا اور قوت دفع اوسکو دفع کرے گی اور اس ہنگام میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
 کہ قوت دفع گھات لگائے بیٹھی ہے کہ جسوقت قوت دوا کی خلط کو اس جگہ پھیر لاتی ہے قوت دفع
 کمین سے باہر آتی ہے اور اس خلط کو اس راستہ سے جو واسطے نقل کے ہے دفع کرتی ہے اور جسوقت کہ خلط

کی غلٹ سے بچنے کے لئے دوا سعدہ سے اوتر گئی یہ ہے کہ سعدہ میں کچھ گرانی اور پیاس اور متلی معلوم نہ ہوگی اور ڈکار بو دوا کی ندی ہوگی اور حقت
 کہ ماہر اصل اور آب گرم سے کام نہ لے تدریجاً اور شبات کی کرنی چاہیے اور اگر دوا سہل کی سعدہ سے نہ اوتری اور
 یہ تدریجاً نہ ہو چکی ہو دوا سعدہ سے اوتر دینا چاہیے اور شبات کی کرنی چاہیے اور اگر دوا سہل کی سعدہ سے نہ اوتری اور
 تاکہ سعدہ دوا سے پاک ہو جائے اور بعد ازاں کے جلاب اور سرد پانی پینا چاہیے یا آب تیر سو ان تیسری جزو
 اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے اسل مرین سے کہ دوا میں
 خلط و خلط استفرغ کرتی ہیں اور کیونکر اپنی طرف کھینچتی ہیں اور کیونکر دفع کرتی
 ہیں معلوم کریں کہ دوا سہل اور دواتی کی کہ سعدہ میں آتی ہے جرم دوا کا اور گوہر اوسکا بدین برانگندہ
 نہیں ہوتا اور مقام خلط تک نہیں پہنچتا ہے لیکن قوت دوا کی بدین کھینچتی ہے اور موضع خلط تک پہنچتی ہے
 اور اوسکو اوکھارتی ہے اور خون سے جدا کرتی ہے اور نیز جس طریق سے کہ سعدہ اور جگر سے گئی تھی اور اس
 موضع میں پہنچتی تھی اسی راہ سے پھیر لاتی ہے اور پھر وہ خلط کو نہیں گذرتی ہے اور پھر جگر میں آکر اور
 جگر سے اوس گ میں سے کہ اوسکو اب کٹی ہوئی باہر آتی ہے اور آنت اثناعشری اور آنت صائم تک پہنچتی
 ہے جسوقت آجگہ آتی ہے قوت دفع حرکت میں آکر اوسکو بچہ کی طرف دفع کرتی ہے اور کم اتفاق ہوتا ہے
 کہ سعدہ کے اوپر چڑھتی ہے لیکن اگر سعدہ پر آتی ہے تو بطریق دفع ہو جاتی ہے اور سبب اس امر کا معذرت
 نہیں چڑھتی ہے یہ ہے کہ جرم دوا سہل کا جلد سعدہ سے باہر ہو جاتا ہے اور آنتوں پر اوترتا ہے اور طبیعت ہمیشہ
 کوشش کرتی ہے کہ دوا کو راہ نزدیک اور آسان سے دفع کرے اور مدد خلط کی کہ پیچھے سے آتی ہے طبیعت کو
 حرکت میں لاتی ہے تاکہ اوسکو دفع کرے اور اگرچہ پیروز دوا بعض سعدہ میں کہ رہ جاتی ہے قوت جاذبہ اوسکی
 خلط کو اپنی طرف کھینچتی ہے لیکن قوت دفع اولی اس باب میں ہے کہ خلط کو نہیں چھوڑتی ہے کہ طرف
 سعدہ کو پھر جاذبہ بلکہ اوسکو نزدیک اور آسان راہ سے دفع کرتی ہے خاصہ اگر آدمی تندرست ہو اور قوتیں سب
 صحیح و سالم ہوں اور سعدہ قوی ہو پس اگر سعدہ ضعیف ہو اور قوتوں میں بھی کچھ قصور ہو گیا تو اوس صورت میں
 خلطیں بعضی سعدہ پر چڑھ جائیں گی اور دونوں طریق سے دفع ہوگی معلوم کریں کہ مثلاً کوئی خلط اعضا میں ہے
 کہ سعدہ سے درہر پس جسوقت دوا سعدہ میں داخل ہوگی قوت دوا کی مانند قوت مقناطیس کے اوسجگہ
 پہنچے گی جسجگہ وہ خلط ہے اور اوسکو جگہ سے اوکھارے گی اور جس راستہ سے کہ گئی ہے اسی راہ سے سعدہ کو پیاس
 پھیر لائیں گی جس طرح مذکور ہو چکا اور قوت دفع اوسکو دفع کرے گی اور اس ہنگام میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
 کہ قوت دفع گھات لگائے بیٹھی ہے کہ جسوقت قوت دوا کی خلط کو اس جگہ پھیر لاتی ہے قوت دفع
 کمین سے باہر آتی ہے اور اس خلط کو اس راستہ سے جو واسطے نقل کے ہے دفع کرتی ہے اور جسوقت کہ خلط

دماغ اور حنجہ اور قبضہ شش میں ہوتی ہے تو قوت دوا کی اسکو معدہ کی طرف کھینچتی ہے اور قوت دفعہ اسکو آنتوں کی راہ سے دفع کرتی ہے اور حال قے کی دوا کا خلطوں کے کھینچنے میں اپنی طرف اسی طرح ہے لیکن دفع کرنا دوسکا بخلاف اسلیے کہ دوا قے کی آنتوں کی قوت پر غلبہ کرتی ہے اور خلط کو طرف معدہ کھینچ لاتی ہے اور قوت دفعہ معدہ کی اسکو تھوڑا سا آسان راہ سے دفع کرتی ہے اور ساتھ قے کے باہر نکالتی ہے اور دلیل اوس قے کی صحت اور درستی پر جو ہم کو کہا ہے کہ جرم دوا کا بدعین پر گندہ نہیں ہوتا اور اور مقام خلط تک نہیں پہنچتا ہے لیکن قوت دوا کی پھونچتی ہے یہ کہ ظہور اسکا کہ خیلے دشوار ہے کہ وزن ایک دانگ کسی دوا کا ساری بدنیں پھیل جاوے اور پھر لوٹ آوے اور اوس میں سے کسی قدر دوا کہ اسکو وزن ساتھ وزن اوس خلط کے جو اسکو ایک عضو پر بلانا چاہیے کچھ نسبت نہیں ہے جگہ سے اسکو کھاڑی اور پھر اور دوسری مرتبہ اجزاء اس کے لطافت اور ساتھ اخلاط کے باہر نکالتیں اور صورت اسکی سطح پر یہ کہ مثلاً ایک آدمی ایک دانگ شحم خنظل نوش کرے اور تمام جسم میں وہ پھیل جائے تو ہر ایک عضو میں ایک جگہ سے بھی کم پھونچے گی پس کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک جو دوا ایک من خلط کو بلا دی اور او کھاڑے اور پھر لا دی اگر کوئی کہو کہ وہ دوا بوزن یک جو سبب اوس قوت کو جو اوس دوا میں ہے یہ فعل کرتی ہے تسلیم کرنا پڑا کہ جو کچھ خلط کو ہلاتی ہے جرم دوا کا نہیں بلکہ قوت دوا کی ہے اور کچھ فرق نہیں ہے درمیان اس امر کے کہ ہم کہیں کہ قوت دوا کی معدہ سے تمامی اعضا میں پھونچتی ہے اور درمیان اس کے کہ ہم کہیں کہ ایک جزو دوا اسکو اسکو وزن کو خلط کے وزن سے کچھ نسبت نہیں ہے ایک عضو میں پھونچتا ہے اور قوت اسکی خلط کو ہلاتی ہے اور او کھاڑتی ہے اسلیے کہ دونوں کلاموں میں حوالہ دوا کی قوت پر ہے نہ دوا کے جرم پر اور اگر تو ہم کیا جا کہ جرم دوا کا پاس دن خلطوں کے جو متعلق ہر ایک دوا کے ہیں پھونچتا ہے اور قوت دفعہ اعضا اور رگوں کی دوا کو بدیتی ہیں اور دفع کرتی ہیں یہاں تک کہ مقام دفع تک پہنچتی ہے یہ تو ہم بھی بھیجائے کیونکہ دوا کو لوٹ آنے کو طرف معدہ کو کوئی موجب نہیں ہے اور جیگہ کہ خلط ہی قوت دفعہ نہیں ہے کہ دوا کو پھر جمع کر دے اسلیے کہ اگر قوت بازگردانندہ کوئی ہوتی تو وہ ہی قوت دوا کو پھونچنے سے اوس مقام کے باز رکھتی اور جو کوئی دوا مثلاً پاؤں کی اونگلی کے پاس پھونچے تو وہ کو سنا عضو ہی کہ قوت اسکی دوا کو پھیر دیوے اور اگر وہ مقام خلط تک پھونچے اور اوس جگہ ہی تو کھانے سے دوا کے کچھ منفعت اور استفادہ ہوگا بلکہ مضرت ہوگی اور جبکہ حال برخلاف اس کے ہو تو ہمیں خوب سمجھ لیا کہ دوا معدہ اور آنتوں سے اوپر نہیں چڑھتی ہے اور وہ قوت دوا کی جو موضع خلط تک پہنچتی ہے اور اسکو ہلاتی ہے اور او کھاڑتی ہے اور باہر نکالتی ہے اور معلوم کریں کہ جس طرح خلط کو باہر نکلنے کے لیے رگون اور گذرگا ہوں کی حاجت ہے دوا کی قوت کو پھونچنے کو طرف

[illegible]

مقام خلط کو اولیٰ کچھ احتیاج نہیں ہے اس لیے کہ قوت دوا کی جسم نہیں کھتی ہے کہ پوست اور گوشت اور
چھون اور ہڈیوں اور جھلیوں پر گذر کرے اور موضع مقصود میں پہنچ کر فعل اپنا کرے کیا نہیں کہ نہیں
کہ جس وقت ضروریات خارج بدن پر لگاتے جاتے ہیں قوت دوا کی کہ پوست بدن کے اندر پہنچتی ہے اور فائدہ
اوپر کیا کوئی ناظر ہو یا ہوا اور پوست اور گوشت اور ہڈی اور جھلی اور چھان اور سکروں میں سکنا برابر اثر اوسکا
پہنچتا ہے پس اس تمامی مضمون سے یقین کر لینا چاہیے کہ وہ قوت دوا کی ہے کہ اندرون جسم کے مقام
خلط تک پہنچتی ہے نہ جرم دوا کا ہے بابت جو وہ ہوا ان تیسری چیز و اور پہلی گفتار اور دوسری
حصہ سے تیسری کتاب کے مسئلہ دواؤں کی قوتوں کے اختلاف میں ہے
اور اس امر کی شناخت میں ہے کہ ہر ایک دوا کیا فعل کرتی ہے معلوم کریں کہ
قوتیں دواؤں کی مختلف ہیں قوت بعض دوا کی ایسی ہے کہ ایک خلط کو خون سے جدا کرتی ہے اور عضو
او کھڑتی ہے اور باہر نکالتی ہے مانند نسوت کو کہ بلغم کو خارج کرتی ہے اور مقوی یا صفر کو اور جگر ار منی ہو
کو نکالتی ہے اور قوت بعضی دوا کی ایسی ہے کہ دو خلط کو بلاتی ہے مانند صبر کے کہ صفر اور بلغم کو نکالتا ہے
اور قوت بعض دوا کی ایسی ہے کہ تین خلط کو بلاتی ہے مانند شحم حظل کے کہ بلغم اور صفر اور سودا کو خارج
کرتا ہے اور جو کوئی دوا کہ ایک خلط سے زیادہ کو او کھڑے اور نکالے کام اوسکا با تفاوت ہوگا اسوجہ
کہ مثلاً غاریقون بلغم کے دست بہت جاری کرتی ہے نسبت دستون سوداوی کے اور سودا کو دست
بہت جاری کرتی ہے نسبت صفر کو اس بیان سے معلوم کر لینا چاہیے کہ جو دوا کہ ایک خلط کو دست
جاری کرتی ہے اوس میں ایک قوت سے زیادہ نہیں ہے اور جو دوا کہ زیادہ ایک خلط سے دست لاوے
اوس میں زیادہ ایک قوت سے ہے اور اگر نہ ایسا ہوتا تو اسکو فعل میں یہ تفاوت نہ پایا جاتا اور جس طرح
بعضی دوائیں ہیں کہ کسی ایک عضو سے مخصوص ہیں اور استفراغ اوس عضو سے زیادہ کرتی ہیں مانند
شحم حظل کے کہ دماغ اور پھیپھوں استفراغ بیشتر کرتا ہے اور سورنجان مفاصل سے اسی طرح بعض دوائیں مخصوص
ہیں کہ ایک عضو کو ضرر پہنچاتی ہیں جیسو مقوی یا جگر کو اور سورنجان معدہ کو اور شحم حظل آنتوں کو نقصان
دیتا ہے اور اگرچہ دوائیں جو استفراغ بلغم کا کرتی ہیں بہت ہیں مانند تربیعہ نسوت اور غاریقون اور شحم
کو لیکن ہر ایک دوا وجہ دیگر اور بقدری دیگر اور عضو دیگر سے استفراغ کرتی ہے اور ہر ایک دوا چیز دیگر کو
بوجہ دیگر ضرر دیتی ہے اور فعل دواؤں کے بحسب حالات جسم کے متغیر ہوتے ہیں نیز اکثر اوقات ایسا
اتفاق پڑتا ہے کہ ایک دوا ایک شخص کو فائدہ دیتی اور وہی دوا بعض اوقات اوس آدمی کو ضرر
پہنچاتی ہے اسوجہ سے کہ حالات بدن کو سب وقتوں میں یکساں نہیں ہوتے ہیں اس لیے حالات انسان

بہت ہی کم ہے اور اس میں توجہ دینا چاہیے کہ دوا کی قوت دوا کی ہے کہ اندرون جسم کے مقام خلط تک پہنچتی ہے نہ جرم دوا کا ہے بابت جو وہ ہوا ان تیسری چیز و اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے مسئلہ دواؤں کی قوتوں کے اختلاف میں ہے اور اس امر کی شناخت میں ہے کہ ہر ایک دوا کیا فعل کرتی ہے معلوم کریں کہ قوتیں دواؤں کی مختلف ہیں قوت بعض دوا کی ایسی ہے کہ ایک خلط کو خون سے جدا کرتی ہے اور عضو او کھڑتی ہے اور باہر نکالتی ہے مانند نسوت کو کہ بلغم کو خارج کرتی ہے اور مقوی یا صفر کو اور جگر ار منی ہو کو نکالتی ہے اور قوت بعضی دوا کی ایسی ہے کہ دو خلط کو بلاتی ہے مانند صبر کے کہ صفر اور بلغم کو نکالتا ہے اور قوت بعض دوا کی ایسی ہے کہ تین خلط کو بلاتی ہے مانند شحم حظل کے کہ بلغم اور صفر اور سودا کو خارج کرتا ہے اور جو کوئی دوا کہ ایک خلط سے زیادہ کو او کھڑے اور نکالے کام اوسکا با تفاوت ہوگا اسوجہ کہ مثلاً غاریقون بلغم کے دست بہت جاری کرتی ہے نسبت دستون سوداوی کے اور سودا کو دست بہت جاری کرتی ہے نسبت صفر کو اس بیان سے معلوم کر لینا چاہیے کہ جو دوا کہ ایک خلط کو دست جاری کرتی ہے اوس میں ایک قوت سے زیادہ نہیں ہے اور جو دوا کہ زیادہ ایک خلط سے دست لاوے اوس میں زیادہ ایک قوت سے ہے اور اگر نہ ایسا ہوتا تو اسکو فعل میں یہ تفاوت نہ پایا جاتا اور جس طرح بعضی دوائیں ہیں کہ کسی ایک عضو سے مخصوص ہیں اور استفراغ اوس عضو سے زیادہ کرتی ہیں مانند شحم حظل کے کہ دماغ اور پھیپھوں استفراغ بیشتر کرتا ہے اور سورنجان مفاصل سے اسی طرح بعض دوائیں مخصوص ہیں کہ ایک عضو کو ضرر پہنچاتی ہیں جیسو مقوی یا جگر کو اور سورنجان معدہ کو اور شحم حظل آنتوں کو نقصان دیتا ہے اور اگرچہ دوائیں جو استفراغ بلغم کا کرتی ہیں بہت ہیں مانند تربیعہ نسوت اور غاریقون اور شحم کو لیکن ہر ایک دوا وجہ دیگر اور بقدری دیگر اور عضو دیگر سے استفراغ کرتی ہے اور ہر ایک دوا چیز دیگر کو بوجہ دیگر ضرر دیتی ہے اور فعل دواؤں کے بحسب حالات جسم کے متغیر ہوتے ہیں نیز اکثر اوقات ایسا اتفاق پڑتا ہے کہ ایک دوا ایک شخص کو فائدہ دیتی اور وہی دوا بعض اوقات اوس آدمی کو ضرر پہنچاتی ہے اسوجہ سے کہ حالات بدن کو سب وقتوں میں یکساں نہیں ہوتے ہیں اس لیے حالات انسان

مر

کام میں نہ لائے بات سولہوان تیسری جزو اور گفتار اول اور دوسری حصہ تیسری
 کتاب کہ اس امر میں یہ کہ دوا سہل کی کیونکہ ترکیب دینی چاہی ملائے میں سہلہ دوا
 کو تو واقعہ نگاہ رکھو چاہتین اسلیو کہ ہر ایک واقعہ اس باب میں اصل بزرگ ہے پس طبیب اگر ان اصول سے
 غافل رہیگا تو صفت دوا کی مضرت سے بد جائیگی ایک اور نو دقیقوں میں سے یہ کہ وہ دوائیں جو دل کو
 قوی کریں سہلہ دواؤں کو ساتھ ملا دین تاکہ مضرت دوا سہل کی کم مدہ سے باز رکھیں اور روح حیوانی کو
 جو ہر ایک عضو میں ہے تقویت بخشیں اور سب چیزوں سے بہتر وہ دوائیں ہیں جو دل کو قوت دیتی ہیں اور سہل
 کی مدد کرتی ہیں دوسریہ کہ سہلہ دواؤں کو ساتھ اور رکرنے والی دوائیں بہت نہ ملائیں اسلیو کہ اور
 کی دوائیں سہل کو کام سے باز رکھتی ہیں اور کام اوسکا کمتر کرتی ہیں تیسریہ کہ دوا سہل کی نہایت شیریں
 لگوین اسلیو کہ مدہ اوسکو سب شیرینی اور زردی کے ساتھ طبیعت غذا کو بہتر قبول کرتا ہو اور مضرت کماتا ہو
 چوتھیہ کہ جسوقت دودہ دائیں باہم ملاتی جا دین اور ایک دوا اوسمیں کی جلد کام کرنیوالی ہو اور دوسری
 دیر میں کام کرتی ہو تو ممکن ہے کہ ایسا اتفاق پڑے کہ دوا دیر کام کرنیوالی ساتھ دوا جلد کام کرنیوالی کے
 فراحت کرے اور اوسکی قوت کو توڑے اور ممکن ہے کہ دوا جلد کام کرنیوالی کام سے فارغ ہو اور دوسری
 دیر کام کرنیوالی کام کرنے پر ہنوز تیار ہوئی ہو جسوقت کام میں آوی قوت اوسکی بسبب تنہائی کو ضعیف
 ہو جائے اس سبب سے کوشش کرنی چاہی کہ مقدار وزن ہر ایک کی اوسکے اندازہ کو موافق ہو اور نیک سرشتہ
 اور آسختہ ہو تو تاکہ دونوں سے ایک مزاج اور ایک قوت حاصل آوی یا پھر چون یہ کہ بہت دوائیں ایسی ہیں
 کہ اونکو کتھری خیر کے ساتھ کام میں لا دین تاکہ وہ شیرازہ کو مدد دیوے اور کام میں لائے چھٹیہ کہ دوا قیاض
 مانند بلبلہ کے کہ استفراغ جسکا بعض سہلہ دوا سہلہ کے کہ جسکا کام پھسلانا ہو اس طرح شامل نہ کری کہ پہلے
 دوا قیاض عصر کرے اور دوا سہلہ کے کہ بعد پھسلانا شروع کرے اسلیو کہ دوا قیاض گذرگا ہو تو
 جبکہ بعض تنگ کردگی تو اس خط کے لیے جسکو دوا سہلہ پھسلانگی کج نہ ہو گا اور خطرہ اس بات کا ہو گا کہ کوئی
 خط کسی عضو میں رہ جائے اور کسی طرح کا ورم اور مدہ پیدا کرے لیکن اس طرح ترکیب دیوین کہ اول دوا
 پھسلانہ والی خط کو پھسلانا شروع کرے پھر قیاض دوا عصر کرے تاکہ خط جلد دفع ہو جائے بقوت تمام
 ساتوین یہ کہ وہ دوا جو واسطے اصلاح کسی دوسری دوا کے کام میں لائیں وزن اوسکا اوس آدمی کے
 واسطے جو مضرت دوا سے نہیں خوف کرتا ہے چار گونہ وزن اوسکے سے مقرر کریں اور واسطے اوس آدمی کے کہ
 جسکو ضرورت اوس دوا کی حاجت ہے اور از رو حقیقت کہ جانتے ہیں کہ اوسکو اوس دوا سے مضرت ہوگی
 تو نیم خیز وزن اوسکا تجویز کریں اس سے زائد وزن نہ بڑھا دین کہ فعل اوسکا باطل ہو جائے یا آٹھوین یہ کہ

اور سولہوان تیسری جزو اور گفتار اول اور دوسری حصہ تیسری
 کتاب کہ اس امر میں یہ کہ دوا سہل کی کیونکہ ترکیب دینی چاہی ملائے میں سہلہ دوا
 کو تو واقعہ نگاہ رکھو چاہتین اسلیو کہ ہر ایک واقعہ اس باب میں اصل بزرگ ہے پس طبیب اگر ان اصول سے
 غافل رہیگا تو صفت دوا کی مضرت سے بد جائیگی ایک اور نو دقیقوں میں سے یہ کہ وہ دوائیں جو دل کو
 قوی کریں سہلہ دواؤں کو ساتھ ملا دین تاکہ مضرت دوا سہل کی کم مدہ سے باز رکھیں اور روح حیوانی کو
 جو ہر ایک عضو میں ہے تقویت بخشیں اور سب چیزوں سے بہتر وہ دوائیں ہیں جو دل کو قوت دیتی ہیں اور سہل
 کی مدد کرتی ہیں دوسریہ کہ سہلہ دواؤں کو ساتھ اور رکرنے والی دوائیں بہت نہ ملائیں اسلیو کہ اور
 کی دوائیں سہل کو کام سے باز رکھتی ہیں اور کام اوسکا کمتر کرتی ہیں تیسریہ کہ دوا سہل کی نہایت شیریں
 لگوین اسلیو کہ مدہ اوسکو سب شیرینی اور زردی کے ساتھ طبیعت غذا کو بہتر قبول کرتا ہو اور مضرت کماتا ہو
 چوتھیہ کہ جسوقت دودہ دائیں باہم ملاتی جا دین اور ایک دوا اوسمیں کی جلد کام کرنیوالی ہو اور دوسری
 دیر میں کام کرتی ہو تو ممکن ہے کہ ایسا اتفاق پڑے کہ دوا دیر کام کرنیوالی ساتھ دوا جلد کام کرنیوالی کے
 فراحت کرے اور اوسکی قوت کو توڑے اور ممکن ہے کہ دوا جلد کام کرنیوالی کام سے فارغ ہو اور دوسری
 دیر کام کرنیوالی کام کرنے پر ہنوز تیار ہوئی ہو جسوقت کام میں آوی قوت اوسکی بسبب تنہائی کو ضعیف
 ہو جائے اس سبب سے کوشش کرنی چاہی کہ مقدار وزن ہر ایک کی اوسکے اندازہ کو موافق ہو اور نیک سرشتہ
 اور آسختہ ہو تو تاکہ دونوں سے ایک مزاج اور ایک قوت حاصل آوی یا پھر چون یہ کہ بہت دوائیں ایسی ہیں
 کہ اونکو کتھری خیر کے ساتھ کام میں لا دین تاکہ وہ شیرازہ کو مدد دیوے اور کام میں لائے چھٹیہ کہ دوا قیاض
 مانند بلبلہ کے کہ استفراغ جسکا بعض سہلہ دوا سہلہ کے کہ جسکا کام پھسلانا ہو اس طرح شامل نہ کری کہ پہلے
 دوا قیاض عصر کرے اور دوا سہلہ کے کہ بعد پھسلانا شروع کرے اسلیو کہ دوا قیاض گذرگا ہو تو
 جبکہ بعض تنگ کردگی تو اس خط کے لیے جسکو دوا سہلہ پھسلانگی کج نہ ہو گا اور خطرہ اس بات کا ہو گا کہ کوئی
 خط کسی عضو میں رہ جائے اور کسی طرح کا ورم اور مدہ پیدا کرے لیکن اس طرح ترکیب دیوین کہ اول دوا
 پھسلانہ والی خط کو پھسلانا شروع کرے پھر قیاض دوا عصر کرے تاکہ خط جلد دفع ہو جائے بقوت تمام
 ساتوین یہ کہ وہ دوا جو واسطے اصلاح کسی دوسری دوا کے کام میں لائیں وزن اوسکا اوس آدمی کے
 واسطے جو مضرت دوا سے نہیں خوف کرتا ہے چار گونہ وزن اوسکے سے مقرر کریں اور واسطے اوس آدمی کے کہ
 جسکو ضرورت اوس دوا کی حاجت ہے اور از رو حقیقت کہ جانتے ہیں کہ اوسکو اوس دوا سے مضرت ہوگی
 تو نیم خیز وزن اوسکا تجویز کریں اس سے زائد وزن نہ بڑھا دین کہ فعل اوسکا باطل ہو جائے یا آٹھوین یہ کہ

وہ دوائیں

اور دوا سہلہ کی کیونکہ ترکیب دینی چاہی ملائے میں سہلہ دوا
 کو تو واقعہ نگاہ رکھو چاہتین اسلیو کہ ہر ایک واقعہ اس باب میں اصل بزرگ ہے پس طبیب اگر ان اصول سے
 غافل رہیگا تو صفت دوا کی مضرت سے بد جائیگی ایک اور نو دقیقوں میں سے یہ کہ وہ دوائیں جو دل کو
 قوی کریں سہلہ دواؤں کو ساتھ ملا دین تاکہ مضرت دوا سہل کی کم مدہ سے باز رکھیں اور روح حیوانی کو
 جو ہر ایک عضو میں ہے تقویت بخشیں اور سب چیزوں سے بہتر وہ دوائیں ہیں جو دل کو قوت دیتی ہیں اور سہل
 کی مدد کرتی ہیں دوسریہ کہ سہلہ دواؤں کو ساتھ اور رکرنے والی دوائیں بہت نہ ملائیں اسلیو کہ اور
 کی دوائیں سہل کو کام سے باز رکھتی ہیں اور کام اوسکا کمتر کرتی ہیں تیسریہ کہ دوا سہل کی نہایت شیریں
 لگوین اسلیو کہ مدہ اوسکو سب شیرینی اور زردی کے ساتھ طبیعت غذا کو بہتر قبول کرتا ہو اور مضرت کماتا ہو
 چوتھیہ کہ جسوقت دودہ دائیں باہم ملاتی جا دین اور ایک دوا اوسمیں کی جلد کام کرنیوالی ہو اور دوسری
 دیر میں کام کرتی ہو تو ممکن ہے کہ ایسا اتفاق پڑے کہ دوا دیر کام کرنیوالی ساتھ دوا جلد کام کرنیوالی کے
 فراحت کرے اور اوسکی قوت کو توڑے اور ممکن ہے کہ دوا جلد کام کرنیوالی کام سے فارغ ہو اور دوسری
 دیر کام کرنیوالی کام کرنے پر ہنوز تیار ہوئی ہو جسوقت کام میں آوی قوت اوسکی بسبب تنہائی کو ضعیف
 ہو جائے اس سبب سے کوشش کرنی چاہی کہ مقدار وزن ہر ایک کی اوسکے اندازہ کو موافق ہو اور نیک سرشتہ
 اور آسختہ ہو تو تاکہ دونوں سے ایک مزاج اور ایک قوت حاصل آوی یا پھر چون یہ کہ بہت دوائیں ایسی ہیں
 کہ اونکو کتھری خیر کے ساتھ کام میں لا دین تاکہ وہ شیرازہ کو مدد دیوے اور کام میں لائے چھٹیہ کہ دوا قیاض
 مانند بلبلہ کے کہ استفراغ جسکا بعض سہلہ دوا سہلہ کے کہ جسکا کام پھسلانا ہو اس طرح شامل نہ کری کہ پہلے
 دوا قیاض عصر کرے اور دوا سہلہ کے کہ بعد پھسلانا شروع کرے اسلیو کہ دوا قیاض گذرگا ہو تو
 جبکہ بعض تنگ کردگی تو اس خط کے لیے جسکو دوا سہلہ پھسلانگی کج نہ ہو گا اور خطرہ اس بات کا ہو گا کہ کوئی
 خط کسی عضو میں رہ جائے اور کسی طرح کا ورم اور مدہ پیدا کرے لیکن اس طرح ترکیب دیوین کہ اول دوا
 پھسلانہ والی خط کو پھسلانا شروع کرے پھر قیاض دوا عصر کرے تاکہ خط جلد دفع ہو جائے بقوت تمام
 ساتوین یہ کہ وہ دوا جو واسطے اصلاح کسی دوسری دوا کے کام میں لائیں وزن اوسکا اوس آدمی کے
 واسطے جو مضرت دوا سے نہیں خوف کرتا ہے چار گونہ وزن اوسکے سے مقرر کریں اور واسطے اوس آدمی کے کہ
 جسکو ضرورت اوس دوا کی حاجت ہے اور از رو حقیقت کہ جانتے ہیں کہ اوسکو اوس دوا سے مضرت ہوگی
 تو نیم خیز وزن اوسکا تجویز کریں اس سے زائد وزن نہ بڑھا دین کہ فعل اوسکا باطل ہو جائے یا آٹھوین یہ کہ

وہ دو تین جو شانہ مسلسل میں پھیلاتی جاتی ہیں اور چوک اور کچھ پانی نہیں پہنچتا وزن اور مقدار شربت
 بنو بقدر خوراک معینہ علی تجویز کرنا چاہیو کیونکہ کسب و کسب وہ دو تین جو شانہ میں ہیں اگر اور نوش کچھ نہیں
 مانند نمک اور گوند ہر قسم کے اور جو کچھ مثل اونکا اور پیرین ہیں لیکن وہ دو تین کچھ نقل یعنی چوک جو شانہ
 ملکہ کیا جاتا ہے اور فقط جو شانہ میں فوت اونکی رہتی ہے تو وزن اون دو اونکا البتہ المضاحف کرنا
 چاہیو تاکہ جسوقت وہ اون کو چھانکر چوک چھانک دیا جاوی تو فوت اونکی ساتھ مقدار شربت بھی ساتھ
 اونکے وزن معینہ علی کے برابری کرے مثلاً ایک شخص کو کہ ایک سو سات باشد دیتی ہیں تو جو شانہ میں
 واسطے اونکے اکیس باشد دیوین اور اگر چہ وہ باشد سو دیوین اسی طرح اور پیرین قیاس کر لیتا چاہیو اور پیرین
 نسوت اگر گولیو نہیں ڈالیں تو وزن اونکا پونے دو باشد مثلاً ہونا چاہیو اور اگر ترید کو جو شانہ میں داخل کرن
 سات باشد چاہیو باقی اور دو تین اسی قیاس پر تصور کریں نوین یہ کہ جسوقت تین دو تین مرکب کرنا چاہیو
 یا چار دو تین تو وزن ہر ایک کا وزن خاصہ اونکی سے کہنا دیتی ہیں گھٹائیں مثلاً وزن ہلکے کا چار درم
 اور غاریقون ایک مثقال اور صبر یعنی الود درم ہے پس جسوقت اونکو مرکب کریں تو وزن ہلکے کا ایک
 اور نسوت چار دانگ اور غاریقون پندرہ اور صبر چار دانگ مقرر کرنا چاہیو اور دو تین اسی قیاس پر
 ترکیب دیوین تاکہ وہ سب ایک شربت معتدل ہو جاوی با یک شربت ہوا ان تیسری جزو اور پہلی
 گفتار اور دوسری حصہ تیسری کتاب کے شناخت میں سنگت اور منہج است اور
 طبیعت اور خاصیت اور مقدار شربت دو اون سہل اور ملین کی جنگو اکث
 استعمال میں لائے ہیں اور جو مشہور اور معروف ہیں بیان ہر ایک کا یہ ترتیب
 اب ت ث ح ف ک ا ل ف ا فستین یاخ طح کی ہوتی ہے طر سوسی اور سوسی او
 بنکی اور خراسانی اور رومی لیکن بنی فستین خوشبودار ہوتی ہے اور بہت تلخ اور برگ اور تخم اونکا چھوٹا
 ہوتا ہے اور حرارت بھی اوس میں کم ہوتی ہے اور اونکو یعنی دستونین کہ فیصل نہیں ہے اور بہترین اقسام
 سوسی اور طر سوسی ہے برگ اونکا مانند برگ صغیر کے ہوتا ہے اور پارہ پارہ مانند گرہ اور شکل تخم کو ہوتا ہے
 اور تلخ جھٹ اور اوس میں قبض اور تیزی بھی ہے اور بنکی قابض سب قسموں میں ہے بعض طبیعت اور سوسین زری
 کہتے ہیں اسلئے کہ وہ بخلا اقسام شیع کی ہے اور بعض طبیعت اور شکوٹ رومی کہتے ہیں طبیعت اکیس کم ہے پہلے
 درجہ میں اور خشک تیسری درجہ میں اور بعضون نے کہا ہے کہ دوسری درجہ میں ہے اور صحیح یہی قول ہے اور
 قوت عصارہ فستین کی بہت اونکی گھاس کی قوت کو کہتے ہیں اور عصارہ پانی بخور ہوا ہوتا ہے
 دیکھو بدوس حکیم کتاب ہے کہ فصل اونکے عصارہ کا مثل فعل اونکے برگ کو ہے لیکن عصارہ اونکا معدوم ہے

وہ دو تین جو شانہ مسلسل میں پھیلاتی جاتی ہیں اور چوک اور کچھ پانی نہیں پہنچتا وزن اور مقدار شربت
 بنو بقدر خوراک معینہ علی تجویز کرنا چاہیو کیونکہ کسب و کسب وہ دو تین جو شانہ میں ہیں اگر اور نوش کچھ نہیں
 مانند نمک اور گوند ہر قسم کے اور جو کچھ مثل اونکا اور پیرین ہیں لیکن وہ دو تین کچھ نقل یعنی چوک جو شانہ
 ملکہ کیا جاتا ہے اور فقط جو شانہ میں فوت اونکی رہتی ہے تو وزن اون دو اونکا البتہ المضاحف کرنا
 چاہیو تاکہ جسوقت وہ اون کو چھانکر چوک چھانک دیا جاوی تو فوت اونکی ساتھ مقدار شربت بھی ساتھ
 اونکے وزن معینہ علی کے برابری کرے مثلاً ایک شخص کو کہ ایک سو سات باشد دیتی ہیں تو جو شانہ میں
 واسطے اونکے اکیس باشد دیوین اور اگر چہ وہ باشد سو دیوین اسی طرح اور پیرین قیاس کر لیتا چاہیو اور پیرین
 نسوت اگر گولیو نہیں ڈالیں تو وزن اونکا پونے دو باشد مثلاً ہونا چاہیو اور اگر ترید کو جو شانہ میں داخل کرن
 سات باشد چاہیو باقی اور دو تین اسی قیاس پر تصور کریں نوین یہ کہ جسوقت تین دو تین مرکب کرنا چاہیو
 یا چار دو تین تو وزن ہر ایک کا وزن خاصہ اونکی سے کہنا دیتی ہیں گھٹائیں مثلاً وزن ہلکے کا چار درم
 اور غاریقون ایک مثقال اور صبر یعنی الود درم ہے پس جسوقت اونکو مرکب کریں تو وزن ہلکے کا ایک
 اور نسوت چار دانگ اور غاریقون پندرہ اور صبر چار دانگ مقرر کرنا چاہیو اور دو تین اسی قیاس پر
 ترکیب دیوین تاکہ وہ سب ایک شربت معتدل ہو جاوی با یک شربت ہوا ان تیسری جزو اور پہلی
 گفتار اور دوسری حصہ تیسری کتاب کے شناخت میں سنگت اور منہج است اور
 طبیعت اور خاصیت اور مقدار شربت دو اون سہل اور ملین کی جنگو اکث
 استعمال میں لائے ہیں اور جو مشہور اور معروف ہیں بیان ہر ایک کا یہ ترتیب
 اب ت ث ح ف ک ا ل ف ا فستین یاخ طح کی ہوتی ہے طر سوسی اور سوسی او
 بنکی اور خراسانی اور رومی لیکن بنی فستین خوشبودار ہوتی ہے اور بہت تلخ اور برگ اور تخم اونکا چھوٹا
 ہوتا ہے اور حرارت بھی اوس میں کم ہوتی ہے اور اونکو یعنی دستونین کہ فیصل نہیں ہے اور بہترین اقسام
 سوسی اور طر سوسی ہے برگ اونکا مانند برگ صغیر کے ہوتا ہے اور پارہ پارہ مانند گرہ اور شکل تخم کو ہوتا ہے
 اور تلخ جھٹ اور اوس میں قبض اور تیزی بھی ہے اور بنکی قابض سب قسموں میں ہے بعض طبیعت اور سوسین زری
 کہتے ہیں اسلئے کہ وہ بخلا اقسام شیع کی ہے اور بعض طبیعت اور شکوٹ رومی کہتے ہیں طبیعت اکیس کم ہے پہلے
 درجہ میں اور خشک تیسری درجہ میں اور بعضون نے کہا ہے کہ دوسری درجہ میں ہے اور صحیح یہی قول ہے اور
 قوت عصارہ فستین کی بہت اونکی گھاس کی قوت کو کہتے ہیں اور عصارہ پانی بخور ہوا ہوتا ہے
 دیکھو بدوس حکیم کتاب ہے کہ فصل اونکے عصارہ کا مثل فعل اونکے برگ کو ہے لیکن عصارہ اونکا معدوم ہے

وہ دو تین جو شانہ مسلسل میں پھیلاتی جاتی ہیں اور چوک اور کچھ پانی نہیں پہنچتا وزن اور مقدار شربت
 بنو بقدر خوراک معینہ علی تجویز کرنا چاہیو کیونکہ کسب و کسب وہ دو تین جو شانہ میں ہیں اگر اور نوش کچھ نہیں
 مانند نمک اور گوند ہر قسم کے اور جو کچھ مثل اونکا اور پیرین ہیں لیکن وہ دو تین کچھ نقل یعنی چوک جو شانہ
 ملکہ کیا جاتا ہے اور فقط جو شانہ میں فوت اونکی رہتی ہے تو وزن اون دو اونکا البتہ المضاحف کرنا
 چاہیو تاکہ جسوقت وہ اون کو چھانکر چوک چھانک دیا جاوی تو فوت اونکی ساتھ مقدار شربت بھی ساتھ
 اونکے وزن معینہ علی کے برابری کرے مثلاً ایک شخص کو کہ ایک سو سات باشد دیتی ہیں تو جو شانہ میں
 واسطے اونکے اکیس باشد دیوین اور اگر چہ وہ باشد سو دیوین اسی طرح اور پیرین قیاس کر لیتا چاہیو اور پیرین
 نسوت اگر گولیو نہیں ڈالیں تو وزن اونکا پونے دو باشد مثلاً ہونا چاہیو اور اگر ترید کو جو شانہ میں داخل کرن
 سات باشد چاہیو باقی اور دو تین اسی قیاس پر تصور کریں نوین یہ کہ جسوقت تین دو تین مرکب کرنا چاہیو
 یا چار دو تین تو وزن ہر ایک کا وزن خاصہ اونکی سے کہنا دیتی ہیں گھٹائیں مثلاً وزن ہلکے کا چار درم
 اور غاریقون ایک مثقال اور صبر یعنی الود درم ہے پس جسوقت اونکو مرکب کریں تو وزن ہلکے کا ایک
 اور نسوت چار دانگ اور غاریقون پندرہ اور صبر چار دانگ مقرر کرنا چاہیو اور دو تین اسی قیاس پر
 ترکیب دیوین تاکہ وہ سب ایک شربت معتدل ہو جاوی با یک شربت ہوا ان تیسری جزو اور پہلی
 گفتار اور دوسری حصہ تیسری کتاب کے شناخت میں سنگت اور منہج است اور
 طبیعت اور خاصیت اور مقدار شربت دو اون سہل اور ملین کی جنگو اکث
 استعمال میں لائے ہیں اور جو مشہور اور معروف ہیں بیان ہر ایک کا یہ ترتیب
 اب ت ث ح ف ک ا ل ف ا فستین یاخ طح کی ہوتی ہے طر سوسی اور سوسی او
 بنکی اور خراسانی اور رومی لیکن بنی فستین خوشبودار ہوتی ہے اور بہت تلخ اور برگ اور تخم اونکا چھوٹا
 ہوتا ہے اور حرارت بھی اوس میں کم ہوتی ہے اور اونکو یعنی دستونین کہ فیصل نہیں ہے اور بہترین اقسام
 سوسی اور طر سوسی ہے برگ اونکا مانند برگ صغیر کے ہوتا ہے اور پارہ پارہ مانند گرہ اور شکل تخم کو ہوتا ہے
 اور تلخ جھٹ اور اوس میں قبض اور تیزی بھی ہے اور بنکی قابض سب قسموں میں ہے بعض طبیعت اور سوسین زری
 کہتے ہیں اسلئے کہ وہ بخلا اقسام شیع کی ہے اور بعض طبیعت اور شکوٹ رومی کہتے ہیں طبیعت اکیس کم ہے پہلے
 درجہ میں اور خشک تیسری درجہ میں اور بعضون نے کہا ہے کہ دوسری درجہ میں ہے اور صحیح یہی قول ہے اور
 قوت عصارہ فستین کی بہت اونکی گھاس کی قوت کو کہتے ہیں اور عصارہ پانی بخور ہوا ہوتا ہے
 دیکھو بدوس حکیم کتاب ہے کہ فصل اونکے عصارہ کا مثل فعل اونکے برگ کو ہے لیکن عصارہ اونکا معدوم ہے

پیدا ہوا ہو قدر خوراک اوسکی اگر کا دین پانچ درم یعنی ساڑھے سترہ ماشہ اور اگر حرم اوسکا کھاتین دو درم یعنی سات ماشہ چاہیو بدل اوسکا واسطے تقویت معدہ کے ہموزن اوسکے اسارون یعنی تکر اور نموزن اوسکے ہلیلہ زرد چاہیو اور واسطے جگر کے باچھر اور واسطے کرم شکم کے کجہدہ اور شیخ آرمینی دیون افیتیمون شاخین باریک اور شکتہ ہین اور مرہ اوسکا تیز ہے ایک گروہ نے کہا ہے کہ افیتیمون زیرہ رومی ہے اور وسیقوریدو لکھتا ہے کہ وہ شگوفہ ایک گھاس کی ہے کہ مشابہ صفیر کے ہے اور شاخ اوسکی قوی زیادہ شاخ صغیر سے ہے اور شاخین اوسکی باریک ہین مانند بال کے بہترین قسم اوسکی سرخ رنگ ہے اور تیز نو اوسکو افریطیہ جب زیرہ بیت المقدس سے لاتے ہین جالینوس کہتا ہے کہ وہ گرم اور خشک ہے تین درجہ ہین اور خشک ہے آخر درجہ اول میں دست سوداوی جاری کرتی ہے اور صاحبان مایخو لیا اور مرگی اور شیخ کوناغ ہے اور ریاہ کو توتی ہے اور اوہیر اور بوڑھے آدمی کو مفید ہے اور صفراوی آدمی کو مضرت پہونچاتی ہے اور قے اور سیاس پیدا کرتی ہے قدر خوراک جو شانہ ہین سات ماشہ سے چودہ ماشہ تک ہے اور تنہا حرم اوسکے سے ساڑھے تین ماشہ سے سات ماشہ تک اصلاح اوسکی یہ ہے کہ اوسکو روغن بادام شیرین میں چرب کرین یا روغن بنفشہ میں اور خوب کوٹھین اور پکانے میں بھی چاہیو کہ خوب پکا دین یعنی بہت جوش دین اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ قدر خوراک اوسکی حرم اوسکے سے سات ماشہ سے ساڑھے دس ماشہ تک ہے اور جو شانہ ہین ساڑھے سترہ ماشہ سے تین تو لے تک ہے پہلے اوسکو کپڑے کو ٹکڑی میں کھکھروٹلی یا ندھین جسوقت کہ جو شانہ آخر پختی کو پہونچو اوس پوٹلی کو اوسکے اندر والدیون اور دو تین جوشیدین اور آگ پر سے اوتارین پھر اوس پوٹلی کو باہرنگی ملیں اور پھر تین محضر کیا کتاب حاوی میں لکھتا ہے کہ جو کوئی چاہے کہ سوداوی بسیار استفراغ کرے تو اوسکو لازم ہے کہ چھ شقال یعنی ستائیس ماشہ افیتیمون پیسے اور ہمراہ ساڑھے پانچ تولہ سکجین کے تناول کرے کندی کہتا ہے کہ ایک آدمی کا کہ تلی اوسکی بہت بڑھ گئی تھی اسی سے علاج مینو کیا اوسیدن خدا کے حکم سے اوسکو شفا حاصل ہوئی اور یوسف ایشاہی کہتا ہے کہ اکیس ماشہ افیتیمون ہمراہ ساڑھے پانچ تولہ سکجین اور ساڑھے پانچ تولے شراب کو سوداوی خالص کو نکالتی ہے اسطو خود دوس ایک گھاس ہے کہ اوسکے سر پر درشت درشت شاخین ہوتی ہین جس طرح دانہ جو کے سر پر ہوتی ہین اور برگ اوسکا بنیت برگ جو کے دراز ہوتا ہے اور اوسکے اندر شاخین خالی رنگ ہوتی ہین جس طرح قیون میں ہوتی ہین اور رنگ اوسکا مائل بہ زخی ہوتا ہے اور ابن ماسویہ کہتا ہے کہ اسطو خود دوس کچم کو اگر ماتھہ سے ملتی ہین بوی کا فور دیتا ہے اور مرہ اسطو خود آ تلخ ہے اور تیز ہے اور گرم ہے پہلو درجہ میں اور خشک ہے دوسری درجہ میں مرکب ہے دو گوہر سے ارضی اور ناری یعنی خاکی اور آتشی سے کہ سبب قوت آتشی کے سبب کھولتا ہے اور صاف کرینوالا ہے اور لطیف کرینوالا ہے

ایک کما سو سو سفید رنگ بیل
اوسکا آس زردی ہے تو اسے اور
نیمہ آبی کو حبس کہتے ہیں اور
غیر ہین ششور ہے اسے
شیخ درندہ کی اوسکی فارسی ہے
اس سبب سے اسے
ایک گھاس کہتے ہیں جو قے ہے
آجی جنگلی ساری سکا رنگ ہے
یہ اوسکو صغیر سے کہتے ہیں ایک
نیمہ پورین کی ہے ناز اسطو
ج ۳
بعض لوگ اسے نیمہ سارے درجہ میں کہتے
ہین لوی اور خشک پوری کی زیادہ ہے
افغانی اور افغان اسے صغیر سے کہتے ہیں
سطح پوٹھا اور عمل بڑھ اور باغیظ
بیرہ اور صغیر اور طراور اسکا رنگ
اور باغیظ اور مایخو خود ہوتا ہے
دو دانہ اور پوٹھا کندی سے کہتے ہیں
دو دانہ اور پوٹھا کندی سے کہتے ہیں
اور اسے قوت قوی کہتے ہیں

بکھیندہ پوٹھا کندی سے کہتے ہیں
بکھیندہ پوٹھا کندی سے کہتے ہیں
بکھیندہ پوٹھا کندی سے کہتے ہیں

خردل بنوری کتوہین وہ ملاون میں گرم شکم کے اکثر مستعمل ہوا اور بھی قسم دراز ہی تخم شاہسفرم کی شکل اوسکو
 حب الرشاد کتوہین گرم اور خشک ہی تیسری درجہ میں معدہ اور جگر کو گرم کرتا ہے اور تکی کے درم کو دور کرتا ہے خصوصاً
 اگر شہد ملا کر لپیپ کریں اور قدری بھی اوس سے بھونک کو زیادہ کرتا ہے لیکن بسبب تیزی کے معدہ کے واسطے بہترین ہے
 چودہ ماشہ سو ساہی سترہ ماشہ تک گرم پانی کے ساتھ کھاتین دست بخوبی لاتا ہے اور گرد و دانوں اور کیرٹوں کو
 شکم سے باہر نکالتا ہے اور عرق النساء کو نافع ہے اور سووہ اور ناسووہ بقدر چودہ ماشہ حب الرشاد و انتون کے
 مواد کو خارج کرتا ہے اور قلع کو مفید ہے اور حب الرشاد بھونا ہوا اور ناکو فتنہ مقدار چودہ ماشہ اگر تناول کریں ستونکو
 بند کر دیکھا اور حب الرشاد خام کو حریرہ میں پکاتین اور واسطے سینہ اور تنگی سانس کے دیون تو رطوبت مجز کو
 سینہ اور پھیپھڑے صاف کر دیکھا اور ایک گروہ کتا ہے کہ حب الرشاد اوس دیکھ کو جو باطن میں ہو پکاتا ہے اور کھوتا
 اور حین کو جاری کرتا ہے اور بچہ کو رحم کے اندر قتل کرتا ہے اور جو اوسکو نمک کو ساتھ ملا تین اور ضما کر کے بلونکو
 پکا دیکھا اور اگر سرکہ اور جو کستور میں شامل کر کے ضما کر کے عرق النساء کے مرض کو مفید ہوگا اور باہ کو تقویت بخشتا
 اور بچوں کی کستی کو طلا اوسکا نافع ہے اور کھانا اور طلا کرنا حب الرشاد کا بالونکو کرنے سے نگاہ رکھتا ہے اور جانوران
 منوی کے کاسٹو کو نافع ہے اور سب کیریز میں کے اوسکی دھونی سے بھاگ جاتی ہیں خشطیل ہند میں اندرین پھل
 کتوہین نر اور مادہ ہوتا ہے مادہ نرم اور سفید اور بے ریشہ ہوتا ہے اور نرم سخت اور کو چاک اور ریشہ دار ہوتا ہے
 بہتر قسم اوسکی سفید ہے اور نرم اور جو پھل اوسکا سیاہ اور سخت ہوتا ہے وہ بہت بڑا ہے پس لازم ہے کہ خشطیل کو
 جب تک زرد نہ ہو لیوی اور سبزی اوس سے دور نہ ہو جاوے درخت سے جدا کر کے اسلیے کہ جو خام ہوتا ہے زیادہ ناکارہ ہے
 انتون میں زخم ڈالتا ہے اور متلی اور تنگی سانس پیدا کرتا ہے اور پسینہ سرد لاتا ہے اور اکثر اوقات ہلاک کر دیتا ہے
 اوسکو وقت غائب ہونے پر ثریا کے جدا کرنا چاہیے اور ایک گروہ نے کہا ہے کہ جسوقت کہ ثریا اول شب برآمد ہووے
 وقت پختگی اور جدا ہونے اوس پھل کا تصور کرنا چاہیے اور بہتر اور مستعمل شحم اوسکے مادہ کا ہے پس شحم جو اوس
 پھل سے جدا کرتے ہیں بعد تین مہینہ کو ضعیف ہو جاتا ہے اسلیے مناسب یہ ہے کہ بوقت حاجت شحم اوسکا
 نکالین اور پوست اور تخم اوسکا ضرور دیتا ہے اصلح اوسکی کثیر اور نشاستہ اور گوند سے کہتے ہیں مگر کثیر اسباب
 میں اولی ہے اسلیے کہ وہ اوسکی مصرت کو بھی باز رکھتا ہے اور دستون پر یاری دیتا ہے اور گوند اوسکو کام
 باز کرتا ہے پس اگر گولیان مسہلہ بنا نا چاہیں تو البتہ حاجت اصلح کی ہوتی ہے اور جو شحم خشطیل کو بھوناتا و
 ایارجات میں استعمال فرمائیں تو اصلح کی کچھ احتیاج نہیں ہے اور اوسکو جو شانہ میں نہ ڈالیں اسلیے کہ گرمی کے
 موسم میں متلی اور پیدگی ناف پیدا کرتا ہے اور بعض اوقات دستون میں بھی قصور کرتا ہے اسوجہ سے کہ ہوا سے گرم
 حاطونکو طرف ظاہر جسم کے کیپختی ہے اور ہوا سرد میں اسافل کو ضرر پہونچاتا ہے اور مفید سے خون جاری

کمال کچھ اور فوہ قدر اور
 اور اور کھانہ کھانہ کھانہ
 اوسکی شہد ملا کر لپیپ کریں
 کیرٹوں کو زیادہ کرتا ہے
 چودہ ماشہ سو ساہی سترہ
 شکم سے باہر نکالتا ہے
 مواد کو خارج کرتا ہے
 بند کر دیکھا اور حب الرشاد
 سینہ اور پھیپھڑے صاف
 اور حین کو جاری کرتا ہے
 پکا دیکھا اور اگر سرکہ
 اور بچوں کی کستی کو طلا
 منوی کے کاسٹو کو نافع
 کتوہین نر اور مادہ ہوتا
 بہتر قسم اوسکی سفید
 جب تک زرد نہ ہو لیوی
 انتون میں زخم ڈالتا ہے
 اوسکو وقت غائب ہونے
 وقت پختگی اور جدا ہونے
 پھل سے جدا کرتے ہیں
 نکالین اور پوست اور تخم
 میں اولی ہے اسلیے کہ وہ
 کام باز کرتا ہے پس اگر
 ایارجات میں استعمال فرمائیں
 موسم میں متلی اور پیدگی
 حاطونکو طرف ظاہر جسم

کچھ اور فوہ قدر اور
 اور اور کھانہ کھانہ کھانہ
 اوسکی شہد ملا کر لپیپ کریں
 کیرٹوں کو زیادہ کرتا ہے
 چودہ ماشہ سو ساہی سترہ
 شکم سے باہر نکالتا ہے
 مواد کو خارج کرتا ہے
 بند کر دیکھا اور حب الرشاد
 سینہ اور پھیپھڑے صاف
 اور حین کو جاری کرتا ہے
 پکا دیکھا اور اگر سرکہ
 اور بچوں کی کستی کو طلا
 منوی کے کاسٹو کو نافع
 کتوہین نر اور مادہ ہوتا
 بہتر قسم اوسکی سفید
 جب تک زرد نہ ہو لیوی
 انتون میں زخم ڈالتا ہے
 اوسکو وقت غائب ہونے
 وقت پختگی اور جدا ہونے
 پھل سے جدا کرتے ہیں
 نکالین اور پوست اور تخم
 میں اولی ہے اسلیے کہ وہ
 کام باز کرتا ہے پس اگر
 ایارجات میں استعمال فرمائیں
 موسم میں متلی اور پیدگی
 حاطونکو طرف ظاہر جسم

پندرہ دانہ تک ہر اور اقل درجہ آٹھ دانہ اور چھم اوسکا کوٹین اور ماسہ اور جھانی پر طلا کرین دونوں بیمار کو
دور کر گیا اور خلطون کو کچلا تاہی اور لطیف کرتاہی اور انداموں کو قوت دیتاہی و شقی لکھتاہی کہ تخم اوسکا اور روغن
اوسکا محلل ہر پچھون کو نرم کرتاہی اور دستوں کو جاری اور خدام کو دور کرتاہی اور اون بیمارین کو جو سردی سے
ہوں مفید ہر اور روغن اوسکا مرہون میں کام آتاہی اور فعل اور قوت مرہم کی زیادہ کرتاہی اور ریشہاے
تر کو کہ سر پر ہوا اور انقلاب رحم کو اور انضمام رحم یعنی باہم رحم کے موخہ ملو کو نافع ہر اور کھانا اوسکا کیر و نکو مارتاہی
اور شکم سے باہر نکالتاہی اور جالینوس لکھتاہی کہ برگ ارڈ تحلیل کرتاہی اور جلا دیتاہی اور صاف کرتاہی لیکن
تخم اوسکا بہت قوی ہر و سیقوریدوس کتناہی کہ برگ اوسکا ضاد کرتاہی اور مہستان کہ وقت تقاس کے ماض
ہوتاہی دور کرتاہی اور جالینوس لکھتاہی کہ روغن اوسکا پرانے روغن زیتون سے بہت مشابہ ہر اور قوی
زیادہ ہر اور بدل روغن زیتون سے اور پرانے کو ہے خریق سیاہ ہندی میں اوسکو کٹکی کتے ہیں
بزرگ اوسکا مانند برگ خیار کے ہر اور شاخ اوسکی کوتاہ ہر رنگ اوسکی ڈنڈی کا قمری ہے اور پڑاوسکی
مستعمل ہے اور اصل اوسکی جڑ کی مانند سرسبز کے ہر اور اوسمین سے جڑین باریک باریک اوگتی ہیں رنگ
بیرون اوسکا سیاہ ہر اور رنگ اندرونی اوسکا خالی ہے اور درمیان سے خالی ہے اور اوسمین مانند خانہ
عشکیوت کو ایک شو ہوتی ہے کہ جسوقت اوسکو توڑتی ہیں مانند کیڑوں کے اوسمین سے کوئی چیز نکلتی ہے اور
وہ خشکی میں اوگتی ہے اور بہتر وہ کہ نہایت باریک ہوا اور پرانی اور تازہ ہوا اور زووشکن ہوا اور مزہ اوسکا
تیرنہ زبان کو کاٹتی ہے پس لازم ہے کہ اوسکی شاخیں پانی میں تر کرین اور رینوین کہ نم ہو جائیں پھر پوت
اوسکا تراشیں اور اوس پوست کو سایہ میں سکھائیں اور پسین اور چھانین اور ساتھ اون دواؤں کے
کہ اصلاح اوسکی کرتی ہیں کام میں لائیں مانند قطر اسالیون اور دوقو کے گرم اور خشک ہر قیسری درجہ میں
محلل ہے اور لطیف کر دالی اور جلا دیتی ہے اور گوشت مردہ کو کھاتی ہے خاصیت اوسکی یہ ہے کہ کفر بکھو
بدل دیتی ہے اور مزاج جوانی کا پیدا کرتی ہے خریق سفید بہت آدمی ایسی ہیں کہ واسطے فی لاف کے
خریق مفید کھاتے ہیں اُن کو نہ تو ہوتی ہے اور نہ دست آتے ہیں لیکن فائدہ دے اور دستوں کا حاصل
ہو جاتاہی اور آدمی قوی ترکیب اور جوان اور ادھیر کے لیے موافق ہوتی ہے مگر نا طاقت آدمی کو دنیا بچا ہر
وقت اوسکو کھائے کا ماہ نسیان ہر اور لازم ہے کہ پہلو کھانے سے اوسکے ایک ہفتہ کامل طعام غلیظ سے پرہیز
کرنا چاہیو اور عین خوشی و ہوشی چاہیو اور جس روز کہ محل کے دن خریق کھاوین گے رات کیوقت نے
کرین اور صبح کو خریق تناول کرین استفراغ اوسکا مگر اوسکا تھو لیا اور شقیقہ پڑانا اور فالج اور درد مفاصل
سرد کو نافع ہر اور سودا اور خلطون بد کو کہ ساتھ خون کے شامل ہوں خون سے جدا کرتی ہر اور تمام جسم کو

۱۔ پانچ دانہ ہر
۲۔ ہر مریض میں ریشہ یا اور صاف
۳۔ اور کمر گھٹنے میں جھنجھٹ اور کھجلی اور باغی
۴۔ ہر خلیج اوسکا پانچ دانہ ہر اور خجلی اور باغی
۵۔ زیتون میں بہت موافق ہر اور خجلی اور باغی
۶۔ پونجا اور سیلاسی اور سن اور مہار اور
۷۔ سی اور باغی سفید اور سن اور مہار اور
۸۔ مہار اور چھوٹا ہوتاہی بہت سبب مفید
۹۔ ازبک و طبعیت اوسکی محبوب کی اور خجلی اور باغی
۱۰۔ مین گرم اور اول خجلی و زیتون خشک
۱۱۔ کہون خشک کے خصال اور خاص اسکو
۱۲۔ سرد و سردی اور خشک و سردی کا خجلی اور باغی
۱۳۔ طعام اور شہوت باہر کا خجلی اور باغی اور
۱۴۔ چاکر کو خشک اور دراز نقصان ہوا کی اور باغی
۱۵۔ طاقون اور اختلاف یا خشک و سردی اور باغی
۱۶۔ اور اول دارد و خجلی اور باغی اور
۱۷۔ کچا اور دلی سکاد و بدل اور خجلی اور باغی
۱۸۔ صاف و ہوا و زووشکن و غلیظ و سردی اور
۱۹۔ طاقون و خجلی اور باغی اور خجلی اور باغی
۲۰۔ و خجلی اور باغی اور خجلی اور باغی
۲۱۔ و خجلی اور باغی اور خجلی اور باغی
۲۲۔ و خجلی اور باغی اور خجلی اور باغی
۲۳۔ و خجلی اور باغی اور خجلی اور باغی
۲۴۔ و خجلی اور باغی اور خجلی اور باغی
۲۵۔ و خجلی اور باغی اور خجلی اور باغی
۲۶۔ و خجلی اور باغی اور خجلی اور باغی
۲۷۔ و خجلی اور باغی اور خجلی اور باغی
۲۸۔ و خجلی اور باغی اور خجلی اور باغی
۲۹۔ و خجلی اور باغی اور خجلی اور باغی
۳۰۔ و خجلی اور باغی اور خجلی اور باغی

لاک کرتی ہو اور چھپ اور برص کو زائل کرتی ہے اور جو اسکو سرکہ میں جو ش دین اور اس سرکہ سے ضمضہ بنو گلی
کرین و انتون کے درد کو دور کرتی ہے اور جو شانہ اسکا کان میں ٹپکانا دوی اور طنین کو نافع ہو اور قوت
شوائی کو زیادہ کرتا ہو اور اصلاح او سکی یہ کہ اسکو شراب انگری یا سرکہ یا گنجدین میں کرکین اور ایک تیک
سہو دیوین پھر وہ شراب یا گنجدین بہراہ او سکا شک جو اور سورہ یا کایا ہو تناول کرین اور یا سا تخ
شوربا و مرغ فربہ یا سا تخ او س شے کے کھانین کہ جو اسکو جلد او تار دیوہ اور معدہ کو قوت دیوہ اور جلد اسکو
کام میں لاوہ لیکن وہ چیز جو جلد اسکو او تار دیوہ اور معدہ کو قوی کرے مانند دیوہ نہری اور صتر اور فطر اسایو
اور دوقی ہو اور وہ چیز جو جلد اسکو کام میں لاوہ سقمینیا یا خبازی ایک جنگلی گھاس ہے شاخین او سکی بلند
ہوتی ہیں اور ایک جزیرہ بہت شاخین پھوٹی ہیں در سر پر شاخ کا ایک ہوتا ہو مانند برگ خطی کے لیکن برگ
خبازی برگ خطی سے بہت چھوٹا ہوتا ہو اور وہ لہو خیا کی ایک قسم ہو اور ایک گروہ فی کما ہے کہ خبازی شئی ہو
اور لہو خیا بوستانی ہو اور ایک نوع لہو خیا کی ہے اسکو لہو خیا و الشجرہ کہتے ہیں اور وہ خطی ہے لیکن شئی مٹلا
اور نرم کرنوالی اور بوستانی اس سبب کہ پانی بہت پانی ہو نہایت ضعیف ہوتی ہو اور تخم دونوں قسم کے
قوی زیادہ برگ سوہن اور لہو خیا و الشجرہ دونوں اقسام کی بہ نسبت زیادہ تحلیل کرنوالی ہو اور یونس لکھتا
کہ خبازی جنگلی کو کہ سورج کی نیچے رہتی ہے ایک قوت حاصل ہو خشک اور گرم اور پاک کرنوالی اور سبب اسی
قوت کہ جو قوت اسکو پکا کر کھاتے ہیں یعنی دستو کو بخوبی جاری کرتی ہے اور اکثر اوقات بوجہ افراط دستوں کے
خون آنا شروع ہوتا ہو اور تخم اسکا کو ٹکر نلہ پر لگا دین خشک کر دیکھا اور اس کے برگ اور شاخ میں قوت تحلیل
اور قبض کی بھی ہو اور خشکی بدون سورش کے پیدا ہوتی ہو اور باوجود اس قوت کہ اگر چہ شانہ اسکا سوسوی
آتش پر پکائیں بہت نفع پھونچا لگا اور گرم گرم کو بھی نافع ہو اور واسطے موندہ آنے کے مرض اور دانتوں
جڑوں کے زخم کے اگر اسکو چاویں بہت نفع ہوگا اور اگر اسکو تلی کی دوا وین داخل کرین بہت فائدہ
ہوگا ابن ماسویہ لکھتا ہو کہ خبازی سرد اور تر ہو پہلے درجہ میں خصوصاً باغی اور معدہ تر کے لیے بہت ہو اور شانہ
اور زخم گروہ کو بہت نفع دیتی ہے خصوصاً شکوفہ خبازی کا بہت مفید ہو اور تخم اسکا بہتر ہوتا ہو علق اور
کہ کھر کھر است اور گروہ اور رحم اور شانہ کو نافع ہو اور دیسقوریدوس کہتا ہو کہ اگر برگ اسکا چاویں اور
ساتھ قدری نمکے ناصور برضاد کرین اسکو بخوبی پاک کر دیکھا اور گوشت تازہ جما دیکھا اور اگر برگ اسکو کو ٹکر
آومی کے پشاب میں پسین کرماندہ مرہم کے ہو جائیں اس مرہم کو گچ سرکہ زخم زہودہ لگانین نفع کامل
ہوگا اور گوشت تازہ او کے گا اور وہ مرہم سوسہ سرکہ بھی مفید ہے اور جو برگ اسکا ساتھ زیتون کے
کوہن اور سوختی پر آگ کی اور یا اور چمچہ کے لکھتا ہو کہ زخم و کھاد کرین فائدہ میں پھونچا لگا اور اس کے

فطر اسایو اور صتر اور فطر اسایو اور دوقی ہو اور وہ چیز جو جلد اسکو کام میں لاوہ سقمینیا یا خبازی ایک جنگلی گھاس ہے شاخین او سکی بلند ہوتی ہیں اور ایک جزیرہ بہت شاخین پھوٹی ہیں در سر پر شاخ کا ایک ہوتا ہو مانند برگ خطی کے لیکن برگ خبازی برگ خطی سے بہت چھوٹا ہوتا ہو اور وہ لہو خیا کی ایک قسم ہو اور ایک گروہ فی کما ہے کہ خبازی شئی ہو اور لہو خیا بوستانی ہو اور ایک نوع لہو خیا کی ہے اسکو لہو خیا و الشجرہ کہتے ہیں اور وہ خطی ہے لیکن شئی مٹلا اور نرم کرنوالی اور بوستانی اس سبب کہ پانی بہت پانی ہو نہایت ضعیف ہوتی ہو اور تخم دونوں قسم کے قوی زیادہ برگ سوہن اور لہو خیا و الشجرہ دونوں اقسام کی بہ نسبت زیادہ تحلیل کرنوالی ہو اور یونس لکھتا کہ خبازی جنگلی کو کہ سورج کی نیچے رہتی ہے ایک قوت حاصل ہو خشک اور گرم اور پاک کرنوالی اور سبب اسی قوت کہ جو قوت اسکو پکا کر کھاتے ہیں یعنی دستو کو بخوبی جاری کرتی ہے اور اکثر اوقات بوجہ افراط دستوں کے خون آنا شروع ہوتا ہو اور تخم اسکا کو ٹکر نلہ پر لگا دین خشک کر دیکھا اور اس کے برگ اور شاخ میں قوت تحلیل اور قبض کی بھی ہو اور خشکی بدون سورش کے پیدا ہوتی ہو اور باوجود اس قوت کہ اگر چہ شانہ اسکا سوسوی آتش پر پکائیں بہت نفع پھونچا لگا اور گرم گرم کو بھی نافع ہو اور واسطے موندہ آنے کے مرض اور دانتوں جڑوں کے زخم کے اگر اسکو چاویں بہت نفع ہوگا اور اگر اسکو تلی کی دوا وین داخل کرین بہت فائدہ ہوگا ابن ماسویہ لکھتا ہو کہ خبازی سرد اور تر ہو پہلے درجہ میں خصوصاً باغی اور معدہ تر کے لیے بہت ہو اور شانہ اور زخم گروہ کو بہت نفع دیتی ہے خصوصاً شکوفہ خبازی کا بہت مفید ہو اور تخم اسکا بہتر ہوتا ہو علق اور کہ کھر کھر است اور گروہ اور رحم اور شانہ کو نافع ہو اور دیسقوریدوس کہتا ہو کہ اگر برگ اسکا چاویں اور ساتھ قدری نمکے ناصور برضاد کرین اسکو بخوبی پاک کر دیکھا اور گوشت تازہ جما دیکھا اور اگر برگ اسکو کو ٹکر آومی کے پشاب میں پسین کرماندہ مرہم کے ہو جائیں اس مرہم کو گچ سرکہ زخم زہودہ لگانین نفع کامل ہوگا اور گوشت تازہ او کے گا اور وہ مرہم سوسہ سرکہ بھی مفید ہے اور جو برگ اسکا ساتھ زیتون کے کوہن اور سوختی پر آگ کی اور یا اور چمچہ کے لکھتا ہو کہ زخم و کھاد کرین فائدہ میں پھونچا لگا اور اس کے

لاک کرتی ہو اور چھپ اور برص کو زائل کرتی ہے اور جو اسکو سرکہ میں جو ش دین اور اس سرکہ سے ضمضہ بنو گلی کرین و انتون کے درد کو دور کرتی ہے اور جو شانہ اسکا کان میں ٹپکانا دوی اور طنین کو نافع ہو اور قوت شوائی کو زیادہ کرتا ہو اور اصلاح او سکی یہ کہ اسکو شراب انگری یا سرکہ یا گنجدین میں کرکین اور ایک تیک سہو دیوین پھر وہ شراب یا گنجدین بہراہ او سکا شک جو اور سورہ یا کایا ہو تناول کرین اور یا سا تخ شوربا و مرغ فربہ یا سا تخ او س شے کے کھانین کہ جو اسکو جلد او تار دیوہ اور معدہ کو قوت دیوہ اور جلد اسکو کام میں لاوہ لیکن وہ چیز جو جلد اسکو او تار دیوہ اور معدہ کو قوی کرے مانند دیوہ نہری اور صتر اور فطر اسایو اور دوقی ہو اور وہ چیز جو جلد اسکو کام میں لاوہ سقمینیا یا خبازی ایک جنگلی گھاس ہے شاخین او سکی بلند ہوتی ہیں اور ایک جزیرہ بہت شاخین پھوٹی ہیں در سر پر شاخ کا ایک ہوتا ہو مانند برگ خطی کے لیکن برگ خبازی برگ خطی سے بہت چھوٹا ہوتا ہو اور وہ لہو خیا کی ایک قسم ہو اور ایک گروہ فی کما ہے کہ خبازی شئی ہو اور لہو خیا بوستانی ہو اور ایک نوع لہو خیا کی ہے اسکو لہو خیا و الشجرہ کہتے ہیں اور وہ خطی ہے لیکن شئی مٹلا اور نرم کرنوالی اور بوستانی اس سبب کہ پانی بہت پانی ہو نہایت ضعیف ہوتی ہو اور تخم دونوں قسم کے قوی زیادہ برگ سوہن اور لہو خیا و الشجرہ دونوں اقسام کی بہ نسبت زیادہ تحلیل کرنوالی ہو اور یونس لکھتا کہ خبازی جنگلی کو کہ سورج کی نیچے رہتی ہے ایک قوت حاصل ہو خشک اور گرم اور پاک کرنوالی اور سبب اسی قوت کہ جو قوت اسکو پکا کر کھاتے ہیں یعنی دستو کو بخوبی جاری کرتی ہے اور اکثر اوقات بوجہ افراط دستوں کے خون آنا شروع ہوتا ہو اور تخم اسکا کو ٹکر نلہ پر لگا دین خشک کر دیکھا اور اس کے برگ اور شاخ میں قوت تحلیل اور قبض کی بھی ہو اور خشکی بدون سورش کے پیدا ہوتی ہو اور باوجود اس قوت کہ اگر چہ شانہ اسکا سوسوی آتش پر پکائیں بہت نفع پھونچا لگا اور گرم گرم کو بھی نافع ہو اور واسطے موندہ آنے کے مرض اور دانتوں جڑوں کے زخم کے اگر اسکو چاویں بہت نفع ہوگا اور اگر اسکو تلی کی دوا وین داخل کرین بہت فائدہ ہوگا ابن ماسویہ لکھتا ہو کہ خبازی سرد اور تر ہو پہلے درجہ میں خصوصاً باغی اور معدہ تر کے لیے بہت ہو اور شانہ اور زخم گروہ کو بہت نفع دیتی ہے خصوصاً شکوفہ خبازی کا بہت مفید ہو اور تخم اسکا بہتر ہوتا ہو علق اور کہ کھر کھر است اور گروہ اور رحم اور شانہ کو نافع ہو اور دیسقوریدوس کہتا ہو کہ اگر برگ اسکا چاویں اور ساتھ قدری نمکے ناصور برضاد کرین اسکو بخوبی پاک کر دیکھا اور گوشت تازہ جما دیکھا اور اگر برگ اسکو کو ٹکر آومی کے پشاب میں پسین کرماندہ مرہم کے ہو جائیں اس مرہم کو گچ سرکہ زخم زہودہ لگانین نفع کامل ہوگا اور گوشت تازہ او کے گا اور وہ مرہم سوسہ سرکہ بھی مفید ہے اور جو برگ اسکا ساتھ زیتون کے کوہن اور سوختی پر آگ کی اور یا اور چمچہ کے لکھتا ہو کہ زخم و کھاد کرین فائدہ میں پھونچا لگا اور اس کے

اوسمین آلودہ کر کے فوج عورت میں کہیں کہیں کھلایا گیا اور بچہ مردہ رحم سے جلد خارج ہو گا حروف الزواء
نہراوند اوسکی متن قشیں ہیں ایک قسم لویل سے یعنی دراز اور دوسری قسم مدحج یعنی گول اور تیسری قسم
اور ہے طویل کو نہر کھتی ہیں اور مدحج کو مادہ اور مینون قشیں گرم ہیں تیسری درجہ میں اور خشک ہیں دوسری
درجہ میں جالینوس لکھتا ہے کہ قوتین مدحج کی جمیع امور میں ساتھ قوتون طویل کے برابر ہیں بجز اس بات کو
کہ مدحج لطیف کرنے کی قوت میں قوی زیادہ ہے اور طویل گرم کرنے اور جلا کرنے کی قوت میں قوی زیادہ ہے
اس سبب سے جھگاہ کہ حاجت طرف گرمی اور جلا کے زیادہ ہوتی ہے اور جھگاہ طویل نافع ہوتی ہے اور جھگاہ
حاجت تلطیف کی بیشتر ہوتی ہے مدحج مفید زیادہ ہوتی ہے و سیقوریدوس حکیم لکھتا ہے کہ منفعت
نورنے ریاحون کی اور گلا کے کسی شے غلیظ کے جو اندر حکم کے مویشی ہو اور تینا سوس لکھتا ہے کہ طویل ریشماخ رحم کو
موافق تریز اور مقام ریش پر کہ گوشت دور ہو گیا ہو گوشت بنی جاتی ہے اور ریشماخ کہن پر کا نا بھی نافع ہے
اور دانتون کو مفید ہے و سیقوریدوس کہتا ہے کہ سارہی تین ماشہ زراوند طویل شراب انکوری میں ڈال کر
کھاتین یا خما د کرین تو مضرت نہ ہون اور دواؤں بذلی باز رکھتی ہے اور جو اوسکو ساتھ مر یعنی بول اور
قلقل یعنی مرج سیاہ کے تناول کرین صاحبہ نفاس عورت کو کہ فضول چھی طرح نہ نکلے ہون پاک کرتی ہے
اور حوض بستہ کو کھولتی ہے اور بچہ مردہ کو رحم سے باہر نکالتی ہے اور حمل اوسکا بھی یہی فعل رکھتا ہے اور اگر
مدحج کو پانی میں پیسین اور کھاتین چلی اور لرزہ اور عضلون کی سستی اور درد پہلو اور درم طحال کو مفید
ہوگی اور جو اوسکا خما د کرین تیر اور خارا اور پوست استخوان کو جسم سے باہر نکالتی ہے اور ریشماخ بد کو پاک
کرتی ہے اور جو اوسکو ابرسا یعنی نیلی سوشن کی جڑ کے ساتھ ملائین پرانے زخون کو پاک کر دیتی اور
دانتون کو جلا دیتی ہے جالینوس لکھتا ہے کہ اگر اوسکو پیسین اور ہمراہ پانی کے کھاتین تو دانتون کو اوٹھین
ریاح غلیظ ہون نافع ہوگی اور لرزہ اور مرگی اور نفرس کو سود مند ہوگی اور سہ کھولتی ہے اور
اوسا سوس کہتا ہے کہ مدحج مستہم کو در دون کو جو عضلون میں ہون نافع ہے اور رنگ چہرہ کا صاف
کرتی ہے اور سینہ کو پاک اور قوت شہوانی کو زیادہ کرتی ہے اور سارہی تین ماشہ بغم اور صفرا کو دستون
کی راہ نکالتی ہے اور مدہ کو پاک کرتی ہے اور بچہ کو کالی ہوگی کی مضرت گماز رکھتی ہے خاصہ طویل اور طویل
اور مدحج دونوں گرمی گوشہ دواؤں میں کام آتی ہیں اور نہایت نافع ہیں بدل مدحج کا مثل
وزن اوسکے نہر کچور اور تین وزن اوسکی جاوتری اور نیموزن اوسکو کوٹہ یعنی قسط اور بدل طویل کا مثل
وزن اوسکو نہر کچور اور نیموزن اوسکو کالی مرج ہر زو فارغ فانی خشک ایک گھاس ہے اوسکو اگر ساتھ
شہد کے کھاتین کہیوس غلیظ بلغمی کو دستون کی راہ نکالتی ہے اور کدوا ٹون کو پاک کرتی ہے اور اگر

اوسکے نہر کچور اور تین وزن اوسکی جاوتری اور نیموزن اوسکو کوٹہ یعنی قسط اور بدل طویل کا مثل وزن اوسکو نہر کچور اور نیموزن اوسکو کالی مرج ہر زو فارغ فانی خشک ایک گھاس ہے اوسکو اگر ساتھ شہد کے کھاتین کہیوس غلیظ بلغمی کو دستون کی راہ نکالتی ہے اور کدوا ٹون کو پاک کرتی ہے اور اگر

اوسکے نہر کچور اور تین وزن اوسکی جاوتری اور نیموزن اوسکو کوٹہ یعنی قسط اور بدل طویل کا مثل وزن اوسکو نہر کچور اور نیموزن اوسکو کالی مرج ہر زو فارغ فانی خشک ایک گھاس ہے اوسکو اگر ساتھ شہد کے کھاتین کہیوس غلیظ بلغمی کو دستون کی راہ نکالتی ہے اور کدوا ٹون کو پاک کرتی ہے اور اگر

انجیر کے ساتھ تناول کرین طبع کو نرم کرتی ہو رفس لکھتا ہو کہ استفراغ بلغم خام کا کرتی ہو اور دیگر مضاف ہے
ایہ مقام پر مذکور ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ حرف السیدین سقمونیہ طیبہ اور سکو محمد و کتہ ہیں
و یقیناً دوس لکھتا ہو کہ اوسکی گھاس کی ایک جڑ ہو اوس سے شاخیں بہت پھیلتی ہیں بلندی اوسکی تین
گرتے چار گز تک اور ظاہر سمت پر اوسکی ایک رطوبت ہے چسپندہ اور برگ اوسکا مانند برگ لبلاب کو اور نرم نہ
اور سبز اور باریکہ بادہ اوس سے ہوتا ہو اور پھول اوسکا سفید اور گول میاں سے خالی اور سفیدی و سکی خاک لود ہو اور پھول پتہ ہو اور موٹاپا
اوسکی جڑ کا مانند گلانی انسان کے ہو اور سفیدی اور شیردار اور طریق حاصل کرنے شیر کا اوس سے یہ ہے کہ ہنگام
رسیدگی اطراف اوسکی جڑ کے خاک سے خالی کر کے برگ اخروٹ گرد اوسکی پچھاتے ہیں اور جڑ اوسکی چرتے ہیں کہ
شیر اوسکا اون تون پر جمع ہوتا ہو پھر تامل کرتے ہیں کہ حجامتا ہو اوسکو اوشکا کر گاہ رکھتے ہیں اور باہر کہ اوسکی جڑ
کو جلاتے ہیں کہ جو کچھ رطوبت اوسمیں ہو نکلتی ہے اون تون پر جمع ہو جاتی ہے اور بہتر قسم اوسکی انطالی ہے اور
جر معانی اور اصلاح سقمونیہ کی یہ ہو کہ اوسکو مشوی یعنی بریان کرین اور طریق اوسکی بریان کرنے کا اس سے پرا
کہ ایک سبب کو دو ٹکڑے کرین ایک نصف اوسکا بہت بڑا اور دوسرے نصف بہت چھوٹا ہو ہو اور درمیان
اوشکا پاک کرین اور سقمونیہ درمیان بڑے ٹکڑے رکھین اور چھوٹا ٹکڑا اوسپر جا کر باہم ملائین اور خمیر سے مضبوط کر کے
آگ میں ڈال دین اور خیال رکھین کہ چھوٹا ٹکڑا اوپر رہے اور آگ میں یہاں تک رکھین کہ خمیر سرخ ہو جائے اوسوقت
آگ میں سے نکالین اور تامل کرین کہ سرد ہو جائے پھر اوسکو خمیر سے باہر کر کے سقمونیہ نکالین اور سی میں بھی سطح
بریان کر سکتے ہیں اور رب ہی کا خود اوسکی اصلاح کرتا ہے اور اصلاح اوسکی سولف رومی اور دو قوسے
یا روغن بادام میں چرب کرنے سے اصلاح اوسکی ممکن ہے اور محمد زکریا لکھتا ہو کہ اگر سقمونیہ کو ساتھ پانی
بلبلہ زرد اور صبر یعنی ایلوا کے استعمال کرین اصلاح اوسکی ہو سکتی ہے اور معلوم کرنا چاہی ہو کہ قوت سقمونیہ
مشوی کی جلد باطل ہو جاتی ہو اور قوت خام کی تیش برس بلکہ چالیس برس تک رہتی ہے طبیعت اوسکی
گرم اور خشک ہے تیسری درجہ میں گرمی اوسمیں خشکی سے زیادہ ہو اگر جڑ اوسکی سات ماشہ تناول کرین دست
لاوگی اور جو اوسکی جڑ کو سرکہ میں پکا دین اور پسین اور جو کے آٹے میں گوند میں اور عرق النساء پر ضاد کرین
نافع ہوگی اور سقمونیہ کو اگر شہد اور روغن زیتون میں پکائین اور خراج پر ضاد کرین تحلیل کر دگی اور جو اوسکو
سرکہ اور روغن گل میں ملا کر سر رکھین پرانے دروس کو دور کرتی ہو ابن ماسویہ لکھتا ہو کہ سقمونیہ ساعدہ او
جگر کے لیے بد ہے اور جھونک کھانگی کھوتی ہے اور ایک گروہ لکھتا ہو کہ وہ متلی اور پیاس پیدا کرتی ہے
اور انتون کو ضرر دیتی ہے اور اگر سقمونیہ کو روئی یا پشم کو ساتھ حمل کرین بچہ کو رحم کے اندر قتل کر دے
اور باہر نکالیگی اور اگر زیادہ مقدار واجب ہو تناول کرین پہلے قبض کر لے اور پسینہ سرد اور متلی اور کرب

لکھتا ہو کہ اگر سقمونیہ کو روئی یا پشم کو ساتھ حمل کرین بچہ کو رحم کے اندر قتل کر دے
اور باہر نکالیگی اور اگر زیادہ مقدار واجب ہو تناول کرین پہلے قبض کر لے اور پسینہ سرد اور متلی اور کرب
اور اگر سقمونیہ کو روئی یا پشم کو ساتھ حمل کرین بچہ کو رحم کے اندر قتل کر دے
اور باہر نکالیگی اور اگر زیادہ مقدار واجب ہو تناول کرین پہلے قبض کر لے اور پسینہ سرد اور متلی اور کرب

لکھتا

اور اگر سقمونیہ کو روئی یا پشم کو ساتھ حمل کرین بچہ کو رحم کے اندر قتل کر دے
اور باہر نکالیگی اور اگر زیادہ مقدار واجب ہو تناول کرین پہلے قبض کر لے اور پسینہ سرد اور متلی اور کرب

پاک کرنا ہو چوب اور شاخ اور تخم سے اور آلودہ کرنا روغن بادام میں بعد کوٹھا اور چھاننی کے اور ساتھ ہلکے زرد اور
 گلاب کو پھول اور انیسون وغیرہ سولف رومی اور بنفشہ اور پانی میوون کے استعمال کرنا مصلح ہے یا جملہ استعمال
 اوسکا بدولت گل سرخ اور روغن بادام کے جائز نہیں ہے مقدار خوراک جرم اوسکی سے سات ماشہ سے سارہ سو سات
 تک ہے اور جو شانہ اوسکی سے چودہ ماشہ سے دو تولہ تک ہے بدل اوسکا ہموزن اوسکی تربید بغیر نسوت اور نصف
 وزن اوسکا ہلکے زرد اور چہارم وزن اوسکا بنفشہ ہے **سورخجان** ایک جڑ ہے جس کی سی بہت مشابہ
 صنوبری شکل قدری چوڑا بھی کھتی ہے اور وہ تین قسم ہے ایک قسم ایسی ہے کہ ظاہر اور باطن اوسکا دونوں سفید
 ہیں اور مزہ شیرین کھتی ہے اور دوسری قسم وہ ہے کہ ظاہر اور باطن اوسکا دونوں زرد ہیں مائل بہ تیرگی اور سرخی اور
 تیسری قسم اوسکی وہ ہے کہ ظاہر اور باطن اوسکا مائل بسیاہی ہوتا ہے اور ظاہر اوسکا نہایت تیرہ اور مزہ تلخ ہے
 مگر ہر قسم اول ہے یعنی وہ کہ جو اندر اور باہر سے سفید ہے اور اندک سخت اور گرم ناخوردہ اور بد بو بھی نہیں کھتی
 اور یہ قسم مستعمل ہے داخل کھانے اور پینے کی دواؤں میں اور وہ قسم جو سرخی اور سیاہی کیطرت سیلان کھتی ہے بد ہے
 ابن ماسویہ لکھتا ہے کہ سرخ اور سیاہ نہر قاتل ہے وہ استعمال خارج سے ہے نہ داخل سے گرم اور خشک ہے تیسری درجہ میں
 اور بعضوں نے کہا ہے کہ تیسری درجہ میں گرم ہے اور دوسری میں خشک ہے اور نیم بعضی مزاج قسم سفید کا حرارت میں
 معتدل ہے اسکندر کہتا ہے کہ مزاج سورخجان کا سرد ہے لیکن نہایت سرد نہیں ہے کیونکہ اگر بہت سرد ہوتی تو دستوں
 کی قدرت نہ کھتی مگر البتہ سرد ہے اور سردی ہی کی وجہ سے اوسکو جوڑوں کے درد میں ساتھ زیرہ اور کالی مرچ کے
 کھلاتے ہیں اور بعض طبیب سطح لکھتے ہیں کہ سورخجان سفید میں حرارت خفیف ہے اور اور قسوں اوسکی گرم شدت
 میں محمد زکریا کہتے ہیں کہ اگر وہ گرم ہوتی تو ریشہای بدن میں جلن پیدا کر دیتی اور حالانکہ اوسمیں کچھ سوزانی نہیں ہے اور
 سورخجان تریاق ہے گھٹیا اور جوڑوں کے سطح کو درد نکال کر معدہ کے لیے بد ہے اور بہت کھانا اوسکا بہتر نہیں ہے
 اسوجہ سے کہ جب کثرت سے کھاتی جائیگی تو عضلوں کو سخت کر دیگی اسی سبب سے اوسمیں یہ قاعدہ مقرر ہے کہ ہر چار اوسکو
 کھاتے ہیں تیسری اور نرمی جوڑوں اور جسم کے بند گاہوں کی کر لیتی ہیں پس مناسب ہے کہ اس قاعدہ پر عمل
 کریں اور کھانا اور ضما کرنا سورخجان کا نفیس اور سب طرح کے دردوں کو جو بند گاہوں میں ہوں وہ دور کرتا ہے اور
 سورخجان شہوت جماع کو بہت بڑھاتی ہے اسلیو کہ اوسمیں ایک رطوبت فرونی ہے خاصہ اگر ساتھ زنجبیل اور پودینہ
 اور زیرہ کے تناول کریں اور پرانے زخموں کو بھی سکھاتی ہے جرم اوسکا اور جو شانہ اوسکا دونوں سہل ہیں قدر
 خوراک اوسکی سارہ چار ماشہ ہوتا ہے اور ساتھ شکر اور دواؤں کے سوا وہ ماشہ بدل اوسکا دردوں مفارل
 میں ہموزن اوسکی چھانے اور ہموزن اوسکا گول ہے **پیستان** معتدل ہے سینہ کو صاف کرتا ہے اور پیاس
 بجھاتا ہے اور قرض شکم دور کرتا ہے **حرف الشین** شحم خطل حرف حایں مذکور ہو چکا ہے **شاہترہ**

اور چونکہ سورخجان اور سورخجان کا جوڑوں کے درد میں ساتھ زیرہ اور کالی مرچ کے کھلاتے ہیں اور بعض طبیب سطح لکھتے ہیں کہ سورخجان سفید میں حرارت خفیف ہے اور اور قسوں اوسکی گرم شدت میں محمد زکریا کہتے ہیں کہ اگر وہ گرم ہوتی تو ریشہای بدن میں جلن پیدا کر دیتی اور حالانکہ اوسمیں کچھ سوزانی نہیں ہے اور سورخجان تریاق ہے گھٹیا اور جوڑوں کے سطح کو درد نکال کر معدہ کے لیے بد ہے اور بہت کھانا اوسکا بہتر نہیں ہے اسوجہ سے کہ جب کثرت سے کھاتی جائیگی تو عضلوں کو سخت کر دیگی اسی سبب سے اوسمیں یہ قاعدہ مقرر ہے کہ ہر چار اوسکو کھاتے ہیں تیسری اور نرمی جوڑوں اور جسم کے بند گاہوں کی کر لیتی ہیں پس مناسب ہے کہ اس قاعدہ پر عمل کریں اور کھانا اور ضما کرنا سورخجان کا نفیس اور سب طرح کے دردوں کو جو بند گاہوں میں ہوں وہ دور کرتا ہے اور سورخجان شہوت جماع کو بہت بڑھاتی ہے اسلیو کہ اوسمیں ایک رطوبت فرونی ہے خاصہ اگر ساتھ زنجبیل اور پودینہ اور زیرہ کے تناول کریں اور پرانے زخموں کو بھی سکھاتی ہے جرم اوسکا اور جو شانہ اوسکا دونوں سہل ہیں قدر خوراک اوسکی سارہ چار ماشہ ہوتا ہے اور ساتھ شکر اور دواؤں کے سوا وہ ماشہ بدل اوسکا دردوں مفارل میں ہموزن اوسکی چھانے اور ہموزن اوسکا گول ہے پیستان معتدل ہے سینہ کو صاف کرتا ہے اور پیاس بجھاتا ہے اور قرض شکم دور کرتا ہے حرف الشین شحم خطل حرف حایں مذکور ہو چکا ہے شاہترہ

اور چونکہ سورخجان اور سورخجان کا جوڑوں کے درد میں ساتھ زیرہ اور کالی مرچ کے کھلاتے ہیں اور بعض طبیب سطح لکھتے ہیں کہ سورخجان سفید میں حرارت خفیف ہے اور اور قسوں اوسکی گرم شدت میں محمد زکریا کہتے ہیں کہ اگر وہ گرم ہوتی تو ریشہای بدن میں جلن پیدا کر دیتی اور حالانکہ اوسمیں کچھ سوزانی نہیں ہے اور سورخجان تریاق ہے گھٹیا اور جوڑوں کے سطح کو درد نکال کر معدہ کے لیے بد ہے اور بہت کھانا اوسکا بہتر نہیں ہے اسوجہ سے کہ جب کثرت سے کھاتی جائیگی تو عضلوں کو سخت کر دیگی اسی سبب سے اوسمیں یہ قاعدہ مقرر ہے کہ ہر چار اوسکو کھاتے ہیں تیسری اور نرمی جوڑوں اور جسم کے بند گاہوں کی کر لیتی ہیں پس مناسب ہے کہ اس قاعدہ پر عمل کریں اور کھانا اور ضما کرنا سورخجان کا نفیس اور سب طرح کے دردوں کو جو بند گاہوں میں ہوں وہ دور کرتا ہے اور سورخجان شہوت جماع کو بہت بڑھاتی ہے اسلیو کہ اوسمیں ایک رطوبت فرونی ہے خاصہ اگر ساتھ زنجبیل اور پودینہ اور زیرہ کے تناول کریں اور پرانے زخموں کو بھی سکھاتی ہے جرم اوسکا اور جو شانہ اوسکا دونوں سہل ہیں قدر خوراک اوسکی سارہ چار ماشہ ہوتا ہے اور ساتھ شکر اور دواؤں کے سوا وہ ماشہ بدل اوسکا دردوں مفارل میں ہموزن اوسکی چھانے اور ہموزن اوسکا گول ہے پیستان معتدل ہے سینہ کو صاف کرتا ہے اور پیاس بجھاتا ہے اور قرض شکم دور کرتا ہے حرف الشین شحم خطل حرف حایں مذکور ہو چکا ہے شاہترہ

اوسکو سلطان البقول کہتے ہیں ایک گھاس ہے مشہور بہتر قسم اوسکی سبز اور تازہ اور تلخ ہے طبیعت اوسکی سرد ہے اور درجہ
اور خشک ہے دوسرے درجہ میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ مرکب تقویٰ ہے حرارت میں معتدل اور دوسرے درجہ میں خشک اور بعضی
میں کہ دوسرے درجہ میں گرم ہے مگر شیخ الرئیس نے اول درجہ میں سرد لکھا ہے لیکن تلخی اوسکی واجب کرتی ہے کہ اوسمیں کچھ حرارت بھی ہے
اور کہتے ہیں کہ تخم اوسکا بہت قوی ہے بہ نسبت گھاس کے اور شاہترہ خون کو صاف کرتا ہے اور صفرا کو معدہ سے
اور خلطون بردار سوختہ کو تمام بدن سے خارج کرتا ہے اور پوست بیرونی کو خارش سے پاک کرتا ہے جالینوس لکھتا ہے
کہ بسبب قوت قبض کے جو اوسمیں ہے معدہ کو تقویت بخشتا ہے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ بقوت تلخی کے سدرہ کھولتا ہے
مقدار خوراک ہر شاہترہ کو پانی پھوڑی ہوئے سے نیم رطل بغدادی یعنی اٹھارہ تولہ سا تخم تین تولہ شکر کے اور جرم
اوسکے ساڑھے دس ماشہ سے ساڑھے سترہ ماشہ تک اور تخم اوسکے ساڑھے سترہ ماشہ تک ہر بدل اوسکا نصف
وزن اوسکا سنا اور دو ثلث اوسکا ہلیلہ زرد اور بعضوں نے کہا ہے کہ استعمال اوسکا ساتھ ہلیلہ زرد کو اولیٰ
اسیئے کہ شاہترہ تلی کو مضری اور ہلیلہ مصلح اوسکی ہے مشہور ہم ایک گھاس ہے کہ باغونین جہتی ہے اور کھیتونیز
بھی ہوتی ہے اور اوسکی ایک ساق ہے راست اور گرہ دارنے کی شکل اور شیردار بہتر قسم اوسکی وہ ہے جو دیار
نصیبین سے لاتے ہیں رنگ اوسکا مائل بسرخ ہے ہوتا ہے اور سبک اور رقیق اور نازک ہوتی ہے مشابہ پارہ ہار
پوست پیچیدہ کہ اور بدترین اقسام اوسکے سے تیرہ رنگ اور غلیظ سخت ہے کہ سرخی کم رکھتی ہے اور جو اوسمیں سے
بعد شکستہ کہ اندرون جوف مانند سوت کہ تاروں کے کوئی شے برآمد ہو بہت زہون اور قاتل ہے اور غیر مستعمل
کرب اور سپینہ سرد اور پیش پیدا کرتی ہے اور جو قسم اوسکی فارس سے لاتے ہیں وہ بھی بد ہوتی ہے طبیعت اوسکی
گرم ہے دوسرے درجہ میں اور خشک ہے تیسرے درجہ میں اور شیر اوسکا گرمی اور خشکی میں چوتھے درجہ میں سموم قتالہ کہ
اور سہل قوی ہے بلغم اور سودا کا اڈا اوسمیں قوت قبض اور تیزی کی ہے مومندہ رگون کے کھولتی ہے اور تیزی
مفرت ہے اسبوجہ سے طیب اوسکو استعمال سے دست بردار ہو ہیں اور کسی طرح کام میں نہیں لاتو معدہ اور جگر کو
نقصان پہونچاتی ہے اور تپ پیدا کرتی ہے اور اگر اصلاح اوسکی کرتے ہیں تو فعل اوسکا ضعیف ہو جاتا ہے
اور قوت سہل کی اوسمیں نہیں رہتی ہے اور کتاب کامل الصنائع میں لکھا ہے کہ شیر اس گھاس کا ناکارہ ہے
مگر جرم اوس گھاس کا زرد پانی اور صفرا اور رطوبتیں غلیظہ کو کہ اندر بند گا ہون کو ہون اور خلط سوداوی
کو دستوں کو ذریعہ سے باہر نکالتا ہے اور قوت کھلچ کھلتا ہے اور بو علی سینا لکھتے ہیں کہ اگر طیب استعمال اوسکا اکثر
رکھتے تھے مگر اور حکیموں نے حسب قوت اس گھاس کی بہت مفرت دیکھی استعمال اوسکا مطلق چھوڑ دیا اور
بالکلیہ دست بردار ہو گئے اور طریق اوسکی اصلاح کا بھی ہے کہ اوسکو ناکوفہ شیر گاومین مہگو تو ہیں ایک رات
دن اور ہر وقت شیر تازہ بدلے ہیں کیونکہ شیر اوسکی مفرت کو ضعیف کرتا ہے اور قوت و تونگی اور تیزی کو

مشہور بہتر قسم اوسکی سبز اور تازہ اور تلخ ہے طبیعت اوسکی سرد ہے اور درجہ
اور خشک ہے دوسرے درجہ میں اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ مرکب تقویٰ ہے حرارت میں معتدل اور دوسرے درجہ میں خشک اور بعضی
میں کہ دوسرے درجہ میں گرم ہے مگر شیخ الرئیس نے اول درجہ میں سرد لکھا ہے لیکن تلخی اوسکی واجب کرتی ہے کہ اوسمیں کچھ حرارت بھی ہے
اور کہتے ہیں کہ تخم اوسکا بہت قوی ہے بہ نسبت گھاس کے اور شاہترہ خون کو صاف کرتا ہے اور صفرا کو معدہ سے
اور خلطون بردار سوختہ کو تمام بدن سے خارج کرتا ہے اور پوست بیرونی کو خارش سے پاک کرتا ہے جالینوس لکھتا ہے
کہ بسبب قوت قبض کے جو اوسمیں ہے معدہ کو تقویت بخشتا ہے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ بقوت تلخی کے سدرہ کھولتا ہے
مقدار خوراک ہر شاہترہ کو پانی پھوڑی ہوئے سے نیم رطل بغدادی یعنی اٹھارہ تولہ سا تخم تین تولہ شکر کے اور جرم
اوسکے ساڑھے دس ماشہ سے ساڑھے سترہ ماشہ تک اور تخم اوسکے ساڑھے سترہ ماشہ تک ہر بدل اوسکا نصف
وزن اوسکا سنا اور دو ثلث اوسکا ہلیلہ زرد اور بعضوں نے کہا ہے کہ استعمال اوسکا ساتھ ہلیلہ زرد کو اولیٰ
اسیئے کہ شاہترہ تلی کو مضری اور ہلیلہ مصلح اوسکی ہے مشہور ہم ایک گھاس ہے کہ باغونین جہتی ہے اور کھیتونیز
بھی ہوتی ہے اور اوسکی ایک ساق ہے راست اور گرہ دارنے کی شکل اور شیردار بہتر قسم اوسکی وہ ہے جو دیار
نصیبین سے لاتے ہیں رنگ اوسکا مائل بسرخ ہے ہوتا ہے اور سبک اور رقیق اور نازک ہوتی ہے مشابہ پارہ ہار
پوست پیچیدہ کہ اور بدترین اقسام اوسکے سے تیرہ رنگ اور غلیظ سخت ہے کہ سرخی کم رکھتی ہے اور جو اوسمیں سے
بعد شکستہ کہ اندرون جوف مانند سوت کہ تاروں کے کوئی شے برآمد ہو بہت زہون اور قاتل ہے اور غیر مستعمل
کرب اور سپینہ سرد اور پیش پیدا کرتی ہے اور جو قسم اوسکی فارس سے لاتے ہیں وہ بھی بد ہوتی ہے طبیعت اوسکی
گرم ہے دوسرے درجہ میں اور خشک ہے تیسرے درجہ میں اور شیر اوسکا گرمی اور خشکی میں چوتھے درجہ میں سموم قتالہ کہ
اور سہل قوی ہے بلغم اور سودا کا اڈا اوسمیں قوت قبض اور تیزی کی ہے مومندہ رگون کے کھولتی ہے اور تیزی
مفرت ہے اسبوجہ سے طیب اوسکو استعمال سے دست بردار ہو ہیں اور کسی طرح کام میں نہیں لاتو معدہ اور جگر کو
نقصان پہونچاتی ہے اور تپ پیدا کرتی ہے اور اگر اصلاح اوسکی کرتے ہیں تو فعل اوسکا ضعیف ہو جاتا ہے
اور قوت سہل کی اوسمیں نہیں رہتی ہے اور کتاب کامل الصنائع میں لکھا ہے کہ شیر اس گھاس کا ناکارہ ہے
مگر جرم اوس گھاس کا زرد پانی اور صفرا اور رطوبتیں غلیظہ کو کہ اندر بند گا ہون کو ہون اور خلط سوداوی
کو دستوں کو ذریعہ سے باہر نکالتا ہے اور قوت کھلچ کھلتا ہے اور بو علی سینا لکھتے ہیں کہ اگر طیب استعمال اوسکا اکثر
رکھتے تھے مگر اور حکیموں نے حسب قوت اس گھاس کی بہت مفرت دیکھی استعمال اوسکا مطلق چھوڑ دیا اور
بالکلیہ دست بردار ہو گئے اور طریق اوسکی اصلاح کا بھی ہے کہ اوسکو ناکوفہ شیر گاومین مہگو تو ہیں ایک رات
دن اور ہر وقت شیر تازہ بدلے ہیں کیونکہ شیر اوسکی مفرت کو ضعیف کرتا ہے اور قوت و تونگی اور تیزی کو

بقوت تیزی کے حیض کو کھولتی ہے اور بچہ کو قتل کرتی ہے اور رحم سے گرا دیتی ہے اور سبب قوت قبض کے جراثیم کو
درست کرتی ہے اور گلوں کو خون بہنے کو باز رکھتی ہے اور سبب ان دونوں قوتوں کی سستی اور کوتاہی بچوں کو
نافع ہوتی ہے اور تنگی سانس اور رسولی پڑانی کو مفید ہے اس لیے کہ ان بیماریوں میں دو کاموں کی احتیاج ہے ایک
وہ چیز جو کہ خلطوں کو اعضا سے نکالے اور دوسری وہ چیز کہ اعضا کو قوی کرے اور باہر لانا خلطوں کا تیزی کی قوت سے
ہوتا ہے اور عضو کا قوی کرنا قبض کی قوت سے ہے اور منفعت تیز دوا کی اس وقت ظاہر ہوتی ہے کہ تیزی دوا کی
خالص ہو ورنہ کیونکہ اگر تیزی خالص ہوگی تو تمامہ ضرر ہوگی پس دوا تیز ایسی چاہیے کہ کچھ شیرینی بھی تیرے
ساتھ ہو کہ مزہ میں ہوتا کہ شیرینی دوا کی تیزی کو نرم کرے اور متدل کرے اس لیے کہ شیرینی معتدل ہے اور تیزی کی قوت کو
اندکے پھیر دیتی ہے اور اس دوا میں تختی شیرینی بھی ہے اور قبض ہے اور تیزی ہے اس وجہ سے منفعتیں اس دوا کی بہت
ہیں اور طبیعت اسکی گرم اور خشک ہے دوسری درجہ میں اسکو اگر تر کوٹیں اور پانی اور کاھل کر پین اور سایہ میں
نزدیک سورج کو رکھیں کہ خشک ہو جائے اسکو رسوت کو عوض کام میں لاتے ہیں اور لیکن قنطاریون و قین
منفعت اسکو شاخ اور برگ اور شگوفہ میں ہے اور اسکی جڑ میں کچھ منفعت نہیں ہے تلخی اور سین زیادہ ہے اس سبب
خشک کنندہ ہے اسکو اگر تر کوٹیں اور تیرے زخم پر رکھیں جلد گوشت جا دگی اور جو اسکو خشک کوٹیں اور خشک
کر نیواں مہمون میں کام میں لائیں تو ناصور کو اور اون زخموں کو جو گوشت کا اندر میٹھی ہوں نافع ہوتی ہے اور اون
مواد کو کہ ایک عضو سے آتا ہے باز رکھتی ہے دسیقوریدوس لکھتا ہے کہ قنطاریون پارہ ہاں گوشت کو فراہم کرتی ہے
جالیئوس کہتا ہے کہ بہترین دواؤں کی ان منفعتوں میں جمع نہ کرے کہ چھین وہ دوا ہے کہ جسمین خشکی اور قبض ہے اور سوزانی
نہیں ہے اور اس سبب سے کہ قنطاریون اور اسکو عصارہ میں یہ قوتیں موجود ہیں منفعتیں اس سے حاصل ہوتی
ہیں دسیقوریدوس لکھتا ہے کہ عصارہ اسکا شہد میں ملا کر آنکھ میں کھینچنا تاریکی چشم کو جلا بخشتا ہے اور اس سبب سے
جو آنکھ میں قرعہ کہ سبب سے ظاہر ہوا ہوا زائل کرتا ہے اور اگر اسکو عصارہ سے حمل کیا جائے تو حیض بستہ کھلیا جائے
اور اسقا طامل ہو جائیگا کھانا اسکا پھون کر لیے بہتر ہے اور خضہ اسکا عرق النساء اور بچوں کی کوتاہی کو سونپ
اور بعض طبیوں نے لکھا ہے کہ خاکستر اسکی ساتھ پانی کے خضہ کرین عرق النساء کو نافع ہوگی اور ابن ماسویہ کہتا ہے
کہ قنطاریون بلغم لزج کو دستوں کی راہ نکالتی ہے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ سات ماشہ قنطاریون شراب نگوری میں
وات الجنب کو کہ سردی سے ہو مفید ہے اور گلوں کے خون بہنے کو باز رکھتی ہے اور جالیئوس وغیرہ لکھتے ہیں کہ کھانا اور
ضاد کرنا اسکا جگر کے سدہ کو اور تلی کی سختی کو دور کرتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ قنطاریون قوی کھولتی ہے
اور مقدار سات ماشہ پچیدگی شکم اور درد رحم کو نافع ہے اور درد جگر کو مفید ہے قشائہ الحما رخت عربی ہے فارسی
اسکی خیاز خری اور جو آدمی اسکو کر لایہ ہندی جانتی ہیں محض توہم ہے اس واسطے کہ قشائہ الحما رسملہ دواؤں ہے

دقت تیزی کے حیض کو کھولتی ہے اور بچہ کو قتل کرتی ہے اور رحم سے گرا دیتی ہے اور سبب قوت قبض کے جراثیم کو درست کرتی ہے اور گلوں کو خون بہنے کو باز رکھتی ہے اور سبب ان دونوں قوتوں کی سستی اور کوتاہی بچوں کو نافع ہوتی ہے اور تنگی سانس اور رسولی پڑانی کو مفید ہے اس لیے کہ ان بیماریوں میں دو کاموں کی احتیاج ہے ایک وہ چیز جو کہ خلطوں کو اعضا سے نکالے اور دوسری وہ چیز کہ اعضا کو قوی کرے اور باہر لانا خلطوں کا تیزی کی قوت سے ہوتا ہے اور عضو کا قوی کرنا قبض کی قوت سے ہے اور منفعت تیز دوا کی اس وقت ظاہر ہوتی ہے کہ تیزی دوا کی خالص ہو ورنہ کیونکہ اگر تیزی خالص ہوگی تو تمامہ ضرر ہوگی پس دوا تیز ایسی چاہیے کہ کچھ شیرینی بھی تیرے ساتھ ہو کہ مزہ میں ہوتا کہ شیرینی دوا کی تیزی کو نرم کرے اور متدل کرے اس لیے کہ شیرینی معتدل ہے اور تیزی کی قوت کو اندکے پھیر دیتی ہے اور اس دوا میں تختی شیرینی بھی ہے اور قبض ہے اور تیزی ہے اس وجہ سے منفعتیں اس دوا کی بہت ہیں اور طبیعت اسکی گرم اور خشک ہے دوسری درجہ میں اسکو اگر تر کوٹیں اور پانی اور کاھل کر پین اور سایہ میں نزدیک سورج کو رکھیں کہ خشک ہو جائے اسکو رسوت کو عوض کام میں لاتے ہیں اور لیکن قنطاریون و قین منفعت اسکو شاخ اور برگ اور شگوفہ میں ہے اور اسکی جڑ میں کچھ منفعت نہیں ہے تلخی اور سین زیادہ ہے اس سبب خشک کنندہ ہے اسکو اگر تر کوٹیں اور تیرے زخم پر رکھیں جلد گوشت جا دگی اور جو اسکو خشک کوٹیں اور خشک کر نیواں مہمون میں کام میں لائیں تو ناصور کو اور اون زخموں کو جو گوشت کا اندر میٹھی ہوں نافع ہوتی ہے اور اون مواد کو کہ ایک عضو سے آتا ہے باز رکھتی ہے دسیقوریدوس لکھتا ہے کہ قنطاریون پارہ ہاں گوشت کو فراہم کرتی ہے جالیئوس کہتا ہے کہ بہترین دواؤں کی ان منفعتوں میں جمع نہ کرے کہ چھین وہ دوا ہے کہ جسمین خشکی اور قبض ہے اور سوزانی نہیں ہے اور اس سبب سے کہ قنطاریون اور اسکو عصارہ میں یہ قوتیں موجود ہیں منفعتیں اس سے حاصل ہوتی ہیں دسیقوریدوس لکھتا ہے کہ عصارہ اسکا شہد میں ملا کر آنکھ میں کھینچنا تاریکی چشم کو جلا بخشتا ہے اور اس سبب سے جو آنکھ میں قرعہ کہ سبب سے ظاہر ہوا ہوا زائل کرتا ہے اور اگر اسکو عصارہ سے حمل کیا جائے تو حیض بستہ کھلیا جائے اور اسقا طامل ہو جائیگا کھانا اسکا پھون کر لیے بہتر ہے اور خضہ اسکا عرق النساء اور بچوں کی کوتاہی کو سونپ اور بعض طبیوں نے لکھا ہے کہ خاکستر اسکی ساتھ پانی کے خضہ کرین عرق النساء کو نافع ہوگی اور ابن ماسویہ کہتا ہے کہ قنطاریون بلغم لزج کو دستوں کی راہ نکالتی ہے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ سات ماشہ قنطاریون شراب نگوری میں وات الجنب کو کہ سردی سے ہو مفید ہے اور گلوں کے خون بہنے کو باز رکھتی ہے اور جالیئوس وغیرہ لکھتے ہیں کہ کھانا اور ضاد کرنا اسکا جگر کے سدہ کو اور تلی کی سختی کو دور کرتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ قنطاریون قوی کھولتی ہے اور مقدار سات ماشہ پچیدگی شکم اور درد رحم کو نافع ہے اور درد جگر کو مفید ہے قشائہ الحما رخت عربی ہے فارسی اسکی خیاز خری اور جو آدمی اسکو کر لایہ ہندی جانتی ہیں محض توہم ہے اس واسطے کہ قشائہ الحما رسملہ دواؤں ہے

اور نام اوسکا غریب میں علقم بھی ہے اور وہ ایک گھاس مشہور ہے جو اسکی اور عصارہ یعنی افشرہ اوسکا کام میں
آتا ہے اور آخر فصل تابستان میں وہ گھاس نشوونما پاتی ہے اور ایک گروہ کتنا ہے کہ قوت اوسکی جڑ اور اوسکی
برگ کو عصارہ یعنی افشرہ کی ایک ہر گرم اور خشک ہے تیسری درجہ میں تحلیل کرنا والا اور جلا کر نوالا عصارہ اوسکا
اور طریق اوسکی جڑ سے افشرہ نکالنے کا یہ ہے کہ جڑ اوسکی کو ٹہن اور پانی اوسکا کچل کر حاصل کریں اور صاف کر دے اور خاکستر
گرم پر قوام دیوین اور سایہ میں سکھائیں اور اوسکی میوہ سے بھی اسی طریق سے افشرہ حاصل کرتے ہیں اور افشرہ
اوسکا ٹیک اور سفید اور چکنا ہوتا ہے کیسا بہتر ہے و سیقوریدوس لکھتا ہے کہ افشرہ اوسکا کان میں ٹپکانا کان
درد کو دور کرتا ہے اور جو اوسکو روغن تازہ میں حل کریں اور نامکین ٹپکانے تو پرانے درد شقیقہ اور سب قسم کے
پرانے درد سے کو نافع ہوتا ہے اور زبان العین یعنی آنکھ کی زردی کو جو بسبب مرض یرقان کے ہو دور کرتا ہے اور
دماغ سے مواد کو کھینچتا ہے اور جو اوسکو روغن ٹیون یا گامی کے پتہ میں ملا کر تالو اور زبان کی جڑ پر ملین خفاق
بلغمی کو دفع کر دیتا ہے اور اگر اوسکی جڑ کو سرکہ میں پکائیں اور نقرس پر ضا کو کریں سود مند ہوگی اور جو اوس سرکہ سے
کلیان کریں دانتوں کے درد کو مفید ہوگا اور مقدار دو ابولو و نیم یا چار اوسکونانی پوست اوسکی سے آب زرد
مسل ہے اور صاحب ہشتقا کو مفید اور بے مضرت ہے اسلیے کہ بعدہ کو نقصان نہیں دیتا ہے اور معلوم کریں
کہ طب کی کتابوں میں بعض کلمات ایسے ہیں کہ علمائے اے انکا ترجمہ نہیں کیا ہے اور بدستور یونانی زبان میں تلفظ
میں آتے ہیں اور اکثر نام دواؤں کے اور انکے وزن بھی ایسے ہیں کہ انکو بدون ترجمہ کو بدستور چھوڑ دیا ہے اور متاخرین
بھی پیروی متقدمین کی کی ہے یعنی انھوں نے بھی زبان یونانی میں اون اسماء کو اور وزن او وید کو بدستور لکھا ہے
اور کچھ توجہ ترجمہ کی جانب نہیں فرماتی ہے یہ کلمہ دو ابولو و نیم اور اوسکونانی منجملہ ادویہ کلمات کو ہے پس جاننا چاہیے
کہ ایک ابولو وزن تین قراط کا ہے اور ہر قراط چار جو کا ہوتا ہے اور دو ابولو و نیم سات قراط اور دو جو کا تصور کریں
اور بوزن کہ اڑمانی دانگ کا وزن ہے سیم اور اوسکونانی پیمانہ بھی ہے اور وزن بھی ہے لیکن جو پیمانہ ہے
وہ استعارہ درم ہے اور جو وزن ہے آٹھ قراط ہے اور نوین کتاب کے آخر میں تذکرہ ان سب امور کا بیان کیا گیا
انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر نیم طل بغدادی اوسکی جڑ سے پیمین اور مقدار دو قسط شراب انگوری میں ملا کر ہر روز
ساتھ چار اوقیہ دیوین تو درم استقا کو دور کر دے گی اور اوقیہ بوزن مکہ بنگ زر ساتھ سات مثقال ہے
اور بنگ سیم قریب دس درم اور چار دانگ کو ہے اور ایک گروہ لکھتا ہے کہ اوقیہ بارہ درم کا ہوتا ہے اور درم
ساتھ تین ماشہ کا ہوتا ہے تو اس حساب سے وزن اوقیہ کا ساتھ تین تولہ تصور کریں اور بحساب بعض تین تولہ بھی
اور بحساب بعض تین تولہ سے کم ہے اور بعض طبیب لکھتے ہیں کہ عصارہ اوسکا دستون کے ذریعہ سے اور نیز قے کی کی
بلغم کو پاک کرتا ہے اور اگر دستون اور قے میں خون بھی لانا ہے اور بنقیہ اوسکو عصارہ سے تنگی سانس کو بہت نافع ہے

اور نام اوسکا غریب میں علقم بھی ہے اور وہ ایک گھاس مشہور ہے جو اسکی اور عصارہ یعنی افشرہ اوسکا کام میں
آتا ہے اور آخر فصل تابستان میں وہ گھاس نشوونما پاتی ہے اور ایک گروہ کتنا ہے کہ قوت اوسکی جڑ اور اوسکی
برگ کو عصارہ یعنی افشرہ کی ایک ہر گرم اور خشک ہے تیسری درجہ میں تحلیل کرنا والا اور جلا کر نوالا عصارہ اوسکا
اور طریق اوسکی جڑ سے افشرہ نکالنے کا یہ ہے کہ جڑ اوسکی کو ٹہن اور پانی اوسکا کچل کر حاصل کریں اور صاف کر دے اور خاکستر
گرم پر قوام دیوین اور سایہ میں سکھائیں اور اوسکی میوہ سے بھی اسی طریق سے افشرہ حاصل کرتے ہیں اور افشرہ
اوسکا ٹیک اور سفید اور چکنا ہوتا ہے کیسا بہتر ہے و سیقوریدوس لکھتا ہے کہ افشرہ اوسکا کان میں ٹپکانا کان
درد کو دور کرتا ہے اور جو اوسکو روغن تازہ میں حل کریں اور نامکین ٹپکانے تو پرانے درد شقیقہ اور سب قسم کے
پرانے درد سے کو نافع ہوتا ہے اور زبان العین یعنی آنکھ کی زردی کو جو بسبب مرض یرقان کے ہو دور کرتا ہے اور
دماغ سے مواد کو کھینچتا ہے اور جو اوسکو روغن ٹیون یا گامی کے پتہ میں ملا کر تالو اور زبان کی جڑ پر ملین خفاق
بلغمی کو دفع کر دیتا ہے اور اگر اوسکی جڑ کو سرکہ میں پکائیں اور نقرس پر ضا کو کریں سود مند ہوگی اور جو اوس سرکہ سے
کلیان کریں دانتوں کے درد کو مفید ہوگا اور مقدار دو ابولو و نیم یا چار اوسکونانی پوست اوسکی سے آب زرد
مسل ہے اور صاحب ہشتقا کو مفید اور بے مضرت ہے اسلیے کہ بعدہ کو نقصان نہیں دیتا ہے اور معلوم کریں
کہ طب کی کتابوں میں بعض کلمات ایسے ہیں کہ علمائے اے انکا ترجمہ نہیں کیا ہے اور بدستور یونانی زبان میں تلفظ
میں آتے ہیں اور اکثر نام دواؤں کے اور انکے وزن بھی ایسے ہیں کہ انکو بدون ترجمہ کو بدستور چھوڑ دیا ہے اور متاخرین
بھی پیروی متقدمین کی کی ہے یعنی انھوں نے بھی زبان یونانی میں اون اسماء کو اور وزن او وید کو بدستور لکھا ہے
اور کچھ توجہ ترجمہ کی جانب نہیں فرماتی ہے یہ کلمہ دو ابولو و نیم اور اوسکونانی منجملہ ادویہ کلمات کو ہے پس جاننا چاہیے
کہ ایک ابولو وزن تین قراط کا ہے اور ہر قراط چار جو کا ہوتا ہے اور دو ابولو و نیم سات قراط اور دو جو کا تصور کریں
اور بوزن کہ اڑمانی دانگ کا وزن ہے سیم اور اوسکونانی پیمانہ بھی ہے اور وزن بھی ہے لیکن جو پیمانہ ہے
وہ استعارہ درم ہے اور جو وزن ہے آٹھ قراط ہے اور نوین کتاب کے آخر میں تذکرہ ان سب امور کا بیان کیا گیا
انشاء اللہ تعالیٰ اور اگر نیم طل بغدادی اوسکی جڑ سے پیمین اور مقدار دو قسط شراب انگوری میں ملا کر ہر روز
ساتھ چار اوقیہ دیوین تو درم استقا کو دور کر دے گی اور اوقیہ بوزن مکہ بنگ زر ساتھ سات مثقال ہے
اور بنگ سیم قریب دس درم اور چار دانگ کو ہے اور ایک گروہ لکھتا ہے کہ اوقیہ بارہ درم کا ہوتا ہے اور درم
ساتھ تین ماشہ کا ہوتا ہے تو اس حساب سے وزن اوقیہ کا ساتھ تین تولہ تصور کریں اور بحساب بعض تین تولہ بھی
اور بحساب بعض تین تولہ سے کم ہے اور بعض طبیب لکھتے ہیں کہ عصارہ اوسکا دستون کے ذریعہ سے اور نیز قے کی کی
بلغم کو پاک کرتا ہے اور اگر دستون اور قے میں خون بھی لانا ہے اور بنقیہ اوسکو عصارہ سے تنگی سانس کو بہت نافع ہے

درود کو فوراً تسکین ہوگی اور جب وقت موندہ ہو باہر نکال لیا کر در پھر خود کر چکا قندیل تلخ مشہور ہو مانند نگ
سرخ کو ہندی میں اور سکو کیلہ کتہی ہین گرم اور خشک ہو دوسری درجہ میں کیڑون اور گرد و آلودہ اور دراز کر
کہ شام کے اندر ہون قتل کرتا ہو اور دستون کے ذریعہ سے باہر نکالتا ہو قاقلی ایک گھاس ہو مانند اشنان کے
گرم ہے پہلی درجہ میں اور ایک گردہ کی گاہ ہے کہ گرمی میں معتدل ہو اور اوسمیں کیفیت خشکی کی ہو اور ان کے
قبض بھی کتہی ہو مستفی فیض صاحب ہتھا اور گرم مزاج والیکو نافع ہو اور پانی کو دستون کی راہ اور دراز کر ذریعہ
باہر نکالتا ہو مقدار خوراک پانی اور سکو سے ناچو شیدہ تین تل بغاوی ہے ساتھ میں لولہ شکر سفید یا سرخ
حرف الکاف کما شیر گوند ایک درخت کا ہو احوال او سکا مانند احوال جاو شیر کے ہو اور یہ
قوی زیادہ ہو گرم اور خشک ہو چوتھی درجہ میں سہل زرواب ہو اور استسقا کی بھی اور زنی کو رفع کرتا ہو اور پیشہ
اوسمیں کو جاری کرتا ہے اور بچہ کو رحم سے نکالتا ہو گرم دانہ عجز کر نکالتا ہو کہ وہ رحم کو گرم کرتا ہو اور دستون کو
جاری کرتا ہو اور رتہ لاتا ہو اور بدن کو آب زرو پاک کرتا ہے حرف اللام لاخورد وہ ایک پتھر ہے کہ
کا شکر سے لاقو ہین گرم ہے دوسری درجہ میں اور خشک ہو تیسری درجہ میں جلاوینی والا اور صاف کرنا والا
خلط نکالتا ہو کدورت ہو اور اوسمیں قوت قبض کی ہو اور اند کو سوزا نندہ اور زحم والی والا ہے پلک اور آنکھ کو
نافع ہو اسلئے کہ خاصیت اوسمیں یہ ہو کہ خلطون کو جسم سے پاک کرتا ہے اور کھانا اور جمول کرنا او سکا حیض
کو کھولتا ہو اور غلیظ خلطون کو گستاخ خون کو ملی ہوتی ہون دستون کے ذریعہ سے بدن سے پاک کرتا ہو اور در
گردہ کو نافع ہو مقدار خوراک و سکی ساتھ اور وادون کے پونے دو ماشہ سے ساٹھ سو سات ماشہ تک سے
لبلاب فارسی میں او سکو عشقہ کتہی ہین ایک گھاس ہو مشہور اور معتدل اور اند کے خشکی اور گرمی میں
سیلان رکھتی ہے ایک گردہ لکھتا ہو کہ وہ گرم اور تر ہو اور اوسمیں کچھ لزجت بھی ہے جالینوس کہتا ہو
کہ لبلاب گرم ہے پہلی درجہ کے اوسط میں اور خشک ہو پہلے درجہ کو اول میں اور اوسمیں تیزی اور غصہ
بھی ہے خاصیت او سکی یہ ہو کہ صفرائی سوختہ کو دستون کی راہ بدن سے پاک کرتا ہے اور تر جالینوس لکھتا ہو
کہ لبلاب بزرگ کہ او سکو جبل المساکین کتہی ہین بغیر سن درویشان مرکب ہو گوہر زمینی قابض اور گوہر آبی نرم
اور گوہر آتش تیز ہے پس جب وقت کہ یہ لبلاب خشک ہو جاتا ہو تو گوہر پانی کا اوسمیں سے جدا ہو جاتا ہو اگر گرم
لبلاب کو شراب میں پکاتین اور سر حر اخات پر رکھیں بہت جلد درست کر دیا اور جواو سکو کو شین اور اوش
اور موم اور روغن گل سے ضماد تیار کریں اور سوخی آتش پر رکھیں نفع دیا اور اگر پانی او سکا ساتھ روغن
کو کان میں پکاتین کان کے درود کو کہ گرمی سے ہو مفید ہو گا اور برگ او سکا سرکہ میں پکا کر ضماد کرنا تلخ
ورم کو نافع ہو اور پانی پھوڑا ہوا او سکی تھکا صاحب استسقا کو پانی سے پاک کرتا ہے درسخ اور اگر پانی او سکا چا پڑ

پونے دو ماشہ تک اور اہل تنعم کو دنیا چاہی اور بخیر قوی آدمی اور کام بامشقت کرنوالے کو ندیوں اور فصل
 بہار اور فصل خزان میں استعمال اوسکا لازم ہے اور بعض گروہ نے کہا ہے کہ دو تولہ دس ماشہ برگ مازیون
 ڈیڑہ پاؤں کم تین سیر پانی میں پکائیں کہ آدہ پاؤں کم سیر ہر جاسے ہاتھ سویلین اور دو تولہ دس ماشہ روغن بادام
 اوس پانی میں شامل کریں اور آگ نرم پر چوتھ دین کہ پانی جل جائے اور روغن باقی رہی یہ تدریس اوسکے
 اصلاح کی ہے اور بمصرت ہے اور جس دو کو کہ اوسکا ساتھ استعمال کرنا چاہیں اس روغن میں چرب کرن اور
 بعض طبیب لکھتے ہیں کہ پونے دو تولہ اصلاح کیو گئے برگ مازیون سے لیکر چاس تولہ پانی میں پکائیں کہ نصف
 باقی رہی صاف کریں اور پانی اوسکا ملا دیں کہ دو دانوں کو پاک کر دیگا اور بوزن سات ماشہ زہر ہر جگر کی
 رطوبت کو خشک کرتا ہے ماسودانہ ایک گھاس ہے شیر دار اوسکو اہل مشرق حب الملوک کہتے ہیں عیسر
 حب السلاطین ہے جو موسوم بہ دند ہے یعنی جا لگوٹہ سے یہ غیر ہے برگ اوسکا ماسی خوردی مشابہ ہے اور ماسودانہ
 اسم فارسی ہے یعنی قائم بالذات یعنی دستوں کی جاری کرنے میں تنہا بدون مدد دوا دی دیگر کے کافی ہے اور برگ
 اوسکا درازی میں ایک انگشت ہوتا ہے اور پھول اوسکا زرد اور پھل اوسکا خلائی مخروط شبیہ بخیار کی ہوتا ہے
 اور اوسکو جوف میں تین دانہ متفرق لکھتے ہیں اور ہر ایک دانہ غلاف علیہ میں ہوتا ہے گرم اور خشک ہے
 تیسری درجہ میں جالینوس لکھتا ہے کہ ایک گروہ کا مقولہ ہے کہ جب الملوک منجملہ میوہات کو ہے اسوجہ سے کہ اوسپر
 شیر ہے اور اسہال اوسکا مانند جا لگوٹہ کی دستوں کے ہیں و سیقوریدوس کہتا ہے کہ اگر سات دانہ یا آٹھ دانہ
 اوس میں سے چھ پائیں اور آدے آدہ چھ کر گھلاتیں اور اوسپر ٹھنڈا پانی پین تو بطن کو دفع کریں گے اور آدہ رو
 بدن سے خارج کریں گے اور پھر لکھتا ہے کہ شیر اوسکا بھی دست لاتا ہے مانند دستوں شیرتو عات کی اور اگر برگ
 ماسودانہ کو مرغ خانگی کے ساتھ شوربا پکائیں اور وہ شوربا کھلائیں تو دست بخوبی جاری ہوگا اور اگر اوسکو
 ساگ بھجوا یا ساگ پالک کے ساتھ مرغ خانگی میں ملا کر کپائیں اور شوربا اوسکا کھلائیں تو بچ فوراً کھولے گا
 مقدار خوراک کامل اوسکو پندرہ دانہ سے تین دانہ تک میں استفراغ اوسکا جوڑوں کے دردوں اور
 فقرس اور عرق النساء اور استسقا کو سود مند ہے اور قیلاتا ہے مگر معدہ کے لیے بہتر نہیں ہے لیکن اگر مقدار
 ایک خوراک اوس سے ساتھ ہمزون اوسکو گلاب کے پھول سے اور مصطکی کے کوٹیں اور ساتھ ہمزون تینوں
 دوائوں کے شکر اوس میں گوند میں اور تناول کریں تو البتہ مصرت اوسکی معدہ سے ملحدہ تھیلی و مجذریا کتا ہے اگر
 کسی کا معدہ ضعیف ہو اوسکو مفردانہ اوسکا درست کھانا چاہیے اور چھانا چاہیے ماسی زہرہ پوست لک
 گھاس شیر دار کا ہے شرم کی شکل اور پھول اوسکا زرد ہوتا ہے جسوقت اوسکو کو ٹکڑا اوس پانی میں
 جسیں مچھلیاں ہوں والین مچھلیاں جیس ہو کر پانی کے اوپر آویں گی اور مر جاتیگی طبیعت اوسکی

۱۷
 بیوتات میں بیوتات
 جس کا اس کا درود کہ شیر دار
 اوس میں قوت سوزا شدہ اور سب
 کی ہو اوسکو بیوتات کہتے ہیں بیوتات
 سے بہت نباتات ہر درجہ میں
 لاغیر ہر نبات ماسودانہ اور بوزن
 نباتات کہ اوسکو بیوتات کہتے ہیں
 جس کہتے ہیں جس کہتے ہیں
 فاضل ہیں اور سوان سات کو
 بیوتات حلوہ و صابن نباتات
 ۱۸
 لیکن اذات الفکر کو اور دیگر
 کی اور خوفی اور قوی کی
 بیوتات سے درودہ لافیکام اور دیگر
 کہ تریاق و زخا اور قوی و بیوتات
 ہیں لیکن بعضوں کہتے ہیں کہ بیوتات
 درخت و نباتات مذکورہ کہتے ہیں
 اوسکی یعنی اور بیوتات کہتے ہیں
 اور نباتات بیوتات کہتے ہیں
 کہ درودہ و بیوتات کہتے ہیں
 کہ سکا ماکن بیوتات کہتے ہیں
 کہ بیوتات کہتے ہیں اور بیوتات
 درودہ و بیوتات کہتے ہیں

اور جب کہ اور بیوتات کہتے ہیں اور بیوتات کہتے ہیں

اور زائد گوشت کو کھاتا ہے اور روی سوخته مغسول یعنی تانبہ جلا ہوا اور دھویا ہوا زخون کو جاتا ہے اور آنکھ کی
دواؤ میں بہت مستعمل ہے بینائی کو قوت دیتا ہے اور مسہل دواؤں کے اس سال آب کرتا ہے اور تالو پر اگر
ملین قے لائیگا اور پونے سات ماشہ پانی کو پاک کرتا ہے اور سچ حرف الو او ورو گلاب کی پھول تازہ
بقدر تین تولدوس دست لاتی ہیں اور گلاب کی پھول خشک دست نہیں لاتے ہیں لیکن معدہ کو قوت
دیتی ہیں اور مسہل دواؤں کی مضرت کو معدہ اور جگر سے باز رکھتی ہیں حرف الہاء ہلبلہ زرد
اور سیامہ اور کابلی لیکن زرد غورہ اور کابلی پختہ اور سیاہ تمام رسیدہ ہے اور وہ ہلبلہ زرد جو چین
لاتے ہیں باریک اور سبک ہوتی ہے بہتر قسم اس کی یہ ہے کہ بہت فربہ ہو اور زرد اور کچھ سبزی مائل اور سخت ہو
اور کابلی وہ بہتر ہے جو بہت سنگین ہوتی ہے اور تین پانی کے بیچتی ہے اور اندک کے میدان سرخی کی طرف
رکتی ہے اور ہلبلہ زرد چینی وہ بہتر ہوتی ہے کہ جو مانند منقار مرغ کے خم کھتی ہو و اور ہلبلات سب سرد ہیں پہلو
درجہ میں اور خشک ہیں دوسری درجہ میں بعض کتو ہیں کہ ہلبلہ زرد گرم زیادہ سیاہ ہے اور ہلبلہ کو ہندی میں
کتو ہیں پس معلوم کریں کہ سب ہرین صفر کو توڑتی ہیں اور جذام کو نافع ہیں لیکن زرد ہر صفر اوی دست لاتی ہے
ساتھ قدری بلغم رقیق کے اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور آنکھ کی دواؤ میں کام آتی ہے اور استرخا چشم کو
نافع ہے اور کالی ہر خفقان کو مفید ہے اور سوداوی دست لاتی ہے اور استفراغ سودا کا بدن سے بخوبی کرتی ہے
اور صاحب طحال اور صاحب بواسیر کو نافع ہے اور کابلی ہر سودا اور بلغم دونوں کا تنقیہ کرتی ہے مگر کچھ متلی
پیدا کرتی ہے اور معدہ کی تری کو جذب کرتی ہے اس سبب استسقا کو بہت مفید ہے اور خواص اور افعال
ہلبلہ چینی کے سب باتو میں ضعیف ہیں اور بعض طبیوں نے لکھا ہے کہ کابلی ہر سرائی تھو کو دور کرتی ہے اور برقا
اور عقل اور حواس کو نہایت نفع دیتی ہے اور صاحب درد سر اور قولنج کو مفید ہے اور قدر خوراک کابلی ہر
جوشاندہ میں ساڑھے سترہ ماشہ ساڑھے تین تولد تک ہے اور کوفتہ سات ماشہ حرف الباء شوع
اسم جنس گھاس شیردار کا ہے کہ شیر جسا گرم اور تیز مسہل اور محرق یعنی جلائی والا ہوتا ہے اور وہ گھاس تیز
سات ہیں عشر شرم لاغیہ عطیشا ماہودانہ ماڈریون بنطا فلن کا و سکو پخ برگ بھی کتو ہیں اور یہ ساتوں
بد ہیں اور تناول کرنا اونکا موجب خطر ہے بلکہ یہ سب زہر قاتل ہیں اور سواہر ان ساتوں گھاسوں کے
اور بھی ہیں کہ اون میں بھی شیر تیز ہے اور اونکو بھی شوع سے تصور کرتے ہیں لیکٹ اون میں سے اذان الفار سے دوسرے
لبلاب ہر برگ تیز و خرفہ سیاہانی جو بھی ایک گھاس ہے کہ او سکو شمس کتو ہیں مانند خرفہ کہ ہوتی ہے اور برگ اسکا
گول ہے یا پوچھن ایک گھاس ہے او سکو سردی کتو ہیں برگ او سکا برگ سردی بہت مشابہت رکھتا ہے اور
نوع چٹنی برگ او سکا مانند برگ مورد کہ بہت چھوٹا ہوتا ہے اور نوع ساتوین گھاس او سکی مانند خیار کو ہے

اور زائد گوشت کو کھاتا ہے اور روی سوخته مغسول یعنی تانبہ جلا ہوا اور دھویا ہوا زخون کو جاتا ہے اور آنکھ کی
دواؤ میں بہت مستعمل ہے بینائی کو قوت دیتا ہے اور مسہل دواؤں کے اس سال آب کرتا ہے اور تالو پر اگر
ملین قے لائیگا اور پونے سات ماشہ پانی کو پاک کرتا ہے اور سچ حرف الو او ورو گلاب کی پھول تازہ
بقدر تین تولدوس دست لاتی ہیں اور گلاب کی پھول خشک دست نہیں لاتے ہیں لیکن معدہ کو قوت
دیتی ہیں اور مسہل دواؤں کی مضرت کو معدہ اور جگر سے باز رکھتی ہیں حرف الہاء ہلبلہ زرد
اور سیامہ اور کابلی لیکن زرد غورہ اور کابلی پختہ اور سیاہ تمام رسیدہ ہے اور وہ ہلبلہ زرد جو چین
لاتے ہیں باریک اور سبک ہوتی ہے بہتر قسم اس کی یہ ہے کہ بہت فربہ ہو اور زرد اور کچھ سبزی مائل اور سخت ہو
اور کابلی وہ بہتر ہے جو بہت سنگین ہوتی ہے اور تین پانی کے بیچتی ہے اور اندک کے میدان سرخی کی طرف
رکتی ہے اور ہلبلہ زرد چینی وہ بہتر ہوتی ہے کہ جو مانند منقار مرغ کے خم کھتی ہو و اور ہلبلات سب سرد ہیں پہلو
درجہ میں اور خشک ہیں دوسری درجہ میں بعض کتو ہیں کہ ہلبلہ زرد گرم زیادہ سیاہ ہے اور ہلبلہ کو ہندی میں
کتو ہیں پس معلوم کریں کہ سب ہرین صفر کو توڑتی ہیں اور جذام کو نافع ہیں لیکن زرد ہر صفر اوی دست لاتی ہے
ساتھ قدری بلغم رقیق کے اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور آنکھ کی دواؤ میں کام آتی ہے اور استرخا چشم کو
نافع ہے اور کالی ہر خفقان کو مفید ہے اور سوداوی دست لاتی ہے اور استفراغ سودا کا بدن سے بخوبی کرتی ہے
اور صاحب طحال اور صاحب بواسیر کو نافع ہے اور کابلی ہر سودا اور بلغم دونوں کا تنقیہ کرتی ہے مگر کچھ متلی
پیدا کرتی ہے اور معدہ کی تری کو جذب کرتی ہے اس سبب استسقا کو بہت مفید ہے اور خواص اور افعال
ہلبلہ چینی کے سب باتو میں ضعیف ہیں اور بعض طبیوں نے لکھا ہے کہ کابلی ہر سرائی تھو کو دور کرتی ہے اور برقا
اور عقل اور حواس کو نہایت نفع دیتی ہے اور صاحب درد سر اور قولنج کو مفید ہے اور قدر خوراک کابلی ہر
جوشاندہ میں ساڑھے سترہ ماشہ ساڑھے تین تولد تک ہے اور کوفتہ سات ماشہ حرف الباء شوع
اسم جنس گھاس شیردار کا ہے کہ شیر جسا گرم اور تیز مسہل اور محرق یعنی جلائی والا ہوتا ہے اور وہ گھاس تیز
سات ہیں عشر شرم لاغیہ عطیشا ماہودانہ ماڈریون بنطا فلن کا و سکو پخ برگ بھی کتو ہیں اور یہ ساتوں
بد ہیں اور تناول کرنا اونکا موجب خطر ہے بلکہ یہ سب زہر قاتل ہیں اور سواہر ان ساتوں گھاسوں کے
اور بھی ہیں کہ اون میں بھی شیر تیز ہے اور اونکو بھی شوع سے تصور کرتے ہیں لیکٹ اون میں سے اذان الفار سے دوسرے
لبلاب ہر برگ تیز و خرفہ سیاہانی جو بھی ایک گھاس ہے کہ او سکو شمس کتو ہیں مانند خرفہ کہ ہوتی ہے اور برگ اسکا
گول ہے یا پوچھن ایک گھاس ہے او سکو سردی کتو ہیں برگ او سکا برگ سردی بہت مشابہت رکھتا ہے اور
نوع چٹنی برگ او سکا مانند برگ مورد کہ بہت چھوٹا ہوتا ہے اور نوع ساتوین گھاس او سکی مانند خیار کو ہے

دواؤ میں بہت مستعمل ہے بینائی کو قوت دیتا ہے اور مسہل دواؤں کے اس سال آب کرتا ہے اور تالو پر اگر
ملین قے لائیگا اور پونے سات ماشہ پانی کو پاک کرتا ہے اور سچ حرف الو او ورو گلاب کی پھول تازہ
بقدر تین تولدوس دست لاتی ہیں اور گلاب کی پھول خشک دست نہیں لاتے ہیں لیکن معدہ کو قوت
دیتی ہیں اور مسہل دواؤں کی مضرت کو معدہ اور جگر سے باز رکھتی ہیں حرف الہاء ہلبلہ زرد
اور سیامہ اور کابلی لیکن زرد غورہ اور کابلی پختہ اور سیاہ تمام رسیدہ ہے اور وہ ہلبلہ زرد جو چین
لاتے ہیں باریک اور سبک ہوتی ہے بہتر قسم اس کی یہ ہے کہ بہت فربہ ہو اور زرد اور کچھ سبزی مائل اور سخت ہو
اور کابلی وہ بہتر ہے جو بہت سنگین ہوتی ہے اور تین پانی کے بیچتی ہے اور اندک کے میدان سرخی کی طرف
رکتی ہے اور ہلبلہ زرد چینی وہ بہتر ہوتی ہے کہ جو مانند منقار مرغ کے خم کھتی ہو و اور ہلبلات سب سرد ہیں پہلو
درجہ میں اور خشک ہیں دوسری درجہ میں بعض کتو ہیں کہ ہلبلہ زرد گرم زیادہ سیاہ ہے اور ہلبلہ کو ہندی میں
کتو ہیں پس معلوم کریں کہ سب ہرین صفر کو توڑتی ہیں اور جذام کو نافع ہیں لیکن زرد ہر صفر اوی دست لاتی ہے
ساتھ قدری بلغم رقیق کے اور معدہ کو قوت دیتی ہے اور آنکھ کی دواؤ میں کام آتی ہے اور استرخا چشم کو
نافع ہے اور کالی ہر خفقان کو مفید ہے اور سوداوی دست لاتی ہے اور استفراغ سودا کا بدن سے بخوبی کرتی ہے
اور صاحب طحال اور صاحب بواسیر کو نافع ہے اور کابلی ہر سودا اور بلغم دونوں کا تنقیہ کرتی ہے مگر کچھ متلی
پیدا کرتی ہے اور معدہ کی تری کو جذب کرتی ہے اس سبب استسقا کو بہت مفید ہے اور خواص اور افعال
ہلبلہ چینی کے سب باتو میں ضعیف ہیں اور بعض طبیوں نے لکھا ہے کہ کابلی ہر سرائی تھو کو دور کرتی ہے اور برقا
اور عقل اور حواس کو نہایت نفع دیتی ہے اور صاحب درد سر اور قولنج کو مفید ہے اور قدر خوراک کابلی ہر
جوشاندہ میں ساڑھے سترہ ماشہ ساڑھے تین تولد تک ہے اور کوفتہ سات ماشہ حرف الباء شوع
اسم جنس گھاس شیردار کا ہے کہ شیر جسا گرم اور تیز مسہل اور محرق یعنی جلائی والا ہوتا ہے اور وہ گھاس تیز
سات ہیں عشر شرم لاغیہ عطیشا ماہودانہ ماڈریون بنطا فلن کا و سکو پخ برگ بھی کتو ہیں اور یہ ساتوں
بد ہیں اور تناول کرنا اونکا موجب خطر ہے بلکہ یہ سب زہر قاتل ہیں اور سواہر ان ساتوں گھاسوں کے
اور بھی ہیں کہ اون میں بھی شیر تیز ہے اور اونکو بھی شوع سے تصور کرتے ہیں لیکٹ اون میں سے اذان الفار سے دوسرے
لبلاب ہر برگ تیز و خرفہ سیاہانی جو بھی ایک گھاس ہے کہ او سکو شمس کتو ہیں مانند خرفہ کہ ہوتی ہے اور برگ اسکا
گول ہے یا پوچھن ایک گھاس ہے او سکو سردی کتو ہیں برگ او سکا برگ سردی بہت مشابہت رکھتا ہے اور
نوع چٹنی برگ او سکا مانند برگ مورد کہ بہت چھوٹا ہوتا ہے اور نوع ساتوین گھاس او سکی مانند خیار کو ہے

در نسبت جمیع عات که شہرم بہت مشہور ہو اور حرف شین میں ہر مفصل بیان کر دیا ہو اور لاغیہ بھی
گرم اور خشک ہو جو تھو درجہ میں اور دیگر تیو عات گرم اور خشک ہیں دوسری درجہ میں تیسری درجہ میں اور شہر
لاغیہ زخم والو والا اور قتل کرنا والا ہو اور شیر لاغیہ مسنون کو دور کرتا ہے اور بالونکو دفع کرتا ہے خاصہ اگر سورج کی
نیچے طلا کرین اور جو اسمین و غن زیتون شامل کرین تو اس کام کے لیے بہتر ہوگا اور جلد کو زخمی نہ کرے اور ہر ماہ ہوم
روغن کو طلا کرے اور کیشماہی عفن کو پاک کرنا ہو دسیقوریدوس لکھتا ہے کہ شیر اسکا تین قطرہ ابھر پڑے گا اور سکا کر
تناول کرین دست بخوبی لائیگا بالجلد اسکو خالص بدون ہر ای کسی شے کے نکھانا چاہیو کہ دہن اور حلق میں زخم
والدیتا ہے شہر پڑیکا تین اور ساتھ ہوم خالص کے گوندہن اور کھاوین یا ساتھ ہوم روغن کے تناول کرین
قدر خوراک شیر لاغیہ کی تین قطرہ ہر چار قطرہ تک اور اگر شاخین ترشوع کی کسی کوری برتن میں بریان کرین اور
پسین اور ساتھ کپت جو کو پانی میں ملا کر کھائین دست بخوبی جاری ہونگے اور سوکھی شاخین انکی ضیفٹ
ہوتی ہیں باب اسٹھار ہوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ تیسری
کتاب کہ سبب شناخت مابہ الجبن اور اوسکی خاصیت اور فضیلت کے
بیان میں ہے معلوم کرین کہ مابہ الجبن دوا لطیف ہے اور اچھی چھی خصلتیں وسمین ہیں اور جو کہ بیان
اوسکے احوال کا بہت وسیع ہے اسلیے جداگانہ باب میں ذکر مفصل اسکا بہتر تصور ہوتا کہ ڈھونڈنے والے کو
تلاش اوسکی آسان ہو اور جو کہ مابہ الجبن شیر سے حاصل کیا جاتا ہے اسلیے منظور ہوا کہ اول احوال شیر کا بیان
کیا جاوے اور اگرچہ اول میں اس کتاب کو کہ کتاب تیسری ہے کچھ احوال شیر کا بیان کیا گیا ہے لیکن تمام
اسجگہ مذکور ہوتا ہے بقراط کہتا ہے کہ کمی حرارت شیر میں حرارت خون سے اوسقدر ہے کہ جیسقدر کمی حرارت گوشت
غذی کی حرارت جگر سے اسلیے کہ گوشت غدوی ایک گوشت ہے سپید اور سرد اور بی خون اور جگر ایک گوشت
ہو گرم اور معدن تولد خون کا ہے جالینوس لکھتا ہے کہ شیر میں حرارت نرم ہے اور حرارت اوسکی حرارت
خون سے کمتر ہے اسلیے کہ خون گرمی اور سردی میں معتدل ہے اور صفر گرم ہے اور کیفیت حرارت میں اعتدال
سے گزر گیا ہے جس طرح سے بلغم کیفیت سردی میں اعتدال سے باہر ہو گیا ہے اور حرارت بشر کی ایک حرارت ہے
درمیان حرارت خون اور سردی بلغم کے لیکن خون سے قریب تر ہے اور بلغم سے دور تر ہے اور سب طبیوں کا
اتفاق کیا ہے کہ پیدا ہونا شیر کا کیوس سے ہے جو کیوس کہ پختہ اور گواریدہ اور کمال کو چھوچھا ہے اور خون نکلتا
اور رگوں میں گزر کر اوس عضو میں کہ جسمین شیر پیدا ہوتا ہے داخل ہوا ہے اور جو کہ گوشت اوس عضو کا سیسے
طرف سردی کے میلان رکھتا ہے اور قوت طبعی اس عضو کی یہی کہ جو کچھ اوسمیں پہنچتا ہے حال چنتگی
تامی سے اندکے طرف خامی اور ساتھ طبیعت اور رنگ اپنی کے پھیر لاتی ہے یہاں تک کہ خون اوسمیں شیر

در نسبت جمیع عات کہ شہرم بہت مشہور ہو اور حرف شین میں ہر مفصل بیان کر دیا ہو اور لاغیہ بھی
گرم اور خشک ہو جو تھو درجہ میں اور دیگر تیو عات گرم اور خشک ہیں دوسری درجہ میں تیسری درجہ میں اور شہر
لاغیہ زخم والو والا اور قتل کرنا والا ہو اور شیر لاغیہ مسنون کو دور کرتا ہے اور بالونکو دفع کرتا ہے خاصہ اگر سورج کی
نیچے طلا کرین اور جو اسمین و غن زیتون شامل کرین تو اس کام کے لیے بہتر ہوگا اور جلد کو زخمی نہ کرے اور ہر ماہ ہوم
روغن کو طلا کرے اور کیشماہی عفن کو پاک کرنا ہو دسیقوریدوس لکھتا ہے کہ شیر اسکا تین قطرہ ابھر پڑے گا اور سکا کر
تناول کرین دست بخوبی لائیگا بالجلد اسکو خالص بدون ہر ای کسی شے کے نکھانا چاہیو کہ دہن اور حلق میں زخم
والدیتا ہے شہر پڑیکا تین اور ساتھ ہوم خالص کے گوندہن اور کھاوین یا ساتھ ہوم روغن کے تناول کرین
قدر خوراک شیر لاغیہ کی تین قطرہ ہر چار قطرہ تک اور اگر شاخین ترشوع کی کسی کوری برتن میں بریان کرین اور
پسین اور ساتھ کپت جو کو پانی میں ملا کر کھائین دست بخوبی جاری ہونگے اور سوکھی شاخین انکی ضیفٹ
ہوتی ہیں باب اسٹھار ہوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ تیسری
کتاب کہ سبب شناخت مابہ الجبن اور اوسکی خاصیت اور فضیلت کے
بیان میں ہے معلوم کرین کہ مابہ الجبن دوا لطیف ہے اور اچھی چھی خصلتیں وسمین ہیں اور جو کہ بیان
اوسکے احوال کا بہت وسیع ہے اسلیے جداگانہ باب میں ذکر مفصل اسکا بہتر تصور ہوتا کہ ڈھونڈنے والے کو
تلاش اوسکی آسان ہو اور جو کہ مابہ الجبن شیر سے حاصل کیا جاتا ہے اسلیے منظور ہوا کہ اول احوال شیر کا بیان
کیا جاوے اور اگرچہ اول میں اس کتاب کو کہ کتاب تیسری ہے کچھ احوال شیر کا بیان کیا گیا ہے لیکن تمام
اسجگہ مذکور ہوتا ہے بقراط کہتا ہے کہ کمی حرارت شیر میں حرارت خون سے اوسقدر ہے کہ جیسقدر کمی حرارت گوشت
غذی کی حرارت جگر سے اسلیے کہ گوشت غدوی ایک گوشت ہے سپید اور سرد اور بی خون اور جگر ایک گوشت
ہو گرم اور معدن تولد خون کا ہے جالینوس لکھتا ہے کہ شیر میں حرارت نرم ہے اور حرارت اوسکی حرارت
خون سے کمتر ہے اسلیے کہ خون گرمی اور سردی میں معتدل ہے اور صفر گرم ہے اور کیفیت حرارت میں اعتدال
سے گزر گیا ہے جس طرح سے بلغم کیفیت سردی میں اعتدال سے باہر ہو گیا ہے اور حرارت بشر کی ایک حرارت ہے
درمیان حرارت خون اور سردی بلغم کے لیکن خون سے قریب تر ہے اور بلغم سے دور تر ہے اور سب طبیوں کا
اتفاق کیا ہے کہ پیدا ہونا شیر کا کیوس سے ہے جو کیوس کہ پختہ اور گواریدہ اور کمال کو چھوچھا ہے اور خون نکلتا
اور رگوں میں گزر کر اوس عضو میں کہ جسمین شیر پیدا ہوتا ہے داخل ہوا ہے اور جو کہ گوشت اوس عضو کا سیسے
طرف سردی کے میلان رکھتا ہے اور قوت طبعی اس عضو کی یہی کہ جو کچھ اوسمیں پہنچتا ہے حال چنتگی
تامی سے اندکے طرف خامی اور ساتھ طبیعت اور رنگ اپنی کے پھیر لاتی ہے یہاں تک کہ خون اوسمیں شیر

در نسبت جمیع عات کہ شہرم بہت مشہور ہو اور حرف شین میں ہر مفصل بیان کر دیا ہو اور لاغیہ بھی
گرم اور خشک ہو جو تھو درجہ میں اور دیگر تیو عات گرم اور خشک ہیں دوسری درجہ میں تیسری درجہ میں اور شہر
لاغیہ زخم والو والا اور قتل کرنا والا ہو اور شیر لاغیہ مسنون کو دور کرتا ہے اور بالونکو دفع کرتا ہے خاصہ اگر سورج کی
نیچے طلا کرین اور جو اسمین و غن زیتون شامل کرین تو اس کام کے لیے بہتر ہوگا اور جلد کو زخمی نہ کرے اور ہر ماہ ہوم
روغن کو طلا کرے اور کیشماہی عفن کو پاک کرنا ہو دسیقوریدوس لکھتا ہے کہ شیر اسکا تین قطرہ ابھر پڑے گا اور سکا کر
تناول کرین دست بخوبی لائیگا بالجلد اسکو خالص بدون ہر ای کسی شے کے نکھانا چاہیو کہ دہن اور حلق میں زخم
والدیتا ہے شہر پڑیکا تین اور ساتھ ہوم خالص کے گوندہن اور کھاوین یا ساتھ ہوم روغن کے تناول کرین
قدر خوراک شیر لاغیہ کی تین قطرہ ہر چار قطرہ تک اور اگر شاخین ترشوع کی کسی کوری برتن میں بریان کرین اور
پسین اور ساتھ کپت جو کو پانی میں ملا کر کھائین دست بخوبی جاری ہونگے اور سوکھی شاخین انکی ضیفٹ
ہوتی ہیں باب اسٹھار ہوان تیسری جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ تیسری
کتاب کہ سبب شناخت مابہ الجبن اور اوسکی خاصیت اور فضیلت کے
بیان میں ہے معلوم کرین کہ مابہ الجبن دوا لطیف ہے اور اچھی چھی خصلتیں وسمین ہیں اور جو کہ بیان
اوسکے احوال کا بہت وسیع ہے اسلیے جداگانہ باب میں ذکر مفصل اسکا بہتر تصور ہوتا کہ ڈھونڈنے والے کو
تلاش اوسکی آسان ہو اور جو کہ مابہ الجبن شیر سے حاصل کیا جاتا ہے اسلیے منظور ہوا کہ اول احوال شیر کا بیان
کیا جاوے اور اگرچہ اول میں اس کتاب کو کہ کتاب تیسری ہے کچھ احوال شیر کا بیان کیا گیا ہے لیکن تمام
اسجگہ مذکور ہوتا ہے بقراط کہتا ہے کہ کمی حرارت شیر میں حرارت خون سے اوسقدر ہے کہ جیسقدر کمی حرارت گوشت
غذی کی حرارت جگر سے اسلیے کہ گوشت غدوی ایک گوشت ہے سپید اور سرد اور بی خون اور جگر ایک گوشت
ہو گرم اور معدن تولد خون کا ہے جالینوس لکھتا ہے کہ شیر میں حرارت نرم ہے اور حرارت اوسکی حرارت
خون سے کمتر ہے اسلیے کہ خون گرمی اور سردی میں معتدل ہے اور صفر گرم ہے اور کیفیت حرارت میں اعتدال
سے گزر گیا ہے جس طرح سے بلغم کیفیت سردی میں اعتدال سے باہر ہو گیا ہے اور حرارت بشر کی ایک حرارت ہے
درمیان حرارت خون اور سردی بلغم کے لیکن خون سے قریب تر ہے اور بلغم سے دور تر ہے اور سب طبیوں کا
اتفاق کیا ہے کہ پیدا ہونا شیر کا کیوس سے ہے جو کیوس کہ پختہ اور گواریدہ اور کمال کو چھوچھا ہے اور خون نکلتا
اور رگوں میں گزر کر اوس عضو میں کہ جسمین شیر پیدا ہوتا ہے داخل ہوا ہے اور جو کہ گوشت اوس عضو کا سیسے
طرف سردی کے میلان رکھتا ہے اور قوت طبعی اس عضو کی یہی کہ جو کچھ اوسمیں پہنچتا ہے حال چنتگی
تامی سے اندکے طرف خامی اور ساتھ طبیعت اور رنگ اپنی کے پھیر لاتی ہے یہاں تک کہ خون اوسمیں شیر

ہو جاتا ہے اور حال نئی کا بھی اسی طور پر ہے اور اگرچہ شیر اور مرنی دونوں احوال خامی کی طرف اندک متغیر ہو جاتی ہیں اور فرج اوس عضو کا قبول کرتے ہیں اور کیفیت خونی ہو جاتی ہے لیکن جس وقت کہ اوس عضو کی سختی و عضو کی طرف جاتے ہیں کہ جسمین کچھ حرارت معتدل ہو تو وہ حرارت اوسکو دوسری مرتبہ جلدی اور آبائی طرف احوال سختی تمامی اور طرف رنگ خون کے پھیر لاتی ہے روش لکھتا ہے کہ مرطوب آدمی کو اوسوچہ شیر ضرورت ہے کہ حرارت اوسکی اوسکو طرف احوال سختی کے پھونچا نہیں سکتی ہے جیسا کہ مایہ اور معلوم کریں کہ شیر اور مرنی دونوں اپنے عضو میں مانند فضلہ کے ہیں اسلئے کہ جس وقت کہ قوت مغیرہ کیسوس کو احوال اوسکے سے پھیرتی ہے اور اوسکو بغایت مانند گی اپنی کے پھیر لاتی ہے تو وہ کیسوس غذا اوس عضو کی ہو جاتا ہے اور پوند اوس عضو کا ہوتا ہے اور جو کچھ ہنوز ساتھ نہایت مانند گی کے نہ پھونچا ہو وہ کیسوس فرنی ہر نزدیک اوسکی طبیعت کے جیسے خون جگر میں اور رطوبت کفک ناک پھیڑہ میں اور رطوبت لہج مفصل میں اور رطوبت آبناک زبان میں اور شیر تانین اور مرنی اپنی مقام میں یہ ہر ایک بتقدیر جناب باری تعالیٰ واسطے ایک مصلحت اور منفعت کو ہے چنانچہ پہلی کتاب میں منفعت ہر ایک کی اپنی اپنے مقام پر بیان کی گئی ہے لیکن سبب شناخت مایہ جس کا یہ ہے کہ پہلے طبیوں نے جس وقت تامل کیا حالات میں دواؤں کے اور حالات میں جسم انسان اور حالات میں خلطون غلیظ اور لہج اور سوختہ کہ قعر بدن میں اور خلطون کی جگہ پانی اور بند کشا دوغین سخت ہو گئی ہیں اور بعض اطراف بدن پھونچتی ہیں کہ اوسوچہ نرم سخت ظاہر ہوتی ہیں مانند نقرس اور دال فیصل کے اور بعضی طرف ظاہر جسم کے پھونچتی ہیں اور درمیان پوست اور گوشت کو تار پانگنی ہیں کہ اوسوچہ پھنسیان اور خارش پیدا ہوتی ہے تو معلوم کیا کہ پھونچنا قوت دواؤں معتدل کا طرف اوس موضع کے اور اوکھارنا اوسکا اوس مواد کو اوس جگہ سے نہایت دشوار ہے اور وہ دوا میں کہ جبکی قوت طرف لہج جسم یا ظاہر بدن پر پھونچو یا بمقدار بسیار ہونی چاہئیں یا کوئی دوا ایسی ہو کہ جو نہایت قوی اور تیز ہو اور احتمال دوا کا بمقدار بسیار اور کام میں لانا دوا تیز کا اور قوی کا باعث طرح طرح کے خطر و کٹا تھا لہذا اوس احتیاط کی اور واسطے علتوں سخت اور بیماریوں نہایت دشوار کے ایسی دوا کی تلاش اور جستجو کی کہ جسمین پانچ خلصیتوں پانی جاوین ایک خلصیت یہ کہ فعل اوسکا برخلاف سہلہ دواؤں کے ہو اسلئے کہ فعل دوا مہمل کا یہ ہے کہ سہلہ میں ٹھہرتی ہے اور قوت اوسکی گزرتی ہے اور مقام پر مادہ بیماری کے پھونچتی ہے اور خلط کو بقوت تیزی کے اوکھاڑتی ہے اور وہ جستجو میں ایسی دوا کے تھو کہ جو سخت قوی نہوا اور ایسی دوا ہو کہ اندک جسم اوسکو سے رگوں میں گزرتی تاکہ قوت اوسکی جگر سے مثلاً طرف موضع بیماری کے پھونچ سکے اور گزرا سکے گوہر کا بجای گزرتا قوت اور تیزی دار دوا ہے دیگر کے ہو دوسری خلصیت یہ کہ قوام اوسکا قوی یعنی تیز ہو تاکہ جلد رگوں میں

جس وقت کہ اوس عضو کی سختی و عضو کی طرف جاتے ہیں کہ جسمین کچھ حرارت معتدل ہو تو وہ حرارت اوسکو دوسری مرتبہ جلدی اور آبائی طرف احوال سختی تمامی اور طرف رنگ خون کے پھیر لاتی ہے روش لکھتا ہے کہ مرطوب آدمی کو اوسوچہ شیر ضرورت ہے کہ حرارت اوسکی اوسکو طرف احوال سختی کے پھونچا نہیں سکتی ہے جیسا کہ مایہ اور معلوم کریں کہ شیر اور مرنی دونوں اپنے عضو میں مانند فضلہ کے ہیں اسلئے کہ جس وقت کہ قوت مغیرہ کیسوس کو احوال اوسکے سے پھیرتی ہے اور اوسکو بغایت مانند گی اپنی کے پھیر لاتی ہے تو وہ کیسوس غذا اوس عضو کی ہو جاتا ہے اور پوند اوس عضو کا ہوتا ہے اور جو کچھ ہنوز ساتھ نہایت مانند گی کے نہ پھونچا ہو وہ کیسوس فرنی ہر نزدیک اوسکی طبیعت کے جیسے خون جگر میں اور رطوبت کفک ناک پھیڑہ میں اور رطوبت لہج مفصل میں اور رطوبت آبناک زبان میں اور شیر تانین اور مرنی اپنی مقام میں یہ ہر ایک بتقدیر جناب باری تعالیٰ واسطے ایک مصلحت اور منفعت کو ہے چنانچہ پہلی کتاب میں منفعت ہر ایک کی اپنی اپنے مقام پر بیان کی گئی ہے لیکن سبب شناخت مایہ جس کا یہ ہے کہ پہلے طبیوں نے جس وقت تامل کیا حالات میں دواؤں کے اور حالات میں جسم انسان اور حالات میں خلطون غلیظ اور لہج اور سوختہ کہ قعر بدن میں اور خلطون کی جگہ پانی اور بند کشا دوغین سخت ہو گئی ہیں اور بعض اطراف بدن پھونچتی ہیں کہ اوسوچہ نرم سخت ظاہر ہوتی ہیں مانند نقرس اور دال فیصل کے اور بعضی طرف ظاہر جسم کے پھونچتی ہیں اور درمیان پوست اور گوشت کو تار پانگنی ہیں کہ اوسوچہ پھنسیان اور خارش پیدا ہوتی ہے تو معلوم کیا کہ پھونچنا قوت دواؤں معتدل کا طرف اوس موضع کے اور اوکھارنا اوسکا اوس مواد کو اوس جگہ سے نہایت دشوار ہے اور وہ دوا میں کہ جبکی قوت طرف لہج جسم یا ظاہر بدن پر پھونچو یا بمقدار بسیار ہونی چاہئیں یا کوئی دوا ایسی ہو کہ جو نہایت قوی اور تیز ہو اور احتمال دوا کا بمقدار بسیار اور کام میں لانا دوا تیز کا اور قوی کا باعث طرح طرح کے خطر و کٹا تھا لہذا اوس احتیاط کی اور واسطے علتوں سخت اور بیماریوں نہایت دشوار کے ایسی دوا کی تلاش اور جستجو کی کہ جسمین پانچ خلصیتوں پانی جاوین ایک خلصیت یہ کہ فعل اوسکا برخلاف سہلہ دواؤں کے ہو اسلئے کہ فعل دوا مہمل کا یہ ہے کہ سہلہ میں ٹھہرتی ہے اور قوت اوسکی گزرتی ہے اور مقام پر مادہ بیماری کے پھونچتی ہے اور خلط کو بقوت تیزی کے اوکھاڑتی ہے اور وہ جستجو میں ایسی دوا کے تھو کہ جو سخت قوی نہوا اور ایسی دوا ہو کہ اندک جسم اوسکو سے رگوں میں گزرتی تاکہ قوت اوسکی جگر سے مثلاً طرف موضع بیماری کے پھونچ سکے اور گزرا سکے گوہر کا بجای گزرتا قوت اور تیزی دار دوا ہے دیگر کے ہو دوسری خلصیت یہ کہ قوام اوسکا قوی یعنی تیز ہو تاکہ جلد رگوں میں

وہ دوا جس کا یہ ہے کہ پہلے طبیوں نے جس وقت تامل کیا حالات میں دواؤں کے اور حالات میں جسم انسان اور حالات میں خلطون غلیظ اور لہج اور سوختہ کہ قعر بدن میں اور خلطون کی جگہ پانی اور بند کشا دوغین سخت ہو گئی ہیں اور بعض اطراف بدن پھونچتی ہیں کہ اوسوچہ نرم سخت ظاہر ہوتی ہیں مانند نقرس اور دال فیصل کے اور بعضی طرف ظاہر جسم کے پھونچتی ہیں اور درمیان پوست اور گوشت کو تار پانگنی ہیں کہ اوسوچہ پھنسیان اور خارش پیدا ہوتی ہے تو معلوم کیا کہ پھونچنا قوت دواؤں معتدل کا طرف اوس موضع کے اور اوکھارنا اوسکا اوس مواد کو اوس جگہ سے نہایت دشوار ہے اور وہ دوا میں کہ جبکی قوت طرف لہج جسم یا ظاہر بدن پر پھونچو یا بمقدار بسیار ہونی چاہئیں یا کوئی دوا ایسی ہو کہ جو نہایت قوی اور تیز ہو اور احتمال دوا کا بمقدار بسیار اور کام میں لانا دوا تیز کا اور قوی کا باعث طرح طرح کے خطر و کٹا تھا لہذا اوس احتیاط کی اور واسطے علتوں سخت اور بیماریوں نہایت دشوار کے ایسی دوا کی تلاش اور جستجو کی کہ جسمین پانچ خلصیتوں پانی جاوین ایک خلصیت یہ کہ فعل اوسکا برخلاف سہلہ دواؤں کے ہو اسلئے کہ فعل دوا مہمل کا یہ ہے کہ سہلہ میں ٹھہرتی ہے اور قوت اوسکی گزرتی ہے اور مقام پر مادہ بیماری کے پھونچتی ہے اور خلط کو بقوت تیزی کے اوکھاڑتی ہے اور وہ جستجو میں ایسی دوا کے تھو کہ جو سخت قوی نہوا اور ایسی دوا ہو کہ اندک جسم اوسکو سے رگوں میں گزرتی تاکہ قوت اوسکی جگر سے مثلاً طرف موضع بیماری کے پھونچ سکے اور گزرا سکے گوہر کا بجای گزرتا قوت اور تیزی دار دوا ہے دیگر کے ہو دوسری خلصیت یہ کہ قوام اوسکا قوی یعنی تیز ہو تاکہ جلد رگوں میں

یہ ہے کہ فصل بہار میں خون باہر کریں اور سوداوی بیماریوں میں اگر پہلے فصد کھولیں اور پھر سہل دیون تو خیال نہیں
 لیکن خیال رکھنا چاہیے کہ وہ سوداوی بیماری والے اپنی بدنیں کچھ تدویاتے ہیں اور رنگ چہرہ کا بھی معلوم کرنا
 ضرور ہے اور طبیوں نے لکھا ہے کہ درست نشان جسم میں صاحب مرض سوداوی کے یہ ہے کہ وہ تمام اعضا میں تدو
 پاتا ہے یا بے یقینہ جو تھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسرے حصہ سے پیشری کتاب کے اون سببوں
 شناخت میں ہے جو تاخیر فصد واجب کرتے ہیں معلوم کریں کہ اگر آدمی خون افراو طبع عرق لہنا
 اور فقرس اور درد اعضا اور درد چشم اور درد سر وغیرہ کے یہ سبب احتیاط قبل حرکت نوبت سے فصد کریں ورنہ
 اور حبس وقت نوبت اور سکی حرارت کی ظاہر ہو تو اول حرکت میں فصد نہ کریں چاہیے اس لیے کہ فصد اس ہنگام میں خلطوں
 بد اور خام کو بدین ہلا دیگی اور ساتھ خون کے شامل کر لگی اور گوشتیں جاری کر لگی اور مرضت اور سکی نرگ ہوگی
 اور حبس وقت زمانہ اسکی ابتدا کا گذر جائے اور اگر سختگی کا ظاہر ہو تو اس وقت ملاحظہ کریں اگر فصد کی احتیاج
 سمجھیں اور کوئی امر مانع نہ ہو فصد کریں اور جو نشانیاں امتلا کی بدین ظاہر دیکھیں تو فصد کی شدتانی نہ کریں چکا
 جب تک معلوم ہو کہ امتلا خونی ہے یا نہیں اس لیے کہ ہر ایک امتلا فصد کو واجب نہیں کرتا ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ امتلا
 کسی اور خلط سے ہوتا ہے اور ہنوز مواد اسکا کہ خام ہے اس حالت میں فصد کھولنا قوت کو سا قہ کرتا ہے اور مواد حال
 خود رہتا ہے اور خطر اس بات کا ہے کہ بیماری طول کیچھ اور قوت بیماری آخر علت تک دفنان کریں اور بیمار ہلاک ہو جائے
 اور جو بیماری کہ اس میں بحران ظاہر ہوں گے اور مدت بیماری کی کچھ طول کیچھو گی تو لازم ہے کہ اس بیماری میں
 خون بہت خارج نہ کرنا چاہیے لیکن اگر ممکن ہو سکے تو ساتھ شربت وغیرہ کے تسکین کریں اور جو ممکن نہ ہو قدرے
 خون بھی نکالیں اور باقی خون کو نگاہ رکھیں تاکہ قوت ضعیف نہ ہو ورنہ اگر کوئی آدمی سردی کے موسم میں
 بسبب فصد نہ کرنے کے تفسیر بخیر ہوتا ہے یا ڈن کا ٹوٹنا اور جسم میں ماندگی پاد ہو تو بلا تامل اسکی فصد کھولیں
 لیکن تھوڑا خون لیون اور باقی خون کو واسطے قوت کو نگاہ رکھیں اور حاملہ عورت و حیض والی کو فصد سے بچانا چاہیے
 مگر واسطے کسی ضرورت بزرگ کو کہ واجب کرے خون کو ایک طرف سے پھیر دینا پس اس حال میں قوت کی جابجا
 نگاہ کرنا چاہیے اگر قوت قوی ہو اور بدن منتلی ہو اور امتلا بحقیقت خون سے ہو اور میل کسی نازک اور خطرناک
 کی جانب رکھتا ہو چنانچہ اگر مثلاً نکسیر با فراط جاری ہے یا خون تھوک میں یا قی میں گوسے نکلتا ہے تو اس جانب سے
 ساتھ فصد کے پھیر دینا چاہیے اور معلوم کریں کہ جس کسی آدمی کے بدن میں کہ خون نیک کثرت ہو اور خلطیں بدکثرت
 سے ہوں تو اس آدمی کی اگر فصد کی جائیگی تو نیک خون خراج ہوگا اور جس کسی آدمی کے بدن میں کہ خون تھوڑا ہو
 اور بدن ہو اور وہ میل طرف عضو شریف کو رکھتا ہو اسکی فصد میں تھوڑا خون لینا چاہیے اور ساتھ غذاؤں نیک کو
 قوت اسکی نگاہ رکھنی چاہیے اور عوض اس خون بد کے کہ فصد میں خراج ہو گیا ہے خون نیک کو پھیر لانا چاہیے

نکاح کرنا بہترین ہے
 فصل بہار میں خون باہر کریں
 اگر پہلے فصد کھولیں اور پھر سہل دیون
 تو خیال نہیں لیکن خیال رکھنا چاہیے
 کہ وہ سوداوی بیماری والے اپنی بدنیں
 کچھ تدویاتے ہیں اور رنگ چہرہ کا بھی
 معلوم کرنا ضرور ہے اور طبیوں نے لکھا ہے
 کہ درست نشان جسم میں صاحب مرض
 سوداوی کے یہ ہے کہ وہ تمام اعضا میں
 تدو پاتا ہے یا بے یقینہ جو تھی جزو
 اور پہلی گفتار اور دوسرے حصہ سے
 پیشری کتاب کے اون سببوں شناخت میں
 ہے جو تاخیر فصد واجب کرتے ہیں
 معلوم کریں کہ اگر آدمی خون افراو
 طبع عرق لہنا اور فقرس اور درد اعضا
 اور درد چشم اور درد سر وغیرہ کے یہ
 سبب احتیاط قبل حرکت نوبت سے فصد
 کریں ورنہ اور حبس وقت نوبت اور سکی
 حرارت کی ظاہر ہو تو اول حرکت میں
 فصد نہ کریں چاہیے اس لیے کہ فصد
 اس ہنگام میں خلطوں بد اور خام کو
 بدین ہلا دیگی اور ساتھ خون کے شامل
 کر لگی اور گوشتیں جاری کر لگی اور
 مرضت اور سکی نرگ ہوگی اور حبس
 وقت زمانہ اسکی ابتدا کا گذر جائے
 اور اگر سختگی کا ظاہر ہو تو اس وقت
 ملاحظہ کریں اگر فصد کی احتیاج
 سمجھیں اور کوئی امر مانع نہ ہو فصد
 کریں اور جو نشانیاں امتلا کی بدین
 ظاہر دیکھیں تو فصد کی شدتانی نہ
 کریں چکا جب تک معلوم ہو کہ امتلا
 خونی ہے یا نہیں اس لیے کہ ہر ایک
 امتلا فصد کو واجب نہیں کرتا ہے
 لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ امتلا
 کسی اور خلط سے ہوتا ہے اور ہنوز
 مواد اسکا کہ خام ہے اس حالت میں
 فصد کھولنا قوت کو سا قہ کرتا ہے
 اور مواد حال خود رہتا ہے اور خطر
 اس بات کا ہے کہ بیماری طول کیچھ
 اور قوت بیماری آخر علت تک
 دفنان کریں اور بیمار ہلاک ہو جائے
 اور جو بیماری کہ اس میں بحران
 ظاہر ہوں گے اور مدت بیماری کی
 کچھ طول کیچھو گی تو لازم ہے کہ
 اس بیماری میں خون بہت خارج نہ
 کرنا چاہیے لیکن اگر ممکن ہو سکے
 تو ساتھ شربت وغیرہ کے تسکین کریں
 اور جو ممکن نہ ہو قدرے خون بھی
 نکالیں اور باقی خون کو نگاہ رکھیں
 تاکہ قوت ضعیف نہ ہو ورنہ اگر کوئی
 آدمی سردی کے موسم میں بسبب فصد
 نہ کرنے کے تفسیر بخیر ہوتا ہے یا
 ڈن کا ٹوٹنا اور جسم میں ماندگی
 پاد ہو تو بلا تامل اسکی فصد
 کھولیں لیکن تھوڑا خون لیون اور
 باقی خون کو واسطے قوت کو نگاہ
 رکھیں اور حاملہ عورت و حیض والی
 کو فصد سے بچانا چاہیے مگر واسطے
 کسی ضرورت بزرگ کو کہ واجب کرے
 خون کو ایک طرف سے پھیر دینا پس
 اس حال میں قوت کی جابجا نگاہ
 کرنا چاہیے اگر قوت قوی ہو اور بدن
 منتلی ہو اور امتلا بحقیقت خون سے
 ہو اور میل کسی نازک اور خطرناک
 کی جانب رکھتا ہو چنانچہ اگر مثلاً
 نکسیر با فراط جاری ہے یا خون تھوک
 میں یا قی میں گوسے نکلتا ہے تو اس
 جانب سے ساتھ فصد کے پھیر دینا
 چاہیے اور معلوم کریں کہ جس کسی
 آدمی کے بدن میں کہ خون نیک کثرت
 ہو اور خلطیں بدکثرت سے ہوں تو اس
 آدمی کی اگر فصد کی جائیگی تو نیک
 خون خراج ہوگا اور جس کسی آدمی کے
 بدن میں کہ خون تھوڑا ہو اور بدن
 ہو اور وہ میل طرف عضو شریف کو
 رکھتا ہو اسکی فصد میں تھوڑا خون
 لینا چاہیے اور ساتھ غذاؤں نیک کو
 قوت اسکی نگاہ رکھنی چاہیے اور
 عوض اس خون بد کے کہ فصد میں
 خراج ہو گیا ہے خون نیک کو پھیر
 لانا چاہیے

اور

کے

اور اگر بدن اس آدمی کے خلطین صفراوی ہوں تو لازم ہے کہ اول تو اوپر سہل لطیف سے صفر کو کمتر کرنا چاہیے
یا تسکین دہانی کرنی چاہیے پھر فصد کھولنی چاہیے اور اگر خلطین غلیظ ہووین تو لطیف کر نیوالی تدبیروں کی طرف
مشغول رہنا چاہیے مانند حمام اور ریاضت کا اور وہ سلجھیں کہ جسم میں وفا اور حاشا چاہیے ہونی لازم ہے
باب چوتھا جو کچھ جزو اوپر سہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کا اول عدد و
ہی جو وقت فصد کے لحاظ کرنا اور کما ضروری ہے معلوم کریں کہ جس وقت فصد واجب ہووے
تو اول حالات پر جسم کے نگاہ کرنی چاہیے کہ اس آدمی کی فصد کھولنی ضروری ہے یا نہیں یا اگر فصد کریں تو
تحمل کر سکتا ہے یا نہیں اور وہ حالات سالما و عمر میں اور مزاج فصل سال کا اور حال ہوا و شہر کا اور احوال
سختہ کا یعنی فربہ اور لاغری بدن کی اور قوت فم معدہ اور ضعیفی او سکی پس جس وقت کہ ان حالات مذکورہ ہو
کوئی حال مانع فصد نہ ہو و اور فصد کھولنی واجب ہو تو اس وقت طبیب کو جاننا چاہیے کہ کون رگ کھولنی
ضروری ہو اور کب اور کھولنی چاہیے اور کس قدر خون اس میں سے لینا چاہیے اور کے مرتبہ خون نکالنا چاہیے اس لیے کہ
فصد صواب حفظ صحت کو بھی نافع ہو اور معالجہ مرض میں بھی علاج قویہ سے ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ فصد
باوجود سود مند کی کچھ شور و سن بھی کرتی ہو اور تا تسکین چند رے آرام بھی رکھتی ہے اور جس وقت کہ فصد
درہ کرے حاجت او سکی دیر میں با تہنی چاہیے اور اکثر اوقات بسبب فصد کو طبع خشک ہو جاتی ہے کیونکہ فصد
مواد و نگر کوئی طرف کھینچتی ہے اور اقسام قوت کچھ میں حاجت فصد کی کمتر ہوتی ہے مگر اس قوت کچھ میں کہ حساباً
سبب آتھو کما ورم ہوا و جس وقت فصد کریں تو خون کے رنگ کو بخوبی دیکھ لیوین اگر مائل بسیدی ہو تو
فصد کریں و در خون بند کریں اور ہمیشہ ایسی بات کی کوشش کریں کہ فصد سبب حرارت صفر اور سبب غلیظی اور
خامی مواد کا نہو با ب یا پخوان جو کچھ جزو اوپر گفتار اول سے دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے
کثرت خون کی نشانیوں کے بیان میں ہے نشانیاں کثرت خون کی بدن انسان میں بت
طرح پرین پہلو سرخی رنگ کی ہے دوسری پھولا ہونا اور بھرا ہونا گوشتا تیسری عظیم ہونا نبض کا چوتھو معلوم ہونا
گرانی اور ماندگی کا تمام جسم میں پانچون محسوس ہونا حرارت کا تمام بدن میں جھپٹ جھپٹ اور دشواری حرکت
کی ساتوین بھونک کھانے کی گم ہونا جس وقت ان نشانیوں سے بعضی نشانی ایک عضو میں ظاہر آوے
اور وہ نشان جو مخصوص اس عضو سے ساتھ اس کے ظاہر ہووے تو معلوم کریں کہ میلان خون کا اس
عضو کی طرف ہے چنانچہ اگر میلان خون کا سر کی جانب ہو تو حرکت سر کی شریانوں کی قوی ہوگی اور ضربان
سر میں معلوم ہوگا اور خون جگر کی طرف میلان رکھتا ہو تو جگر میں سوزش محسوس ہوگی اور جو میلان
خون کا معدہ کی جانب ہو متلی اور پرخیز و نکی آرزو ظاہر ہوگی اور بھونک کھانے کی جاتی رہیگی اور اگر

اور اگر بدن اس آدمی کے خلطین صفراوی ہوں تو لازم ہے کہ اول تو اوپر سہل لطیف سے صفر کو کمتر کرنا چاہیے
یا تسکین دہانی کرنی چاہیے پھر فصد کھولنی چاہیے اور اگر خلطین غلیظ ہووین تو لطیف کر نیوالی تدبیروں کی طرف
مشغول رہنا چاہیے مانند حمام اور ریاضت کا اور وہ سلجھیں کہ جسم میں وفا اور حاشا چاہیے ہونی لازم ہے
باب چوتھا جو کچھ جزو اوپر سہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کا اول عدد و
ہی جو وقت فصد کے لحاظ کرنا اور کما ضروری ہے معلوم کریں کہ جس وقت فصد واجب ہووے
تو اول حالات پر جسم کے نگاہ کرنی چاہیے کہ اس آدمی کی فصد کھولنی ضروری ہے یا نہیں یا اگر فصد کریں تو
تحمل کر سکتا ہے یا نہیں اور وہ حالات سالما و عمر میں اور مزاج فصل سال کا اور حال ہوا و شہر کا اور احوال
سختہ کا یعنی فربہ اور لاغری بدن کی اور قوت فم معدہ اور ضعیفی او سکی پس جس وقت کہ ان حالات مذکورہ ہو
کوئی حال مانع فصد نہ ہو و اور فصد کھولنی واجب ہو تو اس وقت طبیب کو جاننا چاہیے کہ کون رگ کھولنی
ضروری ہو اور کب اور کھولنی چاہیے اور کس قدر خون اس میں سے لینا چاہیے اور کے مرتبہ خون نکالنا چاہیے اس لیے کہ
فصد صواب حفظ صحت کو بھی نافع ہو اور معالجہ مرض میں بھی علاج قویہ سے ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ فصد
باوجود سود مند کی کچھ شور و سن بھی کرتی ہو اور تا تسکین چند رے آرام بھی رکھتی ہے اور جس وقت کہ فصد
درہ کرے حاجت او سکی دیر میں با تہنی چاہیے اور اکثر اوقات بسبب فصد کو طبع خشک ہو جاتی ہے کیونکہ فصد
مواد و نگر کوئی طرف کھینچتی ہے اور اقسام قوت کچھ میں حاجت فصد کی کمتر ہوتی ہے مگر اس قوت کچھ میں کہ حساباً
سبب آتھو کما ورم ہوا و جس وقت فصد کریں تو خون کے رنگ کو بخوبی دیکھ لیوین اگر مائل بسیدی ہو تو
فصد کریں و در خون بند کریں اور ہمیشہ ایسی بات کی کوشش کریں کہ فصد سبب حرارت صفر اور سبب غلیظی اور
خامی مواد کا نہو با ب یا پخوان جو کچھ جزو اوپر گفتار اول سے دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے
کثرت خون کی نشانیوں کے بیان میں ہے نشانیاں کثرت خون کی بدن انسان میں بت
طرح پرین پہلو سرخی رنگ کی ہے دوسری پھولا ہونا اور بھرا ہونا گوشتا تیسری عظیم ہونا نبض کا چوتھو معلوم ہونا
گرانی اور ماندگی کا تمام جسم میں پانچون محسوس ہونا حرارت کا تمام بدن میں جھپٹ جھپٹ اور دشواری حرکت
کی ساتوین بھونک کھانے کی گم ہونا جس وقت ان نشانیوں سے بعضی نشانی ایک عضو میں ظاہر آوے
اور وہ نشان جو مخصوص اس عضو سے ساتھ اس کے ظاہر ہووے تو معلوم کریں کہ میلان خون کا اس
عضو کی طرف ہے چنانچہ اگر میلان خون کا سر کی جانب ہو تو حرکت سر کی شریانوں کی قوی ہوگی اور ضربان
سر میں معلوم ہوگا اور خون جگر کی طرف میلان رکھتا ہو تو جگر میں سوزش محسوس ہوگی اور جو میلان
خون کا معدہ کی جانب ہو متلی اور پرخیز و نکی آرزو ظاہر ہوگی اور بھونک کھانے کی جاتی رہیگی اور اگر

اور اگر بدن اس آدمی کے خلطین صفراوی ہوں تو لازم ہے کہ اول تو اوپر سہل لطیف سے صفر کو کمتر کرنا چاہیے
یا تسکین دہانی کرنی چاہیے پھر فصد کھولنی چاہیے اور اگر خلطین غلیظ ہووین تو لطیف کر نیوالی تدبیروں کی طرف
مشغول رہنا چاہیے مانند حمام اور ریاضت کا اور وہ سلجھیں کہ جسم میں وفا اور حاشا چاہیے ہونی لازم ہے
باب چوتھا جو کچھ جزو اوپر سہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کا اول عدد و
ہی جو وقت فصد کے لحاظ کرنا اور کما ضروری ہے معلوم کریں کہ جس وقت فصد واجب ہووے
تو اول حالات پر جسم کے نگاہ کرنی چاہیے کہ اس آدمی کی فصد کھولنی ضروری ہے یا نہیں یا اگر فصد کریں تو
تحمل کر سکتا ہے یا نہیں اور وہ حالات سالما و عمر میں اور مزاج فصل سال کا اور حال ہوا و شہر کا اور احوال
سختہ کا یعنی فربہ اور لاغری بدن کی اور قوت فم معدہ اور ضعیفی او سکی پس جس وقت کہ ان حالات مذکورہ ہو
کوئی حال مانع فصد نہ ہو و اور فصد کھولنی واجب ہو تو اس وقت طبیب کو جاننا چاہیے کہ کون رگ کھولنی
ضروری ہو اور کب اور کھولنی چاہیے اور کس قدر خون اس میں سے لینا چاہیے اور کے مرتبہ خون نکالنا چاہیے اس لیے کہ
فصد صواب حفظ صحت کو بھی نافع ہو اور معالجہ مرض میں بھی علاج قویہ سے ہے اور معلوم کرنا چاہیے کہ فصد
باوجود سود مند کی کچھ شور و سن بھی کرتی ہو اور تا تسکین چند رے آرام بھی رکھتی ہے اور جس وقت کہ فصد
درہ کرے حاجت او سکی دیر میں با تہنی چاہیے اور اکثر اوقات بسبب فصد کو طبع خشک ہو جاتی ہے کیونکہ فصد
مواد و نگر کوئی طرف کھینچتی ہے اور اقسام قوت کچھ میں حاجت فصد کی کمتر ہوتی ہے مگر اس قوت کچھ میں کہ حساباً
سبب آتھو کما ورم ہوا و جس وقت فصد کریں تو خون کے رنگ کو بخوبی دیکھ لیوین اگر مائل بسیدی ہو تو
فصد کریں و در خون بند کریں اور ہمیشہ ایسی بات کی کوشش کریں کہ فصد سبب حرارت صفر اور سبب غلیظی اور
خامی مواد کا نہو با ب یا پخوان جو کچھ جزو اوپر گفتار اول سے دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے
کثرت خون کی نشانیوں کے بیان میں ہے نشانیاں کثرت خون کی بدن انسان میں بت
طرح پرین پہلو سرخی رنگ کی ہے دوسری پھولا ہونا اور بھرا ہونا گوشتا تیسری عظیم ہونا نبض کا چوتھو معلوم ہونا
گرانی اور ماندگی کا تمام جسم میں پانچون محسوس ہونا حرارت کا تمام بدن میں جھپٹ جھپٹ اور دشواری حرکت
کی ساتوین بھونک کھانے کی گم ہونا جس وقت ان نشانیوں سے بعضی نشانی ایک عضو میں ظاہر آوے
اور وہ نشان جو مخصوص اس عضو سے ساتھ اس کے ظاہر ہووے تو معلوم کریں کہ میلان خون کا اس
عضو کی طرف ہے چنانچہ اگر میلان خون کا سر کی جانب ہو تو حرکت سر کی شریانوں کی قوی ہوگی اور ضربان
سر میں معلوم ہوگا اور خون جگر کی طرف میلان رکھتا ہو تو جگر میں سوزش محسوس ہوگی اور جو میلان
خون کا معدہ کی جانب ہو متلی اور پرخیز و نکی آرزو ظاہر ہوگی اور بھونک کھانے کی جاتی رہیگی اور اگر

نیلانیا پانی جدا ہو گا اور حسب وقت یہ نوع خون کی سوختہ ہو جائیگی تو قوام اوسکا غلیظ اور ہواؤسکی نہایت
ناخوش ہوگی باب آٹھوان جو تھی جزو اور گفتار اول اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب
کو اور ن سببوں کی شناخت میں ہے جو خون کو تباہ کرتے ہیں خون کے تباہ
کرنے کے اسباب تین نوع کے ہیں ایک تدرین بد غذا میں اور پھرین گرم اور تیز بہت کھانا مانند ترکاریوں
تیز اور انباز و یک اور شراب کمین اور مانند اوسکے دوسری گرمی مزاج دل اور جگر کی خاصہ سالہا می جوانی اور
فصل تابستان میں تیسری تباہ ہونا خون کا سبب تغیر نظام فصول سال کے اور سبب بسیاری باران اور
ہوا اور پھر دن کے باب نو ان جو تھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری
کتاب کے رنگ خون کی شناخت میں ہے ہر ایک مزاج
اور ہر ایک سال میں سالہا می عمر سے مزاج صفراوی آدمی کا گرم اور خشک ہو اور خون
اوسکا پتلا اور کالا ہوتا ہے اور مزاج مردم خون افزا کا گرم اور تیز ہو اور خون اوسکا گاڑھا اور بہت سرخ
ہوتا ہے اور مزاج سوداوی آدمی کا سرد اور خشک ہے اور خون اوسکا کالا اور تیز ہوتا ہے اور مزاج مرطوب
آدمی کا سرد اور تر ہے اور سرخی اوسکو خون میں کمتر ہے نسبت سرخی خونی مزاج کے مگر قوام اوسکا
گاڑھا ہوتا ہے اسلیئے کہ رطوبت خون غلیظ کر دیتی ہے اور شناخت رنگ خون کی سالہا می عمر میں اس طرح ہے
کہ خون کو دک کا پتلا اور ضعیف رنگ ہوتا ہے اور خون جوان کا گاڑھا اور سرخ ہوتا ہے اور خون مکمل کل
یعنی ادھیر آدمی کا گاڑھا ہوتا ہے مائل بسیاہی اور خون مردم پیر یعنی بوڑھے آدمی کا شقیق یعنی پتلا اور ضعیف
رنگ ہوتا ہے باب دسوان جو تھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری
کتاب کے اس مضمون میں ہے کہ اجازت فصد کی کسکو دینی چاہیے اور کسکو
نہی چاہیے جس آدمی کی کہ گین بدن کی ظاہر اور فراخ ہوں اور جبکہ بدن پر بال بہت ہوں اور
رنگ جسکے جسم کا سرخی یا سیاہی کی طرف مائل ہو اور جو بسیار گوشت ہو اور گوشت جسکا سخت ہو اور چربی
نرکتا ہو اوس آدمی کو اجازت فصد کی دی سکتی ہیں خاصہ سالہا می جوانی اور ادھیر عمر میں خصوصاً اوس آدمی
کہ جو ہمیشہ گوشت اور شیرینی اور شراب نوش کرتا ہو ورنہ اوس آدمی کو کہ جسکے بدن پر چھوڑ پسیان بکثرت
نکلتی ہوں اوسکو خست فصد کی دیوین لیکن اگر کوں کو کہ جنکی عمر چودہ برس کو نہ چھوٹی ہو مگر فصد کی اجازت
نہی چاہیے اس سبب ہے کہ اعضا کو دک کو گرم اور تر ہوتے ہیں اسوجہ سے دونوں اونکے بدن سے تحلیل
ہوتے رہتے ہیں اور چودہ برس کی عمر والے کے جسم پر خیال کر لیا چاہیے اگر لاغر اور صفراوی ہو یا سخت مرطوب
ہو فصد اوسکی نکھوئی چاہیے اور ایک گروہ دوبارہ برس والے کے لیے بھی خست فصد کی دی ہے لیکن

جسم
تیز و خوراک

وہ فصد اوسکی نکھوئی چاہیے اور ایک گروہ دوبارہ برس والے کے لیے بھی خست فصد کی دی ہے لیکن

پیدا ہونے سے قوی ہے کیونکہ جس وقت ورم قوی ہو اور رنگ خون کا دیرین ہو اور خون
عارض ہو ورنہ ضعف کا ہو تو قضا کو فوراً بند کرین اس لیے کہ جو ورم کہ نہایت گرم ہو گا خون اوس سے بد شوری
خارج ہو گا اور جالینوس لکھتا ہے کہ مقدار باہر نکالنے خون کی کسی بیماری میں تجویز نہیں کر سکتے ہیں اور کچھ
حد میں نہیں کر سکتے ہیں طبیب کو چاہیے کہ مشاہدہ مقدار اوسکی تجویز کرے جیسا کہ مناسب ہو اور وہ کتنا ہے
کہ مینو بہت آدمیوں کی قصہ سے بھر چھ رطل خون نکلوایا ہے اور کسی کو نا طاقی مطلق نہیں ہوتی اور تب فوراً
زاتل ہو گئی اور اکثر آدمیوں کی قصہ سے ڈیرہ رطل خون جو نکلوایا وہ کو ضعف عارض ہوا یا اس تیرموان
چوتھی جزوی اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کا اس قاعدہ میں ہے
کہ قوت ضعیف آدمی کی کیونکہ نگاہ رکھنی چاہیے کہ غشی ہونے یا اسے معلوم
کرین کہ چار گروہ کو غشی بہت پیدا ہوتی ہے ایک گرم مزاج اور لاغر آدمی کو جسکے بعد میں صفر پیدا ہوتا ہو
دوسری اوس آدمی کو جسکا گوشت لطیف ہو اور مسام کشادہ تیسری اوس آدمی کو جسکا فم معدہ قوی ہو
چوتھی اوس آدمی کو جسکا فم معدہ ضعیف ہو اور معلوم کرین کہ وقت خون نکلنے کے غشی کم عارض ہوتی ہے
مگر اوس وقت بہت خون باہر نکلتا اور اکثر بعد اوسکو بھی غشی عارض ہوتی ہے کہ جس وقت رگ باہر تو بہن اور
تو کرنی قصہ سے پہلے غشی کو روکتی ہے اور حالت غشی میں بھی ذناغ ہر غشی کو دور کرتی ہے اور قوت کو پھیرتی
ہے اس سبب سے حالت ضد میں نافہ مشک اور دوا المسک اور پر مرغ اور وہ چیز کہ جس سے قوت لاسکین حاضر کرنی
چاہیے تاکہ اگر غشی عارض ہو پر مرغ حلق میں ڈالین اور ڈکرین اور نافہ مشک سو گھنٹہ میں وردوا المسک
حل کرین گلاب میں یا انار کے پانی میں اور قدری قدری مونتھ میں کھین اور حلق میں ٹپکائیں اور جس
کی کو چاہیں کہ غشی سے نگاہ رکھیں تو لازم ہے کہ قصہ سے پہلے شربت انار ترش اور شیرین دیوین یا دانہ انار
اور شیرین گلاب میں پسکے نوش کرین یا قند چدروٹی کے رب سیب ترش یا رب بھی ترش میں آلودہ کرکے
کھاوین اور جو نہایت گرم مزاج آدمی نہ تو شربت پودینہ یا میبہ کہ دو نوں کو مشک سے قوی کیا ہو
ساتھ گلاب کے جس میں افادہ یہ پکائے ہوں دیوین اور مرض کو اوٹھا سلا نا چاہیے بعد اوسکے ضد کھولنی
چاہیے اور اوس شکل پر خون لیوین اور افراط کرین اور ایک گھنٹہ سے فصہ سے مارالحم یا مرغ کے آدھی بھونے
اندھ کی زردی دیوین اور اگر گلاب بضم ہو سکین کھائیں لیکن کم گرم اس لیے کہ معدہ سبیل ضد کھین
ہو جاتا ہے اور اگر کسی کو عادت ہو کہ ہر مرتبہ قصہ سے غشی ہوتی ہے سبب اوسکا ضعف دل تصور کرین
اور اوس صورتیں ترک کرنا ضد کا واجب ہے یا تب چوتھی جزوی اور پہلی گفتار اور
دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے اون اسباب کی بیان میں ہے جو قصہ سے باز رہتے ہیں

۱۔ حد
۲۔ حد
۳۔ حد
۴۔ حد
۵۔ حد
۶۔ حد
۷۔ حد
۸۔ حد
۹۔ حد
۱۰۔ حد
۱۱۔ حد
۱۲۔ حد
۱۳۔ حد
۱۴۔ حد
۱۵۔ حد
۱۶۔ حد
۱۷۔ حد
۱۸۔ حد
۱۹۔ حد
۲۰۔ حد
۲۱۔ حد
۲۲۔ حد
۲۳۔ حد
۲۴۔ حد
۲۵۔ حد
۲۶۔ حد
۲۷۔ حد
۲۸۔ حد
۲۹۔ حد
۳۰۔ حد
۳۱۔ حد
۳۲۔ حد
۳۳۔ حد
۳۴۔ حد
۳۵۔ حد
۳۶۔ حد
۳۷۔ حد
۳۸۔ حد
۳۹۔ حد
۴۰۔ حد
۴۱۔ حد
۴۲۔ حد
۴۳۔ حد
۴۴۔ حد
۴۵۔ حد
۴۶۔ حد
۴۷۔ حد
۴۸۔ حد
۴۹۔ حد
۵۰۔ حد
۵۱۔ حد
۵۲۔ حد
۵۳۔ حد
۵۴۔ حد
۵۵۔ حد
۵۶۔ حد
۵۷۔ حد
۵۸۔ حد
۵۹۔ حد
۶۰۔ حد
۶۱۔ حد
۶۲۔ حد
۶۳۔ حد
۶۴۔ حد
۶۵۔ حد
۶۶۔ حد
۶۷۔ حد
۶۸۔ حد
۶۹۔ حد
۷۰۔ حد
۷۱۔ حد
۷۲۔ حد
۷۳۔ حد
۷۴۔ حد
۷۵۔ حد
۷۶۔ حد
۷۷۔ حد
۷۸۔ حد
۷۹۔ حد
۸۰۔ حد
۸۱۔ حد
۸۲۔ حد
۸۳۔ حد
۸۴۔ حد
۸۵۔ حد
۸۶۔ حد
۸۷۔ حد
۸۸۔ حد
۸۹۔ حد
۹۰۔ حد
۹۱۔ حد
۹۲۔ حد
۹۳۔ حد
۹۴۔ حد
۹۵۔ حد
۹۶۔ حد
۹۷۔ حد
۹۸۔ حد
۹۹۔ حد
۱۰۰۔ حد

اور قصہ سے باز رہتے ہیں

درمیان مین و دونون دفع کے کوئی شربت مقوی دیون اور وہ اختیار کریں کہ جیسا کچھ بار مہینہ ایک بار
 میں اس نوع کے بیان کیا گیا ہے اور اگر توت فصد کھلائیوں کی قوی ہو تو درمیان و فصول اول اور دوم کے
 فاصلہ تھوڑا بھی کافی ہے مگر فاصلہ کی حد کامل ایک ساعت ہے اور جو وہ آدمی ناطاقت ہے تو چھ مین
 دونون دفعہ بہت فاصلہ دینا چاہیے اور اگر مقصود فصد سے پھر دینا مواد کا ہے ایک جانب سے طرف
 دوسری جانب کے تو فاصلہ درمیان مین ایک دن کا چاہیے اور جالینوس کہتا ہے کہ جس وقت کہ مقصود
 دوسری دفعہ کہ فصد کھولنے سے پھر دینا مواد کا ہو ایک جانب سے طرف دوسری جانب کے تو دونون دفعہ کے
 درمیان مین دو دن کا فاصلہ دیون اور طبیون نے کہا ہے کہ پہلی اور دوسری دفعہ کے درمیان مین کوئی شنبو
 اور عطری شہ نہ لگھیں اور اگر کوئی چاہے کہ دفعہ اول مین سرگ کھولے تو لازم ہے کہ رگ بوریب کھولے اور اگر دوسرے
 دن کھولے گا تو رگ بدرازی کھولے اور اگر رگ کسی کی فصد کھولے تو وقت بتہ ہو جاوے تو ایک ٹکڑا کیر کھاروغن پون
 اور اند کے نمک مین آلودہ کرنا چاہیے اور سرگ پر رکھنا چاہیے اور اگر نشتر کو روغن زیتون مین ڈبو دیں اور اس سے
 رگ کھولیں بہتر ہو گا کہ در بھی کم ہو گا اور رگ کا مہنجی دیر مین بند ہو گا اور سونا اول اور دوسری مرتبہ کو درمیان
 اچھا نہیں ہے اس لیے کہ حالت خواب مین مواد اندر کی طرف پھر جاتا ہے اور منفعت دوسری دفعہ کی باطل ہوتی ہے
 اور موصفہ رگ کا جلد بند ہو جاتا ہے اور جس وقت خون بتفاریق باہر کرنا منظور تو اگر فراخ کھولیں مگر شرط یہ ہے کہ رگ
 اوس آدمی کی موٹی ہو کیونکہ رگ باریک کو بوریب اور چوڑا مین فراخ کھولنی چاہیے اور اگر دوسری دفعہ مین
 خون بدشواری باہر آوے تو رگ کو دبوچنا بہتر نہیں ہے اور اگر رگ کو موشہ پراند کے خون جھلیا ہو تو اوسکو نشتر سے
 ہٹا دیون اور اگر اوس مقام کو چھوڑ کر اوس سے نیچے یا اوپر شترارین روہی اور اگر موشہ رگ کا ررم کر گیا ہو تو
 یہی عمل کریں اور اگر رگ باسلیق مین ریح بھر جائے تو اوسکو دوسری دفعہ کھولنی چاہیے اور فادہ یعنی گدی گلاب
 اور قدری سرکہ مین تر کر کے سرگ پر رکھیں اور پٹی سے باندھیں اور دوسری رگ دوسری مقام سے کھولیں
 باب سو لھوان جو تھوڑا اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے
 اس مضمون مین ہے کہ خون کو جو کسی طرف میلان کرے اوس جانب سے اوسکو
 کیونکہ پھیرنا چاہیے جس وقت چاہیں کہ خون کو جس طرف سے کہ اوسکو میل کیا ہو کسی طرف کو پھیریں تو
 طریق اوسے پھیرنے کے دو ہیں ایک یہ کہ اوس طرف کو کھینچیں کہ وہ طرف برابر اوس جانب کے ہو کہ جسکی جانب
 میل کیا ہے یا طرف اوس عضو کو جو برابر اوسے ہو لیکن کھینچنا اوسا کسی جانب سے اوسکو برابر کی طرف کو اس طرف
 ہے کہ اگر مثلاً سر کے چھو کی جانب میل کرے تو لازم ہے کہ رگ پیشانی کی کھولیں اور اگر سر کے سامنے کی طرف
 میل کرے تو سر کے پیچھے اور گدی پر جاست کریں اور اگر کسی عضو سے دوسرے برابر کے عضو کی طرف کھینچنا منظور

اور اگر دوسری دفعہ کے درمیان مین کوئی شنبو اور عطری شہ نہ لگھیں اور اگر کوئی چاہے کہ دفعہ اول مین سرگ کھولے تو لازم ہے کہ رگ بوریب کھولے اور اگر دوسرے دن کھولے گا تو رگ بدرازی کھولے اور اگر رگ کسی کی فصد کھولے تو وقت بتہ ہو جاوے تو ایک ٹکڑا کیر کھاروغن پون اور اند کے نمک مین آلودہ کرنا چاہیے اور سرگ پر رکھنا چاہیے اور اگر نشتر کو روغن زیتون مین ڈبو دیں اور اس سے رگ کھولیں بہتر ہو گا کہ در بھی کم ہو گا اور رگ کا مہنجی دیر مین بند ہو گا اور سونا اول اور دوسری مرتبہ کو درمیان اچھا نہیں ہے اس لیے کہ حالت خواب مین مواد اندر کی طرف پھر جاتا ہے اور منفعت دوسری دفعہ کی باطل ہوتی ہے اور موصفہ رگ کا جلد بند ہو جاتا ہے اور جس وقت خون بتفاریق باہر کرنا منظور تو اگر فراخ کھولیں مگر شرط یہ ہے کہ رگ اوس آدمی کی موٹی ہو کیونکہ رگ باریک کو بوریب اور چوڑا مین فراخ کھولنی چاہیے اور اگر دوسری دفعہ مین خون بدشواری باہر آوے تو رگ کو دبوچنا بہتر نہیں ہے اور اگر رگ کو موشہ پراند کے خون جھلیا ہو تو اوسکو نشتر سے ہٹا دیون اور اگر اوس مقام کو چھوڑ کر اوس سے نیچے یا اوپر شترارین روہی اور اگر موشہ رگ کا ررم کر گیا ہو تو یہی عمل کریں اور اگر رگ باسلیق مین ریح بھر جائے تو اوسکو دوسری دفعہ کھولنی چاہیے اور فادہ یعنی گدی گلاب اور قدری سرکہ مین تر کر کے سرگ پر رکھیں اور پٹی سے باندھیں اور دوسری رگ دوسری مقام سے کھولیں باب سو لھوان جو تھوڑا اور پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے اس مضمون مین ہے کہ خون کو جو کسی طرف میلان کرے اوس جانب سے اوسکو کیونکہ پھیرنا چاہیے جس وقت چاہیں کہ خون کو جس طرف سے کہ اوسکو میل کیا ہو کسی طرف کو پھیریں تو طریق اوسے پھیرنے کے دو ہیں ایک یہ کہ اوس طرف کو کھینچیں کہ وہ طرف برابر اوس جانب کے ہو کہ جسکی جانب میل کیا ہے یا طرف اوس عضو کو جو برابر اوسے ہو لیکن کھینچنا اوسا کسی جانب سے اوسکو برابر کی طرف کو اس طرف ہے کہ اگر مثلاً سر کے چھو کی جانب میل کرے تو لازم ہے کہ رگ پیشانی کی کھولیں اور اگر سر کے سامنے کی طرف میل کرے تو سر کے پیچھے اور گدی پر جاست کریں اور اگر کسی عضو سے دوسرے برابر کے عضو کی طرف کھینچنا منظور

درمیان

تو طرف او سکا یہ ہے کہ اگر وہ ہاتھ کی طرف میل کرے یا تین ہاتھ کی جانب ہو کہ کھولین اور اگر بائیں
ہاتھ کی طرف میل کرے یا تین ہاتھ کی رگ کھولین اور طرف دوسرا یہ ہے کہ سرای پہلو کے اوپر یا نیچے
مچھو رکھیں اور واسطے افراط حیض کو مچھو پستان کے گادین اور مچھو شیشہ عام کو کھولیں اور اگر خون ناک
دائیں طرف سے آتا ہو تو مچھو جانب راست برکھیں اور اگر ناک کے بائیں جانب سے آتا ہو تو مچھو بائیں جانب پر
رکھیں اور واسطے درجہ شہم اور خناق اور ورم گرم کے کہ خلق کے اندر ہو یہی عمل کرے جو گردائیں آنکھ درد
کری یا خناق جانب راست میں ہو تو مچھو سر پہلو کے پچھو عری میں تحت الشرا سیف تہہ میں دائیں طرف سے
گادین اور اگر قصد یعنی منظور ہو دائیں ہاتھ کی رگ کو کھولیں اور اگر بائیں طرف ہو مچھو بائیں جانب پر رکھیں
اور اگر قصد کھولین بائیں ہاتھ کی رگ کو کھولیں اور اگر امتلا و تین گردہ میں ظاہر ہو تو دائیں ہاتھ کی قصد
کھولیں اور اگر بائیں گردہ میں ظاہر ہو بائیں ہاتھ کی قصد کھولیں اور معلوم کرنا چاہیو کہ پھر ناخون کا
ابتداء میں میل کرنا او سکا یہ جنس وقت رکھیں کہ خون فی نخوی میلان کیا ہے اور ٹھہر گیا ہے تو اس ہنگام میں
اوس گ کو کھولنا چاہیو کہ جو رگ اوس عضو سے نزدیک ہو اور اس سے زیادہ شوب ہو اور خون اوس میں سے بہت
آویگا خناچہ واسطے جگر کے باسیق راست اور واسطے طحال کے اسیلیم چپ اور واسطے گردہ اور مثانہ کے اوان
رگوں کو کھولیں کہ جو باؤن میں ہن مانند باض اور صافن کے اور جو طبیب کتھوہن کے مواد کو ایک جانب سے طرف
دوسری جانب مخالفت کی پھر دنیا چاہیو اگر کوئی یہ سمجھ کر عمل کرے کہ جو مواد دست راست کی طرف میل
کرے او سکو بائیں پاؤں کی جانب کو کھینچو عمل او سکا غلطی پر ہو گا اس لیے کہ جذب مواد کا راستہ عضو پر ہو گا اور
کھینچنا مواد کا ایک عضو سے طرف دوسری عضو کے راستہ پر اسکی نہ ہو و شوار ہو گا لیکن مطلب اوس کے
بیان سے یہ ہے کہ اگر مواد دست راست میں ہو بائیں ہاتھ کی رگ کھولیں یا اگر مواد داہنی گردہ میں ہو باسیق
دست راست یا اوس رگ کو کھولیں کہ جو اوس سے شوب ہو و یہی راستہ ہے اور جو مواد دست سر میں
میل کرے او سکو بائیں جانب سر کو نہ پھرنا چاہیو بلکہ پاؤں کی طرف جانب راست کھینچنا چاہیو اور اگر سبب
میلان مواد کو کسی عضو میں کسی طرح کا کوئی درد شدید پیدا ہو گیا ہو تو لازم ہے کہ اول درد کو ساکن
کرین پھر مواد کے پھر دینی کی طرف مشغول ہوں تاکہ فراحت نہ ہو و یہی ہے جیسا کہ تیر معین باب میں اس خبر
کے بیان کیا گیا ہے اور پھر دینی میں مواد کو ایک عضو سے طرف دوسری عضو کھینچنا چاہیو کہ اگر او سکا عضو
شریف کی جانب نہ ہو و اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بھجرو پھر فی مواد کی بیماری زائل ہو جاتی ہو اور استفادہ
کی احتیاج نہ ہوتی اور باز دنیا اور ملنا اور مجرا اور دوائیں گرم اور تیز رکنا اور کوئی الم ہو چکا نا اوس
عضو کے راستہ عضو معلول پر ہو مواد کو طرف اپنی کھینچتا ہے اور عضو معلول سے پیہر تارے

دائیں طرف او سکا یہ ہے کہ اگر وہ ہاتھ کی طرف میل کرے یا تین ہاتھ کی جانب ہو کہ کھولین اور اگر بائیں
ہاتھ کی طرف میل کرے یا تین ہاتھ کی رگ کھولین اور طرف دوسرا یہ ہے کہ سرای پہلو کے اوپر یا نیچے
مچھو رکھیں اور واسطے افراط حیض کو مچھو پستان کے گادین اور مچھو شیشہ عام کو کھولیں اور اگر خون ناک
دائیں طرف سے آتا ہو تو مچھو جانب راست برکھیں اور اگر ناک کے بائیں جانب سے آتا ہو تو مچھو بائیں جانب پر
رکھیں اور واسطے درجہ شہم اور خناق اور ورم گرم کے کہ خلق کے اندر ہو یہی عمل کرے جو گردائیں آنکھ درد
کری یا خناق جانب راست میں ہو تو مچھو سر پہلو کے پچھو عری میں تحت الشرا سیف تہہ میں دائیں طرف سے
گادین اور اگر قصد یعنی منظور ہو دائیں ہاتھ کی رگ کو کھولیں اور اگر بائیں طرف ہو مچھو بائیں جانب پر رکھیں
اور اگر قصد کھولین بائیں ہاتھ کی رگ کو کھولیں اور اگر امتلا و تین گردہ میں ظاہر ہو تو دائیں ہاتھ کی قصد
کھولیں اور اگر بائیں گردہ میں ظاہر ہو بائیں ہاتھ کی قصد کھولیں اور معلوم کرنا چاہیو کہ پھر ناخون کا
ابتداء میں میل کرنا او سکا یہ جنس وقت رکھیں کہ خون فی نخوی میلان کیا ہے اور ٹھہر گیا ہے تو اس ہنگام میں
اوس گ کو کھولنا چاہیو کہ جو رگ اوس عضو سے نزدیک ہو اور اس سے زیادہ شوب ہو اور خون اوس میں سے بہت
آویگا خناچہ واسطے جگر کے باسیق راست اور واسطے طحال کے اسیلیم چپ اور واسطے گردہ اور مثانہ کے اوان
رگوں کو کھولیں کہ جو باؤن میں ہن مانند باض اور صافن کے اور جو طبیب کتھوہن کے مواد کو ایک جانب سے طرف
دوسری جانب مخالفت کی پھر دنیا چاہیو اگر کوئی یہ سمجھ کر عمل کرے کہ جو مواد دست راست کی طرف میل
کرے او سکو بائیں پاؤں کی جانب کو کھینچو عمل او سکا غلطی پر ہو گا اس لیے کہ جذب مواد کا راستہ عضو پر ہو گا اور
کھینچنا مواد کا ایک عضو سے طرف دوسری عضو کے راستہ پر اسکی نہ ہو و شوار ہو گا لیکن مطلب اوس کے
بیان سے یہ ہے کہ اگر مواد دست راست میں ہو بائیں ہاتھ کی رگ کھولیں یا اگر مواد داہنی گردہ میں ہو باسیق
دست راست یا اوس رگ کو کھولیں کہ جو اوس سے شوب ہو و یہی راستہ ہے اور جو مواد دست سر میں
میل کرے او سکو بائیں جانب سر کو نہ پھرنا چاہیو بلکہ پاؤں کی طرف جانب راست کھینچنا چاہیو اور اگر سبب
میلان مواد کو کسی عضو میں کسی طرح کا کوئی درد شدید پیدا ہو گیا ہو تو لازم ہے کہ اول درد کو ساکن
کرین پھر مواد کے پھر دینی کی طرف مشغول ہوں تاکہ فراحت نہ ہو و یہی ہے جیسا کہ تیر معین باب میں اس خبر
کے بیان کیا گیا ہے اور پھر دینی میں مواد کو ایک عضو سے طرف دوسری عضو کھینچنا چاہیو کہ اگر او سکا عضو
شریف کی جانب نہ ہو و اور اکثر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بھجرو پھر فی مواد کی بیماری زائل ہو جاتی ہو اور استفادہ
کی احتیاج نہ ہوتی اور باز دنیا اور ملنا اور مجرا اور دوائیں گرم اور تیز رکنا اور کوئی الم ہو چکا نا اوس
عضو کے راستہ عضو معلول پر ہو مواد کو طرف اپنی کھینچتا ہے اور عضو معلول سے پیہر تارے

طرف اور ایک بائیں طرف نمودار ہوتی ہے اور منفعت او کی فصد کی یہ ہے کہ گرانی سر خاصہ گرانی پس سر اور گرانی چشم اور دوسرے کونوں کی طرف سے ان کا شمار ہین سے دو رنگ ہین کے درمیان میں ہین اور انکو علی الباقی کہتے ہین اور متصل اون رگوں کے دو شریان ہین اور فصد عرق الیا فوج کیواسے شقیقہ اور زخمون سر کو کھولتی ہین اور وہ گین قیفال کی شاخوں ہین اور دو رنگ ہین اور ہین نیچے سر کے نزدیک فقرۃ قفا کے اور فقرہ پس سر اور گردن کے گڑھے کو کہتے ہین فصد او کی علت سرد اور پڑنے در دوسر کو دور کرتی ہے اور سرد ایک علت ہے کہ جسوقت آدمی کھڑا ہوتا ہے آنکھوں کے سامنے تاریکی ظاہر ہوتی ہے اور ضعف شدت ہوتا ہے اور درد اور بھی عارض ہوتا ہے اور دو رنگ ہین اون اٹھارہ رگوں سے کاٹنے پچھو ہین ایک داسنی طرف سے اور ایک بائیں طرف سے اور وہ بھی قیفال کی شاخوں میں سے ہین اور ایک گردہ کے نزدیک ہر طرف فصد و شاخ ہین اونکو ناشطا کہتے ہین اسلئے کہ اکثر آدمیوں کو جسم میں دونوں رگوں سے ایک گردہ ظاہر ہوتی ہے مانند نشو و نما کی اور نشو و نما عریض ہین او اس گردہ کو کہتے ہین کہ جلدی اور باسانی کہلجاسے اور سوا م گردہ کو ایک حلقہ ہوتا ہے مانند دوسری گردہ کو کہ آدمی شلوار بند پر لگاتے ہین اور پھر رنگین بوڑھے اور بیلے آدمی کو سر میں خوب اوہری ہوتی ہین اور ظاہر ہوتی ہین اور بعض آدمیوں کے سر میں ہر طرف سے تین شاخیں ہین اور تینوں شاخوں سے ایک نہایت ظاہر ہوتا ہے اور مقام او کی فصد کا دسجگہ ہے جہاں سر گوش پوست سے ملتا ہے اور بعض آدمیوں کی وہ رگ بمقدار ایک سر انگشت اوپر ہوتی اور بعضوں کی اس سے اوپر ہے اور منفعت او کی فصد کی پھر دینا پانی کا ہے جو آنکھ سے اترتا ہے اور پھر دینا بخرون کا سر سے اور دو رنگ فضا اور پس سر کو زخمون کا ہے اور دو رنگ ہین اور ہین گما و صدغ اونکو کہتے ہین ہر طرف سے ایک اور صدغ کو ہین میں کپٹی کہتے ہین اور دونوں رنگوں کی قیفال کی شاخوں میں سے ہین اور ہر گ پچھو شریان صدغ اور سامنے کان کے ظاہر ہوتی ہے اور اس جگہ سے تالو کو اوپر اتری ہے اور زبان کے اوپر آتی ہے اور اس گ کو کپٹی کے مقام پر واسطے پھیر دینے مواد کے آنکھ سے اور واسطے آداسیسی کے درد اور پڑنے در دوسر کے کھولتے ہین اور ایک رگ سرینی کی ہے اور وہ بھی قیفال کی ایک شاخ ہے اور مقام او کی فصد کا دسجگہ ہے کہ سرینی پر اونکلی گھنٹے سے جہاں کچھ شکاف پایا جاتا ہے اور بعض آدمیوں کے یہ شکاف دکھلائی دیتا ہے بغیر اونکلی گھنٹے کے اور اس رگ کو اندر سے تھوڑا تھوڑا خون فصد کو وقت نکلتا ہے اور فصد او کی واسطے جھاتی اور تیرگی رنگ کو کھولتے ہین اور واسطے بوا سیر اور ناک کی پھنسیوں اور غار ش کے بھی کھولتے ہین لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ او کی فصد سے سرخی اور پھنسیاں مومنہ اور ناک پر ظاہر ہوتی ہین اور بدستور قائم رہتی ہین اس سبب سے کہ خون اس رگ کی فصد سے اسی طرف کو میلان کرتا ہے اور باہر نہیں نکلتا اور مضرت او کی منفعت او کی سے بیشتر ہوتی ہے اور درد

تجربہ و تفسیر و خوارزم شاہ

凡

رگین اورین ناک کو اندر وہ بھی قیقال کی شاخونین سے ہین فصد اونکی ناک کی درم اور پرانے درو سراو
پرانے آنکھ کے درد کو نفع بخشی ہو اور درگین ربان کے نیچے ہین دونوں ظاہر اور ابھری ہوئی اور موٹی فصد
اونکی گرانی زبان کو کہ خون کے غلبہ سے ہوا اور اون زحمونکو جو دہن کے اندر ہون اور درد گلو اور کھانسی کو اور
خنازیر کو کہ سر اور گردن میں ہوا اور غرب یعنی ناصور کو کہ گوشہ چشم میں ہونفع دیتی ہے اور الوحسن الترخی کننا
کہ ایک رگ ہو عنقہ پر واقع اور عنقہ اون بالونکو کتہ میں جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہین اونکو نیچے ریش بھی
کتہ میں اور نفع او سک فصد کی مرض بحر یعنی مونسہ سے بدبو آنے کو مفید ہے اور درگین اورین اونکو دہن
کتہ میں ایک داہنی جانب گردن کے اور دوسری بائین طرف او سک اور یہ دونوں باسلیق کی شاخون
ہین کہ اوپر سر کے آتی ہین اور حلق کے نزدیک موضع ہین نیچے شریان کے اور فصد دونوں رگون کی خناق
او ضیق نفیس سخت اور گرفتگی آواز او علت ذات الریه اور بیماری طحال اور ابتدای جذام کو نافع ہے اور
اور الوحسن الترخی لکھا ہے کہ میو کرکان میں ایک آدمی کی ابتدای جذام میں کہ آواز او سک بستہ ہو گئی تھی اور ناک
او سک میٹھ گئی تھی اور پست ہو گئی تھی فصد اونون رگوں کی کھلوانی نیلا نیلا آسانی رنگ خون او سین سے
نکلا اور خون کے ساتھ مانند رگ کے کوئی شے درشت برآمد ہوتی یہ دیکھ کر میو حکم دیا کہ بہت خون اس رگ سے
نکالنا چاہی بہت خون نکلنے سے او سک خوشی عارض ہوئی اور بہتر ساعت تک اسی غشی میں مبتلا رہا کبھی
ہوش میں آتا تھا اور کبھی غشی میں ہی جاتا تھا انجام کو جسوقت ہوش میں آیا تو او سک ناک سے چند قطرہ خون زرد
فام کے متغیر اور ناخوشبو نیک اور غشی بالکل دور ہو گئی اور بہت عرصہ تک غائب محسوس رہا پھر جو حاضر ہوا تو بغور نیو
ملاحظ کیا کہ وہ تندرست ہو گیا تھا اور ناک او سک اونچی اور سیدھی ہو گئی تھی اور پہلوی دواج میں درگین اور
ہین ایک دائیں طرف سے اور ایک بائیں طرف سے اور سوا دواج کے نکھولنا چاہی کیونکہ کچھ فرق نہیں ہے
درمیان اس امر کے کہ فصد اس رگ کی کھولین اور درمیان اس امر کی کہ رگ حلق کی کاشین اور دو
رگین اورین آنکھ کو اندر اور یہ دونوں بھی قیقال کی شاخون سے ہین فصد او سک ناخن کو پڑھو نہیں تھی
بالون کو آنکھ میں نہیں پیدا ہونے دیتی اور ناصور کے مواد کو گوشہ چشم سے دور کرتی ہے اور جرب یک اور
شکوری اور درد سر کو دور کرتی ہے اور سوا ان گون کے کہ ہاتھ اور پاؤں اور سر اور گردن میں ہین
اور بیان اونکا ہو چکا ہے درگین اورین کہ دونوں پہلو دن شکم پر موضع ہین ایک رگ داہنی طرف
جگر کے اوپر ہے فصد او سک علت ہتھکا کو نفع دیتی ہے اور دوسری رگ بائیں جانب طحال کے اوپر موضع
فصد او سک طحال کی علتون کو خلی موثر ہے اور معلوم کریں کہ فصد کھولنے سے ان سب رگون کے جو بیان
ہو چکین جسوقت ہنگام احتیاج کھولین تو بدین سبکی اور راحت معلوم ہوگی اور خون جگر سے کھینچا اسوج

اور درگین اورین ناک کو اندر وہ بھی قیقال کی شاخونین سے ہین فصد اونکی ناک کی درم اور پرانے درو سراو
پرانے آنکھ کے درد کو نفع بخشی ہو اور درگین ربان کے نیچے ہین دونوں ظاہر اور ابھری ہوئی اور موٹی فصد
اونکی گرانی زبان کو کہ خون کے غلبہ سے ہوا اور اون زحمونکو جو دہن کے اندر ہون اور درد گلو اور کھانسی کو اور
خنازیر کو کہ سر اور گردن میں ہوا اور غرب یعنی ناصور کو کہ گوشہ چشم میں ہونفع دیتی ہے اور الوحسن الترخی کننا
کہ ایک رگ ہو عنقہ پر واقع اور عنقہ اون بالونکو کتہ میں جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہین اونکو نیچے ریش بھی
کتہ میں اور نفع او سک فصد کی مرض بحر یعنی مونسہ سے بدبو آنے کو مفید ہے اور درگین اورین اونکو دہن
کتہ میں ایک داہنی جانب گردن کے اور دوسری بائیں طرف او سک اور یہ دونوں باسلیق کی شاخون
ہین کہ اوپر سر کے آتی ہین اور حلق کے نزدیک موضع ہین نیچے شریان کے اور فصد دونوں رگون کی خناق
او ضیق نفیس سخت اور گرفتگی آواز او علت ذات الریه اور بیماری طحال اور ابتدای جذام کو نافع ہے اور
اور الوحسن الترخی لکھا ہے کہ میو کرکان میں ایک آدمی کی ابتدای جذام میں کہ آواز او سک بستہ ہو گئی تھی اور ناک
او سک میٹھ گئی تھی اور پست ہو گئی تھی فصد اونون رگوں کی کھلوانی نیلا نیلا آسانی رنگ خون او سین سے
نکلا اور خون کے ساتھ مانند رگ کے کوئی شے درشت برآمد ہوتی یہ دیکھ کر میو حکم دیا کہ بہت خون اس رگ سے
نکالنا چاہی بہت خون نکلنے سے او سک خوشی عارض ہوئی اور بہتر ساعت تک اسی غشی میں مبتلا رہا کبھی
ہوش میں آتا تھا اور کبھی غشی میں ہی جاتا تھا انجام کو جسوقت ہوش میں آیا تو او سک ناک سے چند قطرہ خون زرد
فام کے متغیر اور ناخوشبو نیک اور غشی بالکل دور ہو گئی اور بہت عرصہ تک غائب محسوس رہا پھر جو حاضر ہوا تو بغور نیو
ملاحظ کیا کہ وہ تندرست ہو گیا تھا اور ناک او سک اونچی اور سیدھی ہو گئی تھی اور پہلوی دواج میں درگین اور
ہین ایک دائیں طرف سے اور ایک بائیں طرف سے اور سوا دواج کے نکھولنا چاہی کیونکہ کچھ فرق نہیں ہے
درمیان اس امر کے کہ فصد اس رگ کی کھولین اور درمیان اس امر کی کہ رگ حلق کی کاشین اور دو
رگین اورین آنکھ کو اندر اور یہ دونوں بھی قیقال کی شاخون سے ہین فصد او سک ناخن کو پڑھو نہیں تھی
بالون کو آنکھ میں نہیں پیدا ہونے دیتی اور ناصور کے مواد کو گوشہ چشم سے دور کرتی ہے اور جرب یک اور
شکوری اور درد سر کو دور کرتی ہے اور سوا ان گون کے کہ ہاتھ اور پاؤں اور سر اور گردن میں ہین
اور بیان اونکا ہو چکا ہے درگین اورین کہ دونوں پہلو دن شکم پر موضع ہین ایک رگ داہنی طرف
جگر کے اوپر ہے فصد او سک علت ہتھکا کو نفع دیتی ہے اور دوسری رگ بائیں جانب طحال کے اوپر موضع
فصد او سک طحال کی علتون کو خلی موثر ہے اور معلوم کریں کہ فصد کھولنے سے ان سب رگون کے جو بیان
ہو چکین جسوقت ہنگام احتیاج کھولین تو بدین سبکی اور راحت معلوم ہوگی اور خون جگر سے کھینچا اسوج

اور درگین اورین ناک کو اندر وہ بھی قیقال کی شاخونین سے ہین فصد اونکی ناک کی درم اور پرانے درو سراو
پرانے آنکھ کے درد کو نفع بخشی ہو اور درگین ربان کے نیچے ہین دونوں ظاہر اور ابھری ہوئی اور موٹی فصد
اونکی گرانی زبان کو کہ خون کے غلبہ سے ہوا اور اون زحمونکو جو دہن کے اندر ہون اور درد گلو اور کھانسی کو اور
خنازیر کو کہ سر اور گردن میں ہوا اور غرب یعنی ناصور کو کہ گوشہ چشم میں ہونفع دیتی ہے اور الوحسن الترخی کننا
کہ ایک رگ ہو عنقہ پر واقع اور عنقہ اون بالونکو کتہ میں جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہین اونکو نیچے ریش بھی
کتہ میں اور نفع او سک فصد کی مرض بحر یعنی مونسہ سے بدبو آنے کو مفید ہے اور درگین اورین اونکو دہن
کتہ میں ایک داہنی جانب گردن کے اور دوسری بائیں طرف او سک اور یہ دونوں باسلیق کی شاخون
ہین کہ اوپر سر کے آتی ہین اور حلق کے نزدیک موضع ہین نیچے شریان کے اور فصد دونوں رگون کی خناق
او ضیق نفیس سخت اور گرفتگی آواز او علت ذات الریه اور بیماری طحال اور ابتدای جذام کو نافع ہے اور
اور الوحسن الترخی لکھا ہے کہ میو کرکان میں ایک آدمی کی ابتدای جذام میں کہ آواز او سک بستہ ہو گئی تھی اور ناک
او سک میٹھ گئی تھی اور پست ہو گئی تھی فصد اونون رگوں کی کھلوانی نیلا نیلا آسانی رنگ خون او سین سے
نکلا اور خون کے ساتھ مانند رگ کے کوئی شے درشت برآمد ہوتی یہ دیکھ کر میو حکم دیا کہ بہت خون اس رگ سے
نکالنا چاہی بہت خون نکلنے سے او سک خوشی عارض ہوئی اور بہتر ساعت تک اسی غشی میں مبتلا رہا کبھی
ہوش میں آتا تھا اور کبھی غشی میں ہی جاتا تھا انجام کو جسوقت ہوش میں آیا تو او سک ناک سے چند قطرہ خون زرد
فام کے متغیر اور ناخوشبو نیک اور غشی بالکل دور ہو گئی اور بہت عرصہ تک غائب محسوس رہا پھر جو حاضر ہوا تو بغور نیو
ملاحظ کیا کہ وہ تندرست ہو گیا تھا اور ناک او سک اونچی اور سیدھی ہو گئی تھی اور پہلوی دواج میں درگین اور
ہین ایک دائیں طرف سے اور ایک بائیں طرف سے اور سوا دواج کے نکھولنا چاہی کیونکہ کچھ فرق نہیں ہے
درمیان اس امر کے کہ فصد اس رگ کی کھولین اور درمیان اس امر کی کہ رگ حلق کی کاشین اور دو
رگین اورین آنکھ کو اندر اور یہ دونوں بھی قیقال کی شاخون سے ہین فصد او سک ناخن کو پڑھو نہیں تھی
بالون کو آنکھ میں نہیں پیدا ہونے دیتی اور ناصور کے مواد کو گوشہ چشم سے دور کرتی ہے اور جرب یک اور
شکوری اور درد سر کو دور کرتی ہے اور سوا ان گون کے کہ ہاتھ اور پاؤں اور سر اور گردن میں ہین
اور بیان اونکا ہو چکا ہے درگین اورین کہ دونوں پہلو دن شکم پر موضع ہین ایک رگ داہنی طرف
جگر کے اوپر ہے فصد او سک علت ہتھکا کو نفع دیتی ہے اور دوسری رگ بائیں جانب طحال کے اوپر موضع
فصد او سک طحال کی علتون کو خلی موثر ہے اور معلوم کریں کہ فصد کھولنے سے ان سب رگون کے جو بیان
ہو چکین جسوقت ہنگام احتیاج کھولین تو بدین سبکی اور راحت معلوم ہوگی اور خون جگر سے کھینچا اسوج

فرمایا کہ اس شریان کو جلد قطع کر جائیں ورنہ ہوائی مائع کی شریان خواب دیکھتی ہی فوراً کافی اور کم
جناب باری اور سید عالم اور کو شفا حاصل ہوتی ابوسن التری لکھتا ہے کہ ایک شریان اور ہر کف دست میں ایک
انگوٹھ اور ارنگلی سب کو مضموع اس مقام پر کہ جہاں انگوٹھ کی جڑ ظاہر ہوتی ہے اس موضع کو عربی میں
تہ الکف کہتے ہیں شفت اسکی بائیں شفت شریان دیگر کے ہے اور کہا ہے کہ کانٹا اس رگ کا در پٹھلا اور در
سر کو قطع دیتا ہے اور ابوسن التری لکھتا ہے کہ کانٹا اس شریان کا اس درد کو جو تہ الکف میں ظاہر ہو فائدہ
بخشتا ہے پس یہ سب گین اور شرا تین جو مذکور ہو تین اڑتالیس شمار میں ہیں ابوسن التری لکھتا ہے کہ اگر
کوئی سوال کرے کہ کس واسطے بسبب درد سر زخمی کے آنکھ میں پانی اترنے اور علت انتشار خون کرتے
ہیں اور شریان صدمع واسطے باز کھنڈ اس علت کے کس واسطے کا تھوہیں تو اس کا جواب یہ دینا چاہیے کہ جو فضلہ
کہ شریان میں آکر جمع ہوتا ہے اکثر غذا و دل کے فضول سے ہوتا ہے اور بعض فضلہ اور وہ کے فضول سے ہوتا ہے
اس لیے کہ شاخیں اور وہ کی شرا تین کی شاخوں سے پیوستہ ہیں اور اس سبب کہ یہ شاخیں باریک ہیں اور گذر گاہیز
اونکی نہایت تنگ ہیں فضول جو اور وہ کی شریان میں آئے ہیں بہت کم ہوتے ہیں اور جو مواد کہ شریانوں میں
پھونچا جمع ہو جاتا ہے تحلیل کرنا اور مکا خیلے دشوار ہوتا ہے پس اسی کے اندر رہتا ہے اور بسبب قوت حرارت دل
انجرے اون فضول کے دماغ پر چڑھتی ہیں اور وہ شرا تین جو آنکھ سے پیوستہ ہیں شریان صدمع کی شاخیں ہیں پس
انجرے اور رطوبتیں کہ شریان صدمع میں آتی ہیں اور سبب ہوتی ہیں اور شرا تین چشم اون رطوبتوں سے آغشتہ
ہوتی ہیں اور نرم ہوتی ہیں اور مواد و نکو جلد اور اکثر قبول کرتی ہیں اور جب آغشتہ ہوتی ہیں تو نہایت فراخ
ہو جاتی ہیں پس بسبب فراخی کے فضلہ غلیظہ اون میں اترتا ہے اور آنکھ میں ٹھہر جاتا ہے اور منافذ سے
گذر گاہیز چشم کی جہت کشادہ ہوتی ہیں تو علت انتشار کی ظاہر ہوتی ہے یا پانی آنکھ میں اترتا ہے
طبیبوں نے جو یہ حال دیکھا اور خیال کیا کہ اون فضول کا پاک ہونا شریانوں کے اندر سے خیلے دشوار ہے اس واسطے
مناسب متصور ہوا کہ شرا تین صدمع کو کاٹیں اور داغ دیوین تاکہ اون فضول کا کوئی گذر نہ رہے کہ آنکھ کا اندر
آنے پائیں اور اگر قصہ شریان کی ممکن ہوتی قصہ کرتی لیکن جو کہ قصہ ممکن نہ ہو سکی اس لیے کانٹا اور داغ دینا
بہتر سمجھا اور اس امر میں کہ شرا تین ساتھ اور وہ کے پیوستہ ہیں اور رابہیں آپس میں کھلی ہوتی ہیں کچھ خلاف
ہیں یہ چنانچہ ذکر اور اس کا فصل پانچویں باب میں خبر و تخم اور جو تھی گفتار سے کتاب اول کے مندرج ہو چکا ہے
اگر سب شرا تین اور وہ سے پیوستہ ہوتے ہیں تو اور بسبب حرکت شریانوں کے ہوائی تازہ خون کو کہ اندر اور وہ کے
ایک نہ پھونچتی تو خون اور وہ کا تقصیر ہو جاتا تھیں بن اسحق لکھتا ہے کہ جالینوس نے کچھ شک نہیں کیا ہے
اس بات میں کہ شرا تین اور وہ سے پیوستہ ہیں البتہ اس امر میں خلاف اس گروہ کا ہے جو بعد جالینوس کے

کچھ عین ذہن لکھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ
ابوسن التری لکھتا ہے کہ ایک شریان اور ہر کف دست میں ایک
انگوٹھ اور ارنگلی سب کو مضموع اس مقام پر کہ جہاں انگوٹھ کی جڑ ظاہر ہوتی ہے اس موضع کو عربی میں
تہ الکف کہتے ہیں شفت اسکی بائیں شفت شریان دیگر کے ہے اور کہا ہے کہ کانٹا اس رگ کا در پٹھلا اور در
سر کو قطع دیتا ہے اور ابوسن التری لکھتا ہے کہ کانٹا اس شریان کا اس درد کو جو تہ الکف میں ظاہر ہو فائدہ
بخشتا ہے پس یہ سب گین اور شرا تین جو مذکور ہو تین اڑتالیس شمار میں ہیں ابوسن التری لکھتا ہے کہ اگر
کوئی سوال کرے کہ کس واسطے بسبب درد سر زخمی کے آنکھ میں پانی اترنے اور علت انتشار خون کرتے
ہیں اور شریان صدمع واسطے باز کھنڈ اس علت کے کس واسطے کا تھوہیں تو اس کا جواب یہ دینا چاہیے کہ جو فضلہ
کہ شریان میں آکر جمع ہوتا ہے اکثر غذا و دل کے فضول سے ہوتا ہے اور بعض فضلہ اور وہ کے فضول سے ہوتا ہے
اس لیے کہ شاخیں اور وہ کی شرا تین کی شاخوں سے پیوستہ ہیں اور اس سبب کہ یہ شاخیں باریک ہیں اور گذر گاہیز
اونکی نہایت تنگ ہیں فضول جو اور وہ کی شریان میں آئے ہیں بہت کم ہوتے ہیں اور جو مواد کہ شریانوں میں
پھونچا جمع ہو جاتا ہے تحلیل کرنا اور مکا خیلے دشوار ہوتا ہے پس اسی کے اندر رہتا ہے اور بسبب قوت حرارت دل
انجرے اون فضول کے دماغ پر چڑھتی ہیں اور وہ شرا تین جو آنکھ سے پیوستہ ہیں شریان صدمع کی شاخیں ہیں پس
انجرے اور رطوبتیں کہ شریان صدمع میں آتی ہیں اور سبب ہوتی ہیں اور شرا تین چشم اون رطوبتوں سے آغشتہ
ہوتی ہیں اور نرم ہوتی ہیں اور مواد و نکو جلد اور اکثر قبول کرتی ہیں اور جب آغشتہ ہوتی ہیں تو نہایت فراخ
ہو جاتی ہیں پس بسبب فراخی کے فضلہ غلیظہ اون میں اترتا ہے اور آنکھ میں ٹھہر جاتا ہے اور منافذ سے
گذر گاہیز چشم کی جہت کشادہ ہوتی ہیں تو علت انتشار کی ظاہر ہوتی ہے یا پانی آنکھ میں اترتا ہے
طبیبوں نے جو یہ حال دیکھا اور خیال کیا کہ اون فضول کا پاک ہونا شریانوں کے اندر سے خیلے دشوار ہے اس واسطے
مناسب متصور ہوا کہ شرا تین صدمع کو کاٹیں اور داغ دیوین تاکہ اون فضول کا کوئی گذر نہ رہے کہ آنکھ کا اندر
آنے پائیں اور اگر قصہ شریان کی ممکن ہوتی قصہ کرتی لیکن جو کہ قصہ ممکن نہ ہو سکی اس لیے کانٹا اور داغ دینا
بہتر سمجھا اور اس امر میں کہ شرا تین ساتھ اور وہ کے پیوستہ ہیں اور رابہیں آپس میں کھلی ہوتی ہیں کچھ خلاف
ہیں یہ چنانچہ ذکر اور اس کا فصل پانچویں باب میں خبر و تخم اور جو تھی گفتار سے کتاب اول کے مندرج ہو چکا ہے
اگر سب شرا تین اور وہ سے پیوستہ ہوتے ہیں تو اور بسبب حرکت شریانوں کے ہوائی تازہ خون کو کہ اندر اور وہ کے
ایک نہ پھونچتی تو خون اور وہ کا تقصیر ہو جاتا تھیں بن اسحق لکھتا ہے کہ جالینوس نے کچھ شک نہیں کیا ہے
اس بات میں کہ شرا تین اور وہ سے پیوستہ ہیں البتہ اس امر میں خلاف اس گروہ کا ہے جو بعد جالینوس کے

ابوسن التری لکھتا ہے کہ ایک شریان اور ہر کف دست میں ایک
انگوٹھ اور ارنگلی سب کو مضموع اس مقام پر کہ جہاں انگوٹھ کی جڑ ظاہر ہوتی ہے اس موضع کو عربی میں
تہ الکف کہتے ہیں شفت اسکی بائیں شفت شریان دیگر کے ہے اور کہا ہے کہ کانٹا اس رگ کا در پٹھلا اور در
سر کو قطع دیتا ہے اور ابوسن التری لکھتا ہے کہ کانٹا اس شریان کا اس درد کو جو تہ الکف میں ظاہر ہو فائدہ
بخشتا ہے پس یہ سب گین اور شرا تین جو مذکور ہو تین اڑتالیس شمار میں ہیں ابوسن التری لکھتا ہے کہ اگر
کوئی سوال کرے کہ کس واسطے بسبب درد سر زخمی کے آنکھ میں پانی اترنے اور علت انتشار خون کرتے
ہیں اور شریان صدمع واسطے باز کھنڈ اس علت کے کس واسطے کا تھوہیں تو اس کا جواب یہ دینا چاہیے کہ جو فضلہ
کہ شریان میں آکر جمع ہوتا ہے اکثر غذا و دل کے فضول سے ہوتا ہے اور بعض فضلہ اور وہ کے فضول سے ہوتا ہے
اس لیے کہ شاخیں اور وہ کی شرا تین کی شاخوں سے پیوستہ ہیں اور اس سبب کہ یہ شاخیں باریک ہیں اور گذر گاہیز
اونکی نہایت تنگ ہیں فضول جو اور وہ کی شریان میں آئے ہیں بہت کم ہوتے ہیں اور جو مواد کہ شریانوں میں
پھونچا جمع ہو جاتا ہے تحلیل کرنا اور مکا خیلے دشوار ہوتا ہے پس اسی کے اندر رہتا ہے اور بسبب قوت حرارت دل
انجرے اون فضول کے دماغ پر چڑھتی ہیں اور وہ شرا تین جو آنکھ سے پیوستہ ہیں شریان صدمع کی شاخیں ہیں پس
انجرے اور رطوبتیں کہ شریان صدمع میں آتی ہیں اور سبب ہوتی ہیں اور شرا تین چشم اون رطوبتوں سے آغشتہ
ہوتی ہیں اور نرم ہوتی ہیں اور مواد و نکو جلد اور اکثر قبول کرتی ہیں اور جب آغشتہ ہوتی ہیں تو نہایت فراخ
ہو جاتی ہیں پس بسبب فراخی کے فضلہ غلیظہ اون میں اترتا ہے اور آنکھ میں ٹھہر جاتا ہے اور منافذ سے
گذر گاہیز چشم کی جہت کشادہ ہوتی ہیں تو علت انتشار کی ظاہر ہوتی ہے یا پانی آنکھ میں اترتا ہے
طبیبوں نے جو یہ حال دیکھا اور خیال کیا کہ اون فضول کا پاک ہونا شریانوں کے اندر سے خیلے دشوار ہے اس واسطے
مناسب متصور ہوا کہ شرا تین صدمع کو کاٹیں اور داغ دیوین تاکہ اون فضول کا کوئی گذر نہ رہے کہ آنکھ کا اندر
آنے پائیں اور اگر قصہ شریان کی ممکن ہوتی قصہ کرتی لیکن جو کہ قصہ ممکن نہ ہو سکی اس لیے کانٹا اور داغ دینا
بہتر سمجھا اور اس امر میں کہ شرا تین ساتھ اور وہ کے پیوستہ ہیں اور رابہیں آپس میں کھلی ہوتی ہیں کچھ خلاف
ہیں یہ چنانچہ ذکر اور اس کا فصل پانچویں باب میں خبر و تخم اور جو تھی گفتار سے کتاب اول کے مندرج ہو چکا ہے
اگر سب شرا تین اور وہ سے پیوستہ ہوتے ہیں تو اور بسبب حرکت شریانوں کے ہوائی تازہ خون کو کہ اندر اور وہ کے
ایک نہ پھونچتی تو خون اور وہ کا تقصیر ہو جاتا تھیں بن اسحق لکھتا ہے کہ جالینوس نے کچھ شک نہیں کیا ہے
اس بات میں کہ شرا تین اور وہ سے پیوستہ ہیں البتہ اس امر میں خلاف اس گروہ کا ہے جو بعد جالینوس کے

ہوئے ہیں اور طریق خارج کرنے فضول کا شرا تین دیگر سوای اسکے نہیں ہے کہ جس طریق سے فضول اور ہنر داخل ہوئے ہیں اوسی طریق سے باہر نکالیں اور اون فضول کے لیے بخراسکے کہ اول شرا تین سے دل کی طرف پھر آدین اور دل سے ساتھ اوس رگ کو کہ جگر سے گردہ کی طرف اوتری ہے اور دل کے نزدیک اور چری ہے اور اوس سے پیوستہ ہوتی ہے اور غذا پھونچاتی ہے اور آدین اور طرف جگر کے اگر مقام جگر سے ساتھ فساد اور رگون کے خراج ہو دین کوئی طریق دوسرا ممکن نہیں ہے باب بائیسواں جزو چہارم سے گفتار پہلی سے دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے اوں رگون کے حالات کی شناخت میں ہے کہ فساد کو شناخت اولی سے چارہ نہیں ہے فساد کو چاہیو کہ پہلے اونگی رگ پر کچھ اور تامل کرے تاکہ گوہر رگ کا اور نہاد اوسکی پہچانے اسلئے کہ اکثر گوہر رگ کا عصبانی ہوتا ہے یا غشائی یا صفائی اور اکثر جگہ کوئی شریان ساتھ اوس سچے کے جو بچرگ کے ہوتا ہے ہم پہلو ہوتی ہے یا سجاو رگ کو شریان ظاہر ہوتی ہے طبیب اوسکو آفت فی الوضع کہتے ہیں لیکن نشان اس امر کا کہ گوہر رگ کا عصبانی ہے یہ ہے کہ جسوقت اونگی مین تو بچرگ کی کے مانند پوست کو دباغت کرے اور نشان غشائی کا یہ ہے کہ نرم ہووے اور اونگی اوس میں پٹھے سکتی ہو اور صفائی مانند دوسری پوست کو ہے کہ دو طبقہ ایک دوسری پر ہوتے ہیں اور منفعت شناخت کرنی گوہر رگ کی یہ ہے کہ اگر عصبانی ہو پہلو اوسکو فساد نرم کرے ساتھ انجرون پانی گرم کے اور گرانی سے گرم پانی کے اوس پر تاکہ نرم ہو جاوے پھر فساد کھولے اور اگر غشائی ہو تو لازم ہے کہ اول بازو باندھے اور رگ کو اپنی انگلیوں سے پکڑ لےوے تاکہ بسبب نرمی کے وہ رگ اوس نہاد سے پھر جدا ہو سکے فساد کھولے اور اگر صفائی ہو رگ بہت ملے اور اونگی مسجہ اور چچ کی اونگی مارے تاکہ وہ رگ گرم اور نرم ہو جائے پھر فساد کھولے اور اوسکی فساد میں کچھ تامل کرے بلکہ اولی یہ ہے کہ اور کوئی رگ ڈھونڈے اور منفعت نہاد رگ کی شناخت میں ہے کہ اگر خوف کریں کہ اوس جگہ کوئی شریان ہے ساتھ کسی پیر کو تو اوس مقام پر خوب کھینچ کرین چنانچہ اکثر اسی کو بد نہیں ہفت اندام اور سرور کی رگ کو بچرگ کوئی شریان نہیں ہوتی ہے اور بعض آدمیوں کے شریان بھی ہوتی ہے شاذ اور نادر اور ابو الحسن التبرجی کہتا ہے کہ مینو بعد اوسین دیکھا کہ فساد ذی ایک آدمی کی رگ ہفت اندام کھولی رگ کھلتی ہی خون روان ہوا اور ہر چند تدریجی خون اوسکا بندہ سو سکا آخر کار وہ آدمی مر گیا اور کیفیت یہ تھی کہ جس رگ کو فساد ذی اکل یعنی ہفت اندام تصور کیا تھا فم اوسکا غلطی پر تھا بلکہ وہ شریان تھی اور بجای الحل معلوم ہوتی تھی اور اکل یعنی ہفت اندام پوشیدہ ہو گئی تھی اس حال کی تو حاکم تک پونجی وہاں کو حاکم ذی اوس فساد کی گردن مارنے کا حکم دیا قاضی ذی حاکم سے کہا کہ اوس پیر قصاص عائد نہیں ہو سکتا ہے اور قتل اوس بگناہ کا خارج انصاف سے ہے کیونکہ اگلے حکیموں نے کسی کتاب میں نہیں لکھا ہے

[illegible][illegible]

دو خون طرف چار گین ظاہر ہو دین ہر طرف سے دو رگ ایک رگ بہت موٹی اور وہ دواج ہے اور دوسری بہت باریک اور وہ نبات ہے سوائے دواج کے نہ کھولنا چاہیے اور بعض طبیوں نے بہتر اس امر کو سمجھا ہے کہ اول دواج چپ کی رگ پر شتر مارین اور سات دن صبر کریں پھر دواج راست کی رگ کو کھولیں کہ قوت قائم رہے اور جو لوگ کہ قوت پر اعتماد رکھتے ہیں دونوں رگوں کو ایک ہی وقت میں کھولتے ہیں اور حسب وقت کہ خون بقدر حاجت نکل چکے تو فوراً انرا کھول دالیں اسی وقت خون ٹھہر جائے گا پھر فصد کھلوانے والے کو حکم کریں کہ چند قدم ٹہلے اور اگر خون نہ تھے تو اسی وقت گدی رکھ کر پیٹ مضبوط باندھیں اور غشی کا عارض ہونا اس فصد میں باعث خوف نہیں ہے پس حسب وقت غشی عارض ہو تو فوراً بوی خوش سو گھین اور گلاب کو چھینے اور سکے موخہ اور سر پر مارین اور حوالی دواج کو صندل اور گلاب سے خشک کھین مگر کافور سے بجاوین اور رگ گوشہ چشم کو چاہیے کہ فصد گوشہ چشم کو چوناک کی طرف سے غور کرے کیونکہ یہ رگ اکثر ظاہر نہیں ہوتی ہے اور فصد کھلوانے والے سے کہے کہ وہ گلا اپنا دو بچے یہاں تک کہ چہرہ اور سانس خ ہو جائے اور موخہ کھل جائے اور فصد کو خیال کھنا چاہیے کہ سر شتر کا گوشت اور اس عضلہ پر چاند رگوشہ چشم کے ہر نہ پھونچو پائے اسلئے واجب ہے کہ اس رگ پر شتر گھرانہ مارے کہ خوف نا صورت ہو جائے گا ہے اور حسب وقت فصد اس رگ سے خون روکنا چاہیے تو اس سے کہہ دیو کہ ہاتھ اپنی گلے سے اوٹھا لیو اور سیدم خون رگ جائیگا اور اگر ہنوز ٹپکنا اور سکا باقی ہو تو قدرے زیرہ اور نمک چبا کر حرجت پر رکھ دیو اور رگ سر بینی کی فصد میں بھی حکم کریں کہ مقصود گلا اپنا ہاتھ سے گھونٹے اور فصد کو چاہیے کہ جب جگہ کہ سر بینی میں بعض آدمیوں کے شکاف ظاہر ہوتا ہے اور وہ دو غشروں ہیں شتر درمیان دونوں غشروں کے بلند موضع پر اس شکاف کو داخل کرے جتنی کہ درازی سر شتر کی ہے اور رگ سوراخ بینی کی فصد میں بھی مقصود گلا اپنا گھونٹے اور آفتاب کے سامنے کھڑا ہو دی اور دونوں سوراخ ناک کو مقابل آفتاب کے رکھو اور سانس کو خوب ضبط کر مہیاں تک کہ چہرہ سرخ ہو جائے اور رگ معلوم ہونی لگے پھر فصد مانند نیش مارنے حجام کے حالت حجامت میں اس رگ کو پشت شتر سے کھولے اور کانوں کی گین شریانوں کے پیچھے ہیں فصد انکی مانند کاٹنے شریانوں کے ہر اور شتر اوپر بھی پہنائی سے لگا دین اور ان رگوں کی فصد میں کچھ خطر نہیں ہے اگر پہنائی شتر مارین سچی لکھتا ہے کہ اس رگ کو فاس سے کھولنا چاہیے اور پہنائی سے لگانا چاہیے اور صدغ کی رگوں کی فصد میں بھی حکم کریں کہ مقصود گلا اپنا گھونٹے یہاں تک کہ گین ادھر آدین پھر فصد رگ کو انگوٹھ سے پکڑ لیو اور شتر مارے اور حسب وقت خون روکنا چاہیے تو مقصود سے کہے کہ گلا اپنا چھوڑ دیو اور جو اس پر بھی خون نہ بند ہو دی تو اس رگ کو کاٹنا بہتر ہے یا داغ دینا اور زبان کے نیچے کی رگ کی فصد کو دو طرح پر کھولیں ایک یہ کہ مرض سے کہیں کہ زبان کو کھینچ لیو اور دانتوں کے

سراور خشک سے پیسے دیو
میں اور سانس قوی ہو
سکے کہ تلخی اور سکی دلیں سے اور
حکامہ کے تلخی اور سکی دلیں سے اور
ساختہ قوت از غیب بارہ باب کے
کہ دلیں اور پیچھے اور سکا ہے
اور ساختہ قوت ہوا تھوڑی طبیعت سے
کہ کہ تیزی کوئی اور طبعیت اور سکی
اور سکا ہے اور دلیں سے اور سکی
تیزی اور دلیں سے اور سکی
ج ۳۰
جہات حقیقہ اور ذات الحجب اور قوت
ریہ اور اس اور اس سال حارہ اور
قوت صفروں کے تاغی اور اور اور
تشنہ اور سوراخ بینی اور اور اور
م قوت البول پر شتر مارا اور فصد اور
شعوط اور طلاء اور سانس اور اور
سعیلہ اور گلا اپنا گھونٹے اور اور
صدغ اور گلا اپنا گھونٹے اور اور
ضموضا حیات حارہ حارہ اور اور
پیشانی پر سانس اور اور اور اور

دو خون

پاس نگاہ رکھو اور گلا بھی اپنا دو پچھ فضا دل میں رک کو بخوبی دیکھو اور درازی سے نشتر مارے کیونکہ اگر پینائی سہل گلا
تو خون بدشواری رک گیا اور طریق دوسرا یہ کہ فضا دل کو اسکی زبان کی کسی نرم کپڑے سے اوپر کو اوٹھاؤ اور پچھ
رگ کو بخوبی دیکھ کر نشتر مارو اور جسوقت چاہیں کہ خون تمم جائے مریض سے کہیں کہ گلا اپنا چھوڑ دو یہی خون فوراً
رک جائیگا اور اگر خون نہ رک سکے تو سرکہ اور پوست انا را اور مارو سے کلیان کر اوین اور مریض سے کہیں کہ خنمو بخ
مین رکھو اور بازو اور پند لیان اسکی باندھیں اور طریق فضا صافن کا یہ ہو کہ اول پندلی کو بالائی شتالنگ سے تھم
باندھیں اور مریض سے کہیں کہ چند قدم اٹھو اور گرہ او سکے پاؤں کے تلے رکھیں اور اس سے کہیں کہ پاؤں کو
خوب او سپرد باوی مقصود ان جیلون سے ظہور رگ ہو اور جس کسی کی کہ یہ رگ بخوبی نمودار ہو اس کے لیے فقط شمس
ہی باندھنا کافی ہو گا اور معلوم کریں کہ یہ رگ بعض آدمیوں کے پاؤں میں سیدھی او تری ہے بدون شاخ و برگ اور بعض
آدمیوں کے پاؤں میں بعد اس کے پچھونچنے کے قریب کعبے دو شاخیں دونوں جانب سے نکلی ہیں پس او مصوت میں ہنگام
فضا اصل رگ پر نشتر مارنا چاہی خواہ او پر سے خواہ پچھ سے اور عرق النسا کی بہت شاخیں ہیں ایک شاخ اسکی قیفا
سوی ملی ہوتی ہو اور طریق اسکی فضا کا یہ ہو کہ کوئی لہنی گہری یا ٹوڑ لیکر ایک سلاو سکا محل مقصود پر کپڑے پندلی کے متصل
شتالنگ کو باندھیں اور باقی کو تمام ران اور پندلی پر لپیٹیں خوب مضبوط اور چار سے کہیں کہ کتو دفعہ پیچو اور اوٹھو اور پاؤں
او سکا اینٹ پر رکھیں اور جانب وحشی کعب پر اس رگ کو ڈھونڈ کر نشتر لگاؤین خواہ او پر سے خواہ پچھ سے اور لاہم
کہ اس رگ کو طول میں کھولیں اسلئے کہ دونوں طرف او سکے عصب یعنی پچھا ہے اور جودہ رگ شتالنگ کو پاس
نہ ملے تو اس رگ کے شعبہ پر جود درمیان خضر اور بصر کے ہو نشتر مارین کیونکہ فضا اس مقام کی خالی خطا سے ہے
اور نشان عرق النسا کا یہ ہو کہ جب ظاہر ہوتی ہے تو اسر چند گرہ معلوم ہوتی ہیں اور طول میں اس رگ کو
کھولنا اس غرض سے ہے کہ اگر نشتر پیچے پچھونچا تو او سیوقت پاؤں او سکا سست ہو جائیگا اور طریق مابض کی
فضا کا یہ ہو کہ پندلی کو باندھیں اور ران کو بھی خوب مضبوط باندھیں اور چند قدم بیمار کو ٹھلاؤین اور کتی بار بٹھاؤین
اور کتی بار اوٹھاؤین یہاں تک کہ فضا دل کو رگ بخوبی معلوم ہو و پچھ ہوشیاری نشتر لگاؤی اور طریق سل شریان صدم
کا یہ ہو کہ اول پوست کو چھیلین اور رگ کو ظاہر کریں اور ایک آلہ ہو اسکو سلا لکھو یہیں اور وہ آلہ لوہے کا ہوتا ہو
سراو سکا گول اور درمیان میں او سکے چند خط اوٹھو ہوتے ہوتے ہیں پس اس سلا لکھو رگ کو اندر داخل کریں و
رگ کو درمیان اون دونوں خطوں کے اوٹھا کر لپیٹیں اور آغا ز لپیٹو کا جانب رو سے بجانب گوش کریں
اور اسی طرح پر لپیٹیں تاکہ رگ ٹوٹ جائے بالکل عمل سل کا خالی آفت سے نہیں ہے اور اگر چاہیں دونوں
سرو نکورگ کو داغ دیوین اور اگر چاہیں بیداغ چھوڑ دیوین تاکہ دونوں سرو رگ کو بیچہ جاتیں اور اس میں
یہ عمل نہیں کرتے ہیں اور طریق اہل بغداد کا یہ ہو کہ اول شریان کے پوست کو چھرتے ہیں اور رگ کو صناعہ سے

دوسرا ہندوستانی میں مازدانی سرور سے پچھ
راں اور عمل اور پچھونچنے کے بعد فضا دل کو
نکھو اور کتو دفعہ پیچو اور اوٹھو اور پاؤں
باندھیں اور بازو اور پند لیان اسکی باندھیں
دوسرا ہندوستانی میں مازدانی سرور سے پچھ
راں اور عمل اور پچھونچنے کے بعد فضا دل کو
نکھو اور کتو دفعہ پیچو اور اوٹھو اور پاؤں
باندھیں اور بازو اور پند لیان اسکی باندھیں

ج ۳
پچھونچنے کے بعد فضا دل کو نکھو اور کتو دفعہ پیچو اور اوٹھو اور پاؤں باندھیں اور بازو اور پند لیان اسکی باندھیں
دوسرا ہندوستانی میں مازدانی سرور سے پچھ
راں اور عمل اور پچھونچنے کے بعد فضا دل کو نکھو اور کتو دفعہ پیچو اور اوٹھو اور پاؤں باندھیں اور بازو اور پند لیان اسکی باندھیں
دوسرا ہندوستانی میں مازدانی سرور سے پچھ
راں اور عمل اور پچھونچنے کے بعد فضا دل کو نکھو اور کتو دفعہ پیچو اور اوٹھو اور پاؤں باندھیں اور بازو اور پند لیان اسکی باندھیں

اور شکار
پچھونچنے کے بعد فضا دل کو نکھو اور کتو دفعہ پیچو اور اوٹھو اور پاؤں باندھیں اور بازو اور پند لیان اسکی باندھیں
دوسرا ہندوستانی میں مازدانی سرور سے پچھ
راں اور عمل اور پچھونچنے کے بعد فضا دل کو نکھو اور کتو دفعہ پیچو اور اوٹھو اور پاؤں باندھیں اور بازو اور پند لیان اسکی باندھیں

مکرتے تو لازم ہے کہ ایسی حال میں فصد رگ صافن کی کھولین اور یاد دوسری ہاتھ کی فصد کریں اور اگر زخم میں پیپ
پڑ جائے اور گدڑ تنگ ہو تو اس جراحت کو فراخ کرنا چاہیو اور گدی رکھنا چاہیو کہ ریم کو دفع کریو اور اگر فضا
رگ تنگ کھولی ہو اور خون بچہ پوست کو جگلیا ہو اور مقام رگ کا نیلا ہو گیا ہو تو جب تک اثر او سکازا تیل ہو
اوس ہاتھ سے کچھ زور نہ کریں اور حسب وقت کہ نیلگوئی اوسکی گھٹ جاتی اور مائل بزردی ہو وہ نشان سلامتی کا
اور جو دوسری دن نیلگوئی ترقی پر ہو یہاں تک کہ وہ مقام مطلق سیاہ ہو جائے تو واجب ہے کہ فوراً رگ صافن کھولین
یا دوسری ہاتھ کی فصد لیوین اور اوس مقام پر شیا ف مایٹا اور اسپنول اور ہری دھنیہ کے پانی کا ضا کریں
اور اگر جراحت شریان تک پہنچو تو اس وقت سرگ کو پکڑیں اور بازو دوسری ہاتھ کا باندھیں اور وہ دو اکہ اس
باب میں بیان کیجائیگی اوس جراحت پر کھین اور محکم باندھیں اور ہاتھ کو بالمش بلند پر کھین تاکہ خون اوسط
سیل نہ کریو اور پاؤں کو جو برابر اس ہاتھ کو ہے محکم باندھیں اور اگر پاؤں باندھنے سے آدمی تکلیف میں ہو پاؤں کو
کھولین کہ آسائیش پاوی پھر دوسری مرتبہ پاؤں باندھیں اور جو دو اکہ موضع رگ پر کھین جدا کریں جب تک کہ
خشک نہو لیوی اور اگر باوجود ان تدبیروں کے خون اوسی زور اور قوت سے باہر نکلتا ہو اور بند نہو سکتا ہو تو لازم
ہے کہ دوسری ہاتھ کی رگ باسلیق یا رگ ہفت اندام کھولین اور اگر پھر بھی ساکن ہو اور کسی تدبیر سے بند نہوے
تو تدبیر اوسکی سوا کسی نہیں ہے کہ شریان کو کاٹیں اور داغ دیوین لیکن نشان اس بات کا کہ زخم شریان
میں ہو گیا ہے یہ ہے کہ حرکت خون کے کو دڑکی بانظام ہوگی مانند حرکت نبض کے اور اس وقت نبض نرم اور
ہونی شروع ہوگی اور خون شریان کا پتلا اور بھورا ہوتا ہے اور حسب وقت کان جراحت کو نزدیک کھین آواز
آف آف کی سموع ہوگی لیکن وہ دو اجوز خرم رگ پر رکھی جاتی ہے یہ ہے دم الاخون انزروت شب یانی یعنی
پھٹکری قلقلہ ارقا قیالکنا صبر یعنی الیو اجرا دہ کندر ہر ایک ایک جزو صمغ عربی یعنی بول کا گوند دو جزو کوٹین او
چھانین اور نگاہ رکھیں اور حاجت کی وقت مرغ کے اندر کی سفیدی میں گوندھیں اور اوسکو ساتھ دہر جزو کثر
اور یا قرنزم اور یا خانہ غلبوت نرم پاکیزہ کے جراحت پر کھین اور محکم باندھیں اور اس دو کو لادق کتہ ہیں اور
جالیونس لکھتا ہے کہ اس معاملہ کے لیے کوئی دوا دوا کندر سے بہتر نہیں ہے اور وہ یہ ہے صفت آن کندر
صاف بلکہ کوٹین اور اوسکو مثل غبار باریک کریں اور مرغ کے اندر کی سفیدی میں گوندھیں اور دہر جزو کثر
ساتھ زخم پر کھین اور بہت لگاویں اور حوالی جراحت کو اس دوا سے گھیریں اور دوائیں جو زخم کو جلاتی ہیں
اور داغ دیتی ہیں اگرچہ وہ اوس وقت نفع بخشی ہیں لیکن انجام اونکا بہتر نہیں ہے اس لیے کہ وہ دوائیں سر جراحت
پوست خشک پیدا کرتی ہیں اور اوس سے خوف نہ رہنا چاہیو کیونکہ حسب وقت وہ پوست گر جائیگا تو سر جراحت کا
فراخ ہو جائیگا اور پھر دوبارہ خون جاری ہو گا اور وہ دوائیں جو اس طرح کی ہوتی ہیں ریشما کی ہوتی ہیں اور

دم الاخون

فصدی اوسکی فصد و نشان ہر ایک داند

ہر ایک فصدی ہر ایک داند

کمزور دقت خور و لیس اور سفید مائل

بزدلی ہو یا نہ ہو

قسم پھٹکری کی پوسٹ اور اس سے ہونی

جسم صمدیہ ج

اوسکا صمغ عربی اور اوس کا

کندر ایک دقت خور و لیس

کندر ایک دقت خور و لیس

خوہ کو زیادہ موافق ہوتی ہیں اور دو این سو لاندہ مانند چونہ اور سترال اور ننگار اور سچی اور گندہک کی ہیں اور جبکہ کہ ان دواؤں کو کام میں لاتین اور انکو ساتھ قابض چرین مانند زور اور اقا قبا وغیرہ کو شامل کرین یا اون دواؤں کو اختیار کرین کہ جنہیں قوت قبض ساتھ قوت سوزندگی کے ہر مانند چٹکری اور قلعہ طار کے اور متقدمین نے لکھا ہے کہ جبوقت زخم شریان پر دوا رکھیں اور وقت لازم ہے کہ کوئی شے مانند پوست پستہ یا مانند پوست خروست سیسہ یا رنگ سی بناتین اور اس پر رطلہ اور رفاہہ یعنی گدی زخم پر جا کر ٹپی سے مضبوط باندھیں اور دس دن تک نہ کھولیں بعد دس دن کے باہر تنگی کھولیں اگر خون ٹھہر گیا ہو پھر باندھیں اور ہر روز کھولیں اور پھر باندھیں جب تک سمجھیں کہ زخم درست ہو گیا اور اس درمیان میں طبع مریض کو نگاہ رکھیں کہ نرم ہونی پڑے اور باعبدال رہی لیکن قطع شریان معلوم کرین کہ شریان کے کاٹنے کی اسوقت حاجت قوی ہوتی ہے کہ جراحت شریان بزرگ پر واقع ہوتی ہو اور کاٹنا اسکا اسطور پر ہے کہ پوست جراحت کا بہت چرین اور شریان کو صنادہ اوٹھا دیں اور گوشت سے جدا کرین اور دونوں طرفین جراحت کی ابریشم سے باندھیں خاصۃً اس جانب کو کہ دل اور جگر سے پیوستہ ہے اور اکثر اوقات باندھنا اس جانب کا کفایت کرتا ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ دونوں جاں سے باندھیں اور رگ کو درمیان میں دونوں کے باندھیں اسوقت خون تھم جائیگا پھر دوا لازماً یا دوا جالینوس رکھیں اور باندھیں کچھ خطرہ نہیں ہے اور معلوم کرین کہ اکثر اوقات داغ دینا یا اور کسی تدبیر سے خون شریان کا رگ جاتا ہے سبب اس خون کو رکنو کا یہ ہوتا ہے کہ سرگ پر گوشت اوگتا ہے اور جراحت شریان کی درست ہو جاتی ہے پھر اس گوشت سے ہر جراحت پر شہہ یعنی پھنسی ظاہر ہوتی ہے نرم اور نازک اور اگر اسپر کان لگا دیں تو جس و حرکت خون کی اس پھنسی میں پاسکتے ہیں اس پھنسی کو سب طیب بیت الدم کہتے ہیں اسلیئے کہ خون سے بھری ہوتی ہے پس جبوقت کہ اس پھنسی پر کچھ زخم چھو پھر دوسری مرتبہ خون آنا شروع ہوگا اور باعث خفہ ہوگا اور صورتیں لازم ہے کہ اس پھنسی پر ہمیشہ دوا میں قابض لگاتے ہیں جالینوس کہتا ہے کہ مینو ایک دن سنا کہ کسی شخص کی شریان کی کیفیت ہوتی اور بیت الدم پھنسی اور سپر ظاہر ہوتی کسی نے اس آدمی سے کہا کہ اسپر برف رکھنا چاہیو وہ اسپر ہمیشہ برف رکھتا تھا بعد ایک مدت کو بیت الدم سخت ہو گئی اور آواز خون کے حرکت کی جو اس سے سنتے تھے نہ سنی اور بخوبی درست ہو گئی اور نیز جالینوس کہتا ہے کہ اکثر طیب گمان کرتے ہیں کہ زخم شریان کا درست نہیں ہوتا ہے بسبب سختی اور سکو جرم کے اور مینو اکثر شریانوں کو دیکھا ہے کہ جراحت اوکی درست ہو گئیں خاصۃً اندام نرم میں اور جسم میں سخت اندام والوں کے بھی مینے دیکھا ہے کہ جبوقت شریان پر زخم چھو پڑا ہے اچھا ہو گیا ہے چنانچہ ایک دن مینو دیکھا کہ کسی فضا دے کسی آدمی کی فصد کھولی شبہ میں شریان کھل گئی کیونکہ اس نے مین سمجھا تھا کہ شریان ہے مین اس دم موجود تھا مینو دیکھا کہ خون اسکا بھٹکتا تھا

۱۰ زنگار کو
 چوبین زخا کرتی ہیں زنگار کو
 چو تو در صید کرم اور خشک پر سوم
 قلمی پر اور اکل اور لڑاع اور صفت
 اور موت قور و قلع و کمان پر اور
 سوم اور اوغن بنون کے بدون لڑاع
 کو پر اور مانع ناپارہ ہونے فرغ خستہ
 کا اور ساعیکہ اور درم و اجاب کا اور با
 جا گوشت کا پر اور ساعیکہ صفت العظیم
 اور زہاد دینی کے واسطی میں تفرج
 کا اور برہ کے اور خستہ اور سکا شدہ
 بوسلمت اور سلسلہ بنی بوسلمت کے اور
 ج ۳۰
 بوسلمت اور نامور مفتی کا اور بوندہ
 اور چوشتی کہ در شہد کے واسطی قور و
 کہانندہ اور ناک اور مان کے اور ساق
 شہد کو واسطی موٹائی بنی بوسلمت کے اور
 اور سلسلہ تفریق و بوسلمت کے اور
 اور صفتی اندھ کی واسطی بوسلمت
 کہ بوسلمت بوسلمت بوسلمت بوسلمت
 بوسلمت بوسلمت بوسلمت بوسلمت

شریان ہر فساد کو فوراً مٹو ہٹا دیا اور خود سرجاحت کو مٹو کر اور دوا کی کثرت اور سہولت لگا دی اور خوب مضبوطی
باندھ دی اور مضمود سے کہا کہ اس گ پر سی ٹی نہ ہٹاؤ اور چار دن تک کوئی کام اس ہاتھ سے نہ کرنا اور بغیر میرے
بغیر نہ کھولنا اور ان چار دین گدی گلاب میں تر کر کے اور خشک کر کے رکھنا کہ جراثیم گرم ہو نہ پائے اوس آدمی
اوس طرح عمل کیا اور چوتھو دن میری پاس حاضر ہوا پٹی اوسکی میو اپنے ہاتھ سے کھولی دیکھا کہ سب ختم درست ہو گیا
تھا دوسری مرتبہ پھر دوا مٹو اور پھر لگائی اور پٹی باندھ دی اور چند روز تک نہ کھولی جراثیم درست ہو گئی اور
بیت الدم چھنی ظاہر نہ ہوئی اور تیر جا لینوس گتتا ہر کہ جس کسی کی رگ میں کہ بیت الدم نمودار ہوتی ہے زخم سے
اوس شریان کے ظاہر ہوتی ہے جو پھر باسلیق کو ہے اور اگر جراثیم شریان دہن پر عارض ہو تو چاہی کہ شب یانی
اور زراک سرخ اور پوست آمار اور تازہ ہر ایک ایک جزو کو نکھچا کر زخم پر چھکین اور قدری اوس دوا سے موندھ میں بھی
رکھیں اور ایک ساعت بہر دیوین کہ خون ٹھہر جائے اور اگر خون نہ رک سکے داغ دیوین اور جاننا چاہی کہ فصد شریان
صدغ میں محل خوف نہیں ہر اور شریان ہا سر میں بھی علی ہذا القیاس اسیدو سے کہ یہ شریان شاخیں شریان کی تیز
اور باریک ہیں اور دلہی دور ہیں اسلئے انکی فصد میں کچھ خطر نہیں ہے بات چھیدیں اوان چوتھو جزو سے
پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے پیشری کتاب کی فصد کی تعلیم میں ہے اول فصد کھولنا
برگ کرتے پر سکھیں اس طریق سے کہ برگ کو ایک شب کچھ چھوڑیں کہ مرجھا جائیں دوسری دن نشتر لکڑی کر
رگوئیں اوس برگ کو چونکین روی برگ کی طرف سے اور پھر اوجھارین جسطح فساد فصد کھولتا ہے اور مقدار
داخل کرنے نشتر کی اور مقدار چھید نوک کی دریافت کریں پھر رگوں پر پرنڈ جانور ان کا ہاتھ صاف کریں اور
رگ اونکی ران اور پر اور بازو کے تلے ظاہر ہوتی ہے پروں کو رگ پر سی دور کریں اور فصد اونکی کھولیں
کہ ہاتھ مشاق ہو جائے اور مقدار چھید نوک اور داخل کرنے نشتر اور چلوںکی اندر لیجائے نشتر اور باہر اوجھار
اور حقیقت کھول نوک کی بخوبی سکھیں پھر ہاتھ کو رگ برہ اور بزغالہ پر صاف کریں رگین اونکے کان کے اندر
ظاہر ہوتی ہیں جسوقت ہاتھ خوب مشاق ہو جائے اور دلیری کرنے لگے تو انجام کو سات عدد برگ گل
لیوین اور اونکو برابر رکھیں اور سر نشتر سے ایک برگ یا دو برگ یا زیادہ اوٹھا دین یہاں تک کہ ہاتھ کمتر اور بیشتر
داخل کرنے نشتر پر خوب صاف ہو جائے اور مہارت کمال کو چھو پھر آدمی کی رگ چھیدیں اور پہلے ایک مدت
ادستاد کامل کے ساتھ رکھ کر علم فصد کا بخوبی حاصل کرے یہاں تک کہ اس بات کو سمجھیں کہ نشتر رگ پر ہر ایک
آدمی کے لائق سطرری اور باریکی پوست کو کس طرح داخل کرنا چاہی کیونکہ اگر آدمی فریب ہو نہ نشتر کا ہاتھ
داخل کریں اور اگر آدمی میانہ ہو دو حصہ نشتر ڈبو دین اور اگر لاع آدمی ہو آدھ نشتر کا داخل کریں

باب ستائیسواں چوتھو جزو سے پہلی گفتار سے دوسری حصہ سے پیشری کتاب کے

فصل اول
کہ فساد کو فوراً مٹو ہٹا دیا اور خود سرجاحت کو مٹو کر اور دوا کی کثرت اور سہولت لگا دی اور خوب مضبوطی
باندھ دی اور مضمود سے کہا کہ اس گ پر سی ٹی نہ ہٹاؤ اور چار دن تک کوئی کام اس ہاتھ سے نہ کرنا اور بغیر میرے
بغیر نہ کھولنا اور ان چار دین گدی گلاب میں تر کر کے اور خشک کر کے رکھنا کہ جراثیم گرم ہو نہ پائے اوس آدمی
اوس طرح عمل کیا اور چوتھو دن میری پاس حاضر ہوا پٹی اوسکی میو اپنے ہاتھ سے کھولی دیکھا کہ سب ختم درست ہو گیا
تھا دوسری مرتبہ پھر دوا مٹو اور پھر لگائی اور پٹی باندھ دی اور چند روز تک نہ کھولی جراثیم درست ہو گئی اور
بیت الدم چھنی ظاہر نہ ہوئی اور تیر جا لینوس گتتا ہر کہ جس کسی کی رگ میں کہ بیت الدم نمودار ہوتی ہے زخم سے
اوس شریان کے ظاہر ہوتی ہے جو پھر باسلیق کو ہے اور اگر جراثیم شریان دہن پر عارض ہو تو چاہی کہ شب یانی
اور زراک سرخ اور پوست آمار اور تازہ ہر ایک ایک جزو کو نکھچا کر زخم پر چھکین اور قدری اوس دوا سے موندھ میں بھی
رکھیں اور ایک ساعت بہر دیوین کہ خون ٹھہر جائے اور اگر خون نہ رک سکے داغ دیوین اور جاننا چاہی کہ فصد شریان
صدغ میں محل خوف نہیں ہر اور شریان ہا سر میں بھی علی ہذا القیاس اسیدو سے کہ یہ شریان شاخیں شریان کی تیز
اور باریک ہیں اور دلہی دور ہیں اسلئے انکی فصد میں کچھ خطر نہیں ہے بات چھیدیں اوان چوتھو جزو سے
پہلی گفتار اور دوسری حصہ سے پیشری کتاب کی فصد کی تعلیم میں ہے اول فصد کھولنا
برگ کرتے پر سکھیں اس طریق سے کہ برگ کو ایک شب کچھ چھوڑیں کہ مرجھا جائیں دوسری دن نشتر لکڑی کر
رگوئیں اوس برگ کو چونکین روی برگ کی طرف سے اور پھر اوجھارین جسطح فساد فصد کھولتا ہے اور مقدار
داخل کرنے نشتر کی اور مقدار چھید نوک کی دریافت کریں پھر رگوں پر پرنڈ جانور ان کا ہاتھ صاف کریں اور
رگ اونکی ران اور پر اور بازو کے تلے ظاہر ہوتی ہے پروں کو رگ پر سی دور کریں اور فصد اونکی کھولیں
کہ ہاتھ مشاق ہو جائے اور مقدار چھید نوک اور داخل کرنے نشتر اور چلوںکی اندر لیجائے نشتر اور باہر اوجھار
اور حقیقت کھول نوک کی بخوبی سکھیں پھر ہاتھ کو رگ برہ اور بزغالہ پر صاف کریں رگین اونکے کان کے اندر
ظاہر ہوتی ہیں جسوقت ہاتھ خوب مشاق ہو جائے اور دلیری کرنے لگے تو انجام کو سات عدد برگ گل
لیوین اور اونکو برابر رکھیں اور سر نشتر سے ایک برگ یا دو برگ یا زیادہ اوٹھا دین یہاں تک کہ ہاتھ کمتر اور بیشتر
داخل کرنے نشتر پر خوب صاف ہو جائے اور مہارت کمال کو چھو پھر آدمی کی رگ چھیدیں اور پہلے ایک مدت
ادستاد کامل کے ساتھ رکھ کر علم فصد کا بخوبی حاصل کرے یہاں تک کہ اس بات کو سمجھیں کہ نشتر رگ پر ہر ایک
آدمی کے لائق سطرری اور باریکی پوست کو کس طرح داخل کرنا چاہی کیونکہ اگر آدمی فریب ہو نہ نشتر کا ہاتھ
داخل کریں اور اگر آدمی میانہ ہو دو حصہ نشتر ڈبو دین اور اگر لاع آدمی ہو آدھ نشتر کا داخل کریں

فضیلت میں حجامت کی ہے اگلی حکیموں نے حقیقت خیال کیا کہ بعض آدمیوں کو ہر ایک فصل میں فصول سال سے اور ہر ایک سال میں سالہا سالہ عمر سے اور ہر ایک شہر میں شہر و نسو احتیاج باہر نکالنے فضلیہ خون کی ہوتی ہے بدن کے اندر سے اور یہ بھی سمجھا کہ تمامی فصول سال میں اور تمامی سالہا سالہ عمر میں اور سب شہروں میں فصد نہیں کھول سکتے ہیں اس لیے حجامت کو چونکہ کیا کہ فصد کی عوض میں اسی کام میں لائیں لہذا بزرگی نفع کی حجامت میں بھی بہت ہے اور سواری اور سوکے پانچ فضیلتیں اور ہیں اور ایک یہ ہے کہ خون حجامت کا چھوٹی چھوٹی رگون اور باریک باریک شاخوں سے آتا ہے وہ شاخیں جو گوشت اور پوست کو اندر پر لگندہ ہیں اس سبب سے حجامت قوت کو ضعیف نہیں کرتی ہے اور بدن کو سبک کرتی ہے اور امثال کم کرتی ہے دوسری یہ کہ جس کسی کے بدن میں حجامت کی جائے اور اوپر کے آدمی جسم پر کی جائے تو وہ آدمی بخوف ہو گا مواد کے اوترنے سے بچے کہ جسم پر تیرے یہ کہ جس عضو کی کہ حجامت کریں اس عضو کو بخوبی پاک کر دیں جو تھوہ کہ حجامت کو خون کے ساتھ جو ہر روح سے کچھ خرچ نہیں ہوتا ہے اور فصد کو خون کے ہمراہ جو ہر روح کا بہت خرچ ہوتا ہے یا پھر یہ کہ اگر اس مقام پر حجامت کریں کہ جو مقام حوالی اعضا کی ہے تو باوجود نزدیکی کے کچھ استفادہ اعضا کی تیسری نہیں کرتی ہے واللہ اعلم باب ۲۸ اٹھائیسواں چوتھی جزو سے اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے بیان میں ہے ہر صفت دار نقصان حجامت کو فصد سے معلوم کریں کہ حجامت نواحی پوست کو خوب پاک اور صاف کرتی ہے اور فصد خون کو قہر بدنی نکالتی ہے اور اس آدمی کی حجامت کرنی چاہیے کہ جس کے بدن میں خون کثرت سے ہو مانند طفلان کے اور خون حجامت کا اکثر اوقات گرہ بند ہونے کے قابل ہوتا ہے اور شامل گوشت ہوتا ہے پس تکلف کیجئے اور دلوں سے اور چوسنے سے گوشت سے جدا ہوتا ہے اس سبب سے حجامت سے خون صافی اور رقیق یعنی تھلا نکلتا ہے برخلاف فصد کے مگر موضع حجامت بسبب حجامت کو ضعیف ہو جاتا ہے باب ۲۹ اونٹیسواں چوتھی جزو اور پہلی گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کو اس امر کی شناخت میں ہے کہ حجامت کب کرنی چاہیے جاننا چاہیے کہ جب تک بدن میں نشانیان زیادتی خون کی ظاہر نہ ہوں حجامت نہ کرنی چاہیے اور ہر مہینہ حجامت کرنی عادت رکھنا خوب نہیں ہے اور اول ماہ میں کہ خلطون کی حرکت نکلی ہو اور آخر ماہ میں کہ خلطین ساکن ہوں حجامت نہ کرنی چاہیے لیکن درمیان ماہ میں کرنی چاہیے کہ وقت نور ماہ کے غلبہ کا ہوتا ہے اور ہنگام ہر ہفتہ اور حرکت کرنے خلطون کا ہے جس طرح دریا میں اثر جزر و مد کا پیدا ہوتا ہے ابن ماسویہ کہتا ہے کہ جانیوس سے حکایت کرتے ہیں کہ اس نے منع لکھا ہے حجامت کرنے سے زمانہ غلبہ نور ماہ میں اور فرمایا ہے کہ وقت کرنا چاہیے جب تک نور ماہ آغاز نقصان کرے اور شروع نقصان سولہویں اور سترہویں تاریخ سے ہوتا ہے ہر مہینہ کے اس لیے کہ غلبہ نور ماہ میں خون اور خلطین بدن میں حرکت کرتی ہیں اور طرف پوست کو میلان

فضیلت

فصل ہفتم در افشاج و

اشتبہ خون کشندہ و چھوٹے

فصل حجامت کوستانہ اور

سبکی بھی کہتے ہیں ۱۲

فصل حجامت در ہر فصل

ج ۳ ایک لکھنؤ اور در علم ہر کھڑی ہو

یاد دوسرے سببوں کہ باطن ہا ہو

اور کھوکھی جاننا ہو فی ہست اور

باب ۱۳ فصل حجامت کوستانہ اور

فصل حجامت کوستانہ اور

فصل حجامت کوستانہ اور

بدشواری بند ہوگا اور اگر خون تھم ہی جائیگا تو عقل اور فہم اور سمع اور بصر کی توتسین نقصان ہوگا لیکن حجامت پس
 سر کی اگر اس مقام کو متحدہ کہتے ہیں اور متحدہ بلند سی پس سر کو کتہی ہیں کہ بالائی فقرہ ہر گرانی سر اور آنکھ کو مفید ہے
 اور سہل اور حرب اور سلفاق اور اوس رمد کو کہ عربی میں دروچ کہتے ہیں نافح ہر اور درم اور دروچوکان کے
 بہت فائدہ بخشی ہے لیکن اون مضر تون سی بھی جو سابق مذکور ہوئیں خالی نہیں ہر اور طیب کہتے ہیں کہ حجامت
 پس سر کی بجایہ قصد قیال ہے اور حجامت گردن پر اور اوس مقام کو عربی میں اخذ عان کہتے ہیں بجایہ قصد
 باسلیق ہر اسلیق کہ مواد کو پھیڑہ اور سینہ جگر سے کھینچتی ہے اور محرز کرایا لکھتا ہے آنکھ اور سر کو سبک کرتی ہے اور دانو کو
 جڑون کے درد اور کان کے درد اور رحم اور ورم بینی اور درد گلو کو نفع دیتی ہے اور اکثر اوقات ان معاملات
 میں قصد ہر زیادہ نافع ہوتی ہے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ اوس سے عیشہ پیدا ہوتا ہے اور حجامت زیر نچدان کی زخم
 ورم اور دانو کی جڑون کی گوشت کی تباہی اور درد گلو کو مفید ہے اور سر کو پاک کرتی ہے اور بجایہ قصد چہارگ کے
 ہر اور حجامت بچپن دونوں شانوں کے کہ اوس مقام کو عربی میں کابل کہتے ہیں بجایہ قصد ہفت اندام ہر اور
 خفکان خونی اور درد گلو اور درونکب کو مفید ہوتی ہے لیکن فم معدہ کو ضعیف کرتی ہے پس اسجگہ بہتر ہے کہ قدر
 سیل اوپر کی طرف رکھیں تا بے مضرت ہو اور اگر یہ حجامت گلو سے خون آنے کو واسطے کریں تو میل نیچے کی جانب رکھیں
 اور حجامت پہلو کی اوس مقام پر کہ آدمی اپنی باتیں ہاتھ کو مثلاً سفت راست پر نکالے اور اونگلیاں نیچے شاذ کے
 پھونچا دے اور ہاتھ موضع پر رکھیں جان اونگلی باتیں ہاتھ کی پھونچتی ہے اوس سے نیچے حجامت کریں اور یہ موضع
 داتین طرف سے گوشہ جگر سے نزدیک ہر اگر داتین طرف سے حجامت کریں ورم اور حرارت جگر کو سود مند ہوگی اور اگر
 بائیں طرف سے کریں طحال کو مفید ہوگی اور متقد میں فی لکھا ہے کہ حجامت پہلو کی مسموم کو بھینچ جس کسی کو کہ نہ ہر وہا
 نافع ہے اور حجامت قطن پیش اور بوا سیر اور ان کی پھنسیوں اور دل اور ورم مقعد اور درد مقعد اور بہت خون
 نکلنے کو بوا سیر اور حوض کے بہت خون جاری ہونیکو اور حرارت گروہ اور پیشاب کی جلن اور ورم خصیہ اور خارش
 فرج زنان اور فرج کی پھنسیوں کو کہ اوسکی حوالی میں ہوں سود مند ہے اور بعضیوں فی کہا ہے کہ حجامت اس موضع
 کی خارش پشت اور بچ متانہ اور تقرش اور دافیل کو نافع ہے اور جسوقت کہ اس جگہ کی حجامت وقت جاتا
 عمل میں آئے قوت مردی کو کچھ نقصان نہیں کرتی ہے لیکن اگر نہ وقت اور نہ باندازہ کریں گروہ کو بالضرر ورم
 کریگی اور قوت مردی کو ضرر پہونچائیگی اور حجامت مردی پر اس طریق سے کریں کہ آدمی سید یا پشت یا
 لیٹو اور رانوں کو بھی برابر رکھو اور حجامت جس مقام کو اختیار کرے شیشہ اور جگہ رکھو کئی بار پھر پیش ماری اس مقام
 کی حجامت خارش خصیہ اور ران کی زخم کو نافع ہوتی ہے اور حوض بستہ کو کھولتی ہے اور حجامت پشت ران
 ورمون اور زخمون نشنگاہ کو نفع دیتی ہے اور حجامت رانوں کی ران کے کنارہ پر ہوتی ہے ورم اور درد اور

بالفہم و سمع و بصر کی توتسین نقصان ہوگا لیکن حجامت پس
 سر کی اگر اس مقام کو متحدہ کہتے ہیں اور متحدہ بلند سی پس سر کو کتہی ہیں کہ بالائی فقرہ ہر گرانی سر اور آنکھ کو مفید ہے
 اور سہل اور حرب اور سلفاق اور اوس رمد کو کہ عربی میں دروچ کہتے ہیں نافح ہر اور درم اور دروچوکان کے
 بہت فائدہ بخشی ہے لیکن اون مضر تون سی بھی جو سابق مذکور ہوئیں خالی نہیں ہر اور طیب کہتے ہیں کہ حجامت
 پس سر کی بجایہ قصد قیال ہے اور حجامت گردن پر اور اوس مقام کو عربی میں اخذ عان کہتے ہیں بجایہ قصد
 باسلیق ہر اسلیق کہ مواد کو پھیڑہ اور سینہ جگر سے کھینچتی ہے اور محرز کرایا لکھتا ہے آنکھ اور سر کو سبک کرتی ہے اور دانو کو
 جڑون کے درد اور کان کے درد اور رحم اور ورم بینی اور درد گلو کو نفع دیتی ہے اور اکثر اوقات ان معاملات
 میں قصد ہر زیادہ نافع ہوتی ہے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ اوس سے عیشہ پیدا ہوتا ہے اور حجامت زیر نچدان کی زخم
 ورم اور دانو کی جڑون کی گوشت کی تباہی اور درد گلو کو مفید ہے اور سر کو پاک کرتی ہے اور بجایہ قصد چہارگ کے
 ہر اور حجامت بچپن دونوں شانوں کے کہ اوس مقام کو عربی میں کابل کہتے ہیں بجایہ قصد ہفت اندام ہر اور
 خفکان خونی اور درد گلو اور درونکب کو مفید ہوتی ہے لیکن فم معدہ کو ضعیف کرتی ہے پس اسجگہ بہتر ہے کہ قدر
 سیل اوپر کی طرف رکھیں تا بے مضرت ہو اور اگر یہ حجامت گلو سے خون آنے کو واسطے کریں تو میل نیچے کی جانب رکھیں
 اور حجامت پہلو کی اوس مقام پر کہ آدمی اپنی باتیں ہاتھ کو مثلاً سفت راست پر نکالے اور اونگلیاں نیچے شاذ کے
 پھونچا دے اور ہاتھ موضع پر رکھیں جان اونگلی باتیں ہاتھ کی پھونچتی ہے اوس سے نیچے حجامت کریں اور یہ موضع
 داتین طرف سے گوشہ جگر سے نزدیک ہر اگر داتین طرف سے حجامت کریں ورم اور حرارت جگر کو سود مند ہوگی اور اگر
 بائیں طرف سے کریں طحال کو مفید ہوگی اور متقد میں فی لکھا ہے کہ حجامت پہلو کی مسموم کو بھینچ جس کسی کو کہ نہ ہر وہا
 نافع ہے اور حجامت قطن پیش اور بوا سیر اور ان کی پھنسیوں اور دل اور ورم مقعد اور درد مقعد اور بہت خون
 نکلنے کو بوا سیر اور حوض کے بہت خون جاری ہونیکو اور حرارت گروہ اور پیشاب کی جلن اور ورم خصیہ اور خارش
 فرج زنان اور فرج کی پھنسیوں کو کہ اوسکی حوالی میں ہوں سود مند ہے اور بعضیوں فی کہا ہے کہ حجامت اس موضع
 کی خارش پشت اور بچ متانہ اور تقرش اور دافیل کو نافع ہے اور جسوقت کہ اس جگہ کی حجامت وقت جاتا
 عمل میں آئے قوت مردی کو کچھ نقصان نہیں کرتی ہے لیکن اگر نہ وقت اور نہ باندازہ کریں گروہ کو بالضرر ورم
 کریگی اور قوت مردی کو ضرر پہونچائیگی اور حجامت مردی پر اس طریق سے کریں کہ آدمی سید یا پشت یا
 لیٹو اور رانوں کو بھی برابر رکھو اور حجامت جس مقام کو اختیار کرے شیشہ اور جگہ رکھو کئی بار پھر پیش ماری اس مقام
 کی حجامت خارش خصیہ اور ران کی زخم کو نافع ہوتی ہے اور حوض بستہ کو کھولتی ہے اور حجامت پشت ران
 ورمون اور زخمون نشنگاہ کو نفع دیتی ہے اور حجامت رانوں کی ران کے کنارہ پر ہوتی ہے ورم اور درد اور

بدشواری

بالفہم و سمع و بصر کی توتسین نقصان ہوگا لیکن حجامت پس
 سر کی اگر اس مقام کو متحدہ کہتے ہیں اور متحدہ بلند سی پس سر کو کتہی ہیں کہ بالائی فقرہ ہر گرانی سر اور آنکھ کو مفید ہے
 اور سہل اور حرب اور سلفاق اور اوس رمد کو کہ عربی میں دروچ کہتے ہیں نافح ہر اور درم اور دروچوکان کے
 بہت فائدہ بخشی ہے لیکن اون مضر تون سی بھی جو سابق مذکور ہوئیں خالی نہیں ہر اور طیب کہتے ہیں کہ حجامت
 پس سر کی بجایہ قصد قیال ہے اور حجامت گردن پر اور اوس مقام کو عربی میں اخذ عان کہتے ہیں بجایہ قصد
 باسلیق ہر اسلیق کہ مواد کو پھیڑہ اور سینہ جگر سے کھینچتی ہے اور محرز کرایا لکھتا ہے آنکھ اور سر کو سبک کرتی ہے اور دانو کو
 جڑون کے درد اور کان کے درد اور رحم اور ورم بینی اور درد گلو کو نفع دیتی ہے اور اکثر اوقات ان معاملات
 میں قصد ہر زیادہ نافع ہوتی ہے اور ایک گروہ کہتا ہے کہ اوس سے عیشہ پیدا ہوتا ہے اور حجامت زیر نچدان کی زخم
 ورم اور دانو کی جڑون کی گوشت کی تباہی اور درد گلو کو مفید ہے اور سر کو پاک کرتی ہے اور بجایہ قصد چہارگ کے
 ہر اور حجامت بچپن دونوں شانوں کے کہ اوس مقام کو عربی میں کابل کہتے ہیں بجایہ قصد ہفت اندام ہر اور
 خفکان خونی اور درد گلو اور درونکب کو مفید ہوتی ہے لیکن فم معدہ کو ضعیف کرتی ہے پس اسجگہ بہتر ہے کہ قدر
 سیل اوپر کی طرف رکھیں تا بے مضرت ہو اور اگر یہ حجامت گلو سے خون آنے کو واسطے کریں تو میل نیچے کی جانب رکھیں
 اور حجامت پہلو کی اوس مقام پر کہ آدمی اپنی باتیں ہاتھ کو مثلاً سفت راست پر نکالے اور اونگلیاں نیچے شاذ کے
 پھونچا دے اور ہاتھ موضع پر رکھیں جان اونگلی باتیں ہاتھ کی پھونچتی ہے اوس سے نیچے حجامت کریں اور یہ موضع
 داتین طرف سے گوشہ جگر سے نزدیک ہر اگر داتین طرف سے حجامت کریں ورم اور حرارت جگر کو سود مند ہوگی اور اگر
 بائیں طرف سے کریں طحال کو مفید ہوگی اور متقد میں فی لکھا ہے کہ حجامت پہلو کی مسموم کو بھینچ جس کسی کو کہ نہ ہر وہا
 نافع ہے اور حجامت قطن پیش اور بوا سیر اور ان کی پھنسیوں اور دل اور ورم مقعد اور درد مقعد اور بہت خون
 نکلنے کو بوا سیر اور حوض کے بہت خون جاری ہونیکو اور حرارت گروہ اور پیشاب کی جلن اور ورم خصیہ اور خارش
 فرج زنان اور فرج کی پھنسیوں کو کہ اوسکی حوالی میں ہوں سود مند ہے اور بعضیوں فی کہا ہے کہ حجامت اس موضع
 کی خارش پشت اور بچ متانہ اور تقرش اور دافیل کو نافع ہے اور جسوقت کہ اس جگہ کی حجامت وقت جاتا
 عمل میں آئے قوت مردی کو کچھ نقصان نہیں کرتی ہے لیکن اگر نہ وقت اور نہ باندازہ کریں گروہ کو بالضرر ورم
 کریگی اور قوت مردی کو ضرر پہونچائیگی اور حجامت مردی پر اس طریق سے کریں کہ آدمی سید یا پشت یا
 لیٹو اور رانوں کو بھی برابر رکھو اور حجامت جس مقام کو اختیار کرے شیشہ اور جگہ رکھو کئی بار پھر پیش ماری اس مقام
 کی حجامت خارش خصیہ اور ران کی زخم کو نافع ہوتی ہے اور حوض بستہ کو کھولتی ہے اور حجامت پشت ران
 ورمون اور زخمون نشنگاہ کو نفع دیتی ہے اور حجامت رانوں کی ران کے کنارہ پر ہوتی ہے ورم اور درد اور

چونکہ جزو سی پھلی گفتار سے اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کو اوس آدمی کی تدبیر میں
جسکی حجامت کرے قہین حجامت کو بعد اول آسایش کرین ایک ساعت اور صبر کرین تاکہ انحر کے
اور دھان کہ حجامت گاہ میں رہے ہون بخیل ہو جائین اسلئے کہ اگر صبر کرین گے اور جلد دھو دین گے تو مفت
حجامت کا سبب بنو اور بخارات کو زخمی ہو جائیگا اور صفراوی آدمی کو لازم ہے کہ بعد فراغت کرنے کے
حجامت پانی انار ترش یا کاسنی گادور سرکہ نوش کرے اور مرطوب آدمی تریاق مشرد دیوس یا دواہ المسک
کھاوے اور جو خون گاڑا ہو اور سوداوی ہو تریاق حجامت سے ایک ساعت پہلے کھانا چاہیو تاکہ خون تپلا ہو جاوے
اور آسانی ملے اور جو خون معتدل ہووے تریاق در میان حجامت یا بعد حجامت کرکھاوے تاکہ دل کو قہت ہووے
اور اور سب تدبیریں اوسی طور سے عمل میں لاتے کہ جواب نصدین بیان کی گئیں ہیں و اما علم بایات
چونکہ تیسواں جو جزو سی پھلی گفتار سے اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے
شیشہ رکھنے کی وجہ میں ہے بغیر کچھ لگانے کے معلوم کرین کہ شیشہ کو بغیر کچھ لگانے کے
دو طرح پر کام میں لاتے ہیں ایک با آتش اور دوسری بآتش جو بآتش کھینچتین اسکی چھتہ میں ایک یہ کہ اوس
مواد کو جو رخ کسی عضو کی طرف رکھتا ہو اوس جانب سے پھیرین جیسا کہ افراط حیض میں پھر عورت کی چھاتیوں کو
شیشہ رکھین اور جذب کرین اور جو کسی شخص کی ناک سے خون بہت جاری ہو تو عضلہ شکم پر اوپر سر پہلو کے شیشہ
رکھین کہ مواد پلٹ جائے اور پھر کی طرف میلان کرے اگر خون ناک کو دایمیں طرف سے آدمی دایمیں طرف شیشہ رکھین
اور جو خون بائیں جانب سے آدمی بائیں جانب پر رکھین دوسری منفعت یہ کہ عضو کو جو اپنے مقام سے علیحدہ ہووے
پھیر لائے مثلاً کسی آدمی کا کہ پہلو شکم ہو کر کچھ بیٹھ گیا ہو اوس مقام پر شیشہ رکھین کہ راست ہو جاوے اور
جس شخص کو مرض فتق عارض ہو اوس اور آنت کیسے خصبہ میں اوڑھائی ہو اور اپنی جگہ پر چڑھ نہ سکتی ہو تو لازم ہے
اوس جانب سے اوڑھائی ہو شکم پر شیشہ رکھین کہ اپنی جگہ پر چڑھ جائے اور تیسری منفعت یہ ہے کہ علت اندرونی کو
باہر لائے جیسے بواسیر کو کہ اندر کی طرف ہو باہر لاتا ہے چوتھی منفعت یہ کہ کوئی عضو کہ حرارت اوس میں سے جاتی رہی ہو
اور وہ حرکت نہیں کرتا ہے اوس کی قائم ہے تو شیشہ رکھنے سے حرارت اوس عضو کی طرف کچھ گی مثلاً کسی
آدمی کا ہاتھ حرکت نہیں کرتا ہو تو اول شیشہ سفت پر رکھین پھر عضلہ بازو پر رکھین اور دودن صبر کرین پھر
کلائی پر رکھین اور اوٹھاوین اور پھر کلائی پر نزدیک خردہ دست کو رکھین اور پاؤں پر بھی شیشہ رکھنے میں اسطرح
عمل کرین کہ ان سے پینڈلی تک اور پینڈلی سے قدم تک بتدریج رکھین یا پانچویں منفعت یہ ہے کہ مواد کو عضو
باہر نکالتا ہو مثلاً کسی آدمی کے کسی عضو میں کہ ناصور ہووے اور قدری قدری اوس میں سے مواد آتا ہو تو جاوے کہ
اوپر شیشہ رکھین تاکہ ایکبارگی باہر آجائے پھر مرہم باسلقیون روغن گل میں نرم کرین اور فلیتہ میں پھیر

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

تا سو میں کہیں مگر ان تمام حالات میں پہلے بدن کو پاک کر لینا چاہیے پھر شیشہ کہیں کیونکہ اگر بدین کو قوی غلط بدین کی
 نو شیشہ رکھو سے اوس عضو کی طرف کھینچ آوی گی اور مضرت اوسکی بہت ہوگی اور چھی منفعت یہ ہے کہ سواد کو جو قعر
 عضو میں ہو باہر لانا ہو اور ظاہر عضو کی طرف کھینچنا ہو مانند اوس رطوبت کو جو فرج زن میں ہوتی ہے اور وقت جامع
 کو باہر نکلتی ہے اوس رطوبت کو ساتھ شیشہ کو پاک کرین بعد تنقیہ کو ترہیاں فرونی سے اور جو شیشہ کہ آتش رکھتے
 ہیں منفعتیں اوسکی دو ہیں ایک اوس مقام پر کہ جان چاہیں کہ درو کو تسکین دیوں جیسی قولنج میں کام میں لاتی ہیں
 شیشہ رکھو سے درو موقوف ہو جاتا ہے اور درو عرق النساء میں بھی اسطرح دوسری یہ کہ کسی عضو کو گرم کرین کہ سبب
 شیشہ رکھو کے ریح دفع ہوگی جیسی معدہ سر و شیشہ رکھو سے ریح دفع ہوتی ہے اگر اول روغن بکاین یا روغن نارین
 یا روغن مصطکی ملین پھر شیشہ کہیں اور دو ساعت ہنودین اور رکھنا شیشہ کا آتش اس طریق پر ہے کہ ایک قح
 حاصل کرین باندازہ اوس عضو کو کہ جس پر شیشہ رکھنا چاہیں اور اندرون قحج کا پانی سے ترکیب اور ایک ٹکڑا رومی کا
 نیا قحج کے اندر کہیں اور روشن کر کے اوس عضو پر کہیں **باب پنجم** ان چوتھی چیزوں سے پہلے گفتا
 سو اور دوسری حصہ دوسری کتاب کو تعلیق غلق میں ہے یعنی چونک لگانے کی
 تدبیر میں یہ کسی عضو پر معلوم کرین کہ چونک کو عربی میں علق کہتے ہیں اور اہل خراسان دلوچہ مشہور کرتے
 ہیں اور استعمال اسکا اہل ہند میں بہت مروج ہے مگر اطباء یونان نے بوجہ اسکے کہ اکثر قسمیں اوسکی زہرا ہیں
 زیادہ توجہ نہیں کی ہے ہندیوں نے لکھا ہے کہ چونک بعضی زہرا اور زہرا بنکار ہوتی ہے کہ کاٹنے اوسکو سے دم
 اور زخم اور عشتی اور تپ اور سستی اندام اور خون آنا ہی اور مانند اونکے اور مضرتیں پیدا ہوتی ہیں پس احتیاط
 یہ ہے کہ چونک کو اول پانی میں ڈال دین تا شکل اور رنگ اوسکا ظاہر ہو اور اوس نوع کو اختیار کرین جو ضرر نہ ہو
 اور بہتر چونک ایسی ہوتی ہے کہ اوسکو پاکیزہ ندی سے نکالتے ہیں اور اگر اوس پانی میں سے پکڑتے ہیں کہ جس میں مینڈک
 اور جس پانی کے اوپر کائی بھی چھاتی ہو وہ چونک بھی استعمال کرنا روا ہے اور شکل اوسکی مانند دنیال موش کے
 ہوتی ہے یا ایک اور سر چھوٹا اور شکم سرخ اور لشت سبز اور وہ چونک کہ آہٹا ہی بدی پکڑتے ہیں رنگ اوسکا کھلی ہوتا ہے
 یا سیاہ اور لشت کا اوپر اوسکو خطوط لاجوردی یا طاوسی ہوتے ہیں وہ چونک بہت بڑی ہوتی ہے اور واجب
 کہ ایک روز پہلا استعمال سے چونک کو یکراں لٹا لٹا دین تاکہ جو کچھ اوسکو جوت میں ہو ساتھ ڈکے منفع ہو جائے
 بعد اوسکو قدر خون مرغ یا خون برہ ہو پاس اوسکو ڈالین کہ اوس خون کو کھادی پھر اوسکا پاک کرین اور پھر
 لازم ہے کہ جس مقام پر کہ چونک لگانا چاہیں اوس عضو کو پہلے خوب ملین کہ سرخ ہو جائے پھر چونک چٹان
 اور جو دیر میں چھڑے تو اوس عضو پر خون لگائیں یا اوس مقام کو اوس مٹی سے آلودہ کرین کہ جس سے سرخ ہوتی
 ہے اور اگر چاہیں کہ چونک اوس جگہ سے چھٹ جائے تو پہلے قدر رنگ یا بولہ یا کستر کتان سوختہ یا ہشتم خستہ

[illegible]

کتب کلاسیک
 در زمین پیر پیر بهشت کعبین اوید
 لپشت جانیکی ۱۱
 جلیک لک تو سیر و تنقید علی بن حسین
 بیکار و صبح آواز جلیک و استمیر
 درون جلیک لکنا ضرر و جلیک لکنا ضرر
 خارج جلیک لکنا ضرر

اور خاصیت اور منفعت اور مضرت ان سب چیزوں کی ابواب نوع دوم میں تیسری گفتاری اور چارم
اس کتاب کے کہ کتاب تیسری ہے بیان کی گئی ہے اور اسی طرح ہشتین اور تیسرا اور راوند طول اور زوفا
خشک تر ہوئے باب میں تیسری جزوی پہلی گفتار سے اس بخش کے کہ حصہ دوسرا ہے مذکور ہو چکی ہے اور مزاج
اور خواص جن جن دواؤں کا کہ بیان کیا جاتا ہے یہ ہیں دو تو اخراج پودہ بہاری فطر آسالیون سیالیون
انیسون یعنی سونف رومی قرمانا قسط سیلخہ اسارون مشک طریق اور مانند اسکے لیکن اذخر و طرح کی ہے
اعرابی اور مرغزاری اعرابی سرخ اور بودار ہوتی ہے اور مزاج اوسکا گرم اور خشک نزدیک دوسری درجہ کی
اور مرغزاری اذخر تا بل سردی ہے اور دونوں میں قوت قبض کی بھی ہے اور جزاوسکی نہایت
قابل ہے اوسکے شگوفہ کو فلاح اذخر کہتی ہیں باجملہ اذخر در دون کو اندرون شکم کے ساکن کر دیتی ہے اور در
رحم کو دور کرتی ہے اور ریا ح کو توڑتی ہے اور پیشاب جاری کرتی ہے اور گردہ کی پتھری کو پاک کرتی ہے
انیسون گرم ہے دوسرے درجہ میں اور خشک ہے تیسری درجہ میں اوسکو سونف رومی کہتی ہیں سترہ
کھولتی ہے ریا ح کو توڑتی ہے اور در د کو کہ سردی سے ہونا اٹل کرتی ہے اور حوض کھولتی ہے اور رادار
بول کرتی ہے اور گزندگان ضعیف کہ زہر کی مضرت کو باز رکھتی ہے اسارون گرم اور خشک ہے
تیسری درجہ میں خشکی اوسکی زیادہ گرمی سے ہے در و اندرون شکم کو ساکن کرتی ہے کھولنے والی سردی
اور لطیف کرنوالی اور تحلیل کرنوالی مواد و نکی ہے اور احشای سرد کو گرم کرتی ہے اور سہ جگر کا کھولتی
ہے اور یرقان اور استسقا اور تلی کو نہایت نافع ہے اور رادار کرتی ہے اور گردہ کو قوت دیتی ہے اچون
حصہ اول میں اس کتاب کے بیان ہو چکی ہے پہلے اوسکو ہوہ بیر ہندی میں کہتی ہیں گرم اور خشک ہے دوسرے
درجہ میں تحلیل کرنوالا ہے اور ریشما ہر بد کو پاک کرتا ہے اور حوض بستہ کو کھولتا ہے اور کھانا اور حول کرنا اور دہونی
پھونچانا اوسکا بچہ مردہ کو رحم سے باہر نکالتا ہے پیشاب کو جاری کرتا ہے اور فالج اور بچون کی سستی کو
نفع دیتا ہے خبطیانا ایک جڑ ہے ہندی میں پکھان بنید کہتی ہیں گرم ہے دوسرے درجہ میں اور خشک ہے تیسری
درجہ میں درم جگر اور درم طحال کو گھلا دیتی ہے اور بچہ کو زخم کے واسطے سریع الاثر ہے اور حوض کو جاری کرتی
اور پیشاب کو بخوبی بہاتی ہے اور بچہ مردہ کو رحم سے نکالتی ہے اور باؤلے کتے اور بچہ کے کانے ہوئے کو
بہت نفع بخشی ہے حب بلسان تخم درخت بلسان ہے گرم اور خشک ہے دوسری درجہ میں خلط کو
لطیف کرتا ہے اور معدہ اور دماغ کو پاک کرتا ہے اور جگر کو قوت دیتا ہے اور حوض بستہ کو کھولتا ہے اور
اور ربول کرتا ہے اور ضیق النفس اور درد ہیلو کو بہت نفع دیتا ہے و قوت تخم گاجر جنگلی کا ہے گرم ہے
تیسری درجہ میں اور خشک ہے پہلے درجہ میں درم جگر اور درم طحال کو گھلاتا ہے اور حوض کو کھولتا ہے

اور خاصیت اور منفعت اور مضرت ان سب چیزوں کی ابواب نوع دوم میں تیسری گفتاری اور چارم
اس کتاب کے کہ کتاب تیسری ہے بیان کی گئی ہے اور اسی طرح ہشتین اور تیسرا اور راوند طول اور زوفا
خشک تر ہوئے باب میں تیسری جزوی پہلی گفتار سے اس بخش کے کہ حصہ دوسرا ہے مذکور ہو چکی ہے اور مزاج
اور خواص جن جن دواؤں کا کہ بیان کیا جاتا ہے یہ ہیں دو تو اخراج پودہ بہاری فطر آسالیون سیالیون
انیسون یعنی سونف رومی قرمانا قسط سیلخہ اسارون مشک طریق اور مانند اسکے لیکن اذخر و طرح کی ہے
اعرابی اور مرغزاری اعرابی سرخ اور بودار ہوتی ہے اور مزاج اوسکا گرم اور خشک نزدیک دوسری درجہ کی
اور مرغزاری اذخر تا بل سردی ہے اور دونوں میں قوت قبض کی بھی ہے اور جزاوسکی نہایت
قابل ہے اوسکے شگوفہ کو فلاح اذخر کہتی ہیں باجملہ اذخر در دون کو اندرون شکم کے ساکن کر دیتی ہے اور در
رحم کو دور کرتی ہے اور ریا ح کو توڑتی ہے اور پیشاب جاری کرتی ہے اور گردہ کی پتھری کو پاک کرتی ہے
انیسون گرم ہے دوسرے درجہ میں اور خشک ہے تیسری درجہ میں اوسکو سونف رومی کہتی ہیں سترہ
کھولتی ہے ریا ح کو توڑتی ہے اور در د کو کہ سردی سے ہونا اٹل کرتی ہے اور حوض کھولتی ہے اور رادار
بول کرتی ہے اور گزندگان ضعیف کہ زہر کی مضرت کو باز رکھتی ہے اسارون گرم اور خشک ہے
تیسری درجہ میں خشکی اوسکی زیادہ گرمی سے ہے در و اندرون شکم کو ساکن کرتی ہے کھولنے والی سردی
اور لطیف کرنوالی اور تحلیل کرنوالی مواد و نکی ہے اور احشای سرد کو گرم کرتی ہے اور سہ جگر کا کھولتی
ہے اور یرقان اور استسقا اور تلی کو نہایت نافع ہے اور رادار کرتی ہے اور گردہ کو قوت دیتی ہے اچون
حصہ اول میں اس کتاب کے بیان ہو چکی ہے پہلے اوسکو ہوہ بیر ہندی میں کہتی ہیں گرم اور خشک ہے دوسرے
درجہ میں تحلیل کرنوالا ہے اور ریشما ہر بد کو پاک کرتا ہے اور حوض بستہ کو کھولتا ہے اور کھانا اور حول کرنا اور دہونی
پھونچانا اوسکا بچہ مردہ کو رحم سے باہر نکالتا ہے پیشاب کو جاری کرتا ہے اور فالج اور بچون کی سستی کو
نفع دیتا ہے خبطیانا ایک جڑ ہے ہندی میں پکھان بنید کہتی ہیں گرم ہے دوسرے درجہ میں اور خشک ہے تیسری
درجہ میں درم جگر اور درم طحال کو گھلا دیتی ہے اور بچہ کو زخم کے واسطے سریع الاثر ہے اور حوض کو جاری کرتی
اور پیشاب کو بخوبی بہاتی ہے اور بچہ مردہ کو رحم سے نکالتی ہے اور باؤلے کتے اور بچہ کے کانے ہوئے کو
بہت نفع بخشی ہے حب بلسان تخم درخت بلسان ہے گرم اور خشک ہے دوسری درجہ میں خلط کو
لطیف کرتا ہے اور معدہ اور دماغ کو پاک کرتا ہے اور جگر کو قوت دیتا ہے اور حوض بستہ کو کھولتا ہے اور
اور ربول کرتا ہے اور ضیق النفس اور درد ہیلو کو بہت نفع دیتا ہے و قوت تخم گاجر جنگلی کا ہے گرم ہے
تیسری درجہ میں اور خشک ہے پہلے درجہ میں درم جگر اور درم طحال کو گھلاتا ہے اور حوض کو کھولتا ہے

اور خاصیت اور منفعت اور مضرت ان سب چیزوں کی ابواب نوع دوم میں تیسری گفتاری اور چارم
اس کتاب کے کہ کتاب تیسری ہے بیان کی گئی ہے اور اسی طرح ہشتین اور تیسرا اور راوند طول اور زوفا
خشک تر ہوئے باب میں تیسری جزوی پہلی گفتار سے اس بخش کے کہ حصہ دوسرا ہے مذکور ہو چکی ہے اور مزاج
اور خواص جن جن دواؤں کا کہ بیان کیا جاتا ہے یہ ہیں دو تو اخراج پودہ بہاری فطر آسالیون سیالیون
انیسون یعنی سونف رومی قرمانا قسط سیلخہ اسارون مشک طریق اور مانند اسکے لیکن اذخر و طرح کی ہے
اعرابی اور مرغزاری اعرابی سرخ اور بودار ہوتی ہے اور مزاج اوسکا گرم اور خشک نزدیک دوسری درجہ کی
اور مرغزاری اذخر تا بل سردی ہے اور دونوں میں قوت قبض کی بھی ہے اور جزاوسکی نہایت
قابل ہے اوسکے شگوفہ کو فلاح اذخر کہتی ہیں باجملہ اذخر در دون کو اندرون شکم کے ساکن کر دیتی ہے اور در
رحم کو دور کرتی ہے اور ریا ح کو توڑتی ہے اور پیشاب جاری کرتی ہے اور گردہ کی پتھری کو پاک کرتی ہے
انیسون گرم ہے دوسرے درجہ میں اور خشک ہے تیسری درجہ میں اوسکو سونف رومی کہتی ہیں سترہ
کھولتی ہے ریا ح کو توڑتی ہے اور در د کو کہ سردی سے ہونا اٹل کرتی ہے اور حوض کھولتی ہے اور رادار
بول کرتی ہے اور گزندگان ضعیف کہ زہر کی مضرت کو باز رکھتی ہے اسارون گرم اور خشک ہے
تیسری درجہ میں خشکی اوسکی زیادہ گرمی سے ہے در و اندرون شکم کو ساکن کرتی ہے کھولنے والی سردی
اور لطیف کرنوالی اور تحلیل کرنوالی مواد و نکی ہے اور احشای سرد کو گرم کرتی ہے اور سہ جگر کا کھولتی
ہے اور یرقان اور استسقا اور تلی کو نہایت نافع ہے اور رادار کرتی ہے اور گردہ کو قوت دیتی ہے اچون
حصہ اول میں اس کتاب کے بیان ہو چکی ہے پہلے اوسکو ہوہ بیر ہندی میں کہتی ہیں گرم اور خشک ہے دوسرے
درجہ میں تحلیل کرنوالا ہے اور ریشما ہر بد کو پاک کرتا ہے اور حوض بستہ کو کھولتا ہے اور کھانا اور حول کرنا اور دہونی
پھونچانا اوسکا بچہ مردہ کو رحم سے باہر نکالتا ہے پیشاب کو جاری کرتا ہے اور فالج اور بچون کی سستی کو
نفع دیتا ہے خبطیانا ایک جڑ ہے ہندی میں پکھان بنید کہتی ہیں گرم ہے دوسرے درجہ میں اور خشک ہے تیسری
درجہ میں درم جگر اور درم طحال کو گھلا دیتی ہے اور بچہ کو زخم کے واسطے سریع الاثر ہے اور حوض کو جاری کرتی
اور پیشاب کو بخوبی بہاتی ہے اور بچہ مردہ کو رحم سے نکالتی ہے اور باؤلے کتے اور بچہ کے کانے ہوئے کو
بہت نفع بخشی ہے حب بلسان تخم درخت بلسان ہے گرم اور خشک ہے دوسری درجہ میں خلط کو
لطیف کرتا ہے اور معدہ اور دماغ کو پاک کرتا ہے اور جگر کو قوت دیتا ہے اور حوض بستہ کو کھولتا ہے اور
اور ربول کرتا ہے اور ضیق النفس اور درد ہیلو کو بہت نفع دیتا ہے و قوت تخم گاجر جنگلی کا ہے گرم ہے
تیسری درجہ میں اور خشک ہے پہلے درجہ میں درم جگر اور درم طحال کو گھلاتا ہے اور حوض کو کھولتا ہے

بیماری کو کہ چاہیں کہ مواد اوسکا ظاہر جسم کی طرف کھینچیں و غن اوسکا نفع دیتا ہے اور قسط حیض اور پیشاب کے جاری کرتی ہے اور کہ وہ دانوں کو مارتی ہے قطر اسٹالینوں کو رس کو ہی ہے گروہ اور مثانہ اور رحم کو پاک کرتی ہے اور حیض بستہ کو کھولتی ہے اور پیشاب جاری کرتی ہے کہ یہ ہندی میں کباب چینی کتھن سدرہ احشا کا کھولتی ہے اور گروہ کو پاک اور پیشاب کو جاری کرتی ہے کما فیطوس ہندی میں اوسکو گروہ کتھن گرم ہے دوسری درجہ میں اور خشک ہے تیسری درجہ میں سدرہ احشا کا کھولتا ہے اور یرقان کو نفع بخشتا ہے اور حیض اور پیشاب کو جاری کرتا ہے کما فوریوس ایک گھاس ہے گرم اور خشک ہے تیسری درجہ میں اور گرمی اوسکی زیادہ خشکی سے ہے سدرہ کو کھولتی ہے اور غلیظ خلطوں کو تحلیل کرتی ہے اور یرقان سوداوی اور ورم طحال اور ابتدای ہستقا کو زائل کرتی ہے اور پیشاب کو بقوت جاری کرتی ہے اور حیض بستہ کو کھولتی ہے باب دوسرا یا جوین جزوی پہلی گفتار سے اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کا اور از عرف یعنی پسینہ جاری کرنے کی تدبیر میں ہے معلوم کریں کہ پسینہ فضلہ ہے تیسری مضم کا اور طریق اوسکے دفع کا گذر گاہ میں تنگ ہیں کہ اونکو مسام کتھن اور جانا چاہیے کہ مضم تیسرا رگون اور اندامونین ہوتا ہے اور حصہ ہر ایک عضو کا غذا سے بذریعہ اونکے چھوچتا ہے اور قوت بغیرہ اوسکو مضم کر کے پیوستہ اور شاہ اندامون کے کرتی ہے اور اوس غذا سے جو اندامون میں پہنچتی ہے فضلہ باقی رہتا ہے کہ قوت بغیرہ اوسکو تباہ مضم نہیں کر سکتی ہے پس بعض اوس فضلہ سے بخار بنتا ہے اور بتخلیل خرج ہوتا ہے کہ اوسکو دیکھ نہیں سکتے ہیں اور بعض اوس فضلہ سے چرک یعنی سیل بنتا ہے اور بعض اوس فضلہ سے پسینہ ہو جاتا ہے اور راہ مسام سے باہر نکلتا ہے اسی سبب سے تدبیر حفظ صحت میں اور علاج میں بعض بیماریوں کی تدبیر پسینہ لانے کی کرتے ہیں پس جس وقت آدمی کو پسینہ آتا ہے سبکی اور راحت پاتا ہے اور ہوا گرم مانند ہوا سے حمام باعث کثرت عرق ہے اور چلنا ہوا گرم میں مانند ہوا سے تابستانی کے پسینہ بہت لانا ہے اسلئے کہ حرکت اندرون جسم کو گرم کرتی ہے اور فضلہ کو کھچلاتی ہے پس ہوا گرم اوس فضلہ کو باہر کھینچتی ہے اور دو اوقین گرم اور لطیف کنندہ بھی بدن کو گرم کرتی ہیں اور پسینہ لاتی ہیں لیکن تدبیر حفظ صحت میں واسطے پسینہ لانے کو دواؤں کا استعمال نہ کرنا چاہیے صرف حرکت اور ریاضت اوسمیں کفایت کرتی ہے کیونکہ گرم دواؤں اور لطیف کنندہ چیزوں کا استعمال تدبیر حفظ صحت میں تہین پیدا کرتا ہے اور پسینہ کو بکثرت جاری کرتا ہے اور بدن اوسکی وجہ سے خشک کو لاغراور پوست سخت ہوتا ہے اور رطوبت میں اصلی پہنچاتی ہیں اور تحلیل ہوتی ہیں اور جس وقت کہ بدن کو فی فضلہ ہوا اور وہ میل پوست کی طرف رکھتا ہے مانند شری بلغمی کے اور چاہیں کہ واسطے اوسکو پسینہ لاوین تو ہوا سے حمام سے پسینہ لانا چاہیے یا ہوا سے

[illegible][illegible]

اوس مکانی کہ جو آگ سو گرم کیا ہو وے اور گرمی آفتاب سے پسینہ لانا چاہیے لیکن نہ بہا چاہیے اس بات سے
 کہ حرارت آفتاب کی رطوبت میں عفونت پیدا کرتی ہے مگر حرارت آتش کی عفونت نہیں پیدا کرتی ہے
 اور اگر فضلہ بہت غلیظ ہو تو سینگ یا کالی مچ یا عاقر قرحا یا جواکھا کو ٹین اور ساتھ روغن بابونہ کو حمام
 اندر طلا کرین پسینہ بکثرت آویگا اور وہ پسینہ استسقا کو مفید ہوگا اور گرانی اور کسلانی کو بدن سو دور کرے گا
 اور حمام خشک بھی مرطوب کرے لیکن مفید ہے اور حمام خشک ایسا حمام ہوتا ہے کہ خوب گرم ہوتا ہے اور
 اوس میں پانی نہیں ہوتا ہے پس اوس حمام میں اتنی دیر تک ٹھہرنا چاہیے کہ پسینہ تمام باہر آجائے اور بدن میں
 آدمی کے سبکی ظاہر ہو وے اور پھر پسینہ سوکھ جائے بعد اوسکو بتدریج ہوا میں خوشتر کیطرت توجہ کرین اور ریگ گرم
 بھی نافع ہے جیسا کہ چوتھو باب میں چٹی گفتار سے اس کتاب کے پہلو حصہ سے بیان کیا گیا ہے اور گرم تو نہیں
 گرم پانی کے بخرون سے پسینہ لاوین اس طو سے کہ پانی خالص کو گرم کرین اور نیچو دامن بیمار کے گھین
 پشت کیطرت سے اور چادر اوپر پھین تاکہ انحرار اوپر نہ چرین اور مسام کھلیا میں اور پسینہ آنا شروع ہو
 اور معلوم کرین کہ پسینہ پشت کیطرت سے بہت آتا ہے اور سینہ سے بہ نسبت تمام بدن کے بہت آتا ہے
 اور گرم پانی سے بہ نسبت ہوا گرم کے پسینہ زیادہ آتا ہے اور پسینہ کو جس قدر پوچھیں اور صاف کرین زیادہ
 آتا ہے اور اگر پاک نکرین ٹھہر جاتا ہے اور پاؤں کے گرم رکھو سے بھی پسینہ آتا ہے اور گرم پانی پسینا
 پسینہ لاتا ہے اور سر کہ اگر سرد ہے پسینہ لاتا ہے اسلیے کہ غلیظ خلط کو لطیف کرتا ہے اور نظرون روغن زیتون
 میں طلا کرنا پسینہ جاری کرتا ہے اور روغن سوسن اور روغن بابونہ پسینہ لاتا ہے اور اگر انگور کی لکڑی
 را کہ پانی میں گھولیں اور اوس پانی کو روغن زیتون میں طلا کر جسم پر طلا کرین پسینہ بخوبی آویگا اور وہ دوا
 جو اس معاملہ میں کام آتی ہیں یہ ہیں زیرہ انیسون کشکطریش شونیز یعنی کلوچی سیخو قسط یعنی کوٹھ تخم سداب
 سیسیایوس زراوند طویل قفل الیہود تخم کرفس ہینگ کالی مچ آبگامہ اور خاصیت اور طبیعت ان
 چیزوں کی سابق مذکور ہو چکی ہے اور بعض دواؤں کی خاصیت اور طبیعت جو بیان کیا جاتی ہے وہ
 دوائیں یہ ہیں نظرون عاقر قرحا بنر الاخرہ یعنی تخم اوٹنگن لیکن نظرون ایک گروہ نہ لکھا ہے
 کہ وہ بورہ ارمنی ہے اور ایک گروہ کتنا ہے کہ وہ ایک پتھر ہے کہ بعد ایک مدت کو مانند چونہ کی ہو جاتا ہے
 اوسکو دواؤں میں کہ باہر سے استعمال کیجاتی ہے مانند اون دواؤں کے کہ خلطوں کو پوست سے باہر کھینچتے ہیں
 کام میں لانا چاہیے اور کھانا چاہیے اور طلا کرنا اوسکا آگ کو سامنے درد کو ساکن کرتا ہے اور فالح کو دور کرتا ہے اور
 عاقر قرحا گرم اور خشک ہے تیسری درجہ میں چبانا اوسکا رطوبتوں کو دانتوں کی جڑوں سے باہر کھینچتا ہے اور
 اگر اوسکو کوٹین اور روغن زیتون میں جو شدین اور طلا کرین پسینہ لاویگا اور تپ لرزہ کو فائدہ بخشے گا اور عصب

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

سینگ

نہیں ہو جانے کو بھی نافع ہو گا بزرگ لا بخیرہ یعنی تخم اوٹنگن گرم ہے درجہ میں تیسری درجہ کو اور خشک ہے دوسری
درجہ میں باب تیسری یا پچوین جزوی اور پہلی گفتار سے اور دوسری حصہ سے تیسری
کتاب کو پسینہ روکنے کی تدبیر میں ہے تدبیر پسینہ روکنے کی یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو خشک رکھیں
اور سبک لباس پہنیں اور آسائش ڈھونڈیں اور اس مکان میں قیام کریں کہ جسکی ہوا معتدل ہووے
اور یہ دوا نوش کریں دہنیہ خشک سحاق برنج سفید و ہونہوے ہر ایک تین تولہ تین چھٹانک کم ڈیڑھ سیر
پانی میں پکاویں یہاں تک کہ دو حصہ پانی چل جائے اور ایک حصہ باقی رہے صاف کریں اور پونے نو تولہ آمین
صبح کی وقت پینیں اور یہ طلا استعمال کریں یہی یا سبب پاک کیا ہوا آدہ پاؤں کم سیر یا دونوں ہر ایک چھٹانک کم
آدہ سیر گلاب کو پھول تین چھٹانک سبکو سوا و سیر پانی میں پکاویں کہ آدہ پاؤں کم سیر باقی رہے صاف کریں اور
روغن گل بقدر تین چھٹانک او سمین داخل کریں اور ملا کر نرم آگ پر جو شدین کہ پانی چل جائے اور روغن
رہ جائے یہ روغن پشت پر اور تمام جسم پر طلا کریں باب چوتھا یا پچوین جزوی اور پہلی گفتار سے
دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے مخاطب لاسے کی تدبیر میں ہے معلوم کریں کہ
رطوبت غلیظہ سر سے ناک کی راہ نیچے اترتی ہے اسکو مخاط کہتے ہیں اور ہندی میں اسکو رینٹ مشہور
کرتے ہیں پس نکلنے سے اسکو دماغ پاک اور صاف ہو جاتا ہے اور دماغی بیماریاں مثل مرگی اور سکڑ اور ماند
اسکو دفع ہوتی رہتی ہیں اسلیو واسطہ حفظ صحت انسان مرطوب مزاج کے اور واسطے اون لوگوں کے جنکو دماغ
میں کثرت رطوبتوں کی ہو تدبیر اوتارنے رینٹ کی دماغ سے کریں ساتھ چھینک لانے کو اور انخروں پر جو شانہ
بائونہ اور پودینہ پھاری وغیرہ کے سر نورائین اور کندیش سفید اور کالی مرچ اور عطیشا سب کو
پیسین اور سو گھن چھینک اور رینٹ بہت آویگی باب پانچواں یا پچوین جزوی اور دوسری
حصہ سے تیسری کتاب کے تدبیر میں لعاب نکالنے کے ہے تالو اور زبان کی جڑ اور
دانتوں کی جڑوں میں سے نکالنا لعاب کہ دہن سے دماغ اور کان اور حلق اور فم معدہ اور
آنکھوں کو سود مند ہے واسطہ حفظ صحت کو تدبیر اسکو لانے کی بھی ضروریات سے ہے کہ ہر وقت قدری قدرے
لعاب نکلتا رہی خاصہ جارہی کے موسم میں اور خصوصاً مرطوب آدمی کے دہن سے کیونکہ جارہی کے موسم
میں رطوبتیں دماغ میں زیادہ جمع ہو جاتی ہیں اور عاقر قرحا اور موینج اور مثل اسکو چیرین تیز چاہنا لعاب
بہت نکالتی ہیں اور غرغہ گرم مکان میں کرنا چاہی یا اندر حمام کے اسوجہ سے کہ حمام میں خلطین کھلتی ہیں
اور لعاب بہت آتا ہے اور اگر اسوقت غرغہ کریں کہ جسوقت حمام سے نکلتا چاہیں یا اسوقت کہ جب
حمام سے باہر آجائیں تو نہایت سود مند ہو گا باب چھٹا یا پچوین جزوی اور دوسری

نہیں ہو جانے کو بھی نافع ہو گا بزرگ لا بخیرہ یعنی تخم اوٹنگن گرم ہے درجہ میں تیسری درجہ کو اور خشک ہے دوسری
درجہ میں باب تیسری یا پچوین جزوی اور پہلی گفتار سے اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کو پسینہ روکنے کی تدبیر میں ہے
تدبیر پسینہ روکنے کی یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو خشک رکھیں اور سبک لباس پہنیں اور آسائش ڈھونڈیں اور اس مکان میں قیام کریں
کہ جسکی ہوا معتدل ہووے اور یہ دوا نوش کریں دہنیہ خشک سحاق برنج سفید و ہونہوے ہر ایک تین تولہ تین چھٹانک کم ڈیڑھ سیر
پانی میں پکاویں یہاں تک کہ دو حصہ پانی چل جائے اور ایک حصہ باقی رہے صاف کریں اور پونے نو تولہ آمین صبح کی وقت پینیں
اور یہ طلا استعمال کریں یہی یا سبب پاک کیا ہوا آدہ پاؤں کم سیر یا دونوں ہر ایک چھٹانک کم آدہ سیر گلاب کو پھول تین
چھٹانک سبکو سوا و سیر پانی میں پکاویں کہ آدہ پاؤں کم سیر باقی رہے صاف کریں اور روغن گل بقدر تین چھٹانک او سمین داخل کریں
اور ملا کر نرم آگ پر جو شدین کہ پانی چل جائے اور روغن رہ جائے یہ روغن پشت پر اور تمام جسم پر طلا کریں باب چوتھا یا پچوین
جزوی اور پہلی گفتار سے دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے مخاطب لاسے کی تدبیر میں ہے معلوم کریں کہ رطوبت غلیظہ سر سے ناک کی راہ
نیچے اترتی ہے اسکو مخاط کہتے ہیں اور ہندی میں اسکو رینٹ مشہور کرتے ہیں پس نکلنے سے اسکو دماغ پاک اور صاف ہو جاتا ہے
اور دماغی بیماریاں مثل مرگی اور سکڑ اور ماند اسکو دفع ہوتی رہتی ہیں اسلیو واسطہ حفظ صحت انسان مرطوب مزاج کے اور واسطے
اون لوگوں کے جنکو دماغ میں کثرت رطوبتوں کی ہو تدبیر اوتارنے رینٹ کی دماغ سے کریں ساتھ چھینک لانے کو اور انخروں پر جو شانہ
بائونہ اور پودینہ پھاری وغیرہ کے سر نورائین اور کندیش سفید اور کالی مرچ اور عطیشا سب کو پیسین اور سو گھن چھینک اور رینٹ
بہت آویگی باب پانچواں یا پچوین جزوی اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے تدبیر میں لعاب نکالنے کے ہے تالو اور زبان کی جڑ اور
دانتوں کی جڑوں میں سے نکالنا لعاب کہ دہن سے دماغ اور کان اور حلق اور فم معدہ اور آنکھوں کو سود مند ہے واسطہ حفظ صحت کو
تدبیر اسکو لانے کی بھی ضروریات سے ہے کہ ہر وقت قدری قدرے لعاب نکلتا رہی خاصہ جارہی کے موسم میں اور خصوصاً مرطوب آدمی کے
دہن سے کیونکہ جارہی کے موسم میں رطوبتیں دماغ میں زیادہ جمع ہو جاتی ہیں اور عاقر قرحا اور موینج اور مثل اسکو چیرین تیز چاہنا
لعاب بہت نکالتی ہیں اور غرغہ گرم مکان میں کرنا چاہی یا اندر حمام کے اسوجہ سے کہ حمام میں خلطین کھلتی ہیں اور لعاب بہت آتا ہے
اور اگر اسوقت غرغہ کریں کہ جسوقت حمام سے نکلتا چاہیں یا اسوقت کہ جب حمام سے باہر آجائیں تو نہایت سود مند ہو گا باب چھٹا یا پچوین
جزوی اور دوسری

نہیں ہو جانے کو بھی نافع ہو گا بزرگ لا بخیرہ یعنی تخم اوٹنگن گرم ہے درجہ میں تیسری درجہ کو اور خشک ہے دوسری
درجہ میں باب تیسری یا پچوین جزوی اور پہلی گفتار سے اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کو پسینہ روکنے کی تدبیر میں ہے
تدبیر پسینہ روکنے کی یہ ہے کہ دونوں پاؤں کو خشک رکھیں اور سبک لباس پہنیں اور آسائش ڈھونڈیں اور اس مکان میں قیام کریں
کہ جسکی ہوا معتدل ہووے اور یہ دوا نوش کریں دہنیہ خشک سحاق برنج سفید و ہونہوے ہر ایک تین تولہ تین چھٹانک کم ڈیڑھ سیر
پانی میں پکاویں یہاں تک کہ دو حصہ پانی چل جائے اور ایک حصہ باقی رہے صاف کریں اور پونے نو تولہ آمین صبح کی وقت پینیں
اور یہ طلا استعمال کریں یہی یا سبب پاک کیا ہوا آدہ پاؤں کم سیر یا دونوں ہر ایک چھٹانک کم آدہ سیر گلاب کو پھول تین
چھٹانک سبکو سوا و سیر پانی میں پکاویں کہ آدہ پاؤں کم سیر باقی رہے صاف کریں اور روغن گل بقدر تین چھٹانک او سمین داخل کریں
اور ملا کر نرم آگ پر جو شدین کہ پانی چل جائے اور روغن رہ جائے یہ روغن پشت پر اور تمام جسم پر طلا کریں باب چوتھا یا پچوین
جزوی اور پہلی گفتار سے دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے مخاطب لاسے کی تدبیر میں ہے معلوم کریں کہ رطوبت غلیظہ سر سے ناک کی راہ
نیچے اترتی ہے اسکو مخاط کہتے ہیں اور ہندی میں اسکو رینٹ مشہور کرتے ہیں پس نکلنے سے اسکو دماغ پاک اور صاف ہو جاتا ہے
اور دماغی بیماریاں مثل مرگی اور سکڑ اور ماند اسکو دفع ہوتی رہتی ہیں اسلیو واسطہ حفظ صحت انسان مرطوب مزاج کے اور واسطے
اون لوگوں کے جنکو دماغ میں کثرت رطوبتوں کی ہو تدبیر اوتارنے رینٹ کی دماغ سے کریں ساتھ چھینک لانے کو اور انخروں پر جو شانہ
بائونہ اور پودینہ پھاری وغیرہ کے سر نورائین اور کندیش سفید اور کالی مرچ اور عطیشا سب کو پیسین اور سو گھن چھینک اور رینٹ
بہت آویگی باب پانچواں یا پچوین جزوی اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب کے تدبیر میں لعاب نکالنے کے ہے تالو اور زبان کی جڑ اور
دانتوں کی جڑوں میں سے نکالنا لعاب کہ دہن سے دماغ اور کان اور حلق اور فم معدہ اور آنکھوں کو سود مند ہے واسطہ حفظ صحت کو
تدبیر اسکو لانے کی بھی ضروریات سے ہے کہ ہر وقت قدری قدرے لعاب نکلتا رہی خاصہ جارہی کے موسم میں اور خصوصاً مرطوب آدمی کے
دہن سے کیونکہ جارہی کے موسم میں رطوبتیں دماغ میں زیادہ جمع ہو جاتی ہیں اور عاقر قرحا اور موینج اور مثل اسکو چیرین تیز چاہنا
لعاب بہت نکالتی ہیں اور غرغہ گرم مکان میں کرنا چاہی یا اندر حمام کے اسوجہ سے کہ حمام میں خلطین کھلتی ہیں اور لعاب بہت آتا ہے
اور اگر اسوقت غرغہ کریں کہ جسوقت حمام سے نکلتا چاہیں یا اسوقت کہ جب حمام سے باہر آجائیں تو نہایت سود مند ہو گا باب چھٹا یا پچوین
جزوی اور دوسری

نہی کیونکہ او سمین اجڑا ماری اور ہوائی شہرین اور تولد و سکون صافی اور نہایت پختہ سوتے اور وہ
ایسا خون ہے کہ غذا اعضا و صلی کی ہوتا ہے اور اسوجہ سے کہ جب آدمی اپنے حال پر الحاح کرتا ہے
اور جماع بہت زیادہ اعتدال سے کرتا ہے تو بدن سرد ہو جاتا ہے اور قوت او سکی ضعیف ہوتی ہے اور
خشکی غلبہ کرتی ہے اور بسا اوقات کثرت جماع سے غشی بھی عارض ہوتی ہے اور ویل اس بات کی کہ منی
اوس خون سے پیدا ہوتی ہے کہ جو صلی اعضا کی غذا ہوتا ہے یہ ہے کہ اگر آدمی جماع میں زیادتی کرے اور سب منی
اوس سے جدا ہو جائے درم کی مقدار تک نہ چھوڑے اور اگر قصد کھولیں تو درم خون ایک ہی دفعہ میں باہر
کریں تو اس قدر خون کے نکلنے سے اتنا ضعف ہوگا جس قدر جماع سے ہوگا اور یہ ایک سیل قوی ہے جس سے
کی کہ اوہ اوسکا بہتر اور نہایت خالص خون ہے اور اندر جسم کے اور سبب ضعف کا سبب کثرت جماع کی یہ ہے
کہ ظن منی کا دو دفعہ یا تین دفعہ میں جماع کرنے سے خالی ہو جاتا ہے اور اگر بعد اوسکی الحاح کریں تو طبیعت ماوہ
پختہ اور نہایت خالص کو اعضا و صلی سے حاصل کرتی ہے اور ویل اوسکی یہ ہے کہ اگر الحاح بہت کریں
تو خون بجای منی برآمد ہوگا اور وہ ایسا خون ہے کہ غذا اعضا کی ہو سکتا ہے اور بدن محتاج اوسکا ہو پس
جسوقت کہ وہ غذا بدن سے نکل گئی تو ایک مدت دراز چاہے کہ اول طعام خون ہو اور اوسجگہ تک چھوٹے
اور غذا ہو جائے اسوجہ سے قوت ساقط ہوتی ہے اور بیماریاں طح طرح کی ناخوش پیدا ہوتی ہیں اور خالی
معدہ پر اور بھونک پر اور بعد ریاضت اور بعد حمام اور بعد اسہال جماع کرنا خشکی پیدا کرتا ہے اور حرارت خری
کم ہو جاتی ہے اور آنکھوں میں تاریکی اور تشنج خشک عارض ہوتا ہے اور بھونک کھانگی جاتی رہتی ہے اور
بسا اوقات غشی لاحق ہوتی ہے یا بجماع بعد ہر ایک سبب کو کہ جو تحلیل بہت کرے مانند شادی یا فراطور
بیخوابی اور مانند اوسکے نہایت ضرورتی ہے اور بعد پیری معدہ کو طعام اور شراب سے اگر جماع کریں تو گانچھوڑ
در و عارض ہوگا اور پٹھو نہیں سستی اور احشائیں شدہ لاحق ہوگا اور تنگی سانس اور لرزنا سراور ہاتھ
پاؤں کا پید ہوگا اور استسقا بھی لاحق ہوگا اور اکثر اوقات حالت مجامعت میں لرزہ پشت پر عارض ہوتا
اور باوجود لذت و تکلیف بھی معلوم ہوتی ہے باوی ناخوش بدن سے جماع کرنے والے کو ظاہر ہوتی ہے وہ نشا
اس امر کا ہے کہ بدن میں اوسکی خلطین بہت بدین کہ سبب حرکت جماع کے وہ خلطین حرکت کرتی ہیں پس
لازم ہے کہ اس آدمی کو اول ایک ہفتہ جماع سے دور رکھنا چاہیے اور اچھی چھی غذائیں کھلانا چاہیے اور بدن کو
اون خلطوں سے پاک کرنا چاہیے اور بعد تنقیہ جسم کے سبب تدبیر میں موافق کرنی چاہیے تاکہ بدن میں اوسکی خلط بد کو
نہ پیدا ہونے دیں اور معلوم کرنا چاہیے کہ صاحب مزاج گرم و تر کا جماع میں بہت قوی ہوتا ہے اور صحت اوس
اوسپر بہت کم اور بدیر چھوٹتی ہے اور صاحب مزاج گرم اور خشک بھی قوی ہوتا ہے لیکن اگر خشکی کا جلد و سین

یہ سبب ضعف کا سبب کثرت جماع کی یہ ہے کہ ظن منی کا دو دفعہ یا تین دفعہ میں جماع کرنے سے خالی ہو جاتا ہے اور اگر بعد اوسکی الحاح کریں تو طبیعت ماوہ پختہ اور نہایت خالص کو اعضا و صلی سے حاصل کرتی ہے اور ویل اوسکی یہ ہے کہ اگر الحاح بہت کریں تو خون بجای منی برآمد ہوگا اور وہ ایسا خون ہے کہ غذا اعضا کی ہو سکتا ہے اور بدن محتاج اوسکا ہو پس جسوقت کہ وہ غذا بدن سے نکل گئی تو ایک مدت دراز چاہے کہ اول طعام خون ہو اور اوسجگہ تک چھوٹے اور غذا ہو جائے اسوجہ سے قوت ساقط ہوتی ہے اور بیماریاں طح طرح کی ناخوش پیدا ہوتی ہیں اور خالی معدہ پر اور بھونک پر اور بعد ریاضت اور بعد حمام اور بعد اسہال جماع کرنا خشکی پیدا کرتا ہے اور حرارت خری کم ہو جاتی ہے اور آنکھوں میں تاریکی اور تشنج خشک عارض ہوتا ہے اور بھونک کھانگی جاتی رہتی ہے اور بسا اوقات غشی لاحق ہوتی ہے یا بجماع بعد ہر ایک سبب کو کہ جو تحلیل بہت کرے مانند شادی یا فراطور بیخوابی اور مانند اوسکے نہایت ضرورتی ہے اور بعد پیری معدہ کو طعام اور شراب سے اگر جماع کریں تو گانچھوڑ در و عارض ہوگا اور پٹھو نہیں سستی اور احشائیں شدہ لاحق ہوگا اور تنگی سانس اور لرزنا سراور ہاتھ پاؤں کا پید ہوگا اور استسقا بھی لاحق ہوگا اور اکثر اوقات حالت مجامعت میں لرزہ پشت پر عارض ہوتا اور باوجود لذت و تکلیف بھی معلوم ہوتی ہے باوی ناخوش بدن سے جماع کرنے والے کو ظاہر ہوتی ہے وہ نشا اس امر کا ہے کہ بدن میں اوسکی خلطین بہت بدین کہ سبب حرکت جماع کے وہ خلطین حرکت کرتی ہیں پس لازم ہے کہ اس آدمی کو اول ایک ہفتہ جماع سے دور رکھنا چاہیے اور اچھی چھی غذائیں کھلانا چاہیے اور بدن کو اون خلطوں سے پاک کرنا چاہیے اور بعد تنقیہ جسم کے سبب تدبیر میں موافق کرنی چاہیے تاکہ بدن میں اوسکی خلط بد کو نہ پیدا ہونے دیں اور معلوم کرنا چاہیے کہ صاحب مزاج گرم و تر کا جماع میں بہت قوی ہوتا ہے اور صحت اوس اوسپر بہت کم اور بدیر چھوٹتی ہے اور صاحب مزاج گرم اور خشک بھی قوی ہوتا ہے لیکن اگر خشکی کا جلد و سین

یہ سبب ضعف کا سبب کثرت جماع کی یہ ہے کہ ظن منی کا دو دفعہ یا تین دفعہ میں جماع کرنے سے خالی ہو جاتا ہے اور اگر بعد اوسکی الحاح کریں تو طبیعت ماوہ پختہ اور نہایت خالص کو اعضا و صلی سے حاصل کرتی ہے اور ویل اوسکی یہ ہے کہ اگر الحاح بہت کریں تو خون بجای منی برآمد ہوگا اور وہ ایسا خون ہے کہ غذا اعضا کی ہو سکتا ہے اور بدن محتاج اوسکا ہو پس جسوقت کہ وہ غذا بدن سے نکل گئی تو ایک مدت دراز چاہے کہ اول طعام خون ہو اور اوسجگہ تک چھوٹے اور غذا ہو جائے اسوجہ سے قوت ساقط ہوتی ہے اور بیماریاں طح طرح کی ناخوش پیدا ہوتی ہیں اور خالی معدہ پر اور بھونک پر اور بعد ریاضت اور بعد حمام اور بعد اسہال جماع کرنا خشکی پیدا کرتا ہے اور حرارت خری کم ہو جاتی ہے اور آنکھوں میں تاریکی اور تشنج خشک عارض ہوتا ہے اور بھونک کھانگی جاتی رہتی ہے اور بسا اوقات غشی لاحق ہوتی ہے یا بجماع بعد ہر ایک سبب کو کہ جو تحلیل بہت کرے مانند شادی یا فراطور بیخوابی اور مانند اوسکے نہایت ضرورتی ہے اور بعد پیری معدہ کو طعام اور شراب سے اگر جماع کریں تو گانچھوڑ در و عارض ہوگا اور پٹھو نہیں سستی اور احشائیں شدہ لاحق ہوگا اور تنگی سانس اور لرزنا سراور ہاتھ پاؤں کا پید ہوگا اور استسقا بھی لاحق ہوگا اور اکثر اوقات حالت مجامعت میں لرزہ پشت پر عارض ہوتا اور باوجود لذت و تکلیف بھی معلوم ہوتی ہے باوی ناخوش بدن سے جماع کرنے والے کو ظاہر ہوتی ہے وہ نشا اس امر کا ہے کہ بدن میں اوسکی خلطین بہت بدین کہ سبب حرکت جماع کے وہ خلطین حرکت کرتی ہیں پس لازم ہے کہ اس آدمی کو اول ایک ہفتہ جماع سے دور رکھنا چاہیے اور اچھی چھی غذائیں کھلانا چاہیے اور بدن کو اون خلطوں سے پاک کرنا چاہیے اور بعد تنقیہ جسم کے سبب تدبیر میں موافق کرنی چاہیے تاکہ بدن میں اوسکی خلط بد کو نہ پیدا ہونے دیں اور معلوم کرنا چاہیے کہ صاحب مزاج گرم و تر کا جماع میں بہت قوی ہوتا ہے اور صحت اوس اوسپر بہت کم اور بدیر چھوٹتی ہے اور صاحب مزاج گرم اور خشک بھی قوی ہوتا ہے لیکن اگر خشکی کا جلد و سین

اسطور پر کریں کہ اول ملاحظہ کر لیوں کہ خلط صفر اوی کس طرف میلان رکھتی ہے اگر نیچے کے بدن کی طرف متوجہ ہو تو طبع کو نرم کرنا چاہیے اور کبھی کبھی صبح کی وقت کوئی ٹھنڈائی مانند سیودن کے پانی یا شربت آلو بخارا اور شل اوکھ اور خیرین جو مناسب ہیں نوش کرنی چاہئیں تاکہ صفر دفع ہو سو اوی ان تدبیروں کے کسی شربت اور کسی علاج و دیکری احتیاج نہ ہوگی اور اگر رکھیں کہ صفر امدہ کی طرف میلان رکھتا ہے تو چند روز نیکرم پانی سے ڈکریں اور ریاضت آہستہ عمل میں لائیں اور اسکو روغن بنفشہ سے حمام کے اندر ملین اور خوب مالش کریں اور کھانا اور پینا اور سب تدبیریں اوس آدمی کی تری بڑھانیوالیاں ہونی چاہئیں اور ہر ایک چیز جو حرارت بڑھانیوالی ہو مانند ریاضت اور غصہ اور بیٹھنی اور چلنی پھرنے سے وہ ہوب میں اوسکے جسم کو بچاویں اور اگر ممکن ہو سکے تو ہر روز دو مرتبہ حمام معتدل میں اوسکو جانا چاہیے ایک دفعہ صبح کو کہ حسب وقت سو کر اٹھے دوسری بعد کھانا کھانے کے لیکہ خیال رکھیں کہ بعد کھانا کھانے کے جو حمام میں جاویں اوسکے سبب سے جگر میں کچھ درد اور گرانی معلوم ہوتی ہے یا نہیں اگر معلوم ہوتی ہے تو لازم ہے کہ صبح کو حسب وقت سو کر اٹھیں اور کھانا ہضم ہو گیا ہو پہلو حمام میں جانیے اون شہرتوں سے جو سد و نکو کھوتی ہیں کوئی شربت دینا چاہیے مانند سکنجبین یا بزوری یا شربت آستین یا حب اور غذاؤں غلیظہ سے پرہیز کریں اور اگر شخص ایسا شخص ہے کہ اپنے تہہ پر پھونچ سکتا ہے تو تدبیر اوسکی اس طور سے چاہیے کہ اوسکو مزاج کو لپٹ دیوی اور پھیر دیوی اور اگر نہیں پھونچ سکتا ہے تو اوسکی تندرستی کو ساتھ تدبیروں موافق مزاج اور عادت کو نگاہ رکھیں اور گرم اور تر مزاج والیکو ریاضت بہت کرنی چاہیے کھانے سے پہلے اور پھر بچو اور حمام کرنا بھی لازم اور پیشاب جاری کرنا بھی خیرین نوش کریں اور غرغہ جو لعاب سر سے اوتار لاوی استعمال فرمائیں امداد و تدبیریں جو گرمی اور تری کو بڑھائیں پرہیز کریں اور مزاج سرد اور خشک سب مزاجوں میں بدتر ہے اسلئے کہ جو کچھ بڑھائے میں انسان پر ظاہر ہوتا ہے اس مزاج میں شروع کودکی اور جوانی میں موجود ہوگا اور جو تدبیریں کہ گرمی اور تری کو بڑھاتی ہیں وہ اس مزاج کو موافق ہوتی ہیں اور شراب قوی اس مزاج میں خیلی سودمند ہے اور صاحب اس مزاج کا اکثر حالات میں لاغر اور خشک اندام رہتا ہے اور سبب اس مزاج کے قوت غازیہ اوسکی اور وہ قوت کہ غذا کو اندام میں پھونچاتی ہے دونوں ضعیف ہو جاتی ہیں تدبیر اوسکی یہ ہے کہ اوسکے بدن کی خوب مالش کریں یہاں تک کہ اندام اوسکے سرخ ہو جائیں پھر حمام میں لیجائیں اور جلد بابر نکالیں اور تمام جسم پر روغن ملین پھر کھانا کھلائیں مگر کھانا اوسکا گرم اور ترا و لطیف ہونا چاہیے اور صاحب مزاج سرد اور تر اکثر حالات میں فریہ ہوتا ہے اور جسم پر بہت چربی رکھتا ہے اور اسکو ریاضت بہت کرنی چاہیے اور جسم کو ریاضت سے گرم کرنا چاہیے اور لازم ہے کہ ریاضت سے پہلے اوسکو خوب ملین جس طرح باب ریاضت میں بیان کیا گیا ہے اور شہتہای لطیف کام میں لائیں اور وہ غذا میں جو رطوبت کو نہ پیدا کریں مانند قلیہ خشک یا انبار مانند زیرہ اور کرویا اور حوین اور

[illegible]

پہلے بہت اور جلدی چاہیو اور بعد طعام کے کتر اور بہت آہستہ آہستہ اور غرہ حمام کے اندر
 کری اور کبھی کبھی ایسا راج فیکرار ت کو سوتے وقت کھالیا کرے اور اگر کوئی ایسا آدمی ہے کہ او کو بدن میں غلظت
 خلطین بہت پیدا ہوتی ہیں تو سب تدبیریں او کی لطیف کنندہ چاہیں اور بجنین سادہ اور بجنین نبوی
 اور بجنین غصلی اور بجنون فلاغلی استعمال کریں اور حسب وقت کہ طعام کسی آدمی کے معدہ میں تباہ ہو جاوے
 اور جلدی نچر اوتر جائے تو اگر وہ طعام باجابت دفع ہو گا تو انسان مضرت او کی سے رہائی پائیگا اور اگر
 معدہ اور جلد اور انتونین رہ جائیگا تو تدبیر او کو دفع کی کرنی چاہیو ساتھ اون چیزوں کے جو طبع کو نرم کرتی
 ہیں بے رنج مانند کوئی کہ بورہ او سین ہوزن اور اجزا کے ہو اور اگر انجیر خشک اور کسوم کے بیجوں کی کری
 اور قدری اخیتمون تینون ایکجا کوٹیں اور کھادین طبع کو بخوبی اجابت کرینگی اور اگر اس شخص کو تے کرنا
 آسان ہو تو طعام سے پہلے کوئی تے لانے والی شے گرم پینا چاہیو اور تے کرنا چاہیو اور اون غذاؤں سے جو
 او کے معدہ میں تباہ ہو جاتی ہیں دست بردار ہو اور اگر کسی آدمی کا دماغ مدہم ہو و اور او کو سر میں فضول بد
 پیدا ہوتے ہوں کہ مضرت او کی ساری جسم میں پہنچتی ہو تو اس آدمی کو ہمیشہ دماغ کی اصلاح کی طرف مشغول
 رہنا چاہیو اور حمام خوش آب و غرہ اندر حمام کے اور تدبیر نیٹ اور لعاب دہن لانے کی سود مند ہوگی اور
 پیٹ میں سابق مذکور ہو چکے ہیں اور تنقیہ دماغ کا او کے ایسا راج فیکر اور جب تو قایا سی کریں اور اگر کوئی
 شخص در دسری وجہ تکلیف میں ہو اور سبب او سکا گرمی شریاتوں کی ہو کہ جو او کو سر میں ہیں تو لازم ہو کہ
 اون شریاتوں میں سے ایک شریان کو کاٹیں اور جو سبب در دسری قوت جس بچوں کی ہو کہ دماغ سے
 ساتھ معدہ کے ہو سکتے ہیں تو کوشش اسبات کی کرنی چاہیو کہ صفرا کے اوترنے کو معدہ سے باز رکھے اور
 ہر صبح کو اند کے نان شربت انار یا رب سبب ترش یا رب ہی ترش میں بھگو کر تناول کریں اور ہر وقت
 ایسا راج فیکر کام میں لائیں اور معدہ کو گرمی کے موسم میں روغن بھی سے چرب کریں اور جاروی کے موسم
 میں روغن ناروین سے اور بھارا اور خزان میں روغن مصطکی سے چکنا کریں اور اگر کسی شخص کا معدہ
 گرم ہو و اور او کے سر سے کوئی خلط رقیق معدہ پر اوترتی ہو تو طعام اور شراب او کو سرد کنندہ
 دیوین اور جاروی کے موسم میں معتدل اور جو کوئی ایسا آدمی ہو کہ مزاج او کے معدہ اور دماغ کا سرد
 ہو و تو طعام اور شراب او کو گرم کنندہ دیوین لیکن گرمی کے موسم میں معتدل زیادہ چاہیو اور
 اور جاروی کے موسم میں نہایت گرم اور جو کوئی ایسا شخص ہے کہ مزاج او کو معدہ کا گرم ہے اور
 سر سے او کو سرد خلطین اوترتی ہیں یا مزاج او کے معدہ کا سرد ہو و اور سر سے او کو خلطین گرم اوترتی
 ہیں تو تدبیر او کی دشوار ہوگی اور دونوں امور میں تدبیر معدہ گرم اور خلط سرد کی اور بھی زیادہ دشوار

تدبیر غرہ حمام
 ج ۳

اولی

ہوگی اور اگر باوجود اس مزاج مخالف حال کے مزاج اس شخص کا ایسا ہو کہ استفراغ نہیں کر سکتا ہو نہ بذریعہ تہ اور نہ باسہال تو اسکی تدبیر سب امور وشیوہ زیادہ دشوار اور سخت شکل ہوگی اور جانا چاہیو کہ تدبیر معده سرد میں جو اثرش زیرہ اور خلا فلی سود مند ہوتی ہے اور اگر طبع خشک ہو تو جو اثرش زیرہ میں بورہ برابر غفل کے داخل کریں اور اگر نرم ہو نصف وزن فلفل کے والین اور تدبیر معده سرد میں واسطے اوتارنے خلط بلغمی کے سر سے ایاز فیض اور خلا فلی اور فودنجی موافق ہوتی ہو اور اور تدبیر میں جو لائق اسکی ہیں عمل میں لائیں اور تدبیر معده گرم اور مزاج سرد میں سکنجبین نافع ہو اور تدبیر میں اس شخص کے کہ فم معده جسکا ضعیف ہو اور جسکو جلد جلد متلی عارض ہوتی ہو اور طبع بھی خشک ہو غذائیں گرم کنندہ دینی چاہیں اور بعد غذا کے وہ پیرین جو معده کو تقویت بخشن اور قابض و ترش ہو وین کھلائیں یا تدبیر اور امرود کے کہ او میں کچھ قبض بھی ہے اور ترش بھی ہیں اور تدبیر میں اس آدمی کے کہ جسکو گردہ میں پتھری اور ریگ پیدا ہوتا ہو اگر وہ آدمی مزاج معتدل رکھتا ہو اور خشک نام اور لاغر ہے تو غذائیں معتدل نہایت موافق ہونگی اور پیرین کے لیو اسکو کشکاب اور شیر خر اور آب باقلا دیون اور غذا مچھلی تازہ مناسب ہو اور گوشت خشکی جانور و کھانا تند لوہ اور تیتہ اور چکورا اور پیٹھ اور چڑیا اور گوشت مرغ خانگی اور گوشت بزغالہ کا کھلائیں اور اگر وہ آدمی بہت فربہ اور گوشت ناک ہو تو سب تدبیریں اسکی نرم اور لطیف کنندہ چاہئیں اور تدبیر میں اس شخص کی کہ آنکھ اور کان جسکو بسبب مواد او ترغے کو دماغ سے ضعیف ہو وین اور سبب ضعیفی کے مواد کو زیادہ قبول کرتے ہوں چھینک لانا دواؤں سے مثل کندش اور فلفل اور عر طمیشا وغیرہ اور ریٹ اوتارنا بھی اسی طریق سے اور لعاب دہن لانا ساتھ غرغہ کے نہایت نافع ہو لیکن آنکھ میں وہ سرمہ جو آنکھ کو خلی مفید ہو اور قوت دیوی استعمال کریں تاکہ آنکھ مواد کو قبول کرے لیکن سرمہ کو ایک مرتبہ آنکھ میں لگانا چاہیو اور واسطے کان کے شیاف مامیشا پسین آب غورہ میں اور سودہ اوسکا نیگرم کر کے کان میں ٹپکائیں یا وہ شیاف کہ بالچھر اور زعفران اور مامیشا اور گلاب کو پھول سے بنایا ہو اسی طریق پر استعمال کریں اور روغن نار دین اور وہ روغن کہ اوسکو افادہ یہی بہتر کیا ہو گا مہم لائیں اور اگر کوئی ایسا آدمی ہے کہ ایک عضو میں اعضا اوسکو سے بیماری لاحق ہوتی ہے اور سبب اوسکا یا امثلاً تمام جسم کا ہے کسی مادہ سے کہ سبب ضعیفی عضو کو مواد شیر قوت او سپر کرتا ہو یہاں تک کہ وہ عضو جگہ کا متلی ہو جائے یا کسی عضو میں اعضا پریشہ ہو مواد جمع ہو گیا ہو اور اسی جگہ قائم رہے یا اوس سے کسی دوسری عضو کی طرف جو اوس سے نہایت ضعیف ہو یا پھر اوسکے ہودع ہو و دی تدبیر نگاہ رکھو تندرستی اور باز رکھو بیماری کو اوس عضو سے یہ ہے کہ اول سبب اوس بیماری کا ڈھونڈیں اور مادہ فرونی کو جسم باہر کریں اور اوس عضو کو قوت دیوین ساتھ دواؤں اور غذاؤں اور طلاؤں کے جو موافق حال

[illegible]

اوسکی ہون اور تدریس میں اوس آدمی کی کہ منی جبکی بدین بہت پیدا ہوتی ہو اور اوسکی سبب سے وہ آدمی اکثر محتاج
مباشرت رہتا ہو اور وجہ مباشرت کو فم معدہ اوسکا ضعیف ہو گیا ہو غذا میں خشک کہ جنسی منی کم پیدا ہو وہ موافق
ہونگی اور اوس آدمی کی غذاؤں کے اندر سداب اور طخون ڈالنا چاہیے اور اون سے جو گرم اور تر ہون اور منی جنسی
بہت پیدا ہوتی ہو دست بردار رہیں اور کر اور حوالی کر پر اوسکے کوئی سوم روغن کہ موم صافی اور روغن گل یا روغن
بھی یا روغن نیلو فرسی بنایا ہو طلا کرین اور جو اس موم روغن میں پانی مکھ کا یا پانی خرفہ کا یا پانی کا ہو کایا یا لعاب
اسپنول کا شامل کرین اثر اوسکا نہایت قوی ہو گا اور اگر کوئی ٹکڑا سرب یعنی سیسہ کا اوس آدمی کی پشت پر یا نہین
روا ہو اور حبوقت کہ مباشرت کرنی اوسکو منظور ہو تو وہ آدمی اوس روز یا اللہ فوس کرے اور جو قدر یونان شراب
میں بھگو دین اور کھلا دین نہایت موافق ہوگی اور اگر حاجت ہو تو مار اللہ کے اندر مرغ کے اندر کی زردی
بھی ڈالین اور گوشت بزغالہ اور شوربا مرغ اوسکے واسطے سو و مند ہو اور تدریس خواب اور آسائیش کی بھی
کرین اور اوسکو کسی درشت کپڑے سے ملین یہاں تک کہ اعضا اوسکی سرخ ہو جائیں اور بالمش روغن جنسی کی بھی مرغ
ہوگی یہ سب تدریس اوسدن چاہیں کہ جس و ز مباشرت کی ہو و اور باقی اور ایام میں تدریس منع تولید منی
کی کرین و اللہ اعلم بالصواب گفتار تیسری دو حصہ سے تیسری کتاب کے اعراض نفسانی
کی تدریس میں ہے اور اس گفتار کے چھ باب ہیں باب پہلا تیسری گفتار سے اور دوسرے
حصہ سے تیسری کتاب کے اس مضمون میں ہے کہ اعراض نفسانی کیا ہیں اور کہاں
ظاہر ہوتے ہیں جاننا چاہیے کہ قوت جسم انسان کی دل سے ہے اور قوت حیوانی سے کہ اوسکا اندر ہے
اور یہ ایک قوت ہے اثر قبول کرنی والی اور اون کاموں سے جو بدن انسان سے خارج ہیں او میں سے جو کوئی کام اوس
قوت حیوانی کے پیش آوی اور پیش آنا اوسکا اوسکو موافق آئے تو وہ اثر نیک کو قبول کر لگی اور جو موافق
نہ آوی تو اثر بد کو قبول کر لگی اور نشان اثر قبول کرنے کا اوسکے یہ ہے کہ اوس حالت سے جو اس سے پہلے
تھی پھر جاوے اور طرف دوسری حالت کو بدل جاوے اعراض نفسانی اثر قبول کرنے اس قوت کو اور
اوسکی احوال سے متغیر ہونے کو کہتی ہیں جنسی شادی اور غم اور خشم اور لذت اور خوف اور توجہ اور شرمندگی
اور اندکیشہ اور امید اور جو کچھ مانند اوسکے ہے اور معلوم کرین کہ سبب اعراض نفسانی کے مزاج اعضا
انسان اور مزاج اخلاط اور مزاج روح کے پھر جاتے ہیں اور فعل اور قوتیں اعضا کی بھی سبب متغیر ہوتی
ہیں تغیر باندازہ اور موافق پیش آنے اور نہ آنے کاموں کے واللہ اعلم باب دوسرا تیسری
گفتار اور دو حصہ سے تیسری کتاب کے کیا نمین قوت اثر اعراض نفسانی کی
ہو جسم انسان میں معلوم کرین کہ اثر اعراض نفسانی کا بدن انسان میں زیادہ طعام اور شراب کے

اوسکی ہون اور تدریس میں اوس آدمی کی کہ منی جبکی بدین بہت پیدا ہوتی ہو اور اوسکی سبب سے وہ آدمی اکثر محتاج
مباشرت رہتا ہو اور وجہ مباشرت کو فم معدہ اوسکا ضعیف ہو گیا ہو غذا میں خشک کہ جنسی منی کم پیدا ہو وہ موافق
ہونگی اور اوس آدمی کی غذاؤں کے اندر سداب اور طخون ڈالنا چاہیے اور اون سے جو گرم اور تر ہون اور منی جنسی
بہت پیدا ہوتی ہو دست بردار رہیں اور کر اور حوالی کر پر اوسکے کوئی سوم روغن کہ موم صافی اور روغن گل یا روغن
بھی یا روغن نیلو فرسی بنایا ہو طلا کرین اور جو اس موم روغن میں پانی مکھ کا یا پانی خرفہ کا یا پانی کا ہو کایا یا لعاب
اسپنول کا شامل کرین اثر اوسکا نہایت قوی ہو گا اور اگر کوئی ٹکڑا سرب یعنی سیسہ کا اوس آدمی کی پشت پر یا نہین
روا ہو اور حبوقت کہ مباشرت کرنی اوسکو منظور ہو تو وہ آدمی اوس روز یا اللہ فوس کرے اور جو قدر یونان شراب
میں بھگو دین اور کھلا دین نہایت موافق ہوگی اور اگر حاجت ہو تو مار اللہ کے اندر مرغ کے اندر کی زردی
بھی ڈالین اور گوشت بزغالہ اور شوربا مرغ اوسکے واسطے سو و مند ہو اور تدریس خواب اور آسائیش کی بھی
کرین اور اوسکو کسی درشت کپڑے سے ملین یہاں تک کہ اعضا اوسکی سرخ ہو جائیں اور بالمش روغن جنسی کی بھی مرغ
ہوگی یہ سب تدریس اوسدن چاہیں کہ جس و ز مباشرت کی ہو و اور باقی اور ایام میں تدریس منع تولید منی
کی کرین و اللہ اعلم بالصواب گفتار تیسری دو حصہ سے تیسری کتاب کے اعراض نفسانی
کی تدریس میں ہے اور اس گفتار کے چھ باب ہیں باب پہلا تیسری گفتار سے اور دوسرے
حصہ سے تیسری کتاب کے اس مضمون میں ہے کہ اعراض نفسانی کیا ہیں اور کہاں
ظاہر ہوتے ہیں جاننا چاہیے کہ قوت جسم انسان کی دل سے ہے اور قوت حیوانی سے کہ اوسکا اندر ہے
اور یہ ایک قوت ہے اثر قبول کرنی والی اور اون کاموں سے جو بدن انسان سے خارج ہیں او میں سے جو کوئی کام اوس
قوت حیوانی کے پیش آوی اور پیش آنا اوسکا اوسکو موافق آئے تو وہ اثر نیک کو قبول کر لگی اور جو موافق
نہ آوی تو اثر بد کو قبول کر لگی اور نشان اثر قبول کرنے کا اوسکے یہ ہے کہ اوس حالت سے جو اس سے پہلے
تھی پھر جاوے اور طرف دوسری حالت کو بدل جاوے اعراض نفسانی اثر قبول کرنے اس قوت کو اور
اوسکی احوال سے متغیر ہونے کو کہتی ہیں جنسی شادی اور غم اور خشم اور لذت اور خوف اور توجہ اور شرمندگی
اور اندکیشہ اور امید اور جو کچھ مانند اوسکے ہے اور معلوم کرین کہ سبب اعراض نفسانی کے مزاج اعضا
انسان اور مزاج اخلاط اور مزاج روح کے پھر جاتے ہیں اور فعل اور قوتیں اعضا کی بھی سبب متغیر ہوتی
ہیں تغیر باندازہ اور موافق پیش آنے اور نہ آنے کاموں کے واللہ اعلم باب دوسرا تیسری
گفتار اور دو حصہ سے تیسری کتاب کے کیا نمین قوت اثر اعراض نفسانی کی
ہو جسم انسان میں معلوم کرین کہ اثر اعراض نفسانی کا بدن انسان میں زیادہ طعام اور شراب کے

تیسری گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے احراض نفسانی کی منفعت اور ضرر
کی بنیائین ہے بطریق تفصیل معلوم کریں اثر اعراض نفسانی کا جسم انسانین دو طرح پر ہوتا ہے
ایک یہ کہ اثر بعض اعراض نفسانی کا ایسا ہے کہ اعضا او خلیطین اور رو میں سب گرم ہو جاتی ہیں اور حرکت میں
آتی ہیں دوسری یہ کہ اثر بعض اعراض کا ایسا ہے کہ اعضا او خلیطین اور رو میں سب سرد ہو جاتی ہیں اور حرکت سے
عاجز آتی ہیں لیکن وہ اعراض نفسانی جو گرم کرتی ہیں اور حرکت میں لاتی ہیں خشم ہی یعنی غصہ اور شادی ہی
خوشی اور لذت اور امید اور اندیشہ کاموں میں کام ہے اور وہ اعراض نفسانی جو سرد کرتے ہیں اندوہ ہی یعنی غم
اور ترس ہی یعنی خوف اور ڈر اور شل او سکو اور گرم کرنا خشم کا قوی زیادہ شادی اور دیگر اعراض کے گرم
کرنے سے ہے اور سرد کرنا خوف کا قوی زیادہ اندوہ کے سرد کرنے سے ہے اور جو خشم یعنی غصہ کہ با اعتدال
ہو وہی اکثر مزاجون میں سووند ہوتا ہے خاصہ او سکو کہ مزاج جسکا سرد ہو اور ریاضت کم کرتا ہو وہی اور رنج اور
خوف حالت تندرستی میں سبکو نقصان پہونچاتا ہے لیکن بطریق علاج بعض مزاجون میں کہ نہایت گرمی کی طرف
میلان رکھتی ہوں او خلیطین او نیکے سبب جسم میں قیق یعنی تیلی ہو گئیں ہوں اور حرکت میں آتی ہوں فائدہ
بخشا ہے اور طرف اعتدال کے پھیر لانا ہے او خشم عظیم بھی اوس سے ساکن ہونا ہے اور عونت اور سبکساری
یعنی غور کہ بہت خوشی اور افراط سردی سے ظاہر ہوتا ہے وہ بھی او سکو سبب ہو جاتا رہتا ہے اور منفعت غصہ معتدل کی
یہی کہ خون کو برہن پھیلاتا ہے اور روح کی قوت اور حرارت کو ظاہر جسم پر پہونچاتا ہے او خشم بافراط یعنی بہت
غصہ خارج حد اعتدال سے صفر کو جلاتا ہے اور بدین پھیلاتا ہے اور رنگ چہرہ کا زرد کرتا ہے اس سبب سے
صفرادی اور گرم مزاج والہ کو نہایت ضرر دیتا ہے اور مہلوب اور سرد مزاج والے کو اور اوس آدمی کو
کہ حرارت غریزی جسکی ضعیف ہو گئی ہو اور بدن پر مرده اور رنگ اور قوتیں ساقط ہو گئیں ہوں خشم بافراط
نافع ہوتا ہے اور شادی اور لذت کہ با اعتدال ہو حرارت غریزی کو بھڑکاتی ہے اور تمام بدن پھیلاتی ہے
اور شاد کام آدمی پر اثر پڑتا ہے کہ انہیں ظاہر ہوتا ہے اور شادی با اعتدال مزاج کو گرم اور تر کرتی ہے اور بدین
فرہ اور قوتوں کو قوی کرتی ہے اس سبب سے کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے اور بدن طعام سے حصہ غذا کا بہت
پاتا ہے اور رنگ چہرہ کا تازہ اور بارونق ہوتا ہے اور فضول اور بیاریاں بدن سے دفع ہوتی ہیں اور درڑ اور
رنج خون اور حرارت غریزی کو صمد بنین پہونچاتا ہے اور مزاج کو سرد او خشک کرتا ہے اور آدمی کو بوڑھا ہے
کی حالت میں پہونچاتا ہے اور اس سبب سے رنگ چہرہ کا زرد ہو جاتا ہے اور رونق اور تازگی جاتی رہتی ہے
اور سب قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں اور سبب ضعیفی قوتوں کے بیاریاں غالب ہوتی ہیں اور خجالت
یعنی شرمندگی حرارت اور خون کو پھیلاتی ہے اور طرف ظاہر جسم کے پہونچاتی ہے اور اندکے رطوبت کو

اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے احراض نفسانی کی منفعت اور ضرر
کی بنیائین ہے بطریق تفصیل معلوم کریں اثر اعراض نفسانی کا جسم انسانین دو طرح پر ہوتا ہے
ایک یہ کہ اثر بعض اعراض نفسانی کا ایسا ہے کہ اعضا او خلیطین اور رو میں سب گرم ہو جاتی ہیں اور حرکت میں
آتی ہیں دوسری یہ کہ اثر بعض اعراض کا ایسا ہے کہ اعضا او خلیطین اور رو میں سب سرد ہو جاتی ہیں اور حرکت سے
عاجز آتی ہیں لیکن وہ اعراض نفسانی جو گرم کرتی ہیں اور حرکت میں لاتی ہیں خشم ہی یعنی غصہ اور شادی ہی
خوشی اور لذت اور امید اور اندیشہ کاموں میں کام ہے اور وہ اعراض نفسانی جو سرد کرتے ہیں اندوہ ہی یعنی غم
اور ترس ہی یعنی خوف اور ڈر اور شل او سکو اور گرم کرنا خشم کا قوی زیادہ شادی اور دیگر اعراض کے گرم
کرنے سے ہے اور سرد کرنا خوف کا قوی زیادہ اندوہ کے سرد کرنے سے ہے اور جو خشم یعنی غصہ کہ با اعتدال
ہو وہی اکثر مزاجون میں سووند ہوتا ہے خاصہ او سکو کہ مزاج جسکا سرد ہو اور ریاضت کم کرتا ہو وہی اور رنج اور
خوف حالت تندرستی میں سبکو نقصان پہونچاتا ہے لیکن بطریق علاج بعض مزاجون میں کہ نہایت گرمی کی طرف
میلان رکھتی ہوں او خلیطین او نیکے سبب جسم میں قیق یعنی تیلی ہو گئیں ہوں اور حرکت میں آتی ہوں فائدہ
بخشا ہے اور طرف اعتدال کے پھیر لانا ہے او خشم عظیم بھی اوس سے ساکن ہونا ہے اور عونت اور سبکساری
یعنی غور کہ بہت خوشی اور افراط سردی سے ظاہر ہوتا ہے وہ بھی او سکو سبب ہو جاتا رہتا ہے اور منفعت غصہ معتدل کی
یہی کہ خون کو برہن پھیلاتا ہے اور روح کی قوت اور حرارت کو ظاہر جسم پر پہونچاتا ہے او خشم بافراط یعنی بہت
غصہ خارج حد اعتدال سے صفر کو جلاتا ہے اور بدین پھیلاتا ہے اور رنگ چہرہ کا زرد کرتا ہے اس سبب سے
صفرادی اور گرم مزاج والہ کو نہایت ضرر دیتا ہے اور مہلوب اور سرد مزاج والے کو اور اوس آدمی کو
کہ حرارت غریزی جسکی ضعیف ہو گئی ہو اور بدن پر مرده اور رنگ اور قوتیں ساقط ہو گئیں ہوں خشم بافراط
نافع ہوتا ہے اور شادی اور لذت کہ با اعتدال ہو حرارت غریزی کو بھڑکاتی ہے اور تمام بدن پھیلاتی ہے
اور شاد کام آدمی پر اثر پڑتا ہے کہ انہیں ظاہر ہوتا ہے اور شادی با اعتدال مزاج کو گرم اور تر کرتی ہے اور بدین
فرہ اور قوتوں کو قوی کرتی ہے اس سبب سے کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے اور بدن طعام سے حصہ غذا کا بہت
پاتا ہے اور رنگ چہرہ کا تازہ اور بارونق ہوتا ہے اور فضول اور بیاریاں بدن سے دفع ہوتی ہیں اور درڑ اور
رنج خون اور حرارت غریزی کو صمد بنین پہونچاتا ہے اور مزاج کو سرد او خشک کرتا ہے اور آدمی کو بوڑھا ہے
کی حالت میں پہونچاتا ہے اور اس سبب سے رنگ چہرہ کا زرد ہو جاتا ہے اور رونق اور تازگی جاتی رہتی ہے
اور سب قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں اور سبب ضعیفی قوتوں کے بیاریاں غالب ہوتی ہیں اور خجالت
یعنی شرمندگی حرارت اور خون کو پھیلاتی ہے اور طرف ظاہر جسم کے پہونچاتی ہے اور اندکے رطوبت کو

اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کے احراض نفسانی کی منفعت اور ضرر
کی بنیائین ہے بطریق تفصیل معلوم کریں اثر اعراض نفسانی کا جسم انسانین دو طرح پر ہوتا ہے
ایک یہ کہ اثر بعض اعراض نفسانی کا ایسا ہے کہ اعضا او خلیطین اور رو میں سب گرم ہو جاتی ہیں اور حرکت میں
آتی ہیں دوسری یہ کہ اثر بعض اعراض کا ایسا ہے کہ اعضا او خلیطین اور رو میں سب سرد ہو جاتی ہیں اور حرکت سے
عاجز آتی ہیں لیکن وہ اعراض نفسانی جو گرم کرتی ہیں اور حرکت میں لاتی ہیں خشم ہی یعنی غصہ اور شادی ہی
خوشی اور لذت اور امید اور اندیشہ کاموں میں کام ہے اور وہ اعراض نفسانی جو سرد کرتے ہیں اندوہ ہی یعنی غم
اور ترس ہی یعنی خوف اور ڈر اور شل او سکو اور گرم کرنا خشم کا قوی زیادہ شادی اور دیگر اعراض کے گرم
کرنے سے ہے اور سرد کرنا خوف کا قوی زیادہ اندوہ کے سرد کرنے سے ہے اور جو خشم یعنی غصہ کہ با اعتدال
ہو وہی اکثر مزاجون میں سووند ہوتا ہے خاصہ او سکو کہ مزاج جسکا سرد ہو اور ریاضت کم کرتا ہو وہی اور رنج اور
خوف حالت تندرستی میں سبکو نقصان پہونچاتا ہے لیکن بطریق علاج بعض مزاجون میں کہ نہایت گرمی کی طرف
میلان رکھتی ہوں او خلیطین او نیکے سبب جسم میں قیق یعنی تیلی ہو گئیں ہوں اور حرکت میں آتی ہوں فائدہ
بخشا ہے اور طرف اعتدال کے پھیر لانا ہے او خشم عظیم بھی اوس سے ساکن ہونا ہے اور عونت اور سبکساری
یعنی غور کہ بہت خوشی اور افراط سردی سے ظاہر ہوتا ہے وہ بھی او سکو سبب ہو جاتا رہتا ہے اور منفعت غصہ معتدل کی
یہی کہ خون کو برہن پھیلاتا ہے اور روح کی قوت اور حرارت کو ظاہر جسم پر پہونچاتا ہے او خشم بافراط یعنی بہت
غصہ خارج حد اعتدال سے صفر کو جلاتا ہے اور بدین پھیلاتا ہے اور رنگ چہرہ کا زرد کرتا ہے اس سبب سے
صفرادی اور گرم مزاج والہ کو نہایت ضرر دیتا ہے اور مہلوب اور سرد مزاج والے کو اور اوس آدمی کو
کہ حرارت غریزی جسکی ضعیف ہو گئی ہو اور بدن پر مرده اور رنگ اور قوتیں ساقط ہو گئیں ہوں خشم بافراط
نافع ہوتا ہے اور شادی اور لذت کہ با اعتدال ہو حرارت غریزی کو بھڑکاتی ہے اور تمام بدن پھیلاتی ہے
اور شاد کام آدمی پر اثر پڑتا ہے کہ انہیں ظاہر ہوتا ہے اور شادی با اعتدال مزاج کو گرم اور تر کرتی ہے اور بدین
فرہ اور قوتوں کو قوی کرتی ہے اس سبب سے کھانا بخوبی ہضم ہوتا ہے اور بدن طعام سے حصہ غذا کا بہت
پاتا ہے اور رنگ چہرہ کا تازہ اور بارونق ہوتا ہے اور فضول اور بیاریاں بدن سے دفع ہوتی ہیں اور درڑ اور
رنج خون اور حرارت غریزی کو صمد بنین پہونچاتا ہے اور مزاج کو سرد او خشک کرتا ہے اور آدمی کو بوڑھا ہے
کی حالت میں پہونچاتا ہے اور اس سبب سے رنگ چہرہ کا زرد ہو جاتا ہے اور رونق اور تازگی جاتی رہتی ہے
اور سب قوتیں ضعیف ہو جاتی ہیں اور سبب ضعیفی قوتوں کے بیاریاں غالب ہوتی ہیں اور خجالت
یعنی شرمندگی حرارت اور خون کو پھیلاتی ہے اور طرف ظاہر جسم کے پہونچاتی ہے اور اندکے رطوبت کو

بھی کھلاتی ہے اور تحلیل کرتی ہے اور اسی وجہ سے اول چہرہ کو سرخ کرتی ہے اور خون کو روان کرتی ہے اور اس
سبب کہ حرارت قدری تحلیل قبول کرتی ہے اور رطوبت اندک کھلتی ہے آخر میں چہرہ زرد ہو جاتا ہے اور
باندازہ تحلیل حرارت کو مزاج سرد ہوتا ہے اور سبب کھلنے رطوبت کو کچھ صفت بھی عارض ہوتا ہے اور رطوبت
پہنچنے کی طرف امید کر اور خوف ہو جانے کی کسی کام سے مانند شادی معتدل کے ہے اور مضرت نہ پہنچے
کی طرف امید کے مانند مضرت رنج اور اندوہ کے ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بیماری پرانی اور دشوار جسم انسان
میں قائم ہو جاتی ہے اور کسی طرح زوال اور کٹا ممکن نہیں ہوتا ہے پھر جب وہ بیمار کسی اپنی بڑی امید اور
تمنا پر فائز ہوتا ہے تو اس کی خوشی کی وجہ سے وہ بیماری سبک ہو جاتی ہے اور جلد جلد علت اس کی گھٹتی ہے
یہاں تک کہ چند حصہ میں بکام ایزدی بالکلیہ جسم سے مفارقت کرتی ہے اور وہ آدمی سب تکلیفوں سے اس کی
خلاصی پاتا ہے اور اکثر اوقات کسی کام سے کہ ترسان ہوتا ہے اور وہ کام ناگاہ او سپر بچو تو بیماری اس کی
اور بھی زیادہ دشوار ہو جاتی ہے اور خالی رہنا اندیشہ کار ہا ہی ہم سے گندی خاطر پیدا کرتا ہے اور حرارت
اور سب قوتوں کو ضعیف کرتا ہے اور رنگ چہرہ کا پھیر دیتا ہے اور دردوں اور بیماریوں کو بڑھاتا ہے
جس طرح اندیشہ ہم کاموں کا اور بہت اون کاموں پر اور دلیری کرنا دردوں اور بیماریوں سے
غافل کرنا ہے اور بسا اوقات بیماری بھی نازل کرتا ہے چنانچہ سفر کرنا اور شہر شہر بھرنا اور نہایت تھکے اور
عجیب عجیب چیزیں دیکھنا پرانی بیماریوں اور سخت اور دشوار علتوں کے لیے جو خلیے سود مند ہے اور عیش بھی
منجملہ اعراض نفسانی کے ہے جس کسی پر کہ وہ غالب ہوتا ہے مضرت اس کی بہت ہوتی ہے اور دفع کرنے
اس کو میں کوئی تدبیر مفید زیادہ حصہ نہیں ہے اور اندیشہ کاموں ہم کا کہ اور سین چشم اور خوف اور خطر
بھی اندک ہوتا ہے اور کوئی چیز ناگوار زیادہ بیماری اور بے اندوہی اور بخوشی سے نہیں ہے اور سفر کرنا
اور شہر شہر بھرنا اور کار ہا ہی غریب اور خیرین عجیب دیکھنا اور مشغول رہنا طرک کار ہا ہی ہم کو عشق کو
باطل کرتا ہے بات یا سچوان تیسری گفتار سے اور دوسری حصہ سے تیسری کتاب
کو تدبیر میں حاصل کرنے سے منفعت کے ہے جو کچھ نافع ہے اعراض نفسانی سے
اور تدبیر میں دفع مضرت کو جو کچھ مضرت ہے اور طیب اس کو طیب روحانی کہ ہے
معلوم کرنا چاہیے کہ عقلمندوں اور بزرگوں نے واسطے حاصل کرنے سے منفعت کو جو کچھ نافع ہے اور دفع کرتے
مضرت کو جو کچھ مضرت ہے اعراض نفسانی سے تکلفات اور تدبیرات کی ہیں کہ سبب اس کو طریق حاصل
کرنے کا جو کچھ نافع ہے اور طریق دفع کرنے کا جو کچھ مضرت ہے قابو میں لائے ہیں اور بخوبی سمجھاؤ
اور پچانا ہے لیکن اعراض نفسانی سے جو کچھ نافع ہے شادی اور لذت ہوا لیے کہ وہ دونوں دنیا

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

۱۰۱

جس طرح اعراض نفسانی حالات بدن کو پھیر دیتی ہیں مزاج بدن کا نفس کو بھی پھیر دیتا ہے لیکن تغیر حالات جسم کا سبب تغیر حالات نفس کو قوتیر ہے اور تغیر حالات نفس کا سبب تغیر حالات جسم کے ضعیف تر ہو پس سوچو گرم و تر ہونا مزاج بدن کا سبب شادی نفس کے زیادہ شاد ہونی نفس کے ہو سبب گرمی اور تری مزاج جسم کے اور اسی طرح سرد اور خشک ہونا مزاج بدن کا سبب اندوہ مند نفس کے زیادہ اندوہ مند ہونی نفس کے ہو سبب سردی اور خشکی مزاج جسم کے گفتار چوتھی دوسری حصہ سی تیسری کتاب کو اون حالات کی شناخت میں ہے جو بدن انسان پر ظاہر ہوتے ہیں اور ظاہر ہونا اوکا نشان اوس بیماری کا ہے جو آئندہ ہونیوالی ہے اور اس گفتار کے چار باب ہیں۔

باب پہلا چوتھی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کو اون حالات میں ہے جو سرد اور روئے میں ظاہر ہوتے ہیں جسوقت کہ جسم انسان میں وہ حالات ظاہر ہوں کہ حالت تندرستی میں عادت اونکی نفعی تو معلوم کرنا چاہی کہ ظاہر ہونا اون حالات کا نشان اوس بیماری کا ہے جو آئندہ ہونیوالی ہو پس اسطرح گاہ رکھو تندرستی کے جلد اون عوارض کی دفع کی تدبیر میں مشغول ہونا چاہیہ قبل استحکام علت اور عارض ہونی مرض کی لیکن وہ حالتیں جو سرد اور روئے میں ظاہر ہوتی ہیں نوہیں ایک علاج یعنی پھر کنا عضو کا ہے کہ جسوقت آنکھ اور چہرہ میں احتلاج بہت واقع ہو تو وہ نشان اس بات کا ہے کہ اوس عضو میں بالضرور مرض تشنج غالب ہوگا دوسری سونا ہاتھ اور پاؤں کا ہے جسوقت یہ مرض پوسہ ہی یا بہت غلبہ و سکا ہو خوف عارض ہونی فالج کا ہے تیسری سرخ ہونا آنکھ اور چہرہ کا اور بہت آنا پانی آنکھ سے اور نفرت کرنا آنکھ کا روشنائی آفتاب سے خوف علت سرسام کا ہے چوتھی کا بوس ہے اور سر گھومنا ہمیشہ پس جسوقت کہ یہ علتیں ہمیشہ رہیں تو خوف عارض ہونے مرگی کا ہوگا پانچویں اندوہ مند نفس اور ناخوشی دل کی ہے جسوقت آدمی بدون کسی سبب ظاہر کے ہمیشہ اندوہ مند اور ناخوش دل رہے اور سب کاموں سے ناامید تو خوف علت مایخو لیا کا ہے چھٹی جسوقت کہ ساسر آنکھ کے کوئی شے مانند پشہ یا کسی اور جانور کے معلوم ہو وہ خوف اور ترنے پانی کا ہے آنکھ میں ساقون اگر درد آداسیسی کی شدت یا کسی قسم کا درد ہمیشہ رہتا ہو خوف علت انتشار کا ہے اگر آنکھ میں عارض ہووے یہاں تک کہ انجام کو خوف اور ترنے پانی کا ہے آنکھ میں آٹھویں تیرگی حواسون کی اور کسلانی حرکتون کی ہے اور پھر کنا تمام اعضا کا باوجود نشانیاں امتلا کی پس جسوقت کہ یہ علتیں ہمیشہ رہیں خوف عارض ہونے سکتے کا ہے انہیں شدت اور کثرت زکام اور زلزلہ کی ہے جسوقت کہ کثرت عارض ہو خوف عارض ہونے علت سل اور ذوات الہیہ کا ہے باب دوسرا چوتھی گفتار اور دوسری حصہ سی تیسری کتاب کو اون حالات کی بیان میں ہے جو تمام جسم میں ظاہر ہوتے ہیں معلوم کریں کہ وہ حالات

[illegible][illegible]

جو تمام بدن عارض ہوتے ہیں چودہ حال ہیں ایک یہ کہ ہمیشہ تمام جسم سے پسینہ جاری رہتا ہو ورنہ دو حال
دلالت کرتا ہے کہ ایک امثالہ اور اوسین خوف عارض ہو فی ہمار یون امتلائی کا ہے دوسری رقیق ہو فی رطلو کو
دلالت کرتا ہے کہ اوس سے خوف ساقط ہو فی قوت کا ہے اور اگر یہ پسینہ گندہ ہو ورنہ تو جلد اوسکو اثر پر کسی طرح کی
تب عفی تیون سے پیدا ہوگی دوسرا حال امثالہ و مفطر ہے اور اوسکی وجہ سے دو طرح کی بیماریاں سخت پیدا
ہوتی ہیں ایک سکتہ دوسرا کلنا خون کا قے کی راہ یا ساتھ تھوک کو مولف فرماتے ہیں کہ مینو خوار زم مین
ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ سب سے میری رہتا تھا جمعہ کے دن صبح کو وقت میری پاس آیا اور کہا کہ ارادہ میرا ہے
جانیگا ہر اور حالانکہ وہ موسم فصل بہار کا تھا نبض و سکی مینو دیکھا کہ اسکا بھی قصد کھلونا چاہی اور استفراغ
جس طریق سے کہ ممکن ہو بہتر ہے اوسنی عرض کی کہ آج جمعہ کا دن ہے بعد نماز کے قصد کھلونا چاہتا ہوں
وہ آدمی جامع مسجد سے لوٹ کر آیا جی مثلاً نے لگا اور خون کی قے آئی شروع ہوتی اور بہت خون جسم سے نکلا
آخر تھوری دیر کے بعد مر گیا تیسرا حال یہ ہے کہ جسوقت کہ طبع اجابت کری اور بدبو زیادہ عادت سے ہونشان
بہمضی اور تھکنا ہے تو چوتھو جسوقت کہ پیشاب نہایت بدبو رکھتا ہونشان ستر جانے غلطو کا اور خوف پیدا ہونے
عفی تیون کا ہے یا تھوین گم ہونا بھونک کا اور ٹوٹنا یا تھک پاؤں کا اور سنج اور ماندگی جسم کی بدون کسی سبب
ظاہر کے نشان امثالہ اور مقدمہ مرض کا ہے تیسرا قصد اور مسلسل کی کرنی چاہی یا غلگولم کر دینا چاہی
بھونک کا گم ہونا ساتھ متلی اور پیدا ہونے ریاچ کے ہوا ندر شکم کے یہ احوال مقدمہ قویج کا ہے یعنی انجام کو
قویج عارض ہو گا ساتوین زیادتی بھونک کی نشانی سرد ہونے فم معدہ کی ہے یا نشان کسی رطوبت ترش کا
کہ فم معدہ مین جمع ہو گئی ہو پس تیسری یہ کہ تدارک سردی فم معدہ کا ترش پروردہ اور بھیل پروردہ اور سر
صرف سو کرین اور رطوبت ترش کو قے کی راہ پاک کرنا چاہی یا ایارج فیکرا سے آٹھوین جانا رہنا بھونک کا
بدون پیدا ہونے ریاچ کے نشان گرمی فم معدہ کا ہے واسطو کو شربت غورہ اور شربت انار اور خرمای سندی پون
اور صندل اور کلاب کو پھول اور کافور اور کلاب کا ضماد معدہ پر کرنا خیلے نافع ہو گا نوین خواہش چہزون
ترش کی نشان پیدا ہونے صفر کا ہے معدہ مین سکھین اور شربت غورہ سے شکیں کرین دسویں سرخی آنکھ
اور تیرگی رنگ چہرہ اور تنگی سانس اور گنگلی آواز کی ہے جسوقت یہ حالتین ظاہر ہو دیں خوف عارض
ہونے جذام کا ہو گا گیارہوین بہت غدود کلنا جسم مین مقدمہ و مبلہ عظیم کا ہے بارہوین چھپ سفید مقدمہ
برص کا ہے تیرہوین جسوقت کہ خفقان تندرست آدمی کو ہمیشہ رہتا ہو تو اوسمین خوف اس امر کا ہے کہ وہ
آدمی ناگہانی موت مین مبتلا ہو گا تیسرا گاہ کہ فی قوت اور مراعات دل کی کرنی چاہی چودہوین کثرت ثوب
کی مقدمہ خراج بزرگ کا ہے باب تیسرا چوتھی گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب

[illegible]

اون حالات کی شناخت میں ہر جو جگر کے اندر ہوتے ہیں جاننا چاہیو کہ وہ حالات
جو جگر کے اندر ہوتے ہیں تین حال ہیں ایک گرانی ہر کہ نیم راست میں ظاہر ہووی جس جگہ کہ پہلو ہا پشت
ہیں اور گرانی اگر خلدہ یعنی چھوڑ والی اور تھوڑے والی یعنی کھینچنے والی عضو کی ہو تو وہ نشان اس امر کا
کہ جانب محدب کبد یعنی پشت جگر کی طرف کچھ علت اور کوئی فساد ہو دوسری سفیدی ثقل اور کمی اوسلی
علامت سدہ کی ہو اور مقدمہ یرقان کا تیسرے ورم قبول کرنا پشت چشم اور زیر چشم اور ہاتھ اور پاؤں کا
نشان ضعیفی جگر کا ہو اور مقدمہ استسقا کا باب چوتھا چوتھی گفتار اور دوسری حصہ سی تفسیری
کتاب کو اون حالات کی شناخت میں ہر جو نیچے کے جسم میں ظاہر ہوتے
ہیں جو حالات کی نیچے کے جسم میں ظاہر ہوتے ہیں چار ہیں ایک گرانی اور کھینچنا تھیکاہ اور کرگاہ کا باوجود غیر
حال پیشاب کو نشان عارض ہوئی کسی علت کا ہو اندر گروہ کے دوسری وہ اجابت طبع جو مقدمہ کوسورس دیوے
نشان کسی خلط تیر کا ہو اور خوف اس بات کا ہو کہ آنسوین خراس پیدا ہو گا تیسری جلن پیشاب کی نشان
حرکت کرنے کسی تیز خلط کی ہو اور اس میں در اس بات کا ہو کہ مثانہ کے اندر زخم اور خراس پیدا ہو گا چوتھے
کعلی نام مقدمہ کا کہ سبب کرم خورد کو نو نشان ظاہر ہوئی بد اسیر کا ہو اور تیسری باز رکھنے ان بیماریوں کو جس کے
حالات اور نشانیاں اس گفتار میں بیان کی گئیں کتاب معالجات میں ہر ایک باب علاج میں اون
بیماریوں کے مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ گفتار پانچویں دوسری حصہ سی تفسیری کتاب کو
چون کی پرورش کی تفسیر میں ہو اور اس گفتار کے آٹھ باب ہیں باب پہلا پانچویں
گفتار اور دوسری حصہ سی تفسیری کتاب کو بچہ کی ناف کا شے اور منلائے اورالش
کرنے اور سلائے کی تفسیر میں ہے معلوم کریں کہ جس وقت بچہ شکم مادر سے جدا ہو وی اوسیم
بمقدار چار انگشت ناف اوسکو سے کاٹیں اور روده ناف کو ریشم نرم بافتہ کی ڈوری سے آہستہ باندھیں
کہ درونہ پیدا کرے اور کچھ درشتی اور سختی رشتہ میں نہونی چاہیو اور باوجود اسکے روغن میں بھی چکنا کر لینا
چاہیو اور بعد کا شے روده ناف کو کوئی کپڑا روغن زیتون میں آلودہ کر کے رکھیں اور بعضوں کو کہا ہے کہ
ہلدی اور دم الاخویں اور انزروت اور زیرہ اور آتشہ یعنی چیر پلا اور مرینے بول ہر ایک کو برابر وزن کو ٹکر
جھا کر ناف پر چھڑکین اور جو کہ بدن طفل کا عادت کھنوا لاکسی کھر کھری خیر اور سخت شے کا نہیں ہوتا ہے
اور ہوا کا بھی عادی نہیں ہوتا اس لیے سب چیزیں اوسکو درشت معلوم ہوتی ہیں اور ہوا سی سردی پاتا
لندا ہوا ایسی ایسی تدبیریں کرنی چاہئیں کہ جس کو جسم اوسکا سخت ہو جائے یہاں تک کہ کپڑا اور کوئی شے
درشت اوسکو ناگوار نہ ہو وی پس سب چیزوں میں سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ اوسکو جلد نمک کو پانی تیکرم غسل

۱۰
تینان وہ اس طرح ہے کہ
بدن کو رنگ میں زردی یا سیاہی
جیسا غلظت کا رنگ ہو اوسکو موافق تیر
فاخت آج اور جانتا چاہیو کہ اکثر تان میں
مادر بوعفت ہو یا ہوگی و بوی کرک
غیا یلع اسکو لازم کر میں مدین اور
زردی تان اکثر جگر اور دماغ سے ہوتی ہو
اور سیاہ اکثر جگر اور دماغ سے ہوتی ہو
چیز درشت میں خلد قطعین کرکے ہوا
جانی قسم تان زردی سے ہوا اور سیاہ
ایک نوہ کرکے کھینچ کرکے ہوا
۱۱
مذکورہ کو ناف کی طرف دفع کرکے
اوسکی علامت حمیات مغزادی کا ہو
ہونا اور اوسکو سوا جو کچھ کولارم
پچھلے نشان اور موٹھ سے ہونا اور
میں قلع رہنا اور خفا میں الم حسوس
ہونا اور جگر کوں برقان کا ہو
اور جیسا قلعون دن سے ہونا اور
زور و عاف ہونی و زوری ہو یا ہو
۱۲
جس وقت طفل میرا ہوتا ہو
اوسکی علامت حمیات مغزادی کا ہو
۱۳
اوسکی علامت حمیات مغزادی کا ہو
۱۴
اوسکی علامت حمیات مغزادی کا ہو
۱۵
اوسکی علامت حمیات مغزادی کا ہو
۱۶
اوسکی علامت حمیات مغزادی کا ہو
۱۷
اوسکی علامت حمیات مغزادی کا ہو
۱۸
اوسکی علامت حمیات مغزادی کا ہو
۱۹
اوسکی علامت حمیات مغزادی کا ہو
۲۰
اوسکی علامت حمیات مغزادی کا ہو

دیون گر نملانی میں احتیاط رکھیں کہ پانی آنگھ اور ناک اور حلق اور کان میں نہ پھونچو پائے اور جو اس نمک کے پانی میں شادخ عدسی اور سمات اور کوٹھ اور میتھی پکاتی ہو بہتر ہے اور چاہی کہ اول نمک کے پانی سے دھوین بعد نیگرم شیریں پانی سے اور اگر جسم بچہ کا بہت آلودہ اور خراب ہو دی اور ایک دفعہ نملانی سے پاک ہوا ہو تو دوسری مرتبہ بدستور نمک کے پانی سے غسل دیون اور ہا دی سر و سر و محفوظ رکھیں اور ہر روز ناک اور ہا دی ہا دی پاک کرتے رہیں اور ماتھ اور پاؤں اور بند کشتاد و نکو او سکے ملا دیں اور کھینچیں آہستگی اور بند کشتاد و نکو اور گرد گردن اور رانوں کی جڑوں پر برگ مور دا اور گلاب کے پھول پیسے ہو تو چھڑکین اور اپنی اونگلی سے او سکی مقعد کو دغغہ دیون کہ کھلیا تو اور جو کچھ او سمین نفل ہو دفع ہو جائے اور حسب وقت کہ او سکو اپنیٹنا چائیز تو اول آنکھیں او سکی حریر سے پاک کریں اور مثانہ پر او سکی اونگلی رکھیں کہ جو کچھ او سمین پیشاب ہو کھلیا تو او اور او سکو ایسے مکان میں سلاٹیں کہ جو بہت روشنی نہ رکھتا ہو اور ہر صبح جو حسب وقت سمجھیں کہ رات کا دودھ مضہم ہو گیا تھا لیں اور نیگرم پانی سے نملادیں پھر روغن سے چرب کریں فرزند نرینہ کو چار مہینہ تک روغن تازہ سے چرب کریں اور طفل ما دینہ کو دو مہینہ تک روغن بنفشہ سے اور حسب وقت کہ بچہ کو سلاٹیں گوارہ او سکا یا آہستگی ہلاٹیں اور لجن خوش اور آواز باریک سے ترنم کریں کہ بچہ آسائش تمام آرام کرے مگر روز ولادت سے بعد تین دن کے گوارہ میں او سکو لٹانا چاہی اور آہستہ آہستہ جھلانا چاہی باٹ دوسرا پانچویں گشتا اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے بچہ کو دودھ پلانے کی تدبیر میں ہے اگر دودھ ما د طفل کا تباہ ہوا ہو دی تو او کسی عورت کا دودھ او سکے حق میں سو و مند تر شیر ما د سے نہیں لیکن ایک ہفتہ تک جب تک کہ ماں او سکی رنج ولادت اور سور مزاج سے کہ او اس صدمہ اور رنج سے عارض ہو تو ہون آسائش پائے اگر کوئی غیر عورت دودھ پلائے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے بلکہ قرن صواب اور دودھ پلانیوالی کو چاہی کہ ہر روز دودھ اپنا پھوڑے اور گرا دے بعد او سکی بچہ کو دیوی اور ایک دہن دوبار یا تین بار دودھ دیون اور پہلے تھوڑا تھوڑا دیون کہ بتدریج بچہ دودھ پیو لگے اور چاہی کہ دودھ پلانے سے پہلے ایک قطرہ شہد کا ہمراہ جلاٹ دہن طفل میں پکاتیں خاصہ صبح اول میں اور ہر مرتبہ کہ دودھ دیون دو تین دفعہ سر پستان ملیں اور دودھ باہر نکالیں پھر سر پستان دہن طفل میں دیون خاصہ صبح کی وقت خصوصاً اگر دودھ بہتر نہ ہو دی اور او کوئی دودھ پلانے والی میسر نہ ہو سکی اور لازم ہے کہ پستان کو اندک اندک دبا تین اور دہن طفل میں دیون تاکہ قوت پختی سے ملے اور تالوا و سکا درد مند نہ ہوے اور چاہی کہ شیر طفل کو ابتدا میں تھوڑا دیون اور بتدریج زیادہ کریں ہر مرتبہ جب دیون کر آئے مانگی اور رو دی کیونکہ رو نا بچہ کا دودھ پیو سے پہلے خیلے سو و مند تر اور حسب وقت دودھ بخوبی او سکو مضہم ہو گیا

[illegible]

اور جواب

بڑا تاسہ ص کشک جو کشک گندم نصف نصف ہمراہ سارہ تین ماشہ کھم باویان اور سارہ ہوس ماشہ
شخم خشناش سفید شیر تازہ مین پکائیں اور اگر آتش کچھ شراب مین ڈالکر صاف کریں اور اس شراب کو
تین دودھ کو بڑا ویکا اور اگر بقدر دو تولہ دس ماشہ گامی کا گھی شراب مین ملائیں اور نوش کریں یہ ہی
فعل کر گیا اور گاجر کے بیج اور سونف اور سووہ کے بیج یہ سب اس معاملہ کے لیے بہتر اور مناسب ہیں اور
اگر دودھ بد ہو رکھتا ہو وہی شراب ریحانی دینا چاہیو اور جو تھو کہ پسینہ کی بو اور بو دہن کو درست کرتی ہے
وہ بد بو شیر کو بھی رفع کرتی ہے اور سجون انوش دار بھی اس مقدمہ مین خیلو نافع ہے کہ ذکر اس کا معجون کے
باب مین کتاب قرابادین مین لکھا جائیگا اور اگر کسی عورت کی چھاتیوں سے دودھ بکثرت آتا ہو اور
وہ چاہے کہ دودھ کم ہو جائے یا آتا کیوں کا اور آنا با قلا کا پانی اور روغ گل مین گوند مین اور پستان پر
لیپ کریں اور مردار سنگ کو روغ گل مین پسین اور طلا کریں اور جو حرارت ہو لعاب اسفول مین طلا
کریں اور یا تھو بڑہ ہمراہ سورا اور قدر زیرہ کے پکائیں اور تناول فرمائیں دودھ کم ہو جائیگا اور جو
ان طلا و نکاح استعمال کریں تو لازم ہے کہ اول چھاتیوں کو دودھ سے خالی کر لیوں کہ بستہ ہوئی پائے اور
نخم نڈائے اور زیرہ اور شراب یعنی تلی دودھ کو پھیر دیتی ہے واحد اعلم باث یا سجون
گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے تذکرہ فطام یعنی دودھ چھوڑانے کی
تذکرہ مین ہے معلوم کریں کہ مدت طبعی دودھ پلانے بچہ کی دو برس ہیں تیسری برس کے شروع مین دودھ
چھڑائیں مگر گرمی کے موسم مین دودھ چھڑانا مناسب نہیں ہے مگر بحسب ضرورت اگر چھڑایا جائے بہر حال
پانی لکڑی کا اور پانی کدو کا اور پانی خرف کے سجون کا اور جو چیزیں کہ پیاس کو بھاتی ہیں دینی چاہئیں
اور بہتر زمانہ دودھ چھڑانے کے لیے فصل بہار ہے پھر خزان اور پھر موسم جاڑے کا اور بتدریج دودھ سے
باز رکھیں اور بقدر زمانہ دودھ چھڑانے کا نزدیک ہو دودھ کم کم دیوں اور غذا بڑھاتے جا دیں اور زاتون
بچہ کو جگا جگا کر تکلیف دودھ دیوں تاکہ باعث تنفر کا ہو اور ہر روز دیکو طعام وافر کھلائیں کہ حاجت
دودھ کی کم باقی رہے اور بعد دودھ چھڑانے کو حریرہ اور گوشت خفیف دیوں اور سب سے بہتر واسطے
بچہ دودھ چھڑاتے ہوئے کے شیر بچ ہے اور ہر سبہ گوشت نرم اور روئی میدہ کی کھلائیں اور واسطے
مشغلہ بچہ کو میدہ اور شکر کی مٹھیاں بنائیں کبھی ایک مٹھیاہ اس کے ساتھ مین دیوں اور اسی طرح وہ مشغلہ
جو پستان اور شیر کو فراموش کر دیوں پیش نہاد طفل کریں اور جو بچہ دودھ کی یاد مین بہت مضطرب
ہو وہی اور کسی شغل سے نہ ہلو تو چاہیو کہ پستان پر کوئی شے تلخ طلا کریں اور بچہ کو مونہ مین بھی تلخ شے
دیوں کہ تلخی اسکی سے متنفر ہو وہی اور اوجیلہ اس معاملہ مین بہت ہیں کہ اکثر مشہور اور معروف ہیں

لکھنوی اور دہلی میں
میں دودھ کو بڑا ویکا اور اگر بقدر دو تولہ دس ماشہ گامی کا گھی شراب مین ملائیں اور نوش کریں یہ ہی
فعل کر گیا اور گاجر کے بیج اور سونف اور سووہ کے بیج یہ سب اس معاملہ کے لیے بہتر اور مناسب ہیں اور
اگر دودھ بد ہو رکھتا ہو وہی شراب ریحانی دینا چاہیو اور جو تھو کہ پسینہ کی بو اور بو دہن کو درست کرتی ہے
وہ بد بو شیر کو بھی رفع کرتی ہے اور سجون انوش دار بھی اس مقدمہ مین خیلو نافع ہے کہ ذکر اس کا معجون کے
باب مین کتاب قرابادین مین لکھا جائیگا اور اگر کسی عورت کی چھاتیوں سے دودھ بکثرت آتا ہو اور
وہ چاہے کہ دودھ کم ہو جائے یا آتا کیوں کا اور آنا با قلا کا پانی اور روغ گل مین گوند مین اور پستان پر
لیپ کریں اور مردار سنگ کو روغ گل مین پسین اور طلا کریں اور جو حرارت ہو لعاب اسفول مین طلا
کریں اور یا تھو بڑہ ہمراہ سورا اور قدر زیرہ کے پکائیں اور تناول فرمائیں دودھ کم ہو جائیگا اور جو
ان طلا و نکاح استعمال کریں تو لازم ہے کہ اول چھاتیوں کو دودھ سے خالی کر لیوں کہ بستہ ہوئی پائے اور
نخم نڈائے اور زیرہ اور شراب یعنی تلی دودھ کو پھیر دیتی ہے واحد اعلم باث یا سجون
گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے تذکرہ فطام یعنی دودھ چھوڑانے کی
تذکرہ مین ہے معلوم کریں کہ مدت طبعی دودھ پلانے بچہ کی دو برس ہیں تیسری برس کے شروع مین دودھ
چھڑائیں مگر گرمی کے موسم مین دودھ چھڑانا مناسب نہیں ہے مگر بحسب ضرورت اگر چھڑایا جائے بہر حال
پانی لکڑی کا اور پانی کدو کا اور پانی خرف کے سجون کا اور جو چیزیں کہ پیاس کو بھاتی ہیں دینی چاہئیں
اور بہتر زمانہ دودھ چھڑانے کے لیے فصل بہار ہے پھر خزان اور پھر موسم جاڑے کا اور بتدریج دودھ سے
باز رکھیں اور بقدر زمانہ دودھ چھڑانے کا نزدیک ہو دودھ کم کم دیوں اور غذا بڑھاتے جا دیں اور زاتون
بچہ کو جگا جگا کر تکلیف دودھ دیوں تاکہ باعث تنفر کا ہو اور ہر روز دیکو طعام وافر کھلائیں کہ حاجت
دودھ کی کم باقی رہے اور بعد دودھ چھڑانے کو حریرہ اور گوشت خفیف دیوں اور سب سے بہتر واسطے
بچہ دودھ چھڑاتے ہوئے کے شیر بچ ہے اور ہر سبہ گوشت نرم اور روئی میدہ کی کھلائیں اور واسطے
مشغلہ بچہ کو میدہ اور شکر کی مٹھیاں بنائیں کبھی ایک مٹھیاہ اس کے ساتھ مین دیوں اور اسی طرح وہ مشغلہ
جو پستان اور شیر کو فراموش کر دیوں پیش نہاد طفل کریں اور جو بچہ دودھ کی یاد مین بہت مضطرب
ہو وہی اور کسی شغل سے نہ ہلو تو چاہیو کہ پستان پر کوئی شے تلخ طلا کریں اور بچہ کو مونہ مین بھی تلخ شے
دیوں کہ تلخی اسکی سے متنفر ہو وہی اور اوجیلہ اس معاملہ مین بہت ہیں کہ اکثر مشہور اور معروف ہیں

میں دودھ کو بڑا ویکا اور اگر بقدر دو تولہ دس ماشہ گامی کا گھی شراب مین ملائیں اور نوش کریں یہ ہی
فعل کر گیا اور گاجر کے بیج اور سونف اور سووہ کے بیج یہ سب اس معاملہ کے لیے بہتر اور مناسب ہیں اور
اگر دودھ بد ہو رکھتا ہو وہی شراب ریحانی دینا چاہیو اور جو تھو کہ پسینہ کی بو اور بو دہن کو درست کرتی ہے
وہ بد بو شیر کو بھی رفع کرتی ہے اور سجون انوش دار بھی اس مقدمہ مین خیلو نافع ہے کہ ذکر اس کا معجون کے
باب مین کتاب قرابادین مین لکھا جائیگا اور اگر کسی عورت کی چھاتیوں سے دودھ بکثرت آتا ہو اور
وہ چاہے کہ دودھ کم ہو جائے یا آتا کیوں کا اور آنا با قلا کا پانی اور روغ گل مین گوند مین اور پستان پر
لیپ کریں اور مردار سنگ کو روغ گل مین پسین اور طلا کریں اور جو حرارت ہو لعاب اسفول مین طلا
کریں اور یا تھو بڑہ ہمراہ سورا اور قدر زیرہ کے پکائیں اور تناول فرمائیں دودھ کم ہو جائیگا اور جو
ان طلا و نکاح استعمال کریں تو لازم ہے کہ اول چھاتیوں کو دودھ سے خالی کر لیوں کہ بستہ ہوئی پائے اور
نخم نڈائے اور زیرہ اور شراب یعنی تلی دودھ کو پھیر دیتی ہے واحد اعلم باث یا سجون
گفتار اور دوسرے حصہ سے تیسری کتاب کے تذکرہ فطام یعنی دودھ چھوڑانے کی
تذکرہ مین ہے معلوم کریں کہ مدت طبعی دودھ پلانے بچہ کی دو برس ہیں تیسری برس کے شروع مین دودھ
چھڑائیں مگر گرمی کے موسم مین دودھ چھڑانا مناسب نہیں ہے مگر بحسب ضرورت اگر چھڑایا جائے بہر حال
پانی لکڑی کا اور پانی کدو کا اور پانی خرف کے سجون کا اور جو چیزیں کہ پیاس کو بھاتی ہیں دینی چاہئیں
اور بہتر زمانہ دودھ چھڑانے کے لیے فصل بہار ہے پھر خزان اور پھر موسم جاڑے کا اور بتدریج دودھ سے
باز رکھیں اور بقدر زمانہ دودھ چھڑانے کا نزدیک ہو دودھ کم کم دیوں اور غذا بڑھاتے جا دیں اور زاتون
بچہ کو جگا جگا کر تکلیف دودھ دیوں تاکہ باعث تنفر کا ہو اور ہر روز دیکو طعام وافر کھلائیں کہ حاجت
دودھ کی کم باقی رہے اور بعد دودھ چھڑانے کو حریرہ اور گوشت خفیف دیوں اور سب سے بہتر واسطے
بچہ دودھ چھڑاتے ہوئے کے شیر بچ ہے اور ہر سبہ گوشت نرم اور روئی میدہ کی کھلائیں اور واسطے
مشغلہ بچہ کو میدہ اور شکر کی مٹھیاں بنائیں کبھی ایک مٹھیاہ اس کے ساتھ مین دیوں اور اسی طرح وہ مشغلہ
جو پستان اور شیر کو فراموش کر دیوں پیش نہاد طفل کریں اور جو بچہ دودھ کی یاد مین بہت مضطرب
ہو وہی اور کسی شغل سے نہ ہلو تو چاہیو کہ پستان پر کوئی شے تلخ طلا کریں اور بچہ کو مونہ مین بھی تلخ شے
دیوں کہ تلخی اسکی سے متنفر ہو وہی اور اوجیلہ اس معاملہ مین بہت ہیں کہ اکثر مشہور اور معروف ہیں

کی تدریج قدر و شب یانی کہ ایک قسم چٹکری کی ہو یا زعفران یا فطرون کہ ایک قسم جو اکھاری سے
 شراب انگوری اور شہدین گوندین اور فلیتہ شہد او سہین آلودہ کر کے بنگرم کان مین کھین اور اگر
 شب یانی تنہا کسی شربت مین سپین اور فلیتہ او سہین تر کر کے کان مین کھین اور اگر شراب ساتھ
 شہد کے جوش دین اور کان مین پکانین نافع ہوگی اور اگر طوبت کے ساتھ کان کا درو بھی ہو تو شب
 امیض شیر زنان مین سپین اور کان مین پکانین اور بھنجه شیا ف کا کتاب معالجات مین علاج در چشم
 مین بیان کیا جاوے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور روغن گل بنگرم بھی اگر کان مین ڈالین مفید ہو اور جو درد کان
 شدت ہو تو رسوت اور صغیر اور زعفران اور اہل یعنی ہوہ میر اور رنگ طرز در روغن مین جوش دین اور
 کان مین پکانین بر خاستن چشم خانہ رسوت کو در دہ مین سپین اور شیت چشم پر ملا کر مین اور با بونہ
 پانی مین پکانین اور سر اور آنکہ اس کو دہونین و سطریری یا چشم یعنی موٹا ہو نالک کا اور بیک
 علت ہو کہ تاروی پاک چشم کو موڑ ہو جائی ہین کوہ کان پانی لگانین نافع ہو گا پچھدی شک و نواف
 گرم پانی مین روغن زیتون ملائین اور اندر کو نمک اضافہ کر کے حل کرین اور گاس کے مشانہ مین بہر کر شہد
 طفل کے کہین اور پچھدی نان کر لے اجوائن پیسین اور مرغ کو لڈی کو سفیدی مین کو نہ کر ملا کرین سنو
 ہوگی گرم شک اگر ٹری ٹری کرے ہون تو شکم پر پچھ کو فستین رومی اور پاری رنگ اور پتہ گامی کا اور شکم
 خنفل مسکیر کہین اور اگر اندر شکم یا خرما اور ناریل ریون رواہی اور جو کٹری چوٹی چوٹی ہون تو شکم
 کہ بر مین خوخ اور مندی مین آٹو کتہ مین لیکر اور مخر او سکی کٹلی کا لگا لکر کوٹین اور شیا ف کرین اور روغن مین
 چرب کر کے مقعد طفل کو اندر کہین باہر آنا مقعد کا ماز اور پوست انار اور سوردا اور گنار اور شیا ف
 پانی مین پکانین اور سو کو او سہین بنائین باد کو دکان صغیر اور جندید ستر اور زیرہ کوٹین اور نقد
 نین جبہ یعنی بوزن جھہ جو کے دیون ضعیفی معہ شراب میٹہ دیون یا پانی ہی کا ساتھ قدر
 لونگ اور اندکے شک کو چکی جسکو عربی مین فواق کہتہ ہین جندید ستر بقدر در جو پانی مین حل کرین
 اور دیون پیش یعنی زیرہ کوٹین اور پرانے گی مین گامی کے گوندین اور آب سر دین حل کرین اور
 بچہ کو پائین اور ایک دانہ لسن کا درست شیا ف کرین یعنی مقعد طفل مین کہین قے آنا اگر بچہ کو تے
 او دورتی دیرہ چاول لونگ پیسکر سیک پانی کو ساتھ دیون نافع ہوگی اور شربت یودینہ اور شربت
 انار بھی سود مند ہو اور اگر حاجت ہو دی شک اور صندل اور گلاب کے پھول اور عود کے اگر خام اور آقا
 کا صفا و تیار کر کے معہ پراو کہین اور اگر قے بلخی ہو تو قدری یودینہ جبکی شربت فنع کے ساتھ دیون پھولی
 قدری پوست خشک شش سفید اور تخم ششاش اور تخم کا ہو ساتھ شکر کے کوٹین اور دیون اور روغن کہ دیار روغن

اسل بچہ
 اور اگر کان مین درد ہو تو روغن زیتون اور شیت چشم پر ملا کر مین اور با بونہ
 پانی مین پکانین اور سر اور آنکہ اس کو دہونین و سطریری یا چشم یعنی موٹا ہو نالک کا اور بیک
 علت ہو کہ تاروی پاک چشم کو موڑ ہو جائی ہین کوہ کان پانی لگانین نافع ہو گا پچھدی شک و نواف
 گرم پانی مین روغن زیتون ملائین اور اندر کو نمک اضافہ کر کے حل کرین اور گاس کے مشانہ مین بہر کر شہد
 طفل کے کہین اور پچھدی نان کر لے اجوائن پیسین اور مرغ کو لڈی کو سفیدی مین کو نہ کر ملا کرین سنو
 ہوگی گرم شک اگر ٹری ٹری کرے ہون تو شکم پر پچھ کو فستین رومی اور پاری رنگ اور پتہ گامی کا اور شکم
 خنفل مسکیر کہین اور اگر اندر شکم یا خرما اور ناریل ریون رواہی اور جو کٹری چوٹی چوٹی ہون تو شکم
 کہ بر مین خوخ اور مندی مین آٹو کتہ مین لیکر اور مخر او سکی کٹلی کا لگا لکر کوٹین اور شیا ف کرین اور روغن مین
 چرب کر کے مقعد طفل کو اندر کہین باہر آنا مقعد کا ماز اور پوست انار اور سوردا اور گنار اور شیا ف
 پانی مین پکانین اور سو کو او سہین بنائین باد کو دکان صغیر اور جندید ستر اور زیرہ کوٹین اور نقد
 نین جبہ یعنی بوزن جھہ جو کے دیون ضعیفی معہ شراب میٹہ دیون یا پانی ہی کا ساتھ قدر
 لونگ اور اندکے شک کو چکی جسکو عربی مین فواق کہتہ ہین جندید ستر بقدر در جو پانی مین حل کرین
 اور دیون پیش یعنی زیرہ کوٹین اور پرانے گی مین گامی کے گوندین اور آب سر دین حل کرین اور
 بچہ کو پائین اور ایک دانہ لسن کا درست شیا ف کرین یعنی مقعد طفل مین کہین قے آنا اگر بچہ کو تے
 او دورتی دیرہ چاول لونگ پیسکر سیک پانی کو ساتھ دیون نافع ہوگی اور شربت یودینہ اور شربت
 انار بھی سود مند ہو اور اگر حاجت ہو دی شک اور صندل اور گلاب کے پھول اور عود کے اگر خام اور آقا
 کا صفا و تیار کر کے معہ پراو کہین اور اگر قے بلخی ہو تو قدری یودینہ جبکی شربت فنع کے ساتھ دیون پھولی
 قدری پوست خشک شش سفید اور تخم ششاش اور تخم کا ہو ساتھ شکر کے کوٹین اور دیون اور روغن کہ دیار روغن

اور اگر کان مین درد ہو تو روغن زیتون اور شیت چشم پر ملا کر مین اور با بونہ

اور اگر کان مین درد ہو تو روغن زیتون اور شیت چشم پر ملا کر مین اور با بونہ

سر پرچہ کر لین اور روغن کا ہو بھی بخوابی کے لیے مفید ہو اور دانی کو بھی ان چیزوں میں سے دیوین اور کامو کا
 قلیہ کھلاتین سوئے تین ورنہ بچہ کا دودھ پلانے والی کو غذائیں لطیف کھلاتین اور اسکو لازم ہے کہ
 جب بچہ کو دودھ پلا چکے تو ایک گھنٹہ تک اسکو جگائے رکھو یہاں تک کہ دودھ فم معدہ اوسکی سے اتر جائے پھر
 آرام سلاتے اور صبح کیوقت ایک اونگلی شدہ دہن طفل میں لگاتے ساتھ قدری زیرہ اور صغیر کے اور دانی کے
 کھانے میں صغیر اور زیرہ اور مرزنجوش شامل کریں ریش اور کھنسی مورد اور گلاب کی پھول اور شاخ جھاد
 یا پتو اوسکے اور اذخر پانی میں پکائیں اور اوسکو اوس پانی سے دھو دین اور واسطے ریش کے مردار سنگ او
 سفیدہ کا شغری برنگل میں سپین اور طلا کرین شری یعنی تی اور چلنا بنفشہ اور نیلوفر اور کشک جو اور کدو پانی
 میں پکائیں اور بچہ کو اوس پانی میں بٹھائیں اور اوس سے دھو دین مگر روغن اوس سے دور رکھیں اور دانی کو
 جو شامہ پیلہ دیوین اور بچہ کو انار کا پانی اور کشکاب دینا مناسب ہے سوئے مزاج گرم تدبیر مزاج دودھ
 پلانے والی کی کریں اور بچہ کو انار کا پانی اور گکڑی کا پانی اور خرفہ کی بچہ کا پانی ساتھ سپین دیوین اور اگر حاجت
 قدری کا فور اوس میں شامل کریں اور پانی بید کو پتوں کا اور پانی خرفہ کی پتوں کا اور پانی انگور کے پتوں کا اور روغن
 سیمہ اور مدہ پراؤسکے طین اور اگر سپینہ لانی کی حاجت ہو تو نے ترکو کوٹین اور پوڑین اور پانی اوسکا حاصل
 کریں پھر دیمان سر اور دونوں پاؤں بچہ کے اوس سے ترکریں اور اوس طفل کو کسی کپڑے سے ڈھکیں کہ سپینہ بخوبی
 آوریات آٹھوان یا پانچون گفتار اور دو حصہ سے تیسری کتاب کی بچہ کی روغن
 کی تدبیر میں ہے بعد گذر فی زمانہ شیر خوارگی کے جسوقت بچہ باتین کرنے لگے تو اوسکے روبرو ایک
 باتین کھنا چاہیو اور چھی بائین سیکھانا چاہیو اور خشک کے کلام سامنے اوسکے نکھیں اور بچہ کلمات نیک کو
 نہ سکھائیں کیونکہ اگر اس زمانہ میں اوسکو عادت بُری کلمات اور خشک کنی کی ہو جائیگی تو چھوٹا اوکا خیلہ دشوار
 ہوگا اور جسوقت بچہ بیٹھنے اور حرکت کرنے پر قادر ہو تو اوسکو فرش صاف پر بٹھائیں کہ خشونت زمین سے
 انڈا پڑے اور احتیاط رکھیں کہ بلندی سے نہ پھلے اور جو شری تیز اور نوکدار ہو اوس سے بچاتے رکھیں اور ہمیشہ ہیندا
 اخلاق میں کوشش کرتے رہیں اور مربانی اور لطف او سپر ہمیشہ مبذول رکھیں اور رضا جوئی اوسکی ہموارہ باظ
 خاطر رکھیں کہ ہر وقت خوش اور خورم ہے اور تدبیر سب باتوں غم اور غصہ سے خصوصاً بچوں کے لیے اور اس
 زمانہ میں غذا بچہ کی زیرہ اور صغیر شامل کرے پانی چاہیو اور جو کچھ مناسب ہو اور غلیظ غذائیں اوس سے
 دور رکھیں اور خوی اور عادت پر طفل کے خیال رکھیں پس جو چیز کہ اوسکو بہتر اور مرغوب معلوم ہو وہ اور ممکن ہے
 کہ وہ شے میسر ہو سکتی ہے اور ایس اوسکو پھونچا سکتے ہیں حتی الوسع روبرو اوسکے لاوین اور کسی طرح دل شکنی
 بچہ کی نہونی دیوین اور جو چیز کہ اوسکو اچھی نہ معلوم ہو وہ سامنے سے اوسکو دور رکھیں اور ہمیشہ غم اور غصہ سے بچائیں

لغوی سادہ اور سکون میں اور
 فوٹا شامہ و قلاب اور زعفران اور
 میں سے کوئی بھی نہیں لیت اوسکی اور دودھ
 اول تھم صغیر اور خشک اور پانی اور
 خواص اوسکا سپین دیوین کو پانی میں
 جفت اور طفل پانی اور زعفران اور
 اور شامہ پیلہ دیوین اور بچہ کو انار کا پانی اور کشکاب دینا مناسب ہے سوئے مزاج گرم تدبیر مزاج دودھ
 پلانے والی کی کریں اور بچہ کو انار کا پانی اور گکڑی کا پانی اور خرفہ کی بچہ کا پانی ساتھ سپین دیوین اور اگر حاجت
 قدری کا فور اوس میں شامل کریں اور پانی بید کو پتوں کا اور پانی خرفہ کی پتوں کا اور پانی انگور کے پتوں کا اور روغن
 سیمہ اور مدہ پراؤسکے طین اور اگر سپینہ لانی کی حاجت ہو تو نے ترکو کوٹین اور پوڑین اور پانی اوسکا حاصل
 کریں پھر دیمان سر اور دونوں پاؤں بچہ کے اوس سے ترکریں اور اوس طفل کو کسی کپڑے سے ڈھکیں کہ سپینہ بخوبی
 آوریات آٹھوان یا پانچون گفتار اور دو حصہ سے تیسری کتاب کی بچہ کی روغن
 کی تدبیر میں ہے بعد گذر فی زمانہ شیر خوارگی کے جسوقت بچہ باتین کرنے لگے تو اوسکے روبرو ایک
 باتین کھنا چاہیو اور چھی بائین سیکھانا چاہیو اور خشک کے کلام سامنے اوسکے نکھیں اور بچہ کلمات نیک کو
 نہ سکھائیں کیونکہ اگر اس زمانہ میں اوسکو عادت بُری کلمات اور خشک کنی کی ہو جائیگی تو چھوٹا اوکا خیلہ دشوار
 ہوگا اور جسوقت بچہ بیٹھنے اور حرکت کرنے پر قادر ہو تو اوسکو فرش صاف پر بٹھائیں کہ خشونت زمین سے
 انڈا پڑے اور احتیاط رکھیں کہ بلندی سے نہ پھلے اور جو شری تیز اور نوکدار ہو اوس سے بچاتے رکھیں اور ہمیشہ ہیندا
 اخلاق میں کوشش کرتے رہیں اور مربانی اور لطف او سپر ہمیشہ مبذول رکھیں اور رضا جوئی اوسکی ہموارہ باظ
 خاطر رکھیں کہ ہر وقت خوش اور خورم ہے اور تدبیر سب باتوں غم اور غصہ سے خصوصاً بچوں کے لیے اور اس
 زمانہ میں غذا بچہ کی زیرہ اور صغیر شامل کرے پانی چاہیو اور جو کچھ مناسب ہو اور غلیظ غذائیں اوس سے
 دور رکھیں اور خوی اور عادت پر طفل کے خیال رکھیں پس جو چیز کہ اوسکو بہتر اور مرغوب معلوم ہو وہ اور ممکن ہے
 کہ وہ شے میسر ہو سکتی ہے اور ایس اوسکو پھونچا سکتے ہیں حتی الوسع روبرو اوسکے لاوین اور کسی طرح دل شکنی
 بچہ کی نہونی دیوین اور جو چیز کہ اوسکو اچھی نہ معلوم ہو وہ سامنے سے اوسکو دور رکھیں اور ہمیشہ غم اور غصہ سے بچائیں

ہوے اور اگر زمانہ سردی کا ہو تو چائے کشادہ مین بیٹھے تاکہ حاوی ہواے صحر کا ہو جائے اور ریاضت اور حرکت زیادہ عادت ہو کرے اور جو خیرین کہ سفر مین کھاوے گا شہر مین اون خیرین کی عادت کرے اور ایسی چیز کھائے کہ جس کا گوہر نیک اور بہتر ہووے اور بہت نکھائے اور بستک بدن کو فصد یا مسملہ دواؤن سے پاک نہ کر لیوے سفر نہ کرے اور حسب وقت ارادہ سفر کا ہو او مددہ متلی سواری مین نہ بیٹھے اور سوار ہوتے وقت کھانا تھوڑا کھائے اور اگر کوئی شخص سفر مین پیاسا ہو تو ساڑھے دس ماشہ تخم خرفہ کو مین اور سرکہ مین ملا کر پلاٹین فوراً پیاس کو بجھاوے گا اور جو تخم خرفہ موجود نہ ہو پانی اور سرکہ ملا کر دیوین اور راستہ مین باتین بھی کم کرنی چاہیے کہ دھن خشک نہ ہو جائے اور شیت ستور دہی اور دودھ نہ پئے کہ چلنے مین مددہ ہلکا اور تپ پیدا کرے گا باٹ دو سراسا توین گھنٹا اور دو سراسا توین گھنٹہ سے پیشہری کتاب کے اوس مسافر کی تدریس مین ہے جو گرمی کے موسم مین سفر کرے گرمی کے موسم مین سراسا توین گھنٹہ سے پیشہری کتاب کے اوس مسافر کی تدریس ہو لعاب اسپنول اور برگ خرفہ کے پانی سے سینہ کو تر کرین اور حسب وقت ارادہ سواری کا ہووے تو پہلے ستوجو کے اور شربت میوہ جات تناول کرین اور تھوڑی دیر ٹھہر کر سوار ہووین کہ مددہ مین بخوبی قرار پائے اور منزل مین بنفشہ اور روغن گل استعمال کرین اور اگر باد سموم غالب ہو تو موم خنہ اور ناک کو رو مال سو باندھے رکھین اور اس تکلیف پر صبر کرین اور پہلے سفر سے حالت باد سموم مین تھوڑی پیاز کا گڑا اور سکٹے دہی مین ملا کر کھالیں اور اوس دہی کو پی لیں اور روغن گل اور روغن مقرر کردہ اور روغن بادام ناک مین ڈالیں اور اگر کسی کو باد سموم نے مارا ہو تو چاہیے کہ فوراً ٹھنڈا پانی اوسکے ہاتھ پاؤں پر ڈالیں اور خنک پانی سے موم خنہ بھی ڈالیں اور روغن گل اور روغن بید اور پانی بید کا اور گلاب سر پر اوسکے ڈالیں پھر حکم کرین کہ وہ اپنے بدن کو سرد پانی مین ڈالے اور ایک ساعت صبر کرے اور بدن کو بدیر دھو تار سے اور عذا اوسکی خنک ترکاریوں سے تجویز کرنی چاہیے اور حسب وقت کہ شدت اوسکی جاتی رہے اور لکین بخوبی معلوم ہووے تو مچھلی اور شرباب رستق مزوج نافع ہوگی اور اگر پیاس غلبہ کرے ٹھنڈے پانی سے کلی کرنی چاہیے اور اگر اسپر بھی پیاس نہ بچے تو کھونٹ گھوٹ آب سرد نوش کرے اور اگر تپ ہووے شیر نوش کرنا بہتر ہے اور اگر تپ یک روزہ ہووے کھانا دہی کھانا از حد مفید ہے باٹ مسرا سا توین گھنٹا اور دو سراسا توین گھنٹہ سے پیشہری کتاب کے اوس

[illegible]

سافر کی تدبیر میں ہے جو سردی کے موسم میں سفر کرے
جو کوئی راہ میں سردی کے موسم سے نہایت تکلیف اٹھا دے تو اس کو منزل پر پہنچتے ہی
آگ کے سامنے نہ بیٹھنا چاہیے لیکن بتدیج اور جسم کو گرم کپڑے سے پوشیدہ کرنا چاہیے اور
اور اگر سردی نے بدن پر بہت اثر کیا ہو تو چارہ نہوگا اس بات سے کہ جلد اپنے بدن کو گرم
کپڑے سے چھپائیں اور آگ سے تاہین مگر آگ کے پاس جانے میں شتابی نہ کریں اور ہاتھ پاؤں کو
روغن زیتون گرم کیے ہوئے یا روغن فریون یا روغن قسطا گرم کیے ہوئے سے چرب کریں
اور غذائیں لہسن اور گائے کا گھی بہت ڈالیں اور سردی میں خصوصاً جسدن کہ ہوا ٹھنڈی
چلتی ہو معدہ خالی نہ رکھنا چاہیے اور شراب قوی صرف دو تین مرتبہ نوش کرنا خیلے
سو مند ہے اور وہ غذا جسم میں لہسن بہت ڈالا ہو کھلائیں اور پانی کے بدلے شراب پیئیں اور
صبر کریں کہ معدہ میں قرار پائے اور سردی کو قدرے ہینگ شراب میں حل کر کے دیویں
معتد ہینگ کی سارے تین ماشہ اور وزن شراب کا چھٹانک کم آدہ سیر چاہیے اور
سوزہ ایسا پہنا چاہیے کہ پاؤں جسم میں ہلا سکیں اور اگر پہلے پاؤں کو روغن فریون گرم سے ملیں
یا لہسن یا قطران سے اور شہوڑے سے پر اور بال پاؤں کے اوپر رکھ کر اوپر سے کاغذ لپیٹیں
پھر پاتیا بہ اوپر اس کے لپیٹیں اور پاؤں سوزہ کے اندر ڈالیں سردی سے بخونی سالم رہیں گے
اور قطران اس معتدہ میں لہسن سے بہتر ہے اور اگر پاؤں کو کسی کے سردی نے مارا ہو تو چاکر
شلم کو پانی میں جوش کریں یا سووہ یا کرنب یا انجیر یا باجورہ اور پاؤں اس پانی میں کھین پیئیں
ہوگا اور بہتر سے علاج اس کا یہ ہے کہ پاؤں کو برت میں رکھیں تاکہ اثر سرما کا اس سے دفع ہو جا
اور آگ کے سامنے نہ جانا چاہیے قطعاً اور پاؤں کی مالش بھی ضرور ہے اور یہ پانی جو اوپر مذکور
ہو چکے ہیں پاؤں پر گرانا چاہیے اور اگر پاؤں کا رنگ بدلا دیکھیں پھنے لگائیں اور گرم پانی میں
بہو دیں کہ خون خراب نکل کر تتم جائے اور گل ارمنی سرد کر کے اور پانی میں حل کر کے طلا کریں اور
اگر رنگ پاؤں کا مائل بسیاہی یا سنہری ہو نشان بوسیدگی کا ہے تدبیر اس کی جدا کرنے کو سو
اور کوئی سووندہ نوگی یا سہوڑے چھٹا ساتوین گھنٹہ سے دو
حصہ سے تیسری کتاب گزنک روئے کی نگداشت میں ہے
معلوم کریں کہ ہر شے لزوج چہرہ پر لگائیں مانند لعاب اسپغول یا مرغ کے انڈے کی سفیدی
یا کتیرا یا گوند شول کھانی میں حل کیا ہوا تاکہ اثر سوج اور ہوا کا پوست روئے پر نہ چھو پے۔

اور اگر سردی نے بدن پر بہت اثر کیا ہو تو چارہ نہوگا اس بات سے کہ جلد اپنے بدن کو گرم کپڑے سے چھپائیں اور آگ سے تاہین مگر آگ کے پاس جانے میں شتابی نہ کریں اور ہاتھ پاؤں کو روغن زیتون گرم کیے ہوئے یا روغن فریون یا روغن قسطا گرم کیے ہوئے سے چرب کریں اور غذائیں لہسن اور گائے کا گھی بہت ڈالیں اور سردی میں خصوصاً جسدن کہ ہوا ٹھنڈی چلتی ہو معدہ خالی نہ رکھنا چاہیے اور شراب قوی صرف دو تین مرتبہ نوش کرنا خیلے سو مند ہے اور وہ غذا جسم میں لہسن بہت ڈالا ہو کھلائیں اور پانی کے بدلے شراب پیئیں اور صبر کریں کہ معدہ میں قرار پائے اور سردی کو قدرے ہینگ شراب میں حل کر کے دیویں معتد ہینگ کی سارے تین ماشہ اور وزن شراب کا چھٹانک کم آدہ سیر چاہیے اور سوزہ ایسا پہنا چاہیے کہ پاؤں جسم میں ہلا سکیں اور اگر پہلے پاؤں کو روغن فریون گرم سے ملیں یا لہسن یا قطران سے اور شہوڑے سے پر اور بال پاؤں کے اوپر رکھ کر اوپر سے کاغذ لپیٹیں پھر پاتیا بہ اوپر اس کے لپیٹیں اور پاؤں سوزہ کے اندر ڈالیں سردی سے بخونی سالم رہیں گے اور قطران اس معتدہ میں لہسن سے بہتر ہے اور اگر پاؤں کو کسی کے سردی نے مارا ہو تو چاکر شلم کو پانی میں جوش کریں یا سووہ یا کرنب یا انجیر یا باجورہ اور پاؤں اس پانی میں کھین پیئیں ہوگا اور بہتر سے علاج اس کا یہ ہے کہ پاؤں کو برت میں رکھیں تاکہ اثر سرما کا اس سے دفع ہو جا اور آگ کے سامنے نہ جانا چاہیے قطعاً اور پاؤں کی مالش بھی ضرور ہے اور یہ پانی جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں پاؤں پر گرانا چاہیے اور اگر پاؤں کا رنگ بدلا دیکھیں پھنے لگائیں اور گرم پانی میں بہو دیں کہ خون خراب نکل کر تتم جائے اور گل ارمنی سرد کر کے اور پانی میں حل کر کے طلا کریں اور اگر رنگ پاؤں کا مائل بسیاہی یا سنہری ہو نشان بوسیدگی کا ہے تدبیر اس کی جدا کرنے کو سو اور کوئی سووندہ نوگی یا سہوڑے چھٹا ساتوین گھنٹہ سے دو حصہ سے تیسری کتاب گزنک روئے کی نگداشت میں ہے معلوم کریں کہ ہر شے لزوج چہرہ پر لگائیں مانند لعاب اسپغول یا مرغ کے انڈے کی سفیدی یا کتیرا یا گوند شول کھانی میں حل کیا ہوا تاکہ اثر سوج اور ہوا کا پوست روئے پر نہ چھو پے۔

اور اگر سردی نے بدن پر بہت اثر کیا ہو تو چارہ نہوگا اس بات سے کہ جلد اپنے بدن کو گرم کپڑے سے چھپائیں اور آگ سے تاہین مگر آگ کے پاس جانے میں شتابی نہ کریں اور ہاتھ پاؤں کو روغن زیتون گرم کیے ہوئے یا روغن فریون یا روغن قسطا گرم کیے ہوئے سے چرب کریں اور غذائیں لہسن اور گائے کا گھی بہت ڈالیں اور سردی میں خصوصاً جسدن کہ ہوا ٹھنڈی چلتی ہو معدہ خالی نہ رکھنا چاہیے اور شراب قوی صرف دو تین مرتبہ نوش کرنا خیلے سو مند ہے اور وہ غذا جسم میں لہسن بہت ڈالا ہو کھلائیں اور پانی کے بدلے شراب پیئیں اور صبر کریں کہ معدہ میں قرار پائے اور سردی کو قدرے ہینگ شراب میں حل کر کے دیویں معتد ہینگ کی سارے تین ماشہ اور وزن شراب کا چھٹانک کم آدہ سیر چاہیے اور سوزہ ایسا پہنا چاہیے کہ پاؤں جسم میں ہلا سکیں اور اگر پہلے پاؤں کو روغن فریون گرم سے ملیں یا لہسن یا قطران سے اور شہوڑے سے پر اور بال پاؤں کے اوپر رکھ کر اوپر سے کاغذ لپیٹیں پھر پاتیا بہ اوپر اس کے لپیٹیں اور پاؤں سوزہ کے اندر ڈالیں سردی سے بخونی سالم رہیں گے اور قطران اس معتدہ میں لہسن سے بہتر ہے اور اگر پاؤں کو کسی کے سردی نے مارا ہو تو چاکر شلم کو پانی میں جوش کریں یا سووہ یا کرنب یا انجیر یا باجورہ اور پاؤں اس پانی میں کھین پیئیں ہوگا اور بہتر سے علاج اس کا یہ ہے کہ پاؤں کو برت میں رکھیں تاکہ اثر سرما کا اس سے دفع ہو جا اور آگ کے سامنے نہ جانا چاہیے قطعاً اور پاؤں کی مالش بھی ضرور ہے اور یہ پانی جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں پاؤں پر گرانا چاہیے اور اگر پاؤں کا رنگ بدلا دیکھیں پھنے لگائیں اور گرم پانی میں بہو دیں کہ خون خراب نکل کر تتم جائے اور گل ارمنی سرد کر کے اور پانی میں حل کر کے طلا کریں اور اگر رنگ پاؤں کا مائل بسیاہی یا سنہری ہو نشان بوسیدگی کا ہے تدبیر اس کی جدا کرنے کو سو اور کوئی سووندہ نوگی یا سہوڑے چھٹا ساتوین گھنٹہ سے دو حصہ سے تیسری کتاب گزنک روئے کی نگداشت میں ہے معلوم کریں کہ ہر شے لزوج چہرہ پر لگائیں مانند لعاب اسپغول یا مرغ کے انڈے کی سفیدی یا کتیرا یا گوند شول کھانی میں حل کیا ہوا تاکہ اثر سوج اور ہوا کا پوست روئے پر نہ چھو پے۔

باب پانچواں ساتوین گفتار سے اور دوسرے حصے سے تیسری کتاب
 انہما سے غریب کی مضرت دفع کرنے کی تدبیر میں ہے مضرت پانیوں
 غریب کی پیاز سرکہ میں ڈالین اور اس سرکہ میں شامل کریں دفع ہو جائیگی اور کا ہو بھی اس
 معاملہ میں حیلے سود مند ہے اور بہتر یہ ہے کہ مسافر اپنے شہر سے پانی لیجاوے اور جس جگہ کہ
 پہنچنا منظور ہے وہاں کے پانی میں ملاوے اور جو کوئی شخص خاک اپنی شہر کی لیجاوے اور اسکو
 آب غریب میں چھوڑ دے اور خوب کھول کر کھدے اور صبر کرے کہ وہ خاک تہ میں بیٹھ جائے
 پھر اس پانی کو چھانکر پے بہتر اور نہایت مناسب ہوگا اور پکانا پانی کا اور مصعد کرنا یا
 کورے برتن میں رکھ کر نتھارنا دفع مضرت ہے اور شراب میں پانی ملائے سے مضرت
 آب غریب کی دور ہو جاتی ہے اور رب ترش میوون کا اس معاملہ میں سود مند ہے اور شور
 پانی سے کہ میں ملا کر مینا چاہیے یا کھجین میں اور اگر تخم مور و اور زعفران اور حرث و پانی میں ڈال کر
 رکھ دین کہ قوت اسکی حاصل کرے بہتر ہوگا اور مضرت زاجات کے کان کے پانیوں کی شراب
 یا اون چیزوں سے جو طبع کو نرم کرتی ہیں زائل ہو سکتی ہے اور مضرت تلخ پانیوں کی چرب او
 شیرین چیزیں دفع کرتی ہیں اور غذا بخود موافق ہے اور مضرت کھڑے ہونے پانی کی میوہ جات
 خشک باز رکھتے ہیں اور مضرت غلیظ اور تیرہ پانیوں کی لسن دفع کرتا ہے باب چھٹا ساتوین گفتار
 اور دوسرے حصے سے تیسری کتاب کو مسافروں کے پیادہ چلنے
 اور تھک جانے کی تدبیر میں ہے جو آدمی کہ ہمیشہ پیادہ چلنے کی عادت رکھتے
 ہیں اور قوت بھی راہ روی کی بخوبی اومین ہوتی ہے اونکے لیے تدبیر کی کچھ حاجت نہیں ہے البتہ
 وہ لوگ کہ قوت نہیں رکھتے ہیں اور پیادہ چلنے کی عادت بھی اونکو نہیں ہے اور اتفاقاً سفر اونکو
 درپیش ہو دے اور ضرورت کو وہ بلند پر بھی جانا ہے اور سواری میں نہیں اور ناچار پیادہ چلنا
 ضروری ہے تو اونکو لازم ہے کہ عصاے سبک ہاتھ میں لیکر جاویں اور اوپر اعتماد کرتے ہوئے
 آہستہ آہستہ چلیں اور حسب وقت تھکن معلوم ہو کسی سایہ کو تلے بیٹھ کر آرام لیویں اور
 پھر چلیں اور عصا پر اعتماد رکھیں اور آہستہ آہستہ بستر چلیں اور جہاں تھک جائیں پھر
 آرام لیں اور پھر چلیں اسی طرح رفت رفتہ پہنچ جائیں گے اور اگر بہت تھک جائیں کہ
 حرکت دشوار ہووے تو پاؤں کے عضلات کو روغن سو وہ اور روغن بالونہ سے ملیں اور
 ترشیوں اور غلیظ غذاؤں سے پرہیز کریں باب ساتواں ساتوین گفتار

کتاب ساتوین گفتار
 باب ساتوین
 ج ۳
 کتاب ساتوین
 باب ساتوین
 ج ۳

جلد پہچان سکینگا اور حقیقت پر اوس بیماری کے واقف ہو سکینگا اور تیز دفع اوس بیماری کی کر سینگا اور خطا اور غلطی سے محفوظ رہینگا باب دوم پہچان میں ہر جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض کے معلوم کرین کہ جنس و طرح پر ہر ایک جنس لاجناس ہے کہ ماتحت اوسکو بہت جنسین ہیں مانند جسم کے کہ نچر اوسکے جہاد اور نباتات اور حیوان ہر دو کو جنس لاجناس کہتے ہیں اور اعلیٰ سلیو کہتے ہیں کہ وہ عام تر ہے یعنی نام جنس کا جہاد پر اور نباتات اور حیوان پر اطلاق کیا جاتا ہے اس سبب سے جسم جنس اعلیٰ اور جنس لاجناس ہے اور جہاد اور نباتات اور حیوان انواع میں نچر اوسکے دوسری جنس خاص ہر اسلئے کہ جہاد اور حیوان اور نباتات کہ انواع جنس اعلیٰ کی ہیں ہر ایک بقیاس الواحد دیگر کے کہ نچر ہر ایک کو میں جنس ہے مانند جنس حیوان کے کہ نچر اوسکے آدمی اور گھوڑا اور انواع جانوران میں پس حیوان جنس خاص ہے اور آدمی اور گھوڑا اور اور جانور ہر ایک نوع ہی نیچے جنس حیوان کے اور نوع خاص تر ہر جنس سے اور ایک نام ہر کلی اور ذاتی کہ بہت اشخاص پر جاد می ہو مانند نام انسان کے زید اور عمر اور دیگر پر اطلاق پاتا ہے پس نام ان لوگوں کے نوع میں ایک ہیں اور بدن اور عدد میں ایک دوسری سے جدا ہیں اور فصل خاص تر نوع سے ہے اور ایک نام ہے کلی اور ذاتی کہ اوپر ہر نوع کے اطلاق کیا جاتا ہے اور ہر ایک نوع سبب اوس نام کے ایک دوسری سے جدا ہوتی ہے مانند ناطق کے کہ آدمی اوسکو سبب سے اور جانوروں سے جدا ہوتا ہے اور خاصہ خاص تر ہے فصل سے اور ایک نام ہر کلی نہ ذاتی بلکہ عرضی ہے جیسے ہستی اور لکھنا کہ مخصوص واسطے انسان کے ہر اور عرض عام صنفی ہے نہ ذاتی اور بہت چیز و نہیں کہ نوع میں مخالف ایک دوسری کے ہیں موجود ہے جیسے سفیدی کہ برف میں بھی ہے اور وہ وہ میں بھی اور اور اکثر چیز و نہیں اور جیو سیاہی کہ کوی میں بھی ہے اور گہرے میں بھی اور اور چیز و نہیں میں بات تیسرا اس امر میں ہر کہ طبیب جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض مرض کو ٹیونکر تلاش کرے اور حقیقت پر بیماری کے کیونکر واقف ہووے طریق دریافت کرنے جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض بیماریوں کا یہ ہے کہ طبیب جنس اعلیٰ کو پہچانے اور وہ بیماری ہے کہ سبب اجناس اور انواع بیماریوں کی ماتحت اوسکو ہیں اور کو علاج بیماری کا برخلاف اور یا نقد اوسکے کرنا چاہیے پھر انواع کو کہ نچر جنس اعلیٰ کے ہیں ڈھونڈے اور ہر ایک کو ساتھ فصل ذاتی کے دوسری سے جدا کرے اس سبب سے جنس خاص تر کو دریافت کرے اور علاج خاص تر کا کرے اور کو یہ بیماری گرم بیماری ہر علاج اوسکو سر و تدبیر و نشو و نما چاہیے یا بیماری سرد ہر علاج اوسکا گرم تدبیر و نشو و نما چاہیے پھر نوع بیماری کو پہچانے اور ساتھ فصل ذاتی کے اوسکو انواع دیگر سے جدا کرے اور کو یہ بیماری عفونت سے کسی خلط کو ہے مثلاً اور علاج خاص

اع گھوڑا غلطی سے
جو کہ جنس و طرح پر ہر ایک جنس لاجناس ہے کہ ماتحت اوسکو بہت جنسین ہیں
میان کہتے ہیں باہت اوسکی ایک جہاد
مرد و سجد جانور و ملک و انسانی
کہتے اور کہتے ہیں کہ جنس لاجناس ہے اور جہاد پر اور نباتات اور حیوان پر اطلاق کیا جاتا ہے اس سبب سے جسم جنس اعلیٰ اور جنس لاجناس ہے اور جہاد اور نباتات اور حیوان انواع میں نچر اوسکے دوسری جنس خاص ہر اسلئے کہ جہاد اور حیوان اور نباتات کہ انواع جنس اعلیٰ کی ہیں ہر ایک بقیاس الواحد دیگر کے کہ نچر ہر ایک کو میں جنس ہے
مثلاً انسان کے زید اور عمر اور دیگر پر اطلاق پاتا ہے پس نام ان لوگوں کے نوع میں ایک ہیں اور بدن اور عدد میں ایک دوسری سے جدا ہیں اور فصل خاص تر نوع سے ہے اور ایک نام ہے کلی اور ذاتی کہ اوپر ہر نوع کے اطلاق کیا جاتا ہے اور ہر ایک نوع سبب اوس نام کے ایک دوسری سے جدا ہوتی ہے
مثلاً ناطق کے کہ آدمی اوسکو سبب سے اور جانوروں سے جدا ہوتا ہے اور خاصہ خاص تر ہے فصل سے اور ایک نام ہر کلی نہ ذاتی بلکہ عرضی ہے جیسے ہستی اور لکھنا کہ مخصوص واسطے انسان کے ہر اور عرض عام صنفی ہے نہ ذاتی اور بہت چیز و نہیں کہ نوع میں مخالف ایک دوسری کے ہیں موجود ہے جیسے سفیدی کہ برف میں بھی ہے اور وہ وہ میں بھی اور اور اکثر چیز و نہیں اور جیو سیاہی کہ کوی میں بھی ہے اور گہرے میں بھی اور اور چیز و نہیں میں بات تیسرا اس امر میں ہر کہ طبیب جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض مرض کو ٹیونکر تلاش کرے اور حقیقت پر بیماری کے کیونکر واقف ہووے طریق دریافت کرنے جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض بیماریوں کا یہ ہے کہ طبیب جنس اعلیٰ کو پہچانے اور وہ بیماری ہے کہ سبب اجناس اور انواع بیماریوں کی ماتحت اوسکو ہیں اور کو علاج بیماری کا برخلاف اور یا نقد اوسکے کرنا چاہیے پھر انواع کو کہ نچر جنس اعلیٰ کے ہیں ڈھونڈے اور ہر ایک کو ساتھ فصل ذاتی کے دوسری سے جدا کرے اس سبب سے جنس خاص تر کو دریافت کرے اور علاج خاص تر کا کرے اور کو یہ بیماری گرم بیماری ہر علاج اوسکو سر و تدبیر و نشو و نما چاہیے یا بیماری سرد ہر علاج اوسکا گرم تدبیر و نشو و نما چاہیے پھر نوع بیماری کو پہچانے اور ساتھ فصل ذاتی کے اوسکو انواع دیگر سے جدا کرے اور کو یہ بیماری عفونت سے کسی خلط کو ہے مثلاً اور علاج خاص

سر

کری اور کو کہ مادہ عفونت کو بدن سے باہر کرنا چاہیو پھر نوع خاص ترک و ہوند ہے اور ساتھ فصل ذاتی کے اوکو
جدا کری اور کو کہ یہ بیماری عفونت سے فلان خلط کے ہو اور کوئی علاج خاص ترک و ہوند ہے اور کو فلان خلط بدنی
باہر کرنی چاہیو مثال اس کی یہ ہے کہ ایک گوی کو کہ تب غلبہ غالب ہو اور کو جنس اعلیٰ بیماری ہو اور جنس
خاص تراو سکی یہ ہے کہ یہ بیماری گرم بیماری ہے علاج خاص سردی کے کرنا چاہیو اور نوع اس کی یہ ہے کہ
یہ بیماری ایک تب ہے کہ سبب شر جانے مواد کے عارض ہوتی ہے علاج اس کا حسب مادہ کرنا چاہیو اور
نوع خاص تر یہ ہے کہ کہ یہ بیماری گرم ہے اور سبب اس کا عفونت صفر کی ہے اور علاج اس کا پاک کرنا چاہیو
ہو خلط صفر اور تسکین حرارت کی فصل اس کی یہ ہے کہ یہ بیماری نہایت گرم ہو اور سبب اس کا عفونت صفر
اور علاج بخار استفراغ صفر اور تسکین حرارت کو اور کوئی نہیں ہے مثال دوسری جنس اعلیٰ بیماری
اور جنس خاص تراو سکی یہ ہے کہ یہ بیماری گرم ہے کہ ماتحت اس کی بیماریاں گرم اور اور ام گرم اور درد
گرم وغیرہ ہیں اور پھر اس ہر ایک نوع کے انواع بہت ہیں چنانچہ ماتحت تب گرم کے غلبہ خاص
اور غیر خاصہ اور شرط الغلب تب یکروزہ اور تب دق ہے اور پھر ہر ایک کے انواع دیگر ہیں جیسے بخار تب
غلبہ خاصہ اور غیر خاصہ اور پھر بیماری دق کے دق راستنی اور دق مشامی ہے اور ہر ایک نوع کو ساتھ
فصل ذاتی کے جدا کرے چنانچہ فصل ذاتی غیر خاصہ کی یہ ہے کہ دوسری دن اثر تب کا نہیں ہوتا ہے اور
فصل ذاتی شرط الغلب کی یہ ہے کہ ایک دن تب نہایت قوی ہوتی ہے اور دوسرے دن بھی کچھ
اثر تب کا موجود ہوتا ہے لیکن ضعیف ہوتا ہے اور خاصہ ایک حالت ہے کہ ایک نوع کے لیے ہوتی ہے اور
روا ہے کہ کبھی ہو اور کبھی نہ ہو لیکن جسوقت کہ موجود ہو دوسری اس نوع کے اور کسی میں نہ ہو جیسی تھی صفحہ
تو نمین اور عرض ایک حالت ہے کہ طبع بیمار پر ظاہر ہوتی ہے مانند درد سرد بخاری کہ تب سے پیدا ہوتی ہے
پس جسوقت کہ طبیعت جنس اور نوع اور فصل اور خاصہ اور عرض کو بیماری کے اس ترتیب سے ڈھونڈ ہے
جلد بیماری سے واقف ہو جائے گفتار دوسری نضح کی پہچان میں ہے اور اس کے پانچ باب
میں باب پہلا اس امر میں ہے کہ نضح کیا چیز ہے معلوم کریں کہ نضح پختہ ہونا و او بیماری کا
ہو لیکن نضح دو طرح پر ہو ایک نضح راستنی ہے اور وہ نضح ہو ستودہ اور امید دارد و شہری نضح ہو اور ناستودہ
ولیکن اسوجہ سے کہ دونوں میں مواد بیماری کا احوال اپنی سے پھر جاتا ہے دونوں کو نضح کہتے ہیں پس نضح
راستنی یہ ہے کہ قوت مغیرہ مواد بیماری کے غالب ہوتی ہے اور اس کو تیار اس بات پر کویتی ہے کہ
طبیعت باسانی دفع او کو کر سکے اور نضح ناستودہ غلبہ علت کا ہو اور قوت مغیرہ کے اور عاجز ہونا طبیعت
پکانے اور اصلاح پر لانے سے مواد بیماری کے اس سبب سے عفونت مواد میں مرض کی ظاہر ہوتی ہے

وہ اس طرح کہ کوئی نہ
عنا و صحن میں غلبہ کر دین چاہیو
اور بدن کو طوبات شہد طبع کو فائدہ
اور طبع چاہیو کہ کوئی نہ طبع کو فائدہ
طوبت سے کہ جسوقت اور طبع کو فائدہ
ہو جاتی ہو و قوت بیماری سے طبع کو فائدہ
دی کہ بخار و اور طبع کو فائدہ
اور طبع کو فائدہ و اور طبع کو فائدہ
کہ اس تب کی حرارت سبب اس کی
ہو اور طبع کو فائدہ و اور طبع کو فائدہ
کیا اور طبع کو فائدہ و اور طبع کو فائدہ
ج سہ روز
وہ اس طرح کہ کوئی نہ
عنا و صحن میں غلبہ کر دین چاہیو
اور بدن کو طوبات شہد طبع کو فائدہ
اور طبع چاہیو کہ کوئی نہ طبع کو فائدہ
طوبت سے کہ جسوقت اور طبع کو فائدہ
ہو جاتی ہو و قوت بیماری سے طبع کو فائدہ
دی کہ بخار و اور طبع کو فائدہ
اور طبع کو فائدہ و اور طبع کو فائدہ
کہ اس تب کی حرارت سبب اس کی
ہو اور طبع کو فائدہ و اور طبع کو فائدہ
کیا اور طبع کو فائدہ و اور طبع کو فائدہ
ج سہ روز

نوع نمین بلکہ در وقت ناستودہ کا ناستودہ اور اس وقت کہ ناستودہ کا ناستودہ اور اس وقت کہ ناستودہ کا ناستودہ

مثال
نوع نمین بلکہ در وقت ناستودہ کا ناستودہ اور اس وقت کہ ناستودہ کا ناستودہ اور اس وقت کہ ناستودہ کا ناستودہ

مواد کے عاجز آویگی اور جو وقت کہ تپ غلبہ خالصہ میں دوسری دن پیشاب کو اندر اترنے سے تمام کا ظاہر ہو
تو معلوم کر لینا چاہیے کہ تپ میں نوبت سے زیادہ نہ بڑھ رہی اور اگر نفع ناقص ہو نوبت بڑھتی جائیگی وادعہ علم
اصواب گفتار تیسری بجران کی شناخت میں ہے اور اس گفتار کے دس باب
ہیں باب پہلا اس مضمون میں ہے کہ بجران کیا چیز ہے اور انواع اس کی کتنی ہیں
بجران زبان اہل یونان میں ایک لفظ ہے مراد سرکش ہونی ایک شہن ہو کہ ساتھ کسی شہن کے واسطے
انصاف کو رد و قاضی کے جاوی اور ایک دشمن دوسری پر غالب ہونا چاہے اور جس طرح ایک مدت تک محضر
حکم میں دونوں دشمن بسر کریں اور ہر ایک واسطے ثبوت دعویٰ اپنی کو کوشش کریں یا تک کہ بعد گزرا ایک عرصہ کے
دوسری دعویٰ ایک دشمن کی نزدیک قاضی کے ثابت ہو جائے اور بعد ثبوت کو قاضی اسی وقت انصاف کریں
اسی طرح مواد بیماریا کا اور طبیعت جسم بیماریں بھی اسی طرح پر ایک مدت تک ساتھ ایک دوسری کے کوشش کرتی
ہیں پس اگر اس مدت میں مواد پختہ ہو جاتا ہے اور طبیعت غالب ہوتی ہے تو اسی وقت نشان غلبہ طبیعت کا
ظاہر ہوتا ہے اور یا طبیعت عاجز آتی ہے اور مواد اوپر غالب ہوتا ہے تو اسی وقت نشان ضعف طبیعت کا ظاہر
ہو جاتا ہے پس بجران متغیر ہونا حال بیمار کا ہے ایک حال سے طرف دوسری حال بہتر یا بدتر کے اور متغیر ہونا
یعنی پھر نا حال بیمار کا چھ طرح ہے ایک یہ کہ طبیعت ایکبارگی قوت پادری اور بیماری کے مواد کو دفع کر دے
یہ کہ ایکبارگی طبیعت عاجز ہو جاوی اور مواد اوپر غلبہ حاصل کرے اور حال بیماری کا ایکبارگی پھر جائے اور
بیمار ہلاک ہو جائے اسکو بجران بدکوتی میں اور یہ دونوں طرح کے بجران لعراض حادثہ یعنی تیز بیماریوں میں ہوتے ہیں
تیسری یہ کہ طبیعت بتدریج تھوڑی تھوڑی قوت پادری اور بیماری کے مواد کو دفع کرے اور ایک مدت میں
قوت کامل حاصل کرے اور بیماری کے مواد تمام دفع کرے اسکو تکلیل کہتے ہیں چوتھی یہ کہ مواد بیماری کا پختہ ہو
اور طبیعت عاجز ہو اور بتدریج ضعیف ہوتی جاتے اور مواد کا غلبہ بڑھتا جائے یہاں تک کہ بعد ایک مدت کو
بالکلیہ طبیعت کا ظاہر ہو جائے اور بیمار ہلاک ہو یا اسکو ذبول کہتے ہیں اور کاہش بھی کہتے ہیں اسلیے کہ
اس صورت میں کہ اعضا گھٹتی ہیں اور رطوبتیں تحلیل خارج ہوتی ہیں اور حرارت غریزی تھوڑی تھوڑی کم ہوتی
جاتی ہے یہاں تک کہ بالکلیہ فنا ہو جاتی ہے اور یہ دونوں طرح کے بجران دراز بیماریوں میں ہوتے ہیں جسکو
طییب بیماری فرمیں کہتے ہیں پانچویں یہ کہ حال بیمار کا متغیر ہو جائے یعنی اپنی حال سے پھر جائے گردینی میں
یعنی بجران ہودی نیک و لیکن ناقص اور باقی ایک مدت میں تمامی کو پھونچے پس بسلامتی انجام یہ بھی
بجران ہادی نیک میں سے ہو گا چھٹی یہ کہ پہلے بجران ہودی بد اور نا تمام اور بعد اس کے قوت رفتہ رفتہ تھوڑی
تھوڑی ضعیف ہوتی جاتے یہاں تک کہ تمام قوت جاتی رہے اور نوبت ہلاکت کو پہنچے یہ بجران ہادی نیک

اندر متغیر ہونا یا بدتر یا بہتر کے اور متغیر ہونا
یعنی پھر نا حال بیمار کا چھ طرح ہے ایک یہ کہ طبیعت ایکبارگی قوت پادری اور بیماری کے مواد کو دفع کر دے
یہ کہ ایکبارگی طبیعت عاجز ہو جاوی اور مواد اوپر غلبہ حاصل کرے اور حال بیماری کا ایکبارگی پھر جائے اور
بیمار ہلاک ہو جائے اسکو بجران بدکوتی میں اور یہ دونوں طرح کے بجران لعراض حادثہ یعنی تیز بیماریوں میں ہوتے ہیں
تیسری یہ کہ طبیعت بتدریج تھوڑی تھوڑی قوت پادری اور بیماری کے مواد کو دفع کرے اور ایک مدت میں
قوت کامل حاصل کرے اور بیماری کے مواد تمام دفع کرے اسکو تکلیل کہتے ہیں چوتھی یہ کہ مواد بیماری کا پختہ ہو
اور طبیعت عاجز ہو اور بتدریج ضعیف ہوتی جاتے اور مواد کا غلبہ بڑھتا جائے یہاں تک کہ بعد ایک مدت کو
بالکلیہ طبیعت کا ظاہر ہو جائے اور بیمار ہلاک ہو یا اسکو ذبول کہتے ہیں اور کاہش بھی کہتے ہیں اسلیے کہ
اس صورت میں کہ اعضا گھٹتی ہیں اور رطوبتیں تحلیل خارج ہوتی ہیں اور حرارت غریزی تھوڑی تھوڑی کم ہوتی
جاتی ہے یہاں تک کہ بالکلیہ فنا ہو جاتی ہے اور یہ دونوں طرح کے بجران دراز بیماریوں میں ہوتے ہیں جسکو
طییب بیماری فرمیں کہتے ہیں پانچویں یہ کہ حال بیمار کا متغیر ہو جائے یعنی اپنی حال سے پھر جائے گردینی میں
یعنی بجران ہودی نیک و لیکن ناقص اور باقی ایک مدت میں تمامی کو پھونچے پس بسلامتی انجام یہ بھی
بجران ہادی نیک میں سے ہو گا چھٹی یہ کہ پہلے بجران ہودی بد اور نا تمام اور بعد اس کے قوت رفتہ رفتہ تھوڑی
تھوڑی ضعیف ہوتی جاتے یہاں تک کہ تمام قوت جاتی رہے اور نوبت ہلاکت کو پہنچے یہ بجران ہادی نیک

مواد کے عاجز آویگی اور جو وقت کہ تپ غلبہ خالصہ میں دوسری دن پیشاب کو اندر اترنے سے تمام کا ظاہر ہو
تو معلوم کر لینا چاہیے کہ تپ میں نوبت سے زیادہ نہ بڑھ رہی اور اگر نفع ناقص ہو نوبت بڑھتی جائیگی وادعہ علم
اصواب گفتار تیسری بجران کی شناخت میں ہے اور اس گفتار کے دس باب
ہیں باب پہلا اس مضمون میں ہے کہ بجران کیا چیز ہے اور انواع اس کی کتنی ہیں
بجران زبان اہل یونان میں ایک لفظ ہے مراد سرکش ہونی ایک شہن ہو کہ ساتھ کسی شہن کے واسطے
انصاف کو رد و قاضی کے جاوی اور ایک دشمن دوسری پر غالب ہونا چاہے اور جس طرح ایک مدت تک محضر
حکم میں دونوں دشمن بسر کریں اور ہر ایک واسطے ثبوت دعویٰ اپنی کو کوشش کریں یا تک کہ بعد گزرا ایک عرصہ کے
دوسری دعویٰ ایک دشمن کی نزدیک قاضی کے ثابت ہو جائے اور بعد ثبوت کو قاضی اسی وقت انصاف کریں
اسی طرح مواد بیماریا کا اور طبیعت جسم بیماریں بھی اسی طرح پر ایک مدت تک ساتھ ایک دوسری کے کوشش کرتی
ہیں پس اگر اس مدت میں مواد پختہ ہو جاتا ہے اور طبیعت غالب ہوتی ہے تو اسی وقت نشان غلبہ طبیعت کا
ظاہر ہوتا ہے اور یا طبیعت عاجز آتی ہے اور مواد اوپر غالب ہوتا ہے تو اسی وقت نشان ضعف طبیعت کا ظاہر
ہو جاتا ہے پس بجران متغیر ہونا حال بیمار کا ہے ایک حال سے طرف دوسری حال بہتر یا بدتر کے اور متغیر ہونا
یعنی پھر نا حال بیمار کا چھ طرح ہے ایک یہ کہ طبیعت ایکبارگی قوت پادری اور بیماری کے مواد کو دفع کر دے
یہ کہ ایکبارگی طبیعت عاجز ہو جاوی اور مواد اوپر غلبہ حاصل کرے اور حال بیماری کا ایکبارگی پھر جائے اور
بیمار ہلاک ہو جائے اسکو بجران بدکوتی میں اور یہ دونوں طرح کے بجران لعراض حادثہ یعنی تیز بیماریوں میں ہوتے ہیں
تیسری یہ کہ طبیعت بتدریج تھوڑی تھوڑی قوت پادری اور بیماری کے مواد کو دفع کرے اور ایک مدت میں
قوت کامل حاصل کرے اور بیماری کے مواد تمام دفع کرے اسکو تکلیل کہتے ہیں چوتھی یہ کہ مواد بیماری کا پختہ ہو
اور طبیعت عاجز ہو اور بتدریج ضعیف ہوتی جاتے اور مواد کا غلبہ بڑھتا جائے یہاں تک کہ بعد ایک مدت کو
بالکلیہ طبیعت کا ظاہر ہو جائے اور بیمار ہلاک ہو یا اسکو ذبول کہتے ہیں اور کاہش بھی کہتے ہیں اسلیے کہ
اس صورت میں کہ اعضا گھٹتی ہیں اور رطوبتیں تحلیل خارج ہوتی ہیں اور حرارت غریزی تھوڑی تھوڑی کم ہوتی
جاتی ہے یہاں تک کہ بالکلیہ فنا ہو جاتی ہے اور یہ دونوں طرح کے بجران دراز بیماریوں میں ہوتے ہیں جسکو
طییب بیماری فرمیں کہتے ہیں پانچویں یہ کہ حال بیمار کا متغیر ہو جائے یعنی اپنی حال سے پھر جائے گردینی میں
یعنی بجران ہودی نیک و لیکن ناقص اور باقی ایک مدت میں تمامی کو پھونچے پس بسلامتی انجام یہ بھی
بجران ہادی نیک میں سے ہو گا چھٹی یہ کہ پہلے بجران ہودی بد اور نا تمام اور بعد اس کے قوت رفتہ رفتہ تھوڑی
تھوڑی ضعیف ہوتی جاتے یہاں تک کہ تمام قوت جاتی رہے اور نوبت ہلاکت کو پہنچے یہ بجران ہادی نیک

بد کے ہوا اور یہ دونوں طرح کے بحران نہ بیماریوں کا وہ یعنی تیز میں ہوتے ہیں اور نہ مرنے میں بیماریوں میں اور بحران قوی اور تمام ایک بار ہوتا ہے اور جب بحران تمام ہو نیوالا ہو تو قبل اس کے ایک اضطراب جسم بیمار میں نہایت عظیم ہو گا اور احوال ہولناک ظاہر ہونگے اور جب بحران ناقص ہو نیوالا ہو تو اضطراب کمتر ہو گا اور سبب اضطراب کوشش کرنا طبیعت کا ہے ساتھ مواد بیماری کے اور مثال کوشش کرنے دو شکریہ مخالف کو ہے ساتھ ایک دوسرے اور وہ اضطراب کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے مانند کوشش کرنے دو شکریہ مخالف کو ہے ساتھ ایک دوسرے ایسے کہ بیماری جسم میں مانند دشمن بیگانہ کو ہے اور طبیعت مانند بادشاہ کو ہے اور جسم مثل ولایت کے پس جس وقت کہ دونوں لشکروں مخالف میں لڑائی سخت واقع ہو تو نشانیاں سختی جنگ کی ولایت میں ظاہر ہونگی مانند نعرہ مبارزان اور ہینا خون کا اور اوٹھنا غبار کا اور مثل اس کے پس جس وقت یہ نشانیاں ظاہر آدین تو فتحیابی ایک گروہ کی اور شکست دوسری گروہ کی اور سیوقت ظہور میں آئیگی اور یہ دو حال سے باہر نہیں ہے یا بادشاہ ولایت کا ایکبارگی فتح پائیگا اور دشمن کو اپنے ملک سے دفع کرے گا یا دشمن ایکبارگی بادشاہ پر ظفر ایاب ہو گا اور والی کو ولایت سے دفع کرے گا یا ایسا حال ہو گا کہ بادشاہ ولایت کا ایکبار غلبہ پائیگا اور دشمن کو کچھ دوسرے گائے گا پھر وہ دشمن دوسری اور تیسری مرتبہ حملہ کرے گا اور آخر میں شکست فاش اوٹھائیگا اور یا ایسا ہو گا کہ دشمن بادشاہ ولایت پر ایکبار غلبہ پائیگا اور کچھ ملک ولایت میں سے تخت نص میں لائیگا پھر بادشاہ دوسری اور تیسری مرتبہ بھی بہت کوشش کرے گا آخر کو شکست فاش اوٹھائیگا اور ولایت قبضہ دشمن میں چھوڑ دیگا پس اس مثال سے معلوم کر لینا چاہیے کہ طبیعت بیماری کی بھی ساتھ مواد بیماری کی اس طرح کوشش کرتی ہے اور کوشش کرنا اس کا بھی دو حال ہے یا باہر نہیں ہے یا طبیعت قوی ہوگی اور بیماری کو ایکبار اعضا برتیسہ اور تمام بدن سے دفع کرے گی اس کو بحران تمام کہتے ہیں یا طبیعت قوی نہ ہو کے اور بیماری کو اعضا برتیسہ دور کرے لیکن اعضا دیگر اور اطراف جسم سے دفع نہ کرے اس کو بحران انتقال کہتے ہیں اور مثال اس کے مانند اس بادشاہ کو کہ شہر کو نگاہ رکھے اور اطراف شہر اور ملک کو قبضہ دشمن میں چھوڑ دیوے اور بحران انتقال کہی طرح چھوڑتا ہے اکثر ساتھ بیرقان اور ورم اور خراج اور شہوات کہ ہوتا ہے اور اکثر بحران انتقال ساتھ وسیلہ اور طاعون اور نملہ اور نار فارسی اور آبلہ اور خورہ اور خناق اور چھپیا و بربرص اور غدد اور سرطان اور دوالی اور دالکھیل اور لقوہ اور تشنج اور درد دشت اور درد دُسرین اور درد دُزائون کے ہوتا ہے اور بیماری سبب اس کے دور ہو جاتی ہے بحکم ایزدی اور اکثر اوقات ایک نشان ظہور میں آتا ہے کہ جس سے یہ بات دریافت ہوتی ہے کہ مواد کسی عضو کی طرف میل کرے گا اور اس عضو میں مضرت بزرگ ہوگی پس جس وقت یہ نشان ظاہر دیکھیں تو نگاہ رکھیں میں اس عضو کی قوت کو مشغول ہووین اور اس مواد کو کسی اور طرف پھیر دیوین

[illegible][illegible]

کہ ساٹھ اور ستارہ ایک سو بیس دن کے اندر بحران ہوتا ہے اور کتنا ہے کہ کوہ کان کی بیماریوں کا بحران چالیس دن کے بعد ہوتا ہے اس لیے کہ چالیس دن میں بیماریوں میں روز اول ہے اور حادہ یعنی تیز بیماریوں میں روز آخر بحران کا ہے اور جو بیماری کہ چالیس دن کے بعد بحران نہ کرے سات مہینہ کہ بعد امید رکھنی چاہیے اور اگر نہایت مزید یعنی پرانی بیماری بہت ہو تو بعد چودہ برس کے بحران کرے گی اس لیے کہ چودہ برس کی مدت میں احوال انسان کا پلٹتا ہے اور متغیر ہوتا ہے از روی کمال تغیر خاصہ احوال عورتوں کا کہ وہ اگر بعد اس مدت کو حیض نہیں دیکھیں تو سبب جاری ہو فیض کے اوکو جسم سے فاسد خلطین نکلتی ہیں گی اور بدن خوب صاف اور پاک ہو جائیگا اور جو کوئی اتنی مدت میں بھی بحران نہ کرے اس کو بیماری سے خلاصی کمتر ہوگی اور جاننا چاہیے کہ بحران کے سبب کوئی بہتر سا توان دن ہو اس لیے کہ اکثر جو اس دن بحران واقع ہوتا ہے تمام اور کامل اور بچھڑتا ہے اور سلیقہ استفراغ کے ہوتا ہے اور چوتھا دن ساتویں دن سے خبر دیتا ہے ظاہر ہونے سے کچھ تغیر کے جسم میں ہوتا ہے یا اجابت طبع یا ساٹھ اور سٹال کے جو فہم اور حس میں ظاہر ہوتا ہے اور اگر یہ حالات کہ چوتھو دن ظاہر ہوں نیک ہو دیں تو بحران بھی ساتویں دن کا نیک ہوگا اور کم اتفاق ہوا ہے کہ بیماری ساتویں دن مر گیا ہے اور ایک گروہ کتنا ہے کہ اگر یہ حالات چوتھو دن کے بد ہوں بحران ساتویں دن اس کا بد ہونگا اور یہ خاصیت افضل اور بہتر ساتویں دن کی ہے تمام ایام بحران میں اور اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ اگر حالات چوتھے دن کے بد ہو دیں بیماری ساتویں دن کے بعد کسی اور دن مر گیا ہے ایام بحران سے اور شاؤ اور زائد ساتویں دن ہلاک ہوا ہے اور بہت اتفاق اس بات کا ہوا ہے کہ جبکہ چوتھو دن احوال بد ظاہر ہو فیض میں چھوٹو دن بیماری مر گیا ہے اور جو استفراغ کے ساتویں دن ہوتا ہے بیمار اس سے راحت پاتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چوتھو دن حالات خوب ظاہر ہو دیں اور بحران جلد حرکت کریں اور چھوٹو دن آوی کیونکہ اگر یہ حالات چوتھے دن کے نیک ہیں لیکن بحران چھوٹو دن کا خطر ہے اور خطر اب عظیم اور مہین ہوتا ہے اگر استفراغ کسی طرح کا کیا جا تو غشی اور سقوط قوت اور سکون نبض کا ظہور ہوگا اور اگر بیمار اس کا خواب کری خواب اس کو سکتے ہو مشابہ ہوگی اور جس مابل ہو جائیگی بالجلد چھٹا دن ضد ساتویں دن نکلا ہے پس جو بحران کہ چھوٹو دن ہو گا ناقص ہوگا اور کس کر گیا اسی سبب سے جالینوس فی ساتویں دن کو بادشاہ عادل اور جریم سے مشابہ کیا ہے اور معلوم کریں کہ اکثر بیماریوں صعب میں بیمار دوسری دن شکستہ پہلو دن ہوتا ہے اور نو بتین تپ کی روز خفت قوی ہوتی ہیں اور اس طرح کی بیماریاں امراض مزمنہ سے ہوتی ہیں لیکن سبب سختی بیماری اور بدی مواد کے مشابہ امراض حادہ یعنی مانند تیز بیماریوں کے تصور کی جاتی ہیں کیونکہ حرکتیں اوکی جلد تر ہوتی ہیں اور اکثر دوسرے یا چوتھو دن بیمار جاتا ہے لیکن چھوٹو دن بہت مرقہ ہیں اس لیے کہ دوسری دن ہنوز قوت قائم رہتی ہے اور چوتھو

۱۵۱
بہت تیز و تندرست ہونے کے بعد بحران ہوتا ہے اور کتنا ہے کہ کوہ کان کی بیماریوں کا بحران چالیس دن کے بعد ہوتا ہے اس لیے کہ چالیس دن میں بیماریوں میں روز اول ہے اور حادہ یعنی تیز بیماریوں میں روز آخر بحران کا ہے اور جو بیماری کہ چالیس دن کے بعد بحران نہ کرے سات مہینہ کہ بعد امید رکھنی چاہیے اور اگر نہایت مزید یعنی پرانی بیماری بہت ہو تو بعد چودہ برس کے بحران کرے گی اس لیے کہ چودہ برس کی مدت میں احوال انسان کا پلٹتا ہے اور متغیر ہوتا ہے از روی کمال تغیر خاصہ احوال عورتوں کا کہ وہ اگر بعد اس مدت کو حیض نہیں دیکھیں تو سبب جاری ہو فیض کے اوکو جسم سے فاسد خلطین نکلتی ہیں گی اور بدن خوب صاف اور پاک ہو جائیگا اور جو کوئی اتنی مدت میں بھی بحران نہ کرے اس کو بیماری سے خلاصی کمتر ہوگی اور جاننا چاہیے کہ بحران کے سبب کوئی بہتر سا توان دن ہو اس لیے کہ اکثر جو اس دن بحران واقع ہوتا ہے تمام اور کامل اور بچھڑتا ہے اور سلیقہ استفراغ کے ہوتا ہے اور چوتھا دن ساتویں دن سے خبر دیتا ہے ظاہر ہونے سے کچھ تغیر کے جسم میں ہوتا ہے یا اجابت طبع یا ساٹھ اور سٹال کے جو فہم اور حس میں ظاہر ہوتا ہے اور اگر یہ حالات کہ چوتھو دن ظاہر ہوں نیک ہو دیں تو بحران بھی ساتویں دن کا نیک ہوگا اور کم اتفاق ہوا ہے کہ بیماری ساتویں دن مر گیا ہے اور ایک گروہ کتنا ہے کہ اگر یہ حالات چوتھو دن کے بد ہوں بحران ساتویں دن اس کا بد ہونگا اور یہ خاصیت افضل اور بہتر ساتویں دن کی ہے تمام ایام بحران میں اور اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ اگر حالات چوتھے دن کے بد ہو دیں بیماری ساتویں دن کے بعد کسی اور دن مر گیا ہے ایام بحران سے اور شاؤ اور زائد ساتویں دن ہلاک ہوا ہے اور بہت اتفاق اس بات کا ہوا ہے کہ جبکہ چوتھو دن احوال بد ظاہر ہو فیض میں چھوٹو دن بیماری مر گیا ہے اور جو استفراغ کے ساتویں دن ہوتا ہے بیمار اس سے راحت پاتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ چوتھو دن حالات خوب ظاہر ہو دیں اور بحران جلد حرکت کریں اور چھوٹو دن آوی کیونکہ اگر یہ حالات چوتھے دن کے نیک ہیں لیکن بحران چھوٹو دن کا خطر ہے اور خطر اب عظیم اور مہین ہوتا ہے اگر استفراغ کسی طرح کا کیا جا تو غشی اور سقوط قوت اور سکون نبض کا ظہور ہوگا اور اگر بیمار اس کا خواب کری خواب اس کو سکتے ہو مشابہ ہوگی اور جس مابل ہو جائیگی بالجلد چھٹا دن ضد ساتویں دن نکلا ہے پس جو بحران کہ چھوٹو دن ہو گا ناقص ہوگا اور کس کر گیا اسی سبب سے جالینوس فی ساتویں دن کو بادشاہ عادل اور جریم سے مشابہ کیا ہے اور معلوم کریں کہ اکثر بیماریوں صعب میں بیمار دوسری دن شکستہ پہلو دن ہوتا ہے اور نو بتین تپ کی روز خفت قوی ہوتی ہیں اور اس طرح کی بیماریاں امراض مزمنہ سے ہوتی ہیں لیکن سبب سختی بیماری اور بدی مواد کے مشابہ امراض حادہ یعنی مانند تیز بیماریوں کے تصور کی جاتی ہیں کیونکہ حرکتیں اوکی جلد تر ہوتی ہیں اور اکثر دوسرے یا چوتھو دن بیمار جاتا ہے لیکن چھوٹو دن بہت مرقہ ہیں اس لیے کہ دوسری دن ہنوز قوت قائم رہتی ہے اور چوتھو

دن روز بجران ہر اور خبر دینے والا ہے چھپو اور ساتوین دن کو بجران سے پس اگر وہ نشانیاں جو چھپو دینے کا ہوں
 بہ ہوں تمامی او کی چھپو دن ہوگی اور اگر نشانیاں خوب ہوں تمامی او کی ساتوین دن ہوگی اور روز پانچواں
 ایسا ہے کہ اس دن میں نیک بجران بہت ہوتا ہے اور چھپاؤں ایسا ہوتا ہے کہ اس دن میں نیک بجران شاؤ و ناؤ ہوتا ہے اور
 اگر اس دن میں اتفاق بجران نیک ہو تو بارش اور باختر ہوگا اور اگر اس میں بیکار اور ساتواں و ضد چھپو دینے کا ہے اس میں بیکار ہوتا ہے
 اور تمام اور بزرگ ہوتے ہیں اور آٹھواں دن بجران کا نہیں ہے اور اگر بنا در بجران ہو دے نیک ہوگا اور
 نواں دن روز بجران کا ہے اور حکم او کا مانند حکم تیسرے اور پانچویں دن کے ہے اور نیز نواں دن خبر دینے والا ہے
 گیا بہ ہوں دن جس طرح چوتھا دن خبر دینے والا ہے چھپو اور ساتوین دن سے اور دسواں دن مانند آٹھویں
 دن کے ہے اور گیا بہ ہوں دن مانند تیسری اور پانچویں اور نوین دن کے ہے اور خبر دینے والا ہے چودھویں دن سے
 اور بارہواں دن مثل آٹھویں دن کے ہے اور تیرہواں دن درجہ او کا میاں نہ ہے اور بچھاؤں ایام بجران کے
 ہے کہ طیب توقع بجران کی کرے اور نہ بچھاؤں ایام کے ہے کہ جن میں بجران نہیں ہوتی ہیں اور چودھواں دن
 روز بجران کا ہے اور بعد ساتوین روز کے کوئی دن قوی زیادہ اس دن نہیں ہے اور پندرہواں دن ایسا ہے
 کہ اس دن میں بجران کم ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے بجران نیک ہوتا ہے اور سو گھواں روز مانند دسویں دن کے ہے
 اور سترہواں دن روز بجران کا ہے اور حکم او کا مانند حکم نوین دن کے ہے اور اکیسویں دن خبر دینے والا ہے
 اور اٹھارہواں دن ایسا ہے کہ اس دن میں بجران کمتر اس سے ہوتا ہے جیسا کہ سترہویں دن ہوتا ہے اور اگر ہوتا
 بھی ہے تو نیک نہیں ہوتا اور اونیسواں دن اس دن میں بجران کمتر ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے بد ہوتا ہے اور
 بیسواں دن روز بجران کا ہے اور چودھویں روز سے آگے بزرگ کوئی دن قوی زیادہ اس دن نہیں ہے
 اور اکیسواں روز بجران کا ہے لیکن کمتر بیسویں دن سے ہے اور بیسواں روز بجران کا دن نہیں ہے اور
 بیسواں روز بجران کا دن نہیں ہے اور چوبیسواں روز بجران کا دن ہے اور بیسویں دن کوئی دن قوی
 دن قوت میں اس دن کے برابر نہیں ہے اور چھپواں روز بجران کا دن نہیں ہے اور چھپسواں روز
 بجران کا دن نہیں ہے اور ستائیسواں روز بجران کا دن ہے اور چوبیسویں روز سے گذر کر کوئی دن
 قوت اس روز کے نہیں ہے اور اٹھائیسواں دن روز بجران کا نہیں ہے اور اونیسواں دن روز بجران کا
 نہیں ہے اور بیسواں دن روز بجران کا نہیں ہے اور اکتیسواں دن روز بجران کا ہے اور بیسواں دن
 روز بجران کا نہیں ہے اور بیسواں دن روز بجران کا نہیں ہے اور چوبیسواں دن روز بجران کا ہے
 اور بیسواں دن روز بجران کا نہیں ہے اور چھپسواں دن روز بجران کا نہیں ہے اور بیسواں دن
 روز بجران کا ہے اور اونیسواں دن روز بجران کا نہیں ہے اور اونیسواں دن روز بجران کا نہیں ہے

اور چالیس دن روز بجران کا ہے اور جو بجران کے بعد اس روز کے ہوتا ہے ضعیف ہوتا ہے اور جانا کا
کہ بجران بعض چار گانی ہیں اور بعض ہفت گانی اور بعض بست گانی یعنی بعض بجران چار روزی ہیں اور بعض
ہفت روزی ہیں اور بعض ہر بست روزی اور قوت بجران ہاں بست گانی کی رہتی ہے ایک سو بیس دن
اور بعد ایک سو بیس دن کو سات مہینہ بعد بجران ہوتا ہے یا بعد سات برس کے یا بعد چودہ برس کے یا بعد
اکتیس برس کے اور بجران تمامی امراض حادثہ یعنی سب تیز بیماریوں کا طاق و ذوق نہیں ہوتا ہے اسی سبب
بجران تپ غب کا گیارہویں دن بہ نسبت چودہویں دن کے بیشتر متوقع ہے اور بیماریوں فرستہ میں عدد مہینوں
اور برسوں کے مانند عددا یا م امراض حادثہ یعنی تیز بیماریوں کے ہوتے ہیں مثلاً حمی تپ یعنی تپ چوتھا
میں سات مہینہ مانند سات نوبت غب کے ہیں اور ایام خبر و ہندہ ایام بجران بیماریوں حادثہ ہوتے ہیں
اور بجران میں بیماریوں فرستہ کو بھی تقدیم اور تاخیر مثل بیماریوں حادثہ کے بجران کے بہت واقع ہوتی ہے
چنانچہ چھٹی باب میں اس گفتار سے بیان کیا جا گیا انشاء اللہ تعالیٰ باب چوتھا روز ہاں
خبر و ہندہ میں بجران سے روز ہاں خبر و ہندہ ایام بجران سے وہ دن ہیں کہ اون
روز و مہین کوئی اثر آثار قبضہ یا طبعیت کا اور مواد بیماری کے یا کوئی اثر آثار عجزی طبعیت کا ظاہر ہوتا
ہے یہ سب دوسری گفتار میں اس کتاب کے چوتھی کتاب بیان کیا گیا ہے اور وہ دن کہ یہ آثار و مہین ظاہر
ہوں ایام الانذار کہتی ہیں اور پہلے باب میں اس گفتار سے مذکور ہو چکا ہے کہ بجران کو شش کرنا طبعیت
ہے ساتھ مواد بیماری کے اور قبضہ یا طبعیت کا اور سپر یا عجزی طبعیت کا پکانے سے مواد بیماری کو پس
ایام الانذار وہ دن ہیں کہ اون مہین اثر شروع اور مہین طبعیت کا واسطے کو شش کرنے کو ساتھ مواد بیماری
ظاہر ہوتا ہے اور ایام بجران وہ دن ہیں کہ اثر قبضہ یا طبعیت اور قوت کا اسکی یا اثر عجزی طبعیت اور
قوت بیماری کا اون دن مہین ظاہر ہوتا ہے اور جس طرح سے کہ دو لشکر باہم جنگ کریں اور شور و گونج
اور غبار لڑائی کا بلند ہو دی اور خون مقتولین کا جاری ہو اور خوب باہم نوبت کشی اور مرنے کی سچو سچ
اور آخر کو فتح اور شکست ظاہر ہو اسی طرح بیماریوں مہین بھی ایام الانذار میں بسبب کو شش کرنے طبعیت کی
ساتھ مواد بیماری کے اثر حرکت طبعیت اور اثر حرکت مادہ کا ظاہر ہوتا ہے یا کسی سہ قراغ ناقص کو آغا
کرے یا پسینہ اندک یا خیال سامی آنکھ کے ظاہر آوے یا درو ستر یا تنگی سانس کی یا گھبراہٹ اور
بیقراری پیدا ہو دی تمامی اسکی روز بجران ہی مثلاً جس وقت کہ تیز بیماریوں مہین پہلے دن اثر قلع کا ظاہر ہو
تمامی اسکی چوتھ روز ہوگی اور اگر بیماری نہایت گرم مزاج اور طرد حرکت کرے یا انوار بجران تیسری دن ہوگا اور
اگر مریض بہت تیز یعنی سرچ حرکت ہو بجران نوں دن ہوگا اور اگر روز انداز ہو تو دن ہوا و زشتانیاں ظاہر

چوتھا روز بجران چار روزی ہیں اور بعض ہفت روزی ہیں اور بعض بست روزی ہیں اور بعض ہر بست روزی اور قوت بجران ہاں بست گانی کی رہتی ہے ایک سو بیس دن اور بعد ایک سو بیس دن کو سات مہینہ بعد بجران ہوتا ہے یا بعد سات برس کے یا بعد چودہ برس کے یا بعد اکتیس برس کے اور بجران تمامی امراض حادثہ یعنی سب تیز بیماریوں کا طاق و ذوق نہیں ہوتا ہے اسی سبب بجران تپ غب کا گیارہویں دن بہ نسبت چودہویں دن کے بیشتر متوقع ہے اور بیماریوں فرستہ میں عدد مہینوں اور برسوں کے مانند عددا یا م امراض حادثہ یعنی تیز بیماریوں کے ہوتے ہیں مثلاً حمی تپ یعنی تپ چوتھا میں سات مہینہ مانند سات نوبت غب کے ہیں اور ایام خبر و ہندہ ایام بجران بیماریوں حادثہ ہوتے ہیں اور بجران میں بیماریوں فرستہ کو بھی تقدیم اور تاخیر مثل بیماریوں حادثہ کے بجران کے بہت واقع ہوتی ہے چنانچہ چھٹی باب میں اس گفتار سے بیان کیا جا گیا انشاء اللہ تعالیٰ باب چوتھا روز ہاں خبر و ہندہ میں بجران سے روز ہاں خبر و ہندہ ایام بجران سے وہ دن ہیں کہ اون روز و مہین کوئی اثر آثار قبضہ یا طبعیت کا اور مواد بیماری کے یا کوئی اثر آثار عجزی طبعیت کا ظاہر ہوتا ہے یہ سب دوسری گفتار میں اس کتاب کے چوتھی کتاب بیان کیا گیا ہے اور وہ دن کہ یہ آثار و مہین ظاہر ہوں ایام الانذار کہتی ہیں اور پہلے باب میں اس گفتار سے مذکور ہو چکا ہے کہ بجران کو شش کرنا طبعیت ہے ساتھ مواد بیماری کے اور قبضہ یا طبعیت کا اور سپر یا عجزی طبعیت کا پکانے سے مواد بیماری کو پس ایام الانذار وہ دن ہیں کہ اون مہین اثر شروع اور مہین طبعیت کا واسطے کو شش کرنے کو ساتھ مواد بیماری ظاہر ہوتا ہے اور ایام بجران وہ دن ہیں کہ اثر قبضہ یا طبعیت اور قوت کا اسکی یا اثر عجزی طبعیت اور قوت بیماری کا اون دن مہین ظاہر ہوتا ہے اور جس طرح سے کہ دو لشکر باہم جنگ کریں اور شور و گونج اور غبار لڑائی کا بلند ہو دی اور خون مقتولین کا جاری ہو اور خوب باہم نوبت کشی اور مرنے کی سچو سچ اور آخر کو فتح اور شکست ظاہر ہو اسی طرح بیماریوں مہین بھی ایام الانذار میں بسبب کو شش کرنے طبعیت کی ساتھ مواد بیماری کے اثر حرکت طبعیت اور اثر حرکت مادہ کا ظاہر ہوتا ہے یا کسی سہ قراغ ناقص کو آغا کرے یا پسینہ اندک یا خیال سامی آنکھ کے ظاہر آوے یا درو ستر یا تنگی سانس کی یا گھبراہٹ اور بیقراری پیدا ہو دی تمامی اسکی روز بجران ہی مثلاً جس وقت کہ تیز بیماریوں مہین پہلے دن اثر قلع کا ظاہر ہو تمامی اسکی چوتھ روز ہوگی اور اگر بیماری نہایت گرم مزاج اور طرد حرکت کرے یا انوار بجران تیسری دن ہوگا اور اگر مریض بہت تیز یعنی سرچ حرکت ہو بجران نوں دن ہوگا اور اگر روز انداز ہو تو دن ہوا و زشتانیاں ظاہر

اور چالیس دن روز بجران کا ہے اور جو بجران کے بعد اس روز کے ہوتا ہے ضعیف ہوتا ہے اور جانا کا کہ بجران بعض چار گانی ہیں اور بعض ہفت گانی اور بعض بست گانی یعنی بعض بجران چار روزی ہیں اور بعض ہفت روزی ہیں اور بعض ہر بست روزی اور قوت بجران ہاں بست گانی کی رہتی ہے ایک سو بیس دن اور بعد ایک سو بیس دن کو سات مہینہ بعد بجران ہوتا ہے یا بعد سات برس کے یا بعد چودہ برس کے یا بعد اکتیس برس کے اور بجران تمامی امراض حادثہ یعنی سب تیز بیماریوں کا طاق و ذوق نہیں ہوتا ہے اسی سبب بجران تپ غب کا گیارہویں دن بہ نسبت چودہویں دن کے بیشتر متوقع ہے اور بیماریوں فرستہ میں عدد مہینوں اور برسوں کے مانند عددا یا م امراض حادثہ یعنی تیز بیماریوں کے ہوتے ہیں مثلاً حمی تپ یعنی تپ چوتھا میں سات مہینہ مانند سات نوبت غب کے ہیں اور ایام خبر و ہندہ ایام بجران بیماریوں حادثہ ہوتے ہیں اور بجران میں بیماریوں فرستہ کو بھی تقدیم اور تاخیر مثل بیماریوں حادثہ کے بجران کے بہت واقع ہوتی ہے چنانچہ چھٹی باب میں اس گفتار سے بیان کیا جا گیا انشاء اللہ تعالیٰ باب چوتھا روز ہاں خبر و ہندہ میں بجران سے روز ہاں خبر و ہندہ ایام بجران سے وہ دن ہیں کہ اون روز و مہین کوئی اثر آثار قبضہ یا طبعیت کا اور مواد بیماری کے یا کوئی اثر آثار عجزی طبعیت کا ظاہر ہوتا ہے یہ سب دوسری گفتار میں اس کتاب کے چوتھی کتاب بیان کیا گیا ہے اور وہ دن کہ یہ آثار و مہین ظاہر ہوں ایام الانذار کہتی ہیں اور پہلے باب میں اس گفتار سے مذکور ہو چکا ہے کہ بجران کو شش کرنا طبعیت ہے ساتھ مواد بیماری کے اور قبضہ یا طبعیت کا اور سپر یا عجزی طبعیت کا پکانے سے مواد بیماری کو پس ایام الانذار وہ دن ہیں کہ اون مہین اثر شروع اور مہین طبعیت کا واسطے کو شش کرنے کو ساتھ مواد بیماری ظاہر ہوتا ہے اور ایام بجران وہ دن ہیں کہ اثر قبضہ یا طبعیت اور قوت کا اسکی یا اثر عجزی طبعیت اور قوت بیماری کا اون دن مہین ظاہر ہوتا ہے اور جس طرح سے کہ دو لشکر باہم جنگ کریں اور شور و گونج اور غبار لڑائی کا بلند ہو دی اور خون مقتولین کا جاری ہو اور خوب باہم نوبت کشی اور مرنے کی سچو سچ اور آخر کو فتح اور شکست ظاہر ہو اسی طرح بیماریوں مہین بھی ایام الانذار میں بسبب کو شش کرنے طبعیت کی ساتھ مواد بیماری کے اثر حرکت طبعیت اور اثر حرکت مادہ کا ظاہر ہوتا ہے یا کسی سہ قراغ ناقص کو آغا کرے یا پسینہ اندک یا خیال سامی آنکھ کے ظاہر آوے یا درو ستر یا تنگی سانس کی یا گھبراہٹ اور بیقراری پیدا ہو دی تمامی اسکی روز بجران ہی مثلاً جس وقت کہ تیز بیماریوں مہین پہلے دن اثر قلع کا ظاہر ہو تمامی اسکی چوتھ روز ہوگی اور اگر بیماری نہایت گرم مزاج اور طرد حرکت کرے یا انوار بجران تیسری دن ہوگا اور اگر مریض بہت تیز یعنی سرچ حرکت ہو بجران نوں دن ہوگا اور اگر روز انداز ہو تو دن ہوا و زشتانیاں ظاہر

جو کچھ کہہ کر تجربہ ہو دریافت کیا ہے پہلا مثالہ میں کتاب اندر بیان کر دیا ہو چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ ایک عرصہ میں جو وہاں سبب تھیں ہوا کے پری تھی بیمار ونگو بحران سترہویں دن عارض ہوا اور بعضوں کو چھ دن بحران بڑا اور چھ دن تب علیحدہ رہی پھر نکس پڑا یعنی پھر تپنے عود کیا اور پانچ دن اور تپ آئی اور سترہویں دن بحران تمام کیا اور بعض لوگوں کو پہلا بحران ساتویں دن ہوا اور ساتویں دن تپ اور تری پھر نکس پڑا اور تین دن اور تپ آئی اور سترہویں دن پھر بحران پڑا اور بعضوں کو پہلا بحران پانچویں دن ہوا اور ساتویں دن تپ کو رہا کیا اور پھر نکس پڑا اور تین دن اور تپ آئی اور پھر ایک روز رہا کیا اور دوسرے دن پھر تپ آئی اور بحران ہوا سب سترہ دن گزرے اور بعضوں کو بحران پہلا چھ دن ہوا تھا اور چھ دن تب علیحدہ رہی اور پھر نکس پڑا اور تین دن اور تپ آئی پھر ایک دن رہا کیا اور دوسرے دن سترہویں دن محتاب ظاہر ہوئی اور بحران کیا اور یہ تین محرقہ عارض ہوئی تین پس تجربہ ہی معلوم ہوا کہ دن بحران رگتھی یعنی روز بحران تمام کا سترہویں روز ہے اور بیسویں دن کے بحران میں کتا ہی کہ بعض بیمار ونگو ساتویں دن بحران ہوا اور نو دن تب علیحدہ رہی پھر نکس ہوا اور چوتھو دن کہ بیسویں دن تھا بحران اور بعض کو اسی طرح ساتویں دن بحران ہوا اور چھ دن تب جدا رہی پھر نکس پڑا اور ساتویں دن کہ بیسویں روز تھا پھر بحران عارض ہوا اور بعض کو گیارہویں دن بحران پڑا اور چودھویں روز نکس ہوا اور بیسویں دن بحران پھر ہوا اور کتا ہے کہ جس کسی بیمار کو کہ بیسویں دن تب عارض ہوئی چالیسویں دن بحران اوسکا ہوا ہے اور کتا ہے کہ اگر اٹھارواں دن سترہویں دن ہی بہتر ہوتا تو واجب کرتا کہ وہ ایام جو اٹھارہویں طبقہ سے ہیں قوی تر ہوتے ہیں اور وہ ایام جو سترہویں طبقہ سے ہیں ضعیف تر ہوتی اور بقراط نے سترہویں دن کو ساتھ اٹھارہویں دن کے قیاس کیا ہے اور بیسویں دن کو ساتھ اکیسویں دن کے اور چوبیسویں دن کو ساتھ پچیسویں دن کے اور ستائیسویں دن کو ساتھ اٹھائیسویں دن کے اور اکتیسویں دن کو ساتھ بیسویں دن کے اور چونتیسویں دن کو ساتھ پینتیسویں دن کے اور چالیسویں دن کو ساتھ بائیسویں دن کے ان سب کو ساتھ ایک دوسری کے قیاس کیا ہے اور جس جس کو کہ تجربہ ہو دریافت کیا ہو حکایت بیان کی ہے کہ جو اس باب میں مذکور ہو چکی پس بخوبی تجربہ ہو سکو واضح ہو گیا کہ سترہویں دن اولیٰ اور نہایت بہتر ہے اور بحران اوس روز کا درست ہے یہ نسبت بحران اٹھارہویں روز کے اور نیز وہ حکایت کرتا ہے کہ زوجہ الفراطیس کو چوتھو روز تپ عارض ہوئی اور اسی دن میں بحران کیا اور تپ ٹوٹ گئی پس چالیسویں اور اسی اٹھارہویں طبقہ سے ہے اور پھر کتا ہے کہ ایک بیمار تھا کہ مرض اوسکا بڑھ گیا تھا بحران ایک سو بیس و بیس بستگانی دوروں سے ہوا اور ایک بیمار اور تھا کہ بحران اوسکا چوبیسویں اور ستائیسویں اور چونتیسویں دن پڑا اور کتا ہے کہ اگر دور رہا ہی ہنگامی سات سات

[illegible]

11

تمام ہوتے تو واجب کرتے کہ دن بحران کا بیا لیسویں روز اور چوراسی روز ہوتا نہ چالیسویں اور اسی
 دن میں پس واضح ہوا کہ وہ دورہ جو سترہویں طبقہ سے ہیں قوی زیادہ ہوتے ہیں اور باوجودیکہ سترہویں
 دن کو اور ان روزوں کو جو اس کے طبقہ سے ہیں تجربہ سے دریافت کیا اور حکایت بیان کی اٹھارہویں دن کو
 اور ان روزوں کو جو اس کے طبقہ سے ہیں تجربہ سے پایا اور حکایت کی اسوجہ سے کہ ان دنوں میں جو اٹھارہویں
 طبقہ سے ہیں کسی بحران کو کہ قابل حکایت بیان کرنے کے ہوتے ہیں دیکھا اور کسی مرض کو نہ دیکھا کہ کسی
 دن اور روزوں کو جو اٹھارہویں طبقہ سے ہیں بیماری سے خلاصی پاتی ہو اور بہت بیماروں کو دیکھا کہ ان
 روزوں میں جو سترہویں طبقہ سے ہیں بیماری سے خلاصی پاتی اور جاننا چاہیے کہ نکس ایام بحران میں
 پڑتا ہے اور حرکتیں اس بیماری کی کہ جتنا نکس ہو تا ہے بحران کے دنوں میں ہوتی ہیں اور بحران کے ہی
 دن زائل ہو جاتی ہیں اور ہر ایک دورہ بیماری کے دوروں سے جو ہوتا ہے نیا ہوتا ہے لیکن
 بسبب ہستکی دوروں کے ساتھ ایک دوسرے کو مشابہ مرض فرمن کے معلوم ہوتا ہے اور
 تجربہ کار غلطی میں پڑتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ مرض فرمن ہے مثال اسکی کوئی بیماری کہ گیارہویں دن
 بحران ناقص کرے اور چودہویں دن نکس پڑے اور بیسویں دن اور بحران ہو دی وہ بھی ناقص اور
 پھر نکس پڑے اور چالیسویں دن بحران ہو دی بیماری حادہ یعنی تیرہویں ہوگی باب چھٹا
 ان اسباب کی شناخت میں ہے جو اوقات کو روز ہا ہی بحران کہلیٹ
 دیتے ہیں وہ اسباب جو بحرانوں کو روز ہا ہی بحران سے پھیر دیتے ہیں آگے یا پیچھے وہ چار فاعل
 ہیں ایک حال گرمی اور تیزی بیماری کا ہے اور آہستگی اسکی دوسرا حال بدن بیمار کا ہے اور قوت
 اور ضعف بدن کا تیسرا اسباب عارضی اور بیرونی ہیں مانند طعام اور شراب بیوقت اور ناموافق
 چوتھا عارض نفسانی ہیں اگر قوت جسم کی قائم ہو اور اسباب سخت قوی نہ ہوں بحران اپنی وقت پر
 ہوگا اور آگے اور پیچھے نہ پڑے گا اور وہ ایام کہ بحران بیوقت جن روزوں میں ہوتا ہے ان کو ایام واقع فی الوسط
 کہتے ہیں وہ تیسرا دن ہے اور پانچواں اور چھٹا اور لوٹاں اور تیرہواں لیکن بحران چوتھو دن کا جسوقت اپنی
 وقت کہلیٹ جائے یا تیسرے دن پر آگیا یا پانچویں دن پر اور اگر بحران نویں روز کا روزانی سے پھر جائے
 ساتویں دن آگیا یا گیارہویں دن اور ایام واقع فی الوسط میں ہوں تو ان دن بہت قوی ہے پھر پانچویں
 پھر تیسرا اور تیرہواں دن ضعیف ہے اور چھٹا دن بھی بحران کا ہے لیکن روز بد بحران کا ہے چنانچہ
 باب گذشتہ میں ہم لکھ چکے ہیں اور جسوقت کہ بیماری سلیم اور بے خطر ہو اور کوئی عارض پیش آوے کہ بحران
 وقت اسکی سے پیچھے ڈال دے تو وہ بیماری دراز ہو جائیگی اور بہت ایسا اتفاق پڑتا ہے کہ کوئی بیماری بخطر

بہار و زمین سے متعلقہ اور اسکی
 اور درجہ میں ابتدا اور تالیف اور اسکی
 سو اہمیت ہوتی ہے اس نام وقت نہنگ
 ہو جاتا ہے ہر ایک کے اور جو تالیف اور وقت
 میں ہوتا ہے اور اسکی تالیف اور وقت
 اور اسکی تالیف اور وقت
 بحال ہوگا اور اسکی تالیف اور وقت
 ہوگا اور اسکی تالیف اور وقت
 فوف سے طبعی یا ادارہ کردہ یا بیماری
 ہاں ہوگا اور اسکی تالیف اور وقت
 ج سہ سہ سہ
 ہوتا ہے اور اسکی تالیف اور وقت
 ابتدا اور تالیف اور وقت
 کہ بحران کو دن واقع ہو جاتا ہے
 دن کو اور اسکی تالیف اور وقت
 اسباب بحران کی تالیف اور وقت
 اور اسکی تالیف اور وقت
 ہوتا ہے اور اسکی تالیف اور وقت
 ہوتا ہے اور اسکی تالیف اور وقت
 ہوتا ہے اور اسکی تالیف اور وقت
 ہوتا ہے اور اسکی تالیف اور وقت

بہار

ہوتی ہے لیکن اوس بیماری میں حالات ہولناک ظاہر ہوتے ہیں اگر اوس میں کوئی عارض قوی پیش آئے کہ بحران کو وقت اوسکی سہولت دیتا ہو تو انجام اوسکا بد ہوتا ہے اور بیمار ہلاکت کو پہنچتا ہے اور اکثر اہل ہوتا ہے کہ باسلامت بیمار یونین قوی عارضی ایسی لاحق ہوتے ہیں کہ وہ بیماری خطرناک ہو جاتی ہے اور بیمار کو قتل کر دیتی ہے اسلئے کہ عارض قوی جیکہ تندرست کو بیمار کر دیتا ہے تو کیا عجب ہے جو بیمار کو ہلاک کرے یا کہ ساتھ ساتھ اس مضمون میں ہے کہ بحران ہر ایک بیماری کا کیونکر ہوتا ہے مدت گرم بیماریوں کی سات دن ہے کہ ساتویں روز بحران اونکا ہوتا ہے اور اگر بہت گرم مہنوں میں اونکی چودہ روزہ اور چودہویں دن کے بحران سے زائل ہوتی ہیں اور جو گرم مہنیں ہیں مدت اونکی بیس دن ہے چالیس دن تک اور جسوقت کہ نوبتیں تپ محرقہ کی روز مای جفت میں کمتر ہوویں بدہونگی اور اکثر آٹھویں بیمار ہلاکت کو پہنچو چکا اور چوتھا دن اوس سے خبر دیتا ہے اور حال بد ظاہر ہونے میں مانند سرد سپینہ وغیرہ اور بحران سرسام گرم اور مانند اوسکے کا اکثر گیارہویں دن ہوتا ہے اسلئے کہ چوتھے اور تیسرے دن کے بعد بیماری زور کرتی ہے اور ساتویں بحران اوسکا ہوتا ہے اور جد بحران بیمار ہائے تابستانی فرسٹ کی یہ کہ زستان یعنی سردی کے موسم میں جاتی رہتی ہے اور زستانی فرسٹ تابستان یعنی گرمی کے موسم میں دفع ہو جاتی ہے اسی طرح حد گرم بیماریوں کی یہ کہ چودہ وین زائل ہوتی ہے اور معلوم کریں کہ بحران محرقہ ہو چکا یا ساتھ سپینہ کے ہوتا ہے یا ساتھ قے یا ساتھ دستوں کے اور بحران محرقہ خالص کا ساتھ رعاف یعنی نکسیر کے ہوتا ہے اور بحران سرسام کا آٹھ ساتھ سپینہ کے ہوتا ہے یا ساتھ نکسیر کے اور ورم جگر اگر جانب معرق ہو یعنی اگر شکم جگر محیط ہو بحران ساتھ سپینہ کو کر گیا اور اگر ورم جانب محب ہو یعنی اگر پشت جگر کی طرف ہو تو بحران اوسکا یا ساتھ سپینہ کو ہو گا یا ساتھ درار بول کے اور بحران سر کی بیماریوں کے ساتھ مخاط یعنی رینٹ کو ہونی میں یا ساتھ آسنوونکی یا ساتھ چرک آنکھ کے اور بحران سینہ کی بیماریوں کے ساتھ نفٹ یعنی خٹوک کو ہونے میں یا ساتھ آٹھوان اول بحران اولی شناخت میں ہے جن بحرانوں کو ایام کی پیمان مشکل اور دشوار ہے بہت ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ نشانیاں بحران کی تین دن برابر ہیں یعنی بحران تین وین تمام ہوتا ہے اور بعض طبیبیون ذکر کیا ہے کہ گاہ کرنا چاہیے کہ نشانیاں بحران کی کوئی روز قوی تر ہیں اور دن روز بحران سمجھنا چاہیے اور بعض کہتے ہیں کہ روز میانین کو روز بحران شمار کرنا چاہیے بشرطیکہ نشانیاں بحران کی روز میانین قوی تر ہو دیں اور نیز خیال کریں کہ سچل ان تین دن کے کو سناد روز بحران کا ہے اوس دن کو روز بحران شمار کرنا چاہیے شمال اوسکی ساتویں شب سپینہ آنا شروع ہوا اور ساتویں اور آٹھویں دن سپینہ رہا تو دن بحران کا ساتواں دن شمار کرنا چاہیے اگر چہ تپ آٹھویں اور چہ

[illegible]

己

ہوگا تو شناخت کرنی چاہیو کہ دھن کون ساعت بحران ہوگا اور طریق اوسکی پہچان کا یہ ہے کہ ملاحظہ کریں کہ
کون ساعت دلی ساعتون سے بیماری گرم اور تیز زیادہ ہوتی ہے اور یہاں ضعیف زیادہ ہوتا ہے اوسکو
دیکھ کر حکم کرے کہ بحران اوس ساعتین ہوگا مثلاً اگر بیمار کو شروع نوبت تب میں سرمایہ شدید ظاہر ہووے
اور بدشواری گرم ہووے رنگ متغیر ہو اور دیر میں حالت صلی پر آئے اور نبض اوسکی صغیر ہو اور نیند نہ آوے
تو ان نشانیوں سے ظاہر ہوگا کہ موت بیمار کی شروع نوبت تب میں ہوگی اور اگر نشانیاں بدمانند ہونستی
ہذیان اور گہرا ہٹ اور بقراری اور ضعف اور آنکھ کی تاریکی اور حرارت باخراط درمیان میں تب کہ وقت
انتہا اور نہایت کو پہنچو گرمی تب کا ظاہر ہووے تو معلوم کرے کہ موت اوسکی وقت انتہا و تب میں ہوگی
اور اگر نشانیاں بدمانند پسینہ سر و ناہمواری اور سرد گردن اور سینہ کے اور ضعیفی نبض آخر نوبت تب میں
ظاہر ہووے تو معلوم کریں کہ موت اوسکی اوس وقت میں ہوگی باجملہ ماننا چاہیو کہ موت بیماری اوس ساعت
میں ہوتی ہے کہ جب بیماری اور نوبت تب کی شدید اور سخت تر ہوتی ہے باقی نشانیاں بحران کی
نشانوں کی شناخت میں ہر طریق کلی نشانیاں بحران کی بعضی ایسی ہیں کہ
اون نشانیوں سے پہچان سکتے ہیں کہ بحران جلد ہوگا اور بعض ایسے ہیں کہ اون نشانیوں سے جان سکتے
ہیں کہ بیمار بحران میں ہے لیکن نشانیاں اول پانچ طرح ہیں ایک گرمی اور آشفگی بیماری کی ہو دوسرے
نشان بختگی مواد کو ہیں کہ پیشاب اور گودہ اور تھوک میں ظاہر ہوتے ہیں تیسرے عظیم اور سریع ہونا نبض کا
ہر چوتھو جلد حرکت نوبتون کا پانچویں ساکن ہونا تب کا کہ لازم ہو یہ سب نشانیاں دلالت کرتی ہیں
اس بات پر کہ بحران جلد تر ہوگا اور اگر یہ نشانیاں سیاہ ہوں تو دلالت کریں گی اس امر پر کہ بحران بہت
جلد ہوگا اور بہت دیر میں بھی ہوگا لیکن وہ نشانیاں کہ اون سے جان سکتے ہیں کہ بیمار بحران میں ہے
ایک بڑا آرامی بیمار کی ہے دوسرے درد سخت ہونا اور گرمی سر کی تیسرے سبات ہر چوتھو بیہوشی اور
ہذیان یعنی بیہودہ بکنا پانچویں کندی حواس اور غفلت چھٹی خیالات ساسی آنکھ کے ظاہر ہونا ساتویں
سرگھوسنا کہ عربی میں اوسکو دوا کرتے ہیں آستھون آواز کان میں معلوم ہونا کہ عربی میں طین کتھو ہیں اور
دوی بھی کتھو ہیں نوین آستھو آنکھ سے بہنا بغیر رونے کو دشوین سرخی آنکھ کی بدون درد چشم کے گیارہویں ملنا
نیچ کے خبرے کا اور موٹھ سرخ ہونا اور درد ہونا گردن اوٹھاتے وقت اور عضلوں کا شکم کے کھینچا طرف سینہ
اور نیچ کے ہونٹ کا پھٹکنا اور جلین معدہ کی اور لیٹنا ناف کا اور بولنا ریح کا شکم میں اور لرزہ سخت کہ
عربی میں اوسکو نافض کتھو ہیں اور بدشواری آنا پیشاب کا اور قبض شکم اور پیاس بہت اور متغیر ہونا نبض کا
احوال ایسے اور ظاہر ہونا درد کا اعضا میں اسطور سے کہ جیسو کوئی تکا ہوا ہووے اور رکنا استقرافات کا یہی

سبب
ایک نشانی ہے کہ بیماری اور تیز زیادہ ہوتی ہے اور یہاں ضعیف زیادہ ہوتا ہے اوسکو
دیکھ کر حکم کرے کہ بحران اوس ساعتین ہوگا مثلاً اگر بیمار کو شروع نوبت تب میں سرمایہ شدید ظاہر ہووے
اور بدشواری گرم ہووے رنگ متغیر ہو اور دیر میں حالت صلی پر آئے اور نبض اوسکی صغیر ہو اور نیند نہ آوے
تو ان نشانیوں سے ظاہر ہوگا کہ موت بیمار کی شروع نوبت تب میں ہوگی اور اگر نشانیاں بدمانند ہونستی
ہذیان اور گہرا ہٹ اور بقراری اور ضعف اور آنکھ کی تاریکی اور حرارت باخراط درمیان میں تب کہ وقت
انتہا اور نہایت کو پہنچو گرمی تب کا ظاہر ہووے تو معلوم کرے کہ موت اوسکی وقت انتہا و تب میں ہوگی
اور اگر نشانیاں بدمانند پسینہ سر و ناہمواری اور سرد گردن اور سینہ کے اور ضعیفی نبض آخر نوبت تب میں
ظاہر ہووے تو معلوم کریں کہ موت اوسکی اوس وقت میں ہوگی باجملہ ماننا چاہیو کہ موت بیماری اوس ساعت
میں ہوتی ہے کہ جب بیماری اور نوبت تب کی شدید اور سخت تر ہوتی ہے باقی نشانیاں بحران کی
نشانوں کی شناخت میں ہر طریق کلی نشانیاں بحران کی بعضی ایسی ہیں کہ
اون نشانیوں سے پہچان سکتے ہیں کہ بحران جلد ہوگا اور بعض ایسے ہیں کہ اون نشانیوں سے جان سکتے
ہیں کہ بیمار بحران میں ہے لیکن نشانیاں اول پانچ طرح ہیں ایک گرمی اور آشفگی بیماری کی ہو دوسرے
نشان بختگی مواد کو ہیں کہ پیشاب اور گودہ اور تھوک میں ظاہر ہوتے ہیں تیسرے عظیم اور سریع ہونا نبض کا
ہر چوتھو جلد حرکت نوبتون کا پانچویں ساکن ہونا تب کا کہ لازم ہو یہ سب نشانیاں دلالت کرتی ہیں
اس بات پر کہ بحران جلد تر ہوگا اور اگر یہ نشانیاں سیاہ ہوں تو دلالت کریں گی اس امر پر کہ بحران بہت
جلد ہوگا اور بہت دیر میں بھی ہوگا لیکن وہ نشانیاں کہ اون سے جان سکتے ہیں کہ بیمار بحران میں ہے
ایک بڑا آرامی بیمار کی ہے دوسرے درد سخت ہونا اور گرمی سر کی تیسرے سبات ہر چوتھو بیہوشی اور
ہذیان یعنی بیہودہ بکنا پانچویں کندی حواس اور غفلت چھٹی خیالات ساسی آنکھ کے ظاہر ہونا ساتویں
سرگھوسنا کہ عربی میں اوسکو دوا کرتے ہیں آستھون آواز کان میں معلوم ہونا کہ عربی میں طین کتھو ہیں اور
دوی بھی کتھو ہیں نوین آستھو آنکھ سے بہنا بغیر رونے کو دشوین سرخی آنکھ کی بدون درد چشم کے گیارہویں ملنا
نیچ کے خبرے کا اور موٹھ سرخ ہونا اور درد ہونا گردن اوٹھاتے وقت اور عضلوں کا شکم کے کھینچا طرف سینہ
اور نیچ کے ہونٹ کا پھٹکنا اور جلین معدہ کی اور لیٹنا ناف کا اور بولنا ریح کا شکم میں اور لرزہ سخت کہ
عربی میں اوسکو نافض کتھو ہیں اور بدشواری آنا پیشاب کا اور قبض شکم اور پیاس بہت اور متغیر ہونا نبض کا
احوال ایسے اور ظاہر ہونا درد کا اعضا میں اسطور سے کہ جیسو کوئی تکا ہوا ہووے اور رکنا استقرافات کا یہی

ایک نشانی ہے کہ بیماری اور تیز زیادہ ہوتی ہے اور یہاں ضعیف زیادہ ہوتا ہے اوسکو
دیکھ کر حکم کرے کہ بحران اوس ساعتین ہوگا مثلاً اگر بیمار کو شروع نوبت تب میں سرمایہ شدید ظاہر ہووے
اور بدشواری گرم ہووے رنگ متغیر ہو اور دیر میں حالت صلی پر آئے اور نبض اوسکی صغیر ہو اور نیند نہ آوے
تو ان نشانیوں سے ظاہر ہوگا کہ موت بیمار کی شروع نوبت تب میں ہوگی اور اگر نشانیاں بدمانند ہونستی
ہذیان اور گہرا ہٹ اور بقراری اور ضعف اور آنکھ کی تاریکی اور حرارت باخراط درمیان میں تب کہ وقت
انتہا اور نہایت کو پہنچو گرمی تب کا ظاہر ہووے تو معلوم کرے کہ موت اوسکی وقت انتہا و تب میں ہوگی
اور اگر نشانیاں بدمانند پسینہ سر و ناہمواری اور سرد گردن اور سینہ کے اور ضعیفی نبض آخر نوبت تب میں
ظاہر ہووے تو معلوم کریں کہ موت اوسکی اوس وقت میں ہوگی باجملہ ماننا چاہیو کہ موت بیماری اوس ساعت
میں ہوتی ہے کہ جب بیماری اور نوبت تب کی شدید اور سخت تر ہوتی ہے باقی نشانیاں بحران کی
نشانوں کی شناخت میں ہر طریق کلی نشانیاں بحران کی بعضی ایسی ہیں کہ
اون نشانیوں سے پہچان سکتے ہیں کہ بحران جلد ہوگا اور بعض ایسے ہیں کہ اون نشانیوں سے جان سکتے
ہیں کہ بیمار بحران میں ہے لیکن نشانیاں اول پانچ طرح ہیں ایک گرمی اور آشفگی بیماری کی ہو دوسرے
نشان بختگی مواد کو ہیں کہ پیشاب اور گودہ اور تھوک میں ظاہر ہوتے ہیں تیسرے عظیم اور سریع ہونا نبض کا
ہر چوتھو جلد حرکت نوبتون کا پانچویں ساکن ہونا تب کا کہ لازم ہو یہ سب نشانیاں دلالت کرتی ہیں
اس بات پر کہ بحران جلد تر ہوگا اور اگر یہ نشانیاں سیاہ ہوں تو دلالت کریں گی اس امر پر کہ بحران بہت
جلد ہوگا اور بہت دیر میں بھی ہوگا لیکن وہ نشانیاں کہ اون سے جان سکتے ہیں کہ بیمار بحران میں ہے
ایک بڑا آرامی بیمار کی ہے دوسرے درد سخت ہونا اور گرمی سر کی تیسرے سبات ہر چوتھو بیہوشی اور
ہذیان یعنی بیہودہ بکنا پانچویں کندی حواس اور غفلت چھٹی خیالات ساسی آنکھ کے ظاہر ہونا ساتویں
سرگھوسنا کہ عربی میں اوسکو دوا کرتے ہیں آستھون آواز کان میں معلوم ہونا کہ عربی میں طین کتھو ہیں اور
دوی بھی کتھو ہیں نوین آستھو آنکھ سے بہنا بغیر رونے کو دشوین سرخی آنکھ کی بدون درد چشم کے گیارہویں ملنا
نیچ کے خبرے کا اور موٹھ سرخ ہونا اور درد ہونا گردن اوٹھاتے وقت اور عضلوں کا شکم کے کھینچا طرف سینہ
اور نیچ کے ہونٹ کا پھٹکنا اور جلین معدہ کی اور لیٹنا ناف کا اور بولنا ریح کا شکم میں اور لرزہ سخت کہ
عربی میں اوسکو نافض کتھو ہیں اور بدشواری آنا پیشاب کا اور قبض شکم اور پیاس بہت اور متغیر ہونا نبض کا
احوال ایسے اور ظاہر ہونا درد کا اعضا میں اسطور سے کہ جیسو کوئی تکا ہوا ہووے اور رکنا استقرافات کا یہی

دوسرا سہراہ اوسکو ہوتا ہے تاکہ پہچان سکیں کہ مواد کس طریق سے دفع ہوگا جیسے کچلا نا ناک کا اور خطوط سرخ و مکینا سیاہ آنکھ کے رعات یعنی نکسیر کے لیے مخصوص ہے اور پھر کنیا بچہ کے ہونٹ کا ڈکے نشان مخصوص ہے اور شکی طبع وقت بحران کے دو چیزوں پر نشان دیتی ہے ایک یہ کہ مواد ڈر اور کھٹیر میلان کیا ہے اور بحران ساتھ ڈکے ہوگا یا ساتھ نکسیر کے یا ساتھ آنسوؤں کے یا شل اونکے اور دوسرے یہ کہ مواد نے بچہ کھٹیر میل کیا ہے بحران اوسکا یا ساتھ پسینہ کو ہوگا یا ساتھ اور ار کے یا کسی اور طریق کے انواع انتقال سے اور نوع مرض سے بھی پہچان سکتے ہیں کہ بحران کس طریق پر ہوگا جیسے کہ ورم جگر کہ جانب محذب ہووی یعنی پشت جگر کھٹیر تو بحران اوسکا یا ساتھ پسینہ یا ساتھ اور ربول یعنی جاری ہونے پیشاب کے ہوگا اور اگر ورم شکم جگر کی طرف ہو بحران اوسکا یا ساتھ دستوں کے ہوگا یا ساتھ ڈکے اور بحران محرقہ تپوں کا اکثر ساتھ نکسیر کے ہوتا ہے یا ساتھ پسینہ کو اور اگر پسینہ سے لرزہ پیرا کرتا ہے کہ اوسکو غربی میں ناقض کتہ ہیں اور ساتھ قے اور دستوں کے بھی ہوتا ہے اور بحران غیب کی تیوں کا اکثر قے یا دستوں کے طریق سے ہوتا ہے اور بحران سرسام گرم کا نکسیر کی راہ ہوتا ہے یا پسینہ کو طریق سے اور بحران سرد تپوں کا کہ جبکا مواد یعنی ہووی اور بحران سرسام سرد کہ اوسکو نکسیر کتہ ہیں ہرگز بطریق رعات نہیں ہوتا ہے اور بسا اوقات ایک بیماری کئی طرح پر بحران کرتی ہے جیسے تپ محرقہ کہ اول بحران نکسیر کے طریق سے آغاز کرے پھر پسینہ بہت کری اور بحران ساتھ پسینہ کو تمام ہووی اور بسا اوقات حاملہ عورتوں کا بحران اسقاط حمل سے تمام ہوتا ہے اور اوسکو سبب سے خلاصی پاتی ہیں اور معلوم کرنا چاہیے کہ کچھ ضرور اور جواب نہیں ہے کہ حسب وقت کہ کوئی نشان بحران کی نشانیوں سے ظاہر ہووی اثر ہوا سکے بحران ہووی لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بحران بدیر کرتا ہے کیا نہیں دیکھتے ہیں کہ نہ حسب وقت کہ بیمار پسینہ لاوے یا قے کرے یا دوسر شدت کری اور ہووی باتیں بکے یا سانس تنگ ہووی اوسکو اثر پر بحران کرے اور نشانیان بحران کی بعضی نشانیان آنے بحران کی ہیں اور بعضی نشان اس بات کا دیتی ہیں کہ بحران کس طریق پر ہوگا وہ نشان مقدمہ بحران ہیں لیکن نشانیان آنے بحران کی تنگی سانس ہے اور ہڈیان اور درد سرا اور تاریکی آنکھ کی اور نشان مقدمہ بحران کا شروع ہونا پسینہ کا ہے اور شروع ہونا نکسیر کا اور شروع ہونا اجابت طبع کا اور نشانیان بحران بر خلاف کی نشانیان نفع کی ہیں اسلیے کہ نشانیان بحران کی ہمیشہ نشان دیتی ہیں کہ بحران ہوگا نیک یا بد اور نشانیان نفع کی ہمیشہ نشان دیتی ہیں کہ بحران کب ہوگا اسلیے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مواد یک جاتا ہے اور بیماری تحلیل زائل ہوتی ہے اور بحران نہیں کرتی ہے اور اگر بحران کی نشانیوں سے نفع سے پہلے کوئی نشان ظاہر ہووے تو وہ دلیل اس امر کی ہے کہ بیماری نہایت دشوار اور سخت اور نہایت با خطر ہوگی اور حسب وقت کہ بحران کے نشان ظاہر آویں اور انکے اثر پر بحران ہووی تو وہ خالی دو حال سے ہوگا

[illegible]

یا نشان مرگ کا ہو گا یا نشان اس بات کا کہ بحران اپنی وقت سے پھر گیا ہے اور بقراط لکھتا ہے کہ حسب وقت نشان
بحران کی اپنی وقت پر ظاہر ہو دین اور ان کے اثر پر بحران نہ ہو دیا نشان مرگ کا یا نشان اس بات کا کہ بحران
بدشواری ہو گا اور کلام اس کا عربی زبان میں اسطور سے نقل کیا گیا بحران الاعراض اللتی یكون فی وقت البحران
اذا ظهرت ثم لم یکن بحران رہما دلت علی الموت و رہما دلت علی ان البحران بعسا اور نیز بقراط لکھتا ہے
کہ جو نشانیاں نیک کہ نہ بطریق واجب ظاہر آویں اور نہ خوف نکرا چاہی بلکہ کوئی نشان درست تر اور دھونڈا
چاہی تاکہ ساتھ اس نشان کے فرق کر سکین درمیان اوسکے کہ بطریق واجب ہو اور درمیان اوسکو جو برخلاف
اوسکے ہو پس جو کہ بطریق واجب ہو اعتماد اوس پر کرنا چاہی اور یہ سچا اوس عبارت کہ ہے جسکو پھر بقراط لکھتا ہے کہ
نشانیاں نفع کی نشان دیتی ہیں اس بات کا کہ بحران جلد اور درست ہو گا اور حسب وقت کہ نفع نہ ظاہر ہو کہ
چار حال سے باہر ہو گا یا نشان اس بات کا دیکھا کہ بحران نہ ہو گا یا نشان در دو نکا اور یا نشان درازی مرض کا
ہو گا یا نشان موت کا ہو گا یا نشان اس بات کا کہ اگرچہ بیمار بہتر ہو نکس پڑی یعنی بیماری پھر لوٹ کر آوے
پس جس کسی سے کہ یہ نکتہ چمپا ہوا ہو وہ فرق کر سکے گا درمیان نشانیوں بحران اور نشانیوں موت کو اور حکمت
اسکی بقراط سے زبان عربی میں اس طرح نقل کی گئی ہے لا یبغی ان یبق بدالات حیث لیست علی
الطریق الواجب فلا یدان یطلب علامۃ صحیحۃ تفرق بھا بین ما یعرض علی خلافہ وتلك العلامة
انما هی ما قال بقراط ان لنضج یدل علی سراعۃ البحران وصحته فاما الاشیاء اللتی لم تنضج
فیدل اما علی انه لا یكون بحران و اما علی الاوجاع و اما علی طول المرض و اما علی الموت
و اما علی عودہ من المرض ومن لم یحس هذا فهو لا یحس ان تعذر بعد تغیر النفس والذہن
اذ دل علی التلف و بینہما اذ دل علی ان بحران قد حص اور اکثر مقامات پر دیکھا گیا ہے کہ نشانیاں
خوفناک ظاہر ہوتی ہیں مثلاً نبض باطل ہوتی ہے یا پسینہ شروع ہو کر گرک گیا ہے اور اوس سے پہلے
بحران نیک اور تمام کیا ہے پس یہ اوس ہنگام میں ہوتا ہے جبکہ طبیعت ایکسا ب کا ہون سے ہاتھ
اٹھالیو اور فقط بیماری کے دفع کر نہیں کوشش کرے اور اوس میں مشغول رہے اور حسب وقت کہ
سب کاموں سے دست بردار ہو دے اور دفع بیماری کی طرف مشغول ہو دے ممکن ہے کہ غالب ہوگی اور مواد کو
دفع کریگی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اگر بیماری سخت عظیم ہو عاجز آوے اور جب تک بیماری سخت عظیم نہ ہوگی
ایکسا سب کاموں سے دست بردار نہ ہوگی اور جو بیماری سخت عظیم ہو دے اگر طبیعت عاجز ہو مجب نہیں ہے اور
حسوت کہ نشانیاں بحران کی پیوستہ ہوں جیسو مثلاً تیرے یا چوٹھو دن تو وہ دلالت اس بات پر کریگی کہ بیمار
جلد گزر جائیگی اور بحران جلد ہو گا اور یہی بحران کی اور نشانیوں سے بھی جان سکے ہیں کہ ساتھ

۴۰

5

اور ناک کھلائے اور گرین سری ضربان کرین تو یہ سب نشانیاں دلالت کریں گی کہ نکسیر ہوگی خاصۃً اگر موہا ہوا ہو خون ہو ورنہ عمر کم تفسیق برس سے ہو اور مواد صفراوی بھی اکثر بجران ساتھ ناک سے نکلتا ہو اور نشان اوکا یہ ہو کہ خطوط اور خیالات زرد اور رنگ آگ کے آنکھوں کو رو برو دکھائی دیوں اور یہ نشان بیشتر تپون محرقہ صفراوی میں ظاہر ہوتی ہیں اور سردی کو پانا بیمار کا بجران کے دن اور خشکی پوست کی دونوں سببہ نشانہ عارضی رعا ف کو ہیں بشرطیکہ اور نشانیاں دلیل سلامتی کی نہوں تو وہ دونوں نشان مرگ کو ہوں گے لیکن وہ نشانیاں جو نکسیر کے لیے مخصوص ہیں گرمی سری ہے اور پانی آنکھ سے بہنا اور سبھا ہونا کا لون کا اور جو نشان کہ ساتھ کے مخصوص ہیں تنگی سانس کی ہے اور کھینچا پہلوؤں کے سر و کما اور در و معدہ اور وہ نشان جو خاص ہے کو لیے ہیں اور ضد نشان نکسیر کے ہیں خیرگی اور تاریکی چشم ہے اور رنگ چہرہ کا زرد ہونا اور وہ نشان جو خاص نشان رعا ف یعنی نکسیر کے ہیں اور ضد نشان کے شعا عین اور خیالات اور خطوط سرخ آنکھ کے سامنے معلوم ہونا اور موہے سرخ ہونا ہے و لیکن پتھر کنیا پتھر کے ہونٹ کا نشان تو کا ہے خاصۃً اور کھلانا ناک کا نشان جاری ہونے نکسیر کا ہے خاصۃً اور جسوقت کہ بجران بر عا ف ہو ورنہ نشانیاں تمام سلامت ہو ورنہ تور عا ف ضعیف ہوگا اور حاجت ہوگی کہ طبیعت کو یاری دیوں تاکہ بجران تمام ہو ورنہ بقراط فرماتا ہے کہ پانی گرم بہت سر پڑا لانا چاہیو اور سرد کو گرم رکھنا چاہیو اور اگر عا ف یعنی نکسیر با فراط ہو ورنہ پانی سرد سرد کرنا چاہیو اور مجسمہ سر پہلو پور رکھنا چاہیو اور جانا چاہیو کہ بہترین رعا ف وہ ہو کہ اس جانب سے ہو کہ مواد بیماری کا جس طرف میں ہو ورنہ اور نشانیاں میل کرنے مواد کی جسم کے سچ کی طرف بر خلاف ہیں نشانیاں میلان مادہ کی اوپر کی طرف اور دوسری یہ کہ بیماری سچ کی جانب کچھ لم اور حرارت پاؤں اور رانوں کی جڑیں اور دونوں سر میں ممتلی ہوں گے اور نشانیاں میلان مواد کی بطریق پسینہ ایک کم آنا پیشاب کا ہو ورنہ خشکی طبع تفسیر سرخ ہونا ظاہر پوست کا چوتھی گرم ہونا بظاہر پانچویں انحرے گرم اور تر جسم سے اور ٹھنڈے کے چھٹی نمض نرم اور موہی ہوگی ساتویں یہ کہ پیشاب جیسقدر کہ ہوگا رنگین اور گاڑا ہوگا خاصۃً اگر چوتھوں رنگین ہو اور ساتویں دن گاڑا ہوگا آٹھویں جسبکہ کہ ہاتھ جسم بیمار پر رکھیں جب تک ہاتھ رکھ رہیں پوست جو پتھر ہاتھ کے ہوگا گرم زیادہ ہوگا نوین یہ کہ جسوقت کہ بیمار کو لرزہ سخت آوی اور تپ گرم نہایت ہو ورنہ اور نشانیاں سب سلامت ہوں تو وہ دلیل اس امر کی ہے کہ بجران ساتھ پسینہ کہ ہوگا خاصۃً اگر طبع خشک ہو اور پیشاب گدلا اور کم کم آوی دشوین بیمار جام اور آبن ورنہ بغیر غسل کو خواب میں دیکھیا اور جانا چاہیو کہ رنگین ہونا پیشاب کا نشان میل مادہ کا ہو طرف رگون کے پس جسوقت کہ مواد رگون کی طرف میلان کرے تو استفراغ اس کا ساتھ پسینہ کہ ہوگا یا ساتھ جاری ہونی پیشاب کو اور تفصیل اس کی بیان ہو چکی ہے اور بجران میں پسینہ کو چارہ نہیں ہے

10

اس بات سے کہ تپ سخت گرم ہو اور قوت قوی اور اسباب کثرت پسینہ کو پانچ ہیں ایک بہت ہونا سواد کا دوسرا
پتلا ہونا مواد کا تیسرے قوی ہونا قوت دافعه کا چوتھے ضعیفی قوت دافعه اور انداموں کی پانچویں کھلنا مساموٹھا
اور پسینہ کو حقیقت پر پاک کرین زیادہ جاری ہوگا اور اس عضو سے بہت آویگا کہ مواد جسمین زیادہ ہوگا اور جس
عضو کا کہ مسام بہت ہو یا جس عضو میں کہ مواد کچھ نہ ہو وہی اس سے کہ پسینہ نہ جاری ہوگا اور اسی سبب سے کہ
بیمار جس پہلو کی طرف سوتا ہے پسینہ اس طرف سے نہیں نکلتا ہے اسی لیے کہ مسام اس جانب کو بند ہوتے ہیں اور
نسبت پسینہ اور شکم کے پشت کی طرف سے پسینہ بہت آتا ہے اور نسبت بخ کی طرف کو اوپر کی طرف سے
بہت آتا ہے اور پسینہ سوتے وقت بہت آتا ہے اور جاگتے وقت کم آتا ہے اسی لیے کہ سوتے وقت حرارت
غریزی خلطونین بہت تصرف کرتی ہے اور سانس بہت کھینچتا ہے پس سبب نفس عظیم کے مواد باہر کی جانب
بہت اخراج پاتا ہے اور نشانیاں مواد کی بطریق پیشاب سات ہیں ایک جلن سر قصب کی یا گرانی مثانہ کی
اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مثانہ میں گرانی ہوتی ہے اور جلن سر قصب میں نہیں ہوتی ہے پس سوسٹ
سر قصب اور گرانی مثانہ دو نشان ہیں تیسری غلبہ کرنا پیشاب کا ہے اور بیماری کے زیادہ عادت اس کی سے
چوتھی گاڑا ہونا پیشاب کا ہے پانچویں ظاہر ہونا رسوب کا یعنی گاڑا ہو چھوٹا خشکی طبع ہے ساتویں کم آنا پسینہ
اور معلوم کرنا چاہیے کہ بحران بطریق بول جاری کے موسم میں نسبت اور فضلہ کو زیادہ ہوتا ہے اور نشانیاں
میلان مواد کی دستوں کی راہ آٹھ ہیں ایک سبزی پیشاب کی ہے دوسری یہ کہ باوجود سبزی پیشاب کو
گرانی اور چھیدگی تمام بدن میں محسوس ہوتی ہے خاصہ زیر ناف کو اندر تیسری بولنا ہوا کا شکم میں چوتھے اور سبھا
ہونا شکم اور حوالی ناف کا بدون نفخ کے پانچویں ہض صغیر اور قوی اور صلب ہونا چھٹے یہ کہ اکثر اوقات میں
عادت بیماری کی ایسی ہو کہ طبع اس کی نرم رہتی ہو اور اور استفراغ کو کم کرے ساتویں کہ بیمار صفراوی تپونین باقی
ٹھنڈا بہت ہے اور پیشاب سفید اور پتلا ہو وہی اور اور نشانیاں باسلامت ہون دلیل اس امر کی ہوگی کہ
اسہال کر گیا یعنی دست آدین کے اور سبب دستوں کے سچ پیدا ہوگی اسی لیے کہ جس وقت کہ مواد صفراوی بطریق
پیشاب یا بطریق پسینہ میل کرے تو وہ دلیل اس بات کی ہوگی کہ مواد دستوں کی راہ نکلیگا اور نشانیاں میلان
مواد کی بطریق حیض دہین ایک یہ کہ بیمار پر اور نشانیاں بحران کی ظاہر نہ ہوں دوسرے یہ کہ کمر گاہ اور رحم میں
گرانی اور درد ظاہر ہو وہی دلالت اس بات پر کر گیا کہ مواد نے اس طرف کو میلان کیا ہے اور بحران بطریق حیض
ہوگا خاصہ اگر وقت اس کی عادت کا نزدیک پہنچا ہو اور نشانیاں میلان مواد کی بطریق مقعدہ کو کھلنے اس کی
رگون کے پانچ ہیں ایک عادت بیماری کی ایسی ہو کہ گین اس کو مقعدہ کی کھلاتی ہوں اور خون نکلتا ہو وہی دوسرے
یہ کہ بیمار ابتدا میں مقعدہ کے اندر درد اور گرانی کو یا دے تیسری پشت اور کمر گاہ بھی درد کرے چوتھی نفس عظیمی و قوت

[illegible]

گرنگی کہ تشنج ہوگا اور جسقدر عمر بچہ کی کم ہوگی تشنج اوسی قدر جلد عارض ہوگا اسلئے کہ بچہ ضعیف زیادہ اوسکے
ہونگے اور یہ نو برس کی عمر تک ہوتا ہے دوسرے یہ کہ جسوقت کہ جوان آدمی کو بیماری میں مرض حول کالاق
ہو اور گردن اور چہرہ کج ہو ویرا دانت سو تو وقت چہرہ و نشان تشنج کا ہے اور بسا اوقات درد گردن
اور گردانی سر بات یا بڑی تپ اور درم گرم و حال سے باہر نہیں ہوتا ہے یا تشنج پیدا کرتا ہے یا قے زنگاری لاتا
اور نشانیاں لرزہ کی کہ جسکو نافض کہتے ہیں یہ ہیں کہ چون تیز بین جبکہ سب نشان باسلامت ہوں اور
پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہو ویل اس بات کی ہے کہ لرزہ عارض ہوگا اور بحران اوس سے گزر جائیگا پس اگر
سبب کسی پیشاب کا پڑاؤ دست ہو وین لرزہ کا انتظار نہ کرنا چاہیے اور لرزہ کو پسینہ بھی لازم ہے پس جسقدر لرزہ
قوی ہوگا اوسی قدر پسینہ بھی کثرت سے آویگا کیونکہ تیز بیماریوں میں لرزہ مقدمہ عرق ہے اور نشانیاں
بحران نیک کی نوہن ایک نضج تمام ہے دوسری یہ کہ اوسدن میں بحران ہو ویرا جو روز ہا نیک سے ہے
بحران کے تیسرے یہ کہ روز اندازنے جو مناسب اوس روز کے ہوا نذر کیا ہو ویرا یعنی بحران کے دسویں خبر دہی ہو
چوتھے یہ کہ بحران باسفرغ ہونہ بانتقال یا بچوین یہ کہ اسفرغ اوس طریق سے ہو ویرا جیسا مو او بیماری کا ہے
چھٹے یہ کہ اسفرغ اوس طریق سے ہو ویرا کہ جو لائق اوس بیماری کے ہو جیسو تپ محرقہ میں بحران نیک کے طریق سے
ہوتا ہے اور غب میں قویا پسینہ کی راہ سے ہوتا ہے ساتویں یہ کہ اسفرغ اوسقدر ہو ویرا کہ بیمار جسقدر طاقت
رکھ سکتا ہو آٹھویں یہ کہ بیمار بعد اوسکے راحت پا ویرا نوین یہ کہ قوت بدستور قائم ہو اور نضج نیک ہو ویرا
جیسو کہ چاہیے اور معلوم کریں کہ جسوقت کہ نضج اذرقوت فہر آئے سختی بحران کی قوی ہو خاصہ اوسوقت
میں قوی زیادہ اوس سے ہو کہ پہلے تھی تو اعما و کرنا چاہیے کہ بحران نیک ہوگا اور تمام اوسوقت ہوگا کہ
بعد بحران کے راحت اور سبکی سیار میں ظاہر ہو ویرا اور جسوقت کہ خلطیں بیمار کی نیک ہو وین اور اثر نضج کا
جلد ظاہر ہو ویرا خطر سے بخوف رہنا چاہیے اور جسقدر نشانیاں قوت بحران کی ظاہر زیادہ ہوتی جائیں
بخوف زیادہ ہونا چاہیے کیونکہ وہ ویل اسبات کی ہے کہ بحران بہتر اور تمام تر ہوگا اور اکثر ایسا اتفاق پڑتا ہے
کہ علامات خوفناک قوت بحران کی ظاہر ہوتی ہیں اور نضج بہت قوی اور با نظام ہوتی ہے اور جالبینوس
نیک بحرلین میں ایک مثال لایا ہے وہ کہتا ہے کہ جبکہ گرم صفراوی بیمار یونین نوبت ہر ایک تپ کی دو
ساعت بچہ وقت سے پڑی اور اور نشانیاں روز اول سے گیارہویں شب تک نسق راستی پر ہوں اور گیارہویں
دن پیشاب میں غما نہ ظاہر ہو ویرا یعنی ابرسا چھایا ہو ویرا کہ پہلے اوس سے نہوا ہو تو امید قوی کہ مٹی چاہیے
کہ چودہویں روز بحران ہوگا اور اگر چودہویں شب کو لرزہ آ ویرا چودہویں روز کے انداز سے پسینہ شروع
کرے اور نضج اور سانس بقیاس ساتھ اوس احوال کے برابر ہو اور بیماری میں سبکی معلوم ہو اور تمام روز

اوسکو کہتے ہیں کہ بحران نیک
اقت ہو ویرا اوس سبب سے بیمار
کیونکہ نوبت لین تپ عموما کثرت کی
جاء اور جلد سے نہیں سکا تپ عموما
قوی ہو ویرا نہیں سکا تپ عموما
بدون علامت جلدی ہو ویرا نہیں
پیشاب کا پڑاؤ دست ہو ویرا
جائے اور اسباب میں بخوف رہنا
کئی بخوف زیادہ ہونا چاہیے
ہوں میں خطرناک ہونا چاہیے
تپ بچہ وقت سے پڑی اور اور
نشانیاں روز اول سے گیارہویں
شب تک نسق راستی پر ہوں اور
گیارہویں دن پیشاب میں غما نہ
ظاہر ہو ویرا یعنی ابرسا چھایا
ہو ویرا کہ پہلے اوس سے نہوا ہو
تو امید قوی کہ مٹی چاہیے کہ
چودہویں روز بحران ہوگا اور اگر
چودہویں شب کو لرزہ آ ویرا چودہویں
روز کے انداز سے پسینہ شروع کرے
اور نضج اور سانس بقیاس ساتھ اوس
احوال کے برابر ہو اور بیماری میں
سبکی معلوم ہو اور تمام روز

نشانیاں روز اول سے گیارہویں
شب تک نسق راستی پر ہوں اور
گیارہویں دن پیشاب میں غما نہ
ظاہر ہو ویرا یعنی ابرسا چھایا
ہو ویرا کہ پہلے اوس سے نہوا ہو
تو امید قوی کہ مٹی چاہیے کہ
چودہویں روز بحران ہوگا اور اگر
چودہویں شب کو لرزہ آ ویرا چودہویں
روز کے انداز سے پسینہ شروع کرے
اور نضج اور سانس بقیاس ساتھ اوس
احوال کے برابر ہو اور بیماری میں
سبکی معلوم ہو اور تمام روز

اگر صاحب ذات الریه کہ کان کی جڑ میں یا اندر حوالی سینہ اور سر پہلو و نگریش ظاہر ہو و دلیل انتقال بحرانی ہے اور نشان سلامتی کا اور اگر صاحب بالینخولیا اور صاحب سر سام کو بواسیر عارض ہو و دلیل بحرانی انتقال کی ہے اسلئے کہ مواد دماغ سے نیچے کی طرف میل کرتا ہے اور بالینخولیا اور سر سام بسبب وکوفت ہو جاتا ہے مولف لکھتے ہیں کہ میں شہر و میں آنکھ سے دیکھا ہے کہ صاحب بالینخولیا کے پاؤں پر عرق مدنی یعنی مرض شتہ یکایک نکل آیا اور بالینخولیا او سکا جاتا رہا اور اگر ظاہر علق اور زبان پر کسی طرح کا ورم پیدا ہو و دلیل خلاصی کی ہے اور جو رسولی والے کو خایہ پر کسی نوع کا ورم ظاہر ہو و رسولی دفع ہو جائیگی اور اسی طرح اگر صاحب درد گردہ اور درد اعضا اور صاحب نقرس کو وڈالی ظاہر ہو و نشان انتقال مواد کا ہے اور علت جاتی رہتی ہے اور اگر کسی شخص کا بدن خلطون بد سے پاک نہ ہوتا ہو و اور جسم پر او سکو بھوڑا ہنسیا اور خارش نمودار ہو تو وہ نشان اس بات کا ہے کہ طبیعت فیہ خلطون کو ظاہر کی طرف دفع کیا ہے اور اگر صاحب فواق امتلائی کو کہ جسکو ہندی میں ہچکے کہتے ہیں چھینک آوی ہو چکی جاتی رہے گی اسلئے کہ او سمین حرکت قوی چاہیے تاکہ اس مواد غلیظ کو کہ جو پیدا کر نوالا اچکی کا ہے گرم کرے اور تحلیل کرے اور عطسہ یعنی چھینک ایک حرکت ہے کہ یہ مطلب اس سے سلامتی حاصل ہوتا ہے اور نشان سلامت احوال اندرونی شکم سے اسطور سے ڈھونڈ میں کہ جسوقت کہ کسی بیمار کا بیماری میں گوشت شکم کا اور فرہی کہ جوتہ رستی میں تھی بحال رہی ہو اور کوئی درد اور کسی طرح کا ورم نہ ہو و دلیل اس بات کی ہے کہ آلتہام غذا قوی اور باسلامت ہیں اور جسوقت کہ بیمار کو جو غذا کھا و ہضم ہوتی رہے وہ دلیل سلامتی معدہ اور جگر اور جمیع آلتہام غذا کی ہے اور نیز دلیل سلامتی قوت مدبرہ کی دریافت کرنا نشانیاں سلامتی کی اجابت طبع سے جسوقت کہ کان کسی بیمار کے بسبب تپ گرم کے بہری ہو گئے ہوں اگر صفراوی دستور کا اتفاق پڑے تو کان اچھو ہو جائینگے اور مرض کری گوش بالکلیہ جاتا رہیگا اسلئے کہ کری یعنی ہر ہونا کان کا بسبب او تر فی خلط صفراوی کے ہوتا ہے پس جسوقت کہ وہ خلط دستون کی راہ نکل جائیگی کری بھی دور ہو جائیگی اور اسی طرح اگر صاحب در چشم کو صفراوی دست آنی شروع ہوں تو نیز حسب سبب مذکور در چشم او سکا جاتا رہیگا اور ممکن ہے کہ صفراوی دستون میں کان بہری ہو جائیں اور دست ٹھہر جائیں اسوجہ سے کہ مواد صفراوی نے اوپر کی طرف کارخ کیا ہو گا اور اگر قوام ثقل کا معتدل ہو اور رنگ او سکا نہایت زرد نہ ہو و دلیل اس امر کی ہے کہ قوت باضہ قوی ہے اور معدہ اور احشاء سلا ہو اور اگر استسقا والے کو دست آنی لگیں اور کچھ رطوبت آبناک او سمین نکلنی شروع ہو تو معلوم کریں کہ وہ مواد استسقا کا ہے کہ دفع ہوتا ہے اس صورت میں وہ آدمی جلد مرض سے خلاصی پائے گا

[illegible]

وہابی

جس کسی کو کہ تپ اور بیمار یونین چوتھی اور پانچویں روز در دس شدیدی ہو و سا توین دن ساکن ہو گا اور بسا
اوقات کہ تپیرے دن در دس شروع ہو و اور پانچویں دن شدت کرے نوین یا گیارہوین دن ساکن ہو گا
اور کیفیت تپ غبٹ میں اکثر ہوا کرتی ہے دریافت کرنا نشانیوں کا حس اور خیال ہی
جس وقت کہ بیمار ستر آوازوں اور دھنیرنگتون قوی سے کرہیت کرے اور روشنی نہ دیکھ سکے و بیل ضعیفی
روح نفسانی اور نشان باطل ہو و قوت حساسہ کا ہی اور بقراط اسکولاک کنندہ لکھتا ہے اور جو اند میر کو
کوئی مریض دوست رکھو اسکول بقراط کنندہ کہتا ہے خاصہ اگر تاریکی کو بسبب کسی در چشم اور کسی در دس
اور تپ کسی غشا و دماغ کے اختیار کرے پس اگر ساتھ ان مہیون کے اختیار کرے ایسی خطرناک ہوگی اور
جس وقت کہ صاحب در دس اور ہر سام اور ذات المرید و دنون یا تپہ اپنی آنکھوں کے سامنی ہا و و مانند اس
آدمی کہ چھڑ یا کھی بکڑتا ہے یا ساتھ اپنی کپڑوں پر ملے جس طرح کوئی زیر جامہ کہتے ہیں ان سبکو بقراط کنندہ کہتا ہے
اسوجہی کہ اسطورہ لانا ماتھون کا بسبب اون خیالات کرے جو آنکھوں کے سامنی معلوم ہوتے ہیں اور
وہ خیالات خلطین بد و کھلاتے ہیں کہ جو دماغ کے اندر ہوتی ہیں اور جس وقت کہ بیمار کی آنکھ کے سامنی خیال کسی
شخص سیاہ رنگ اور بد شکل کا معلوم ہو و کہ وہ شخص گویا قصد ایذا پہونچانے اور مارنے پٹنے اور قتل کر دیا
اوس بیمار کے رکھتا ہے بقراط اسکولاک کنندہ لکھتا ہے ایسے کہ وہ دلیل اس بات کی ہے کہ دماغ میں کوئی
خلط سوداوی ہے سوختہ اور گوہر دماغ کا بھی سوختہ ہے اور جس وقت کہ بیمار نوبت تپ کو وقت ایسا خیال کرے
کہ گویا برت اوپر برس رہا ہے وہ بھی بدی کیونکہ وہ دلیل غالب ہو و خلط سرد کے ہی نہیں او سک و ریافت
کرنا نشانیوں کا ہیئت چشم سے جس وقت کہ بیمار کی آنکھ جھپکے اسی طرح کہ سفیدی او سک و آنکھ کی
ظاہر ہو اور عادت او کی اس طرح کی نہ رہی کہ تو وہ دلیل ضعیفی قوت عضلہ کی ہے کہ حرکت آنکھ کی حس ہو
اور چھدگی یک چشم یا دلیل تشنج کی ہے یا دلیل ضعیفی قوت عضلہ کی کہ آنکھ کی پلک کو جھپکاتے ہیں اگر کوئی علامت
اور نشانیوں بد سے اوس کے ساتھ ہو بقراط اسکولاک کنندہ کہتا ہے اور جس وقت کہ ایک آنکھ دوسری آنکھ سے چھوٹی
اور کمتر ہو جائے دلیل مرنے آنکھ کے قوت کی ہے اور سرخی آنکھ کی دلیل کثرت خلط کی ہے اور اندر دماغ کے
اور بسا اوقات بسبب گرم ورمون دماغی کے آنکھ سرخ ہوتی ہے ان سبب علامتوں کو نہایت دیکھنا
اور تیرگی چشم اور آسمان گونی اور وہ سرخی کہ نقشہ کو رنگ کبطر سیلان کچھ نہایت بدی اور مرگ سنو نہایت
اسلے کہ وہ دلیل باطل ہو و حرارت چشم کی ہے اور اضطراب چشم اور حرکت کرنا دیدہ کا بریل دوام دلیل
دیوانگی کی ہے کہ خشکی سے پیدا ہوتی ہے اور اکثر دلیل عرشہ عضلہ چشم ہے اول کا کہ علاج نہیں ہے
اسوجہی کہ او سکولاک کنندہ کہتی ہیں اور باہر نکھنا آنکھ کا امراض حادہ یعنی تیز بیمار یونین بغیر اسکے کہ بیمار نوے

تپ و دس و پانچویں دن
بیمار یونین چوتھی اور پانچویں دن
در دس شدیدی ہو و سا توین دن
ساکن ہو گا اور بسا اوقات کہ
تپیرے دن در دس شروع ہو و اور
پانچویں دن شدت کرے نوین یا
گیارہوین دن ساکن ہو گا اور
کیفیت تپ غبٹ میں اکثر ہوا
کرتی ہے دریافت کرنا نشانیوں
کا حس اور خیال ہی جس وقت کہ
بیمار ستر آوازوں اور دھنیرنگتون
قوی سے کرہیت کرے اور روشنی
نہ دیکھ سکے و بیل ضعیفی روح
نفسانی اور نشان باطل ہو و قوت
حساسہ کا ہی اور بقراط اسکولاک
کنندہ لکھتا ہے اور جو اند میر کو
کوئی مریض دوست رکھو اسکول
بقراط کنندہ کہتا ہے خاصہ اگر
تاریکی کو بسبب کسی در چشم
اور کسی در دس اور تپ کسی غشا
و دماغ کے اختیار کرے پس اگر
ساتھ ان مہیون کے اختیار کرے
ایسی خطرناک ہوگی اور جس وقت
کہ صاحب در دس اور ہر سام اور
ذات المرید و دنون یا تپہ اپنی
آنکھوں کے سامنی ہا و و مانند
اس آدمی کہ چھڑ یا کھی بکڑتا
ہے یا ساتھ اپنی کپڑوں پر ملے
جس طرح کوئی زیر جامہ کہتے
ہیں ان سبکو بقراط کنندہ کہتا
ہے اسوجہی کہ اسطورہ لانا
ماتھون کا بسبب اون خیالات کرے
جو آنکھوں کے سامنی معلوم ہوتے
ہیں اور وہ خیالات خلطین بد و
کھلاتے ہیں کہ جو دماغ کے اندر
ہوتی ہیں اور جس وقت کہ بیمار
کی آنکھ کے سامنی خیال کسی شخص
سیاہ رنگ اور بد شکل کا معلوم
ہو و کہ وہ شخص گویا قصد ایذا
پہونچانے اور مارنے پٹنے اور قتل
کر دیا اوس بیمار کے رکھتا ہے
بقراط اسکولاک کنندہ لکھتا ہے
ایسے کہ وہ دلیل اس بات کی ہے
کہ دماغ میں کوئی خلط سوداوی
ہے سوختہ اور گوہر دماغ کا بھی
سوختہ ہے اور جس وقت کہ بیمار
نوبت تپ کو وقت ایسا خیال کرے
کہ گویا برت اوپر برس رہا ہے
وہ بھی بدی کیونکہ وہ دلیل غالب
ہو و خلط سرد کے ہی نہیں او سک
و ریافت کرنا نشانیوں کا ہیئت
چشم سے جس وقت کہ بیمار کی
آنکھ جھپکے اسی طرح کہ سفیدی
او سک و آنکھ کی ظاہر ہو اور
عادت او کی اس طرح کی نہ رہی
کہ تو وہ دلیل ضعیفی قوت عضلہ
کی ہے کہ حرکت آنکھ کی حس ہو
اور چھدگی یک چشم یا دلیل تشنج
کی ہے یا دلیل ضعیفی قوت عضلہ
کی کہ آنکھ کی پلک کو جھپکاتے
ہیں اگر کوئی علامت اور نشانیوں
بد سے اوس کے ساتھ ہو بقراط
اسکولاک کنندہ کہتا ہے اور جس
وقت کہ ایک آنکھ دوسری آنکھ
سے چھوٹی اور کمتر ہو جائے
دلیل مرنے آنکھ کے قوت کی ہے
اور سرخی آنکھ کی دلیل کثرت خلط
کی ہے اور اندر دماغ کے اور بسا
اوقات بسبب گرم ورمون دماغی
کے آنکھ سرخ ہوتی ہے ان سبب
علامتوں کو نہایت دیکھنا اور
تیرگی چشم اور آسمان گونی اور
وہ سرخی کہ نقشہ کو رنگ کبطر
سیلان کچھ نہایت بدی اور مرگ
سنو نہایت اسلے کہ وہ دلیل باطل
ہو و حرارت چشم کی ہے اور اضطراب
چشم اور حرکت کرنا دیدہ کا بریل
دوام دلیل دیوانگی کی ہے کہ
خشکی سے پیدا ہوتی ہے اور اکثر
دلیل عرشہ عضلہ چشم ہے اول
کا کہ علاج نہیں ہے اسوجہی کہ
او سکولاک کنندہ کہتی ہیں اور
باہر نکھنا آنکھ کا امراض حادہ
یعنی تیز بیمار یونین بغیر اسکے
کہ بیمار نوے

بیمار یونین چوتھی اور پانچویں دن
در دس شدیدی ہو و سا توین دن
ساکن ہو گا اور بسا اوقات کہ
تپیرے دن در دس شروع ہو و اور
پانچویں دن شدت کرے نوین یا
گیارہوین دن ساکن ہو گا اور
کیفیت تپ غبٹ میں اکثر ہوا
کرتی ہے دریافت کرنا نشانیوں
کا حس اور خیال ہی جس وقت کہ
بیمار ستر آوازوں اور دھنیرنگتون
قوی سے کرہیت کرے اور روشنی
نہ دیکھ سکے و بیل ضعیفی روح
نفسانی اور نشان باطل ہو و قوت
حساسہ کا ہی اور بقراط اسکولاک
کنندہ لکھتا ہے اور جو اند میر کو
کوئی مریض دوست رکھو اسکول
بقراط کنندہ کہتا ہے خاصہ اگر
تاریکی کو بسبب کسی در چشم
اور کسی در دس اور تپ کسی غشا
و دماغ کے اختیار کرے پس اگر
ساتھ ان مہیون کے اختیار کرے
ایسی خطرناک ہوگی اور جس وقت
کہ صاحب در دس اور ہر سام اور
ذات المرید و دنون یا تپہ اپنی
آنکھوں کے سامنی ہا و و مانند
اس آدمی کہ چھڑ یا کھی بکڑتا
ہے یا ساتھ اپنی کپڑوں پر ملے
جس طرح کوئی زیر جامہ کہتے
ہیں ان سبکو بقراط کنندہ کہتا
ہے اسوجہی کہ اسطورہ لانا
ماتھون کا بسبب اون خیالات کرے
جو آنکھوں کے سامنی معلوم ہوتے
ہیں اور وہ خیالات خلطین بد و
کھلاتے ہیں کہ جو دماغ کے اندر
ہوتی ہیں اور جس وقت کہ بیمار
کی آنکھ کے سامنی خیال کسی شخص
سیاہ رنگ اور بد شکل کا معلوم
ہو و کہ وہ شخص گویا قصد ایذا
پہونچانے اور مارنے پٹنے اور قتل
کر دیا اوس بیمار کے رکھتا ہے
بقراط اسکولاک کنندہ لکھتا ہے
ایسے کہ وہ دلیل اس بات کی ہے
کہ دماغ میں کوئی خلط سوداوی
ہے سوختہ اور گوہر دماغ کا بھی
سوختہ ہے اور جس وقت کہ بیمار
نوبت تپ کو وقت ایسا خیال کرے
کہ گویا برت اوپر برس رہا ہے
وہ بھی بدی کیونکہ وہ دلیل غالب
ہو و خلط سرد کے ہی نہیں او سک
و ریافت کرنا نشانیوں کا ہیئت
چشم سے جس وقت کہ بیمار کی
آنکھ جھپکے اسی طرح کہ سفیدی
او سک و آنکھ کی ظاہر ہو اور
عادت او کی اس طرح کی نہ رہی
کہ تو وہ دلیل ضعیفی قوت عضلہ
کی ہے کہ حرکت آنکھ کی حس ہو
اور چھدگی یک چشم یا دلیل تشنج
کی ہے یا دلیل ضعیفی قوت عضلہ
کی کہ آنکھ کی پلک کو جھپکاتے
ہیں اگر کوئی علامت اور نشانیوں
بد سے اوس کے ساتھ ہو بقراط
اسکولاک کنندہ کہتا ہے اور جس
وقت کہ ایک آنکھ دوسری آنکھ
سے چھوٹی اور کمتر ہو جائے
دلیل مرنے آنکھ کے قوت کی ہے
اور سرخی آنکھ کی دلیل کثرت خلط
کی ہے اور اندر دماغ کے اور بسا
اوقات بسبب گرم ورمون دماغی
کے آنکھ سرخ ہوتی ہے ان سبب
علامتوں کو نہایت دیکھنا اور
تیرگی چشم اور آسمان گونی اور
وہ سرخی کہ نقشہ کو رنگ کبطر
سیلان کچھ نہایت بدی اور مرگ
سنو نہایت اسلے کہ وہ دلیل باطل
ہو و حرارت چشم کی ہے اور اضطراب
چشم اور حرکت کرنا دیدہ کا بریل
دوام دلیل دیوانگی کی ہے کہ
خشکی سے پیدا ہوتی ہے اور اکثر
دلیل عرشہ عضلہ چشم ہے اول
کا کہ علاج نہیں ہے اسوجہی کہ
او سکولاک کنندہ کہتی ہیں اور
باہر نکھنا آنکھ کا امراض حادہ
یعنی تیز بیمار یونین بغیر اسکے
کہ بیمار نوے

عضلما و بنا گوش کے محل پیدائش میں کوئی آفت پہنچتی ہے اور اس کو سبب سردانت چبانہ کی عادت
رکتا ہے یہ مجملہ علامات بد کہ ہے اور بسا اوقات دانت چبانہ دلیل دیوانگی کی ہے اور اگر پہلو دیوانگی ہو
اور دانت چبانہ کی عادت بعد اس کے پڑے دلیل موت کی ہے اور طبیعوں نے کہا ہے کہ جس وقت کہ تھون گرم
میں رطوبت لزج دانتوں پر بیچونیک نہیں ہے اس لئے کہ وہ دلیل بخیر حرارت اور گار ہے ہونہ مواد کی ہے
اور سبز ہونا دانتوں کا بدہر دریافت کرنا نشانیوں کا دہن اور زبان سے سیاہ ہونا
زبان کا تیز تپ نہیں بدہر اور خشک ہونا زبان اور دہان کا خوب نہیں ہے اور جس وقت کہ زبان خشک ہو اور
وقت انتہائی مرض میں گر گھری ہو جائے پھر کالی ہو جائے کشندہ ہوگی خاصہ جو تھون کے اندر سیاہ ہو
اور طبیب کو چاہیے کہ خوب غور اور فکر کرے کہ مریض نے یا ایسی کوئی شے کھاتی ہے کہ زبان کو رنگ اور اس کا اختیار
کیا ہے اور یا خلط گرم کی وجہ سے کالی ہو گئی ہے کیونکہ جب تک خلط گرم کی قوت فصد اور پریطون کا نہیں رہتی ہے
زبان رنگ اور سیاہ نہیں حاصل کرتی ہے اور مومخہ کھول رہنا تیز بیماری میں بدہر اس لئے کہ وہ دلیل ضعیفی عضلہ
کی ہے جو دہن کو فراہم کیا کرتی ہیں اور کچی ہونٹوں کی تیز بیماریوں میں بدہر اور دلیل تشنج یعنی کھینچ ہونٹ کے
عضلوں کی ہے اور جس وقت کہ دونوں ہونٹوں میں سے ایک ہونٹ اوپر دوسری ہونٹ کو چیرے بدہر اور اگر اصل
پیدائش سے ایسا ہی ہو بدہنیں ہے اور ہینٹا ہونٹ کا تپ گرم میں دلیل ضعیفی حرارت کی ہے اور کوتاہ ہونا اور سرد
ہونا ہونٹ کا دونوں بدہن اور اگر حکیموں نے لکھا ہے کہ اگر زبان پر چند شے یعنی ہینٹیاں مانند خورد یا مثل تخم
کہ وظاہر آویں تو وہ دلیل سبابت کی ہوگی کہ اوپر مجری طعام اور معدہ کر سہیں بہت ہیں اور جس وقت کہ ایسا
کسی چیز کی آرزو کرے موت نزدیک اور سبکی ہوگی دریافت کرنا نشانیوں کا تنفس ہے جلدی
جلدی ہے درپے سانس لینا بہت باریک کہ وہ دلیل زیادتی حرارت تپ کی ہے اور تنفس عظیم و تھافت
سخت بدہر اس لئے کہ وہ علامت اختلاط عقل کی ہے اور ٹھنڈے ہو ٹھنڈے ہو سانس لینا تیز بیماریوں میں بدہر
کیونکہ وہ دلیل مریض حرارت غریزی کی ہے اور تنگی نفس اور بدشوائی دم لینا کہ سبب ورم نواحی سینہ کے ہے
بدہر اور جانور کی طرح سانس مارنا بدہر کیونکہ وہ دلیل اس بات کی ہے کہ سینہ کے عضلوں میں کچھ آفت ہے اور بدہر
سانس لینا بدہر اور دلیل ہے اس بات کی کہ اعضا تنفس میں کچھ عیوبت ہے اور معلوم کریں کہ جس وقت کہ
تیز بیماریوں میں موت قریب پہنچتی ہے تو شکم بلند ہو جاتا ہے اور سانس تھری نہیں ہو سکتا ہے دریافت کرنا
نشانیوں کا احوال خجہ اور حلق اور مجری طعام سے جس وقت کہ بیمار کو بھران کے دن ایک
خفاق ظاہر ہو وہ بدہر ہوگا اور اگر خفاق اچھا نہ لاوی سہلتر ہوگا اس لئے کہ اکثر خفاق پڑا ہے کہ جس وقت کہ
خفاق اچھا نہ ہو خجہ و التا ہو مر جاتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جہان کہیں کہ جہاں ظاہر ہوتے ہیں سبب اس کا

بہر دہنیں قریب موت کی ہے
قہر دہنیں قریب موت کی ہے
اور تھون گرم میں بدہر اس لئے کہ وہ دلیل بخیر حرارت اور گار ہے ہونہ مواد کی ہے
اور سبز ہونا دانتوں کا بدہر دریافت کرنا نشانیوں کا دہن اور زبان سے سیاہ ہونا
زبان کا تیز تپ نہیں بدہر اور خشک ہونا زبان اور دہان کا خوب نہیں ہے اور جس وقت کہ زبان خشک ہو اور
وقت انتہائی مرض میں گر گھری ہو جائے پھر کالی ہو جائے کشندہ ہوگی خاصہ جو تھون کے اندر سیاہ ہو
اور طبیب کو چاہیے کہ خوب غور اور فکر کرے کہ مریض نے یا ایسی کوئی شے کھاتی ہے کہ زبان کو رنگ اور اس کا اختیار
کیا ہے اور یا خلط گرم کی وجہ سے کالی ہو گئی ہے کیونکہ جب تک خلط گرم کی قوت فصد اور پریطون کا نہیں رہتی ہے
زبان رنگ اور سیاہ نہیں حاصل کرتی ہے اور مومخہ کھول رہنا تیز بیماری میں بدہر اس لئے کہ وہ دلیل ضعیفی عضلہ
کی ہے جو دہن کو فراہم کیا کرتی ہیں اور کچی ہونٹوں کی تیز بیماریوں میں بدہر اور دلیل تشنج یعنی کھینچ ہونٹ کے
عضلوں کی ہے اور جس وقت کہ دونوں ہونٹوں میں سے ایک ہونٹ اوپر دوسری ہونٹ کو چیرے بدہر اور اگر اصل
پیدائش سے ایسا ہی ہو بدہنیں ہے اور ہینٹا ہونٹ کا تپ گرم میں دلیل ضعیفی حرارت کی ہے اور کوتاہ ہونا اور سرد
ہونا ہونٹ کا دونوں بدہن اور اگر حکیموں نے لکھا ہے کہ اگر زبان پر چند شے یعنی ہینٹیاں مانند خورد یا مثل تخم
کہ وظاہر آویں تو وہ دلیل سبابت کی ہوگی کہ اوپر مجری طعام اور معدہ کر سہیں بہت ہیں اور جس وقت کہ ایسا
کسی چیز کی آرزو کرے موت نزدیک اور سبکی ہوگی دریافت کرنا نشانیوں کا تنفس ہے جلدی
جلدی ہے درپے سانس لینا بہت باریک کہ وہ دلیل زیادتی حرارت تپ کی ہے اور تنفس عظیم و تھافت
سخت بدہر اس لئے کہ وہ علامت اختلاط عقل کی ہے اور ٹھنڈے ہو ٹھنڈے ہو سانس لینا تیز بیماریوں میں بدہر
کیونکہ وہ دلیل مریض حرارت غریزی کی ہے اور تنگی نفس اور بدشوائی دم لینا کہ سبب ورم نواحی سینہ کے ہے
بدہر اور جانور کی طرح سانس مارنا بدہر کیونکہ وہ دلیل اس بات کی ہے کہ سینہ کے عضلوں میں کچھ آفت ہے اور بدہر
سانس لینا بدہر اور دلیل ہے اس بات کی کہ اعضا تنفس میں کچھ عیوبت ہے اور معلوم کریں کہ جس وقت کہ
تیز بیماریوں میں موت قریب پہنچتی ہے تو شکم بلند ہو جاتا ہے اور سانس تھری نہیں ہو سکتا ہے دریافت کرنا
نشانیوں کا احوال خجہ اور حلق اور مجری طعام سے جس وقت کہ بیمار کو بھران کے دن ایک
خفاق ظاہر ہو وہ بدہر ہوگا اور اگر خفاق اچھا نہ لاوی سہلتر ہوگا اس لئے کہ اکثر خفاق پڑا ہے کہ جس وقت کہ
خفاق اچھا نہ ہو خجہ و التا ہو مر جاتا ہے اور جاننا چاہیے کہ جہان کہیں کہ جہاں ظاہر ہوتے ہیں سبب اس کا

بہر دہنیں قریب موت کی ہے

قوت جو آدمی کو نہا طبعی پر نگاہ رکھتی ہو مردہ ہو اور جسوقت کہ بیمار ایک کروٹ سے کہ سو سو چپت ہو جاوے اور حالانکہ عادت اور عیثیت او سکی ہمیشہ سو فو کی حالت تندرستی میں سطح کی نہ رہی ہو وہ بد ہے اسلئے کہ سبب چپت سو فو کے تین چیزیں ہیں ایک بہت ہونا خلط کا اندر احشا کو دوسری خشکی اعصاب کی تیسری ضعیفی قوت جسم کے عضلوں کی اور دوسریا فریہ اور لاغر آدمی کے اس معاملہ میں کچھ فرق نہیں ہے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بدن انسان کا لاغر ہوتا ہے اور احشا کو قوت سے بھر کر ہو تو ہین اور بہت ایسا ہوتا ہے کہ قوت عضلون کی ضعیف ہو جاتی ہے اور بدن فریہ ہوتا ہے مگر فرق اوس میں نشانیوں سے جو مذکور ہو ہیں کر سکتے ہیں اور عادت کو بھی نگاہ کرنا چاہیے اگر حالت تندرستی میں چپت سو فو کی عادت رکھتا ہے بد نہیں ہے بالجمہ چپت سو نہا بہت بُرا ہے اسلئے کہ تندرست آدمی سوائے ماندگی یا سبب کسی اور رنج کے چپت نہیں سوتا ہے اور جسوقت کہ بیمار دونوں اپنے پاؤں کو برہنہ کرے اور دونوں ہاتھوں کو ہوا برابر پاؤں کے رکھے اور چپت ہو کر سووے بد ہے کیونکہ وہ دلیل ضعیفی قوت اور گرمی احشا اور اضطراب عظیم کی ہے کہ پاؤں کو بسبب حرارت احشا کو برہنہ کرنا ہے اور خشکی ہوا کی ڈھونڈتا ہے اور جو کوئی شخص کہ حالت تندرستی میں لاؤندا سو فو کی عادت نہ رکھتا ہو وہی اور جب بیمار ہو او نہا سووے بد ہے اور دلیل اس بات کی ہے کہ یا احشا کو اندر کوئی الم ہے یا کوئی عضلہ شوریدہ ہے اور جسوقت کہ بیمار وقت انتہائی مرض میں بستر سے کودے اور بیٹھو اور ہاتھ ہر ایک چیز میں لٹکاوے یہ نشانی موت کی ہے اسلئے کہ ماندگی بیمار کی وقت انتہا میں ساکن ہو جاتی ہے پس جبکہ حال او سکا برخلاف اسکو ہو بد ہے خاصۃً علت ذات الریہ میں کہ وہ ورم پھیپہ کا ہے کیونکہ کو نہا اور مٹھنا بیمار کا دلیل شوریدگی عقل اور تنگی سانس کی ہے اسوجہ سے کہ جبکہ اعضا تنقیس میں ورم ہوتا ہے تو کروٹ پر سو فو سانس لگتا ہے اور سیدھا بیٹھنے سے سانس آسانی چلتا ہے اور تنہائی اور خلوت ڈھونڈھنا اور موٹھ طرف دیوار کو کرنا خوب نہیں ہے وریافت کرنا نشانیوں کا پوسٹ سے خشک ہونا پوسٹ کا اعضا کے اوپر اسدرجہ کہ اگر اونٹنی سے پکڑیں اور کچین جلد انہی مقام پر لوٹ نہ سکے بد ہے اور اوٹھنا گرم آنچر و نکا پوسٹ سے اوٹھ نہ سکی سانس لینا دلیل موت کی ہے اور دلیل اس بات کی ہے کہ حرارت دل کی محض ہو گئی ہے وریافت کرنا نشانیوں کا احوال شکم اور شر اسیت سے معلوم کریں کہ سر پہلو کو شر اسیت کہتے ہیں جسوقت کہ اگر بیمار یونین باد شکم کے اندر داخل ہووے اور تحلیل ہووے خاصۃً اگر اس حال کے ساتھ اسہال یعنی دست بھی آوین نشان مرگ کا ہے اور اگر جسم پر بیمار کو پھنسیاں پرانی تیر درنگ ظاہر ہووین علامت موت کی زیادہ در ہوگی اور جسوقت کہ عضلہ شکم کے بدون ریح اور موائے تنجائین اور شکم میں اثر ریح کا کچھ نہو تو وہ دلیل اس امر کی ہے کہ شکم کے اندر کسی نوع کا ورم ہے اور اگر سر پہلو اور عضلہ شکم کے خاصۃً ناف سے پڑو تک بہت لاغر ہو گئی ہوں تو یہ کیفیت اونکی بری نشانیوں میں سے ہے کہ وہ دلیل ضعیفی اور خشکی احشا کی ہے اور ضعیفی اور خشکی احشا سبب ہضم ہونے

اودن اعضا سے جو شام کو اندر میں
 مانتا تھا اوجھڑی ہو کر غور کر کے
 حجاب کو ۱۲۰۰ دیر کو گرم کو ذرات پر
 کھینچتا ہوں اوس کی پیچیدہ ہونیکا ہر طرف
 آئے یا خالق کبھی اور اداس کا وہ دہن
 بدلو کر یہ کہ اس اور اوس کی جگہ میں
 اور دم پیدا کر سب یا ذرات لطیف ذرات پر
 سب بدلتا اور ممکن ہے کہ بدلتا نہ کرے
 اور جو نہ کرے اوس کی جگہ ملے جو ہو اور دم
 پیدا کرے لیکن تر کرے اگر نہ ہو کر تار کی اور
 ج ۴۴
 جانا چاہئے کہ اودہ کا انتقال غیب میں ہے
 یہ کیلئے سب انتقالات میں ہے
 جہاں اس لئے پیدا ہوئے غفور رب پر اور
 دل سے بہت ترس گیا جو اور جو اودہ کے
 دل سے بہت ترس گیا کہ یہ کس طرح ہو اور
 کتنا ترس گیا کہ یہ کس طرح ہو اور
 فائدہ ظاہر ہو اور اس کی بیماری تالی ہے
 ہے اور بہت سی بیماریاں تالی ہے
 اور کہی اور سب اودہ حجاب پر تالی ہے
 عین کرباں جو ذرات اجنبی ہیں تالی ہے
 اور سب جاس بایں تالی ہے
 باز اور سب عین ظہر پر تالی ہے
 ہے ۱۲۰۰
 پی

غذا کا ہر کینہ فربہ شکم کے عضلات کی آلتہای غذا کو گرم کرتی ہے اور ہضم پر یاری دیتی ہے اور دستوں کا آنا بغیر لازمی
گوشت شکم کو باعث خطرہ کا ہے کہ وہ دلیل ضعیفی آنتوں کی ہے کیونکہ باوجود ضعیفی آنتوں کو دست آؤ سر مضرتیں
بہت پیدا ہوتی ہیں دریافت کرنا نشانیوں کا مقصد یہ ہے کہ انہیں قبل از وقت کا بذات خویش حیات
حادثہ یعنی تیرتو نہیں بدہر دریافت کرنا نشانیوں قصب اور خصبیوں سے نرم ہونا خصبیوں کا
اور نرم اور نکاتیر جاریو نہیں بدہر اور اوپر کو چھپنا خصبیوں کا اور چھپنا قصب کا دلیل مرزوق غریزی کی ہے
یا دلیل درو شدید کی اور اختلام اول بیماری میں دلیل درازی مرض کی ہے اور آخر بیماری میں نہایت نیک
دریافت کرنا نشانیوں کا رحم سے باہر نکالنا فرج کا ساتھ رحم کے حیات حادثہ یعنی تیرتو نہیں بدہر
دریافت کرنا نشانیوں کا اطراف یعنی ہاتھ پاؤں سے سرد ہونا ہاتھ پاؤں کا تپ گرم
میں ننگ نہیں ہے اور بیماریوں میں سہلترے لیکن تیرتو تین حال پر نشان دیتا ہے ایک ورم زرد
ہونا دوسرے چھنا حرارت غریزی کا تیسرے یہ کشتی عارض ہوگی اور قوت ضعیف ہوگی اور اگر شروع تب میں ہاتھ
پاؤں ٹھنڈے ہوں اور پھر گرم ہوں دلیل اس بات کی ہوگی کہ بدن کو اندر کسی قسم کا ورم ہے اور خون نے
بسبب ورم کو میل اندر کی طرف کا کیا ہے اور قریب زمانہ ہلاک ہو کر بیمار کا ہے اور اگر رنگ ناخن اور انگلیوں کا متغیر
سوجانے اور نیلگوئی اور سبزی کی طرف میلان کرے یا طرف سرخی اور تیشی کی دلیل نزدیکی موت کی ہوگی اسلئے کہ
نیلگوئی اور سبزی دلیل ضعیفی حرارت غریزی کی ہے اور سرخی دلیل تباہی خلط اور غلبہ کی اور سیاہ بھی سخت بد
اور اگر ساتھ سردی ہاتھ پاؤں اور متغیر ہو کر رنگ ناخن اور انگلیوں کو نشانیان اور نیک ہوں عجب نہیں
کہ بیمار سلامت ہے اور بیماری ساتھ خراج کو دور ہو جائے یا کوئی ہاتھ پاؤں سرگرم ہو جائے کہ وہ رنگ دفع طبیعت
ہے اور مواد انتقال کیا ہے اور اگر ہاتھ پاؤں کو ظاہر میں بہت جلن اور گرمی معلوم ہو تو اور باطن میں نہایت غری
ہو دلیل موت کی ہوگی اور گرانی پانا بیمار کا چھپنا جسم میں ہمارے نشانیوں بد کو دلیل ضعیفی قوت اور نزدیکی مرگ کی ہے
اور شجیعہ یعنی کھپنا ہاتھ پاؤں کا بعد دستوں کو گندہ ہے اور اگر زرد یا تپ گرم میں دلیل موت کی ہے اور یا
کرنا نشانیوں کا سوڈ اور جائے سون کا سونا اور رات کا جاگنا علامت نیک نہیں ہے کیونکہ وہ
برخلاف اطری کے ہے لیکن اگر عادت بیمار کی حالت تندرستی میں ایسی رہی ہو کہ نہیں ہے اور خواب پانات کو اور
ذکو بدتر ہے اور دلیل تباہی ماغ کی یا دلیل درو شدید کی ہے اور تیرتو خراج اب اسطی بیمار کو خواب اول خبر ہو غرور و گی بکثرت بدہر کہ وہ
دلیل ضعیفی قوت کی ہے دلیل تری و ماغ کی خاصہ اگر عقل بیمار کی صافی نہ ہو اور بسبب درو پیدا ہونا بعد بیماری
بیمار کو علامت مرگ کی ہے اس سبب سے کہ حرارت غریزی حالت خواب میں قہر بدن کی طرف توجہ کرتی ہے اور وہ
ہضم غذا اور پکاؤ مواد اور اصلاح پر لانے کا اوکو جانتا ممکن ہو سکتا ہے مشغول ہوتی ہے پس جبکہ مواد قوی ہو

یہاں تک کہ اگر مرض
گردن خستہ کی وضع تیرتو نہیں بدہر
تو تاکہ دراز ہوگی اور اگر مرض کو
کرنا نشانیوں کا مقصد یہ ہے کہ انہیں قبل از وقت کا بذات خویش حیات
حادثہ یعنی تیرتو نہیں بدہر دریافت کرنا نشانیوں قصب اور خصبیوں سے نرم ہونا خصبیوں کا
اور نرم اور نکاتیر جاریو نہیں بدہر اور اوپر کو چھپنا خصبیوں کا اور چھپنا قصب کا دلیل مرزوق غریزی کی ہے
یا دلیل درو شدید کی اور اختلام اول بیماری میں دلیل درازی مرض کی ہے اور آخر بیماری میں نہایت نیک
دریافت کرنا نشانیوں کا رحم سے باہر نکالنا فرج کا ساتھ رحم کے حیات حادثہ یعنی تیرتو نہیں بدہر
دریافت کرنا نشانیوں کا اطراف یعنی ہاتھ پاؤں سے سرد ہونا ہاتھ پاؤں کا تپ گرم
میں ننگ نہیں ہے اور بیماریوں میں سہلترے لیکن تیرتو تین حال پر نشان دیتا ہے ایک ورم زرد
ہونا دوسرے چھنا حرارت غریزی کا تیسرے یہ کشتی عارض ہوگی اور قوت ضعیف ہوگی اور اگر شروع تب میں ہاتھ
پاؤں ٹھنڈے ہوں اور پھر گرم ہوں دلیل اس بات کی ہوگی کہ بدن کو اندر کسی قسم کا ورم ہے اور خون نے
بسبب ورم کو میل اندر کی طرف کا کیا ہے اور قریب زمانہ ہلاک ہو کر بیمار کا ہے اور اگر رنگ ناخن اور انگلیوں کا متغیر
سوجانے اور نیلگوئی اور سبزی کی طرف میلان کرے یا طرف سرخی اور تیشی کی دلیل نزدیکی موت کی ہوگی اسلئے کہ
نیلگوئی اور سبزی دلیل ضعیفی حرارت غریزی کی ہے اور سرخی دلیل تباہی خلط اور غلبہ کی اور سیاہ بھی سخت بد
اور اگر ساتھ سردی ہاتھ پاؤں اور متغیر ہو کر رنگ ناخن اور انگلیوں کو نشانیان اور نیک ہوں عجب نہیں
کہ بیمار سلامت ہے اور بیماری ساتھ خراج کو دور ہو جائے یا کوئی ہاتھ پاؤں سرگرم ہو جائے کہ وہ رنگ دفع طبیعت
ہے اور مواد انتقال کیا ہے اور اگر ہاتھ پاؤں کو ظاہر میں بہت جلن اور گرمی معلوم ہو تو اور باطن میں نہایت غری
ہو دلیل موت کی ہوگی اور گرانی پانا بیمار کا چھپنا جسم میں ہمارے نشانیوں بد کو دلیل ضعیفی قوت اور نزدیکی مرگ کی ہے
اور شجیعہ یعنی کھپنا ہاتھ پاؤں کا بعد دستوں کو گندہ ہے اور اگر زرد یا تپ گرم میں دلیل موت کی ہے اور یا
کرنا نشانیوں کا سوڈ اور جائے سون کا سونا اور رات کا جاگنا علامت نیک نہیں ہے کیونکہ وہ
برخلاف اطری کے ہے لیکن اگر عادت بیمار کی حالت تندرستی میں ایسی رہی ہو کہ نہیں ہے اور خواب پانات کو اور
ذکو بدتر ہے اور دلیل تباہی ماغ کی یا دلیل درو شدید کی ہے اور تیرتو خراج اب اسطی بیمار کو خواب اول خبر ہو غرور و گی بکثرت بدہر کہ وہ
دلیل ضعیفی قوت کی ہے دلیل تری و ماغ کی خاصہ اگر عقل بیمار کی صافی نہ ہو اور بسبب درو پیدا ہونا بعد بیماری
بیمار کو علامت مرگ کی ہے اس سبب سے کہ حرارت غریزی حالت خواب میں قہر بدن کی طرف توجہ کرتی ہے اور وہ
ہضم غذا اور پکاؤ مواد اور اصلاح پر لانے کا اوکو جانتا ممکن ہو سکتا ہے مشغول ہوتی ہے پس جبکہ مواد قوی ہو

یہاں تک کہ اگر مرض
گردن خستہ کی وضع تیرتو نہیں بدہر
تو تاکہ دراز ہوگی اور اگر مرض کو
کرنا نشانیوں کا مقصد یہ ہے کہ انہیں قبل از وقت کا بذات خویش حیات
حادثہ یعنی تیرتو نہیں بدہر دریافت کرنا نشانیوں قصب اور خصبیوں سے نرم ہونا خصبیوں کا
اور نرم اور نکاتیر جاریو نہیں بدہر اور اوپر کو چھپنا خصبیوں کا اور چھپنا قصب کا دلیل مرزوق غریزی کی ہے
یا دلیل درو شدید کی اور اختلام اول بیماری میں دلیل درازی مرض کی ہے اور آخر بیماری میں نہایت نیک
دریافت کرنا نشانیوں کا رحم سے باہر نکالنا فرج کا ساتھ رحم کے حیات حادثہ یعنی تیرتو نہیں بدہر
دریافت کرنا نشانیوں کا اطراف یعنی ہاتھ پاؤں سے سرد ہونا ہاتھ پاؤں کا تپ گرم
میں ننگ نہیں ہے اور بیماریوں میں سہلترے لیکن تیرتو تین حال پر نشان دیتا ہے ایک ورم زرد
ہونا دوسرے چھنا حرارت غریزی کا تیسرے یہ کشتی عارض ہوگی اور قوت ضعیف ہوگی اور اگر شروع تب میں ہاتھ
پاؤں ٹھنڈے ہوں اور پھر گرم ہوں دلیل اس بات کی ہوگی کہ بدن کو اندر کسی قسم کا ورم ہے اور خون نے
بسبب ورم کو میل اندر کی طرف کا کیا ہے اور قریب زمانہ ہلاک ہو کر بیمار کا ہے اور اگر رنگ ناخن اور انگلیوں کا متغیر
سوجانے اور نیلگوئی اور سبزی کی طرف میلان کرے یا طرف سرخی اور تیشی کی دلیل نزدیکی موت کی ہوگی اسلئے کہ
نیلگوئی اور سبزی دلیل ضعیفی حرارت غریزی کی ہے اور سرخی دلیل تباہی خلط اور غلبہ کی اور سیاہ بھی سخت بد
اور اگر ساتھ سردی ہاتھ پاؤں اور متغیر ہو کر رنگ ناخن اور انگلیوں کو نشانیان اور نیک ہوں عجب نہیں
کہ بیمار سلامت ہے اور بیماری ساتھ خراج کو دور ہو جائے یا کوئی ہاتھ پاؤں سرگرم ہو جائے کہ وہ رنگ دفع طبیعت
ہے اور مواد انتقال کیا ہے اور اگر ہاتھ پاؤں کو ظاہر میں بہت جلن اور گرمی معلوم ہو تو اور باطن میں نہایت غری
ہو دلیل موت کی ہوگی اور گرانی پانا بیمار کا چھپنا جسم میں ہمارے نشانیوں بد کو دلیل ضعیفی قوت اور نزدیکی مرگ کی ہے
اور شجیعہ یعنی کھپنا ہاتھ پاؤں کا بعد دستوں کو گندہ ہے اور اگر زرد یا تپ گرم میں دلیل موت کی ہے اور یا
کرنا نشانیوں کا سوڈ اور جائے سون کا سونا اور رات کا جاگنا علامت نیک نہیں ہے کیونکہ وہ
برخلاف اطری کے ہے لیکن اگر عادت بیمار کی حالت تندرستی میں ایسی رہی ہو کہ نہیں ہے اور خواب پانات کو اور
ذکو بدتر ہے اور دلیل تباہی ماغ کی یا دلیل درو شدید کی ہے اور تیرتو خراج اب اسطی بیمار کو خواب اول خبر ہو غرور و گی بکثرت بدہر کہ وہ
دلیل ضعیفی قوت کی ہے دلیل تری و ماغ کی خاصہ اگر عقل بیمار کی صافی نہ ہو اور بسبب درو پیدا ہونا بعد بیماری
بیمار کو علامت مرگ کی ہے اس سبب سے کہ حرارت غریزی حالت خواب میں قہر بدن کی طرف توجہ کرتی ہے اور وہ
ہضم غذا اور پکاؤ مواد اور اصلاح پر لانے کا اوکو جانتا ممکن ہو سکتا ہے مشغول ہوتی ہے پس جبکہ مواد قوی ہو

اور موافقہ قوت و حرارت مقصور ہوگی اور مواد بیماری کا اور بھی زیادہ قوی ہوگا اور جو اعضا کو حال بیمار کیا
ہوگا ان کو قوت کثرت کرنا نشانیوں کا درون سے اگر صاحب قوت کم کو احشائیں درو شدہ مخصوص ہوں گے
اور ان کے درون سے عظیم کی یا بیل در عظیم یا بیل خراج عظیم کی ہوا تو کسی عضو میں اعضا سے درو شدہ ہوا
کے ساتھ ساتھ ہوا ہوتی ہے و ریافت کرنا نشانیوں کا شمار کی آواز سے آواز ضعیف
کلام ہوتا ہے ہوا کو کہ جس سے آواز میں عینی قوتی ہوا کلام نظام ویل قوت عقل کی ہوا خاموش رہتا اور
بجایات کثرت بہت زیادہ اس لیے کہ سبب اس کا چارہ نہیں ہو ایک ہو گا اول و سواس دو و تیسری ہستی زبان
اور خبر و عضلون کی تیسری قوت زبان کے عضلوں کا چوتھی قوت خیال کی کہ بعد کلام کرنے کا ہوا و علیہ
باتیں کرنا اور بہت باتیں اور کلام کثرت کرنا اور تندی اور تیزی کرنا بدہو اور ویل شور و غل اور آفت
خاصہ اگر بیمار کم سخن ہو دی اور نام مرد و نکالینا اور مرد کو آواز و بنا ویل اس بات کی ہوا کہ دماغ میں مواد سخت
سو داوی کی ہوا دماغ بھی سوختہ ہو گیا ہوا اور کلام پرانہ اور حرکت مضطرب سر اور ناک کا کنارہ میں
بہت سی اور سکون اور انداموں کا شہد ہوا ریافت کرنا نشانیوں کا بیونک اور پیاس سے
جس وقت کہ بیاریوں میں ہن ہن بھونک کھاؤ کی ایکبارگی جاتی ہے نشانی بہت بدہو لیکن تیرہا روغین
اس طور کی بدہن ہوا بھونک سبب ہوا بھونک کا یا کوئی غلط بدہو مددہ اور گوغین یا مرد ہونا قوت نفسانی
کا ہوا و جس وقت کہ محرقہ توغین اور جھپات مادہ یعنی توغین بھونک جاتی ہے ویل بہت بدہو خاصہ
اگر زبان سیاہ ہو ویل قوت قوت نفسانی کی ہے ریافت کرنا نشانیوں کا و ہم سے جس وقت
کہ بیمار موت سے بہت دیر اور باتیں موت کی بہت کر ویل بدہو کیونکہ وہ علامت سوختہ ہونے غلط
سو داوی کی ہوا دماغ کے ریافت کرنا نشانیوں کا حرکت بیمار سے بڑا رومی بیماری کی ہوا
نہیں ہوا اور ویل چھوڑا بخرون بدہو کی ہوا دماغ کے اور غشہ کہ سبب اس کا بھران ہو بدہو ریافت
کرنا نشانیوں کا انگرائی اور جھپاتی سے سبب انگرائی اور جھپاتی کا یہ ہوا کہ طبیعت عضلون کو
اعضا کو ہلاتی ہوا کہ فضلہ کو دفع کر دی اور اگر مواد تھوڑا ہوا و رسام کھلے ہو تو نون اس ہلانے کی حاجت
نہیں ہوتی ہوا لیکن جب ہلاؤ کی حاجت ہوتی ہے تو وہ ویل اس مر کی ہوتی ہے کہ فضلہ بہت ہوا سو جو وہ
بدہو پس اگر سبب اس حرکت کا واسطہ اصلاح مزاج کے ہوا اور بیماری اور آسانی یا دوسری سخت بدہنیں ہے
اور ویل اس بات کی ہوا کہ طبیعت سبب کثرت مواد اور ضعیفی قوت کی فضلہ کو دفع نہیں کر سکتی ہوا مگر دگر
عضلون کو ریافت کرنا نشانیوں کا پھنسیوں اور خون سے اگر بدن بیمار کے کوئی رخم
پڑا ہوا و جس وقت کہ رنگ اس کا متغیر ہو جائے تیرہا سیاہ بدہو اور ویل نزدیک موت کی ہوا اگر بیمار تیرہا

اور کھینچو چربی اور انداموں کی ہر اور ٹکنا صفر کا براز میں شروع مرض میں بدی اور وقت انتہائی بیماری میں دلیل
اس بات کی ہے کہ بدن پاک ہوتا ہے اور اگر یہ استفراغ بہت ہو تو اور بیمار اور سکا خراج سے راحت اور آرام بناو
تو وہ نشانی اس امر کی ہے کہ سب خلطین صفر ہو گئیں ہیں اور اجابت قیق مانند پانی کے سپید یا نہایت زرد
کہ جھاگ بھی ہوں نہایت بدی اس لیے کہ رقیق دلیل نہ ہضم ہو تو طعام کی ہر اور سپید دلیل اس امر کی ہے کہ سواد
صفر اور آنتوں پر نہیں گرتا ہے اور بدبین پر گندہ ہوتا ہے اور یرقان پیدا کرتا ہے اور اگر براز نہایت زرد ہو دلیل
اس بات کی ہوگی کہ صفر آنتوں پر بہت اوڑتا ہے اور ممکن ہے کہ وہ صفر جب آنتوں پر گری تو آنتوں میں خراش
کر دیوے اور زخم ڈال دیوے اور سبب جھاگ کا براز میں دو چیز ہیں ایک یہ کہ باور طوبت میں نقل کے شامل
ہو جاتی ہے اور جھاگ اوٹھاتی ہے جس طرح دریا ہوا کو دن جھاگ پیدا کرتا ہے دوسری قوت حرارت کی ہے جیسے ہانڈی
آگ کی گرمی سے جو سن کھاتی ہے اور جھاگ پیدا کرتی ہے اور جو براز سپید اور کم اور ہوا اور لہج ہو یا زرد تو لہج دلیل
لیگنے چربی اور انداموں کی ہر اور زردی دلیل اس بات کی ہے کہ وہ حرارت جو چربی کو کھلاتی ہے نہایت قوی ہے
اور اکثر اوقات سبب زردی کا یہ ہوتا ہے کہ چربی کھلتی ہے اور ہلکے پیر پرتی ہے اور سر کر باہر نکلتی ہے اور بدتر ہے اور
اگر براز زرد ہیں پر گر کر پھیل جائے کثندہ ہو گا خاصہ محرقہ تو نہیں اور اگر براز میں مانند پوست با قلا کوئی شے نکلو سب
بیماریوں میں کثندہ ہو گا اور اگر پاخانہ میں پیپ آوے اور بہت دست کثرت سے آئے بھی بیمار راحت پناہ خاصہ
اگر او سکا ساتھ نشانیاں بد ہوں اور قوت بھی ضعیف ہو گئی ہو دلیل موت کی ہے اور رنگ طرح طرح کا براز میں
معلوم ہونا دلیل اس امر کی ہے کہ خلطین طرح طرح کی بدن کے اندر کثرت ہیں کہ وہ نشان درازی مرض کا ہے
اور جس کسی شخص کو کہ خون کو دست ہمیشہ سے آتی ہوں اور بھونک کھاؤ کی جاتی ہے وہ علامت بُری ہے
اس لیے کہ خون کو دست آنتوں کو خراش سے آتے ہیں اور سبب قدیم ہو تو کا عفونت اور خورہ ہونا مقام خراش
ہے اور سبب باطل ہو تو کھاؤ کی بھونک آفت ہے کہ معدہ اور فم معدہ پر پہنچتی ہے آنتوں سے اور خون کو دست بعد چپ
جاری ہونا دلیل ورم گرم اور عظیم کی ہے اور اگر دستوں میں کسی آدمی کے ٹکڑا گوشت کا برابر ہو علامت موت کی
اور دلیل اس امر کی ہے کہ آنتوں میں زخم ہو گیا ہے اور وہ زخم سر گیا ہے اور اجابت قلیل قلیل اور پے در پے دلیل بدی
کی ہے اس لیے کہ ہر ساعت بیمار کو اوٹنا بیٹھنا پڑتا ہے اور او سکی وجہ سے دم نام طاقی بھی پڑتی ہے خاصہ اگر خلط
سوزان ہو اور اجابت صفر کو خون کو دست آنا بہت بُرا ہے اور دلیل اس بات کی کہ آنتوں میں سبب تیزی
اور ملن خلط صفر کو چمک گئیں ہیں اور سیاہ براز کا آنا بدوں کسی سبب ظاہر کے خواہ تو تپ خواہ باتب بدتر ہے
علامتوں کا ہر اگر جلد رک جائے اور حالت صلی پر لگین ہو جاتی بد ہو گا کیونکہ نشان دیکھا کہ طبیعت قوی ہے اور
خلط بد کو بدن سے دفع کر چکی ہے اور تھوک اور پیشاب سیاہ بھی اسی طرح ہر اس لیے کہ سیاہی دلیل خوشکی اور تباہی خلط

[illegible][illegible]

[illegible]

پیشاب کا یا کوئی خلط کچی ہوتی ہو یا کوئی سہ ہوتا ہو کہ مواد کو روکتا ہو دریافت کرنا نشانیوں کا
گارہی اور گہرے پیشاب سے گدلا ہونا پیشاب کا یا دلیل گارہی ہونے کی یا دلیل عاجزی طبیعت کی
پکانے اور سکڑی اور اگر پیشاب گدلا پہلے وقت بحران سے صاف ہو جائے بہتر ہوگا اس لیے کہ وہ دلیل اس بات کی
ہوگی کہ مواد جسم کو اندر ٹھہر گیا ہو اور طبیعت دفع کرنے اور سکڑی عاجزی دریافت کرنا نشانیوں کا سیاہ
پیشاب سے جس وقت کہ حیات حادثہ یعنی تپوں تیز میں پیشاب سیاہ آوی حکم کرنا چاہیے کہ بیمار جلد مر جائیگا پھر
اگر قوت قوی ہو نشان اس امر کا ہوگا کہ قوت خلطوں بد کو دفع کرتی ہو اور علامت اس کو دفع کی یہ ہو کہ بیمار اثر پر
اوسکو آسائش پائیگا جس طرح عورتیں خون حیض سے سبب پاک ہونے کے خلطوں سے راحت پاتی ہیں اور اسوجہ
پیشاب سیاہ اونکا باسلامت ہوتا ہو اور بول سیاہ جس قدر کم ہو وہی بدتر ہوگا کیونکہ وہ دلیل اس امر کی ہو کہ رطوبت
خون میں کم باقی رہی ہو یا قوت التہا بول کی ضعیف ہو کہ پیشاب کو جذب نہیں کر سکتی ہو نشانیان نزوی کی ہوت
کی ہیں اور پیشاب کالا قدری گارہا بہت بد ہو کیونکہ وہ علامت کمی رطوبت کی ہو اور تیز دلیل اس بات کی کہ
طبیعت پکانے سے مواد اور معتدل کرنے اور دفع کرنے سے اس کو عاجز ہے اور اگر تیز تپوں میں پیشاب کالا اور تپلا آوے اور
اوس میں گامعلق ہو وہی اور بوجی تیز ہو دلیل اس بات کی ہو کہ در دس عارض ہوگا اور اگر پیشاب کالا بونرکتا ہو اور
ہیچ میں قارورہ کو ثفل معلق ہو وہی اور پہلوؤں کو سرون پر کسی نوع کا ورم ہو اور پہلو کشیدہ ہوں اور بیمار سپینہ لاوے
دلیل نزدیکی موت کی ہو سلیے کہ شیدگی پہلو دلیل تشج کی ہو اور سپینہ دلیل ضعف کی اور پیشاب تپلا کہ تپلا سیاہی
دلیل درازی مرض کی ہو سلیے کہ رفیق یعنی تپلا ہونا اوسکا نشان خامی کا ہو اور سیاہی علامت بدی کی اور رنگے
حکیموں نے لکھا ہو کہ جس وقت سیاہ پیشاب والا لطیف طعام کی آرزو کرے علامت نزدیکی موت کی ہوگی اور جس وقت
کہ پیشاب کالا اور تپلا گاڑا ہو اور بھورا ہو جائے اور بیمار کچھ آرام نیائے دلیل اس بات کی ہوگی کہ جگر میں کوئی
علت ہو اور دلیل یرقان کی بھی ہوگی اسوجہ سے کہ جس وقت کہ پیشاب کالا اور تپلا گاڑا ہو اور بھورا ہوگا تو وہ یا
دلیل نقصان حرارت کی ہوگی یا دلیل اس بات کی کہ علت بختہ ہوتی ہو اور علامت اوسکی یہ ہوگی کہ بیمار
راحت پائیگا پس اگر نقصان حرارت کا ہوا اور بیمار کچھ راحت نیائے دلیل اس امر کی ہوگی کہ مواد جگر کے اندر
رک گیا ہو بسبب سہہ کہ وہ جلد ورم گرم پیدا کر گیا دریافت کرنا نشانیوں کا پیشاب سرخ سے
جس وقت کہ پیشاب سرخ تپلا ہو اور کوئی اور نشانی نیک ظاہر نہ ہو دلیل اس بات کی ہو کہ بحران جلد ہوگا اور
اگر ساتھ اوسکے نشانیان بد ظاہر ہوں دلیل اس امر کی ہے کہ بیمار جلد مر جائیگا اور بہتر حالات میں
سرخ پیشاب کی دلیل در دس اور آفت عقل اور درازی مرض کی ہے بسبب رفیق ہونے
اور بختہ ہونے مواد کے باجملہ پیشاب سرخ اور تپلا دلیل قوت حرارت کی ہے اور اگر پیشاب سرخ

نشانہوں کا گفت و معلوم کرین کہ سینہ کی بیماریوں میں نفث یعنی وہ رطوبت جو سینہ سے آتی ہے سرخ یا زرد ہو
ساتھ آب و ہن کہ شامل نہو اور کھانسی کے ساتھ آوی ہو بدی اس لیے کہ حال نفث صرف کا مانند حال تو صرف
ہو اور سختی کھانسی کی دلیل خامی اور غلظت خلط کی ہو اور دلیل کوشش کر فی طبیعت کی ہو کہ او سکودفع کرے اور
عاجزی دفع او سکوی اور نفث ہنر اور جاک کی ساتھ بدتر ہو اور سیاہ سبب بدتر ہو اور جو نفث کہ در سینہ اوس سے
موقوف نہو و جس تک کا کہ ہو بدی خاصہ سیاہ رنگ اس لیے کہ وہ دلیل اس بات کی ہو کہ طبیعت اوس کو تھامہ
دفع نہیں کر سکتی ہو اور اصلاح پر نہیں لاسکتی ہو اور جو علت سل میں نفث اندک ہو اور بدشواری خلق ہو نکلا کثندہ
ہوگا کیونکہ وہ نشان ضعیفی قوت اور خامی خلط کا ہو اور اگر نفث قلیل ہو و اور آب سانی نکلا اوس طرح کا بد ہوگا اور
جو بیمار سانس لے سکے جب تک کہ سیدمانہ پیٹھ اور نفث کہ نہو دلیل اس امر کی ہو کہ سینہ میں درم غلظت ہے اور قوت
ضعیف ہو بیمار جلد ہلاک ہوگا اور اگر ذات الریہ ساتھ فصد اور دستون اور نفث اور ضداد کو سالن نہو و نشان
دیگا کہ چھپڑہ زخمی ہوگا اور پیب پڑیگی اور حسبوقت پیب پڑ جاوے اگر مہنوز سارہ صفرا علیہ کھو اور کبھی ساتھ نفث کے
پیب آوی اور کبھی رطوبت زرد صفراوی نکلا و دلیل عاجزی طبیعت کی ہوگی اور اگر کسی شخص کو شروع علت میں یا
ساقوین دن پیب آوی دلیل اس بات کی ہوگی کہ بیمار جو مہین دن مر جائیگا پس اگر کوئی نشانی نیک نشانیوں
ظاہر ہو ممکن ہو کہ بیمار مہین یا مہین دن تک زندہ رہے موافق طاقت کے اور اگر قوت ضعیف ہو ممکن ہو کہ نوین یا
گیا مہین دن مر جائیگا اور معلوم کرنا چاہیے کہ علت ذات الجنب اور ذات الریہ میں آدمی ادھیر اور بوڑھو اور اولاد علیہ
جو سینہ میں عارض ہوتی ہیں جوان آدمی بہت مرے ہیں اس سبب ہو کہ ذات الجنب میں قوت قوی رہتی ہے چاہے کہ مواد
کو نفث کر سکے اور قوت بوڑھوں کی جو کہ ضعیف ہوتی ہے مواد پاک نہیں ہو سکتا ہو اور قوت جوانوں کی جو کہ قوی زیادہ
ہوتی ہے جلد تر مواد کو پکاتی ہے اور خارج کر سکتی ہے اور اور درم میں کہ حوالی سینہ میں ہوں اسوجہ سے کہ حرارت جوانوں
بہت ترقی پر ہوتی ہے لہذا حسب اطاعت و دم کے تپن پیدا ہوتی ہیں اور حرارت اعضا اصلی تک پہنچتی ہے
اور رطوبتوں کو لگھلاتی ہے اور قوت کو سا قطر کرتی ہے اسوجہ سے جوان ہلاکت کو پہنچتا ہے اور بوڑھوں کو حرارت
تپ سے بچ رہتا ہے نہیں پہنچتا اس سبب ان بیماریوں میں بوڑھو باسلامت تر جوانوں سے ہوتے ہیں اور حسبوقت کہ
صاحب سل کا نفث ٹھہر جائے اور تھوک نہ نکلا و دلیل ضعیف قوت اور نشان موت کا ہو اور جس شخص کے کہ سینہ
میں ہجرتی ہو تو وہ پھیڑہ کو کھالیتی ہے اور ضداد و سکا دل تک پہنچتا ہے و ریافت کرنا نشانہوں کا بیمار یوں
جو کوئی بیماری کے بعد دوسری بیماری کو عارض ہو اگر وہ شدید اور دشوار اور سخت پہلی بیماری ہو یا کسی عضو شرف میں
انجام او سکا بد ہوگا اور حسبوقت کہ کسی مرض کوئی بیمار جیسا کہ چاہے پر مہر اور علاج کرتا ہے اور منفعت اوسکی ظاہر نہیں ہوتی ہو
وہ بیماری شوار اور بیمار خطر ہوگا اور اگر درم شدید اور دائمی میں کوئی نشانی ضعیف زیادہ بد نشانہوں سے ظاہر ہوگا لامحالہ دلیل

نشانہوں کا گفت و معلوم کرین کہ سینہ کی بیماریوں میں نفث یعنی وہ رطوبت جو سینہ سے آتی ہے سرخ یا زرد ہو
ساتھ آب و ہن کہ شامل نہو اور کھانسی کے ساتھ آوی ہو بدی اس لیے کہ حال نفث صرف کا مانند حال تو صرف
ہو اور سختی کھانسی کی دلیل خامی اور غلظت خلط کی ہو اور دلیل کوشش کر فی طبیعت کی ہو کہ او سکودفع کرے اور
عاجزی دفع او سکوی اور نفث ہنر اور جاک کی ساتھ بدتر ہو اور سیاہ سبب بدتر ہو اور جو نفث کہ در سینہ اوس سے
موقوف نہو و جس تک کا کہ ہو بدی خاصہ سیاہ رنگ اس لیے کہ وہ دلیل اس بات کی ہو کہ طبیعت اوس کو تھامہ
دفع نہیں کر سکتی ہو اور اصلاح پر نہیں لاسکتی ہو اور جو علت سل میں نفث اندک ہو اور بدشواری خلق ہو نکلا کثندہ
ہوگا کیونکہ وہ نشان ضعیفی قوت اور خامی خلط کا ہو اور اگر نفث قلیل ہو و اور آب سانی نکلا اوس طرح کا بد ہوگا اور
جو بیمار سانس لے سکے جب تک کہ سیدمانہ پیٹھ اور نفث کہ نہو دلیل اس امر کی ہو کہ سینہ میں درم غلظت ہے اور قوت
ضعیف ہو بیمار جلد ہلاک ہوگا اور اگر ذات الریہ ساتھ فصد اور دستون اور نفث اور ضداد کو سالن نہو و نشان
دیگا کہ چھپڑہ زخمی ہوگا اور پیب پڑیگی اور حسبوقت پیب پڑ جاوے اگر مہنوز سارہ صفرا علیہ کھو اور کبھی ساتھ نفث کے
پیب آوی اور کبھی رطوبت زرد صفراوی نکلا و دلیل عاجزی طبیعت کی ہوگی اور اگر کسی شخص کو شروع علت میں یا
ساقوین دن پیب آوی دلیل اس بات کی ہوگی کہ بیمار جو مہین دن مر جائیگا پس اگر کوئی نشانی نیک نشانیوں
ظاہر ہو ممکن ہو کہ بیمار مہین یا مہین دن تک زندہ رہے موافق طاقت کے اور اگر قوت ضعیف ہو ممکن ہو کہ نوین یا
گیا مہین دن مر جائیگا اور معلوم کرنا چاہیے کہ علت ذات الجنب اور ذات الریہ میں آدمی ادھیر اور بوڑھو اور اولاد علیہ
جو سینہ میں عارض ہوتی ہیں جوان آدمی بہت مرے ہیں اس سبب ہو کہ ذات الجنب میں قوت قوی رہتی ہے چاہے کہ مواد
کو نفث کر سکے اور قوت بوڑھوں کی جو کہ ضعیف ہوتی ہے مواد پاک نہیں ہو سکتا ہو اور قوت جوانوں کی جو کہ قوی زیادہ
ہوتی ہے جلد تر مواد کو پکاتی ہے اور خارج کر سکتی ہے اور اور درم میں کہ حوالی سینہ میں ہوں اسوجہ سے کہ حرارت جوانوں
بہت ترقی پر ہوتی ہے لہذا حسب اطاعت و دم کے تپن پیدا ہوتی ہیں اور حرارت اعضا اصلی تک پہنچتی ہے
اور رطوبتوں کو لگھلاتی ہے اور قوت کو سا قطر کرتی ہے اسوجہ سے جوان ہلاکت کو پہنچتا ہے اور بوڑھوں کو حرارت
تپ سے بچ رہتا ہے نہیں پہنچتا اس سبب ان بیماریوں میں بوڑھو باسلامت تر جوانوں سے ہوتے ہیں اور حسبوقت کہ
صاحب سل کا نفث ٹھہر جائے اور تھوک نہ نکلا و دلیل ضعیف قوت اور نشان موت کا ہو اور جس شخص کے کہ سینہ
میں ہجرتی ہو تو وہ پھیڑہ کو کھالیتی ہے اور ضداد و سکا دل تک پہنچتا ہے و ریافت کرنا نشانہوں کا بیمار یوں
جو کوئی بیماری کے بعد دوسری بیماری کو عارض ہو اگر وہ شدید اور دشوار اور سخت پہلی بیماری ہو یا کسی عضو شرف میں
انجام او سکا بد ہوگا اور حسبوقت کہ کسی مرض کوئی بیمار جیسا کہ چاہے پر مہر اور علاج کرتا ہے اور منفعت اوسکی ظاہر نہیں ہوتی ہو
وہ بیماری شوار اور بیمار خطر ہوگا اور اگر درم شدید اور دائمی میں کوئی نشانی ضعیف زیادہ بد نشانہوں سے ظاہر ہوگا لامحالہ دلیل

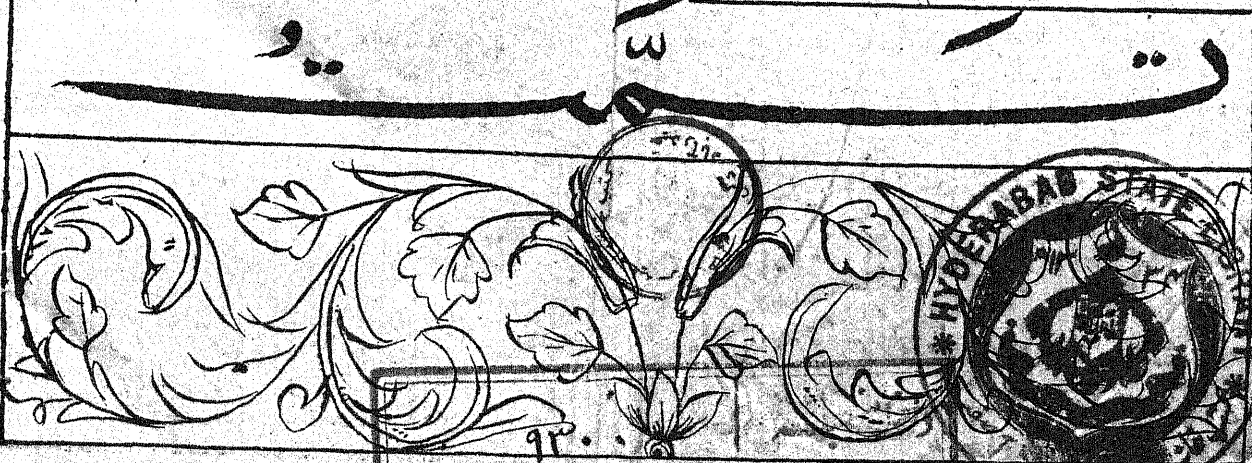
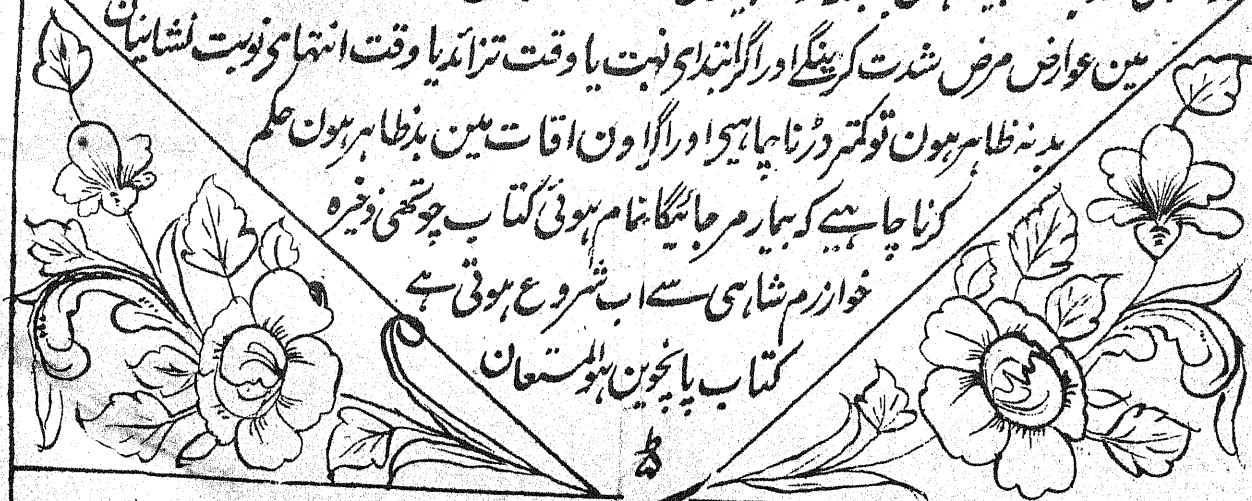
نشانہوں کا گفت و معلوم کرین کہ سینہ کی بیماریوں میں نفث یعنی وہ رطوبت جو سینہ سے آتی ہے سرخ یا زرد ہو
ساتھ آب و ہن کہ شامل نہو اور کھانسی کے ساتھ آوی ہو بدی اس لیے کہ حال نفث صرف کا مانند حال تو صرف
ہو اور سختی کھانسی کی دلیل خامی اور غلظت خلط کی ہو اور دلیل کوشش کر فی طبیعت کی ہو کہ او سکودفع کرے اور
عاجزی دفع او سکوی اور نفث ہنر اور جاک کی ساتھ بدتر ہو اور سیاہ سبب بدتر ہو اور جو نفث کہ در سینہ اوس سے
موقوف نہو و جس تک کا کہ ہو بدی خاصہ سیاہ رنگ اس لیے کہ وہ دلیل اس بات کی ہو کہ طبیعت اوس کو تھامہ
دفع نہیں کر سکتی ہو اور اصلاح پر نہیں لاسکتی ہو اور جو علت سل میں نفث اندک ہو اور بدشواری خلق ہو نکلا کثندہ
ہوگا کیونکہ وہ نشان ضعیفی قوت اور خامی خلط کا ہو اور اگر نفث قلیل ہو و اور آب سانی نکلا اوس طرح کا بد ہوگا اور
جو بیمار سانس لے سکے جب تک کہ سیدمانہ پیٹھ اور نفث کہ نہو دلیل اس امر کی ہو کہ سینہ میں درم غلظت ہے اور قوت
ضعیف ہو بیمار جلد ہلاک ہوگا اور اگر ذات الریہ ساتھ فصد اور دستون اور نفث اور ضداد کو سالن نہو و نشان
دیگا کہ چھپڑہ زخمی ہوگا اور پیب پڑیگی اور حسبوقت پیب پڑ جاوے اگر مہنوز سارہ صفرا علیہ کھو اور کبھی ساتھ نفث کے
پیب آوی اور کبھی رطوبت زرد صفراوی نکلا و دلیل عاجزی طبیعت کی ہوگی اور اگر کسی شخص کو شروع علت میں یا
ساقوین دن پیب آوی دلیل اس بات کی ہوگی کہ بیمار جو مہین دن مر جائیگا پس اگر کوئی نشانی نیک نشانیوں
ظاہر ہو ممکن ہو کہ بیمار مہین یا مہین دن تک زندہ رہے موافق طاقت کے اور اگر قوت ضعیف ہو ممکن ہو کہ نوین یا
گیا مہین دن مر جائیگا اور معلوم کرنا چاہیے کہ علت ذات الجنب اور ذات الریہ میں آدمی ادھیر اور بوڑھو اور اولاد علیہ
جو سینہ میں عارض ہوتی ہیں جوان آدمی بہت مرے ہیں اس سبب ہو کہ ذات الجنب میں قوت قوی رہتی ہے چاہے کہ مواد
کو نفث کر سکے اور قوت بوڑھوں کی جو کہ ضعیف ہوتی ہے مواد پاک نہیں ہو سکتا ہو اور قوت جوانوں کی جو کہ قوی زیادہ
ہوتی ہے جلد تر مواد کو پکاتی ہے اور خارج کر سکتی ہے اور اور درم میں کہ حوالی سینہ میں ہوں اسوجہ سے کہ حرارت جوانوں
بہت ترقی پر ہوتی ہے لہذا حسب اطاعت و دم کے تپن پیدا ہوتی ہیں اور حرارت اعضا اصلی تک پہنچتی ہے
اور رطوبتوں کو لگھلاتی ہے اور قوت کو سا قطر کرتی ہے اسوجہ سے جوان ہلاکت کو پہنچتا ہے اور بوڑھوں کو حرارت
تپ سے بچ رہتا ہے نہیں پہنچتا اس سبب ان بیماریوں میں بوڑھو باسلامت تر جوانوں سے ہوتے ہیں اور حسبوقت کہ
صاحب سل کا نفث ٹھہر جائے اور تھوک نہ نکلا و دلیل ضعیف قوت اور نشان موت کا ہو اور جس شخص کے کہ سینہ
میں ہجرتی ہو تو وہ پھیڑہ کو کھالیتی ہے اور ضداد و سکا دل تک پہنچتا ہے و ریافت کرنا نشانہوں کا بیمار یوں
جو کوئی بیماری کے بعد دوسری بیماری کو عارض ہو اگر وہ شدید اور دشوار اور سخت پہلی بیماری ہو یا کسی عضو شرف میں
انجام او سکا بد ہوگا اور حسبوقت کہ کسی مرض کوئی بیمار جیسا کہ چاہے پر مہر اور علاج کرتا ہے اور منفعت اوسکی ظاہر نہیں ہوتی ہو
وہ بیماری شوار اور بیمار خطر ہوگا اور اگر درم شدید اور دائمی میں کوئی نشانی ضعیف زیادہ بد نشانہوں سے ظاہر ہوگا لامحالہ دلیل

موت کی ہوا سیلے کہ درد سردانی لیل ورم غشا کی ہوا علامت بدساتھ اسکو دلیل ضعیفی قوت کی ہوا اور اگر کوئی
نشانی بدہو تو دروسر مگر سے جانا ریگیا ساتھ خراج کو درکسیر جوان آدمی کے دماغ سے جاری ہوگی اور سیویں ن ہوگی
اگر میں نشو زیادہ مدت بڑھو خراج پیدا ہوگا خاصہ اگر سیلا دہیر یا بڑھا ہو اور علت سرسام ساتھ دروسر اور گردن اور
کرائی سر کو ریل اس بات کی ہوا کہ بیمار کو قوت نگاری آوگا اور موت نزدیک ہوگی اسلیو کہ سبب اوس درد سر کا چڑھنا
صفر کا ہوگا اور دماغ کو اور قوت نگاری بسبب زیادہ قوت ویدی صفر کا آوگی اور نزدیک موت کی بسبب شوا علی
اور شرافت مانع ہوگی پس اگر قوت ضعیف ہو فوراً قوت آتی ہی بیمار جانیکا اور اگر قوت قوی ہو تین دن زندہ ہوگا
پھر مر جائیگا اور اگر کسی شخص کے سر پر کوئی زخم چھوچھو اور عقل شوریدہ ہو جائے دلیل آفت دماغ کی ہوا اور اگر بہت شراب
پینے سے عقل شوریدہ ہو جائے یا دیر سے اس بات ہوا کہ دماغ شراب کے انحر و نسو گرم ہو گیا ہوا اور اگر مست آدمی کو
ناگہانی سکتے عارض ہو دی پھر تشنج ظاہر ہو تو جلد مر جائے پس اگر اوس حالت میں کسی قسم کی گرم تب عارض ہو تو تشنج
اور سکتے کھل جائیگا اسوجہ سے کہ سکتے پھر جانے سے پھون راع کو بسبب کثرت مواد کے ہوا کرتا ہوا اور رارت تب کی
بسبب اسکو کہ مواد کو گھلایگی اور لطیف کر لگی بیماری جلد فی ریگی البتہ اگر مواد نہایت غلیظ ہو تو حرارت تب کی اسکو
لطیف نہیں کر سکا گی اور اگر کسی تندرست آدمی کو یکایک دروسر عارض ہو دی پھر سکتے غلبہ کرے اور سانس بیمار کی ساتھ
خرخرہ کی ہو تو وہ آدمی سات دن میں مر جائیگا اور بفرانسا ہوا المسکتہ اذا كانت قویۃ لا یجا وز الیم الساعۃ
یعنی سکتے جسوقت کہ قوی ہو دی بریت اوسکی غیر ممکن ہا مات دن سے نہیں تجاوز کرتا ہوا و نیز بقراط کہتا ہے اذا كانت
السکتۃ قویۃ لم یکن یجہا واذا كانت خفیۃ لم یصل ان یدبر یعنی اگر سکتے قوی ہو تو ممکن نہیں ہے کہ بیمار
اوس سے خلاصی پائے اور اگر ضعیف ہو تو تدریجاً تیکا کیونکہ سکتے مجملہ بیمار یون کے ہے کہ چار دن انہا
سات دن سے زیادہ نہیں بڑھتا ہوا سیلے کہ سو عضوین میں ہوتا ہے اور عضو شریف سخت بیماریوں میں زیادہ
اس وقت سے صبر نہیں کر سکتا ہے اور جسوقت کہ ذرا جنب ذات الریہ ہو جائے انجام اوسکا بد ہوگا کیونکہ وہ دلیل
اس بات کی ہوگی کہ مواد بہت ہوا اور بکوت بولتا ہے کہ اخیر کو تکلیف چھیڑہ کو دیتا ہے اور اگر ذات الجنب
کی بیماری میں مقام مواد کا سیاہ ہوئے سو نزدیک ہوگی اور دلالت کرے گا کہ فساد مواد کا ظاہر
جسم کی طرف متوجہ ہوا ہے اور اگر صحت ذات الجنب اور ذات الریہ کو دست آنی شروع ہووین تو بہت برا
خاصہ ساتون نشو اسلیو کہ مواد اور دونوں بیماریا دستوش نہیں پاک ہوتا ہوا بسبب دستون کو قوت ضعیف
ہوتی ہوا و قوت ضعیف مواد کو لافٹ بھی پاکرین کر سکتی ہوا اور اگر دست ساتون نشو پہلے آوے تو دلیل
عاجزی طبیعت کی ہو چکانے سے ہوا و سبب دستون کا جفی قوت ماسک کی ہوا و رسل کی بیماری میں بھی دستون کا
آنا بہت برا ہوا سیلے کہ وہ دلیل ضہوت ماسک اور گھلا عصا و صلی کی ہوا و تار نہ ہونا ز کام کا ذات الجنب اور

سکتہ کی ہوا سیلے کہ درد سردانی لیل ورم غشا کی ہوا علامت بدساتھ اسکو دلیل ضعیفی قوت کی ہوا اور اگر کوئی
نشانی بدہو تو دروسر مگر سے جانا ریگیا ساتھ خراج کو درکسیر جوان آدمی کے دماغ سے جاری ہوگی اور سیویں ن ہوگی
اگر میں نشو زیادہ مدت بڑھو خراج پیدا ہوگا خاصہ اگر سیلا دہیر یا بڑھا ہو اور علت سرسام ساتھ دروسر اور گردن اور
کرائی سر کو ریل اس بات کی ہوا کہ بیمار کو قوت نگاری آوگا اور موت نزدیک ہوگی اسلیو کہ سبب اوس درد سر کا چڑھنا
صفر کا ہوگا اور دماغ کو اور قوت نگاری بسبب زیادہ قوت ویدی صفر کا آوگی اور نزدیک موت کی بسبب شوا علی
اور شرافت مانع ہوگی پس اگر قوت ضعیف ہو فوراً قوت آتی ہی بیمار جانیکا اور اگر قوت قوی ہو تین دن زندہ ہوگا
پھر مر جائیگا اور اگر کسی شخص کے سر پر کوئی زخم چھوچھو اور عقل شوریدہ ہو جائے دلیل آفت دماغ کی ہوا اور اگر بہت شراب
پینے سے عقل شوریدہ ہو جائے یا دیر سے اس بات ہوا کہ دماغ شراب کے انحر و نسو گرم ہو گیا ہوا اور اگر مست آدمی کو
ناگہانی سکتے عارض ہو دی پھر تشنج ظاہر ہو تو جلد مر جائے پس اگر اوس حالت میں کسی قسم کی گرم تب عارض ہو تو تشنج
اور سکتے کھل جائیگا اسوجہ سے کہ سکتے پھر جانے سے پھون راع کو بسبب کثرت مواد کے ہوا کرتا ہوا اور رارت تب کی
بسبب اسکو کہ مواد کو گھلایگی اور لطیف کر لگی بیماری جلد فی ریگی البتہ اگر مواد نہایت غلیظ ہو تو حرارت تب کی اسکو
لطیف نہیں کر سکا گی اور اگر کسی تندرست آدمی کو یکایک دروسر عارض ہو دی پھر سکتے غلبہ کرے اور سانس بیمار کی ساتھ
خرخرہ کی ہو تو وہ آدمی سات دن میں مر جائیگا اور بفرانسا ہوا المسکتہ اذا كانت قویۃ لا یجا وز الیم الساعۃ
یعنی سکتے جسوقت کہ قوی ہو دی بریت اوسکی غیر ممکن ہا مات دن سے نہیں تجاوز کرتا ہوا و نیز بقراط کہتا ہے اذا كانت
السکتۃ قویۃ لم یکن یجہا واذا كانت خفیۃ لم یصل ان یدبر یعنی اگر سکتے قوی ہو تو ممکن نہیں ہے کہ بیمار
اوس سے خلاصی پائے اور اگر ضعیف ہو تو تدریجاً تیکا کیونکہ سکتے مجملہ بیمار یون کے ہے کہ چار دن انہا
سات دن سے زیادہ نہیں بڑھتا ہوا سیلے کہ سو عضوین میں ہوتا ہے اور عضو شریف سخت بیماریوں میں زیادہ
اس وقت سے صبر نہیں کر سکتا ہے اور جسوقت کہ ذرا جنب ذات الریہ ہو جائے انجام اوسکا بد ہوگا کیونکہ وہ دلیل
اس بات کی ہوگی کہ مواد بہت ہوا اور بکوت بولتا ہے کہ اخیر کو تکلیف چھیڑہ کو دیتا ہے اور اگر ذات الجنب
کی بیماری میں مقام مواد کا سیاہ ہوئے سو نزدیک ہوگی اور دلالت کرے گا کہ فساد مواد کا ظاہر
جسم کی طرف متوجہ ہوا ہے اور اگر صحت ذات الجنب اور ذات الریہ کو دست آنی شروع ہووین تو بہت برا
خاصہ ساتون نشو اسلیو کہ مواد اور دونوں بیماریا دستوش نہیں پاک ہوتا ہوا بسبب دستون کو قوت ضعیف
ہوتی ہوا و قوت ضعیف مواد کو لافٹ بھی پاکرین کر سکتی ہوا اور اگر دست ساتون نشو پہلے آوے تو دلیل
عاجزی طبیعت کی ہو چکانے سے ہوا و سبب دستون کا جفی قوت ماسک کی ہوا و رسل کی بیماری میں بھی دستون کا
آنا بہت برا ہوا سیلے کہ وہ دلیل ضہوت ماسک اور گھلا عصا و صلی کی ہوا و تار نہ ہونا ز کام کا ذات الجنب اور

جو بیمار کہ ابتداء نوبت تب میں یا وقت زیادہ ہوئے تھے مرنے اکثر وہ تب میں ہوگی کہ سبب جنکار کسی طرح کا درم ہوگا
اعضای اندرونی میں یا بیاریوں شدید میں کہ مواد جنکار نہایت بہ مواد طبیعت حرکت اونی ہو شکست کھاؤ خاصہ
اگر قوت ضعیف مواد حال طبیعت کا ساتھ ماوہ کا ماند ہوئی آگے ہوتا ہے کہ بہت لکڑی کا اندر بچہ جاتی ہے
یا مانند اس آدمی کے کہ کھانگلا گھونٹیں اور وقت انتہائی تب میں بھی اکثر بیمار مرنے میں سبب نہایت طبیعت کو
مواد مرض سے اور بنا در وقت انحطاط یعنی کھنڈ نوبت تب کہ بھی مرنے میں لیکن وقت انحطاط میں نہیں مرتے ہیں
بکری سبب قوی سے کہ اتفاقہ عارض ہو جیسے کوئی حرکت قوی یا بہت دستوں کا آنا یا خشم عظیم یا کوئی سبب اور اسباب
نفسانیہ اور بدینہ سے کہ بہت قوی ہو یا پسینہ کچھ بیمار پر آگیا پھر مر جائیگا اور آبلہ میں بھی اکثر انحطاط کو وقت بیمار مرنے میں
کہ اکثر اس وقت میں پسینہ سرد اور نا ہوا آتا ہے یا سرد اور سبہ اور گردن سے تنہا پسینہ جاری ہوتا ہے اور تیز بیاریوں میں کہ
صعب اور کشندہ ہوں اور سیدن مر جائیگا اور بیاریوں اور محرقہ تو نہیں اور جو مشاہیر میں وقت انتہائی تب
میں اکثر مرتے ہیں اور نشان موت کا یہ ہے کہ عقل شورہ اور بیاریوں میں سوچ گی اور غصہ کی اور ضعف ظاہر ہوگا
پھر در دس اوٹھیکا اور آگے تاریک ہوگی اور دل میں دوا ٹھیکا اور بیمار بقیار ہوگا اور بلغمی تو نہیں اول نوبت تب
میں بیمار مر جائیگا اور نشان اس کی موت کا یہ ہوگا کہ جا بڑھتا جائیگا اور بدن گرم ہوگا اور نبض ضعیف اور متفاوت سیگی
اور کسلائی اور شبات سید ہوگی باجملہ موت بیمار کی اسدن اور اس ساعت ہوگی کہ جب وقت نوبت تب

میں عوارض مرض شدت کرینگے اور اگر ابتداء نوبت یا وقت تیز اندیا وقت انتہائی نوبت نشان
بدنہ ظاہر ہوں تو کمتر در ناہیا ہے اور اگر اوقات میں بدن ظاہر ہوں علم
کرنایا ہے کہ بیمار مر جائیگا تمام ہونی کتاب چوتھی وغیرہ
خوارم شاہی سے اب شروع ہوتی ہے
کتاب پانچون ہوستعان



NOT TO BE

فن منبر	ج ۵۲
کتاب منبر	۷۸

بکری سبب قوی سے کہ اتفاقہ عارض ہو جیسے کوئی حرکت قوی یا بہت دستوں کا آنا یا خشم عظیم یا کوئی سبب اور اسباب
نفسانیہ اور بدینہ سے کہ بہت قوی ہو یا پسینہ کچھ بیمار پر آگیا پھر مر جائیگا اور آبلہ میں بھی اکثر انحطاط کو وقت بیمار مرنے میں
کہ اکثر اس وقت میں پسینہ سرد اور نا ہوا آتا ہے یا سرد اور سبہ اور گردن سے تنہا پسینہ جاری ہوتا ہے اور تیز بیاریوں میں کہ
صعب اور کشندہ ہوں اور سیدن مر جائیگا اور بیاریوں اور محرقہ تو نہیں اور جو مشاہیر میں وقت انتہائی تب
میں اکثر مرتے ہیں اور نشان موت کا یہ ہے کہ عقل شورہ اور بیاریوں میں سوچ گی اور غصہ کی اور ضعف ظاہر ہوگا
پھر در دس اوٹھیکا اور آگے تاریک ہوگی اور دل میں دوا ٹھیکا اور بیمار بقیار ہوگا اور بلغمی تو نہیں اول نوبت تب
میں بیمار مر جائیگا اور نشان اس کی موت کا یہ ہوگا کہ جا بڑھتا جائیگا اور بدن گرم ہوگا اور نبض ضعیف اور متفاوت سیگی
اور کسلائی اور شبات سید ہوگی باجملہ موت بیمار کی اسدن اور اس ساعت ہوگی کہ جب وقت نوبت تب